سورهٔ مریم مکیه و هی تسع و تسعون آیة

یاد کرنا مہربانی پروردگار تیرے کا ہے بندہ اپنے زکریا کو سمجھ لیجے کہ زکریا
علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل سے تھے یہہ اولاد سلیمان علیہ السلام کی
اور انمین اور سلیمان ع مین ایک لاکھ پیغمبر ہوئے اور آٹھ ہزار عالم اور
داؤد ع مین اور انمین چھ سو سات برس کا فرق ہے عمر انکی ایکسو پندرہ برس کی
ہوئی اول نبی تھے جب ہشتاد و چہار سالہ ہوئے رسول ہوئے اور شریعت
بنی اسرائیل اور توریت پر حکم کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ عمر انکی تین سو
برس کی ہوئی انکا قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہے اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا
یاد کر جسوقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو محراب بیت المقدس مین پکارنا آہستہ
کہ اخلاص سے نزدیک ہے یا وے پکار کے قوم سے چھپا کر کہ ننانوین برس کی انکی عمر تھی
اور بی بی بھی بوڑھی تھین فرزند مانگنے مین شرم آتی تھی یا بسبب بڑھاپے
کے ضعف آگیا تھا ہر چند پکار کرتی تھی کوئی نہین سنتا تھا اور وہ دعا یہہ تھی
کہ کمال نیاز مندی سے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ کہا اے رب
میرے تحقیق مین سست ہو گئین ہڈیان میری اور جب ہڈیان سست ہوئین کہ
سخت تر جزو بدن کی ہین تو تمام بدن زیادہ تر سست ہوا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا
اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا یعنے موئے سر سفید ہو گئے میری سے

کلمات ۹۷۲ و حرفه ۱۷۰۲

وَلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَاۗئِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور نہین تھا مین بیچ پکارنے تیرے کے اے پروردگار میرے بےنصیب اور نا امید یعنی جب دعا
کی مین نے تو نے قبول فرمائی مین خوگر اسکا ہون وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَاۗءِيْ اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے کہ دین مین
سستی کرین اور خلافت میری امت مین صبر اچھی طرح بجا نہ لاوین پیچھے موت میرے کے پس مجھے خلف چاہیے وَكَانَتِ
امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہ ہے کہ ہے عورت میری بانجھ کہ اٹھانوے برس کی بوڑھی ہے فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا بخش تو
مجھکو نزدیک اپنے سے فرزند کہ متولی امور دین کا ہو اور بسبب استحقاق کے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وارث ہو میری امامت
اور نبوت مین اور وارث ہو آل یعقوب بن اسحاق کا یا یعقوب بن ماثان کا کہ چچا مریم کے تھے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور کر دے اسکو
اے پروردگار میرے شائستہ اور پسندیدہ کہ تو اسکے قول وفعل سے راضی ہو یہہ دعا کر کر سجدہ مین گئے اور زاری جناب باری مین
کرتے تھے کہ دعا قبول ہوئی آواز آئی يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا اے زکریا
تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو ساتھ ایک لڑکے کے کہ نام اسکا یحیی ہے نہین کیا ہمنے واسطے اسکے پہلے اس سے ہم نام زاد المسیر
مین ہے کہ وجہ فضیلت کی اُنکے یہہ نہین کہ انکا کوئی ہمنام پہلے انکے نہین ہوا کیونکہ بہت ایسے ہین جنکا نام ہمنام نہین ہوا بلکہ فضیلت
اس راہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے انکا نام رکھا ماں باپ پر نہین چھوڑا امام ثعلبی نے کہا ہے کہ ذکر قبل کا اسواسطے فرمایا کہ بعد
انکے اس کسیکو ظہور مین لانا چاہا کہ ساتھ کتنے نامون خاص کے اسکو مختص کرے اور نام مبارک اسکے کہ اسم پاک اپنے
سے مشتق فرماوے سو یہی کیا کہ اسم محمود اپنے سے اسم محمد بنایا اور اس نور اول کو آخر ظہور مین لایا **بیت** خدائے
عرش و کرسی را اقا محمود بے حد ہے نہ حبیب خلق ہے وہ اور حبیب اسکا محمد ہے اور بعضے کہتے ہین سمی بمعنی شبیہ ہے
یعنی نہین پیدا کیا ہمنے پہلے اس سے مثل اسکے اسبات مین کہ ہرگز گناہ اور قصد گناہ کا یہہ نکرے گا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ
لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا زکریا نے اے پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے
فرزند اور حال یہہ ہے کہ عورت میری بانجھ ہے اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑھاپے سے نہایت کو کہ بے حد ضعف اعضا اور قوی مین
آگیا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات کچھ بعید سمجھ کر نہین کہی بلکہ پوچھا کہ مجھے جوان کریگا یا اسی بڑھاپے مین اپنی قدرت سے
فرزند دیگا قَالَ كَذٰلِكَ کہا فرشتے نے اللہ کے حکم سے کہ اے زکریا اسطرح بڑھاپے مین قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ
وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـــًٔا کہا پروردگار تیرے نے یہہ بڑھاپے مین فرزند دینا اوپر قدرت میرے کے آسان ہے اور
تحقیق پیدا کیا مین نے تجھکو پہلے یحیی سے اور تھا تو کچھ یعنے معدوم صرف تھا موجود کیا مین نے پس مین نے جو نیستی سے
ہستی دکھائی تجھکو تو قادر ہون لڑکا پیدا کرنے پر دو بوڑھون سے زکریا علیہ السلام اس بشارت سے خوش ہوئے
لیکن نہین جانتے تھے کہ جلد اسکا ظہور ہوگا یا دیر مین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً کہا اے پروردگار میرے کر واسطے
میرے نشانی دکھا مجھکو نشانی کہ اس سے قرب وقوع اس واقعہ کے معلوم ہو قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا
فرمایا حق تعالی نے اے زکریا نشانی تیری یہہ ہے کہ نہ بولے تو لوگون سے تین رات اور دن بیچ درستی یا قدرت بات کی نہو

مجھکو درانحال کہ تندرست ہو تو لکھا ہے کہ اسوقت زبان حرکت سے بند ہو گئی انکی فخرج علی قومہ پس نکلا زکریا علیہ السلام
اوپر قوم اپنے کے جسکی رات مین بی بی الیشاع انکی زوجہ حاملہ ہوئی من المحراب فاوحی الیہم ان سبحوا بکرۃ وعشیا ۵
مصلے اپنے سے یعنے مکان دعا سے پس اشارت کی طرف انکے یہہ کہ تسبیح کرو یا نماز پڑھو صبح کو اور شام کو سمجھ لیجئے کہ تین
دن اسیطرح گذرے پھر زبان اچھی ہو گئی اور یحیی علیہ السلام بعد گذرنے مدت حمل کے پیدا ہوئے اور بچپن مین ٹاٹ
پہنتے تھے اور احباروں کے ساتھ عبادت بطریق ریاضت کیا کرتے تھے یہان تک کہ انپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ
یا یحیی خذ الکتب بقوۃ ط اے یحیی پکڑ کتاب تورات کو ساتھ قوت کے واتینٰہ الحکم صبیا اور دی ہمنے
یحیی کو حکمت اور سمجھ توریت کی بچپن سے یعنے اس حالت مین کہ بچہ تھا تین برس کا یا سات برس کا لکھا ہے کہ لڑکون نے
محلہ کے ایکدن کہ وہ تین دن برس کے تھے کہا کہ اے یحیی آؤ کھیلین کہا یحیی نے مجھے واسطے کھیلنے کے نہین پیدا کیا سمجھ لیجئے
کہ یہہ نصیحت بڑی واسطے بیخبرون کے ہے کہ عمر غفلت مین گنواتے ہین اور لہو اور لعب مین گزارتے ہین اور دام فریب
انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو مین پھنسے رہتے ہین بیت بازی طفلانہ چھوڑ کھیلنے کا دم نہین ہہ آتنا ہی عالم ہے اور دنیا یہہ عالم
مین نہین وحنانا من لدنا وزکوۃ ط اور دی یحیی علیہ السلام کو رحمت اور شفقت اوپر والدین کے اور اور لوگون کے
اور نرمی دل اپنی طرف سے اور پاکیزگی گناہ سے اور برائیون خلق کے سے وکان تقیا اور تھا پرہیزگار یا فرمان بردار
پروردگار یا پرہیزگار جرائم اور آزار سے وبرا بوالدیہ اور خوش سلوک ساتھ ماں باپ کے فرمان برداری اور خدمت
گذاری مین ولم یکن جبارا عصیا ۵ اور نتھا سرکش یعنی ناراضی کرنیوالا اور حکم نماننے والا مان باپ کا اور عصیان کرنیوالا
پروردگار کا وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا ۵ ۂ ۂ ۂ اور سلام ہے میری طرف سے
اوپر یحیی کے جسدن پیدا ہوا اور جسدن موا اور جسدن اٹھیگا زندہ ہو کر آخرت مین بعضے کہتے ہین کہ مراد سلامتی یحیی
علیہ السلام کے ہے جسدن پیدا ہوا مس کرنے شیطان کے سے اور جسدن موا عذاب قبر سے اور جسدن اٹھیگا
دہشت اور ہول قیامت کے سے واذکر فی الکتب مریم اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ مریم کو کہ عمران کی بیٹی تھین ہمیشہ
بیت المقدس مین رہتی تھی وقت عذر کے اپنے خالہ کے گھر جاتی تہین پھر آجاتی تھی ایکدن احتیاج غسل کی ہوئی مکان
نہانیکا تلاش کرنے لگین سو وہ حق تعالی فرماتا ہے اذ انتبذت من اہلہا مکانا شرقیا جب دور ہوئی مریم
اور کنارہ کی لوگون . اپنے سے کہ خالہ اور قوم اسکی تھی مکان شرقی مین بیت المقدس سے یا خالہ کے گھر سے ایام عذر
مین واسطے نہانے کے اور وہ مکان آفتاب رو تھا فاتخذت من دونہم حجابا پس پکڑا اور کی انسے پردہ کہ نگاہ کسیکی
نہ پڑے پھر جب نہا کر پوشاک پہن لی فارسلنا الیہا روحنا پس بھیجا ہمنے طرف مریم کے روح اپنے کو کہ جبرئیل
علیہ السلام ہین اضافت روح کی طرف اپنے واسطے تشریف اور تخصیص انکی کے فرمائی فتمثل لہا بشرا سویا ۵
پس صورت پکڑلی جبرئیل نے واسطے مریم کے آدمی تندرست کی یعنی بعد نہانے اور لباس پہنے مریم کے جبرئیل کو ہمنے بھیجا

جب اسنے مرد بیگانہ غسل خانہ مین دیکھا قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ کہا مریم نے
تحقیق مین پناہ پکڑتی ہون ساتھہ اللہ مہربان کے ستر تیرے سے اگر ہے تو پرہیزگار سمجھ لیجئے کہ یہہ کمال مبالغہ انکے
پاکی اور شرم کا ہے یعنے اگر تو مرد متقی ہے مین تجھہ سے پرہیز کرتی ہون اور پناہ طرف حق کے پکڑتی ہون پس جو کہ
نہ پرہیز کرونگی اگر ایسا ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ تقی نام ایک مرد شریر کا تھا اس زمانہ مین وہ عورتونکو چھیڑتا
تھا قصہ اسکا حضرت مریم نے سنا تھا گمان کیا کہ وہی ہو اس سبب اللہ سے امن چاہی پھر جبرئیل علیہ السلام نے
جو اضطراب حضرت مریم کا دیکھا قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ کہا سوا اسکے نہین کہ جو بھیجا ہوا پروردگار تیرے کا
ہون لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ تو کہ بخش جاؤن تجھکو لڑکا پاکیزہ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ
اَكُ بَغِيًّا ۝ کہا مریم نے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہین ہاتھہ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور نہین تھی مین بدکار قَالَ كَذٰلِكِ
کہا جبرئیل نے اسیطرح ہے کہ تو کہتی ہے کسی نے تجھکو نہین مس کیا لیکن قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ فرمایا
پروردگار تیرے نے یہہ کام یعنے بن باپ کے بیٹا دینا اوپر میرے آسان ہے مین تجھے فرزند دونگا تو کہ تو اوپر قدرت
میری کے دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا اور تو کہ کرین ہم اسکو نشانی واسطے لوگونکے کہ اسمین
فکر کرکے قدرت ہماری پہچانین اور تو کہ کرین ہم اسکو سبب بخشش کا اپنے طرف سے واسطے ان لوگونکے جو اسپر ایمان لاوین
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ اور ہے بن باپ کے پیدا ہونا اسکی کام مقرر کیا گیا اور لوح محفوظ مین لکھا ہوا پھر جبرئیل نے
پاس آکر آستین مین یا گریبان مین یا دامن مین انکے پھونکا فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ پس حاملہ
ہوگئی اسیدم ساتھہ عیسی علیہ السلام کے پس دور ہوئی اور جا پڑی ساتھہ عیسی کے یعنے اسیدم کہ پیٹ مین انکے
تھا مکان دور کی مین شہر ایلیا سے یعنے پہاڑ مین کہ شہر سے شرق کیطرف تھا یا جنگل مین کہ شہر سے چھہ کوس تھا
اور بعد نو مہینے کے حضرت عیسی پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ حمل اور وضع ایکساعت مین ہوا زاد المسیر مین ہے
کہ نوساعت مین ہوا مقاتل نے کہا ہے کہ ایکساعت مین خلق ایکساعت مین تصویر ایکساعت مین وضع اور ہر تقدیر پر جب
حضرت عیسی پیدا ہونے لگے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پس لے آیا مریم کو درد زہ طرف تنہ درخت خرمے
کے کہ خشک کھڑا تھا تاجین گئی تھین بیٹھہ اس سے لگکر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝
کہا مریم نے اے کاشکے مین مرگئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بھلائی کہ مجھے کوئی نجانتا اب
مجاور بیت المقدس کے مجھے پہچانتے ہین کہ انکے امام کی بیٹی ہون زکریا علیہ السلام نے مجھے پالا ہے مین باکرہ
ہون ابھی بیاہ نہین ہوا اور اب جو فرزند جنتی ہون اس شرمندگی سے کدہر جاؤن کیا کرون نظم زمین پھٹے
تا کہ مین سماؤن نہ ہوا سے یا اوڑھہ سما یہ جاؤن نہ نہین بن آتی ہے کچھہ کہون کیا نہ کسی یہہ حال تباہ بتاؤن نہ فَنَادٰىهَا
مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ پس پکارا مریم کو نیچے انکے سے عیسی نے یا فرشتے نے درخت کے نیچے سے

یہہ کہ مت غم کھا اور مرنا اپنا مت چاہ اور مین تجھا بھی قرات ہے یعنے اس شخص نے کہا جو نیچے اسکے تھا یعنے نشکم مین اسکے
مراد عیسی علیہ السلام ہین انھون نے پکارا کہ مت اندوہگین ہو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تحقیق کر دیا ہے پروردگار
تیرے نے نیچے قدم تیرے کے چشمہ یعنی اس سے پانی پیا اور نہانا وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ
عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور ہلا طرف اپنے تنے کھجور کے کو کہ خشک ہے ڈالیگا اوپر تیرے کھجور تر و تازہ فَكُلِي وَاشْرَبِي
وَقَرِّي عَيْنًا پس کھا خرمے تر اور پی پانی تازہ اور ٹھنڈی کہ آنکھہ کو ساتھہ فرزند کے یا خوشدل ہو سبز ہونے درخت
کے سے اور پھل لانے اسکے سے کہ مناسب تیرے احوال کے ہے کیونکہ جو قادر سوکھے درخت کے تئین سبز کرنے کا اور پھل
نکالنے کا ہے اسے قدرت بن باپ کے بیٹا دینے کی بھی ہے پھر حق تعالی نے فرشتون کو بھیجا وہ حضرت مریم کے گرد آئے
اور عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے انکو لیکر حریر بہشتی مین لپیٹ کر حضرت مریم کی گود مین لٹا دیا اور آواز آئی فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
الْبَشَرِ أَحَدًا پس اگر دیکھے تو آدمیون سے کسی کو اور تجھہ سے پوچھے کہ یہہ بیٹا کہان سے لائی فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ
لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا پس کہہ تحقیق مین نے نذر کیا ہے واسطے خدا کے روزہ اور روزہ
انکا ترک کلام اور طعام کا تھا پس ہرگز نہ بولونگی آج کے دن کسی آدمی سے بلکہ فرشتون سے باتین کرونگی یا اللہ سے مناجات
کرونگی سمجھہ لیجئے کہ اسقدر بات کہنے واسطے اخبار نذر کے تھی یا اشارہ سے لکھا ہے کہ جب مسجد والون نے
حضرت مریم کو محراب مین نہ پایا تلاش کرنے لگے کسی نے کہا کہ فلانے جنگل مین ہمنے دیکھا ہے قوم کے لوگ انکے وہان
گئے حضرت مریم نے جو لوگون کو دیکھا عیسی علیہ السلام کو اٹھا کر انکی طرف متوجہ ہوئے فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ
پس آئے ساتھہ عیسی کے قوم اپنے مین گود مین لئے اسکو یا لائے مریم عیسی علیہ السلام کو قوم اپنے مین اٹھائے اسکو جب
نظر لوگون کی اسپر پڑی قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا کہنے لگے اے مریم البتہ تحقیق لائی تو ایک چیز عجب یا
زشت کہ تیرے قوم مین ایسا واقعہ کسی سے نہین ہوا يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ
أُمُّكِ بَغِيًّا اے بہن ہارون کی نتھا باپ تیرا عمران آدمی برائی کا اور نتھی مان تیری حسنہ بنت فاقود بدکار اور تو باوجود ایسی مان
باپ کے فرزند بن پدر کے کہان سے لائی سمجھہ لیجئے کہ ہارون نام حضرت مریم کے بھائی کا تھا یا ہارون ایک مرد صالح تھا بنی اسرائیل
مین کہ صلاحیت مین ضرب المثل تھا یا فاسق تھا اہل فسق مین ضرب المثل تھا اور عمران نام حضرت مریم کے باپ کا تھا وہ امام
مسجد اقصی کے تھے اور اشراف احبار تھے غرض جب لوگ انکو ملامت اور طعن کرنے لگے فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ پس مریم نے اشارت
کی طرف عیسی کے کہ اس سے پوچھو قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کہا انھون نے کیونکر کلام کرین ہم اس شخص
سے کہ ہے بیچ گود کے بچہ نہ خطاب سمجھہ سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے لکھا ہے کہ عیسی علیہ السلام پستان منہہ مین لئے
دودھہ پیتے تھے یہہ باتین سنکر دودھہ چھوڑ کر زبان فصیح سے قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ کہا تحقیق مین بندہ اللہ کا ہون آتَانِيَ
الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا دی ہے مجھکو کتاب یعنے حکم کیا ازل مین کہ انجیل مجھکو دی اور ثعلبی نے کہا ہے کہ تعلیم کی ہے مجھکو توریت

شکم مادر میں اور کیا ہے مجھکو پیغمبر کہا ہے کہ اسوقت وہ پیغمبر تھے اور کلام اعجاز کی راہ سے کرتے تھے وجعلنی
مبارکا اینما کنت اور کیا ہے مجھکو برکت اور نفع والا جہاں ہوؤں میں واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا اور حکم کیا ہے مجھکو
ساتھ پڑھنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے جبتک رہوں میں جیتا وبرا بوالدتی اور خوش سلوک ساتھ ماں اپنی
کے ولم یجعلنی جبارا شقیا اور نہ کیا مجھکو سرکش بدبخت کہ خلق کو رنج دوں اور ماں کا کہا نہ مانوں والسلام علی یوم
ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا اور سلام اللہ کا ہے مجھ پر جیسے یحیی علیہ السلام پر تھا جسدن کہ پیدا ہوا میں اور جسدن مرونگا میں
اور جسدن اٹھونگا میں زندہ ہوکر یا سلامتی ہے اوپر میرے دن ولادت اور موت اور بعث کے ذلک عیسی ابن مریم یہ جو
مذکور ہوا عیسی بیٹا مریم کا ہے نہ وہ کہ نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں قول الحق الذی فیه یمترون کہتے ہیں ہم بات حق
کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں
ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحانہ کہتے ہیں ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ
السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری کہ اسمیں جھگڑتے ہیں بعضے خدا اور بعضے خدا کا بیٹا بناتے ہیں ماکان اللہ ان
یتخذ من ولد سبحانہ وتعالی نہیں ہے لائق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد کو کیونکہ ولد جنس والد سے ہے اور وہ جنسیت سے
منزہ ہے پاکی ہے اسکو اولاد پکڑنے سے اذا قضی امرا فانما یقول له کن فیکون جب مقرر کرتا ہے کچھ کام اور چاہتا ہے
کرنا کسیکو عدم سے وجود میں لاوے پس سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہے واسطے اسکے ہو پس ہوجاتا ہے بیدرنگ وان اللہ ربی
وربکم فاعبدوه اور تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پس عبادت کرو اسکو اور غیر اسکے کو مت پوجو
هذا صراط مستقیم یہ ہے راہ سیدھی بہشت کو پہنچانیوالی فاختلف الاحزاب من بینهم پس اختلاف کیا
فرقوں نے درمیان اپنے یعنے یہود اور نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کی جناب میں یہود تفریط کرنے لگے نصاری
تین فرقے ہوگئے نسطوریہ عیسی کو ابن اللہ کہنے لگے اور یعقوبیہ اللہ اور ملکائیہ ثالث ثلثہ فویل للذین کفروا من مشهد
یوم عظیم پس واے ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے حاضر ہونے دن بڑے سے کہ قیامت ہے یا مشاہدہ ہول
اس دن کے سے اسمع بهم وابصر یوم یاتوننا کیا خوب سننے ہونگے کافر اور کیا خوب دیکھتے ہونگے جسدن آوینگے ہمارے
پاس لیکن نفع نہ کریگا انکا دیکھنا اور سننا یعنے مواعید الہی کو دیکھینگے اور یقین کرینگے اور پر کچھ فائدہ ہوگا اور بعضے کہتے ہیں
کہ یہ کلام تہدید تمام ہے یعنے اسدن کیا سننے والے ہونگے باتیں وحشتناک اور کیا دیکھنیوالے ہونگے وحشت اور عذاب
لکن الظالمون الیوم فی ضلل مبین لیکن ظالم آجکے دن بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر
اور ڈرا کفار مکہ کو دن پچھتانے کے سے کہ بدکار پچھتاوینگے کہ کیوں گناہ کیئے اور نیک کار حسرت کرینگے کہ کیوں کار
صواب بہت نہ کیئے جسوقت کہ مقرر کیا جاویگا کام اور لیا جاویگا حساب اور حکم ہوگا فریق فی الجنة وفریق فی السعیر یا دن
آنا ہے وهم فی غفلة وهم لا یؤمنون اور وے بیچ غفلت کے ہیں اس دن سے اور وے نہیں ایمان لاتے اسدن پر

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ تحقیق ہم وارث ہونگے زمین کے اور اُس کسی کے کہ ہے اوپر اُسکے
یعنے سب فانی ہو جاوینگے ایک ہمیں باقی رہینگے اور طرف ہمارے پھیر کے جاوینگے بعد موت کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر واسطے قوم اپنی کے بیچ قرآن کے قصّہ ابراہیم علیہ السّلام کو کہ سب ملتوں والے اسکی فضیلت کا اقرار
کرتے ہیں اور مشرکان عرب اسکی اولاد ہونے سے فخر کرتے ہیں پس اُسکے توحید کی بات بیان کر اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا
نَّبِيًّا تحقیق وہ تھا بہت سچا پیغمبر اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا
یاد کر اُسکو جس وقت کہا واسطے باپ اپنے آزر بت ناخور کے اے باپ میرے کیوں عبادت کرتا ہے تو اس چیز کو کہ
نہ سنے دعا تیری اور نہ دیکھے عاجزی تیری اور نہ دفع کرے تجھ سے کچھ ضرر یا نہ نفع دے تجھکو بدفع شر يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا اے باپ میرے تحقیق آیا ہے طرف وحی میرے پاس علم
جو کچھ نہیں آیا تیرے پاس پس پیروی کر میری تا دکھاؤنگا میں تجھکو راہ سیدھی کہ مقصود کو پہنچاویگی اسکو جو اُسمیں
چلیگا يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اے باپ میرے مت عبادت کر شیطان کی اور اسکا کہا نافرمانی خدا
میں مت مان اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا تحقیق شیطان ہے واسطے اللہ کے نافرمان اور ایک نافرمانیوں
میں سے اُسکی یہہ ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کیا يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا
اے باپ میرے تحقیق ڈرتا ہوں یہہ کہ لگ جاوے تجھکو عذاب اللہ کیطرف سے بسبب متابعت شیطان کے پس ہو
جاوے تو واسطے شیطان کے دوست یعنے ہمنشین اسکا لعنت میں اور ہم قرین اسکا عذاب میں قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ
اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ کہا ابراہیم کو باپ نے ابراہیم کے کیا اعراض کرتا ہے تو عبادت معبودوں میرے کے سے اے
ابراہیم لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا البتہ اگر نہ باز آویگا تو مخالفت سے یا عیب اور مذمت ان کے سے
البتہ سنگسار کرونگا میں تجھکو یا دشنام دونگا میں تجھکو اور چھوڑ جا مجھکو مدّت تک تو کہ مار دنا رہ میرے سے بیغم ہو
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ سلام ہے اوپر تیرے یہ جیلا بعضوں نے کہا ہے کہ مقابل سخن کلام
کے آپ نے سلام کیا کہ شاید موثر ہوکر ایمان لاوے بعضوں نے لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السّلام چلے
باپ نے انکے کہا کہ سفر سے مت ڈر خدا اچھا رکھتا ہے تو وہ تجھے برباد نہیں کریگا ابراہیم علیہ السّلام امیدوار اسکے ایمان
لانے کے ہوئے سلام کیا اور کہا سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ شتاب بخشش مانگونگا میں واسطے تیرے پروردگار اپنے
سے سمجھ لیجئے کہ بخشش مانگنی واسطے کفار کے توفیق چاہنی ہے اللہ سے اُسکے ایمان کی کہ سبب مغفرت کا ہے
اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۵ تحقیق اللہ ہے ساتھ میرے مہربان اور تجھ سے دعا قبول کریگا وعدہ کیا ہے اُس نے
وَاَعْتَزِلُكُمْ اور چھوڑ دونگا میں تمکو مراد آزر اور بت پرست ہیں انکو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کہا کہ کنارہ کش
ہونگا میں تم سب سے وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے کہ بت ہیں وَاَدْعُوْا رَبِّيْ

اور چاہوں میں پروردگار اپنے کو اور اُسیکی عبادت کروں باخلاص کہ نہ ہوئی عَسَیٰ اَلَّا اَکُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ۝ نزدیک ہے
ہین کہ نہو مین ساتھ پکارنے پروردگار اپنے کے بے نصیب اور ناامید **بیت** امیدوار ہون اُسکے کرم سے مین رحمت
کی جسکا عام ہے انعام اور ہے فضل عمیم ہو لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے کوہستان فارسی مین اکہتر
برس سیر کرتے پھرے جب باپ اُنکا مرا اور بتخانہ متعلق اور کے ہوا پھر بابل مین آئے اور مذمت بتونکی کی اور اُنھنے
نوبت بتونکو بھی توڑا اور آتش نمرود بھی اُنپر سرد ہوئی اور بی بی سارہ اور لوط علیہ السلام کو لیکر شام کو گئے حق تعالے
اُس جانے کی بات بتاتا ہے کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ
پس جب چھوڑ دیا ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستونکو اور اُس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے وہ جسکی سوا اللہ کے
دیا ہم نے اُسکو بی بی سارہ سے فرزند کہ اسحاق نام تھا اور یعقوب کہ اسحاق کا بیٹا تھا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا اور ہر
ایک کو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور دیا ہم نے انکو بخشش
اپنے سے بعضون نے کہا ہے کہ مراد رحمت سے مال اور اولاد ہے کہ انکو دی اور کی ہمنے واسطے اُنکے زبان سچی
کی بلند درمیان لوگون کے یہہ اشارہ طرف اجابت دعاء ابراہیم علیہ السلام کے ہے جیسے کہ کہا وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ
صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ موسی علیہ السلام کو اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا
وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا نقصانون اور برائیون سے اور تھا بھیجا گیا اللہ کیطرف سے خبر دینے
والا خلق کو اللہ کے باتون کی رسول کو نبی پر مقدم باوجودیکہ اخص اور اعلی ہے اسواسطے کیا کہ پہلے اللہ نے انکو بھیجا
پھر اُنھون نے خلق کو آگاہ کیا وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝ط اور پکارا
ہمنے موسی کو کنارے طور کے سے جو بہت برکت والا تھا یا داہنے طرف موسی کے سے اور نزدیک کیا ہمنے
اُسکو بارگاہ قرب اپنے مین در انحال کہ باتین بھید کی کرتا تھا ہم سے بعضون نے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام کو سو نونے
گذار حجابون سے پرے لیجا وہان پہنچایا کہ آواز قلمون کی جو توریت لکھتے تھے اُنھون نے سُنی امام ثعلبی نے کہا ہے
کہ درمیان اللہ کے اور موسی کے نتھا مگر ایک حجاب کشف الاسرار والے نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کو روش
اور کشش دونون دین روش کا اشارہ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا ہے اور کشش کا کنایہ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ہے روش
خطر ہے کشش بیخطر روش سلوک ہے کشش جذب سلوک تفرقہ ہے جذب جمعیت سلوک آپ جانا ہے جذب
لیجانا **بیت** وہ آپ جانے مین کہا جو بات بلولنے مین ہے نہ فرق زمین و آسمان جانے مین لیجانے مین ہے
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ اور دیا ہمنے موسی کو مہربانی اپنے سے بھائی اُسکا ہارون پیغمبر
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ اسمعیل علیہ السلام کو اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا
تحقیق وہ تھا سچا وعدہ کا اور بھیجا گیا طرف خلق کے خبر دینے والا اللہ کیطرف سے لکھا ہے کہ کسی سے وعدہ کیا تھا

کہ مین اِس مکان مین ہون جب تک تو آوے تین دن تک وہ نہ آیا اور حضرت اسمٰعیل وہین رہے سوا چھال درخت کے کچھ نکھایا وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ اور تھا اسمٰعیل حکم کرتا اہل اپنے کو یا سب امت اپنے کو ساتھ نماز کے کہ اشرف عبادات بدنیہ ہی اور ساتھ زکواۃ کے کہ اعلائے عبادات مالیہ ہے وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا اور تھا نزدیک پروردگار اپنے کے پسندیدہ بسبب استقامت اقوال اور افعال کے وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْسَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ ادریس علیہ السلام کو کہ پردادا نوح علیہ السلام کے اور پوتے چار واسطون سے شیث علیہ السلام کے تھے نام انکا اخنوخ تھا درس علم کا بہت کہتے تھے اِسواسطے ملقب بادریس ہوے اول جنہے کہ قلم سے لکھا اور نجوم بیان کیا اور سینا لباس کا انکا لا وہی تھے تیس صحیفے انپر اترے تھے جامع الاصول مین ہے کہ سو برس پہلے وفات حضرت آدم علیہ السلام کے سے وہ پیدا ہوے تھے اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا تحقیق وہ تھا سچا نبی وَّرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا اور چڑہالیا ہمنے اسکو مکان بلند مین کہ شرف نبوت اور درجہ قرب ہی یا بہشت ہے یا آسمان چہارم ہی چنانچہ حدیث معراج مین ہے کہ ملاقات انکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان چہارم پر یا بہشت مین شب اسری واقع ہوی جب کہ تفسیر سورہ بنی اسرائیل مین لکھا گیا ہی اور رفع ادریس علیہ السلام مین طرح طرح کی خبرین ہین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ایکدن ادریس علیہ السلام نے طرح طرح جبرین آفتاب کی گرمی دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی کہ خدایا اسقدر سورج مجھہ سے دور ہی تسپر بھی گرمی سے اسکے مین نزدیک جلنے کے ہون جو فرشتہ اسکو اٹھائے ہی اسکا کیا حال ہوگا بوجہ آفتاب کا اُس سے ہلکا کر اور حرارت سے اسکے اسکو بچا اللہ تعالی نے دعا انکی قبول کی اُس فرشتے نے دوسرے دن اپنی جان سبک پائی اور گرمی بھی کچھہ ادراک مین نہ آئی سبب اسکا جناب الٰہی سے پوچھا خطاب ہوا کہ بندے میرے ادریس نے تیرے حق مین دعا کی یہہ اسکا اثر ہے وہ فرشتہ اجازت لیکر زیارت کو ادریس علیہ السلام کے زمین پر آیا اور اُنکے التماس سے اپنے پر پر انکو بٹھا آسمان چارم لیگیا اور نزدیک مطلع آفتاب کے پہچا یا پھر ادریس علیہ السلام کے بموجب کہنے کے عزرائیل سے انکی عمر اور موت کا پوچھا عزرائیل نے کہا نزدیک مطلع آفتاب کے وفات پائینگے اُس فرشتے نے جو پھر کر دیکھا بلبل روح انکا گلستان قدس کو پرواز کر گیا تھا اور ایک روایت مین ہی کہ ملک الموت کثرت عبادت انکی سنکر مشتاق دیدار ہوکر جناب الٰہی سے اجازت لیکر زمین پر آئے اور بامر الٰہی اور التماس انکے کی انکی جان قبض کیے پھر حق تعالی نے انکو جلایا اور عزرائیل کو فرمایا وہ آسمان پر لے گئے دوزخ دکھا کر بہشت مین داخل کیا پھر وہان سے نہین نکلے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ یہہ گروہ انبیا کا کہ مذکور ہوئے ذکریا سے ادریس تک علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام وہ ہین کہ انعام کیا ہی اللہ تعالی نے اوپر انکے ساتھہ انواع انواع کے نعمتون کے دین اور دنیا مین اور ساتھہ اقسام اقسام کے فضیلتون کی صورت اور معنی مین پیغمبرون سے یعنے وہ کہ پیغمبر ہین اولاد آدم سے

سے کہ ادریس وغیرہ ہین علیہم السلام وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اور اُن لوگون سے کہ چڑہایا تھا ہمنے کشتی مین
ساتھہ نوح علیہ السلام کے اور وہ غیر ادریس علیہ السلام کے ہین وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا
اور اولاد ابراہیم علیہ السلام کے سے اور یعقوب علیہ السلام کے سے اور اُن لوگون سے کہ راہ دکھائی ہے ہم نے انکو طرف
حق کے اور کھینچ لیا ہے ہمنے انکو اپنی طرف إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے
آیتین اللہ کی گر پڑتے ہین درانحال کہ سجدہ کرنیوالے ہوتے ہین اللہ کو اور رونے والے ہوتے ہین خوف اسکے سے
سمجھ لیجئے کہ رونے کو ساتھہ سننے اور پڑہنے قرآن کے مناسبت ہے خاص چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ کلام اللہ
پڑہو اور روؤ اگر رونا نہ آوے تکلف سے آنسو بہاؤ **بیت** شوق دیدار خدا مین اگر روئے نہ ہیکل اور بیتاب و مضطر ہوئیے
اسکا جو دیدار مشکل ہے یہان نہ یعنی رافت ہم کہان اور وہ کہان نہ ہم مین سر تا پا ہے نقصان و زوال نہ اور وہ ہے
لایزال و باکمال نہ ہم ہین حادث اور ذات اسکی قدیم نہ ہم لئیم اور شان اسکی ہے کریم نہ پس کلام اسکا پڑہین زاری کے
ساتھہ نہ چارہ چاہین اپنا ناچاری کے ساتھہ نہ جوش مین تا بحر بخشش اسکا آئے نہ راہ سیدھی اپنے جانب کی دکھائے
ایک مرد صالح نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ حضور مین قرآن پڑہتا ہون آپ نے فرمایا کہ اے صالح ہذہ القراءۃ فاین البکاء
کلام دوست شوق انگیز ہوتا ہے اور آتش شوق جب دل مین پڑتی ہے سینہ جل کر آنسو ٹپک پڑتے ہین وَاِذَا سَمِعُوا
مَا اُنْزِلَ اِلَى اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ تَرٰی اَعْیُنَہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ **بیت** جب ذکر تیرا آوے تو جی آہ جلاوے نہ جب نام تیرا لیجئے تو آنسو
نکل آوے نہ سمجھ لیجئے کہ یہہ پانچوان سجدہ ہے محی الدین ابن عربی نے اسکو سجدہ الغام عام کہا ہے اور اسمین
جو کہ یہہ متضرع ہے اسکو کر یہ فرح اور سرور بنایا ہے کیونکہ رحمان کے رحمت سب لطف اور کرامت ہے اور موجب خوشی
اور مسرت پس ثمرہ اسکا ضرب ہے نہ نعت **شعر** راعنا جو رحمت رحمان ہے موجب فرح و سرور جان ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ
خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ پس جانشین ہوئے پیچھے انکے اولاد بری کہ ضایع کیا انھون نے
نماز کو یعنے ترک کیا اور پیروی کی شہوتون کی اور آرزوئی لپنے نفس کی کہ میخواری اور زناکاری اور سوا اسکے ہے فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا پس شتاب دیکھنگے جزا گمراہی اور بدکاری کی یا ملاقات کرینگے عذاب اور زبان سے باغی تمام کوی کا ہے
دوزخ مین کہ اہل دوزخ عذاب اسکے سے بخدا پناہ پکڑتے ہین یا نام مکان کا ہے کہ دوزخ والے اسکے ڈر سے ہر دن چارسو
مرتبہ اللہ تعالی سے پناہ مانگتے ہین یا وادی ہے جہنم مین آگ اسکی تیز تر اور عذاب اسکا سخت تر ہے جو نماز نہ پڑہیگا اور
متابعت اپنے شہوتون کی کریگا اسکو وہان لیجاوینگے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا مگر جسنے توبہ کی گناہون سے اور ایمان لایا دل و زبان سے اور کام کئے اچھے پس یہہ لوگ
تائب اور مومن داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونو قراتین
حفص کی اول ہے اور نہ ظلم کئے جاوینگے کچھہ ثواب اپنے سے یعنے جزا مین انکے نقصان نکرینگے اور جن جنتون مین وہ جاوینگے

سجدہ

وہ کیسے ہونگے جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ بہشتین ہمیشہ رہنے کے ہین وہ جو وعدہ کیا ہے رحمن نے
ساتھ اُنکے بندون اپنے سے ساتھ غیب کے یعنے بہشت غایب ہے اُنسے یا یہ غایب ہین بہشت سے اور جو وعدہ کر لیا ہے تو غیبت
کا کچھ ڈر نہین اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا ٥ بتحقیق ہے وعدہ اللہ کا آنیوالا یعنے وعدے کئے گئے جو بہشت ہی آنیوالی ہے
اور مومن اُسمین داخل ہونیوالے ہین لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا نہ سنینگے بہشتی بیچ بہشت کے بات بیہودہ لیکن سنینگے
سلام اللہ تعالی سے یا فرشتون سے یا آپس مین ایک دوسرے سے وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ٥ اور واسطے اُنکے ہے
رزق اُنکا بیچ بہشت کے صبح اور شام جیسے یہان دنیا مین دو بار کھاتے ہین یا مراد صبح و شام سے دوام ہے اور بہشت مین اگرچہ
دن رات نہین لیکن نشانیون سے مقدارون رات کے معلوم ہوگی اور عین المعانی مین ہے کہ راتکا وقت پردے چھوٹنے
سے اور دروازے بند ہونے سے دریافت ہوگا اور دن کا زمانہ پردے اُٹھنے سے اور در کھلنے سے سمجھا جاویگا اور تبیان
مین ہے کہ وقت شب مین حورین خدمت کرینگی مومنون کی اور زمانہ روز مین غلمان تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ
عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا ٥ یہہ بہشت کہ ذکر کی ہے وہ ہے کہ وارث کرتے ہین ہم اُسکا بندون اپنے مین سے جس شخص کو کہ ہے
پرہیزگار لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح کا سوال کیا تو آپنے فرمایا کہ
کل کو جواب دونگا اور ان شاء اللہ تعالی نکہا پچیس دن یا پندرہ دن یا بارہ دن جبرئیل نہ آئے پھر جب آئے تو آپنے
فرمایا کہ مین منتظر تمہارا تھا جبرئیل علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ حکایت اُنکے قول کی حق تعالی فرماتا ہے کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ
اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ اور نہین اُترتے ہم فرشتے مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے لَہٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا
بَیْنَ ذٰلِکَ واسطے اُسیکے ہے جو کچھ آگے ہمارے ہے آنیوالے کامون سے اور جو کچھ درمیان اُسکے ہے حال مین یا
اُسیکے حکم مین ہے ابتدا پیدا ہونا ہمارا اور انتہا مرنا ہمارا اور درمیان اُسکے مدت زندگانی ہمارے کی وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا
اور نہین ہے پروردگار تیرا بھولنے والا یعنے احال جب چاہے تجھکو تیرے پاس بھیجے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا
وہی ہے پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور اُس چیز کا کہ درمیان زمین اور آسمان کے ہے اور پرورش کرنیوالے
کو بھولنا نچاہیئے فَاعْبُدْہُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ پس عبادت کر اُسکو اور صبر کر واسطے عبادت اُسکی کے یعنے جب
تونے سمجھ لیا کہ وہ نہین بھولتا پس عبادت پر اُسکے ثابت رہ اور وحی کی دیر ہونے مین دل تنگ مت ہو ھَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا
کیا جانتا ہے تو واسطے اللہ کے ہم نام یعنے کوئی ایسا ہوا ہے کہ جسکا نام اللہ ہو نہین ہوا کوئی ایسا اُسکے دبدبے سے
کسی مشرک نے اپنے معبود کو اللہ نہین کہا مان اللہ کہا ہے غیرت حق نے اس اسم مبارک کو تصرف کفار سے اور تسمیہ
معبودان باطل سے محفوظ رکھا اور زبان مومنان سے اپنے ہی ذات پاک کو ساتھ اس نام کے پکڑوایا قطعہ اللہ اللہ ہے
عجب یہہ نام نہ حسن اور خوبیان ہین جسمین نام نہ ایک کافی ہے یہہ پھر دوسرا نہ جیسے اللہ ہے گواہ اسکا وَیَقُوْلُ
الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ٥ اور کہتا ہے انسان جو منکر بعث کا ہے یا ابی بن خلف کیا جب مرجاونگا

مین البتہ نکالا جاونگا مین زندہ یہہ استفہام انکاری ہے وہ بعید جان کر کہتا ہے کہ کیونکر مرکر خاک سے نکلونگا زندہ ہو
حق تعالی اسکے جواب مین فرماتا ہے اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا ٭ کیا نہین
یاد کرتا انسان یہہ کہ ہمنے پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے اور نہ تھا کچھ ہے بلکہ عدم تھا پس جب ہم عدم سے وجود مین لائے
تو بار دگر زندہ کرنا کیا مشکل ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ پس قسم ہے پروردگار تیرے کی دن حشر کے
البتہ اکھٹا کرینگے ہم انکو یعنے کافروں کو ساتھ شیطانوں کے کہ دنیا مین انکے نزدیک تھے اور ہر کافر کے پاؤن مین ساتھ اُس شیطان کے
کہ قرین اُسکا ہے زنجیر بھر دینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ٭ پھر البتہ حاضر کرینگے ہم کافروں کو اور بقول بعضے سب
آدمیوں کو گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے ڈر حساب کے سے اور حاضر کرنا انکا دوزخ پر اسیواسطے ہوگا تو کہ نیک بخت
جان لین کہ ایسے بڑے بلا سے چھٹے زیادہ تر خوشی کرین اور بدبخت مکان اپنے آگ مین دیکھکر زیادہ تر غم کھینچین
ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ٭ پھر البتہ کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک گروہ مین سے جو نسا
انمین سے سخت تر ہے اوپر اللہ تعالی کے سرکشی مین یعنے پہلے ہر امت مین سے اسکو کہ کافر تر ہے جدا کر لیوینگے ثُمَّ
لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰی بِهَا صِلِیًّا ٭ پھر البتہ ہم خوب جانتے ہین اُن لوگونکو کہ وہ بہت لائق ہین ساتھ آتش دوزخ
کے داخل ہونے مین وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا اور نہین کوئی تم مین سے اے آدمیون مگر گذرنے والا ہے اوپر
دوزخ کے لیکن مومن جب گذرینگے آگ افسردہ ہو جاویگی چنانچہ حدیث مین ہے بہشتی بعضوں سے پوچھینگے کہ حق تعالی نے
وعدہ فرمایا تھا وان منکم الا واردھا کیا حال ہے کہ ہمنے آگ نہین دیکھی فرشتے کہینگے کہ تم گذرے تھے دوزخ پر لیکن
آگ اسکی بسبب نور ایمان تمہارے کے مردہ اور افسردہ ہو گئی تھی كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ٭ ہے گذرنا
دوزخ پر سے اوپر پروردگار تیرے کے لازم ادا کیا گیا اور قطعی حکم کیا گیا اسپر یعنے وعدہ ہے کہ البتہ واقع ہوگا نہین ٹلنے کا
اور بعضے کہتے ہین کہ ورود بمعنی دخول ہے کیونکہ جابر رض نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ورود دخول
ہے کوئی نیک کار اور بدکار نہین مگر اسمین جاویگا لیکن آگ مومنوں پر سرد ہو جاویگی وہ سلامت ہونگے جیسے
ابراہیم علیہ السلام پر اور موید اسے قول کا ہے جو حق تعالی فرماتا ہے کہ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ
فِیْهَا جِثِیًّا ٭ پھر نجات دینگے ہم انکو جو پرہیز کرتے ہین شرک سے یعنے دوزخ سے نکال لینگے اور چھوڑ دینگے ہم ظالموں کو
بیچ اسکے زانو پر گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ اور جب پڑھے جاتے ہین اوپر مشرکوں کے
آیتین ہماری روشن اور ظاہر معانی انکی یا دلیلین انکی یا اعجاز انکا قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ
خَیْرٌ مَّقَامًا کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے سرداروں مین سے قریش کے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے
ہین فقیر اُن مین کہ مومن اور کافر مین بہتر ہے مکان مین یعنے ہمارے محل ہین جن مین سب اسباب عیش کے موجود
ہین اور تم نے گوشہ تو نہ پہ خیریت مقام کہ حسن و جمال وسعت معیشت ہے ہم رکھتے ہین اور تم فقر و فاقہ مین عمر

گذارتے ہو مصرع ہم ہین تم مین کونسا خوش حال ہے وَاَحْسَنُ نَدِيًّا اور بہتر ہے مجلس مین ہماری مجلس سے کیونکہ ہم سردار اور شریف عرب کے ہین اور تمہاری مجلس مین غلام اور فقیر اور ضعیف ہین حق تعالی انکے افتخار کو رد فرماتا ہے کہ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا اور کتنے ہلاک کئے ہین ہم نے پہلے مشرکان عرب سے گروہ مجتمع تھے ایک زمانے مین اور واقع مین وہ کفار عرب سے بہتر تھے اسباب مین اور ہیئتون اور منظرون مین پس مال نے انکو ہلاکت سے بچایا اور نہ اس جمال نے انکو عقوبت سے چھڑایا ہیت یہ جمال و مال باعث ہے پس مغرور ہونے اس سے فائدہ ہے وہان نہین ہے کیا جس قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا کہہ ان لوگون کو جو مال و جمال پر فخر کرتے ہین کہ عزہ مت کرو کیونکہ جو شخص کہ ہے بیچ گمراہی کے پس چاہئے کہ کھینچا جاوے اسکو رحمان خوب کھینچنا یہہ خبر بصورت امر ہے یعنی اللہ اسکی عمر دراز کرتا ہے اور مہلت دیتا ہے اور نعمت بھی دیتی ہے یہانتک ہے حَتّٰى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ یہانتک کہ جب دیکھین جو وعدہ دئے جاتے ہین یا عذاب کا دنیا مین ساتھ قتل اور قید کے اور یا قیامت کا یا موت کا فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا پس البتہ جانینگے کون شخص بدتر ہے دونون فرقون مین سے از روی مکان کے اور برا ہے از روی لشکر کے یون کہ مومن اپنے درجہ بہشت مین دیکھینگے اور کافر اپنی درکات دوزخ مین اور مومنون کے یار اور مددگار خدا اور فرشتے اور نبیا ہونگے اور کافرون کا کوئی دوست ہوگا نہ مددگار وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالی دنیا مین ان لوگون کو کہ راہ پاتی ہے ساتھ قرآن کے راہ پاتا یعنی جو قرآن پر ایمان لاتے مین انکی تصدیق زیادہ کرتا ہے جون جون قرآن نازل ہوتا جاتا ہے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا اور باقی رہنے والی نیکیان کہ پانچون نمازین ہین یا یہہ چارون کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یا سوا اسکے ہین بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے از روی ثواب کے اور بہتر ہین از روی بازگشت کے نفع کافرونکو ہے یہین مال و منال نہ اور وہان عقبی مین ہے رنج و نکال نہ مومنونکو یہان ہدایت اسکی ہے نہ اور وہان بھی صد حمایت اسکی ہے نہ کافرونکو ہے عذاب انکو ثواب نہ فرق اتنا ہے بطلان و ثواب نہ لکھا ہے کہ خباب بن الارت رضی عنہ کے عاص بن وائل پر کچھ دینار قرض تھے وہ مانگنے لگے اسنے کہا جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے تو کافر ہوگا نہ دونگا خباب نے کہا قسم اللہ کی کافر ہونگا مین اسکے زندہ اور مردہ اور نہ اسدن کہ مبعوث ہونگا عاص نے کہا کہ جسدن تو مبعوث ہوگا مجھ سے آکر لے لیجیو اگر تیرا کہنا سچ ہے تو بھی وہان مجھ سے قرض اپنا لیگا مال اور اولاد مین یہہ آیت اتری کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا آیا پس دیکھا تونے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ آیتون ہماری کے کہ قرآن ہے یا دلائل وحدانیت اور کہا یعنی عاص نے البتہ دیا جاونگا مین مال اور اولاد دن قیامت کے اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا آیا جھانکا ہے

بات غیب کو اور لوح محفوظ کا مطالع کر آیا ہے یا لیا ہے نزدیک اللہ کے سے عہد اس بات پر کلّا ہر گز نہین ہوا یہ

بات جو کہتا ہے سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا البتہ لکھینگے ہم یعنے لکھوائینگے ہم حفظہ سے جو کچھ کہتا ہے

وہ یعنی جو کچھ کہتا ہے اُسکی اور لمبا کرینگے ہم واسطے اُسکے عذاب مین سے لمبا کرنا یعنے عذاب پر عذاب دینگے مدام وَنَرِثُهُ

مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا اور وارث ہونگے ہم اُسکے یعنے بعد موت کے اُس سے لے لیوینگے جو کچھ کہ

کہتا ہے کہ کل مجھکو دینگے یعنے مال اور اولاد اور آویگا ہمارے پاس اکیلا وقت مرنیکے یا دن قیامت کے نہ مال

پاس ہوگا نہ اولاد ساتھ اُسکے وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا اور پکڑتے ہین مشرکان

قریش سوا اللہ تعالی کے معبود بتون کو اور فرشتونکو اور اور چیزون کو تو کہ ہووین وہ معبود واسطے اُنکے عزت یعنے

شفاعت کرنیسے معزز ہوان اللہ کی درگاہ مین کَلَّا ہر گز نہین ہے کہ عزیز ہون سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ

عَلَيْهِمْ ضِدًّا البتہ کفر کرینگے یعنے انکار کرینگے معبود کافرونکے ساتھ عبادت اُنکی کے یعنے کافر جو ہول قیامت

کے دیکھینگے منکر ہو جاوینگے بتونکی عبادت سے اور ہووینگے اوپر بتونکے دشمن یا ہووینگے بت اوپر اُنکے مخالف اَلَمْ تَرَ

أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا ہے کہ بھیجا ہم نے شیطانون

کو اوپر کافرون کے بہکاتے ہین اُنکو بہکانا کر یعنے گناہ کرنے کی باتین دلمین سجھواتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ

پس شتابی کر اوپر اُنکے عذاب آنے مین إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا سوا اسکے نہین کہ گنتے جاتے ہین

ہم واسطے اُنکے دن موتکے اُنکے گنتے بلانے کہ اُنمین غلطی نہین جب وہ دن پورے ہو جاوینگے اُنپر آویگا

جو مقرر اور مقدر کر رکھا ہے يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا یاد کر اُسدن کو کہ جمع کرینگے ہم پرہیزگارونکو

طرف بہشت خدائے مہربان کے درانحال کہ سوار ہونگے اُپر ناقہائے بہشت کے لیجاوینگے جیسے مہمانون کو

بارگاہ سلطانی مین پہنچاتے ہین امام قشیری نے کہا کہ بعضے رخش طاعات اور عبادات پر ہونگے

بعضے مرکب ہمم اور نیات پر تو حسن طاعات والی جو پائے بہشت مین اُنکو وہان لیجاوینگے اور بادپائے

ہمت والے خواہان قرب رب العزت مین اُنکو اُس سے مشرف فرماوینگے بیت قیمت ایک نظارہ جانان کی

جنت تمام نہ بلکہ یہ نعمت ہے ناقص اور وہ ہے نعمت تمام نہ کشف الاسرار مین ہے کہ وقت وصال خواجہ مشاد

دینوری کے ایک درویش نے کہا الہی اپنی رحمت فرما اُسپر اور بہشت عنایت کر ممشاد نے کہا کہ اے غافل تیس برس سے

بہشت اور حور اور قصور مجھے دکھاتے رہے ہین اور مین نے گوشہ چشم ہمت سے اُسپر نگاہ کی اب جو مجھے

درگاہ قرب مین لیجاتے ہین بن دیدار جمال باکمال اُسکے بہشت کیا درکار ہے بیت بن دوست کے

گر لاکھ ہون تو کرون کیا نہ دیدار ہوا اُسکا تو جنت کو کرون کیا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا

اور ہانکینگے ہم گناہگارون کو یعنے کافرون کو طرف دوزخ کے پیاسے یا پیادے اکیلے رہے نہ

لایملکون

لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا ۵ نہ اختیار پاوینگے شفاعت کا نیک اور بد مگر جسنے کہ لیا ہو
نزدیک اللہ تعالی کے عہد یعنے کوئی نہیں شفاعت کرسکینگے مگر جسکو اللہ کا حکم ہوگا یا نہ پاوینگے کوئی متقی اور نہ مجرم شفاعت
کسی شفاعت کرنیوالے کی مگر جسنے لیا ہوگا نزدیک خدا کے عہد واسطے شفاعت کے اور وہ عہد توحید ہی اور اعمال
نیک وقالوا اتخذ الرحمن ولدا ۵ اور کہا کفار ملیح نے اور یہود اور نصاری نے پکڑی ہی خدا نے اولاد یعنے فرشتے اور عزیر
عیسی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لقد جئتم شیئا ادا ۵ البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری اور زشت
یعنے بات بری بے ادبی کی تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدا ۵ نزدیک ہی کہ
آسمان پھٹ جاویں اس بات سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر ان دعوا للرحمن ولدا ۵ اس سے
کہ دعوا کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ۵ اور نہیں لائق واسطے اللہ کے
یہہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ اولاد جنس والد کے ہوتی ہی اور وہ جنسیت پاک ہی اور خدا کے ذاتی ہی سے
احتیاج اولاد کے مدد کی نہیں رکھتا کہ اولاد سے درکار ہو ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا ۵
نہیں جو شخص کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہی مگر آتے ہیں قیامت میں اللہ کے پاس اس حالت میں
کہ بندے ہوں لقد احصہم وعدہم عدا ۵ البتہ تحقیق گھیر لیا ہی انکو اور جان لیا ہی یعنے اللہ کی قدرت
اور علم سے کوئی باہر نہیں بیت قدرت و علم سے اسکے نہیں باہر کوئی
بات باہر جو کیا جاوے ہی اسے ہر کوئی وکلہم اتیہ یوم القیمۃ فردا ۵ اور سب وہ آنیوالے ہیں اس
پاس دن قیامت کے اکیلے ہو کر بے یار و مددگار ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا ۵
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ کریگا واسطے انکے اللہ مہربان محبت دلوں میں خلق کے یعنے
سب کے دلوں میں انکی دوستی ڈالیگا نے واسطے حدیث میں ہی کہ جب اللہ تعالی بندے کو دوست رکھتا ہی جبریل سے
کہتا ہی کہ میں فلانے کو دوست رکھتا ہوں تو بھی رکھ جبریل انکو دوست رکھتا ہی اور ندا کرتا ہی درمیان اہل
آسمان کے اللہ تعالی فلانے کو دوست رکھتا ہی تم بھی رکھو پس سب آسمان والے اسکو دوست رکھتے
ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں اسکی محبت ڈالتا ہی وہ بھی سب دوست رکھتے ہیں فانما یسرنہ
بلسانک لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوما لدا ۵ پس سوا اسکے نہیں کہ آسان کیا ہی ہم نے قرآن کو اوپر
زبان تیری کے کہ لغت عرب پر نازل کیا یا پڑھنا اسکا زبان پر تیرے سہل کیا تو کہ بشارت دے تو ساتھ اسکے
پرہیزگاروں کو کہ شرک سے بچے ہیں اور ڈراوے ساتھ اسکے قوم جھگڑنیوالوں کو وکم اہلکنا قبلہم من قرن
اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے قوم تیرے سے اہل قرن یعنے گروہ مشرکان کو ہر زمانے میں ہلاک کیا ہی
ہل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکزا ۵ کیا دیکھتا ہی تو ان ہلاک ہوؤں میں سے ایک کو یا سنتا ہی واسطے

انکے کہتا یعنی عذاب ہمارا جو انپر آیا سب ہلاک ہوگئے کوئی باقی نہ رہا کہ نظر آوے یا آواز سنا دے بیت
دنیا سے لگا نہ دل کہ بن فانی ہے گو لاکھہ برس جیا یہہ موت آنی ہے نہ رافت یہہ ہے نے ثبات دنیا میں ہو جیسے پھول گہا
نہ ج سنطالی ہے ۛ سورہ طہ مکی ہے ایکسو پینتیس آیتیں ہیں اکہتر تین سو اکتالیس کلمے ہیں پانچ ہزار دو سو
بیالیس حرف ہیں فواصل اسکے یا میں نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ مریم کے یہہ ہے کہ دونوں میں پیغمبروں کے
قصے ہیں اور یہہ بھی مناسبت ہے کہ اختتام سورہ مریم ساتھہ ذکر قرآن کے ہے اور آغاز سورہ طہ میں بھی مذکور قرآن ہے

سورۃ طہ مکیۃ وہی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ وخمس وثلثون آیۃ

طہ نام قرآن کا ہے یا اس سورہ کا یا ایک اسم ہے اسماء الٰہیہ سے یا طاء طاہر اور ہاء ہادی ہے یا ایک نام ہے اسماء جناب
رسالت پناہی سے جیسے کہ مزمل اور مدثر ہے پس یہہ منادی ہے اور حرف ندا محذوف ہے یا اشارت طرف دو نامو
کے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ طالب اور ہادی ہیں بیت کہ وہی طالب شفاعت ہیں اور وہی ہادی شریعت
میں ۛ یا طاہر من الذنوب اور ہادی بمعرفت علام الغیوب ہیں یا طہارت دل انکے کی ہے غیر حق سے اور ہدایت
انکی طرف حق کے ہے یا قسم ہے طول اور ہدایت الٰہی کی یا طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی تفسیر میں ہے
کہ امام جعفر صادق نے کہا کہ طہ قسم ہے طہارت اہل بیت رسول کی کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے ویطہرکم تطہیرا
بعضوں نے کہا ہے کہ قسم ہے طوبی اور ہاویہ کی کہ بشارت طرف جنت اور نار کے ہے یا طا طیبہ مدینہ اور ہاء مکہ ہے ان
دونوں جگہہ کی قسم کھائی ہے یا طا طلب غازیان اور ہاء ہرب کافران ہے یا طرب اہل جنان اور ہوان اہل نیران ہے
اور بعضے کہتے ہیں یہہ حروف مقطعہ سے نہیں بلکہ موضوع ہے مقابل یا رجل کے
لغت عکہ یا حبشہ یا سریانیہ میں اور پکارے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اپ عبادت بہت کرتے تھے شب کو
قیام نماز میں اسقدر کھڑے ہوتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے ایکدن ابوجہل نا اہل نے کہا کہ دین ہمارا
تو ترک کر کے رنج میں پڑا یا اس نا اہل نے کہا کہ قرآن مجید پر نہیں اترا مگر یہہ کہ اسکو دکھہ دے یہہ آیت نازل ہوئی
کہ طہ یعنی اے مرد کسی نے مانند تیرے قدم میدان مردی میں نہیں رکھا ما انزلنا علیک القرآن لتشقی نہیں
اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن تو کہ رنج کھینچے تو اور راتوں کو نہ سوے اور سبب قیام نماز کے الم اور ورم پاؤں مجترم
تیرے کو پہنچے الا تذکرۃ لمن یخشی مگر اتارا ہے قرآن کو اوپر تیرے بجہت پند دینے کے واسطے اس شخص کے
کہ ڈرتا ہے سمجھہ لیجئے کہ قرآن نصیحت عام ہے تخصیص ڈرنیوالے کی واسطے نفع لینے انکے کے ہے اس سے
تنزیلا ممن خلق الارض والسموات العلی اتارا گیا اتارنا کر اس شخص کی طرف سے کہ جسنے پیدا کیا زمین
کو اور آسمانوں بلند کو الرحمن علی العرش استوی وہ رحمان ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اسنے یا مستولی ہوا
امر اسکا اضافت استیلا کی طرف عرش کے باوجودیکہ وہ سب موجودات پر مستولی ہے واسطے عظمت عرش کے

ہے اور امام ماتریدی نے تاویلات میں عرش کو بمعنی ملک لکھا ہے یعنے وہ ملک اپنے پر مستولی اور غالب ہے اور فتوحات میں ہے کہ شیخ ہمارے اس آیت میں عرش پر وقف کرتے تھے اور پڑھتے تھے استوی لہ مافی السموات ای ثبت لہ شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ استوی اللہ تعالیٰ کا جو بقرآن ہے ہمارا اس پر ایمان ہے تاویل کرنا اس تقدیر میں طغیان ہے ظاہر میں قبول کیا ہے اور باطن میں تسلیم کہ یہی اعتقاد سنیان ہے لیکن جانتے ہیں کہ ہم کہ نہ وہ محتاج مکان ہے نہ عرش اٹھانیوالا اسکا بلکہ اٹھانیوالا عرش کا وہی رحمان ہے ابیت وہ جہان ہے وہان جہان ہے نہیں لامکان ہے وہان مکان ہے نہیں نہ ہر مکان میں ہے اور مکان سے پاک نہ ہر زمان میں ہے اور زمان سے پاک ہے محلوق اسکی وہ داور ما سبب ہے لبس ہے منزہ و برتر لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی واسطے اسکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور جو کچھ نیچے گیلی مٹی کے ہے سمجھ لیجئے کہ ثری طبقہ ہے نیچے سب طبقات زمین کے وہب بن منبہ سے تیسیر وغیرہ میں مروی ہے کہ سات زمینیں دوش فرشتہ پر ہیں اور قدم فرشتے کے صخرہ پر اور صخرہ شاخ گاؤ فردوسی پر اور پائے گاؤ پشت ماہی حوض کوثر پر اور ماہی بحر پر بحر جہنم پر جہنم ریح پر ریح حجاب ظلمت پر حجاب ظلمت ثری پر اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثری تک ہے آگے نہیں جاتا اور جو کچھ نیچے ثری کے ہے اسکو سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی اور اگر پکار کر کہے تو بات پس تحقیق وہ جانتا ہے چھپے کو اور بہت چھپے کو سمجھ لیجئے کہ سر وہ ہے کہ بندہ کرتا ہے اور جانتا ہے اور چھپاتا ہے اور اخفی وہ ہے کہ نہیں جانتا کہ اور وہ کیا کرے گا یا سر وہ ہے کہ کسی سے بات کہے اور اخفی وہ ہے جو دل میں چھپا رکھے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہے نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی واسطے اسکے ہیں نام اچھے صفات کھلے وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰی اور کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ علیہ السلام کی اِذْ رَاٰ نَارًا یاد کر جب دیکھی موسیٰ نے آگ حدیث میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی بی بی کو لیکر رخصت ہو کر شعیب علیہ السلام سے کہ خسران کے تھے ماں اور بھائی کے ملنے کو مصر کو چلے بی بی ان کی صفورا نام تھا حاملہ تھیں ایک راہی ہوا سرد تھی اور برف برستی تھی اور اندھیرا تھا راہ بھول کر تیرہ یک وادی ایمن کے آن نکلے وضع حمل ظاہر ہوا آگ کی احتیاج پڑی چقماق سے بہتیرا آگ نکالی نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ نظر آئی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ پس کہا موسیٰ نے واسطے اہل اور عیال اور خادموں اپنے کے ٹھہر جاؤ یہیں تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ میں لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے انگارہ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی یا پاؤں میں اوپر آگ کے راہ بتانیوالا کہ رستہ سیدھا بتاوے پس لوگوں کو وہیں چھوڑ کر اکیلا آگ کی طرف چلا فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جب آیا اسکے پاس آگ دیکھی سفید چمکتی درخت سبز عناب میں اور گرد اسکے کوئی نہ تھا حیران ہوا اور روشنی آتش اور

سبزی درخت پر تعجب کیا یکبارے نُودِیَ یٰمُوسٰی پکارا گیا کہ اے موسیٰ اِنِّیۡ اَنَا رَبُّکَ فَاخۡلَعۡ
نَعۡلَیۡکَ تحقیق مین ہون پروردگار تیرا تکرار ضمیر متکلم کا واسطے تاکید اور تحقیق کے ہے کہ شک مت لا یقین جان
مین ہون رب تیرا پس اُتار ڈال دونو جوتیان اپنی سمجھ لیجئے کہ نعلین مین اختلاف ہے بعضی کہتے ہین کہ پوست حمار
غیر مدبوغ کی تہین بسبب نجاست کے حکم اُتارنے کا فرمایا اور اصح یہہ ہے کہ نعلین جلد بقر کی تہین طاہر اُتارنے کا حکم
اسواسطے فرمایا کہ قدم موسیٰ ع م تراب الارض مقدسہ کو مس کرے اور برکت پاوے اور محققون نے کہا ہے کہ یہہ
تعلیم ادب وادی ہے کہ بساط سلاطین پر نعلین سے نہین جاتی اسواسطے بعضے سلف ولے جیسے بشر حافی
رح وغیرہ برہنہ پا سیر کرتے پھرتے ہین ہیبت جسکا کہ زمین و آسمان طالب ہے نہ وہ کنج برہنہ پا رکھتے
ہین نہ بعضون نے کہا ہے کہ نعلین اُتار ڈال یعنے خیال اہل و ولد دل سے نکال امام قشیری نے کہا کہ فکر دنیا
اور آخرت کا دل سے دور کر ہیبت دل سے اپنے دے اُٹھا کونین کو نہ پاؤن سے کر دور اس نعلین کو
اِنَّکَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اسکا طوی ہے وَاَنَا اخۡتَرۡتُکَ
فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی اور مین نے پسند کیا تجھکو واسطے نبوت کے پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے اور وحی یہہ ہے کہ
اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین پس عبادت کر میری
سمجھ لیجئے کہ اس وحی مین توحید بیان فرمائی کہ انتہائے عرفان ہے اور امر بعبادت کیا کہ کمال علم ہے پھر اقسام
عبادت مین نماز کی تخصیص کی کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میرے کے کہ تو مجھے
یاد کرے یا مین تجھے اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡہَا تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہے کہ چھپا ڈالون مین
وقت اسکے کو کیونکہ ڈر اس عذاب کا کہ جسکا وقت معلوم نہوا شدید تر ہوتا ہے یا اخفا بمعنی سلب خفا ہے یعنے
نزدیک ہے کہ ظاہر کرون مین اسکو لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ اس چیز کے
کرتا ہے فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنۡہَا مَنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِہَا وَاتَّبَعَ ہَوٰىہُ فَتَرۡدٰی پس نہ بند کرے
تجھکو فکر قیامت کے سے یا ایمان لانے اسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ہے ساتھ وقوع اسکے کے
اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی پس بند کرنے سے ایسے شخص کے بند مت ہو کہ ہلاک ہو جاویگا تو یہہ خطاب
موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد امت انکی ہے اور علم الہدی اور فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ وانا اخترتک تک
سے یہان تک خطاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور مراد انکی امت ہے القصہ جب موسیٰ علیہ
السلام نے نعلین اُتارین اور وادی مقدس مین ٹھہرے خطاب آیا وَمَا تِلۡکَ بِیَمِیۡنِکَ یٰمُوۡسٰی
اور کیا ہے یہہ بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے اے موسیٰ سمجھ لیجئے کہ واسطے رفع ہیبت کے حضرت موسیٰ سے
کلام کیا اور یہہ استفہام متضمن تنبیہ ہے یعنے حاضر رہ تو کہ عجائب دیکھے تو قَالَ ہِیَ عَصَایَ کہا موسیٰ علیہ السلام

سے جواب مین کہ یہہ ہے عصا میرا اور وہ بہشت کی لکڑی کا تھا دس گز کا لمبا دو شاخین تین سطرین اسمین لکھی تھین
اول القدرۃ للہ دوم العظمت للہ سیوم محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بوری بوہی کے نیچے لکھی تھی علیق
انکا نام تھا یا نبعہ آدم علیہ السلام سے شعیب علیہ السلام کو میراث مین پہنچا تھا انھون نے موسی علیہ السلام کو دیا تھا
غرض موسی علیہ السلام نے جواب دیکر واسطے تعداد نعم ربانی کے کلام زیادہ کیا اور کہا اَتَوَکَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ
بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی تکیہ کرتا ہون مین اوپر اسکے جب راہ مین تھک جاتا ہون یا جب
بکریان چرتے ہین اور پتے جھاڑتا ہون مین ساتھ اسکے اوپر بکریان اپنے کے اور واسطے میرے بیچ عصا کے فائدے
ہین اور لکھا ہے کہ راہ مین حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور درندان گزندون سے بچاتا تھا اور انکے
دشمن کے ساتھ لڑتا تھا اور وقت خواب انکے کے بکریون کی نگہبانی کرتا تھا اور جب کہوے پر جاتے تھے دونون
شاخین اسکی ڈول بن جاتی تھین اور وہ رسی اور جب زمین مین گاڑ دیتے تھے درخت سایہ دار ہو جاتا تھا
اور جس میوہ کو انکا جی چاہتا تھا وہی اسمین سے کرتا تھا اور اندھیری راتون مین مثل شمع کے روشن ہوتا تھا
بیت اسکا کیا ہووے ای رفعت بیان ۔ قدرت اللہ بھی اسمین عیان ۔ اور جب موسی علیہ السلام
نے مجمل کہا کہ مجھکو اسمین فواید ہین قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی فرمایا اللہ تعالی نے ڈال اسکو ای موسی حضرت
موسی نے گمان کیا کہ نعلین کی طرح اسکو پھینکا چاہیے فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی پس ڈال دیا اسکو
پیچھے اپنے فی الحال آواز عظیم آئی مڑ کر جو دیکھا پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا لکھا ہے کہ پہلے مار رز ہو گیا عصا کی
قدر ہوتا پھر ستر بختی کے برابر بڑھ گیا اور چار پایون پر چلنے لگا چالیس گز یا ستر گز کا دہن اسمین دانت بڑے
بڑے ہو گئے اور آنکھین برق کی مانند چمکنے لگین جس سنگ عظیم پر پہنچتا تھا ایک لقمہ کرتا تھا اور درختون کو جڑ سے
اکھیڑتا تھا اور نگلتا تھا موسی علیہ السلام نے اسکو دیکھ کر دہشت کھائی اور کنارہ کش ہونے لگے قَالَ خُذْهَا
وَلَا تَخَفْ فرمایا حق تعالی نے پکڑ لے اسکو اور مت ڈر اس سے سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی ابھی پھیر دینگے
ہم اسکو طرح پہلے مین یعنے وہی عصا جو تھا ہو جاویگا جب یہہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہوا اچھل کر ہاتھ اپنا
اسکے منہہ مین ڈال کر دونون کلے اسکے پکڑ لئے جیسا پہلے عصا تھا ویسا ہی ہو گیا دونون شاخین اسکے سری کے
انکے ہاتھ مین تھین پھر آواز آئی کہ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَاءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰی ۵
اور ملا اپنے ہاتھ اپنا طرف بازو اپنے کے نیچے بغل کے نکل آویگا سفید روشن بے عیب اور مرض کے یعنے سفیدی برص
کی ہوگی بلکہ سفیدی چمکتی شعاع وار برق آسا ہو کے لیے یہہ نشانی اور اوپر نبوت اپنے کے اور یہہ اسواسطے کیا ہمنے
لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی تو کہ دکھاوین ہم تجھکو نشانیون بڑی مین سے اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی
جا یہہ دونون معجزے لیکر طرف فرعون کے اور اسکو میری عبادت کی طرف بلا تحقیق اسنے سرکشی کی کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے جب

موسیٰ علیہ السلام مامور ہوئے دعوت فرعون پر لیپنے دلمین اندیشہ کرنے لگے کہ مین اکیلا فرعون اور لشکر اسکے کا کیونکر مقابلہ
کرسکونگا پس جناب باری سے قوت مانگی اور دعا کی اور بحال نیاز مندی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي کہا اے پروردگار
میرے کھولدے واسطے میرے سینہ میرا توکہ سمین سماوے جو کچھہ تیری طرف سے دے آوے یا مجھکو
متحمل اور بردبار کر توکہ کیسا ہی رنج اور سختی آوے دل تنگ ہون وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي اور آسان کر واسطے میرے کام
میرا کہ پہنچانا تیرے احکام کا ہے وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي اور کھولدے گرہ زبان میرے سے يَفْقَهُوا قَوْلِي
توکہ سمجھین بات میری لکھا ہے کہ فرعون نے لڑکپن مین ایک دن موسیٰ علیہ السلام کو گود مین لیا تھا آپ نے اسکی
ڈاڑھی کی طرف ہاتھہ دوڑا کر کچھہ بال اکھیڑ لیے اسنے غصہ ہو کر حکم قتل کا آپکے کیا بی بی آسیہ نے سمجھایا کہ یہہ لڑکا ہے
جواہر رخشان اسنے جو تیری ڈاڑھی مین دیکھے ہاتھہ دوڑایا اگر انگارہ آگ کا دیکھے تو اسکو بھی قصد پکڑنے کا کرے
اسنے انگیٹھی انگارون بھری اور تھالی یاقوت سے ملبب منگوا کر موسیٰ علیہ السلام کے سامھنے دھری آپ ہاتھہ یاقوت
کیطرف دوڑانے لگے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھہ پکڑ کر انگارون کیطرف پھرادیا موسیٰ علیہ السلام نے انگارہ اٹھا کر منہہ مین دیلیا
زبان انکی جل گئی اور گرہ زبان مین رہ گئی بات جو فرماتے تھے سو اسکو چاہا کہ دور ہو زبان کھل جاوے اور پھر دعا کی وَاجْعَل لِّي
وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ہارون بھائی میرا
محکم کر ساتھ اسکے قوت میری وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي اور شریک کر اسکو بیچ کام میرے کے یعنے نبوت مین میرے
اسکو شریک کر كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا توکہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت یا نماز پڑھین ہم بہت وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا
اور یاد کرین ہم تجھکو بہت ساتھہ حمد اور ثنا اور دعا کے إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا تحقیق تو ہے تو ساتھہ احوال ہمارے
کے دیکھنے والا یا تو دانا ہے صلاح کار ہمارے کا قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ کہا اللہ نے کہ تحقیق دیا گیا تو سوال
اپنا اے موسیٰ علیہ السلام یعنے جو مانگا تو نے وہ مین نے دیا وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ اور البتہ تحقیق احسان
کیا تھا ہمنے اوپر تیرے ایک بار اور إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ جس وقت کہ وحی کی ہمنے اوپر طرف ماں تیری کے
وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے اب یا الہام کیا ہمنے اسکو جب تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ بیٹون کو ڈھونڈ کر مارتے
تھے اور وہ حیران تھے تیرے کام مین یا فرشتے کے زبانی نہ بطور نبوت پیغام بھیجا ہمنے أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ
فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ یہہ کہ ڈالدے موسیٰ کو بیچ صندوق کے پھر ڈالدے اسکو منہہ اسکا بند کر کر بیچ دریاے نیل کے
فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ پس چاہیئے کہ ڈالدے اسکو یہہ امر ہے معنے
خبر ہے یعنے ڈالدیگا اسکو دریا کنارے پر لے لیوے اسکو دشمن میرا اور دشمن اسکا یعنے فرعون تکرار عدو کا واسطے
مبالغہ عداوت اسکی کے ہے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے امر الٰہی سے موسیٰ کو صندوق مین ڈالکر رود نیل مین بہادیا
نہر اسکی باغ فرعون مین آگئے تھے اسراہ سے وہ صندوق وہان بہہ آیا فرعون اور بی بی آسیہ کنارے نہر کے سیر

کرتے تھے انھون نے نکال کر کھولا تو لڑکا ماہ رو سیاہ چشم دیکھا فتادہ نے کہا ہے کہ انکھونمین موسی علیہ السلام کے
ایسی ملاحت تھی کہ جو دیکھتا تھا دوست رکھتا تھا آسیہ اور فرعون نے جو نگاہ آپکے چشم پر کی دلمین محبت سما گئی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي اور ڈال دی مین نے اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے تو کہ
وُہ دونون مہربان ہو جاوین وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي اور تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر انکھون میری کے یعنے
بیچ محافظت میری کے حدیث مین ہے کہ موسی علیہ السلام کو فرعون اور آسیہ نے اپنا بیٹا کیا اور جھولے مین لٹایا
اور دائیون کو بلایا لیکن وُہ کسیکا دودھ نہین پیتے تھے اور مان نے موسی کے اپنی مریم بیٹی کو صندوق دریامین
ڈالتے وقت کہا تھا کہ دیکھ کہان جاتا ہے وہ ساتھ ساتھ صندوق کے چلی آئی جب صندوق باغ فرعون مین گئی وہ
بھی دیوار کو دکہ چلی گئی اسطے چھپ کر یہ سب ماجرا دیکھا پھر آسیہ کے سامھنے چلی آئے إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ
فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ یاد کر جسوقت کہ چلتے تھے بہن تیری وہان پس کہتی تھی کیا دلالت کرون
تمکو اوپر حاضر وار اس شخص کے کہ پالے اسکو اور دودھ پلاوے آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو تیرا احسان مانینگے
ہم مریم باہر نکل کر مان کو لے آئی اور موسی علیہ السلام کو اسکے گود مین دیا فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ پس پھیر لائے ہم تجھکو طرف مان تیری کے اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو کہ ٹھنڈی ہووین انکھین اسکی تیرے دیدار سے
اور نہ اندوہناک ہو وُہ جدائی تیری سے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ اور مارا تھا تو نے ایک جان کو کہ قبطی تھا
اور فرعونی قصاص مین اسکے تجھے مارنے کو تھے پس نجات دی ہمنے تجھکو غم قتل سے اور حکم کیا کہ مدین کو ہجرت کرو
وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا اور آزمایا ہمنے تجھکو آزمانا کر یعنے بلاؤنمین ڈالکر صاف نکال لیا اور تفصیل قصہ دلالت موسی
علیہ السلام کی اور قتل قبطی کی اور ہجرت کی طرف مدین کے سورہ قصص مین آویگی فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ
پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے لکھا ہے کہ اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس رہے تھے ثُمَّ جِئْتَ
عَلَىٰ قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ پھر آیا تو اس میدان مین اوپر اندازہ کے کہ مقدار کیا تھا ہمنے ای موسی اور یہان باتین کین ہمنے
تجھسے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي اور پسند کر لیا مین نے تجھکو واسطے محبت اپنی کے یعنی اپنا دوست کیا مین نے تجھکو
اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي جا تو اور بھائی تیرا ساتھ معجزون میرے کے اور مت
سستی کرو بیچ بجا لانے ذکر میرے کے ساتھ توحید اور عبادت کے اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ جاؤ تم دونون طرف
فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہے فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا پس کہو واسطے اسکے بات نرم اور بطور
مشورت اسکو دعوت کرو جیسے هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ہے ایسا ہو کہ سخت کہنے مین تم سے رنجیدہ ہو کر غصہ کرے
یا یہہ کہ حق تربیت اسکا نگاہ رکھو بعضون نے کہا ہے کہ بات نرم یہہ ہے کہ اسکے کنیت سے اسکو پکارو جیسے ابو العباس اور
ابو الولید اور ابو مرہ غرض کلام سخت مت کرو لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ شاید کہ وُہ نصیحت پکڑے تمھاری بات سے

یا دے عذاب ہمارے ہیں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام یہہ کلام سنکر اپنے لوگوں میں گھر کے نہ گئے وہین سے مصر کو چلے اور لوگوں نے
رات بھر انکا انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو سارے دل حیران پریشان اسی جنگل مین رہے کسی نے بی بی صفورا کو ہنچا کر انکے
باپ پاس پہنچا دیا اور بعد غرق ہونے فرعون کے خبر موسیٰ علیہ السلام کی انکو پہنچی اور موسیٰ علیہ السلام جو مصر کو چلے تو ہارون
علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بھائی کے استقبال کو راہ مدین مین جاؤ آئے ہو سے علیہ السلام سے ملے حضرت موسیٰ نے
سب احوال کہا کہ چلو فرعون کو دعوت اسلام کرین ہارون نے کہا اے بھائی شوکت اور دبدبہ فرعون کا جو تم دیکھ گئے
وہ آپ ہی نہین رہا ملک بہت زیادہ ہے ادنیٰ بات مین حکم قتل اور سولی پر چڑھا دینے کا کرتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے
اندیشہ کیا اور دو بھائیون نے متفق ہو کر قَالَا رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغٰى
کہا اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہین یہہ کہ فرعون جلدی کرے اوپر ہمارے یعنے معجزہ دکھلانیکے پہلے ہی
عذاب پہنچا دے ہمین یا یہہ کہ سرکشی کرے اور تیرے جناب پاک مین بے ادبی کی بات بولے قَالَ لَا تَخَافَا
اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اے موسیٰ اور ہارون مت ڈرو جلدی اور سرکشی فرعون کے
سے تحقیق مین ہون ساتھ تمھارے حفاظت اور مددگاری مین سنتا ہون دعا تمھاری اور دیکھتا ہون حال تمھارا یعنی
خاطر جمع رکھو مین سنتا اور دیکھتا ہون تحقیق اسکا ضرر نہین پہنچنے دینے کا فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَا اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ
فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ پس جاؤ اُسکے پاس پس کہو تحقیق ہم دونون بھیجے ہوئے ہین پروردگار تیرے کے
پس بھیج ساتھ ہمارے اولاد یعقوب کو طرف زمین مقدس کے کہ وطن ہمارا ہے اور نہ عذاب کر انکو تکلیف دیکر مشکل
کامون کے اور اولاد کے مارنے کے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تحقیق لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ پروردگار
تیرے سے وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اور سلامتی دونو جہانین یا سلام فرشتونکا کہ خزانہ بہشت مین اوپر اُس
شخص کے ہے کہ پیروی کرے ایمان کی اور راہ راست پر چلے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى تحقیق وحی کیا گیا ہے طرف ہمارے یعنے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ یہہ عذاب دنیا اور آخرت
اوپر اُس شخص کے ہے کہ جھٹلاوے اُس چیز کو کہ ہم لائے ہین اور منہہ پھیرے اُس سے پس موسیٰ اور ہارون علیٰ نبینا
وعلیہما السلام بموجب حکم الٰہی کے درگاہ فرعون مین آئے مدت کے بعد جو ملاقات ہوئی کہا کہ ہم رسول رب تیرے کے ہین
اور تجھے اُسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین اور جو باتین اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائین تھین وہ سب کہین قَالَ
فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے پس کون ہے رب تمھارا اے موسیٰ کہ مجھے اُسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو
سمجھ لیجئے کہ مخاطب ہارون اور موسیٰ علیہما السلام دونون تھے فرعون نے تخصیص موسیٰ علیہ السلام کی اسواسطے
کی کہ وہ جانتا تھا انکی زبان مین گرہ ہے بات اچھی طرح نکر سکینگے مجلس مین شرمندہ ہونگے اور گرہ دور ہونے کی اسکو
خبر نتھی پس موسیٰ علیہ السلام نے زبان فصیح سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى کہا پروردگار

ہمارا ہے وہ شخص ہے جسنے محض رحمت سے دے ہر چیز کو صورت اور شکل اسکی لائق اور موافق حال اسکے کے
پاوے ہر مخلوق کو وہ چیز جسمین درستی وجود اور معاشی کے اسکے ہے پھر راہ دکھائی طرف اسکے یعنے سمجھ دے
ساتھ ذہن و دل نفع لینے کے اس سے پاوے ہر حیوان کو زوجہ اسکی مثل اسکے خلقت اور صورت مین پھر
راہ دکھائی ازدواج اور امتزاج کے ساتھ اسکے فرعون نے جو یہہ بات سُنی ڈرا کہ ایسا ہو قوم میری عبادت اسکے
خدا کی کرنے لگے عنان توسن تقریر پھرا کر لا جواب کرنے کو موسی علیہ السلام کے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ
الْأُولَىٰ کہا پس کیا ہے حال قرنون پہلو نکا جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود تھے کہ اس خدا کی عبادت نہین کرتے
تھے اب وہ رحمت مین ہین یا زحمت مین قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ کہا موسی نے علم حال اور
مال انکا نزدیک پروردگار میرے کے ہے بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى نہین
بہک جاتا پروردگار میرا اور نہ بھول جاتا ہے کسی چیز کو بلکہ علم اسکا محیط ہے سب اشیا کو اور مین بندہ ہون جیسے
تم بندہ ہو نہین جانتا مین مگر کچھ کہ وہ مجھے بتا دیتا ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد فرعون کے استفسار احوال قیامت
کہ کہا کیا حال ہے قرنون پہلو نکا اُٹھائے نہین جاتے تو موسی علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسکو سوا خدا کے
کوئی نہین جانتا اور پھر پہلے بات پر اپنے آکر وصف حق سبحانہ بیان کرنے لگے کہ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ
مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً پروردگار میرا وہ ہے جسنے کیا ہے واسطے تمہارے
زمین کو بچھونا کہ اسپر بیٹھو گھر بناؤ اور چلائی مین واسطے تمہارے بیچ زمین کے راہین کہ ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ واسطے کامون اپنے کے جاؤ اور اُتارا آسمانون سے پانی فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّىٰ
پس نکالے ہمنے ساتھ اُس پانی کے طرح طرح کے روئیدگی سے کہ رنگ اور مزا ہر ایک جدا ہے باوجودیکہ ایک
آب سے پیدا ہے سمجھ لیجے کہ یہہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے تنبیہ ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت کے
یعنے کوئی سوا ہمارے نہین نکال سکتا كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ کھاؤ جو کچھ کھانے کی چیزین تمہاری پیدا
کین مین اناج اور میوے اور چراؤ جانورون اپنے کو جو کچھ خوراک انکی ہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِأُولِي النُّهَىٰ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین قدرت اور وحدت حق کی واسطے صاحبون عقل کے مِنْهَا
خَلَقْنَاكُمْ زمین سے پیدا کیا ہے ہمنے تمکو یعنے اصل پیدائش باپ تمہارے آدم علیہ السلام کے اور اول
مادہ بدنون تمہاریکا خاک زمین ہے بتیان مین ہے کہ حق تعالی فرشتون کو بھیجتا ہے تو کہ خاک اس موضع کی
جہان مدفن آدمی کا ہوگا اُٹھا کر نطفہ پر کہ مادہ وجود اسکا ہے تھوتا ہے پھر وہ شخص منی اور نطفہ سے پیدا ہوتا ہے
اور اسی خاک مین دفن ہوتا ہے چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے کہ زمین سے پیدا کیا ہے ہم نے تمکو وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ اور بیچ اسی کے پھر لیجاوینگے ہم تمکو بعد موت کے اور اسی مین سے نکالینگے

ہم تمکو بار دیگر واسطے حساب اور جزا کے پس فرعون نے معجزہ طلب کیا موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو ڈال دیا اژدہا بن گیا
پھر اُٹھا لیا وہی عصا ہو گیا اور ید بیضا دکھایا اور نو معجزوں میں سے معجزہ پر معجزہ دکھایا لیکن فرعون ایمان نہ لایا چنانچہ حق
تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝ اور البتہ تحقیق دکھلائیں ہمنے فرعون کو نشانیاں
اپنی سب جو موسیٰ کو دی تھیں پس جھٹلایا موسیٰ کو اور نہ مانا اور عناد سے قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ نکال دے تو ہمکو زمین ہماری سے کہ مصر ہے ساتھ
جادو اپنے کے اے موسیٰ یعنے تو جادوگر ہے چاہتا ہے کہ جادو سے ہمیں مصر سے نکال کر بنی اسرائیل کو
یہاں بسا کر بادشاہت کرے فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ پس البتہ لاوینگے ہم تیرے پاس جادو مانند جادو تیرے کے پس مقرر کر
درمیان ہمارے اور درمیان اپنے وعدہ گاہ واسطے معارضہ کے کہ نہ خلاف کریں ہم اسکا ہم اور نہ تو مکان ہموار
کہ اسمیں نچان اونچان نہو تو کہ سب لوگ دیکھیں قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ کہا موسیٰ نے وعدہ گاہ تمہارا
ان زینت کا ہے کہ قبطی اسدن عید کرتے ہیں اور مصر والے سب آراستہ ہو کر ایک مکان پر حاضر ہوتے ہیں یا دن عاشورہ کا
وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہہ کہ اکٹھے کئے جاویں لوگ دن چڑھے یعنے وعدہ گاہ جمع ہونیکا دن ہے لوگوں کے وقت
چاشت کے موسیٰ علیہ السلام نے یہہ مقرر کیا تاکہ حق اور باطل سب پر ظاہر ہو جاوے اور خبر اسکی عالم میں پھیل جاوے
فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ پس پھر گیا فرعون مجلس سے اور خلوت میں جا کر جادوگروں کے جمع کرنیکا مشورہ
کیا پس جمع کیا اُس چیز کو کہ جس سے مکر کرے یعنے ساحروں کو اور آلات سحر کو پھر آیا وعدہ گاہ میں جادوگروں کو لیکر
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا کہا موسیٰ نے واسطے جادوگروں کے جب انسے ملاقات
کرے کہ اے قوم وائے ہے تمکو مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اس سے مقابلہ کرو
یا مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اس سے مقابلہ کرو یا مت باندھو اوپر اللہ کے
جھوٹ ساتھ شریک ٹھہرانے اسکے فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ پس فنا کر دیگا تمکو ساتھ عذاب کے نازل
کر کر تمپر وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ اور تحقیق نامراد ہوا جسنے جھوٹ باندھا اللہ پر فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى پس جھگڑنے لگے جادوگر کام اپنے میں درمیان اپنے بعد سننے کلام موسیٰ کے اور کہنے لگے کہ یہہ
بات ساحروں کے بات کی طرح نہیں معلوم ہوتی اور چھپایا مصلحت کو جو آپس میں کی ہمنشینوں سے فرعون
کے اور آپس میں یہہ بات ٹھہرائی کہ اگر یہہ غالب ہوا ہم پر تو ہم متابعت اسکی کرینگے لکھا ہے کہ فرعون نے
غرفہ سے دیکھا کہ یہہ آپس میں مشورت کرتے ہیں پوچھا کیا باتیں کرتے ہو انھوں نے مارے ڈر کے قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ
لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى کہا تحقیق یہہ جادوگر ہیں چاہتے ہیں یہہ

نکال دیوین تمکو زمین تمھاری سے ساتھ جادو اپنے کے اور ملک مصر کا اپنے تصرف مین لاوین اور لیجاوین دونو مذہب تمھارے کو کہ بہتر مذہب ہو تمکا ہے اور دین اور مذہب اپنا ظاہر کرین یا لیجاوین سردار اور اشراف تمھارے کو یعنے تم سے انکا دل پھیر کر اپنی طرف متوجہ کرین سمجھ لیجئے کہ علما لفظہ ہذان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین اسم ان کا ہے اور لغت حارث بن کعب مین تثنیہ تینو حالات مین الف کے ساتھ آتا ہے سو اسکے موافق یہان واقع ہوا ہے پھر جو کوئی اعتراض کرے کہ درود کلام لغت بعض پر بخلاف جمہور موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت ہے تو اسکے جواب مین کہا جاتا ہے کہ بنا قواعد نحوی کے اکثر تتبع کلام عرب پر ہے موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت کا ہے کو ہے تمام شعرا و فصحا باندھتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے

بیت ان اباھا وابا اباھا ٭ قد بلغا فی المجد غایتاھا ٭ اور حدیث ہے کہ من احب کریمتاہ فلا یکتب بعد بین العصر والمغرب اور بعضے کہتے ہین ان بمعنی نعم ہے اور ہذان مبتدا ہے جیسے ان وصاحبہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسم انکا ضمیر شان محذوف ہے اور ہذان لساحران خبر ہے اور ابو عمر نے ان ہذین پڑہا ہے اور یہہ ظاہر ہے اور ابن کثیر اور حفص نے ان ہذان بتخفیف پڑہا ہے اور ان نافیہ اور لام بمعنی الا کی یعنے ما ہذان الا ساحران نہین یہہ دونو مگر جادوگر القصہ جب فرعون نے جادوگرون سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام ساحر ہین چاہتے ہین کہ قبطون کو مصر سے نکال دین غصے ہوا اور کہا فَاَجْمِعُوْا كَیْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پس مقرر کرو مکر اپنا یا جمع کرو اسباب مکر اپنے کے پھر آؤ صف باندھ کر میدان مین تو کہ ہیبت تمھاری لوگون کے دلون مین پڑے اور کوشش کرو کہ اُنپر غالب آؤ ٭٭٭ وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى اور تحقیق پائے خلاصی آج کے دن اُس شخص نے کہ غالب آگیا جادو مین پس ستر ہزار جادوگر یا بتیس ہزار نے تین سو خروار چوب اور رسن لیکر صف باندھکر مقابل موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے کھڑے ہوئے بطریق ادب قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى کہا اے موسیٰ یا یہہ کہ تو ڈالے عصا اپنے کو اور یا یہہ کہ ہوں ہم اول ڈالنے والے سوال مقابل مین ان تلقی اولا کافی تھا اتنی عبارت اما او نکون اول من القی کیون پڑہائے جواب یہہ طوالت بد نہین بلکہ کنایت ہے اور باتفاق بلغا کنایت ابلغ ہے صریح سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السلام نے بلکہ ڈالو تم سمجھ لیجئے کہ بل عاطفہ ہے اور معطوف محذوف ہے اے لا نلقی اولا بل القوا سوال ساحرون نے تقدیم موسیٰ علیہ السلام کے ادب سے بجا لاتا تھا کہ کرین موسیٰ علیہ السلام نے کیون انکا ادب لحاظ رکھا کہ اپنے سے انکو اس امر مین مقدم کیا جواب اگر وہ پہلے رسن اور چوب اپنے نہ ڈالتے عصائے موسیٰ اژدہا بن کر کسے کھاتا اور عجائبات قدرت حق کیونکر دکھاتا القصہ جادوگرون نے چوب و رسن اپنے میدان مین ڈال دیئے فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى پس ناگہان رسیان انکی اور لاٹھیان انکی کہ پارہ بھری تھین حرارت آفتاب سے اور گرمی آتش زیر زمین سے خیال بندھتا موسیٰ کو جادو اور مکر انکے سے یہہ کہ وہ دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى پس چھپایا بیچ دل اپنے کے ڈر موسیٰ نے اسبات کا کہ دیکھنے والے فرق معجزہ مین اور جادو مین نکرینگے یا یہہ کہ پہلے عصا

ڈالنے کے متفرق ہوجاوین یا مقتضائے بشریت سے کچھ خوف انہین سے دلمین آگیا قُلْنَا لَا تَخَفْ کہا ہم نے مت ڈر
اُس چیز سے کہ جسنے تجھے ڈرایا کہ تیرا معجزہ روشن ہے کسیکو شبہ نہ رہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تحقیق تو تو ہی بلند اور
اور غالب اُنپر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ اور ڈال جو بیچ ہاتھ سیدھے تیرے کے ہی یعنے عصا سمجھ لیجیے کہ لفظ عصا کا
نکہا بطور کنایت ذکر کیا اسواسطے کہ ابلغ ہی تصریح سے اور اسمین تحقیر بھی نکلتی ہے یعنے انکے رسون اور لاٹھیون سے
مت ڈر اور اپنے ہاتھ سے لکڑی ڈال دے تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط تو کہ
نگل جاوے اُس چیز کو جو بنائی ہی اُنھون نے تحقیق جو صنعت کی ہی اُنھون نے مکر ہی جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ
حَيْثُ اَتٰى اور نہین فلاح پاتا جادوگر جہان آتا ہی مقابل پیغمبر کے پس موسی علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بنا
گیا منہہ کھولے ہوے اور تمام رسیان اور لاٹھیان جادوگرون کے نگل گیا لوگ اسکے خوف سے بھاگے موسی علیہ السلام
نے پھر ہاتھ مین اٹھالیا عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہہ سحر نہین بلکہ قدرت خدا اور معجزہ موسی ہی کیونکہ
سحر دوسرے سحر کو باطل نہین کرتا فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى پس ڈال گئے جادوگر
درالحال کہ سجدہ کرنیوالے تھے اللہ تعالی کو صدق سے کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھ رب ہارون اور موسی کے تقدیم
ہارون کے موسی پر واسطے کبرسن کے ہی پس فرعون نے یہہ احوال دیکھکر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
کہا ایمان لائے تم واسطے اسکے پہلے اس سے کہ حکم کرون مین تمکو یہہ قرات حفص کی ہی کہ بطریق اخبار پڑہا ہی
اور استفہام اور ون کی قرات ہی اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ تحقیق موسی بڑا تمھارا ہی
جسنے سکھایا ہی تمکو جادو یعنے استاد اور مہتر تمھارا ہی تم نے آپس مین ملاپ کر رکھا ہی کہ مجھے بادشاہت سے
معزول کرو فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ پس البتہ کاٹونگا مین
ہاتھ تمھارے اور پاؤن تمھارے مخالف طرف سے یعنے ایک دہنا اور ایک بائین جانب سے اور البتہ سولی پر
کھینچونگا مین تمکو اوپر تنون درخت کھجور کے کہ سب درختون سے لنبا ہوتا ہی تو کہ سب لوگ تمکو دیکھین اور عبرت
پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى اور البتہ جانوگے تم کہ کون ہم مین سے یعنے مین یا خدا موسی
کے جسپر تم ایمان لائے ہو سخت تر ہے عذاب مین اور پایندہ تر ہی عقوبت کرنے مین ساحرون کے انکے دلمین جو ایمان
سما گیا تھا فرعون کے جواب مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ کہا انھون نے ہرگز نہ
اختیار کرینگے ہم تجھکو اوپر اس چیز کے کہ آئے ہمارے پاس معجزون سے بعضون نے کہا ہی کہ جب وہ سجدہ مین
گئے اللہ تعالی نے بہشت اور نعمت وہان کی انکو دکھا دی پس کہا انھون نے ہرگز نہ قبول کرینگے ہم نعمت تیری اوپر ان
چیزون کے کہ دیکھ لین ہم نے نشانیں روشن وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ط اور
قسم کھاتے ہین ہم ساتھ اس خدا کے کہ پیدا کیا اسنے ہمکو پس حکم کر جو کچھ کہ تو حکم کرنیوالا ہی یعنے جو چاہے ہم سے کہ ہمین پروا نہی

ہین اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا سوا اسکے نہین کہ حکم کریگا تو بیچ اس زندگانی دنیا کے یعنے تیرے حکم اسی جہان مین جاری ہین کہ فانی ہے اور آخرت مین کہ بہتر اور باقی ہے کچھہ حکم تیرا نہین چل سکیگا بیت کئی دن دار فانی مین مثال عیش اے غافل ہو و لے کل دار باقی مین حساب اسکا مقرر ہے اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ تحقیق ہم ایمان لائے ساتھہ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہماری کفر اور معاصی سے اور بخشے وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تو نے اوپر اسکے سیکھنے جادو کے سے لکھا ہے کہ فرعون لوگون کو زبردستی جادو سکھواتا تھا یا باکراہ جادو چلواتا تھا اور پہلے دینون مین اکراہ پر بھی مواخذہ تھا حق تعالی نے اس امت مصطفویہ سے اٹھالیا سو اسکی بھی بخشش مانگی وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اور اللہ تعالی بہتر ہے عوض دینے مین اور پایندہ تر ہے ثواب عطا کرنے مین تو نہین کفر جو کچھہ دیتا ہے وہ ناپائدار ہے اور خدا جو ایمان پر ہمین عطا کریگا اسکو نہ زوال نہ ادبار ہے اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ تحقیق بات یہہ ہے کہ جو کوئی آوے پروردگار اپنے کے پاس مشرک یعنے کفر پر مرے پس تحقیق واسطے اسکے جہنم ہے لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی نہ مریگا بیچ اسکے کہ عذاب سے چھٹے اور نہ جئے گا اس زندگانی سے کہ خوش گذارے وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی اور جو کوئی آوے اسکے پاس درالحال کہ مومن ہو تحقیق عمل کئے ہون اچھے پس یہہ لوگ مومن اور نیک کا واسطے انکے ہین درجے بلند اور وہ درجے کیا ہین جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بہشتین ہمیش رہنے کے ہین چلتے ہین نیچے درختون یا محلون انکے کے نہرین درالحال کہ وہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰی اور یہی ہے بدلا اس شخص کا کہ پاک ہوا پلیدی کفر اور عصیان کے سے یا پاک ہوا ساتھہ طاعت اور عمل نیک کے سمجھہ لیجئے کہ یہان تک کلام ساحرون کا ہے اور یہہ قصہ سورہ اعراف مین مفصل گذرا ہے اسواسطے یہان مختصر لکھا جاتا ہے وَلَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی اور البتہ تحقیق وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب فرعون معجزے دیکھہ کر ایمان نہ لایا اور بنی اسرائیل کو زیادہ عذاب دینے لگا یہہ کہ رات کو لیچل بندون میرے کو مصر سے اور جو کنارے رود نیل کے پہنچین اور لشکر فرعون کا آملے مت ڈر پس مار واسطے انکے راہ یعنے عصا دریا مین مار تا کہ راہ واسطے انکے کر دین ہم بیچ دریا کے خشک نہ ڈریگا تو پانی فرعون کے سے اور نہ خطر کریگا غرق ہونے سے سلامت اتار دینگے ہم دریا سے پس موسی علیہ السلام نے بموجب امر الہی بنی اسرائیل کو مصر سے نکالا دوسرے دن قبطیون نے خبر ہو کر لشکر جمع کیا فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ پس پیچھے ہوا بنی اسرائیل کے فرعون ساتھہ لشکر اپنے کے جب کنارے پر دریا کے پہنچا موسی اپنی قوم سمیت پار اتر گئے تھے یہہ بھی لشکر سمیت دریا مین در آیا فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ پس ڈھانک لیا فرعون اور

ڈالے کو دریا مین سے اُس چیز نے کہ ڈہانک لیا ابہام یہان واسطے برائے سنہ الیہ کے ہے یعنی ایسی موج ڈہانکا کہ اُسکے ماہیت کو کوئی دریافت نہین کر سکتا تو کہ لفظ واسطے اور اُس معانی کہ وضع کر یکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو دین مین اور نہ راہ دکھلائی سمجھہ لیجئے کہ نسبت ہدایت کیطرف فرعون کیواسطے الزام کی ہے کہ وہ کہا کرتا تھا وما اهديكم الا سبيل الرشاد يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ اے اولاد یعقوب کی تحقیق نجات دی ہمنے تمکو دشمنی تمھارے سے کہ فرعون اور لشکر اُسکا تھا وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ اور وعدہ کیا ہمنے تمکو یعنے پیغمبر تمھارے کو توریت نازل کرینگا واسطے تمھارے کنارے طور برکت والے کے یا جانب راست کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اتارا ہمنے اوپر تمھارے ترنجبین اور مرغ بریان جب تم جنگل مین سرگردان تھے اور کہا ہمنے كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ کھاؤ پاکیزہ اور حلال اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے تمکو اور مت سرکشی کرو بیچ اُسکے یعنے ظلم نکرو ہر ایک اپنا حصہ کھاؤ دوسرے کا نلو یا ذخیرہ دوسرے دن کے واسطے نرکھو یا شکر مت چھوڑو کہ شکر موجب مزید نعمت ہے بیت شکر ہے قید نعمت موجود شکر ہے صید نعمت مفقود شکر منعم ضرور ہے رافت شکر سے تلتے ہین ہزار آفت یا وقت اُس نعمت کے معصیت مین صرف مت کرو کہ اگر ایسا کرو گے فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ پس اتریگا اوپر تمھارے غصہ میرا وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى اور جو کوئی کہ اترے اوپر اُسکے غصہ میرا پس تحقیق گرا وہ ہاویہ مین یا ہلاک ہوا وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى اور تحقیق مین البتہ بخشنے والا ہون واسطے اُس شخص کے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا اوپر وحدانیت میرے کے اور عمل کئے اچھے یعنے فرائض ادا کئے پھر راہ پائی سیدہی یعنے مواظبت کی اوپر سنن کے یا ہدایت پر استقامت کی یا طریقہ اہل سنت اور جماعت کا اختیار کیا لکھا ہے کہ بعد ہلاک فرعون کے بنی اسرائل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ احکام شریعت ہمارے واسطے معین اور مبین فرماو حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین عرض کیا خطاب آیا کہ اشرف بنی اسرائل کو لیکر کوہ طور پر آؤ وہان کتاب جامع احکام شرح دین کے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کو اپنی جگہہ بٹھا کر ستر آدمیون کو لیکر کوہ طور کو چلے اور وعدہ کہا کہ چالیس روز مین کتاب لیکر آؤنگا جب نزدیک طور کے پہنچے شوق کلام اور پیام الٰہی کا غلبہ ہوا سب کو چھوڑ کر تنہا طور پر چڑھہ گئے خطاب آیا وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى اور کیا چیز جلدی لے آئی تجھکو قوم تیری سے اے موسیٰ قَالَ هُمْ اُولَاۗءِ عَلٰٓي اَثَرِيْ عرض کیا موسیٰ نے کہ قوم یہہ ہین اوپر نقش قدم میرے کے یعنے چلے آتے ہین پیچھے میرے وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى اور جلد آیا مین طرف تیرے اے پروردگار میرے تو کہ راضی ہو تو مجھہ سے کیونکہ جلد حکم ماننا موجب رضائے امر ہے یعنے دور کرآنا میرا اپنی تعظیم واسطے نہین بلکہ تیری رضامندی ہے قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ

وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ فرمایا حق تعالیٰ نے پس تحقیق ہمنے فتنہ مین ڈالا ہے قوم تیری کو اور مبتلا کیا ساتھ عبادت کے
گوسالہ کے پیچھے نکل آنے تیرے کے اور گمراہ کیا انکو سامری نے یعنے بسبب گمراہی کا سامری ہوا ہے سمجھ لیجئے
کہ سامری ایک مرد عظمائے بنی اسرائیل سے تھا منسوب طرف قبیلہ سامری کے جن دنوں مین فرعون لڑکون کو بنی
اسرائیل کے قتل کرتا تھا پیدا ہوا ماں نے اسکے کنارے نیل کے جزیرے مین اسکو پھینک دیا اللہ کے حکم سے
جبرئیل علیہ السلام نے اسکو پالا آکر کھلایا پلا جاتے تھے اس سبب سے یہہ جبرئیل کو پہچانتا تھا جب فرعون غرق
ہوا جبرئیل کے گھوڑے کے سم کے تلے کی خاک اسنے اٹھالی اور اسے محافظت سے رکھا تہان تک کہ موسیٰ
علیہ السلام طور کو گئے ہارون علیہ السلام سے آکر کہا کہ زیور قبطیون کا جو عاریت ہمارے بھائیون کے پاس ہے
وہ اسمین سے خرچ کرتے ہین حکم کردو کہ سب ایک جگہہ جمع کر رکھین ہارون علیہ السلام نے سب کو ایک
گھڑے مین بھروا دیا یہہ زرگری جانتا تھا اسنے آگ لگا سب کو گلا گوسالہ کی شکل ڈہال لیا اور وہ خاک زیر سم
اسپ جبرئیل کے کہ فرس الحیوۃ کہتے ہین اسکے پیٹ مین ڈال دی وہ زندہ ہو گیا گوشت پوست درست ہو کر آواز
کرنے لگا بعضون نے کہا ہے کہ زندہ نہین ہوا وے سونیکا رہا لیکن آواز کرنے لگا تمام بنی اسرائیل اسکو سجدہ کرنے
لگے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ اے موسیٰ قوم تیری بعد نکلنے تیرے کے گوسالہ پرست ہو گئے فَرَجَعَ مُوسٰى
اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا پس آیا موسیٰ بعد چالیس دن کے تختے توریت کے لیکر طرف قوم اپنی کے غصے غمگین انکے
عمل سے اور جب قوم مین آن پہنچا دیکھا کہ گرد اگرد گوسالہ کے دف بجاتے ہین اور ناچتے ہین اور شور مچاتے ہین
عتاب اور غصہ سے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ط کہا موسیٰ نے اے قوم میری
کیا نہ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمھارے نے وعدہ اچھا توریت دینے کا اور مین اشراف قوم تمھارے
کے ساتھ اسکے طلب کو گیا تھا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ کیا پس لنبا ہوا اوپر تمھارے وقت جدائی کا اور مین نے چالیس دنکا وعدہ کیا تھا سو
آیا اسی وعدہ پر یا ارادہ کیا تمنے یہہ کہ اترے اوپر تمھارے غصہ پروردگار تمھارے سے بسبب عبادت گوسالہ
کے پس خلاف کیا تم نے وعدہ میرے کو یا اس وعدہ کو جو ایمان پر ثابت رہیگا اور فرمان برداری میری کا کیا تھا قَالُوْا مَا
اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا کہا گوسالہ پرستون نے نہین خلاف کیا ہمنے وعدہ تیرے کو ساتھ قوت اور اختیار
اپنے کے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَا اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا اور لیکن اٹھول سے دئے گئے تھے ہم بوجھ گہنون قوم
قبطیون کے سے کہ لوٹ مین لائے تھے پس پھینک دیا ہمنے اسکو آگ مین ہارون علیہ السلام کے حکم سے
اور حملنا بصیغہ معلوم بھی قرأت ہے فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ پس اسیطرح جیسے ہمنے پھینکا تھا ڈالا سامری نے
بھی آگ مین جو اسکے پاس تھا فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ پس نکالا سامری نے واسطے انکے گوسالہ

تن کے بدن ہونیکا واسطے اسکے آواز ہے بچھڑے کا فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ پس کہا سامری اور
پیروی کرنیوالوں اسکے نے یہہ گوسالہ معبود موسیٰ کا ہے پس بھول گیا ہے موسیٰ جو اسکی تلاش مین طور پر گیا ہے
یہہ قول گوسالہ پرستونکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فنسی قول حق تعالیٰ کا ہے یعنے ترک کیا سامری نے ایمان
اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ کیا پس ندیکھا گوسالہ پرستون نے یہہ کہ نہین پھیر اتا گوسالہ
طرف انکے بات کو یعنے بھیتر اکارے تھین جواب نہین دیتا وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۙ اور نہین
اختیار مین رکھتا واسطے انکے نقصان اور نہ نفع بیت یعنے طاقت نہین اتنی کہ ضرر پہنچاوے اور نہ قدرت یہہ رکھتی
ہے کہ فوائد لاوے پس ایسا لائق پرستش کے کیا ہو کہ نہ جواب دے سکے نہ بلا ٹال سکے نہ نفع پہنچا سکے وَلَقَدْ
قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ اور تحقیق کہا تھا واسطے انکے ہارون علیہ السلام کے پہلے آنے
موسیٰ علیہ السلام سے بطریق نصیحت کہ اے قوم میری سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہوئے ہو تم اور آزمائے گئے ہو ساتھ
گوسالہ کے یعنی اسکی پرستش کی وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ اور تحقیق پروردگار
تمہارا رحمان ہے پس پیروی کرو میری اور مانو حکم میرا اور دین پر ثابت رہو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ
حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى کہا انھون نے ہمیشہ رہینگے ہم اوپر گوسالہ پرستی کے معتکف یہان تک کہ پھر آوے طرف
ہمارے موسیٰ علیہ السلام طور سے اور دیکھین ہم کہ وہ بھی اسکی پرستش کرتا ہے یا نہین اور سامری نے جو کہا ہے
کہ یہہ خدا موسیٰ کا ہے یہہ سچ کہا ہے یا جھوٹ پس موسیٰ علیہ السلام جب طور سے آئے پہلے قوم کو غصہ کیا چنانچہ
گذرا پھر بھائی کیطرف متوجہ ہوئے اور بکمال غضب سے ایک ہاتھہ مین سر کے بال دوسرے مین داڑھی انکی پکڑ کر اپنی طرف
کھینچ کر قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ کہا اے ہارون کس چیز نے
منع کیا تجھکو جس وقت دیکھا تو نے انکے گمراہ ہوئے اس سے کہ پیروی کرے میری غصہ مین واسطے خدا کے اور نہ
حمایت کرنے مین دین کے یا اس سے کہ پیچھے میرے چلا آوے اور اپنی جان کو مجھہ تک پہنچاوے اَفَعَصَيْتَ
اَمْرِيْ ۝ کہا پس نافرمانی کی تو نے حکم میرے سے قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ
کہا ہارون علیہ السلام نے محبت سے اے بیٹے ماں میرے کی مت پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا سمجھ لیجئے کہ باپ
بھی دونونکے ایک تھے انکا ذکر نکیا ماں کا مذکور فرمایا واسطے دل نرم کرنے موسیٰ علیہ السلام کے اور پھر کہا اِنِّيْ خَشِيْتُ
اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝ تحقیق مین ڈرا کہ اگر انکو غصہ کرون یا انکو چھوڑ کر تیرے پیچھے
چلا آؤن اس سے کہ کہے تو جدائی ڈالدی تو نے درمیان بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا یا نہ نگاہ
رکھا قول میرا کہ کہا تھا مین نے واصلح امری سمجھ لیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وقت جانیکے طور پر کہا تھا ہارون علیہ السلام
کو کہ واخلفنی فی قومی واصلح اور اصلاح نگاہداشت قوم اور دلاسا کرنا انسے ہے پس حضرت موسیٰ نے عذر ہارون علیہ السلام کا

قبول کیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ کہا کیا حال ہے تیرا اے سامری کہ ایسا برا کام
تو نے کیا قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ نہ کہا سامری نے دیکھا
میں نے اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا بنی اسرائیل نے اسکو یعنی جبرئیل کو دیکھا اور پہچانا پس بھر لی میں نے مٹھی خاک کی
نشان سم اسپ رسول سے یعنے جبرئیل کے گھوڑے کی سم کے تلے کی خاک اٹھالی اور جب بنا گوسالہ کا بنا نہ
فَنَبَذْتُهَا پس ڈالا میں نے اسکو گوسالہ کے پیٹ میں وہ زندہ ہو کر آواز کرنے لگا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ
لِيْ نَفْسِيْ اور اسیطرح کہ کہا میں نے اچھا دکھلایا مجھکو جی میرے نے لباب میں ہے کہ موسی علیہ السلام
نے قصد قتل کا سامری کے کیا حق تعالی نے وحی بھیجی کہ اسکو مت مار کہ مرد سخی ہے لوگوں کو اسکے زندگی سے
نفع ہے سمجھ لیجئے کہ سر و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہاں ظاہر ہوتا ہے بیت نافع خلق جو کہ ہو
کرے اللہ اسکی عمر دراز سایہ و میوہ جس درخت میں ہو وہ ہر ایک کے لئے ہے عیش کا ساز قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ
لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ کہا موسی علیہ السلام نے سامری کو کہ جو قتل سے تیرے مجھکو منع کیا
پس جا ہم میں سے پس تحقیق واسطے تیرے ہے عذاب بیچ زندگی کے یہہ کہ کہا کرے تو جو تیرے پاس آوے
اسکو مت ہاتھ لگا مجھکو سمجھ لیجئے کہ اسکا یہہ عالم ہو گیا کہ جسکو ہاتھ اسکا چھو جاتا تھا اسکو تپ چڑھ آتے
تھے لوگ بیزار ہو گئے وحشیوں کی طرح اکیلا جنگل جنگل پھرتا تھا جس کسیکو دور سے دیکھ لیتا تھا لا مساس لا مساس
بعضے تفسیروں میں ہے کہ بعضی لوگ اسکی اولاد سے تا حال یہی احوال رکھتے ہیں واللہ اعلم القصہ موسی علیہ السلام
نے کہا سامری کو کہ جا اور نہ ہاتھ لگانا کہا پھر یہہ عذاب دنیا میں ہے تجھکو وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ اور
تحقیق واسطے تیرے ایک وعدہ گاہ عذاب ہے آخرت میں کہ کسی وجہ سے نہ پیچھے چھوڑا جاویگا اس سے یعنے
تجھے وہاں لیجا کر عذاب دینگے ہرگز نہ چھوڑینگے وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا اور دیکھ طرف
معبود اپنے کے وہ جو ہو گیا تھا تو اوپر عبادت اسکے کے معتکف لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا
البتہ جلا دینگے ہم اسکو آگ میں یہہ ترجمہ موافق اسکے ہے جو گوسالہ کا گوشت پوست ٹھہراتا ہے یا سوہاں سے برادہ
کرینگے ہم اسکو یہہ ترجمہ موافق اسکے ہے جو اسکا جسم زرین بے حیات بتاتا ہے پھر اڑا دینگے ہم اس خاک یا برادہ کو بیچ
دریا کے اڑا دینا تو کہ جانیں کہ جو جل جائے اور ریت جاوے اسکو خدا کہنا بڑی حماقت ہے اور عین جہالت اور محض
ضلالت اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سوا اسکے نہیں کہ معبود تمہارا اللہ ہے وہ جو نہیں کوئی مستحق
عبادت کے مگر وہ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے ہر چیز کو از روے علم کے بیت ہے اللہ جہان
وہی جو خدا علم میں ہے محیط کل اشیا پھر موسی علیہ السلام نے اس گوسالہ کو جلوا کر یا ریتوا کر دریا میں ڈلوا دیا بیت
چشم فتان ہے وہ تیرے سب جسکے سامھنے سحر سامری نہ چلے كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ جیسے یہہ

قصہ موسیٰ کا بیان کیا ہم نے اسیطرح بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرون اُس چیز کے
سے کہ تحقیق پہلے گذری ہے یعنے زمانہ گذشتہ مین جو امتین گذرے ہین انکا احوال تجھہ سے بیان کرتے ہین ہم تو
کہ معجزہ نبوت کا تیرے ہو اور امت تیری سنکر ڈرے اور ویسے کام نا ہنجار نکرے وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۖ
اور تحقیق دیا ہمنے تجھکو اپنے پاس سے ذکر کہ موجب شرف تیرے کا ہو یعنے نبوت یا قرآن کہ قصے اور خبرین پھیر آ ہوا
مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ جو کوئی منہہ پھیرے اس ذکر سے کہ نبوت
یا قرآن ہے پس تحقیق وہ اٹھاویگا دن قیامت کے بوجہ برا کہ کفر ہے در انحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے
بیچ اس بوجہ کے یعنے اسکی جزا مین سمجھ لیجئے کہ جمع خالدین اور توحید اعراض حمل معنے اور لفظ پر ہے
وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ اور برا ہے واسطے اُنکے دن قیامت کے بوجہ کہ کفر اور تکذیب ہے
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۖ اُسدن کہ پھونکا جاوے گا بیچ صور
اور اکھٹا کرینگے ہم مشرکون کو اُسدن کیری آنکھون سے حدیث مین ہے کہ کیرے آنکھین اور کالے منہہ
نشانیان دوزخیون کے ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ چاہیے محشور ہونگے یا اندھے کیونکہ بہت پیاس سے
بھی رنگت آنکھونکی کیری سے ہو جاتی ہے اور غالب اندھا ہین ہین بھی کیرا ہین ہے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے
کہ جب ہم انکو ازرق چشم حشر کرینگے يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ آہستہ کہتے ہونگے درمیان اپنے
نہ رہے تھے تم قبر مین یا دنیا مین مگر دس دن سمجھ لیجئے کہ درازی مدت آخرت دیکھکر عمر دنیا کو تاہ سمجھینگے نَحْنُ
اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝ ہم خوب جانتے ہین اُس چیز کو کہ کہتے ہین جسوقت
کہ کہیگا بہتر انکا از روی آزادی راہ کی یعنے عاقل تر نہ رہے تھے تم قبر مین یا دنیا مین مگر ایکدن لکھا ہے کہ وحشت
قیامت کی بھلا دیگی زمانا قبر کا اور دنیا کا اسکے درازی کے آگے یہہ کوتاہ معلوم ہوگا خصوصًا جو عمر کہ جہالت ضلالت
مین صرف ہوئی ہوگی **بیت** عمر کو رائگان نکیجے صرف کہ نصیحت کا بس یہی ہے حرف لکھا ہے کہ ستر کان
قریش نے یا بنی ثقیف مین سے کسینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ برای اور محکمی بہت رکھتے
ہین انکا حال قیامت کو کیا ہوگا یہہ آیۃ اُتری وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ
اور سوال کرتے ہین تجھہ سے احوال پہاڑون کے سے پس کہ جواب مین اُنکے کہ اپنی قدرت سے اڑا دیوگا
انکو پروردگار میرا جلا کر اڑا دیگا تبیان مین ہے کہ پہاڑون کو اٹھا کر دریا مین ڈال دیگا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ
لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝ پس چھوڑ دیگا اُس زمین کو میدان صاف نہ دیکھیگا تو بیچ اُسکے کجی اور نہ اونچا يَوْمَئِذٍ
يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ اُسدن پیچھے چلینگے سب لوگ پکارنے والے کے یعنے اسرافیل کے
کہ انکو محشر مین بلاویگا کجی ہو گے واسطے اُسکے یعنے کوئی حکم اُسکا عدول نہین کریگا بلکہ سب اُسکے آواز پر چلے

جاوینگے مسلمان دوڑتے کافر آہستہ بعضون سے کہا ہے کہ آگ آویگی وہ مشرکون کو ہانک کر میدان حشر مین لیجاویگی
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا اور بند ہو جاوینگے آوازین واسطے بات کرنے رحمن کے یعنے
آواز نہ نکل سکیگی درگاہ رب العزت مین ہیبت اور عظمت اسکے سے پس نہ سنیگا تو اسدن مگر آواز آہستہ
پاؤن انکے سے کہ میدان محشر مین جاوینگے یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ
رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝ اسدن نفع کریگی سفارش کسی کی مگر اسکو کہ اذن دیا ہے واسطے سفارش اسکی کے
رحمان نے اور پسند کیا واسطے اسکے کہنا سفارش کرنیوالے کا يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا جانتا ہے اللہ تعالی جو کچھ آگے آدمیون کے ہے امور آخرت سے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے کامون دنیا
کے سے اور نہین گھیر سکتے سب علما اس ذات مبارک کو از روی علم کے یعنی اسکی ذات معلوم نہین ہوتی کیونکہ
حقیقت علم کی احاطہ ہے اور اسکی ذات احاطے سے باہر ہے بیت فہم و دراک سے ہے پاک کر سکے اسکو
کیا کوئی ادراک وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط اور ذلیل ہوگئے منہ یعنے حشر کے دن سب لوگ عاجز اور
ذلیل ہوجائینگے واسطے خدا زندہ پائندہ کے بیت چون بدست امیر ہوین اسیر بعضون نے کہا ہے کہ مراد سجدہ شکر
ہین وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اور تحقیق بے نصیب رہا اور نا مراد ہوا جسنے اٹھالیا ظلم کو یعنے بار شرک اٹھایا
اور میدان حشر مین آیا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوئی عمل کرے نیکیون مین سے اور حال
انکہ وہ ایمان والا ہو کیونکہ صحت طاعت اور قبول خیرات کی شرط ہے ایمان فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا
پس نڈریگا ظلم سے کہ زیادہ گناہ کردین اور نہ توڑنے سے کہ نیکیاں کم دین یعنے مسلمان سے نہ حسنات
گھٹائی جاوینگے نہ سیئات بڑہائے جاوینگے وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ
اور جیسے یہہ آیتین اتارین وعید کے اسیطرح اتارا ہمنے قرآن عربی اور طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اسکے
ڈرانے سے جیسے خسف اور مسخ اور طوفان اور رجفہ اور صیحہ ہے لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ تو کہ شرک بچین اور
ڈرین کہ ویسے ہی بلا ہمپر نہ آوے اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا یا پیدا کرے قرآن واسطے انکے نصیحت جب
اسکو سنین یا یاد فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند مرتبہ ہے اللہ بادشاہ برحق کا یا برتر ہے
خدا صفات مخلوقات سے یا بزرگتر ہے الحاد ملحدون کے سے یا پاک تر ہے قول مشرکون سے بادشاہ
ثابت ذات اور صفات اپنے مین یا سزاوار ساتھ اوصاف کمال کے لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام
وحی لاتے تھے آپ انکے ساتھ آیتین پڑھتے تھے کہ بھول نہ جاؤن یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ
اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ اور مت شتابی کر ساتھ ذات قرآن کے پہلے اس سے کہ تمام کی جاوے طرف تیرے وحی اسکی یا سوال نزول
قرآن مت کر پہلے اس سے کہ وحی آوے یا مجمل قرآن لوگون کو مت پہنچا جب تک کہ بیان اسکا نہ نازل ہو زاد المسیر مین حسن بصری سے

منقول ہے کہ ایک مرد نے اپنی زن کو طمانچہ مارا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص طلب کرنے آئی
آپ نے چاہا کہ قصاص کا حکم فرماویں یہہ آیت اتری کہ مت حکم کر ساتھہ قرآن کے پہلے نازل ہونے اسکے سے
پھر آپ ٹھہرے یہانتک کہ آیت الرجال قوامون علی النساء نازل ہوئی وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا
اور کہہ ای پروردگار میرے زیادہ دے مجھکو علم یعنے دے مجھکو علم بعد علم یا زیادہ کہ حافظہ میرا کہ جو تو نے وحی
اتاری ہے بہولوں یا انس ساتھہ احکام شرع کے یا قرآن اور معانی اسکی کی عطا کر لطائف قشیری میں ہے
کہ حضرت موسی علیہ السلام نے علم زیادہ مانگا انکو خضر علیہ السلام پاس بھیجا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو بے طلب دعا زیادتی علم کی سکھائی اور بغیر اپنے کسیکو حوالہ نکیا تو کہ معلوم ہو کہ جس پیغمبر مکتب ادب ادبنی
ربی میں سبق رب زدنی علما پڑہا ہو البتہ مدرسہ وعلمک ما لم تکن تعلم میں نکتہ فعلمت علم الاولین والاخرین
کو گوش ہوش سے مستفید ان حقائق اشیا میں پہنچا سکیگا بیت علم مصطفوی ہے وہ بحر محیط جسکی نہرین
ہیں علوم انبیا اس سے ہی شاداب کل عالم کے ہیں عارفان و اتقیا و اصفیا وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ
مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور البتہ تحقیق وحی بھیجی تھی ہمنے طرف آدم صفی علیہ السلام کے پہلے اس
زمانے سے اور فرمایا تھا ہمنے کہ نزدیک درخت منہیہ کے نجانا اور نہ کھانا پس بہول گیا وہ حکم ہمارا اور نہ پایا ہمنے واسطے
اسکے قصد خلاف کا یعنے خطا اس سے عدول حکمی ہو نہ عمدا وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ
اور یاد کر جس دم کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو واسطے آدم کے تعظیم نہ عبادت کا پس سجدہ کیا سب نے
مگر شیطان نے أَبَىٰ مانا حکم ہمارا اور سر پھیرا سجدہ سے فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ
فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ پس کہا ہمنے ای آدم تحقیق یہہ دشمن ہے واسطے تیرے اور واسطے جورو تیری
کے کہ حوا ہے رضی اللہ عنہا پس نہ نکال دیوے تم دونوں کو بہشت سے یعنے سبب نکلنے کا تمہارے نہین
ہو جاوے جنت سے پس محنت میں جا پڑے تو یعنے بہشت سے نکل کر غم کھانے پہننے کا کرے اور رنج
پیاس دھوپ کا کھینچے إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ تحقیق واسطے تیرے ہی بہشت میں کہ نہ بھوکا
رہے تو بیچ اسکے کہ نعمتیں تیار ہیں اور نہ ننگا رہے کہ حلے بسیار ہیں وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ
اور یہہ کہ نہ پیاسا رہے تو بیچ اسکے کہ جابجا جاری چشمے اور انہار ہیں اور نہ دہوپ کھاوے کہ سب چمن
سایہ دار ہیں اور بہشت سے باہر باتیں سب ہوتیں دشوار ہیں فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ پس وسوسہ کیا
طرف آدم کے شیطان نے بہشت میں آ کر اسطرح کہ حوا کو موت سے ڈرایا اسنے اگر آدم علیہ السلام سے
خوف کھا کر شیطان سے کہ سیر مرد مبا بیٹھا تھا دفع اسکا پوچھنے لگے قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ کہا شیطان نے ای آدم علاج اسکا کھانا میوہ درخت خلد ہے آیا دلالت کروں میں تجھکو اوپر درخت ہمیشہ

رہینگے کہ جو اسکا پھل کھاوے کبھی نہ مرے اور راہ دکھاؤنگا مین تجھکو اوپر بادشاہی کے کہ نہ پرانی ہووے یعنے نہ زوال
قبول کرے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتا مجھکو ابلیس نے درخت منہہ دکھا دیا فاکلا منہا فبدت
لہما سوآتہما پس کھایا آدم اور حوا نے اس درخت مین سے پس ظاہر ہوگئے واسطے انکے شرمگاہ انکی
لباس بہشتی بدنون سے گر پڑے ننگی رہ گئی وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ اور
شروع کیا دونون نے ٹانکتے تھے دونون اوپر اپنے پتون بہشت کے سے وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ
اور نافرمانی کی آدم نے پروردگار اپنے کی درخت کا پھل کھانے مین پس بے نصیب رہا مطلوب اپنے سے کہ عمر جاودانی
تھی پیچھے اسکے توبہ اور استغفار کیا اور کہا کہ الٰہی بحق محمد مغفرت فرما واسطے میرے ثم اجتبٰہ ربہ فتاب
علیہ وہدیٰ پھر برگزیدہ کیا اسکو پروردگار اسکے نے پس قبول کی توبہ اسکی اور راہ دکھائی طرف ثابت رہنے کے
توبہ پر قال اہبطا منہا جمیعا بعضکم لبعض عدو کہا اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا کو کہ اترو تم دونون بہشت سے
اکٹھے بعضے اولاد تمہاری واسطے بعضے کے دشمن ہین چنانچہ اب تک لڑائی قصہ آدمیون مین چلا جاتا ہے اور
اگر مخاطب آدم اور ابلیس ہین تو انکی اولاد کے دشمن ہین ظاہر ہے فاما یاتینکم منی ہدی پس اگر آوے گی تمہارے
پاس جسوقت تم زمین مین ہوگے میری طرف سے ہدایت یعنے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین یا مصدر بمعنی
علی الفاعل ہے یعنے راہ دکھانیوالا فمن اتبع ہدای فلا یضل ولا یشقی پس جسنے کہ پیروی کی
ہدایت میری کی پس نہ گمراہ ہوا دنیا مین اور نہ رنج کھینچا آخرت مین ومن اعرض عن ذکری فان لہ
معیشۃ ضنکا اور جسنے منہہ پھیرا یاد میری سے یعنے ہدایت میری سے کہ سبب یاد میری کی ہے پس تحقیق واسطے اسکے معیشت
ہے تنگ دنیا مین یعنے کسب حرام مین پڑا یا بری کامون مین مبتلا ہوا یا قناعت چھوڑ کر طرف حرص کے گیا بعضون نے
کہا ہے کہ معیشت تنگ عذاب قبر کا ہے یا زقوم دوزخ کا ہے ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ اور اٹھاوینگے
ہم اسکو دن قیامت کے اندھا کہ کچھ نہ دیکھے سوا دوزخ کے زور عذابون اسکی کے قال رب لم حشرتنی
اعمیٰ وقد کنت بصیرا کہیگا اے پروردگار میرے کیون اٹھایا مجھکو اندھا اور تحقیق تھا مین دیکھنے والا جسوقت
قبر سے اٹھا تھا قال کذلک اتتک آیاتنا فنسیتہا فرماویگا حق تعالیٰ اسیطرح ہے جو تونے کہا لیکن آئین
تیرے پاس نشانیان قدرت اور وحدت ہمارے کے پس بھول گیا تو انکو اور ترک کیا وکذلک الیوم تنسیٰ
اور اسیطرح جیسے تونے انکو بھلایا اور ترک کیا تھا آج بھلایا اور چھوڑا جاویگا تو عذاب مین وکذلک نجزی من
اسرف ولم یؤمن بآیات ربہ اور جیسے کہ منہہ پھیرا کتاب میری سے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم اسکو جو حد سے
نکل گیا یعنے شرک لایا اور نہ ایمان لایا ساتھ نشانیون پروردگار اپنے کے بلکہ جھٹلایا ولعذاب الآخرۃ اشد وابقیٰ
اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بہت باقی رہنے والا کہ تمام نہین ہوویگا افلم یہد لہم کم اہلکنا قبلہم

مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ کیا پس نہین راہ دکہاتے مشرکان قریش کو یہہ کہ کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے
اُنسے قرنون سے یعنے لوگون کو اگلے قرنون کے جیسے قوم عاد اور ثمود چلتے ہین سوداگری کو بیچ گھرون اُنکے کے
یعنے اُنکے شہرون مین جاتے آتے ہین اور نشانیان ہلاک اور عذاب اُنکے کے دیکھتے ہین اِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَىٰ تحقیق بیچ اِس ہلاک کرنے کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحب عقلون کے وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى ط اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہو چکی پروردگار تیرے کی
طرف سے کہ عذاب منکرون کو آخرت مین دیا جاویگا یا انکی نسل سے مسلمان پیدا کئے جاوینگے البتہ ہوتا عذاب
چمٹنے والا کہ ہرگز جدا نہوتا جبتک کہ ہلاک نکرتا اور اگر نہوتا وعدہ مقرر عطف واجل کا کلمہ پر ہے یعنے اگر وعدہ تاخیر عذاب اور
حکم اجل مسمی نہوتا سب کافرون پر وہ عذاب آتا جو قوم عاد اور ثمود پر آیا تھا فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
پس صبر کر اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہین مشرک یعنے تجھکو جھٹلاتے ہین اور قرآن کیتئین
کہانیان بتاتے ہین سمجھ لیجئے کہ حکم اِس صبر کا ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور تسبیح کر
ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یا نماز پڑھ ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اوپر توفیق ہدایت کے قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوبِهَا پہلے نکلنے سورج کے یعنے نماز صبح اور پہلے غروب ہونے اُسکے کے یعنے نماز عصر وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ
فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ اور گھریون رات کے مین سے پس تسبیح کر یا نماز پڑھ یعنے مغرب اور عشا کی
اور کنارون دن کے سے یعنے نماز ظہر کی کیونکہ وقت اُسکا زوال کے پاس ہے اور وہ کنارہ آخر نصف اول روز ہی
اور کنارہ اول نصف آخر سمجھ لیجئے کہ اطراف کا جمع لانا باعتبار نصفین کے ہے پس اِن وقتون مین نماز پڑھ شاید کہ تو
راضی ہو ساتھ اُن کرامتون کے اللہ تعالی عنایت فرماوے اور وہ شفاعت ہے کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ
فَتَرْضَىٰ منقول اُسکا ہے بیت تیرے فرمان اے امام الانبیا مغفرت ہین سبکے تیری ہے رضا ابو رافع رض سے منقول
ہے کہ ایک مہمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آیا کچھ حاضر نتھا کہ اُسکو کھلاتے مجھے ایک یہود کے پاس بھیجا
کہ بقدر آٹا قرض لا رجب کی چاند ادا کر دونگا اُسنے ندیا اور کہا کہ کچھ گرو رکھدو تو دونگا مینے آکر آپ سے عرض کیا
آپنے فرمایا واللہ انی لامین فی السماء وامین فی الارض اگر مجھے قرض دیتا مین ادا کرتا پھر زرہ اپنی دی کہ یہہ رکھکر آٹا
مین لے آیا واسطے تسلی خاطر شریف آپکے کے یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا
مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور ہرگز مت لنبے کر دونون آنکھون اپنے کو طرف اُس چیز کے کہ فائدہ دیا ہے ہمنے ساتھ اُسکے لوگون کو
کافرون مین سے آرائش زندگانی دنیا کی کہ مال اور منال ہے لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ط تو کہ ہم آزماوین اُنکو بیچ اُس حال کے
یا تو کہ فتنہ کرین اُسکو واسطے اُنکے یا تو کہ عذاب کرین ہم دن قیامت کے اُنکو وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ اور رزق دینا پروردگار
تیرے کا تجھکو دنیا مین یا روزی دینا رب تیرے کا تجھکو نبوت اور ہدایت سے بہتر ہے مالون فانی اُنکے سے اور بہت باقی رہنے والا ہے

مین ہے کہ زہرہ لغت مین شگوفہ کو کہتے ہین حق تعالیٰ نے دنیا کو شگوفہ فرمایا کیونکہ تر و تازہ گی اسکی دو تین دن کی ہے بعد شگفتگی کے پھر پژمردگی ہے نظم گلشن دنیا مین کیا وہ بیٹھا ہے پھول پھول غنچہ سان کچھ بھی گرہ مین اپنے جو رہا ہے وائے غفلت اتنا بھی سوچ اسکو وائے رافت نہین بہ کلیے وہ ہے کہ جو کھلی ہے کھلاجائی ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا اور حکم کر لوگون اپنون کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اور پر اسکے یعنے مداومت کر اسپر لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نہین سوال کرتے ہم تجھکو رزق دینے کا یعنے نہین کہتے ہم کہ تو اپنی جان کو اور اہل اپنے کو رزق دے نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہمین روزی دیتے ہین تجھکو اور انکو اسکا کچھہ فکر مت کر مشغول عبادت و نماز رہ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى اور عاقبت اچھی واسطے صاحب تقوی کے ہے تبیان مین سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب سختی کسی اصحاب پر آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امر نماز کرتے تھے اور یہی آیت پڑھتے تھے وَقَالُوا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا مشرکان مکہ نے کیون نہین لے آتا ہمکو ایک نشانی پروردگار اپنے سے یعنی جو معجزہ ہم مانگتے ہین وہ کیون نہین دکھاتا اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى کیا نہین آئے انکے پاس دلیل روشن اس چیز کی کہ بیچ کتابون پہلے کے ہے یعنے صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توریت اور انجیل مین لکھی ہے اور انکے آنے کی بشارت اور انکے نبوت کی حقیقت مندرج ہے یا کیا نہین آئی انکے پاس خبر وہ جو بیچ کتابون پہلے کی ہے عذاب آنا جھٹلانیوالون پر انبیا کے بعد ظہور معجزہ مانگے ہوئے کے یا کیا نہین آیا انکے پاس بیان روشن مشتمل عمدہ اس چیز پر کہ کتب سماویہ مین تھا یعنے قرآن کہ اعظم معجزات ہے اور لانیوالا اسکا نبی امی ہے صحیفے پہلے نہ پڑھے ہوئے نہین سمجھہ لیجئے کہ جب مشرکان مکہ نے معجزہ طلب کیا حق تعالیٰ نے الزام انکو دیا کہ اس سے بڑا معجزہ کیا ہوگا کہ ایک شخص جسنے کسی سے کچھہ علم نہین سیکھا یہ کلام فصیح لایا کہ تمام فصحاء عرب اسکے ایک ٹکڑے کی مثل لانے مین عاجز ہین پھر اور معجزہ مانگنا عین عناد اور محض انکار ہے وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا اور اگر ہم ہلاک کرتے کفار مکہ کو ساتھ عذاب اپنے کے بسبب کفر انکے کے پہلے بھیجنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یا پہلے اتارنے قرآن شریف کے سے البتہ کہتے ای پروردگار ہمارے کیونہ بھیجا تونے طرف ہمارے پیغمبر تو کہ ہمکو تیری عبادت کی طرف بلاتا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى پس کہ پیروی کرتے ہم آیتون تیرے کی جو وہ تیری طرف سے لاتا پہلے اس سے کہ ذلیل ہوتے ہم دنیا مین ساتھہ قتل اور بندگی اور رسوا ہوتے آخرت مین ساتھہ آگ مین جلنے کے پس ہمنے پیغمبر اور قرآن بھیجا اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا کہہ کہ ہر ایک ہم مین اور تم مین سے انتظار کرنے والا ہے آخر کار ایک دوسرے کا یعنے تم ہمارے سے خرابی کی امیدوار ہو ہم تمھارے عذاب کے پس انتظار کرو تم فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى پس البتہ جانو گے تم دن قیامت کے کہ حقیقت مین کون ہین

صاحب راہ سیدہی کے اور کس نے راہ پائی طرف حق کے مراد اس سے ہمارے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ
راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے ہین آپ مقصود کو پہنچے ہین اور اورون کو پہنچانیوالے ہین **بیت** راہ دان اور راہ
بین اور راہ بر کون ہے رافت بخبر خیر البشر سورۂ انبیا مکی ہے ایک سو بارہ یا گیارہ آیتین ہین ایک ہزار ایک سو
اٹھسٹھ کلمہ چہار ہزار آٹھ سو نود حرف ہین فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ طہ کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ وعدہ دریافت
حال راہ راست پانیوالون کے تھا اور وہ زمانہ حساب ہے ابتداء اس سورۂ انبیا کے ساتھ اخبار قرب حساب کے ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ نزدیک آیا ہے واسطے لوگون کے حساب انکا یعنے وقت محاسبہ اعمال
انکیکا کہ قیامت ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد ناس سے کفار مکہ ہین یعنے نزدیک آیا ہے وقت سزا دینے
اور مواخذہ لینے انکیکا کہ قتل اور قید ہے دن بدر کے وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۵ اور وے بیچ غفلت کے
محاسبہ یا مواخذہ سے منہہ پھیر رہے ہین کہ فکر اسمین نہین کرتے یا توبہ نہین بجالاتے سمجھ لیجئے کہ وقت
ورود اس آیت کے سے ہمارے زمانے تک قریب بارہ سو پچاس برس کے ہوئے اور معلوم نہین کہ قیامت
تک کتنے برس باقی ہین پس باوجود اس دوری کے قریب فرمایا اسلئے کئی وجہ ہین اول یہہ کہ قبل نزول اس آیتکے
زمانہ بہت گذرا تھا اور بعد تا قیامت کم رہا تھا اور اس چیزکی دیر بہت جاوے تھوڑی باقی رہے اسے نزدیک
کہتے ہین اگرچہ بذاتہ بہت ہو لیکن بہ نسبت گذشتہ کے اندک ہے دوسری یہہ کہ مہلت قیامت کی عند اللہ مقدر
اور متناہی ہے اور بہ نسبت ذات پاک اسکے کی لا متناہی ہے اسکی نہایت ہے پس اگرچہ ذات لیلے مین بہت
ہے لیکن اندک ہے اور اگرچہ دوری لیکن نزدیک ہے مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا
اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ نہین آیا انکے پاس کچھ ذکر پروردگار انکے سے نیا مگر سنتے ہین اسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم سے اور حال آنکہ وہ کھیلتے ہین اس سے لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ غفلت مین ہین دل انکے نہ معانی قرآن مین فکر
کرتے ہین نہ حقیقت مین اسکے عنہ حقائق سلمی مین ابوبکر وراق سے منقول ہے کہ قلب لاہی وہ ہے جو مشغول ساتھ امور
دنیا کے اور غافل احوال عقبی سے ہو وَاَسَرُّوا النَّجْوَى اور چھپا کرکے مصلحت الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ان لوگون نے کہ ظلم
کیا اپنے جان پر ساتھ شرک اور معصیت کے هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہین یہہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مگر
آدمی مانند تمہارے کہانے پینے اٹھنے بیٹھنے مین پس نبوت کے لائق نہین نبی چاہیئے کہ فرشتہ ہو اَفَتَأْتُوْنَ السِّحْرَ
وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ کیا آتے ہو تم جادو کے پاس یعنے قبول کرتے ہو سحر اسکا اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہے مثل تمہارے نزدیک
سمجھ لیجئے کہ کفار کا اعتقاد تھا کہ جو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف لاتے ہین سحر ہے پس اسباب کو چھپا
آپس مین مشورت کی اور بعضی بعضون کو کہنے لگے یہہ شخص جو پڑھتا ہے سحر ہے اور تم دیکھ یہہ حال کر ملتے ہو اور اسکو زیر

کردین حق تعالی نے اس مشورہ کے اپنے پیغمبر کو خبر دی پس پیغمبر خدا نے اُنکے جواب مین قَالَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ
فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کہا پروردگار میرا جانتا ہی بات پر بات کرنیوالے کی بیچ آسمانون کے اور زمین کے پکار کر کہے
یا آہستہ اور قرأت قل ربی بھی ہی یعنے کہہ اے پیغمبر اُنکے جواب کہ رب میرا جانتا ہی وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہ ہے
سننے والا باتوں کفار کے جاننے والا اسرار اُنکے بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ
کہا کافرون نے قرآن سحر ہی بلکہ کہا پریشان خیال ہین مثل خواب پریشان کے اور یہہ بھی نہین بلکہ باندھ لیا ہے
اسکو اپنی طرف سے خدا پر بہتان اور یہہ بھی نہین ہی بلکہ وہ شاعر ہی شعر بنا کر لوگون کو سنا کر اپنی طرف متوجہ
کرتا ہی مضمون قل سے نکالین ہین حقیقت نہین رکھتے حاصل یہہ ہی کہ معاملہ نبوی مین متحیر تھے اقوال پریشان
بیان کرتے تھے کبھی ساحر بتاتے تھے کبھی شاعر کاہی پریشان سخن کاہی مفتری اور کہتے تھے کہ اگر نبی ہی جیسا کہتے ہین
نہین ہی فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ پس چاہیئے کہ لے آوے ہمارے پاس نشانیان مثل
اُن نشانیون کے کہ بھیجے گئے تھے ساتھ اُنکے پہلے پیغمبر یعنے جو معجزے انبیائے ماتقدم کے تھے وہ یہہ بھی رکھتا ہے
جیسے صالح کا ناقہ تھا اور موسی کا عصا اور ید بیضا اور عیسی کا احیائے موتی حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ
مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا نہین ایمان لائے تھے معجزون مانگے ہوون پر پہلے مکہ والون سے کوئی بستی والے
کہ ہلاک کیا ہمنے انکو یعنے پہلے امتون نے معجزے چاہے جب وہ ظاہر ہوے ایمان نہ لائے بسبب انکار اور
تکذیب کے ہلاک ہو گئے أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ کیا سردار مکہ کے ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے دکھاوین یعنے نہین لاینگے
ایمان اسواسطے کہ مشرکان گذشتہ سے زیادہ تر ہین عناد اور انکار مین اور دل انکا سخت تر ہی اُنسے وَمَا أَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھہ سے پیغمبر مگر مرد وحی بھیجتے تھے ہم طرف اُنکے اور
یوحی بھی قرأت ہی یعنے وحی بھیجی گئی طرف اُنکے حاصل یہہ ہی کہ کوئی پیغمبر فرشتہ نتھا سب آدمی تھے تاکہ راہ
افادہ اور استفادہ کا سبب جنسیت کے کھلا رہے فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پس سوال
کرو اہل کتاب سے جو احوال انبیا جانتے ہین اگر ہو تم نہین جانتے کہ رسول البتہ چاہیئے اور اعتقاد رکھتے کہ پیغمبر کو کھانا
پینا نچاہیئے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ اور نہین کیا تھا ہمنے
پیغمبرونکا ایسا بدن کہ نہ کھاتا اور نتھے ہمیشہ رہنے والے دنیا مین کہ نہ مرین ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ
وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ پھر سچا کیا ہمنے اُنسے وعدہ جو کیا تھا کہ غالب ہونگے موحد اور مغلوب ہونگے
مشرک پس نجات دی ہمنے انبیا کو اور جسکو چاہا ہمنے مومنون مین سے یا اُن لوگون سے کہ جنکے باقی رہنے مین
حکمت تھی اور ہلاک کیا ہمنے حد سے نکل جانیوالون کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ
البتہ تحقیق اُتاری ہے ہمنے طرف تمھارے اے گروہ قریش کتاب کہ بیچ اسکے مذکور ہی شرافت اور اصالت تمھاری

یا پند اور نصیحت تمھاری اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ اُسپر ایمان لاؤ لکھا ہے کہ ولایت یمن مین ایک
بستی تھی حضورا یا حضر موت نام تھا اُسکا اللہ تعالی نے وہان پیغمبر بھیجا لوگ وہان کے ایمان نہ لائے اور عناد سے
اُسکو مار ڈالا غضب ربانی نے بخت نصر کو اُنپر مسلط کیا آواز آسمان سے ہوئی کہ قصاص پیغمبر کا تم سے لیا
جاتا ہے وقت ان ہنگام وہ نادم ہوئے لیکن کچھ ندامت نے نفع نہ کیا سب ہلاک ہو گئے جیسے کہ حق تعالی ارشاد
فرماتا ہے کہ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ اور کتنے ہلاک کئے ہمنے
کئی قریہ سے کہ تھے ظلم کرنیوالے بسبب شرک کے اور پیدا کئے ہمنے پیچھے ہلاک اہل اُس قریہ کے قوم اور
انکی جگہہ پر سمجھ لئے کہ یہہ تہدید ہے کفار عرب پر کہ جیسے پہلوان کو ہلاک کیا وہ پچھلون کو بھی ہلاک کرسکتا ہے
فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ پس جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا یعنے
اُس بستی والون نے جسکا نام حضورا تھا کہ لشکر بخت نصر کا انکے گرد آن پڑا ناگہان وہ اُس بستی سے دوڑتے
تھے پس فرشتون نے ہنس کر کہا لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ
مت دوڑو اور عذاب خدا سے مت بھاگو اور پھر جاؤ طرف اُس جگہہ کے کہ آرام دئے گئے تھے بیچ اسکے اور
گھرون اپنے کے تو کہ تم پوچھے جاؤ اپنے پیغمبر کے قتل سے جب اہل حضورا نے مقدمہ عذاب کا دیکھا اور کسیطرح
اپنا چھٹکارا نہ پایا قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ کہا انھون نے وائے ہے ہمکو تحقیق ہم ہین تھے ظالم اوپر نفس اپنے
کے کہ پیغمبر کو قتل کیا فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ پس ہمیشہ رہا یہی پکارنا انکا یعنے یاویلنا
کہتے تھے یہان تک کہ کردیا ہمنے انکو جڑ سے کٹی ہوئے جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ لین ایسے ہی
انکو تلوارون سے کٹوادیا اور کیا ہمنے انکو بجھی ہوئے یعنے مرے ہوے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ اور نہین پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونون کے ہے در الحال
کہ کھلنے والے ہے ہم یعنے انکو واسطے بازی کے نہین بنایا بلکہ واسطے تامل اور فکر کے پیدا کیا ہے کہ عقل والے
دیکھکر طرح طرح کے جلوے جھمکی جھمکی ہماری قدرت کے راہ عرفان پاوین اور ایمان لاوین کونسا ذرہ ہے جسمین نہین طلعت
اسکی کونسا گل ہے نہین جسمین طراوت اسکی بیت عرش سے فرش تلک فرش سے تا عرش
دلا جسطرف دیکھو نظر آئی ہے قدرت اسکی لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اگر ارادہ
کرتے ہم یہہ کہ لے لیوین مشغولا یعنے ایسی چیز جس سے مشغول ہون اور کھلین جیسے اولاد البتہ لے لیتے ہم
اُسکو اپنی قدرت سے جیسا ہماری جناب کے لائق ہوتا اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ اگر ہوتے ہم کرنیوالے یہہ کام
بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ بلکہ پھینکتے ہین ہم حق کو کہ جد ہے اوپر باطل کے کہ لہو اور
لعب ہے یا اسلام کو اوپر کفر کے مسلط کرتے ہین پس توڑتا ہے اسکو پس ناگاہ وہ فنا ہو جاتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ

ع

عما تصفون اور واسطے تمہارے وائے ہے یعنی افسوس ہے یا عذاب سخت ہے اس چیز سے کہ وصف کرتے ہو
جناب پاک کبریا کا ان چیزوں سے جو لائق اسکے شان کے نہیں ہیں یعنی زن اور فرزند اسکے ٹھہراتے ہو اور وہ اپنے
مقدس اور منزہ ہے وله من في السموات والارض اور واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین
کے ہے یعنی سب اسکے مخلوق اور مملوک ہے ومن عنده اور جو نزدیک اسکے ہیں یعنی فرشتے کہ مقربان درگاہ الوہیت
ہیں اور تم انکو پوجتے ہو لا يستكبرون نہیں تکبر کرتے تخصیص ملائکہ کے باوجودیکہ اہل آسمان میں داخل تھے واسطے تعظیم
کے ہے اور انکے الزام دینے کی کہ تم انکو پوجتے ہو اور وہ مطیع اور فرمان بردار اسکے ہیں اور نہیں سرکشی کرتے
عن عبادته ولا يستحسرون عبادت اسکے سے اور نہیں تھکتے يسبحون الليل والنهار لا يفترون پاکی
بیان کرتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں رات اور دن نہیں تھمتے ام اتخذوا الهة من الارض هم ينشرون کیا مقرر
کیا کافروں نے معبود جھوٹوں کو زمین میں سے کہ وہ زندہ کرتے ہیں مردوں کو یعنی اجزائے زمین میں سے جو بنے
ہیں جیسے سونا چاندی لکڑی پتھر انکو خدا ٹھہراتے ہیں اور خدا قادر جانتے اور انکو کچھ قدرت نہیں اور عجب جاہل
ہیں کہ باوجود اس عجز کے عبادت انکے سے نہیں پھرتے لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا اگر ہوتے
بیچ آسمان اور زمین کے معبود سوا اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین اور انتظام نہ رہتا کیونکہ تعدد مستلزم ہے
واسطے مغایرت کے اور مغایرت مستلزم فساد ہے پس تعدد مستلزم فساد ہے اور انتفا لازم کا مستلزم ہے
واسطے انتفا ملزومات اور موافق عادت کے بھی تعدد حکام کا موجب فساد مملکت ہے سرکار و بار وہاں کے نہ کیونکر تباہ
ہوں جس ملک جس مقام میں راجہ دو شاہ ہوں پس مدبر عالم ایک ہی ہے اور وہ سوا اللہ کے نہیں بہت
دولو جہاں میں وہی قادر ہے ایک اسکے ہی مخلوق ہیں بد اور نیک فسبحان الله رب العرش عما يصفون
پس پاکی ہے اللہ پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں زن و فرزند سے لا يسئل عما يفعل
وهم يسئلون نہیں سوال کیا جاتا خدا اس چیز سے کہ کرتا ہے وہ واسطے عظمت اور یگانگی کے ساتھ الوہیت
کے بالسبب اسکے کہ جو وہ کرتا ہے عین حکمت اور صواب ہے اور وہ یعنی سب بندے سوال کئے جاتے ہیں اس
چیز سے کہ کرتے ہیں کیونکہ مملوک ہیں اور مملوک کے قول اور فعل کا حساب مالک لیتا ہے ام اتخذوا من
دونه الهة یا پکڑے ہیں سوا اللہ کے معبود قل هاتوا برهانكم کہہ کہ لاؤ دلیل اپنے معبود پکڑنے کی سوا اللہ کے عقلی
اور نقلی هذا ذكر من معي وذكر من قبلي یہ ہے ذکر ان لوگوں کا کہ ساتھ میرے ہیں امت میری سے
یعنی قرآن اور ذکر ان لوگوں کا کہ پہلے مجھ سے تھے یعنی توراۃ اور انجیل اور زبور اور صحیفے جو آسمان سے اترے
تھے دیکھو انہیں اور انکے علما سے پوچھو کہ سب میں توحید کا اقرار اور شرک سے نہی بھری ہے بل اكثرهم لا يعلمون الحق
فهم معرضون بلکہ اکثر کافر یعنی سب کافر نہیں جانتے حق کو اور سچ جھوٹ میں فرق نہیں کرتے پس وہ منہہ پھیرے

ہین اللہ پر ایمان لانے سے اور سوال کی بابت ماننے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ
اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھ سے پیغمبر سے مگر وحی کرتے تھے ہم طرف اُنکے اور یوحی بھی قرأت ہے بصیغہ مجہول یعنے
وحی کی گئی ہے طرف اُنکے اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر مین پس عبادت کرو میری
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ اور کہا انھون نے کہ پکڑی ہے رحمان نے اولاد فرشتے پاک ہے وہ اس سے
بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ بلکہ فرشتے بندے ہین عزت دی گئی دی گئی لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ نہین آگے چلتے اللہ
سے بات مین یعنے بغیر اذن اُسکے کے بات نہین کرتے سمجھ لیجیے کہ واسطے قطع امید کافرون کے فرمایا کہ طمع
فرشتون سے شفاعت کی مت رکھو وہ بدون حکم باری کے شفاعت نہین کر سکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ اور
وہ ساتھ حکم اللہ کے عمل کرتے ہین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے اللہ جو کچھ آگے اُنکے ہے اور جو کچھ پیچھے
اُنکے ہے یعنے عمل جو کئے ہین اور کرینگے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى نہین شفاعت کرتے مگر واسطے اُسکے جو پسند کرے
اللہ شفاعت اُسکی یا واسطے اُسکے کہ موحد ہے ابن عباس رضی اللہ نے کہا ہے کہ شفاعت نہین کرتے مگر اُس
کیلیے کہ کہے لا اله الا الله محمد رسول الله وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ اور فرشتے دہشت عذاب الہی سے
لرزان ہین یا دبدبہ عظمت اُسکے سے ترسان ہین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ
اور جو کوئی کہے فرشتون مین سے یا سب مخلوق مین سے کہ تحقیق مین خدا ہون سوا خدا کے پس وہ کہنے والا
جزا دیتے ہین ہم اُسکو دوزخ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ جیسے کہ خدا کے دعوی کرنیوالے کو سزا دیتے ہین اسیطرح جزا دیتے
ہین ہم ظالمون کو جو انکو پوجتے ہین اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا کیا نہین دیکھا
اُن لوگون لوگون نے جو کافر ہوے یہہ کہ آسمان اور زمین تھی ملے ہوے پس جدا کیا ہمنے اُن دونون کو یعنے آسمین
آپس مین فرق نتھا ہوا کو درمیان لاکر فاصلہ کر دیا ہمنے یا حقیقت مین متحد تھے ایسی قسم علاحدہ کر دیا ہم نے اُسکو علاحدہ
یا آسمان ایک تھا حرکت مختلف دیکر کئی آسمان کر دیے اور ایسی ہی زمین ایک تھی اُسکو بھی باختلاف
طبقات کئی قسم کر دیا زاد المسیر مین ہے کہ ایک زمین مین سے چہ زمینین اور لاکر سات کر دین اور ایک
فلک مین سے چہ مرتبے ظاہر کر کر سات افلاک بنا دیئے اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان بستہ تھا اُسکو
کشادہ کر کر مینہہ برسایا ہمنے اور زمین بستہ تھی اُسکو کھول کر سبزہ اگایا ہمنے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ
اور کیا ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ کل یہان واسطے اغلب کے ہے نہ واسطے عموم کے اور شی سے مراد حیوانات ہین
کہ آب منی سے پیدا ہین یا پانی سبب حیات انکا ہے یا پانی سے مخلوق ہین اس راہ سے کہ اعظم اسواد انکا آب ہے
اور احتیاج انکی طرف پانی کے اور انتفاع انکا اس سے ظاہر و باہر ہے اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ کیا پس نہین ایمان لاتے منکر
باوجود ان نشانیون روشن کے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ اور پیدا کئے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ بلند تو کہ

نہ ہل جاوین زمین ساتھ اُن کے اور نہ گرا دے آدمیونکو وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ
اور کئے ہمنے بیچ زمین کے یا پہاڑ کے کشادہ رستے تو کہ وہ راہ پاوین سفر مین طرف منزل مقصود کے وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ
سَقْفًا مَحْفُوظًا اور کیا ہمنے آسمان کو چھت محفوظ گرنے سے یا پھٹ جانے سے قیامت تک یا محفوظ اپنی قدرت
سے کہ بے ستون کھڑا ہے وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ اور کافر نشانیون آسمان کے سے کہ دال اوپر وجود صانع
اور وحدت اور کمال قدرت اسکی کے ہین مرتبہ پھیرنیوالے ہین وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور
وہ ہے جسنے کمال قدرت اپنی سے پیدا کیا رات اور دن اور سورج اور چاندکو كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ہر ایک
بیچ آسمان کے تیرتے ہین جیسے سطح آب پر کوئی تیراک تیری کشف الاسرار مین ہے کہ اہل اشارت کے نزدیک
شب نشان قبض کا اور روز نشان بسط کا عارفون کے ہے گاہے کسیکو تجلیات جلالی دکھلاکر قبضہ قبض مین پکڑتا ہے تاکہ
فنا کردے اور گاہے کسیکو انوار جمال سے مشرف فرماکر بساط بسیط پر بٹھاتا ہے تاکہ خلعت بقا عطا کرے اور قباب
افتاب صاحب توحید ہے کہ شہود حضرت وجود مین مشرف بنعمت تمکین ہے نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا اور کشف العطاء ما
اردوت یقینا اور ماہتاب نشان اہل تلوین ہے کہ کبھی گھٹتا ہے کبھی بڑھتا بیت گاہ جون گاہ کرے گاہ بباد
جون کوہ وصل کے دن کی خوشی ہجر کے شب کا اندوہ لکھا ہے کہ معاند جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
وفات چاہتے تھے اور انتظار کرتے تھے کہ یہہ اس عالم سے انتقال کرین اور جمع مسلمانونکا برہم درہم ہو جاوے حق تعالی
نے آپ تسلی کو یہہ آیت اتاری کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اور نہین کیا ہمنے واسطے کسی آدمی کے پہلے تجھ سے
ہمیشہ رہنا دنیا مین أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ کیا پس تو اگر مرجاویگا پس وہ ہمیشہ رہینگے یعنے جو تیری موت
چاہتے ہین وہ کیا مرنے سے بچ جاوینگے ہرگز نہین بچینگے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر جی دنیا مین چکھنے والا موت
کا ہے **نظم** جو عدم سے وجود مین آیا شربت نیستی وہ چکھے گا رہیگا کوئی یہان مدام نہین نہ بچے موت کا وہ دام نہین
سب گرفتار موت ہوونگے قیدی غار موت ہووینگے وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً اور آزماتے ہین ہم تمکو ساتھ
برائی اور بھلائی کے آزمانا یہان مفعول مطلق بمعنے ہے جیسے قعدت جلوسا یعنے تمہارے ساتھ معاملہ آزمانیوالونکا
کرتے ہین ہم نعمت اور نقمت اور رحمت اور زحمت دیکر تو کہ سب پر ظاہر ہو جاوے کہ کون نعمت پر شکر کرتا ہے اور کون کفران
اور کون نقمت پر صبر کرتا ہے اور کون فغان وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ اور طرف ہمارے پھیرے جاوگے تم اور موافق اعمال
کے جزا پاوگے تم لکھا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گروہ سرداران عرب کے طرف سے ہو کر نکلے ابوجہل نامعاقل
ہنسا اور بے ادبی سے کہنے لگا کہ یہہ ہی نبی بنی عبد مناف کا یہہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ
إِلَّا هُزُوًا اور جس وقت دیکھتے ہین تجھکو وہ لوگ جو کافر ہوے نہین پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا یعنے اگر پیغمبر بھی کہتے ہین تو کہتا
کیا راہ سے اور کہتے ہین أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ کیا یہی ہے جو ذکر کرتا ہے معبودون تمہارے کا ساتھ

مذمت اور برائی کے وهم بذكر الرحمن هم كافرون اور حال یہ ہے کہ کافر ساتھ ذکر خدا مہربان کے یا توحید سبحان
کے یا قرآن کے یا نام رحمان کے وہی کافر ہیں پس لائق ہنسنے کے وہی ہیں خلق الانسان من عجل پیدا کیا گیا ہے
آدمی جلدی سے یہ نہایت مبالغہ ہے یعنے ہر کام میں یہ بہت شتابی کرتا ہے گویا کہ شتابی سے بنا ہے اثر
اسکی جلد یومین ایک یہ جلدی ہے کہ عذاب الہی میں شتابی کرتا ہے جیسے نضر بن حارث کہ تعجیل عقوبت
کرتا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ ساوریکم آیاتی فلا تستعجلون شتاب دکھلاؤنگا میں تمکو نشانیاں عذاب لینے کی دنیا میں
واقعہ بدر آخرت میں آتش دوزخ پس مت جلدی کرو تم مجھ سے عذاب مانگنے میں بعضوں نے کہا ہے کہ مراد انسان سے
حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور جلدی انکی یہ تھی کہ جب جان سر اور آنکھوں میں انکے ڈالے آفتاب پر نگاہ کی کہ غروب ہونے
کے نزدیک تھا کہا یارب شتابی کر اتمام خلق میرے میں پہلے اس سے کہ آفتاب غائب ہو ویقولون متی هذا الوعد
ان کنتم صادقین اور کہتے ہیں کافر کب ہوگا یہ وعدہ قیامت کا جو ہم سے کہتے ہو اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں حق تعالے انکے مقابلہ میں فرماتا ہے کہ لو یعلم الذین کفروا حین لا یکفون
عن وجوههم النار ولا عن ظهورهم ولا هم ینصرون کاش کہ جانیں وہ لوگ جو کافر ہوئے اسوقت
کہ نہ روک سکینگے سونہوں اپنے سے آگ دوزخ کی اور نہ پیٹھوں اپنے سے کیونکہ گھیر لیگی انکو اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے
کوئی ایسا نہ پاوینگے کہ انکو عذاب سے بچاوے سمجھ لیجئے کہ جواب شرط کا محذوف ہے تقدیر کلام کی یہ ہے کہ اگر کافر جانیں ایسے
عذاب کو شتابی نکریں اسکے آنے کی تو کہ سچ پیغمبر کا اور جھوٹ اپنا جانیں بل تأتیهم بغتة فتبهتهم فلا یستطیعون
ردها ولا هم ینظرون بلکہ آجاویگی ساعت قیامت انکے پاس ناگہان پس مبہوت اور متحیر کردیگی انکو پس نکرسکینگے پھر
دینا اسکا اور نہ وہ ڈھیل دیئے جاوینگے واسطے توبہ کے اور معذرت کے یا نہ نظر کئے جاوینگے یعنے نہ انکو دیکھینگے نہ انکی
زاری کو ولقد استهزئ برسل من قبلك فحاق بالذین سخروا منهم ما کانوا به یستهزءون اور البتہ تحقیق ٹھٹھا
کیا تھا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا ان لوگوں کو کہ ٹھٹھا کرتے تھے پیغمبروں میں سے یعنے اوس قوم کو
جو انبیا سے ہنستے تھے جزا اس چیز کی نے کہ تھی ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے سمجھ لیجئے کہ واسطے تسلی دل مبارک حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کیا کہ پہلے پیغمبروں سے بھی لوگ ہنستے تھے اور اسکی سزا انکی دی تھی پس تجھ سے
جو ٹھٹھے کرتے ہیں یہ بھی اپنی سزا پاوینگے قل من یکلؤکم باللیل والنهار من الرحمن کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم ٹھٹھے بازوں کو کون نگہبانی کرتا ہے تمھاری رات اور دن عذاب خدا سے اور وہ عذاب دے تمکو
بل هم عن ذکر ربهم معرضون بلکہ وہ یاد پروردگار اپنے کی سے منہ پھیرنے والے ہیں یعنے قرآن سے یا نصیحت اسکے
سے پھر عذاب الہی سے کیا ڈریں اور ڈرانیوالے کا کیا ادب کریں ام لهم آلهة تمنعهم من دوننا کیا واسطے انکے معبود ہیں
کہ روز کے سبب منع کرتے ہیں انکو سوا ہمارے سے عذاب کو جو ہماری طرف سے آوے لکھا ہے کہ اس آیت میں تقدیم اور تاخیر ہے ام لهم

الِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ دُونِنَا کیا واسطے اُنکے معبود ہین سوا ہم سے کہ منع کرتے ہین اُنکو عذاب ہمارے سے اور وہ معبود اُنکے
کے سے ہین ایسے ہین کہ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ نہین کرسکتے مدد جانون اپنے کی یعنی بت کہ اُنکے زعم مین اُن کے معبود ہین
اگر کوئی توڑے تو اپنی جان کو بھی نہین بچا سکتے پھر اپنے پجاریون کو کیا رنج سے چھڑاوینگے وَلَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُونَ اور وہ بت
یا اُنکے پوجنے والے کسیکی مدد سے عذاب ہمارے سے نگاہ رکھے جاتے ہین بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ
بلکہ فائدہ کیا ہمنے مکے والون کو ساتھ فراخی رزق و سلامتی اور بے غمی کے اور باپون اُنکے کو یہان تک کہ دراز ہوے
اوپر اُنکے عمر اور وہ مغرور ہوگئے جانا کہ ہم یونہین ہمیشہ جیتے رہینگے یہہ نسمجھا کہ دمبدم بناے زندگانی برابر ہوتی ہے
یکبارگی دست اجل سے ڈھ جاویگی **بیت** مغرور نہو کہ جب اجل آویگی ÷ یکبارگی سب بنا یہہ ڈھ جاویگی کھاتا
رہے تو جیسی آج اثمار زمین ÷ ویسے ہی تجھے کل یہہ زمین کھاویگی أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا
کیا پس نہین دیکھتے کافر یہہ کہ آتے ہین ہم یعنی حکم اور فرمان ہمارا زمین اُنکے پر گھٹاتے ہین ہم اُس زمین
کو کنارون اُسکے سے یعنی اُن سے چھٹا کر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ کیا پس
وہ غالب ہین یا پیغمبر اور مسلمان قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ کہا کہ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہون مین تمکو ساتھ
وحی کے یعنی اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا بلکہ جو کہتا ہون ساتھ وحی کے کہتا ہون اور تم بہرے ڈرانے سے متاثر
نہین ہوتے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنْذَرُونَ اور نہین سنتے بہرے پکارنے جب ڈرائے
جاتے ہین کافرون کو تشبیہ دی ساتھ بہرون کے کیونکہ فائدہ سننے کا جو یہہ نہین اٹھاتے تو گویا سنتے ہی نہین
وَلَئِنْ مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ اور اگر لگ جاوے اُنکو ایک بو عذاب
پروردگار تیرے کے سے کہ تو جس سے ڈراتا ہے نہایت اضطراب اور حیرت سے البتہ کہینگے اے واے ہمکو تحقیق
ہم ہین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے ساتھ شرک اور جھٹلانے کے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ اور
رکھینگے ہم ترازوین عدل کے واسطے جزا کے دن قیامت کے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ میزان عبارت عدل
سے ہے اور وضع موازین واسطے تمثیل کے ہے حاصل یہہ ہے کہ سزا اعمال کی برابر دینگے اور جمہور کا مذہب یہی ہے
کہ میزان ہے کہ اسکی ڈنڈی اور دو پلے ہین جیسے یہان دنیا کی ترازو ہین اور بلفظ جمع اسکا لانا واسطے تعظیم شان
اُسکی کے ہے جیسے يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا کہ خطاب خاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے یا جمعیت اسکی اسواسطے
ہے کہ اضافت اُسکی طرف جمع کے ہے کہ سب مکلفون کے اعمال تولینگے بعضے کہتے ہین کہ ہر ایک کیواسطے
میزان علاحدہ ہوگی واللہ اعلم فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھہ اپنے حق سے نیک و بد
اعمال سب تولینگے وہان ظلم کچھہ ستم ہوگا نہ اُسکے درمیان نیکیون مین نہ کم کرینگے ذرہ کم سیئہ مین ہی زیادہ یا ستم
عدل ہے حق کو دکھاتا ہے وہان کہ نہ بڑھاتے گھٹتا ہے وہان وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا

اور اگر ہوگا عمل آدمی کا برابر ایک دانے رائی کے لے آوینگے ہم اسکو نزدیک ترازو کے وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ اور کفایت ہیں ہم
حساب لینے والے اعمال بندگان کے بسبب علم اور عدل میں ہو کامل جو کیوں نہ کافی حساب میں ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً اور البتہ تحقیق دیا ہے ہمنے موسی اور ہارون کو معجزہ فرق کرنیوالا اور دریا کا نام کتاب توریت دی کہ جدا
کرنے والے تھے درمیان حق اور باطل کے اور دی روشنی یعنے کتاب روشن کہ متابعت کرنیوالوں کو اپنے
ظلمات ضلالت اور جہالت سے نکال کر شاہراہ عالم اور ہدایت دکھاوے وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے وہ جو ڈرتے ہیں عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے
یعنے حق تعالی کو دیکھا نہیں اور ڈرتے ہیں اور عذاب مشاہدہ نہیں کیا اور خوف رکھتے ہیں یا ڈرتے ہیں چھپے
دلمیں جیسے ظاہر ڈرتے ہیں ابن عباس رض سے منقول ہے کہ جو کوئی ایمان یگانگی پر اللہ کے اور بہشت اور
دوزخ اور بعث اور حساب اور میزان پر لایا تحقیق ڈرا اللہ سے بن دیکھے وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ اور
پرہیزگار قیامت سے ڈرتے ہیں وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اور یہہ قرآن ذکر برکت والا ہے کہ اوپر محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کے اتارا ہے ہمنے اسکو اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ کیا پس تم اسکے منکر ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ
رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ اور البتہ تحقیق دیا ہے ہمنے ابراہیم کو راہ پانا اسکا پہلے موسے اور ہارون سے
یا پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے یا پہلے نبوت اسکے سے اور تھے ہم اسکو جاننیوالے یعنے لائق اسکو سمجھ کہ
یہہ ہدایت فرمان اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ جو وقت کہا ابراہیم نے
واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کے یعنے اہل بابل کے کیا ہیں یہہ صورتیں کہ ہمیشہ تم واسطے عبادت انکے کے
اعتکاف کرنیوالے ہو سمجھ لیجیے کہ وہ بہتر بہتر شکلیں تراشتے ہوئے تفسیر میں ہے کہ نوہ بت تھے
بڑا سب سے سونے کا تھا آنکھوں کی جگہہ وہ گوہر شاہوار جڑے تھے اور تبیان میں ہے کہ صورتیں درندوں کی اور
پرندوں کی اور چرندوں کی اور آدمیوں کی بنی تھین اور بعضے کہتے ہیں کہ ستاروں کی شکلیں تراشتے تھین
پھر تقریر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہیں یہہ شکلیں کہ پوجتے ہو تم قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ
کہا انھوں نے پایا ہے ہمنے باپوں اپنے کو واسطے انکے عبادت کرنیوالے ہم بھی انکی پیروی کرتے ہیں قَالَ
لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کہا ابراہیم البتہ تحقیق تھے تم اور باپ تمھارے بیچ گمراہی ظاہر کے قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ کہا انھوں نے تعجب سے کیا لایا ہے تو ہمارے پاس حق یا ہے تو کھیلنے والوں سے
سمجھ لیجیے کہ اپنی ضلالت اور آبا کی جہالت سنکر بعید سمجھ کر پوچھنے لگے کہ یہہ بات تو سچ کہتا ہے یا ہم سے
ہنستا ہے قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ کہا ابراہیم علیہ السلام نے میں نہیں ہنستا ہوں
اور نہ جھوٹ کہتا بلکہ پروردگار تمہارا رب آسمانوں کا اور زمین کا ہے جسنے پیدا کیا انکو وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

اور مین اوپر اسبات کے شاہدون سے ہون یعنے آرزوے تحقیق تمھارے سامھنے اداے شہادت کرتا ہون منقول
لکھا ہے کہ نمرودی ایکدن اپنی عید کرتے تھے اور اسدن صحرا کو جاکر تمام دن تماشے مین گذارتے تھے اور وہان سے
پھر کر بتون کے پاس آتے تھے اور انکو آراستہ کرتے تھے اور گانے بجاتے تھے اور پوجا بتون کی انکے موافق معمول اپنے
کے کرتے تھے سو ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ کل دن ہمارے عید کا ہے تم بھی باہر شہر سے چلکر دیکھنا کہ دین اور
آئین ہمارا کیا زیبا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کچھہ جواب نہ دیا صبح کو بیماری کا بہانہ کر کر باہر نہ نکلے فقال انی سقیم وہ سب
اپنے عیدگاہ کو گئے ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے لپچھپے کہا وتاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان
تولوا مدبرین اور قسم ہے اللہ کی البتہ تدبیر کرونگا مین توڑنے بتون تمھارے کی پیچھے اسکے کہ جاؤ تم پیٹھہ پھیر کر
یعنے جب تم بتون کو چھوڑ کر عیدگاہ کو جاؤ گے یہہ بات ایک شخص نے سن لی لیکن کسی سے نہ کہا جب سب قوم
چلے گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر لیکر بتخانے مین آئے فجعلہم جذاذا الا کبیرا لہم پس کیا انکو ٹکڑے ٹکڑے
مگر ایک بڑے انکے کو یعنے سب بتون کو توڑ ڈالا ایک بڑے کو نہ توڑا اور اسکی گردن پر تبر رکھکر باہر نکل آئے لعلہم
الیہ یرجعون تو کہ نمرودی طرف اسکے پھر آویں اور پوچھین کہ بتونکا توڑنیوالا کون ہے کیونکہ شان معبود کی یہہ ہے کہ
واسطے حل مشکلات کے رجوع طرف اسکے کرتے ہین اور غرض ابراہیم کی الزام دینا قوم کا تھا یا ضمیر الیہ کی راجع طرف
ابراہیم کے ہے یعنے طرف ابراہیم کے رجوع کرین اور وہ دلیلون سے عاجزی بتون کی ثابت کردین غرض جب نمرودی
آخر روز بتخانے مین آئے بتون کو ٹوٹے دیکھکر حیران ہوئے قالوا من فعل ہذا بالہتنا انہ لمن الظالمین کہا انہو
نے کسنے کیا یہہ کام ساتھہ معبودون ہمارے کے کہ سب کو توڑ ڈالا بتحقیق وہ البتہ ظالمون سے ہے کیونکہ اسنے بتون پر ظلم
کیا کہ وہ لائق تعظیم کے تھی انکی اہانت کی اسنے یا ظلم کیا اپنی جان پر کہ ایسا کام کر کر اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالا
پھر نمرود اور لوگ اسکے بت شکن کی تلاش کرنے لگے اس شخص نے جسنے زبان ابراہیم علیہ السلام سے تاللہ
لاکیدن اصنامکم سنا تھا ایک اور شخص سے کہہ دیا اسنے اور سے یہانتک کہ امیرون تک نمرود کے خبر
پہنچ گئی قالوا سمعنا فتی یذکرہم یقال لہ ابراہیم کہا انھون سے نمرود مردود کے سنا ہے ہمنے ایک جوان
کو کہ ذکر کرتا تھا بتونکا کہتے ہین اسکے ابراہیم یعنے ابراہیم نام اسکا ہے قالوا فاتوا بہ علی اعین الناس
لعلہم یشہدون کہا نمرود اور مصاحبون اسکے نے پس لے آؤ اسکو روبرو آنکھون لوگون کے تو کہ وہ شاہدی دین
کہ یہی ہے بتون کی مذمت کرنیوالا پس ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر نمرود مردود پاس لائے قالوا ءانت فعلت
ہذا بالہتنا یا ابراہیم کہا انھون نے کیا تونے کیا ہے یہہ توڑ پھوڑ ساتھہ معبودون ہمارے کے ای ابراہیم
قال بل فعلہ کبیرہم ہذا فاسئلوہم ان کانوا ینطقون کہا ابراہیم نے مین نے نہین کیا ہے بلکہ کیا ہے اسکو
بڑی انکے نے کہ یہہ ہے غصہ سے کہ باوجود میرے انکو پوجتے ہو پس پوچھو انسے کہ کسنے توڑا ہے تمھین اگر

ہین بولتے فرجعوا الی انفسہم فقالوا انکم انتم الظالمون پس پھر آئے طرف عقلون اپنے کے پس کہا آپس مین
بعضون نے بعضون سے تحقیق تمھین ہو ظالم کہ ایسون کو پوجتے ہو جو سنین نہ کہین ثم نکسوا علی رؤسہم
پھر الٹا کئے گئے اوپر گردن اپنے کے یعنے سر پھرائے خجالت اور حیرت سے اور کہنے لگے لقد علمت ما ہؤلاء
ینطقون البتہ تحقیق جانتا ہے تو اے ابراہیم کہ نہین یہہ بولتے پھر کیون کہتا ہے کہ انسے پوچھ جب انھون
نے نہ عجز پر اپنے بتون کے اقرار کیا قال افتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیئا ولا یضرکم کہا ابراہیم علی
نبینا وعلیہ السلام نے کیا پس عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے تمکو کچھہ اگر اسکو پوجو
اور نہ ضرر دے اسکو ترک کرو اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ تف ہے تمکو اور اس چیز کو
کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے افلا تعقلون کیا پس نہین عقل پکڑتے اور قباحت عمل اپنے کے نہین
دریافت کرتے جب قوم نمرود نے یہہ بات سنی دلیل سے عاجز ہوے ضرر دینے کے طرف متوجہ
ہوے قالوا حرقوہ وانصروا آلہتکم ان کنتم فاعلین کہا انھون نے جلاؤ اسکو اور مدد دو معبودون اپنے کو
بدلا لیکر اگر ہو تم کرنیوالے یعنے مدد دینے والے معبودون اپنون کو پس حکم کیا نمرود مردود نے چار دیواری پہاڑ
کے آگے کر کے ساتھہ کر کے بنواؤ اور اسمین لکڑیان بھر دو سو بنوائے اور قریب ایک مہینے کے اسمین
لکڑیان جمع کین بہت سا روغن ڈال کر آگ دے جب تمام مقام دہک گیا ابراہیم علیہ السلام کو گوپھن مین بٹھا کر
طوق زنجیر کر کر اسمین پھینک دیا جبرئیل ہوا مین انکے پاس آئے اور کہا کہ کچھہ حاجت ہو تو کہ انھون نے
کہا کہ حاجت ہے مگر تجھہ سے نہین کہا جس سے اسکو کہہ کہا کہ وہ جانتا ہے احتیاج کہنے کی نہین جو توکل
خلیل کے ہم پر تھے اور سوا ہمارے کسی سے حاجت نچاہے قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کہا ہم
نے اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور سلامتی اوپر ابراہیم کے وارادوا بہ کیدا فجعلناہم الاخسرین اور ارادہ
کیا نمرودیون نے ساتھہ ابراہیم کے مکر کا یعنے جلانے اسکے کے پس کیا ہم نے انہین کو بہت زیان پانیوالے کیونکہ
انکا دآلنا ذلیل ہو گیا حقیقت قول ابراہیم کا اور بطلان فعل انکے کا لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
آگ مین گرے طوق اور زنجیر انکی جل گئی اور انکو کچھہ اثر آتش کا نہ پہنچا اس پاس انکے پھول کھل گئے
نار گلزار ہو گئی چشمہ آب شیرین پیدا ہوا سات دن وہان رہے نمرود نے محل پر سے دیکھا کہ ابراہیم
باغ مین خوش بیٹھے ہین فرشتے سے باتین کرتے ہین گرد اگرد انکے آگ جل رہی ہے پکارا کہ اے
ابراہیم خدا تیرا جسمین یہہ بڑی قدرت ہے جو ہم دیکھتے ہین بڑا خدا ہے ہم واسطے اسکے قربانی کرینگے
ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا میرا قربانی تمھاری قبول نہین کریگا جب تک کہ تم اپنے دین پر ہو
اخبار مین ہے کہ چار ہزار گائی نمرود نے قربانی کین اور ابر لائے ابراہیم سے ہاتھہ اٹھایا کشف الاسرار مین ہے

ع

کہ نزدیک محققوں کے خطاب یا نار کونی طرف آتش شوق محبت کے ہے کہ قلب خلیل میں شعلہ زن تھے خلیل نے
چاہا کہ سوزش ہو دعشق سے آہ بھر کر آتش نمرود ہی بجھا دے ندا آئی کہ اے آتش شوق سرد ہو اور آتش نمرود کے اوپر
سلامت رہ اوپر ابراہیم کے کیونکہ ہمنے حکم کیا ہے کہ آتش نمرودی میں معجزہ خلیلی سے چمن کھلاویں اور تو اسکو
سرد کر دے گی معجزہ ظاہر ہوگا اور اگر ابراہیم پر تو سلامت نہ ہوگی شعلہ نار اللہ الموقدۃ التی اسکو جلا دیگا پھر دعوت
کیا کریگا یہاں سے معلوم ہوا کہ آتش عشق سب چیز پر غالب ہے کوئی اسپر غالب نہیں ہے محبت کا وہ
شعلہ ہے کہ رافت سوا محبوب کے سب کو جلا دے ونجینٰہ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے
کہ مقام نمرود اور قوم اسکا تھا ولوطًا اور لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم کا تھا اور پہچایا ہمنے انکو الی الارض التی
بارکنا فیہا للعلمین طرف اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے عالموں کو یعنے دلالت شام اور برکت وہانکی
پیغمبروں کا پیدا ہونا تھا اور میوے اور پھل اور اناج اور پانی کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں آئے
اور لوط علیہ السلام موتفکات میں اور فرق درمیان ان دونوں بستیوں کے ایک دن رات کی راہ تھا ووھبنا
لہ اسحٰق اور دیا ہمنے ابراہیم کو اسحاق نام بیٹا بی بی سارہ سے کہ چچا کی بیٹی تھیں حضرت ابراہیم کی ویعقوب
نافلۃ اور دیا ہمنے اسکو یعقوب زیادتی اوپر سوال مانگنے کے یعنے ہم سے اسنے بیٹا مانگا تھا ہمنے پوتا بھی دیا
اور پوتا بھی دیا وکلًا جعلنا صالحین اور ہر ایک کو کیا ہمنے صالح یعنے چاروں کو وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا
واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ اور کیا ہمنے انکو پیشوا کہ خلق کو ہدایت کرتے ہیں ساتھ حکم
ہمارے کے اور وحی کیا ہمنے طرف انکے کرنا بھلائیوں کا اور برپا رکھنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا تخصیص نماز اور زکوٰۃ اسواسطے
ہے کہ نماز افضل عبادت بدنی ہے اور زکوٰۃ افضل عبادات مالی وکانوا لنا عابدین اور تھے واسطے ہمارے
عبادت کرنیوالے اخلاص سے ولوطًا اٰتینٰہ حکمًا وعلمًا اور لوط کو دیا ہمنے اسکو حکم اور علم ونجینٰہ من
القریۃ التی کانت تعمل الخبائث اور نجات دی ہم نے لوط کو اس بستی سے کہ تھے وہ بستی کہ کرتے تھے اہل اسکے کام گندے
اور اس بستی کا نام سدوم موتفکات میں سے تھے وہاں کے لوگ اغلامی اور راہ زن تھے ہمنے انکو ہلاک
کیا انھم کانوا قوم سوء فاسقین تحقیق وہ تھے قوم برے بدکار وادخلنٰہ فی رحمتنا اور داخل کیا ہمنے
لوط کو بیچ اہل رحمت اپنے کے یعنی بیچ محل رحمت اپنے کے کہ بہشت ہے انہ من الصالحین تحقیق لوط صالحوں
میں سے تھا اور قصہ لوط علی نبینا وعلیہ السلام پیچھے گذرا ہے ونوحًا اذ نادی من قبل اور یاد کر نوح کو جسوقت
پکارا پروردگار اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط سے علی نبینا علیہم السلام یعنے دعا ہلاک قوم کی فاستجبنا لہ فنجینٰہ
واھلہ من الکرب العظیم پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکے کے پس نجات دی ہمنے اسکو اور اہل بیت اسکے کو سختی
سے کہ طوفان تھا ونصرنٰہ من القوم الذین کذبوا بایٰتنا اور مدد دی ہمنے اسکو اوپر قوم اسکے کے یعنے غالب کیا

ہمنے اُسکو منکرون پر کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہمارے کو اِنَّہُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰہُمْ اَجْمَعِیْنَ تحقیق وہ تھے
قوم برے یعنے کافر اور برے سے برا کفر ہے پس غرق کیا ہم نے اُنکو سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ
اور یاد کر قصہ داؤد اور سلیمان کا جسوقت کہ حکم کرتے تھے وہ دونون بیچ کھیتی کے لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام جب
محکمہ مین بیٹھے تھے تو سلیمان علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہوتے تھے جسکا قضیہ فیصل ہو کر باہر نکلتا احوال پوچھ
لیتے تھے ایک دن ایلیا نام دہقان اور یوحنا نام چرواہا محکمہ مین آکر کہنے لگے کہ اے خلیفۃ اللہ ہمارا جھگڑا فیصل
کرو ایلیا نے کہا کہ میرے کھیت مین رات اسکی بکریان آپڑین سب کھا گئین یا یہہ کہا کہ میرے باغ کے انگور کھا
گئین یوحنا نے اقرار کیا داؤد علیہ السلام نے حکم کیا کہ اپنی بکریان ایلیا کے حوالہ کر انکی شریعت مین یوہین تھا
بعد انفصال کے جو نکلے دروازے پر سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا فیصلہ ہوا انھون نے بیان کیا سلیمان
علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی کہ انکو لئے محکمہ مین آئے اور باپ سے کہا کہ بکریون کو ایلیا کو دو کہ دودھ اور بچی
بالون انکے سے نفع لے اور کھیت یا باغ یوحنا کو دو کہ وہ غم کھاوے اور آباد کرے یہان تک کہ کھیت یا باغ مراد کو
پہنچے پھر یوحنا کی بکریان اسکے حوالے کرو اور ایلیا کا کھیت یا باغ اسکو دو تو کہ کوئی دونون مین سے بے نصیب
نرہے داؤد علیہ السلام نے یوہین حکم کیا سو اس قصہ کی حق تعالی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ یاد کر انکو
اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ جسوقت کہ جاکے کیا رات کو بیچ کھیت یا باغ کے بکریان ایک قوم کے وَکُنَّا لِحُکْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ
اور تھے ہم واسطے حکم اُنکے کے شاہد یعنے ہم جانتے تھے جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ
پس سمجھا دیا ہمنے حکم کرنا سلیمان کو کہ گوسفند باغ والے کو دلوادے تو کہ اس سے فائدہ اٹھاوے اور باغ کو
والے کو دے تو کہ وہ رنج کھینچے اور تیار کرے بعد تیار ہونے کے باغ والا اپنا باغ لے لے اور گوسفندون والا اپنے گوسفند
اور حکم وہی تھا اس زمانے مین جو پہلے حضرت داؤد نے فرمایا تھا لیکن حق تعالی نے وحی کی سلیمان پر اور حکم قدیم
منسوخ کر کر حکم جدید ارشاد کیا موافق اُسکے سلیمان علیہ السلام نے امر کیا اور داؤد علیہ السلام نے بھی منسوخیت
پہلے حکم کے معلوم کر کر بھی نیا حکم کیا وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا اور ہر ایک کو یعنے داؤد اور سلیمان کو دیا ہمنے حکم
اور علم یا نبوت اور فہم احکام شریعت وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ اور مسخر کیا ہمنے ساتھ داؤد
پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے اللہ کی اُنکے موافق لکھا ہے کہ جو ذکر حضرت داؤد کرتے تھے پہاڑ بھی وہی کرتے تھے اور
یہہ معجزہ انکا تھا اور مسخر کیا ہمنے ساتھ اُنکے جانورون کو اور جو پاکی اللہ کی یہہ بیان کرتے تھے وہی مرغ بھی کہتے
ہین وَکُنَّا فٰعِلِیْنَ اور تھے ہم کرنیوالے ایسی چیزین اور ہماری قدرت کے آگے کچھ عجب نہین اگرچہ تمھارے
نزدیک عجب ہے صاحب انوار نے کہا ہے کہ بعضون نے سیر کی معنون مین تسبیح کو لکھا ہے یعنے جہان حضرت داؤد جاتے
تھے ساتھ پہاڑ ساتھ جاتے تھے اعتراض یہی ہے کہ انکے ساتھ چلنا پہاڑون کا قرآن مین مذکور نہین پھر کیا ضرور ہے

تسبیح کو حمل سیر پر کرین اور جو بعضے کہتے ہین کہ تسبیح کوہ اور مرغ کی زبان حال سے تھی اسمین تخصیص حضرت داؤد
کی کیا ہے تحقیق یہی ہے کہ پہاڑ اور مرغ موافق داؤد علیہ السلام کے تسبیح کہتے تھے اسطرح کہ کلمات اور حروف اسکے
سمجھہ مین سننے والون کے آتے تھے اور یہہ قدرت الہی کی آگے کچھہ عجب نہین ہے وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ
لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ اور سکہائے ہمنے داؤد کو کاریگری زرہ کی واسطے تمہارے تو کہ بچاوے تمکو لڑائی تمہاری سے
اور لنحصنکم بصیغہ متکلم بھی قرات ہے یعنے تو کہ بچاوین ہم قتل سے اور زخم سے تمکو فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ پس کیا ہو
تم شکر کرنیوالے اس نعمت پر سمجھہ لیجئے کہ یہہ امر ہے استفہام کی شکل مین یعنے شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت اس پہناوے کے
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد تند کو
چلتے تھے ساتھہ حکم اسکے کے طرف اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے یعنے ولایت شام اور تندی باد کی
یہہ تھی کہ تخت سلیمان اٹھاکر ایک دن مین ایک مہینے کی راہ لیجاتی تھی تلخیص مین ہے کہ ولایت شام مین تدمر نام
ایک شہر جنون نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے تخت آپ کا باد اڑا لیجاتی تھی اور مختار القصص
مین ہے کہ صبح کو تدمر سے نکلتے قیلولہ اصطخر فارس مین کرتے شام کو بابل مین آٹھرتے پھر صبح کو بابل سے چل قیلولہ اصطخر
فارس مین کر کر شام کو تدمر مین آن پہنچتے تھے وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ اور ہین ہم ہر چیز کو جاننے والے وَمِنَ
الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ اور مسخر کئے ہمنے واسطے سلیمان کے دیوون مین سے وہ
جو غوطہ مارتے تھے واسطے اسکے دریا مین جواہر اور نفیس چیزین نکالنے کو اور کرتے تھے بہت سوا اسکے غواصی کے
جیسے محل بنائین اور نادر نادر صنعتین ہین وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ اور تھے ہم واسطے دیوون کے نگہبان تا کہ فرمان
سلیمان سے نہ نکلین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب بن اموص بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحق بن ابراہیم
علیہ السلام کو کہ حق تعالی نے اسکو مال بہت دیا تھا اور بہوت دیکر زمین شام مین بیچ ولایت منسیہ کے بہت دن رات
عبادت کرتے تھے اور نیکیون ہی سے سروکار تھا ابلیس نے اسپر حسد کیا اور اللہ سے مناجات کی کہ الہی بندہ تیرا
فراخی رزق کی اور کثرت اولاد کی رکھتا ہے اگر اسکو تنگی اموال و اولاد مین مبتلا کریگا تو راہ سے تیرے پھر جاویگا اور وہ
کفران نعمت کا اختیار کریگا حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ ایسا نہین یہہ بندہ پسندیدہ میرا ہے اگر ہزار بار آزماونگا خالص نکلیگا
بیت یہہ عشق مین ثابت ہون کہ گر سر بھی کٹیگا تو بھی نہ قدم شمع صفت یہان سے ہٹیگا بعضون نے لکھا ہے
کہ ابلیس نے کہا کہ مجھے اسکے مال اور تن اور فرزند پر مسلط کر کہ حقیقت حال ظاہر ہوجاوے حق تعالی نے ابلیس کو اسکے
ظاہر پر مسلط دیا اسنے شیطانون کو سپرد کر دیا وہ انکی خرابی کی طرف مشغول ہوئے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ حق تعالی اسطرح سے
رنج اسپر لایا اونٹ صاعقہ سے ہلاک ہوگئے گوسفند پانی مین بہہ گئے کہیتے ہواے گرم سے سوکھہ گئے سات پسر اور تین دختر
دیوار کے تلے دب گئے بدن پک گیا متعفن ہوکر کیڑے پڑگئے جو لوگ مومن تھے مرتد ہوگئے جسکے گھر اور گانوئین بہہ جاتے

تھے وہ اپنے وہان سے نکال دیتا تھا بی بی انکی رحیمہ یوسف علیہ السلام کی پوتی انکی خدمت مین سات برس واسطے
سات مہینے سات دن سات ساعت اسی محنت مین مبتلا رہے بعضون نے تیرہ برس بعضون نے اٹھارہ برس
بھی کہے ہین حق تعالی نے واسطے تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیم کے انکا صبر بیان فرمایا کہ یاد کر قصہ ایوب کا
اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ جسوقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو تحقیق مجھکو پہنچی ہے ایذا اور تو
مہربان بڑا ہے مہربانونکا سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے حضرت ایوب کے حق مین فرمایا ہے اِنَّا وَجَدْنَاہُ صَابِرًا اور اِنِّی مَسَّنِیَ
الضُّرُّ منافی اسکی ہے کیونکہ شکایت رنج سے بےصبری ہے جواب اسکے بہت ہین اول تو یہی ہے کہ شکایت وہ ہے جو
غیر سے ہو محبوب سے اپنا عرض احوال رنج کرنا شکایت ہی نہین دوسری یہہ ہے کہ شکایت اپنے رنج کی نہین کی بلکہ شیطان
نے انکو اگر کہا کہ تو مجھکو سجدہ کرتا کہ یہہ بلا تجھہ سے دفع کردون اس بزرگی شیطان کے شکایت کی ہے بعضون نے کہا ہے
کہ جو لوگ ایمان لائے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر اسمین بھلائی ہوتی اس برائی مین مبتلا ہوتا اس بات سے انھون غمگین ہوکر
یہہ کلام کیا یا ایسے ضعیف ہوگئے تھے کہ نماز فرض کا قیام دشوار تھا اسواسطے کہا یا کیڑے بدن کھاتے کھاتے دل اور زبان
کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی دو عضو محل توحید اور تمجید ہین انھون اسکے فوت ہونے سے ڈرکر یہہ کلمہ کہا یا بی بی نے
انکی ناچاری سے گیسو اپنے بیچ کر قوت انکے واسطے خریدا انھون اس بات سے آگاہ ہوکر انی مسنی الضر کہا حقائق سلمی مین
ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چالیس دن وحی انپر نہین آئی تھی اسواسطے یہہ کہا بعضون نے کہا ہے
کہ ان کیڑون مین سے جو انکے بدن مین پڑے تھے ایک زمین گرم پر گرکر تڑپتا تھا انھون اٹھاکر پھر بدن مین رکھہ لیا اسنے سمجھا
کہ یہہ باختیار کتولنے مین ایسا کاٹا کہ وہ متحمل نہوسکے بے اختیار یہہ لفظ بول اٹھے بعضے کہتے ہین کہ ہر سحر کے واسطے ملک و بشر
جناب الہی سے یہہ خطاب ایوب مکروب کو پہنچتا تھا کہ ای بیمار ہمارے کیسا ہے تو حضرت ایوب شوق ذوق
اس پوچھنے کے سننے کو وہ بلا اپنے جان پر لیتے تھے اور خوش رہتے تھے **بیت** تو آئی عبادت کو نوصد سال باامید
کیا عیش سے بیمار نیز اعمر گذاری جس صبح یہہ مرہم جراحت ایوب پر نہ لگا بے اختیار بصد اضطرار کہا انی مسنی الضر محققون
نے کہا ہے کہ شکایت ساتھہ اسکے تھی نہ اسکی تھی نہ اس سے بحر الحقائق مین ہے کہ بشریت ایوب ضرر جسمانی سے
نالان ہوئے لیکن روحانیت انکی بمشاہدہ جمال اسکے مین جسنے ضرر پہنچایا خوش تھے اور عین بلا مین عنایت دیکھتے
تھے اسیواسطے زبان جسدی انکی انی مسنی الضر کہا اور زبان روحی سے وانت ارحم الراحمین لطائف قشیری مین
ہے کہ یہہ بات بوجہ اعتراض بحکم قضا و قدر نہین بلکہ بواسطہ ضعف اور عجز بشری ہے کیونکہ منقول ہے کہ کیونکر منقول ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت ایوب پاس آئے اور کہا کہ کیون چپ بیٹھے ہو کیا نہ کروگا مین مگر صبر کہا بلائین خزاین حق مین
بہت ہین تجھہ سے نہ تحمل ہوسکے کا اللہ سے عافیت چاہ ایوب علیہ السلام نے یہہ کلمات کہے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا
مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰہُ اَہْلَہٗ وَمِثْلَہُمْ مَّعَہُمْ پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکی کے پس کھول دی یعنے دور کی ہمنے

جوکچھ

جو کچھ تھی اسکو ایذا یعنے شفا دی ہمنے اسکو مرض سے شرح اسکی سورہ ص مین آویگی اور دی ہمنے اسکو اولاد اسکی اور تنا سند انکے
ساتھ انکے یعنے اس اولاد کو زندہ کیا اور سات بیٹے اور تین بیٹیان اور دین ہم شکل اسمین ابن عباس رض سے منقول ہے
کہ اولاد اور اموال اونکو دو چند عنایت کی اور ابر سرخ یا سفید بھیجکر ملخ زرین اونپر برسائے لکھا ہے کہ تین دن تک
انکے حویلی کے گرد برستے رہے رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ یہہ ایوب سے کہا ہمنے مہربانی کرکر اپنے طرف سے
اور نصیحت واسطے عبادت کرنیوالون کے تو کہ صبر کرین جیسے ایوب نے کیا اور جزا پاوین جیسی اُنے پائی وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ
وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر اسمعیل اور ادریس اور صاحب نصیب کو کہ الیاس یا یوشع یا ذکریا علیہم السلام تھے اور وجہ تسمیہ کی
یہی ہے کہ حق تعالی کیطرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ کفل بمعنی ضعف ہے یعنے عمل انکے برابر اعمال انبیاء زمان انکی کے
تھی اور کفل بمعنی ضمانت بھی ہے بعضون نے لکھا ہے کہ الیسع الیاس سے متکفل ہو کہ امر دین پر قیام کرین بعد جانے انکے
اسواسطے ذو الکفل لقب پایا امام محی السنہ اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ ایک نبی پر بنی اسرائیل کے وحی آئی کہ مین چاہتا ہون
کہ روح تیری قبض کرون تو بنی اسرائیل سے کہہ کہ جو کوئی ہر رات جاگے عبادت مین بے قصور اور ہر دن روزہ رکھے بے فتور اور لوگون
مین حلم کرے نہ غصہ ملک اپنا مین اسکو دیتا ہون اس پیغمبر نے یہہ بات کہی ایک شخص جوان کھڑا ہو کر کہنے لگا انا الکفل بہذا
اس پیغمبر نے اسکو بادشاہت دی اسنے وعدہ وفا کیا خلعت پیغمبری سے مشرف ہوا حق تعالی نے اسکو ذو الکفل فرمایا كُلٌّ
مِّنَ الصَّابِرِينَ سب یہہ پیغمبر اسمعیل اور ادریس اور ذو الکفل تھے صابرون سے اور مشقت تکلیف کے پانچہ زمانے
کے اسمعیل علیہ السلام مکہ مین رہتے کہ ویران بن کھیتی کا تھا اور صبر کیا ادریس علیہ السلام مدت تک لوگون کو دعوت کرتے
رہے وہ ایمان نہ لائے لکے ایذا پر صبر کرتے رہے ذو الکفل علیہ السلام نے ان چیزون پر جنکے متکفل ہوئے تھے صبر کیا
وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے انکو بیچ رحمت اپنے کے کہ نبوت ہے یا نعمت آخرت ہے إِنَّهُم
مِّنَ الصَّالِحِينَ تحقیق وہ تھے صالحون سے وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ
فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور یاد کر مچھلی والے کو یعنے یونس کو جسوقت گیا غصہ کہا کر اپنے قوم پر
کہ دعوت اسکی نہ مانے یا اپنی جان پر غصہ ہو کر راہ مین کہ بے حکم اللہ کے نکلا تھا یا وعدہ عذاب پورا اور عذاب آنے مین
دیر دیکھی جانا کہ امت دروغ گو سمجھیگی انمین سے نکلا پس گمان کیا یعنے اس سے فعل اس شخص کا صادر ہوا کہ گمان کرے ہے
کہ نہ تنگ کرینگے ہم اوپر اسکے راہ چلنا پس ہمنے لی چیز اسکو ماہی مین قید کر دیا پس پکارا بیچ اندھیرونکے کہ اندھیرا رات
کا اور شکم ماہی کا اور دریا کا تھا یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو عجز سے تحقیق مین ہی تھا ظالمون سے کہ ظلم اپنی جان
پر کر کر آپ ہجرت کر آیا حدیث مین ہے کہ کوئی وہ کہہ والا ساتھ اس کلمہ کے نہین دعا کریگا مگر قبول ہوگی دعا اسکی فَاسْتَجَبْنَا
لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ پس قبول کیا ہمنے واسطے یونس کے اور نجات دی ہمنے اسکو غم سے کہ مچھلی کو حکم کیا اسنے اپنے
پیٹ سے نکال کر کنارے دریا کے ڈال دیا وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ۵ اور جیسے اسکو غم سے نجات دی اسیطرح سے

نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو اور قصہ مچھلی اور دریا کا سورۂ الصافات میں آویگا وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا
تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ اور یاد کر زکریا کو جس وقت پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو اے رب میرے مت چھوڑ مجھکو اکیلا
بن فرزند کے کہ میراث لے میری اور تو بہتر وارثوں کا ہے بیت گر نہ دیگا مجھکو وارث تو بھی میں غمگین نہیں کیونکہ حق یہ ہے
کہ یارب انت خیر الوارثین فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ پس قبول کیا ہمنے واسطے اسکے دعا
کو اسکے اور دیا ہمنے اسکو یحیی نام بیٹا کہ زندہ ہوا اُس سے دین اور درست کر دی ہم نے واسطے اسکے بی بی اسکی
ایشاع بنت عمران واسطے ولادت کے بعد بڑھاپے کے یا بد خلق تھی خوشخو کر دی إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي
الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا تحقیق یہ پیغمبر جو مذکور ہوے تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیوں کے اور پکارتے تھے ہمکو از روے
رغبت کے اور ڈر کے بیت رکھتے رغبت ثواب سے ہے میری اور ڈرتے عتاب سے تھی میری وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ
اور تھے واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالے بیت جسقدر ہو دلا نیاز تو کر ناز اُس سے چاہیے نہ ناز تو کر کشف الاسرار میں
ہے کہ جو کوئی نیاز طرف اسکے لاوے وہ اسکو تونگر فرماوے اور جو کوئی ناز ساتھ اسکے کرے وہ اسکو عزیز کرے بیان
نیاز وکانوا لنا خاشعین ہے اور نشان ناز ون میں مثل ورب العرش معبودی ہے بیت بسوئے یار جو
منسوب ہے نیاز میرا تو اہل چرخ و زمین پر کیوں ہو ناز میرا وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا اور یاد کر اُس عورت کو کہ نگاہ
رکھا اُسنے شرمگاہ اپنے کو حلال اور حرام سے مراد اس سے حضرت مریم بنت عمران ہیں رضی اللہ عنہا کہ کسی مرد نے انکو
مس نہیں کیا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ پس پھونک دیا ہمنے بیچ پیراہن یا دامن اسکے
روح سے جو امر ہمارے سے ہے یعنے روح مسیح اسکے اندر بھر دی وجعل اور کیا ہمنے اسکے قصہ کو اور بیٹے اسکے کے
قصہ کو یعنے عیسی کی نشانی واسطے عالموں کے اگر سوچیں تو معلوم کریں کہ بن باپ بیٹا پیدا ہونا محض پھونک سے صانع
مطلق کے کمال قدرت پر دال ہے إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً تحقیق یہ ہے ملت توحید اور دین اسلام کہ واجب ہے
اوپر تمہارے استقامت اسپر ملت ایک یعنے اختلاف نہیں ہے اسمیں بلکہ سب انبیا اسی پر تھے اور اصل توحید میں
متفق تھے وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ اور میں پروردگار تمہارا ہوں پس عبادت کرو میری نہ غیر میرے کے وَتَقَطَّعُوا
أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ اور کاٹ لیا یعنے انہوں نے کام دین اپنے کا درمیان اپنے یعنے فرقے فرقے ہوگئے جیسے یہود اور
نصاری اور ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگا كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ سب یہ فرقے طرف ہمارے پھر آنیوالے ہیں
اور ہم موافق اعمال انکے کے انکو جزا دینگے فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ پس جو کوئی عمل کرے بھلائی سے
اور حال انکا وہ ایمان والا ہو پس نہیں ہی قدر سے واسطے سعی اسکے کے یعنے عمل اسکے ضایع نہیں کرینگے ہم وَإِنَّا
لَهُ كَاتِبُونَ ٥ اور تحقیق ہم واسطے اسکے لکھنے والے ہیں نامہ اعمال میں یعنے ہمارے فرشتے لکھتے ہیں کوئی عمل نہیں
چھوڑنے کے بیت نیک کاروں کا عمل رفت کوئی ضایع نہیں لا یضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا
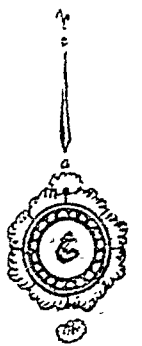
أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور منع ہے اوپر اس بستی کے کہ ارادہ ہلاک کیا ہمنے اسکو یہہ کہ وہ پھرین طرف دین کے یعنی حرام
ہے اوپر ان لوگون کے جنکے ہلاک کرجانے ہمنے یہہ کہ دین کی طرف رجوع کرین واسطے تلافی اعمال اور تدارک احوال
کے سمجھ لیجئے کہ لا یہان زائد ہے اور بعضون نے اصلی کہا ہے اور یہہ معنی ٹھہرائے ہین کہ منع ہے اوپر مالکون کے
یہہ کہ وہ نہ رجوع کرین طرف حشر کے واسطے حساب کے بلکہ آوینگے اور حساب دینگے یا حرام کی معنی لازم کی ہین یعنے لازم
ہے ہلاک ہون پر یہہ کہ وہ نہین پھیرینگے طرف اس عالم کے بلکہ گور عذاب پاوینگے حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ
وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ یہان تک کہ جب کھولے جاوین یاجوج اور ماجوج یعنی قیامت تک
کہ کھلنا سد یاجوج اور ماجوج کا علامت قیامت ہے اور وہ یاجوج اور ماجوج ہر ایک اوجال سے دوڑتے ہوینگے
تو کہ سب عالم کو گھیر لین اور قصہ انکا سورۂ کہف مین گذرا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور نزدیک آوے وعدہ سچا کہ قیامت آینگا ہے پس ناگہان قصہ یہہ ہے کہ چڑھ رہے ہین آنکھین ان لوگون
کی کہ کافر ہوئے ہون قیامت سے اور کہتے ہین يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ای واے
ہمکو تحقیق تھے دنیا مین بیچ غفلت کے اس دن اور اس حال سے بلکہ تھے ہم ظالم اوپر جانون اپنے کے کہ باتین پیغمبرون
کی نمانین إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ تحقیق تم اے مشرکون اور وہ جسکی عبادت کرتے
ہو تم سوا اللہ کے ایندہن ہو دوزخ کے أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ تم بتون سمیت واسطے دوزخکے آنیوالے ہو سمجھ لیجئے کہ
بتون کے جلانے مین حکمت یہہ ہے کہ عذاب بت پرستون کو زیادہ ہوگا کیونکہ انکے ڈالنے سے آگ اور دہکے
گی اور زیادہ جلاویگی اور دوسری ذلت بت پرستون کی ہوگی کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ برے جلتے ہونگے لَوْ كَانَ
هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا اگر ہوتے یہہ بت معبود جیسے مشرک گمان کرتے ہین نہ آتے دوزخ کے پاس
کیونکہ خدا عذاب دینے والا ہے عذاب دیا گیا نہین وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ اور سب بت اور بت پرست
بیچ دوزخکے ہمیشہ رہنے والے ہین لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ واسطے انکے بیچ دوزخکے
چلانا ہے اور وہ بیچ اسکے نہ سنینگے بات خوشی کی لکھا ہے کہ جب آیت وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل
ہوئی آتش غضب مشرکان عرب مین بڑے ابن زبعری نے کہا کہ قسم رب کعبہ مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ
کرتا ہون پس حضرت سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ جسکو سوا اللہ کے پوجتے ہو وہ دوزخ مین جاویگا عزیر کو یہود اور عیسی کو نصاری
اور فرشتون کو بنی ملیح پوجتے ہین وہ دوزخ مین جاوینگے تو ہمارے بت بھی جاوین یہہ آیت اتری کہ إِنَّ الَّذِينَ
سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہوچکا واسطے انکے ہماری طرف سے وعدہ نیک کہ توفیق طاعت
یا بشارت جنت ہے اور وہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ ہین علیہم السلام روایت ہے حضرت علی رض سے کہ خطبہ مین یہہ
آیت پڑھی اور کہا کہ اسی مین ہون اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن وقاص اور عبیدہ بن جراح اور

عبد الرحمن عوف اور سعید کہ پر نماز پڑھی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہے اُولٰئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ یہہ لوگ اس سے دور
کئے گئے ہین یعنے دوزخ مین نہین جائینگے بحر الحقائق مین ہے کہ سبق عنایت بدایت مین موجب ولایت ہے
نہایت مین بیت جو ازل مین نیک ہے وہ یہان ہے نیک اول و آخر ہے رافت آخر ایک لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا
نہ سنینگے وہ دور سے کی دوزخ سے کھٹکا دوزخکا کیونکہ وہ اعلاے علیین مین ہونگے اور دوزخ اسفل السافلین ہے
وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُوْنَ اور وہ بیچ اسکے کہ چاہینگے جی انکے ہمیشہ رہنے والے ہین لَا یَحْزُنُهُمُ
الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ نہ غمگین کریگا انکو وہ ڈر بڑا یعنے فرشتونکا قول لا بشری کہ وہ یہہ کلمہ سنینگے ہین یا جب کہینگے وا مَازُوا الْیَوْمَ
یہہ غمگین ہونگے کیونکہ طرف راست کے متوجہ بہشت ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ڈر بڑا اسوقت ہوگا کہ موت کو
بہیئت املح کی شکل بلندی پر کھڑا کر کر ذبح کرینگے اور ندا ہوگی کہ اے دوزخیو ہمیشہ رہو دوزخ مین نہین ہے موت اور
بہشتیو رہو بہشت مین اور نہین موت دوزخی غم کرینگے بہشتی خوشی وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اور لینے آوینگے انکو
فرشتے آسدم کہ قبرون سے نکلینگے اور کہینگے هٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یہہ ہے دن تمہارا وہ جو تھے
تم وعدہ دئیے جاتے دنیا مین یعنے اے عابدو یہہ روز ثواب اور کرامت تمہاری کا ہے اور اے عارفو یہہ دن تماشے
اور فرحت تمہاری کا ہے بیت عابدون کو وہان ہی گلگشت جنان عاشقون کو ہے تماشائے لقا دید حور العین
ہے انکو نصیب انکو میرا رجمال کبریا یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ یادکر اس دن کو کہ لپیٹ لیوینگے
ہم آسمانکو جیسا لپیٹا ہے طومار رقعونکو یا سجل نام کاتب کا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یا نام فرشتے کا ہے
کہ کرام الکاتبین نامۂ اعمال لکھکر اسکے حوالہ کرتے ہین وہ لپیٹتا ہے کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ جیسے شروع کی تھی ہمنے
پہلے پیدایش دوبارا کرینگے ہم اسکو اور ہماری قدرت کے آگے وہ بھی آسان تھا یہہ بھی سہل ہے وَعْدًا عَلَیْنَا
وعدہ کیا ہمنے ساتھ اعادہ کے وعدہ کرنا اوپر ہمارے ہی وفا کرنا اسکا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ تحقیق ہم ہین کرنیوالے
اسکے بے شبہ جیسے پہلے وجود مین لائے ہم واسطے معرفت کے دوبارا موجود کرینگے ہم واسطے مکافات کے وَلَقَدْ
کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ اور البتہ تحقیق لکھ دیا ہمنے بیچ زبور کے کہ داؤد علیہ السلام پر
اُتاری پیچھے توریت کے یا بعد اسکے کہ توریت مین لکھا تھا زبور مین لکھ دیا ہمنے یہہ کہ زمین بہشت کی میراث
پکڑینگے انکو بندے میرے نیک یعنے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عام ایمان والے اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا
لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ تحقیق بیچ اسکے جو بیان کین ہمنے خبرین اور نصیحتین اور وعدے البتہ مطلب کو پہنچا دینا ہے واسطے
قوم عبادت کرنیوالون کے مراد امت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ اخبار اور مواعظ قرآن کفایت کرتے ہین
اسکو بیچ پہنچا دینے کے منزل مقصود کو وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم مگر رحمت واسطے عالمون کے سمجھ لیجئے کہ واسطے مومنون کے یہہ رحمت ہین کہ انکو ہدایت کی اور واسطے کافرونکے

یہہ رحمت ہین کہ عذاب استیصال سے بچایا کشف الاسرار مین ہے کہ رحمت آپ کے سے ہے کہ امت کو کسی مقام پر نہین بھولے نہ مکہ معظمہ مین نہ مدینہ منورہ مین نہ مسجد حرام مین نہ ہجرت کے مقام مین بلکہ بالائے عرش مقام قاب قوسین مین یاد فرمایا اور السلام علینا و علی عباد الله الصلحین بوقت فاوحی الی عبده ما اوحی مغفرت گنہگاران امت کی طلب کی بہشت طلب بخشش امت وہان کی ہم گنہگار و نہ رافت وہان کی یہہ تضرع پئے رحمت وہان کی کہ سب امت کی کرامت وہان کی وا وہان بھی بنا خیال امت کا بھولے او سپاہی نہ حال امت کا کہین ہووین تو نہووین ایسے یہہ ہمارے ہین پیغمبر جیسے مست وصل کے جدرم محو سے تب بھی غافل ہوئے اس محو سے یعنے کہتے تھے ہی یا اللہ بخش دے میری سب امت کی گناہ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کافرون کو سوا اسکے نہین کہ وحی کیا جاتا ہے طرف میرے یہہ کہ معبود اکیلا ہے یعنے نہین وحی کی گئی طرف میرے بیچ امر الٰہی کے مگر وحدانیت اسکے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس کیا ہو تم اطاعت کرنیوالے موافق وحی کے جو مجھ پر آئی ہے وحدانیت اللہ سے سمجھ لیجئے کہ یہان استفہام بمعنی امر ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ پس اگر پھر جاوین توحید سے پس کہہ خبردار کر دیا مین نے تمکو اوپر برابری کے یعنے دین اور تم علم مین اسبات کے جو کہے تمکو برابر مین موضح مین ہے کہ خبردار کر دیا مین نے تجھکو اس چیز سے جو مجھ پر وحی ہوئی اور تمیز ظاہر ہوا اور مومن اور کافر مساوی ہوئے وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اور نہین جانتا مین کہ نزدیک ہے یا دور ہے جو وعدہ دیئے جاتے ہو تم ساتھہ اسکے یعنے قیامت یا غلبہ مسلمونکا اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے پکار نیکو بات سے کافرون کے طعن اسلام مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم حسد سے پیغمبر کے اور کینہ سے مسلمانون کے وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور نہین جانتا مین شاید کہ تاخیر موعود مین یا در سزا اعمال تمھارے کے پہنچنے مین آزمائش ہے واسطے تمھارے اور فائدہ ایک مدت تک کہ اجل مقدر پہنچے قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ کہا پیغمبر نے اور قل بصیغہ امر بھی قرات ہے یعنے کہہ ای پروردگار میرے حکم کر ساتھہ حق کے درمیان میرے اور اہل مکہ کے وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ اور پروردگار ہمارا مہربان ہے اوپر مخلوق اپنے کے مدد مانگا گیا ہے یعنے اس سے مدد مانگتے ہین اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم جھوٹ اللہ پر کہ اسکی اولاد ٹھہراتے ہو اور مجھکو ساحر بناتے ہو اور قرآن کو شعر یا اوپر اس چیز کے جو کہتے ہو تم عذاب موعود اگر حق ہے کیون نہین آتا ہمیں یا اسلام کا اٹھہ جانا چاہتے ہو تم حاصل یہہ ہے کہ تمہارے بیہودہ کلام پر اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اسکے رد ہونے کو اعانت طلب کرتے ہین ہم

بیت

وہی ہے مستعان اپنا وہی ناصر اپنا ہے ہمین کچھ ڈر نہین دشمن اگر کافر ہمارا ہے

سورہ حج مکی ہے مگر چھہ آیتین ہذان خصمان سے تا الی صراط الحمید مدنی ہین بعضون نے دو آیتین مدنی کہے ہین ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف اور اذن للذین الخ اٹھتر آیتین ہین یا چہتر آیتین ہین یا چھتر یا چوہتر یا ہتر زیادہ ایک ہزار دو سو اکیانون کلمے ہین پانچ ہزار دو سو نوے حرف ہین فواصل اسکی اطق نظم سے جدہین نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ

انبیا کے یہہ ہی کہ مقطع مین سورۂ انبیا کے حد فائدہ اٹھانا کفار کا تا بہ اجل مقدر بیان کیا کہ انتہائے دنیا ہی اور مطلع مین
اس سورۂ حج کے ذکر زلزلہ قیامت فرمایا کہ منتہائے دنیا ہی اور یہہ ہی ربط ہی کہ سورۂ انبیا مین توحید خدا کی اور نبوت
اور معجزے انبیا کے اور خبرین پہلون کے اور تنبیہ حاضرون کے اور ہلاکت کافرون کے اور نجات مومنون کی مذکور تھی
اس سورۂ حج مین بھی یہی بیان ہے اور زیادہ اسپر حج اور عبادات اور امر معروف اور نہی منکر مذکور ہی واللہ اعلم

سورۃ الحج مکیہ وھی ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ثمان و سبعون اٰیۃ

یا ایھا الناس اتقوا ربکم اے لوگو ڈرو عذاب پروردگار اپنے سے خطاب عام ہی سب مکلفون کو اور وہ جو بیان
خدمت کرتے ہین کہ خطاب تقوی کا کہ خطاب شرایع ہی متوجہ طرف کافرون کے نہین ہوتا اسکا جواب یہہ ہے
کہ خطاب شرایع علاحدہ ایمان سے نہین ہوتا اور ایمان کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہی چنانچہ یا بنی اسرائیل اذکروا مین
وامنوا بما انزلت اور اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین ہی کفار کو امر شرایع بانضمام امر بایمان آیا ہے
ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہی بڑی یعنے ہلا دینا قیامت کا زمین کو بری ڈر کے بات ہے
اسناد تحریک کی طرف قیامت کے مجازی ہے اور زلزلہ علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے شمس کے
مغرب سے واقع ہوگا زاد المسلمین مین ہے کہ پہلے نفخۂ اولی سے زمین ہلیگی اور آواز آسمان سے آویگی کہ یا ایھا
الناس اتی امر اللہ اے لوگو آیا حکم ربانی پس خوف عظیم خلائق مین پیدا ہوگا ۔ بیت کیونہ ہو لوگون بڑا خوف
وبیم زلزلہ الساعت شیء عظیم یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت جسدن دیکھنگے زلزلہ کو بھول جاویگی
ہیبت سے ہر دودھ پلانے والی جسکو دودھ پلایا تھا باوجود اس بیخبری کے کہ دائی کو پلانے پر ہوتی ہے و
تضع کل ذات حمل حملھا اور ڈال دیوے گی ہر حمل والی حمل اپنا وتری الناس سکری اور دیکھیگا تو لوگون کو مست
یعنے ہیبت سے اُس دن کے مستون کی طرح لوگون کی عقل اور تمیز جاتی رہیگی وما ھم بسکری اور نہون کے وہ مست
حقیقت مین کیونکہ زوال عقل دہشت اور حیرت سے ہستی ہوتی اگرچہ بظاہر لیکن لوگون کے ہستی دکھائی ہی
پس حقیقت مین وہ مست نہونگے ولکن عذاب اللہ شدید اور لیکن عذاب اللہ کا سخت ہی اسکے ڈر سے بدحواس
معلوم ہونگے ومن الناس من یجادل فی اللہ اور بعضے لوگ وہ شخص ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ کتاب خدا کے جیسے نضر بن حارث
کہ کہتا تھا ان ھذا الا اساطیر الاولین یا بحث کرتے ہین بیچ قدرت حق کے جیسے ابی بن خلف کہ حشر کا منکر تھا
بغیر علم بغیر جاننے اور پہچاننے کے اور بن حجت اور دلیل کے ویتبع کل شیطن مرید اور پیروی کرتا ہی جھگڑنے مین
یا اب حال مین ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل مین کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویھدیہ الی عذاب السعیر
لکھا گیا ہے اوپر اس شیطان کے لوح محفوظ مین یہہ کہ شیطان جو کوئی دوست رکھے اسکو اور پیروی اسکی کرے پس تحقیق
شیطان گمراہ کرتا ہی اسکو اور راہ دکھاتا ہی اسکو طرف عذاب آگ کے یعنے اپنے دوست کو ایسے کام سکھاتا ہی

جس کے عوض میں دوزخ میں پڑے بعضوں نے کہا ہے کہ ضمیر علیہ کی راجع طرف مجادل کے یعنے حکم کیا ہے اللہ نے
اور جھگڑنے والے کے یہہ کہ جو کوئی پیروی کرے دوزخ میں جاوے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا
خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اے لوگو یہہ خطاب
کافروں کو ہے جو منکر حشر کے ہیں اگر ہو تم بیچ شک کے پھر جی اٹھنے سے تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو پس تحقیق ہم نے
پیدا کیا ہے تمکو یعنے پدر تمہارے کو مٹی سے اور فرع اسکی ہو پھر تمکو نطفہ سے پھر لوہو جمے ہوئے سے پھر لوتھی صورت
بنی ہوئی اور بن بنی ہوئی سے سمجھہ لیجیے کہ مخلقہ وہ ہے جو تمام خلقت ہو اور غیر مخلقہ وہ ہے جو ناتمام ہو اور بعضے اجزا میں
اسکے نقصان ہو یا مصور اور غیر مصور ہو چنانچہ ترجمہ میں گذرا اور ایک حال سے دوسرے حال پر پیدا کیا ہم نے تمکو واسطے
لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تو کہ بیان کریں ہم واسطے تمہارے ابتدائے خلقت تمہاری تو کہ استدلال کرو تم مبداء سے اوپر
معاد کے یعنے جانو کہ جسنے بے مادہ پیدا کیا وہ پھر بارد گر پیدا کرنے میں عاجز نہوگا وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى اور ٹھہراتے ہیں ہم اسکو بیچ رحم کے جتنا چاہیں ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ اسکے پیدا ہونے کا ہے ثُمَّ
نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ پھر نکالتے ہیں ہم تمکو ماؤں کے پیٹوں سے بچے ناتوان پھر تربیت
کرتے ہیں ہم تمکو تو کہ پہنچو جوانیوں اپنے کو کہ تیس سے چالیس برس ہیں وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى
اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا اور بعضا تم میں سے وہ شخص ہے کہ قبض کیا جاتا ہے جوانی کو پہنچ کر یا پہلے جوانی
سے اور بعضا تم میں سے وہ شخص ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناکاری عمر کے تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھہ یعنے حالت
بچپنے کی پھر آوے جو کچھہ یاد کیا ہے سب بھول جاوے اور پھرنا آدمی کا نہایت سے طرف بدایت کے دلیل اعادہ
حیات کی ہے بعد حیات کے کہ جسکو یہہ قدرت ہے اسکو وہ بھی ہے اور پھر دوسرے بار واسطے دلیل پکڑنے کے اوپر
بعث کے فرماتا ہے وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ
اور دیکھتا ہے تو اے آدمی زمین خشک اور بے رونق مانند مردہ کے پس جسوقت اتارتے ہیں ہم پانی اوپر اسکے پانی ہلتی ہے
گیاہ سے اور پھولتی ہے اور اگاتی ہے ہر قسم روئیدگی سے تر و تازہ بہجت افزا پس جو قادر زمین مردہ کو پانی سے زندہ
کرنے توانا ہے کہ اجزائے مردہ جمع کر کر جیسا تھا ویسا بناوے پس یہہ اسکی قدرت سے کچھہ بعید نہیں ہے دو ایک کیا
لاکہہ بار بعث و نشور آب سے جو کرے ہے زندہ زمین اسکو مشکل حیات خلق نہیں حکم ان اسکے جان عود حیات
جو کہ پانی سے ہے اگائے نبات ذٰلِكَ یہہ جو مذکور ہوا انسان کا پیدا ہونا اور احوال بدلنا اور زمین کا بعد موت کے
جینا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یہہ سبب اسکی ہے کہ بتحقیق اللہ وہ مستحق
صفات کمال اور ثابت اپنی ذات میں اور واسطے اسکے ہے کہ وہی جلاتا ہے مردوں کو اور بہ سبب اسکے ہے کہ وہ اوپر
ہر چیز کے قادر ہے کیونکہ قدرت صفت ذاتی ہے اسکی یہہ نسبت سب مقدورات کے برابر ہے جیسا بعضے مردوں کو

زندہ کیا ویسا ہی سب مردون کے جلانے پر قدرت رکھتا ہے وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اور واسطے اسکے
ہے تو کہ جانین کہ قیامت آنیوالی ہے نہین شک بیچ آنے اسکے کے وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اور جانین
کہ اللہ اٹھاویگا ان لوگون کو کہ بیچ قبرون کے ہین موافق وعدہ اپنے کے تو کہ حساب انسے لے اور جزا انکو دے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بعضا لوگوں مین سے وہ شخص ہے کہ عناد سے جھگڑتا ہے
بیچ کلام خدا کے یا قدرت اسکے کے بغیر علم کے اور بغیر دلیل کے کہ راہ دکھاوے طرف مقصد کے اور بغیر کتاب روشن
کے کہ اس سے صواب اور خطا مین فرق معلوم سمجھ لیجئے کہ تکرار واسطے تاکید کے ہے یا مراد مجادل اول سے رؤسا
و کفار ہین جیسے نضر اور ابی اور ثانی سے مقلد انکے اور مجادلہ کرتا ہے بے سند دلیل کے یا وحی کے ساتھ محض تقلید
کے اور تقلید کے محض ثَانِيَ عِطْفِهٖ در الحال کہ موڑنے والا ہے شانے اپنے کو اور یہہ کنایہ تکبر سے ہے یعنے یہہ متعلد بتکبر
جھگڑا کرتا ہے لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے فرمانبرداری حق سے لَهٗ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ واسطے اسکے بیچ دنیا کے رسوائی ہے ساتھ قتل کے جیسے دن بدر کی
ہوے اور چکھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے عذاب جلن کے اور کہینگے ہم ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ
اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ رسوائی اور عذاب بسبب اسکے ہے کہ آگے بھیجا تیرا دونون ہاتھ تیرے نے یعنے کمایا
تو نے کفر اور گناہ سے اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندون اپنے کے صیغہ مبالغہ کا واسطے
کثرت بندون کے ہے لکھا ہے کہ گروہ اعراب مدینہ مین آکر ایمان لائے پس جسکو کچھ مرض ہوا اور بیٹا پیدا ہوا اور
مواشی اسکے بڑھے کہنے لگا کہ اسلام اچھا دین ہے ہمپر مبارک ہوا بسبب قبول اسکے کے ہمپر کیا بھلا ایمان
اپنے دل اسکا اسلام سے خوش ہوا اور جو معاملہ برعکس ہوا تو وہ ناخوش ہوا اسلام سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ ہمپر
نامبارک ہوا یہہ آیت اتری وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ عبادت
کرتا ہے اللہ کی اوپر انحراف اور اضطراب کے یا اوپر کنارے کے کھڑا دل ہلائے ہوئے فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ پس اگر پہنچے اسکو بھلائی مثل صحت اور غنا کے آرام پکڑے ساتھ عبادت کے اور ثابت رہے دین پر
وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ اور اگر پہنچے اسکو فتنہ مانند مرض اور فقر کے پلٹ جاوے اوپر منہ اپنے
کے یعنے جس طرف سے آیا اسطرف پھر جاوے اور مرتد ہوکر دین اسلام سے ہاتھ کھینچ لے بعضون نے اسباب
نزول مین اس آیتہ کے لکھا ہے کہ ایک یہودی ایمان لایا وہ اندھا ہوگیا اور مصیبت اسپر بہت آئی حضور نبوی
مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ اسلام مجھہ پر نامبارک ہوا مجھ سے پھیر لو آپ نے فرمایا کہ اسلام نہین پھیر لیا جاتا وہ مرتد ہوگیا
یہہ آیت اتری کہ جو کوئی دین سے پھیر گیا ہے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ٹوٹے مین دیا دنیا کو کہ مراد کو نہ پہنچا اور آخرت کو کہ عمل
ضایع ہوے ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ یہہ زیان دو جہان کا وہ ہے ٹوٹا یا نا ظاہر کیونکہ سب عقلمندون پر روشن ہے

کہ راستہ زبان عظیم نہیں حیثیت کی مال نہ اعمال نہ دیتا ہے نہ بن جب تاروشنی صدق ہی بے نور یقین ہے

دو جگ میں بجز خواری ذلت کے نہیں ہے رافت سمجھ اسکو بھی تم ان میں ہے یدعوا من دون اللہ ما لا یضرہ

وما لا ینفعہ پکارتا ہے اور عبادت کرتا ہے مرتد یا مشرک سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ ضرر دے اسکو اگر نہ عبادت

کرے اسکی اور نہ نفع دے اسکو اگر عبادت کرے اسکی ذلک ھو الضلل البعید یہہ عبادت وہی ہے

گمراہی دور مقصود سے یدعوا لمن ضرہ اقرب من نفعہ عبادت کرتا ہے اس شخص کی کہ ضرر اسکا کہ قتل دنیا

اور عذاب آخرت ہے نزدیکتر ہے نفع اسکے سے کہ توقع شفاعت کی اور توسل بدرگاہ کبریا ہے لبئس المولی ولبئس

العشیر البتہ برا ہے دوست بت اور برا ہے مصاحب ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا الصلحت جنت

تجری من تحتہا الانہار تحقیق اللہ داخل کریگا ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بہشتوں میں کہ

چلتے ہیں نیچے درختوں انکے کے نہریں ان اللہ یفعل ما یرید تحقیق اللہ کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے جزا سے

موحد اور مشرک سے لکھا ہے کہ ایک گروہ غطفان نے قبول اسلام ایمان میں توقف کیا کہ شاید کام محمد صلے اللہ علیہ

وسلم کا حل بحل ہو جاوے اور یہود سے ہماری دوستی نہ رہے اور انکی مدد بھی نہ پہنچے یہہ آیت اتری کہ من کان

یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ جو شخص گمان کرتا ہے یہہ کہ نہ مدد دیگا خدا پیغمبر اپنے کو بیچ دنیا کے

ساتھ رواج اسلام کے اور غلبہ اعدا کے اور بیچ آخرت کے ساتھ علوی درجات کے اور شفاعت کے فلیمدد بسبب

الی السماء ثم لیقطع پس چاہیئے کہ کھینچ لیجاوے ایک رسی طرف آسمان کے اور اسمیں اپنے اسکو باندھ دے

پھر چاہیئے کہ کاٹ ڈالے اس رسی کو اور گر کر مر جاوے یا رسی اپنے گلے میں ڈال لے کہ گلا گھوٹ جاوے

یا چاہیئے کہ لٹکاوے رسی آسمان سے پھر ہاتھ مار کر کاٹ جاوے راہ تو کہ آسمان کو پہنچ کر دفع نصرت

میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوشش کرے فلینظر ھل یذھبن کیدہ ما یغیظ پس دیکھے غور سے

کہ باوجود اس مشقت کے آیا لیجاویگا مکر اسکا اس چیز کو کہ غصہ میں لاتی ہے اسے پیغمبر کے کام سے اور اس

گمان سے کہ شاید مدد نہ دئے جاویں وہ وکذلک انزلنہ ایت بینت وان اللہ یہدی من یرید

اور جیسے یہہ کام بیان کیا ہمنے اسیطرح اتارا ہے ہم نے قرآن کو آیتیں روشن احکام اور اخبار میں اور تحقیق اللہ

راہ دکھاتا ہے ساتھ ان آیتوں کے یا ثابت رکھتا ہے ہدایت پر اس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے ان الذین امنوا

والذین ھادوا والصبئین والنصری والمجوس والذین اشرکوا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ کہ یہودی ہوے

اور ستارہ پرست اور ترسا اور گبر اور جو لوگ کہ شرک کرتے ہیں یعنی بت پرست ان اللہ یفصل بینہم

یوم القیمۃ تحقیق اللہ فیصلہ کریگا درمیان انکے دن قیامت کے ساتھ حکم محکم کے تو کہ سچا جھوٹا ظاہر ہو جاوے ان

اللہ علی کل شیء شہید تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہے اور سب احوال سے آگاہ ہے الم تر ان اللہ یسجد

لہٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ کیا نہیں دیکھا تو نے یہہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں واسطے اُسکے جو کوئی بیچ آسمانوں کے
ہیں فرشتے سجدہ طوع اور باقی سجدہ تسخیر اور جو کوئی بیچ زمین کے ہیں مسلمان سجدہ طاعت اور سجدہ عجز اور ذلت
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اور سجدہ کرتا ہے سورج ساتھہ طلوع اور غروب کے اور چاند
ساتھہ گھٹنے بڑھنے کے اور تارے ساتھہ ٹوٹنے جانے اور پہاڑ ساتھہ جاری کرنے چشموں کے اور درخت ساتھہ سایہ کے
اور چارپائے ساتھہ عجائب ترکیب کے اور بہت لوگوں میں سے سجدہ کرتے ہیں اسکو طاعت کا وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ
الْعَذَابُ اور بہت لوگوں میں سے نہیں کرتے سجدہ ثابت ہوا اوپر انکے عذاب سمجھہ لیجیے کہ حقیقت میں سر رکھنا زمین
پر سجدہ نہیں کیونکہ اگر کوئی استہزا سے پیشانی زمین پر دہرے حساب سجدہ میں نہ گنا جاوے بلکہ سجدہ شان
نیاز دل اور عجز بدن اور کمال تعظیم مسجود الیہ ہے پس ہر ذرہ عالم مخلوقات کبریا خاشع اور خاضع ہے بدلالت حال کہ افصح ہے
دلالت مقال سے بیت دیکھہ چشم دل سے ذرات جہان سجدہ میں اللہ کے ہیں ہر زمان وَمَنْ يُّهِنِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اور جسکو ذلیل کرے اللہ ساتھہ شقاوت کے یا ضلالت کے یا خذلان کے یا دخول نیران کے پس نہیں
واسطے اسکے کوئی عزت دینے والا ساتھہ سعادت کے یا ہدایت کے یا توفیق کے یا دخول جنت کے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ
تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے عزت اور ذلت سمجھہ لیجئے کہ یہہ چھٹا سجدہ ہے قرآن کا فتوحات میں اسکو سجدہ
مشاہدہ اور اعتبار کہا ہے آدمی کو چاہیے کہ یہہ نیاز تمام سجدہ بجالاوے تو کہ اہل کثیر میں داخل ہو کہ اہل سجود اور اقتراب
ہیں نہ دوسرے کثیر میں کہ مستحق عذاب اور عقاب ہیں بیت الٰہی جان میری بندگی سا زمین جائے بدن سے جائے
تو بس سجدہ نیاز میں جائے لکہا ہے کہ اہل کتاب گروہ اصحاب سے جھگڑتے تھے کہ پیغمبر ہمارے مقدم ہیں اور دین
ہمارا قدیم ہے ہم اچھے ہیں تم سے اصحاب نے جواب مخ دیا کہ ہم اپنے پیغمبر کی اور تمہارے پیغمبر کی تصدیق کرتے ہیں
اور تمہارے کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور تم باوجود اسکے کہ پیغمبر اور کتاب ہمارے کو پہچانتے ہو حسد سے نہیں
مانتے ہو پس حق پر ہم ہیں یا تم یہہ آیت اتری کہ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ یہہ دو گروہ مومنوں اور دشمنوں
کے جھگڑتے ہیں بیچ دین پروردگار اپنے کے ابوذر غفاری رض سے منقول ہے کہ قسم کھاتا ہوں میں کہ یہہ آیت بیچ شان
چھہ آدمیوں کے ہے کہ روز بدر سبقت کی جنگ لاتے ہیں جانب کفار عتبہ اور شیبہ اور ولید تھا علیہم اللہ اور طرف
مومنوں کے حمزہ اور علی اور عبید رضی اللہ عنہم اور تبیان میں علی مرتضی سے منقول ہے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ
برائی ہمارے کے جو کفار سے کرتے تھے دن بدر کے اور وسیط میں ہے کہ پانچوں فرقے یہود اور صابئین اور
نصاری اور مجوس اور مشرک ایک خصم ہیں اور مومن ایک خصم پس یہہ دونو خصم ہمیشہ جھگڑتے ہیں بیچ ذات اور
صفات رب اپنے کے فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنوائے جاوینگے واسطے انکے
کپڑے آگ سے کہ بدن انکے کو گھیر لیں جیسے کپڑے بدن کو لپیٹتے ہوتے ہیں يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ

سجدہ

والا جاویگا اوپر سرون اُنکے کے پانی کھولتا یُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَالۡجُلُوۡدُ گلایا جاویگا ساتھ اُس پانی کے جو کچھ
بیچ پیٹون اُنکے کے ہے دل جگر گردے آنتیں اور گلایا جاویگا چمڑا انکا یعنے پست بیرون و درون اپنی پاوینگے حرارت
لانے سے تشریک حق بالاکہ شرارت جو وَلَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِیۡدٍ اور واسطے عذاب اُنکے کے ہتھوڑے ہین
لوہے سے كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا مِنۡ غَمٍّ اُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ جوقت کہ ارادہ کرینگے
کفار یہہ کہ نکلین دوزخ سے غم کے سبب سے جو انکو ہوگا پھیرے جاوینگے بیچ اُسکے یعنے نکلنے کو جو کنارے تک
آوینگے فرشتے ہتھوڑے سے مار کر پھر اندر دوزخ کے لیجاوینگے اور کہینگے چکھو عذاب آتش سوزندہ کا اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ تحقیق اللہ داخل کرتا ہے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل
کئے اچھے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے محلون اُنکے کے نہرین يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُـؤۡلُـؤًا
پہنائے جاوینگے بیچ بہشت کے کڑے سونے کے اور موتی کے وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ اور لباس انکا
بیچ بہشت کے ریشمی دارائی ہے حدیث مین ہے کہ جو کوئی دنیا مین حریر پہنیگے آخرت مین اُس سے بے نصیب رہیگا
مراد اس سے مرد مین کہ لبس حریر حرام ہے اُنپر وَهُدُوۡۤا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الۡقَوۡلِ اور راہ دکھائے گئے مسلمان
طرف پاکیزگی کے بات سے یعنے کلام پاکیزہ انکو تلقین کیا جاویگا کہ جب بہشت کو دیکھینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا
اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن اور جب مکانون مین اُترینگے کہینگے الحمد
للہ الذی صدقنا وعدہ یا قول پاکیزہ یہہ ہے کہ بہشت مین لغو اور فحش اور باطل نکہینگے اور نہ سنینگے لا یسمعون
فیھا لغوا ولا تاثیما اور اکثر مفسر کہتے ہین کہ راہ دکھائے گئے مسلمان طرف قول طیب کے دنیا مین کہ کلمہ
شہادت ہے یا قرآن ہے یا استغفار ہے سلمی نے کہا ہے کہ قول طیب ذکر اللہ کا ہے یا نصیحت مسلمانون
کو کرنا ہے بعضون نے کہا ہے کہ ارشاد مریدان ہے یا دعائے مومنان یا امر معروف اور نہی منکر لطائف قشیری مین
ہے کہ قول طیب وہ ہے کہ صادر ہو دل خالص اور سر صافی سے موافق رضائے الہی کے کشف الاسرار مین کہ کلام
پاکیزہ وہ ہے کہ دعوے سے پاک ہو اور عجب سے دور اور نیاز سے نزدیک سہل تستری رح نے کہا کہ اس کلام
مین نظر کی مین نے کوئی راہ نزدیک تر طرف حق کے نیاز سے نہ دیکھا مین نے اور کوئی حجاب سخت تر دعوی سے
نہ پایا مین نے نظم راہ یہان کفر ہے کبر اور ناز چاہیئے تجھکو تضرع اور نیاز ترک دعوے کرکے کر دعوت بحق
ترک ہے اس علم کا اول سبق وَهُدُوۡۤا اِلٰى صِرَاطِ الۡحَمِيۡدِ اور راہ دکھائے گئے اہل ایمان طرف راہ تعریف
کئے کے کہ دین اسلام ہے اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ الَّذِىۡ جَعَلۡنٰهُ
لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالۡعَاكِفُ فِيۡهِ وَالۡبَادِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے
اور طواف مسجد حرام کے سے وہ مسجد کہ مقرر کیا ہمنے اُسکو واسطے سب لوگون کے نہ یہہ کہ بعضون ہی کے واسطے ہے

اور بعضون کے نہین برابر ہے رہنے والا بیچ اسکے اور باہر کرس آنیوالا یعنے مقیم اور مسافر یکسان ہے قضائے
مناسک حج مین اور ادائے لوازم تعظیم کعبہ مین یا قبلہ ہین سب برابر ہین یا امن ہونے مین بیچ اسکے اور
مراد مسجد حرام سے بقول امام اعظم اور احمد تمام حرم ہے اور بقول شافعی نفس مسجد ہے اور مسافر اور مجاور و
یکسان ہین مسافر جہان چاہین اترین اور موسم حج مین آکر رہین اور گھر والونکو نہ نکالین امیر المومنین عمر رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ موسم حج مین پکار کر کہتے تھے کہ دروازے مکہ کے کہ آنیوالون کے مت بند کرو
تاکہ آنیوالے جہان چاہین اترین وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ اور جو کوئی ارادہ
کرے بیچ حرم کے گمراہی کا ساتھ ظلم کے چکھاوینگے ہم اسکو عذاب دردناک ایک قول ہے کہ الحاد حرم مین
حلال ٹھہرانا حرام کا ہے بعضون نے کہا ہے کہ کرنا منع چیزون کا ہے یہان تک کہ خادم کو دینا دشنام کا ہے
بیچ مین ہے کہ بند کرنا طعام کا ہے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ارادہ گناہ کا حرم مین موجب استحقاق عذاب ہے
اور جگہہ جب تک فعل مین نہ آوے گناہ نہین لکھا جاتا اور وہان فقط قصد خطیہ خطیات مین لکھا جاتا ہے ابن
مسعود رض نے کہا کہ اگر عدن مین ہو اور کسی کے قتل کا ارادہ مکہ کے بیچ رکھے عذاب دردناک چکھیگا سمجھ لیجے
کہ حرمت مکہ جیسا کہ مخصوص ہے تضاعف حسنات مین ایسا ہی زیادہ تر ہے جزائے سیئات مین اور بعضے مقامو
اور خبر ان کے ان الذین کفروا ویصدون عن سبیل مین محذوف ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک
ہوئے یا زیان کار ہوئے وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اور یاد کر جس وقت معین اور مبین کر دیا ہمنے واسطے ابراہیم
کے مکان خانہ کعبہ کا وقت بنانے کے کہ ابر کا ٹکڑا اسی جگہہ پر سایہ ڈال دیا یا ہوا سے اسقدر زمین جھاڑ دی اسنے
خانہ بنا لیا اور ہمنے وحی کی طرف اسکے أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ
یہہ کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو کہ مین شریک سے منزہ ہون اور پاک رکھ میرے گھر کو بتون سے
اور نالائق چیزون سے واسطے گرد پھرنیوالون کے اور کھڑے رہنے والون کے اور رکوع اور سجدہ کرنے
والون کے طائفین مسافر اور قائمین مکہ کے رہنے والے یا قائمین نماز گذار ہین یعنے خانہ کعبہ کو پاک کر تاکہ طواف
کرین اور نماز پڑھین اور صوفیہ کہتے ہین کہ دل اپنے کو کہ تخت گاہ کبریائے میرے کا ہے سب چیزون سے پاک
اور غیر کو دخل نہ دے کہ وہ بادہ محبت میرے کا پیمانہ ہے اسمین سوا میرے کسی کا نہین ٹھکانا ہے بیت
دل ہے مینائے مئے عشق خدا شوق و کیفیت و اذواق بھرا دیکھ اسمین کہ از خطرہ غیر کہین پڑ جائے ندا
عالی سے پر صاف رکھ اسکو کدورات سے تو تاکہ ہو مست اسکے ظہورات سے تو داؤد علی نبینا و علیہ السلام
پر وحی آئی کہ واسطے میرے گھر پاک کر کہ نظر عظمت میرے کی وہان پڑے داؤد نے کہا کون سا گھر صاف کرون
بیت کدام خانہ ہے جسمین کہ جلوہ گر ہو تو کدام آئنہ ہے جسمین تو دکھادے رو فرمایا دل بندہ مومن ہے داؤد

علیہ السلام نے کہا کہ اِسکو کیونکر پاک کرون فرمایا کہ آتش عشق اسمین لگا تو کہ جو غیر میرے ہے سب جل
جاوے نظم آتش عشق خدا دلمین لگا ماسوا اُسکے جو کچھ ہے سب جلا غیر کا باقی نہ رکھہ نام و نشان بلکہ خود بھی
رہ نرافت درمیان بیخود انہ و ہا نگا جا تا ہے سو جا یا خدا ہو یا خدا ہو یا خدا حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے
جو خانہ کعبہ تیار کیا وحی ہوئی کہ لوگونکو واسطے زیارت کے پکار اُنھوں نے کہا کہ میری آواز کہان تک پہنچیگی خطاب
آیا کہ آواز کرنے بجھہ سے ہے اور پہنچانا ہم سے پس ابراہیم علیہ السلام نے وہین سے تا کوہ ابو قبیس پر چڑھکر
ندا کی کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے حج خانہ اپنے کا تمپر فرض کیا اور تمکو بلاتا ہے قبول کرو حق سبحانہ نے آواز انکی تمام
ذرات و ذریات کو پہنچا دے جسکا حج کرنا علم الہی مین تھا اُسنے لبیک اللھم لبیک کہا سو وہ قصہ یہہ ہے کہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ اور پکار دے اے ابراہیم درمیان لوگون کے ساتھ
حج خانہ کے جین المعانی مین ہے کہ یہہ امر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ خبر دی لوگون کو وجوب حج سے
يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ آوینگے تیرے پاس پیادے اور اوپر ہر ایک اونٹ دبلے
کے کہ مارے دبلاہٹ کے بری گوشت سے آوینگے وہ اونٹ ہر ایک راہ دور سے یعنے تو دعوت کر کہ لوگ
سوار اور پیادہ حج کو آوینگے لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ تو کہ حاضر ہون واسطے فائدون اپنے کے وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ
فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ اور یاد کرین نام اللہ کا یعنے لبیک کہین بیچ کئی دن معلوم کے کہ عشرہ ذی الحجہ ہے
یا نام اللہ کا لین ایام نحر اور تشریق مین عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ اوپر اُس چیز کے کہ دیا ہے
ہمنے انکو چار پایون پالے ہودل سے کہ اونٹ اور گائی اور گوسفند ہے مراد اس سے فرماتے ہے کہ بنام خدا
کرین کافر بتون کے نام پر کرتے تھے اور اُسکا گوشت نہین کھاتے تھے حق تعالیٰ نے مسلمانون کو کہا کہ میرے نام
پر ذبح کرو فَكُلُوا مِنْهَا پس کھاؤ گوشت اُسکے مین سے یہہ امر واسطے اباحت کے ہے اور قربانی تطوع مین
واقع ہوا ہے کیونکہ قربانی کفارہ مین صاحب قربانی کو کھانا اُسکا جائز نہین وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ اور کھلاؤ اُس
قربانی مین سے بھوکے فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ پھر چاہئے کہ دور کرے میل اپنے عطف اِسکا اوپر یذکروا کے
ہے یعنے حج کو آوین اور اللہ کو یاد کرین پھر چاہیے کہ دور کرین میل اپنے اور ناخن تراشین لب اور بغلون کے بال
لین یا قضا کرین حاجتین اپنی یا بجالاوین مناسک حج کے وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور پوری کرین نذرین اپنی نیک
وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ اور طواف زیارت کرین کہ رکن ہے یا طواف وداع کرین ساتھہ گھر قدیم کے کہ خانہ کعبہ
ہے عبادت خانہ بھلا ہے ذَٰلِكَ یہہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج کے سے دین خدا ہے وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ
اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ اور جو کوئی تعظیم کرے احکامون اللہ کے کہ بے حرمتی اُنکی روا نہین پس
وہ بہتر ہے واسطے اُسکے نزدیک پروردگار اُسکے کے جزا مین وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

اور حلال کیے گئے واسطے تمھارے پالے ہوئے جانور مگر جو پڑہا جاتا ہے اوپر تمھارے حرام ہونا اسکا کہ مردار اور گوشت
خوک اور غیرہ ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۵ پس بچیے رہو پلیدی
بتون کے سے یعنے بتون سے کہ عین پلید ہین اور بچیے رہو سخن دروغ سے کہ شریک خدا ٹھہراتا ہے یا گواہی
جھوٹی دیتا ہے یا وہ بات کہتا ہے کہ زبان سے نکلے دل مین ہو حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ درحالیکہ
خالص ہو واسطے اللہ کے یا توحید کرنیوالے ہو واسطے اللہ کے اور مائل طرف دین اسکے کے کہ اسلام ہے نہ
شریک لانیوالے ساتھ اسکے وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اور جو کوئی
شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا کہ گر پڑا آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہو گیا پس اوچک لیجاتے ہین
اسکو جانور پرند مردار خوار زمین سے اور بوٹی بوٹی اسکی جدا کر دیتے ہین أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ
یا پھینک دیتے ہین اسکو باد موضع بلند سے بیچ مکان دور کے کہ وہان نہ فریاد سننے والا ہو نہ ہاتھ پکڑنیوالا یہ
لیجیے کہ یہہ تشبیہ ہے یعنے جو کوئی اوج ایمان سے پستی کفر مین گر پڑے ہوائے نفس اسکو پریشان اور پائمال کر دے
یا باد وسوسہ شیطان اسکو وادی ضلالت مین ڈالے اور ہلاک کر دے حاصل کلام کا ہلاک ہونا مشرک کا ہے
ذَٰلِكَ یہہ ہے بات جو کوئی بتونکے نہ پوجنے مین اور جھوٹ نہ بولنے مین وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ
فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ اور جو کوئی تعظیم کرے نشانیون خدا کی کو کہ مناسک حج ہین یا قربانیان ہین اور تعظیم
قربانی کی یہہ ہے کہ فربہ ہو اور بے عیب اور بیش قیمت پس تعظیم کرنے اسکے پرہیزگاری دلونکے سے ہے یعنے یہہ
فعل تقوے قلوب والونکے ہین اور تقوے دل ڈرنا موجبات خشم خدا سے ہے لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ
إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ واسطے تمھارے بیچ جانورونکے فائدے ہین دودھ دہی کے اور
پشم اور بال کے اور سواری اور اولاد دینے کے ایک وقت مقرر تک کہ دم قربانی ہے پھر جگہہ ذبح ہونے انکے کے طرف
گھر آزادگی ہے کہ کعبہ ہے جو غرق ہونے سے طوفان مین آزاد رہا یا خانہ بزرگوار کے ہے وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا
مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ اور واسطے ہر امت کے جو اہل دین پہلے تم سے گذرے ہین
مقرر کی ہے ہمنے طرح عبادت کی یا قربانی کی تو کہ یاد کرین وہ نام اللہ کا اوپر ذبح اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے
انکو چارپایون پالے ہوئے سے یعنے ہر قوم پر مقرر کیا تھا ہمنے کہ قربانی ہماری نام پر کرین فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ
وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا پس معبود تمھارا معبود ایک ہے پس واسطے اُسی کے مطیع ہو اور قربانی مین شریک اسکے
مت لاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ اور خوشخبری دے عاجزی کرنیوالون کو ساتھ بزرگی اس جہان کے یا بشارت
دے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ڈرنے والون کو ساتھ رحمت یزدان کے سلمی نے کہا کہ مژدہ دے مشتاقونکو
ساتھ سعادت لقا کے کہ کوئی بشارت اس سے زیادہ تر فرحت افزا نہین اور وہ کیسے ہین الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ

ع

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وہ ہین کہ جو وقت یاد کیا جاتا ہے اللہ نزدیک اُنکے ڈر جاتے ہین دل اُنکے ہیبت انوار جلال ربانی سے اور چاہتے ہین کہ اپنی جان کو پروانہ وار اُس شعلہ جمال پر جلاوین اور نگاہ طرف غیر اُسکے نہ اٹھاوین اور کان بات سننے کو کسیکے سوا اُسکے نہ لگاوین بیت دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط یہہ آنکھیں کان ورنہ کیا ہے سمع درکار اور بصر کیا چاہیے وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ اور صبر کرنیوالون کو اوپر اُس چیز کے کہ پہنچی ہے اُنکو تکلیف اور محنت سے وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ اور قائم رکھنے والون کو نماز کے کہ ادا کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ اور اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو خرچ کرتے ہین نیک جگہہ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ اور اونٹ کہ واسطے قربانی کے چلاتے ہو کیا ہے ہمنے اُنکو یعنے ذبح اُنکے کو واسطے تمھارے نشانہاے دین خدا سے واسطے تمھارے بیچ اُنکے خوبی ہے اور نفع دین دنیا کا فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ پس یاد کرو نام خدا کا اوپر ذبح اُنکے کے در اںحال کہ پانو باندھے ہون یا پانون کھڑے ہون کہ شتر کو کھڑا کر کر ذبح کرنا سنت ہے اور بعضے بوقت نحر کے کہتے ہین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم منك والیك فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ پس جب گر پرین زمین پر کروٹین اُنکی اور جان نکل جاوے پس کھاؤ گوشت اُنکے مین سے یہہ کھانا مسنون ہے اور کھلاؤ فقیر بے سوال کو اور سوال کرنے والے کو یا قانع فقیر اُس ملک کا ہے اور معتبر پردیسی ہے كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ جیسے بیان کی کیفیت نحر اُن کے کی اسیطرح مسخر کیا ہمنے اُنکو باوجود قوت اور بڑے ڈیل کے واسطے تمھارے کہ کھولتے باندھتے ہو اور چڑھتے لادتے ہو تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اس نعمت پر لکھا ہے کہ اہل جاہلیت خون قربانی کا دیوار کعبہ پر ملتے تھے اور اُسکو سبب تقرب بحق جانتے تھے زمانہ اسلام مین مومن بھی وہی کرنے لگے حق تعالی نے اُس سے نہی کی اور فرمایا کہ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ہرگز نہ پہنچیگا اللہ کو گوشت قربانی کا کہ صدقہ دیتے ہو اور نہ لوہو اُنکے کہ دم ذبح بہاتے ہو ولیکن پہنچتی ہے محل قبول اُسکے مین پرہیزگاری تمھاری کہ تعظیم امر الہی ہے اور تقرب بحق ہے ساتھ قربانی پسندیدہ کے كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ جیسا کہ مذکور ہوا اسیطرح مسخر کیا چارپایون کو واسطے تمھارے تو کہ تم تکبیر کہو دم ذبح یا بڑائی کرو اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو طرف نحر کرنے اضحیہ کے اور کیفیت تقرب کے ساتھ اُنکے وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ اور بشارت دی نیکی کرنیوالونکو ساتھ جنت کے یا قبول طاعت کے إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق اللہ دفع کرتا ہے مشرکون کے غلبہ کو اور فتنہ اُنکے کو اور ظلم اور ایذاے کافرون کو اُن لوگون سے کہ ایمان لائے یعنے دوستون کو فتح دیتا ہے دشمنون پر إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ

تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے خیانت کرنیوالون کو کہ امانت دین مین خاین ہے ناشکر اور نعمت لیکے کہ محض
انعام سے انعام انکو دیتا ہے اور وہ بتون کے نام پر قربانی کرتے ہین اسباب نزول مین ہے کہ کفار مکہ کے مسلمانون کو
ایزا دیتے تھے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ صبر کرو ابھی انکے قتل کا
امر نہین ہوا مجھکو جب ہجرت طرف مدینہ مین کے واقع ہوے حکم قتل کا اترا اور پہلے آیتہ اس حق مین یہ آئی کہ
اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اذن دیا گیا جنگ کا واسطے اُن لوگون کے کہ لڑائی کیے جاتے ہین یعنے کافر
انسے مقاتلہ کرتے ہین اور بکسر تا بھی قرات ہے یعنے اُن لوگون کو کہ چاہین لڑنا کافرون سے بسبب اسکے کہ وہ
ظلم کیے گئے ہین اور جفائین ہاتھ سے دشمنون کے کھینچین ہین وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۙ الَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ اور تحقیق اللہ اوپر مدد مظلومون کے کہ اصحاب پیغمبر ہین
البتہ قادر ہے وہ اصحاب کہ نکالے گئے گھرون اپنے سے کہ مکہ مین رکھتے تھے ناحق یعنے حقیقت مین کچھ انسے
ایسی خطا نہین ہوئی تھی کہ اخراج کے باعث بڑتے مگر یہہ کہ کہا اُنھون نے پروردگار ہمارا اللہ ہی اور اسکی یگانگی
کا اقرار کیا وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ اور
اگر ہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگون کو بعضون کو بعضون سے یعنے غلبہ مومنون کا اوپر کافرون کے البتہ ڈھائی جاتے بسبب
غلبہ کافرون کے اہل ملل پر بدر کے دن خلوت خانے درویشون کے اور عبادت خانے نصاری کے جنہن کلیسا
کہتے ہین اور عبادت خانے یہود کے جنہن کنشت کہتے ہین وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ کَثِیْرًا اور مسجدین
مسلمانون کے کہ بہت ذکر کیا جاتا ہے بیچ اُنکے نام اللہ کا بہت وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اور البتہ
مدد دیگا اللہ اسکو کہ مدد دیتا ہے دین اسکے کو اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ تحقیق اللہ زور آور ہے مدد دینے
مسلمانون کے غالب ہے سب پر جسکو چاہے غلبہ دے اس آیتہ مین حق تعالی نے وعدہ نصرت دیا مومنون مظلومون کو
اور وہ پورا کیا اور پھر اذن دیئے کیونکہ قتال کے صفت مین فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وہ لوگ ہین کہ ساتھ رحمت لینے کے اگر قدرت
دین ہم انکو بیچ زمین کے قائم رکھین نماز کو واسطے تعظیم ہمارے کے اور دین زکوۃ کو واسطے دفع احتیاج بندون ہمارے
کے اور حکم کرین ساتھ بھلائی کے یعنے ساتھ اسبابات کے جو شرع اور عرف مین اچھے ہو اور منع کرین نامعقول سے یعنے اس
چیز سے کہ اہل علم اور عقل کے نزدیک برے ہو وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ اور واسطے اللہ کے ہے آخر کام
ہیت کوئی دنیا مین دولت چاہتا ہے کوئی عقبی مین جنت چاہتا ہے ولے ہونا وہی ہے آخرکار میں اسکے
جو اراقت چاہتا ہے وَاِنْ یُّکَذِّبُوْكَ فَقَدْ کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ
وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو مشرکان قریش غم نہ کھا کہ تکذیب قوم مخصوص ساتھ تیرے نہین

پس تحقیق جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح کے نے نوح کو اور گروہ عاد نے ہود کو اور قوم ثمود نے صالح کو اور قوم ابراہیم نے ابراہیم کو اور
قوم لوط نے لوط کو اور رہنے والے مدین کے نے شعیب کو علیہم السلام وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ
ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ اور جھٹلایا گیا موسی پس ڈھیل دی میں نے واسطے کافروں کے یہاں تک کہ اجلیں انکی آئیں پھر پکڑا
میں نے انکو ساتھ عذاب طوفان کے اور اندھے کے اور آواز سند کی اور مچھر و تکے اور زمین میں دھنسانے کے اور شکلیں
بدل ڈالنے کے اور پتھر برسانے کے اور بھیجے ابر سیاہ بشکل سائبان کے اور دہلانے کے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ پس کیونکر
ہوا انکار میرا اوپر انکے یعنے انکار کیا میں نے اوپر کام انکے کے اور نعمت کو بدل ڈالا میں نے ساتھ محنت کے اور زندگی کو ساتھ
ہلاکت کے اور عمارت کو ساتھ خرابی کے استفہام یہاں واسطے تقریر کی ہے سمجھ لیجئے کہ کذب موسی بصیغہ مجہول بخلاف
عبارت سابق لائے اسواسطے کہ تکذیب اور پیغمبروں کی انکے قوم نے کی اور انکی تکذیب انکے قوم سے کہ بنی اسرائیل تھے
واقع نہیں ہوئے بلکہ قوم فرعون سے واقع ہوئے فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ
خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ پس بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہیں انکو یعنے اہل انکے
کو اور حال انکہ وہ ظالم تھے یعنے اہل اسکے مشرک تھے پس وہ بستی گری ہوئی ہیں اوپر چھتوں اپنے کے کہ پہلے چھتیں گری ہیں
پھر دیواریں اور بہت کوئے ناکارہ پڑے ہوئے ہیں اور محل بلند کے ہوئے گچکاری ہیں کہ رہنے والوں سے خالی کر دئے
ہیں اکثر مفسروں نے لکھا ہے کہ وہ کنوا پہاڑ کے جڑ میں تھا موضع حضرموت میں اور قلعہ پہاڑ کے اوپر لباب میں ہے کہ
پانی اسکا سرچادنامی تھا منذر نام اور اصح یہہ ہے کہ بعد ہلاک قوم ثمود کے صالح علیہ السلام چار ہزار مسلمانوں سمیت دیار یمن میں
آئے حضرموت میں آکر انکا وصال ہوا لوگوں نے جلاس بن سویہ کو امیر کیا اور سخاریب بن سوادہ کو وزیر بیر معطلہ کے پہاڑ پر وہ
رہے وہاں قلعہ بنایا بعد مدت اولاد انکے نے بت پرستی اختیار کی دین آبا سے پھر گئے حنظلہ بن صفوان کو کہ پیغمبر ہو کر آئے
تھے قتل کیا اللہ تعالی نے انکو ہلاک کیا کوا انکا معطل رہ گیا اور قلعہ انکا کہ قصر مشید ہے خالی رہ گیا تیسیر میں ہے کہ بادشاہ
کافر وزیر مسلمان پر غصہ ہوا اور چاہا کہ قتل کرے وزیر چار ہزار اہل ایمان سے بھاگ کر نیچے پہاڑ حضرموت کے جائے جو خشکی تھی
آ اترا وہاں ہشتر کنوا کھودتے تھے پانی شیرین نہیں نکلتا تھا ایک رجل غیب نے آکر مکان بتا دیا وہاں جو کھودا آب شیرین
صاف نکلا اس کوئے کو تیار کیا اور اینٹیں سونے اور چاندی کے لگائیں وہاں عبادت خدا میں مشغول رہنے لگے مدت کے
بعد شیطان بمعجزہ صالح کی شکل بنکر آیا اور عورتوں کو دلالہ کرے کہ غیب میں شوہروں کے شغل بحق کریں پھر مرد بزرگ کی
شکل بن آیا اور مردوں کو وقت دوری عورات سے بہائم کی طرف آنے کی ترغیب دی جب یہہ دو کام برے وہ کرنے لگے
اللہ تعالی نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو انپر ساتھ پیغمبری کے بھیجا وہ ایمان نہ لائے پانی اس کنوئے کا سوکھ گیا تب کہنے
لگے ہم ایمان لاوینگے پانی پھر جاری ہو گیا پھر ایمان نہ لائے حق تعالی نے فرمایا کہ بعد سات برس سات دن سات
ساعت کے عذاب انپر بھیجینگے ہم انھوں نے قصر شدید زر اور نقرہ کا یواقیت و جواہر سے مرصع بنایا جب وہ مدت پوری ہوئی

اُن قلعہ مین دربند کر بیٹھہ گئے جبرئیل نے آکر انکو قلعہ سمیت زمین مین دسا دیا انکو اانکار ہو گیا ہے دہوان سیاہ و بدبو ونسے
نکلتا ہے اور اُس نواحی مین نالہ اُن ہلاک ہونیوالونکا سُنا جاتا ہے اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ
قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا کیا پس نہین سیر کی قوم تیرے نے بیچ زمین مین اور شام کے تو کہ نشانیان عذاب ہمارے کی منکرونکے
مقام پر دیکھتے اور عبرت پکڑتے پس ہوتے واسطے اُنکے دل کہ سمجھتے ساتھہ اسکے أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا یا کان
کہ سنتے ساتھہ اسکے جزا پہلے امتون کی اور قصے اُنکے فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي
فِي الصُّدُورِ پس تحقیق نہین قصہ یہہ ہے کہ نہین اندھے ہو جاتین آنکھین اور لیکن اندھے ہو جاتے ہین دل وہ جو بیچ
سینون کے ہین یعنے دلکے آنکھین اُنکے احوال گذرے ہوؤنکا دیکھنے سے بند ہین اسواسطے عبرت نہین پکڑتے
وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ اور جلدی مانگتے ہین تجھسے کفار مکہ جیسے نضر بن حارث وغیرہ
عذاب یعنے عذاب کرنے مین نزول عذاب موعود مین اور ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ وعدے اپنے کو جو نزول عذاب انکے مین
فرمایا ہے وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ اور تحقیق ایکدن نزدیک پروردگار تیرے کے
مانند ہزار برس کے ہے ان دنون سے کہ گنتے ہو تم کیونکہ حکم زمانے کا اُسپر جاری نہین پس وجود اور عدم اور قلت
اور کثرت نزدیک اُسکے یکسان ہے جب چاہے عذاب بھیج دین اور جلد مانگنے مین زمانہ عذاب کے کچھہ اثر مترتب نہین
بیت جب تلک آئے نہ ہر کام کا وقت لاکھہ کوشش کرو بیفائدہ ہے وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا
وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا اور بہت بستیان ہین کہ دھیل دی یعنے اہل اُنکے کو ساتھہ تاخیر عذاب کے اور حال انکہ وہ قریہ یعنے
اہل اسکے ظلم کرنیوالے تھے اور مہلت اسواسطے دی کہ توبہ کرین پھر پکڑا یعنے انکو جب اُنھون نے توبہ نکی ساتھہ عذاب سخت
کے دنیا مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ اور طرف میرے ہے پھرنا آخرت مین اور وہان بھی جزا پاویںگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ کہہ اے لوگو سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمھارے ڈرانے والا ہون ظاہر
فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے جن چیزون پر
کہ ایمان لانا فرض ہے اور عمل کئے اچھے واسطے اُنکے بخشش ہے پچھلے گناہونکی اور رزق ہے حرمت کا حال
مین یعنے روزی بے رنج و منت ہے یا آخرت مین جنت ہے وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَئِكَ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ اور جن لوگون نے سعی کی بیچ جھٹلانے آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہے درانحالیکہ عاجز کرنیوالے ہین ہمکو اپنے
گمان مین یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ کے لکھا ہے کہ سورۂ نجم جب نازل ہوئی حضرت نے مسجد حرام مین صحابہ کے اوپر
پڑھی تھی اور درمیان آیتونکے توقف کرتے تھے تا لوگ یاد کرلین اور وہان مجمع قریش کا تھا شیطان نے وقت پاکر
حالت وقفہ مین بعد تلاوت آیت افرایتم اللات والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری کے مشرکونکے کان مین یہہ الفاظ ڈال دئے
تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنے یہہ بزرگان قوم مین یا مرغان بلند پرواز ہین اور تحقیق شفاعت انکی

البتہ امید رکھی گئی ہے کفار نے سنکر سمجھا کر حضرت نے یہہ الفاظ پڑھے ہیں اور ہمارے بتون کی تعریف کی خوش ہوے
اور آخر سورہ جب حضرت نے مومنون سمیت سجدہ کیا وہ بھی سجدہ مین گئے جبرئیل علیہ السلام نے آکر یہہ احوال حضرت سے
کہا آپ کا دل بہت اندوہناک ہوا حق تعالی نے واسطے تسلی حضرت کے یہہ آیت اُتری کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھہ سے کوئی رسول اور نہ نبی سمجھہ لیجے کہ فرق درمیان
رسول اور نبی کے یہہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہے اور نبی تابع اسکے جیسے لوط کہ بشریعت ابراہیم دعوت کرتے
تھے یا رسول دعوت کرنیوالا اوپر شریعت خاص کے ہے اور نبی عام ہے اسپر اور غیر اسکے پر کہ شرع سابق ہے پس
نبی عام ہے رسول سے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے جو صاحب معجزات اور کتاب ہو اور نبی غیر رسول وہ ہے
کہ کتاب اسپر نہ اُتری اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے کہ فرشتہ اسپر وحی لاوے اور نبی وہ کہ آواز سنے یا سلم ہو
یا خواب دیکھے پھر تقدیر حق تعالی فرماتا ہے کہ کسی نبی اور رسول کو نہین بھیجا ہمنے اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ
فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ مگر جسوقت تلاوت کرتا تھا ڈالدیتا تھا شیطان بیچ تلاوت اسکے کے جو چاہتا تھا جیسے ہمارے پیغمبر کے
تلاوت کے وقت شیطان کہ ابیض اُسے کہتے ہین کلمات ملادئے اور بعضون کو گمان ہوا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھے فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ پس موقوف کر دیتا ہے اللہ جو ڈالدیتا ہے شیطان
کلمات کفر سے پھر محکم کرتا ہے اللہ آیتون اپنے کو جو پیغمبر پڑھتا ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے
احوال لوگون کا حکم کرنے والا ہے اپنے ساتھہ حق کے اور ڈالدیتا ہے شیطان بیچ تلاوت انبیا کے لِّيَجْعَلَ مَا
يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ تو کہ کر دیوے اللہ اُس چیز کو کہ ڈالتا ہے شیطان
آزمایش واسطے اُن لوگون کے کہ بیچ دلون اُنکے کے بیماری شک اور زردی ہے یعنے منافق اور واسطے اُن
لوگون کے کہ سخت ہین دل اُنکے یعنے کافر مراد یہہ ہے کہ منافق اور مشرک القای شیطانی سے شک اور حیرت
مین پڑین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ اور تحقیق ظالم یعنی یہہ دو گروہ منافق اور مشرک البتہ بیچ خلاف
دور و دراز کے ہین سمجھہ لیجے کہ وضع مظہر مضمر مین واسطے اظہار ظلم اُنکے کے ہے وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم یہہ کہ قرآن سچ ہے
نازل پروردگار تیرے کی طرف سے اور شیطان کو اسمین تصرف کرنے کی طاقت نہین پس ایمان لاوین ساتھہ اسکے
پس نرم ہوں واسطے قرآن کے دل اُنکے اور احکام اسکے قبول کرین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق اللہ البتہ راہ دکھانیوالا ہے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے طرف راہ سیدھی کے یعنے
مسلمانون کو جو مشکل پڑتی ہے اللہ تعالی اُنکو ایسی راہ دکھا دیتا ہے کہ حل مقصود کو پہنچین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بیچ شک کے قرآن سے یا رسول سے یا القای

شیطانی سے کیونکہ کفار کہتے تھے کہ کیا ہوا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تعریف ہے ہمارے بتونکے پشیمان ہوا پس
ہمیشہ شک مین رہینگے حتی تاتیہم الساعۃ بغتۃ او یاتیہم عذاب یوم عقیم یہان
تک کہ آوے اُنکے پاس قیامت ناگہان یا موت کہ قیامت صغری ہے یا نشانیان قیامت کی یا آوے
اُنکے پاس عذاب اُسدن کا کہ نسل اُنکی کھووے مانند روز بدر کے یا روز عظیم روز قیامت ہے کہ اسکے بعد
اور دن نہین الملک یومئذ للہ بادشاہی اُسدن واسطے اللہ کے ہے بغیر دعوی اور جھگڑے غیر کے نظم
دعوے شاہی ہے سلطانون کو آج کل ہوویگا کسیکا تخت و تاج جز خدا کے کوے ہوویگا نہ شاہ ہوکے اسکے
ہی طرف سب کی پناہ عاجز و بیچارہ و خوار و ذلیل ہونگے سب شاہان بدرگاہ جلیل بے حکومت ہونگے حکام
جہان ایک رہیگا حکم اللہ ہی کا وہان یحکم بینہم حکم کریگا اکیلا بے شرکت غیر درمیان سب بندونکے
مومن ہون یا کافر فالذین آمنوا وعملوا الصالحات فی جنات النعیم پس وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے
اچھے بیچ بہشتون کے ہین کہ باناز و نعمت ہین بے رنج و زحمت والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا فاولئک
لہم عذاب مہین اور وہ لوگ کہ کافر ہوے اور جھٹلایا ہمارے کو پس یہہ لوگ واسطے اُنکے ہے عذاب ذلیل
کرنیوالا والذین ہاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنہم اللہ رزقا حسنا
اور جن لوگون نے وطن چھوڑا بیچ راہ اللہ کے اور واسطے طلب رضا اسکی کے پھر مارے گئے جہاد کفار مین
یا مرگئے بن شہادت کے البتہ رزق دیویگا انکو اللہ رزق اچھا کہ نعمتین بہشت کے ہین نظم نہ انکی طلب مین
تعب ہوگا کچھ نہ کھانے مین زاید کرب ہوگا کچھ نہ خوف تلف ہوگا نی انقطاع عیار رہینگے بروں وداع لکھا ہے
کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو جاتے ہین جو ہم مین سے شہید ہوتے
ہین وہ اختصاص بعطیات الٰہیہ پاتے ہین ہم باقی رہونگا کیا حال ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو تم سب نیت
جہاد مین متفق ہو سب کو ہم رزق حسن دینگے وان اللہ لہو خیر الرازقین اور تحقیق اللہ البتہ وہ ہے بہت
رزق دینے والونکا کہ بے حساب دیتا ہے لیدخلنہم مدخلا یرضونہ البتہ داخل کریگا انکو اس جگہہ
کہ پسند کرین اسکو یعنے فرشتون کو انکے استقبال کو بھیجیگا اور وہ بتعظیم تمام بہشت مین لاویگا اور دیگا وہ جو نہ
آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا اور خیال گذرا دل مین کسی بشر کے وان اللہ لعلیم حلیم اور تحقیق
اللہ البتہ جاننے والا ہے احوال انکا اور دشمنون انکے کا ہے تحمل والا ہے بیچ عذاب دینے دشمنون کے
شتابی نہین کرتا بیان مین ہے کہ ایک گروہ مشرکون نے آخر ماہ محرم چاہا کہ مسلمانون سے قتال کرین
اہل اسلام قتال سے ماہ حرام مین بچ کر کہنے لگے کہ صبر کرو اتنا کہ محرم نکل جاوے کافر دن نمانا آخر لڑائی ہوئی مسلمانون
نے فتح پائی اس آیت مین وہ حق تعالی بیان فرماتا ہے ذلک یہہ ہے حکم اللہ کا کہ مذکور ہوا مسلمان اور کافر کے

حق ہین ومن عاقب بمثل ما عوقب بہ اور جو کوئی بدلا لیوے اور عقوبت کرے یعنے مشرکون سے لڑے برابر اسکے کہ زیادتی کی گئی تھی اور اسکے ثم بغی علیہ لینصرنہ اللہ پھر تعدی اور ستم کیا جاوے اوپر اسکے البتہ مدد دیگا اسکو اللہ ان اللہ لعفو غفور تحقیق اللہ البتہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے بدلا لینے والے کو سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین تنبیہ ہے اسپر کہ معاف کرنا بہتر ہے بدلا لینے سے ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور صاحب ینبوع نے کہا ہے کہ حکم اس آیۃ کا بیان مین زخمون کے ہے یعنے جو کوئی زخمی ہوا اور بدلا لے اپنے زخمون کا برابر اسکے کہ زخم دیا گیا تھا پھر ستم کیا جاوے اوپر اسکے یعنے وہ زخم دینے والا پہلا اور اسکو زخم دے البتہ اللہ یاری دیگا اسکو ذلک بان اللہ یولج الیل فی النہار ویولج النہار فی الیل یہہ مدد دینا مظلوم کو بسبب اسکے ہی کہ اللہ قادر ہے جسکو چاہے غالب کرے داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے وان اللہ سمیع بصیر اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ سننے والا ہے قول ظالم کا دیکھنے والا ہے حال مظلوم کا ذلک بان اللہ ہو الحق یہہ جو صفت اللہ کی ساتھہ کمال قدرت کے بیان ہوئی بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہی ہے ثابت اپنی ذات مین واجب الوجود وان ما یدعون من دونہ ہو الباطل اور بسبب اسکے ہے کہ جو کچھہ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین کافر سوا اسکے وہ ہے باطل اور معدوم اپنی ذات مین اور تدعون ساتھہ فوقانیہ کے بھی قرات ہے یعنے جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے وہ باطل ہے سمجھہ لیجئے کہ اللہ تعالی موجود بذات خود ہے اور ماسوا اسکے موجود ساتھہ اسکے ہین پس اپنے نفس مین باطل ہین اور باطل ہین اور باطل وہی ہے جو موجود ہو آپ اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قول لبید کو سچا کہا ہے کہ یہہ ہے الا کل شئی ما خلا اللہ باطل بیت اول و آخر وہی ہے انما کوئی دو جگ مین نہین اسکے سوا ہے وہی ظاہر وہی باطن مین ہے وہ نہین کنہین بتا اور کنہین ہے سب وہی ہے اور کو مت دیکھہ تو کل شئی ما خلا اللہ باطل ماسوا فانی وہ ہے باقی قدیم کل شئی مالک الا الرحیم وان اللہ ہو العلی الکبیر اور بسبب اسکے کہ اللہ وہی ہے برتر سب اشیا سے بزرگتر شریک اور ہمتا سے الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فتصبح الارض مخضرۃ کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا یہہ استفہام تقریری ہے یعنے جانا ہے تو نے کہ اللہ نے اتارا جانب آسمان سے پانی پس ہو گئی زمین سبز ساتھہ روئیدگی کے بعد خشکی کے اور پژمردگی کے سمجھہ لیجئے کہ تصبح صیغہ ماضی مضارع مقام ماضی مین لائے اسواسطے کہ ایراد ماضی بلفظ مضارع افادہ بقاء سطر کرتا ہے مدت دراز تک یعنی ہمیشہ ہے زمین بسبب اس پانی کے سبز ان اللہ لطیف خبیر تحقیق اللہ باریک بین ہے یا لطف کرنیوالا ہے بندون پر ساتھہ اگانے مین گیاہ تو کہ انکو روزی دی ساتھہ اسکے دانا ہے ساتھہ احوال رزق اور مرزوق کے لہ ما فی السموت وما فی الارض واسطے اسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے خالق اور مالک سب کا وہی ہے وان اللہ لہو الغنی الحمید اور تحقیق اللہ البتہ وہی ہے بے پروا اپنی ذات مین سب اشیا سے تعریف کیا گیا اور سزاوار تعریف کے

ذات اور صفات اپنے میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ کیا نہیں دیکھا یعنے دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ نے مسخر
کیا واسطے تمھارے جو کچھ بیچ زمین کے ہے حیوانات وغیرہ سے یعنے وہ چیزیں جو فائدہ دیں انسان کو وَالْفُلْكَ
تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا کشتیون کو کہ چلتے ہین بیچ دریا کے ساتھ حکم اُسکے کے وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ
تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اور تھام رکھتا ہے اللہ آسمان اِس سے کہ گر پڑے اوپر زمین کے مگر ساتھ حکم اُسکے
کے یعنے جب وہ گرانا اُسکا چاہیگا گر پڑیگا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھ لوگون کے البتہ شفقت
کرنیوالا مہربان ہے کہ کھولتا ہے ابواب منافع اور بند کرتا ہے دروازے ضرر کے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ اور وہ وہی ہے
جسنے زندہ کیا تمکو نطفہ مردہ سے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر ماریگا تمکو جب اجل آویگی پھر زندہ کریگا قیامت مین اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ ناشکر ہے کہ باوجود اتنی نعمتون کے عبادت منعم کی ترک کرتا ہے لِكُلِّ اُمَّةٍ
جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ واسطے ہر ایک امت کے امتون مین سے کیا ہے ہمنے دین اور
شرع کہ امر ہمارے سے وہ قبول کرتے اُس دین کو ہین پس چاہیے کہ نہ جھگڑین سب دینون والے تجھ سے بیچ امر دین کے
کیونکہ اِس دین مین کوئی بات لائق رد و بدل کرنیکی نہیں ہے بیت لمعہ دین تیرا فائق ہے جو ہر کوکب پر اور خورشید کے
مانند ہی روشن سب پر وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اور پکار لوگون کو طرف توحید اور عبادت رب اپنے کے اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ
تحقیق تو البتہ اوپر راہ سیدھی کے ہے وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اگر جھگڑین تجھ سے بعد ظاہر ہونے حق کے
پس کہہ اللہ خوب جانتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم عناد اور جدال سے اور اُسکی جزا تمکو دیگا زاد المسیر مین ہے
کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ
اللہ حکم کریگا درمیان تمھارے ای مومنون اور کافرو دن قیامت کے بیچ اُس چیز کے کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے امر دین مین
اور حکم یہہ کریگا کہ مومنون کو درجات ثواب دیگا اور کافرون کو درکات عذاب مین ڈالیگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا
فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کیا نہیں جانتا تو یعنے جانتا ہے یہہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمان کے اور زمین کے ہے اور
اوس سے کوئی چیز چھپی نہیں اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ تحقیق یہہ جو آسمان و زمین مین ہے لکھا ہے بیچ لوح محفوظ کے اور وہ
اسکی پاکی ہے اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ تحقیق یہہ جاننا سب چیزونکا اوپر اللہ کے آسان ہے کیونکہ تعلق علم کا اُسکے سب
معلومات پر یکسان ہے وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اور عبادت
کرتے ہین کفار مکہ کے سوا اللہ کے اُس چیز کی کہ نہیں اُتاری ساتھ عبادت اسکے کے کوئی دلیل اور عبادت کرتے ہین اُس
چیز کی کہ نہیں واسطے اُنکے ساتھ اُس چیز کے علم یعنے علم اور دلیل نہیں رکھتے بلکہ محض جہل اور تقلید سے عبادت کرتے ہین
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ اور نہین واسطے ظالمون کے یعنے مشرکون کے مددگار دینے والے کہ عذاب اُنکا دفع کرین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ اور جسوقت کہ پڑھی جاتی ہین اوپر کافرون کے آیتین ہماری یعنے

قرآن دو الحال کہ روشن ہین پہچانتا ہے تو تیج منہون ان لوگون کے جو کافر ہوے انکار یکادون یسطون بالذین
یتلون علیہم ایاتنا نزدیک ہین کہ حملہ کرین مارنے کو ساتھ ان لوگون کے کہ پڑھتے ہین اوپر انکے آیتین ہماری قل
افانبئکم بشر من ذالکم کہہ کیا خبر کرون مین تمکو ساتھ بدتر کے اس سے کہ تم قرآن خوانون کے ساتھ کیا چاہتے ہو
النار آگ ہے دوزخکی کہ سخت تر ہے تمہارے غصہ سے وعدہا اللہ الذین کفروا وعدہ کیا ہے اس آگ کا اللہ نے
ان لوگون کو کہ کافر ہوے اور وعدہ یہہ کہ انکو اس آگ مین ڈالے وبئس المصیر اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے آتش دوزخ
یاایہا الناس ضرب مثل اے لوگو بیان کی گئی ہے مثال عبادت اصنام کی کہ کفار کرتے ہین سورہ عنکبوت مین کہ مثل
الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا ہی فاستمعوا لہ پس سنو اسکو گوش ہوش سے اور سوچو ان الذین تدعون
من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ تحقیق جن بتون کو کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے وہ بتین سو سات
بت تھے کہ گرد کعبہ شریفہ کے رکھتے تھے ہرگز نہ پیدا کرینگے ایک مکھی اور اگرچہ لگتے ہون واسطے پیدا کرنے اسکے کے
وان یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ اور اگرچہ ہین لے انسے مکھی کچھہ عطر اور شہد سے کہ انپر ملا ہے نہین چھڑا سکینگے
اسکو مکھی سے لکھا ہے کہ کافر بتون کو طیب اور شہد لیسٹ دیتے تھے اور دروازے بتخانہ کے بند کر دیتے تھے مکھیان درازون
سے جا کر چاٹ جاتی تھین پھر جو در کھولکر دیکھتے تھے صاف خوش ہوتے تھے کہ ہمارے معبودون نے کھا لیا حق تعالی نے ضعف
اور عجز بتون کا بیان کیا کہ نہ وہ مکھی پیدا کر سکتے ہین باوجود اس جثہ قصیر کے اور نہ اپنے سے اسکو دفع کر سکتے ہین ضعف
الطالب والمطلوب بودا ہے مانگنے والا یعنے بت کہ مکھیون سے نہین لے سکتا اور مانگا گیا یعنے مکھی کہ نہین دے سکتے
یا عاجز ہے پوجنے والا کہ مشرک ہے اور پوجا گیا کہ بت ہے لکھا ہے کہ مالک بن صنیف اور کعب بن اشرف نے ساتھ
گروہ یہود کے کہا خدا نے عالم کو چھہ دن مین پیدا کیا پھر تھک کر روز شنبہ تکیہ لگا لیا اللہ تعالی نے یہہ آیت اُتاری ماقدروا
اللہ حق قدرہ نہ قدر جانے اللہ کی یہود نے حق قدر اسکے کی اور نہ تعظیم کی حق تعظیم اسکے کی کہ رنج اور تھکنے کی اسکے طرف
نسبت کی اور ایک قول ہے کہ یہہ آیت مشرکون کے شان مین ہے یعنے نہ جانا مشرکون نے اللہ کو حق جاننے اسکے کا کہ اسکا
شریک ٹھہرایا اور پتھرون کو معبود بنایا محقق کہتے ہین کہ جیسے اہل شرک نے حق پہچاننے کا اسکے نہین پہچانا ایسے
ہی اہل علم نے بھی کنہ حقیقت معرفت اسکے کو نہین جانا شیخ ابوبکر واسطی نے کہا کہ لا یعرف حق قدرہ الا ہو
بیت شمادر ہو گیا بندہ لجہ عرفان ہو لاکا کہ عارف تر یہان خود معترف ہے ماعرفناکا ما للتراب و رب الارباب
ان اللہ لقوی عزیز تحقیق اللہ البتہ توانا ہے اوپر پیدا کرنے اشیاء کے غالب ہے سب چیز پر اللہ یصطفی من الملئکۃ
رسلا ومن الناس اللہ پسند کر لیتا ہے فرشتون مین سے پیغام پہچانے والے کہ واسطے ہون درمیان اسکے اور پیغمبرون کے
ساتھ لانے وحی کے اور پسند کر لیتا ہے آدمیون سے پیغمبر کہ خلق کو طرف اسکے دعوت کرین ان اللہ سمیع بصیر
تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے پیغمبر کا احکام پہچانا سنتا ہے امت کا رد اور قبول و دعوت دیکھتا ہے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے جو کچھ آگے آدمیون کے ہے عملون سے جو کئے ہین اور جو کچھ پیچھے اُنکے
ہے کامون سے جو کرینگے وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو نماز مین پہلے قیام اور قعود تھا اس آیت سے
رکوع اور سجدہ داخل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی یہہ ہین کہ نماز پڑہو بغیر نماز کو ساتھ رکوع اور سجود کے اسواسطے کیا کہ
یہہ دونون رکن اعظم ہین اسمین اور اسیواسطے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اور امام
شافعی اور امام احمد سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر حکم سجدہ کا ہے اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ سورہ حج مین دو سجدے
مین جو کوئی نکرے دونو نہ پڑھے اُسکو اور محی الدین ابن العربی رح نے اسکو سجدہ الفلاح لکھا ہے اور فعل خیر کو کہ بعد
اسکے مذکور ہے حمل کیا ہے اوپر جلدی کرنے اس سجدہ کے وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور
عبادت کرو پروردگار اپنے کی اور کرو بھلائی یعنے وہ فعل خیر شرع مین نیک ہے تو کہ تم خلاصی پاؤ یا مقصود کو پہنچو وَجَاهِدُوا
فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط اور سخت کرو بیچ راہ اللہ کے حق محنت اسکی یا کرو کفار سے اور باغیون سے کہ دشمنان
ظاہر ہین اور جہاد کرو نفس اور ہوا اپنے سے کہ اعدائے باطن ہین جیسا کہ حق ہے جہاد اسکا رجعنا من الجہاد
الاصغر الی الجہاد الاکبر حدیث پیغمبر ہے صلے اللہ علیہ وسلم امام قشیری رح نے کہا کہ حق جہاد کا یہہ ہے کہ ایک پل مجاہدہ نفس سے
باز رہے کہ اس سے امین نکلنے ہو اور اسپر اعتماد بخاہے کیا سخت تر دشمن ہے بیت ہے نفس دشمن یک نفس اس
غافل رہ تو اے رافت نہ بس هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ اُسی نے کہ اللہ ہے برگزیدہ کیا تمکو
واسطے نصرت دین اپنے کے اور نہین کی اوپر تمہارے بیچ دین کے کچھ تنگی یعنے احکام دین کے تم پر سخت نہین فرمائے
اور تکلیف جو تم سے نہ اُٹھہ سکے ہین وے ضرورت کے وقت رخصت کی جیسے سفر مین ہو تو قصر کرو نماز مین اور افطار کرو روزہ
ایسے ہی مرض مین افطار اور تیمم پس پیروی کرو مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ دین باپ اپنے ابراہیم کے سمجھ لیجئے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم پدر امت ہین اور ابراہیم علیہ السلام پدر امت ہین اور ابراہیم علیہ السلام پدر آپکے ہین پس پدر سب امت کے
ہوئے اسواسطے ملت ابیکم فرمایا واسطے تغلب کے کہ اکثر عرب اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ خدا ہی نے
نام رکھا تمہارا مسلمان مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا پہلے قرآن سے بیچ کتابون منزل کے اور بیچ قرآن کے ہے یا ابراہیم علیہ السلام نے
نام رکھا تمہارا مسلمان اور بیچ اس زمانے کے بھی تمہین باسلام یاد کیا چنانچہ قرآن شریف ہے ومن ذريتنا امة مسلمة لك
پس اُسکے دین کی پیروی کرو لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تو کہ ہو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
گواہ اوپر تمہارے دن قیامت کے ساتھ قبول دعوت اور متابعت دین ابراہیم کے اور ہو تم گواہ اوپر لوگون کے ساتھ پہنچانے
انبیا کے دعوت حق اُنکو فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ پس قائم رکھو نماز کو واسطے تعظیم امر خدا کے اور
دو زکوٰۃ کو واسطے نفع خلق کبریا کے اور محکم پکڑو فضل خدا کو یعنے سب کامون مین اعتماد اسی پر رکھو اور مدد اُسی سے مانگو یا حکم

پکڑو

پکڑو کتاب خدا کو اور شان مصطفےٰ کو سلمی نے کہا کہ اعتصام بحبل اللہ ہر عوام ہے اور باللہ کار خواص اول بجالانا اوامر
نواہی کا دوسرا بجالانا ماسوا حضرت الٰہی کا ہے هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وہی ہے دوست تمہارا پس
بہتر دوست ہے اور بہتر مددگار یاری سے عیب چھپاتا ہے مددگاری سے گناہ بخشتا ہے **بیت** اس سے ہی
جو چاہیے چاہ اے عمر اسیر وہ ہے نعم المولےٰ اور نعم النصیر سورۂ مؤمنین مکی ہے ایکسو اٹھارہ آیتیں ہیں ایکہزار اٹھ سو
بتیس کلمے ہیں چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ حج کے یہہ ہے کہ آخر سورہ حج میں
یہ جملہ لعلکم تفلحون میں کے مذکور رہا ہے اور فلاح کا تھا اول اس سورت کے بتقن فلاح ارشاد کیا اور یہہ بھی تطبیق ہے
کہ آخر سورت حج میں امر باقامت صلوٰۃ تھا اول اس سورہ مومنین کے بھی اقامت صلوٰۃ متضمن امتثال امر مذکور ہے اور یہہ
بھی مناسبت ہے کہ خاتمہ اسکا بذکر ہوا احبر بان تھا آغاز اسکا بذکر فلاح بندگان ہوا کہ بندے ایسے خدا کے رستگار میں اور فلاح اور نجاح کے سزاوار

سورة المؤمنون مكية وهي مائة بسم الله الرحمن الرحيم ثمان وعشر آية

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ تحقیق فلاح پائے ایمان والوں نے اور مقصود کو اپنے پہنچے اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
وہ جو بیچ نماز اپنے کے زاری کرنیوالے ہیں نگاہ سجدگاہ پر رکھے دلکو درگاہ باری میں حاضر کئے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نماز میں آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی نظر موضع سجود میں رکھنے لگے لباب میں ہے
کہ نماز میں سجدہ گاہ پر نگاہ رکھے مگر کعبہ شریف میں اسکو دیکھے بعضے کہتے ہیں کہ خشوع یہہ ہے کہ مصلی نجانے کہ چپ و راست
اسکے کون ہے واسطی نے کہا ہے کہ خشوع ادائے صلوٰۃ ہے للہ نہ اللہ بے ملاحظہ اعتراض اور عوارض کے بحر الحقائق میں ہے
کہ خشوع ظاہر میں یہہ ہے کہ سر جھکا کر آنکھوں کو ادھر ادھر دیکھنے سے بچا کر دست راست چپ پر دہر کر قرأت بآرزوے
حضور پڑھے اور خشوع باطن میں یہہ ہے کہ خطرے اور وسوسے دور کر کر متوجہ بحق ہو کر بحر شہود میں ڈوب کر شعلہ آثار
ظہور انوار جمال و جلال میں گداختہ ہو جاوے **بیت** ڈوب جا بحر شہود یار میں بار پاتا ہے یہہ کس دربار میں
اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اور وہ لوگ کہ بیفائدہ بات اور کام سے منہہ پھیرنے والے ہیں امام قشیری نے کہا ہے
کہ جو چیز خدا کے واسطے نہو وہ خنوعی اور جو خدا سے باز رکھے وہ سہو ہے اور جس سے بندہ کو حظ ہو وہ لہو ہے اور جو یاد
خدا سے نہو وہ لغو ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ اور وہ لوگ کہ زکوٰۃ واجب کو ادا کرنے والے ہیں یا صدقہ
فطر کو یا اور صدقات تطوع کو وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اور وہ لوگ بواسطے شرم گاہ اپنے کے حرام سے
محافظت کرنیوالے ہیں اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ مگر جوروں اپنے کے
یا جنکے کہ مالک ہیں ہاتھ انکے یعنے لونڈیاں پس تحقیق وہ محافظت کرنیوالی شرمگاہوں اپنے کے نہیں ملامت کی گئی نہ
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پس جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنے مباشرت کرے غیر جوروں اور لونڈیوں سے
کے پس یہہ لوگ وہ ہیں حلال حد سے گذرنے والے طرف حرام کے یا کامل ہیں ستمگاری میں اور ہاتھ سے ملنے والا

بھی اسی گروہ سے ہے چنانچہ حسینی میں لکھا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور وہ لوگ جو واسطے
امانتوں اپنے کے یعنے لوگوں نے جو امانتیں انکے پاس رکھوائے ہیں یا اللہ تعالی کی امانتیں جو اسپر ہیں جیسے
نماز اور روزہ اور غسل جنابت اور عہدوں اپنے کے کہ ساتھ خلق اور حق کے باندھے ہیں رعایت کرنیوالے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ جو اور نمازوں اپنے کے محافظت کرنیوالے ہیں یعنے مداومت کرنیوالے ہیں
ساتھ شرائط اور آداب اسکے کے اور وقتوں میں ادا کرتے ہیں سمجھ لیجئے کہ ذکر نماز کا ابتداء اور انتہا ان اوصاف کے
کہ موجب فلاح مومنان ہیں اشارہ ہے طرف تعظیم شان نماز کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ
یہہ لوگ مسلمان جنمیں یہہ چھہ صفتیں ہیں وہی ہیں وارث جو وراثۃ لیوینگے فردوس کہ بلند ترین درجات بہشت ہے
لکھا ہے کہ منازل کفار بہشت میں ہیں کہ اگر ایمان لاتے تو وہاں جاتے وہ انکو دکھا دینگے تاکہ حسرت انکی زیادہ ہو پھر
داخل دوزخ کرینگے اور وہ مقام مومنوں کو دینگے پس میراث کفار مسلمان لینگے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ مومن بیچ
فردوس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۵ اور البتہ تحقیق پیدا
کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ مٹی سے یا پیدا کیا آدمیوں کو اس مٹی سے جو باہر آئی گل آدم علیہ السلام سے ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو ایک قطرۂ منی سے بیچ جگہہ مضبوط کے کہ رحم مادر ہے اور چہل روز
اسکو سفید رکھا سمجھ لیجئے کہ اگر انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہیں تو یہہ معنی ہیں کہ کیا ہمنے نسل اسکی ایک قطرہ
منی سے اور جو سب آدمی مراد ہیں تو ظاہر ہیں ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا
الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا پھر پیدا کیا ہمنے منی سفید کو لوہو سرخ جما ہوا چالیس دن پس پیدا کیا
ہمنے لوہو جمے کو بوٹی گوشت کی بن ہڈی کے چالیس دن پس پیدا کیا ہم نے بوٹی کو ہڈیاں بعد تین چلوں کے
پس پہنا دیا ہمنے ہڈیوں کو گوشت بعد رگ پٹھے درست کرنے کے ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو
پیدائش اور شکم مادر میں یعنے روح اسمیں ڈالکر زندہ کر دیا پہلے مردہ تھا یا بعد نکلنے کے شکم مادر سے دانت اور
بال دئے اور بڑہایا اور شیر خوارگی سے کہانے پر لگایا پھر غذائے رنگا رنگ سے تربیت فرمایا اور حد بلوغ کو پہنچا کر
قلم تکلیف اسپر پھیرا یا اور جوانی اور بڑہاپے کو پہنچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ پس بہت برکت والا ہے خدا بہتر پیدا کرنے
والوں کا سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور آسمان اور ستارے اور زمین پیدا کی اور
اپنی تعریف اسطرح کہیں نہیں کی جیسے بعد پیدا کرنے انسان کے فرمائے یہہ دلیل بزرگی اور برائی آدمی کی ہے بیت
کوئی مثل انسان بنایا نہیں دلیل اسکی ہے احسن الخالقین بعضوں نے لکھا ہے کہ اس آیت میں جو احوال خلقت بنی
آدم کا اور ترقی اسکی کا ایک مقام سے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا جاتا کہ جو کوئی بارگاہ مقدس کے لائق ہے تعریف ویسی
نکر سکیگا خود ستایش انکی کر کرتا اپنے ذات پاک کی آپ فرمائے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین بیت بنایا ہمیں جسنے

من ماء وطین پر اہے خدا احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ پھر تحقیق تم پیچھے اسکے کہ ذکر کیا ہم نے پیدائش
تمہاری کا البتہ مرجانیوالے ہو بیت جہان فانی ہین یہان سنگار جیسا ہے اجل کا پیام تمہین بالضرور پہنچا ہے
ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ پھر تحقیق تم دن قیامت کے اٹھائے جاؤگے واسطے حساب اور جزا کے وَلَقَدْ خَلَقْنَا
فَوْقَکُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے اوپر تمہارے سات طبقوں کو آسمانوں کے کہ راہ ہین فرشتے اُنمین
آتے جاتے ہین وَمَا کُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ اور نہین ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہے غافل کہ مہمل چھوڑ دین ملک تا وقت
معلوم خلل سے بچاوینگے یا نہین ہم سب مخلوق سے بیخبر خیر اور شر اور کفر اور شرک اُنکے سے آگاہ ہین ہم وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْکَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ اور اتارا ہم نے آسمان کیطرف سے پانی ساتھ اندازے کے جسمین صلاح بندونکی
سمجھے ہین ہمنے پس رکھا اسکو ہمنے بیچ زمین کے ابن عباس رض سے تبیان مین منقول ہے کہ حق تعالی نے چشمہ بہشت سے پانچ نہرین
بال جبرئیل علیہ السلام پر رکھکر آسمان سے زمین پر اتارین جیحون کہ نہر بلخ ہے کہ اور فرات اور دجلہ کہ عراق مین ہین اور نیل کہ
مصر مین ہے اور انکو امانت پہاڑون مین رکھکر بقدر مصلحت واسطے نفع خلق کے جاری کرتا ہے یہی معنی ہین کہ فرماتا ہے
کہ پانی کو بیچ زمین کے رکھا ہے ہمنے وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر لیجانے اسکے کے البتہ قادر ہین جیسے کہ اتارنے
پر اسکے قادر تھے لکھا ہے کہ بعد خروج یاجوج اور ماجوج کے زمین پر جبرئیل علیہ السلام آکر قرآن شریف کو اور حجر اسود کو اور مقام
ابراہیم کو اور تابوت سکینہ کو اور انہار خمسہ کو آسمان کو اٹھالیجاوینگے پھر زمین پر کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَکُمْ بِهٖ
جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ پس نکالے ہمنے واسطے تمہارے سبب اس پانی کے باغ کھجورون کے اور انگورون کے تخصیص ان دو میوون
کی واسطے اختصاص اہل مدینہ کے ہے ساتھ کھجورون کے اور اہل طائف کے ہے ساتھ انگورون کے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین
زیادہ تمام دیار عرب سے ہے لَکُمْ فِیْهَا فَوَاکِهُ کَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْکُلُوْنَ واسطے تمہارے بیچ ان باغون کے میوے ہین بہت سوا کھجور اور
انگور کے اور بعضا انمین سے کھاتے ہو یا معاش ضروری اس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ
تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰکِلِیْنَ اور پیدا کیا درخت واسطے تمہارے کہ نکلتا ہے پہاڑون سرجیون سے یا جبل موسی علیہ السلام سے کہتے
ہین پہلے درخت زیتون بعد طوفان کے وہین ہوا ہے کہ اگتا ہے ساتھ روغن کے اور سالن ہے واسطے کھانیوالون کے یعنے درخت
زیتون کا جامع ہے جو پھل اسکا کچا ہوتا ہے اسکا تیل نکالکر کشتی مین لگاتے ہین اور جلاتے ہین اور جو پکتا ہے اسکو روٹی کے
ساتھ کھاتے ہین وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایون کے وہ چیز ہے جس سے عبرت پکڑو اور
قدرت حق پر استدلال کرو نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا پلاتے ہین ہم تمکو بعضے اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے کے ہے یعنے
دودھ خالص وَلَکُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ کَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْکُلُوْنَ اور واسطے تمہارے بیچ اسکے نفع ہین بہت کہ بعضون پر
سوار ہوتے ہو اور بعضون پر لادتے ہو اور بعضون کے بال اور پشم سے فائدے لیتے ہو وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ اور
اوپر انکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے تری مین سوار کئے جاتے ہو یعنے وہ تمکو ایک مکان سے دوسرے مکان پر لیجاتے ہین

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے پہلے محمد سے نوح کو
طرف قوم اسکے کے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود کہ مستحق عبادت کے
ہو سوا اسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہیں ڈرتے ہو تم عذاب اسکے سے ہیبت ڈرو اور اسکی پرستش کرو پرستش میں
جیو اور مرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ پس کہا سرداروں نے وہ جو کافر ہوئے قوم اسکے سے عوام اور درویشوں
کو جب دیکھا کہ دعوت نوح علیہ السلام پر مائل ہیں مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ نہیں یہہ شخص جو
بلاتا ہے تمکو طرف توحید کے مگر آدمی مانند تمہارے کھانے پینے میں اور سب کاموں میں چاہتا ہے یہہ کہ بڑائی کرے
اوپر تمہارے اور تمہارا سردار بنے تمکو اپنا تابعدار کرے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً اور اگر چاہتا اللہ کہ رسول اوپر
آدمیوں کے بھیجے البتہ اُتارتا ہے فرشتے کہ پیغمبر ہیں اور لوگوں میں ممیز ہوتے مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ
نہیں سنا ہمنے اسکو کہ آدمی رسول خدا کے ہوں طرف خلق کے بیچ باپوں اپنے کے پہلوں کے سمجھیے کہ یہہ بات
عناد سے کہتے تھے یا درمیان ادریس علی نبینا وعلیہ السلام کے اور انکی مدت مدید گذری تھی اور انھوں نے نہیں سنا تھا
کہ آدمی کوئی پیغمبر ہوا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ نہیں نوح مگر ایک مرد کہ اسکو
جنون ہے اگر دیوانہ ہوتا جانتا کہ بہتر لائق پیغمبری کے نہیں ہوتا پس انتظار کرو ساتھ اسکے ایک مدت تک یعنے صبر کرو
تھوڑے دنوں میں مر جاویگا اس سے چھٹ جاؤگے یا جنون سے ہوش میں آجاویگا اور یہہ باتیں چھوڑ دیگا قَالَ
رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ کہا نوح علیہ السلام نے جب ناامید ہوے ایمان انکے سے اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو
اور بدلا لے میرا انسے سبب اسکے کہ جھٹلاتے ہیں مجھکو فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا
پس وحی بھیجی طرف نوح کے یہہ کہ بنا کشتی کو ساتھ نگاہداشت ہمارے کے کہ بگڑنے نہ دینگے ہم اور وحی ہمارے کی کہ
اسکے بنانے میں تجھے کہی یا ساتھ حکم اور تعلیم ہمارے کے کہ تجھے سکھا دینگے بنانا اسکا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ
پس جس وقت آوے حکم ہمارا سوار ہوئیگا کشتی میں یا جس وقت آوے عذاب ہمارا اور جوش مارے تنور یعنے بی بی تیری روٹیاں
لگاتی ہو اور آگ میں سے پانی جوش ہو فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ پس بٹھلا لے بیچ کشتی کے ہر قسم
جوڑا دو دو یعنے نر اور مادہ بہتر ہیں سے کہ کشتی میں بہت بٹھا مگر انکو جو جنتے ہیں بچہ یا دیتے ہیں انڈا وَاَهْلَكَ اِلَّا
مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ اور بٹھا لے گھر والوں کو اپنے اور مومنوں کو مگر اس شخص کو کہ گذرا ہے اوپر اسکے
قول ازلی یعنے ہلاکت اسکی لوح محفوظ میں لکھی ہے گھر والوں میں سے پس سمجھ لیجیے کہ مراد اس سے ایک بیٹا اور ایک
زن نوح علیہ السلام کی ہے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور مت کہہ مجھ سے بیچ مقدمے نجات ان لوگوں کے کہ ظلم
کرتے ہیں اوپر اپنے ساتھ شرک لانے کے اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق غرق کئے جاوینگے بیشک فَاِذَا اسْتَوَيْتَ
اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

پس

پس جسوقت سوار ہو تو اور وہ جو کہ ساتھ تیرے ہے اوپر کشتی کے پس کہہ تو سب تعریف واسطے خدا کے ہے
جسنے نجات دی ہمکو ظالم قوم کافرون کے سے وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ اور کہہ وقت
بیٹھنے کشتی کے ای پروردگار میرے اتار مجھکو اتارنا مبارک اور تو بہتر اتارنیوالون کا ہے منازل مبارکہ مین سمجھ لیجئے
کہ منزلا بضم میم اور فتح زا قرات حفص کی ہے کہ تحریر ہوئی اور یہہ مصدر میمی ہے اور اوررون کی قرات منزلا ہے بصیغہ
اسم ظرف یعنے اتار مجھکو منزل بابرکت مین کہ سبب سلامت اور نجات مومنون کی ہے اور امر اس دعا کا بعضے کہتے
ہین وقت خروج کشتی سے ہوا اور مشہور یہہ ہے کہ وقت دخول کے ہے سلمی نے ابن عطا سے نقل کیا ہے کہ منزل
مبارک وہ ہے جہان ہواجس نفسانی اور وساوس شیطانی نہون اور آثار قرب ربانی وہان نازل ہون جس
جگہہ پر انوار جمال بیشتر ہے برکت اس منزل کی تمام منازل سے فزون تر ہے بیت ہے عجب منزل مبارک
خوش جلوہ فرما جہان ہے وہ مہوش إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ تحقیق بیچ قصہ نوح علیہ السلام کے اور اس چیز کے
جو ساتھ قوم اسکے سے کی گئی البتہ نشانیان ہین عبرت والون کو وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ اور تحقیق نہین ہم البتہ
آزمایش کرنیوالے بندون کے ساتھ ان نشانیون کے تاکہ سچے اور جھوٹے ظاہر ہو جاوین یا نہین ہے ہم امتحان کرنیوالے
قوم نوح کے اور مبتلا کرنیوالے انکو بلاے عظیم مین ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد قوم
نوح کے گروہ دوسرا کہ قوم عاد تھے یا ثمود فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ
پس بھیجا ہمنے بیچ انکے پیغمبر انہین سے کہ ہود یا صالح علیہما السلام تھے اور کہا ہمنے زبان پیغمبر سے انکو یہہ کہ عبادت کرو
اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے سوا اسکے أَفَلَا تَتَّقُونَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اسکے سے
یعنے ڈرو عذاب سے اسکے اور غیر اسکے کی عبادت مت کرو وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ
وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور کہا سردارون نے قوم اسکے سے جو کافر ہوئے تھے اور جھٹلاتے تھے ملاقات آخرت کے
کو یعنے بعث اور حشر پر ایمان نہین لاتے تھے اور دولت دی تھی ہمنے انکو بیچ زندگانی دنیا کے اور لوگون کو کہ مَا هَٰذَا
إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ نہین یہہ مگر آدمی مثل تمھارے سب حالات بشریت
مین کھاتا ہے اس چیز سے کہ کھاتے ہو تم اور پیتا ہے اس چیز سے کہ پیتے ہو تم اگر یہہ نبی ہوتا تمھارے صفتین نرکھتا
بلکہ فرشتون کیطرح ہوتا نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ اور اگر اطاعت
کروگے تم اوامر اور نواہی مین ایک آدمی مانند اپنے کے تحقیق تم اسوقت زیان پانیوالے ہو کہ اپنے مثل کی پیروی
کرتے ہو أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ کیا وعدہ دیتا ہے تمکو یہہ پیغمبر یہہ کہ تم جسوقت
مرجاؤگے اور کہنہ ہو جاؤگے اور ہونگے تم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست اور رگ اور پٹھے کے تحقیق تم نکالے جاؤگے
قبرون سے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ دور ہے دور ہے جو کچھہ وعدہ دیئے جاتے ہو تم بعث اور

جزا سے یعنے ہرگز نہوگا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ نہیں زندگانی مگر زندگی ہماری دنیا کی مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم کہ کوئی مرتا ہے ہم مین سے کوئی پیدا ہوتا ہے اور نہین ہم اٹھائے جاوینگے بعد موت کے اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ نہین ہود یا صالح علی نبینا و علیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھ لیا ہے اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتا ہے مین اللہ کا رسول ہون اور تم بعد موت کے اٹھوگے اور نہین ہم واسطے اسکے ایمان لانیوالے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ کہا پیغمبر نے بعد سننے اسبات کے اور نا امید ہونے کے انکے ایمان سے اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو کہ مین غالب ہون اور وہ مغلوب ہون ساتھ عذاب کے بسبب اسکے کہ جھٹلاتے ہین مجھکو قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ فرمایا حق تعالی نے تھوڑی دیر مین البتہ ہو جاوینگے کافر اور مکذب پشیمان جھٹلانے سے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً پس پکڑا انکو آواز تند جبرئیل نے یعنے چیخ ماری جبرئیل علیہ السلام نے انکے دل پھٹ گئے ساتھ حکم قضا کے یا وعدہ صادق کے یا ساتھ استحقاق انکے کے عذاب کو پس کردیا ہمنے انکو ریزہ ریزہ یعنے ہلاک اور نابود ہوگئے سمجھ لیجیے کہ جو یہہ قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا کہتے ہین وہ اس قوم کو قوم ثمود کہتے ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ عذاب صیحہ سے قوم ثمود ہلاک ہوئی ہے اور جو قصہ ہود علیہ السلام کا کہتے ہین وہ اس قوم کو قوم عاد کہتے ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ سورہ اعراف اور سورہ ہود اور سورہ شعرا مین بعد قصہ نوح علیہ السلام کے قصہ عاد مذکور ہے یہان بھی اسی قرینہ سے مراد قوم عاد ہے اور اس قول پر صیحہ سے مراد عذاب ہلاکت ہے جس طرح پر کہ واقع ہوا ہو فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس لعنت ہے حق تعالی کی اوپر قوم ظالمون کے ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد انکے قرنون اور گروہ یعنے اہل قرنون کو جیسے قوم لوط اور قوم شعیب علی نبینا و علیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ نہ آگے گذرے کوئی امت وقت لینے سے جو انکے عذاب کا مقرر کیا ہمنے اور نہ پیچھے رہ جاتے ہین اس سے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا پھر بھیجے ہمنے پیغمبر اپنے پے درپے كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آتا تھا کسی امت کے پاس پیغمبر انکا جھٹلاتے تھے اسکو اور جو وہ کہتا تھا توحید اور نبوت اور بعث اور حشر کے بات دروغ ٹھہراتے تھے باپون کے پیروی کی سبب ایمان نہ لاتے تھے فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ پس بھیجے گئے ہم بعضونکو بعضون پر یعنے ایک گروہ کو ہلاک کیا پھر اور لائے اسے ہلاک کیا پھر اور اور کیا ہمنے انکو باتین عبرت خلق کی یعنے عذاب انکا یاد کرکر ڈرین اور ضرب المثل کرین پس لعنت ہے واسطے اس قوم کے کہ نہین ایمان لاتے سمجھ لیجیے کہ ہر شخص کی حکایت باقی رہ جاتی ہے اگر نیک ہے تو نیک اور بد ہے تو بد پس چاہیے بھلائی کرے تاکہ فسانہ نیک یادگار زمانہ رہے بیت کام ایسا تو کر اے رافت کہ کرے خلق حکایت تیری تو نہوگا نہ تیرا نام و نشان مگر ایک ہوگی حکایت تیری ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ

مُّبِيۡنٍ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا عَالِيۡنَ پھر بھیجا ہمنے موسی کو اور بھائی اسکے ہارون کو ساتھ
نشانیون اپنے کے اور معجزے ظاہر کئے یعنے عصا کی تخصیص عصا کی اسواسطے کی کہ اول معجزہ تھا اور کتنی ہی معجزے اس سے
ہوئے تھے طرف فرعون کے اور سردارون اسکے کے پس تکبر کیا اُنھون نے ایمان لانے سے اور تھی وہ قوم قبطی
سرکش فَقَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لِبَشَرَيۡنِ مِثۡلِنَا وَقَوۡمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوۡنَ پس کہا انھون نے کیا ایمان لاوینگے ہم
واسطے دو آدمی کے کہ مانند ہمارے ہین صفات بشریت مین اور حال اُنکہ قوم اُن دونون کے واسطے ہمارے بندگی
کرنیوالے ہین یعنے ہمارے حکم مین ہین جیسے اور غلام ہمارے بعضون نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کو پوجتے تھے
اور فرعون بت کو یا گوسالہ کو پوجتا تھا فَكَذَّبُوۡهُمَا فَكَانُوۡا مِنَ الۡمُهۡلَكِيۡنَ پس جھٹلایا فرعون اور قوم اسکے نے موسی
اور ہارون کو پس ہوئے جھٹلانیوالے ہلاک کئے گیون سے یعنے ڈوب گئے رود نیل مین وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى
الۡكِتٰبَ لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب توریت بعد ڈوبنے فرعون اور قوم اسکے کے تو کہ بنی
اسرائیل برکت اُسکے سے ہدایت پاوین ساتھ احکام شریعت کے وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً اور کیا ہمنے قصہ عیسے
کو اور قصہ مان اُسکے کو نشانی اپنے قدرت کی سمجھ لیجئے کہ دلیل قدرت کاملہ حق تعالی عیسی علیہ السلام مین یہہ ہے
کہ جھولے مین باتین کین اور مریم رضی اللہ عنہا مین یہہ ہے کہ بن مساس بشر کے الیا پسر لائین وَّاٰوَيۡنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبۡوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيۡنٍ اور جگہہ دی ہمنے عیسی اور مریم کو جب یہود نے بھاگے اور پھیر لائے ہم اُن دونون کو طرف زمین بلند
کے جگہہ رہنے کی اور پانی جاری کی سمجھ لیجئے کہ ملک مصر مین جلیل اور ناصرہ دو شہر ہین درمیان مین اُن دونون
کے اُردن دریا ہے شیرین حضرت عیسی علیہ السلام جب پیدا ہوئے اُسوقت کے بادشاہ نے نجومیون سے سنا کہ بنی اسرائیل
کا بادشاہ پیدا ہوا وہ ایزا دینے کو تلاش کرنے لگا آپ حکم الہی سے اُن شہرون مین چلے گئے کبھی جلیل مین رہتے تھے کبھی
ناصرہ مین بعضے کہتے ہین ایک زمیدار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسی جوان ہوئے وہ بادشاہ
مر چکا تھا اپنے وطن کو چلے آئے لکھا ہے کہ بارہ برس اُس جگہہ رہے حضرت مریم رسیان بٹ کر بیچتی تھین وہی
قوت دونونکا ہوتا تھا يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوۡا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا پیغمبرو کھاؤ پاکیزہ چیزون سے اور
عمل کرو اچھے یہہ خطاب حضرت عیسے علیہ السلام کو ہے بطریق تعظیم یا سب انبیا کو ہے لیکن ایک دفع نہین بلکہ زمانون
مختلف مین ہے کہ اپنے اپنے وقت مین مخاطب ہین یا خطاب ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور نہ
آپ کو بنام تمام انبیا پکارا اسواسطے کہ سید سب کے ہین اور فضائل اور کمالات تمام پیغمبرون کے اکیلے آپ مین موجود ہین یا
اور موضع مین ہے کہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ کہو امت اپنی کو کہ حلال کھاؤ اور عمل نیک بجا لاؤ سمجھ
لیجئے کہ اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا اسواسطے کہ تخم حلال ثمر کمال ہے بیت زانکہ تخم صاف وپاک تو تو ثمر پاک
تا کہ لاوے دو. لقمہ حلال بدنہین سرایت کر کر طرف عبادات کے رغبت دلاتا ہے اور لقمہ حرام رگ و ریشہ مین

سما کر طرف شبہات کے بلا ما ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا بیت قطرۂ باران تیرا گر صاف ہو گوہر دریا تر انتشاف
ہو اِنِّي بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ تحقیق میں ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہوں وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ اور تحقیق یہہ ہے امت تمھاری اے پیغمبروا امت ایک توحید اور عقائد اور اصول شرائع
میں یا امت تمھاری اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم امت ایک ہے متفق ایمان اور توحید میں اور میں ہوں پروردگار
تمھارا پس ڈرو مجھہ سے مخالفت کلمہ میں فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا پس کاٹ لیا اہل کتاب نے کام دین
اپنے کا درمیان اپنے ٹکرے ٹکرے یعنے اختلاف کر کر گروہ گروہ ہو گئے كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ
ہر گروہ ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے دین سے خوش ہیں اور جانتے ہیں کہ حق یہی ہے فَذَرْهُمْ فِيْ
غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ پس چھوڑ دے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کافروں کو بیچ غفلت اور ضلالت کے انکے
اس مدت تک کہ مارے جاویں یا مر جاویں اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ
کیا گمان کرتے ہیں مشرکان مکہ یہہ کہ جو کچھہ مدد دیتے ہیں ہم انکو ساتھہ اس چیز کے مال سے اور بیٹوں سے شتابی
کرتے ہیں ہم واسطے انکے ساتھہ اس چیز کے بیچ بھلائیوں کے یعنے مشرک گمان کرتے ہیں کہ امداد ہماری ساتھ انکے
مال اور اولاد دینے میں شتابی کرنا ہے واسطے انکے بھلائی میں اور وہ لائق اسکے ہیں کہ انسے عوض اعمال انکے نیکی کریں
بیچ ہم نہیں ہے ایسا جو وہ جانتے ہیں بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ بلکہ نہیں سمجھتے کہ یہہ امداد استدراج ہے نہ شتابی کرنا ہے بیچ بھلائی
اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ وہ ہیبت عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہیں وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھہ آیتوں آفریدگار اپنے کے کہ قرآن ہے یا نشانیاں قدرت اسکے
کے ہیں ایمان لاتے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھہ خداوند اپنے کے نہیں شرک لاتے
نہ شرک ظاہر نہ شرک چھپا وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ اور وہ لوگ
کہ دیتے ہیں جو کچھہ کہ دیتے ہیں صدقہ اور زکواۃ واسطے اللہ کے اور دل انکی ڈرتے ہیں کہ خیرات انکی مردود ہو اور جانتے
ہیں یہہ کہ وہ طرف پروردگار اپنے پھر جانیوالے ہیں یا دل انکے ڈرتے ہیں اس سے کہ وہ طرف رب اپنے کے رجوع کرنیوالے
ہیں اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ یہہ لوگ جو ساتھہ ان صفتوں کے موصوف ہیں جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے
وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ اور وہ طرف بھلائیوں کے آگے نکل جانیوالے ہیں یا سب لوگوں پر سابق ہیں ساتھہ زیادتی طاعت
کے یا ساتھہ حصول ثواب کے یا ساتھہ دخول جنات کے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور نہیں تکلیف دیتے ہم کسی شخص کو
مگر موافق طاعت اسکے کے وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور نزدیک ہمارے کتاب ہے یعنے
لوح محفوظ کہ بولتی ہے ساتھہ حق کے یعنے مخالف واقع کے اسمیں نہیں لکھا یا نزدیک ہمارے نامۂ اعمال ہے ہر ایک کا
کہ بھلے برے کام اسمیں سب لکھے ہیں اور وہ کام کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ زیادتی عذاب کے اور کمی ثواب کے

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا بلکہ دل کافرونکی بیچ غفلت کے ہین اس سے جو مذکور ہوا یا اعمال ناسون سے یا قرآن سے
وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذٰلِكَ اور واسطے اُنکے عمل ہین ناپاک اور خطاے عظیم سے کہ شرک ہے یعنے اور گناہ
بہت ہین سوا شرک کے هُمْ لَهَا عَامِلُونَ وہ اسکو کرنیوالے ہین موافق حکم قضا کے اور وہ بیچ غفلت اور معصیت کے
ہونگے حَتّٰى إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ یہانتک کہ جب پکڑا ہمنے دولتمندون انکے
کو ساتھ عذاب قحط کے یا قتل کے ناگہان وہ فریاد اور زاری کرینگے اور یہہ کہینگے لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ مت زاری کرو
آج اور امید فریادرسی کی مت کہو إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ تحقیق تم ہماری طرف سے نہ مدد دیئے جاؤگے یا ہمارے
عذاب سے نہ منع کیے جاؤگے قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ تحقیق تھین آیتین
میری یعنے قرآن کہ بروقت پڑہا جاتا تھا اوپر تمھارے پس تھے تم سُننے اسکے سے اوپر ایڑیون اپنے کے پھر جاتے اور نہ تھے تم
کلام میرا سنتے مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ درحالیکہ تکبر کرتے تھے ساتھ اسکے افسانہ گوئی کرتے
بیہودہ بکتے تھے یا اپنی بڑائی کرتے تھے ساتھ حرم مکہ کے کہ ہم اہل حرم ہین یا چھوڑ دیتے تھے قرآن کو یا پیغمبر کو یا خانہ کعبہ کو
کہ طواف نہین کرتے تھے گرد اسکے قصہ خوانی کرتے تھے اور اسپر نازان تھے أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم
مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ کیا پس نہین فکر کی انھون نے قرآن مین کہ اعجاز فصاحت الفاظ اور فصاحت
معنی سے جانین کہ کلام حق ہے یا آیا ہے اُنکے پاس کتاب اور پیغمبر جو کچھہ نہ آیا تھا باپون اُنکے پہلون کے پاس تو کہ عذر کرین کہ ہم
کتاب اور پیغمبر سے واقف نہین یعنے جیسے نوح اور ابراہیم کو اُنکے باپون کے پاس بھیجا تھا ہمنے ایسے ہی محمد کو صلے اللہ
علیہ وعلیہما وسلم اوپر اُنکے بھیجا تو کہ عذر نہ لاوین چنانچہ سورہ یٰس مین فرمایا ہے لتنذر قوما ما انذر اباؤہم أَمْ لَمْ
يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ یا نہ پہچانا انھون نے پیغمبر اپنے کو ساتھ امانت اور راستی اور حلم اور وقار اور کرم
اور مروت اور نیک خوے اور کمال علم کے باوجود امی ہونے کے پس وہ واسطے اسکے انکار کرنیوالے ہین یعنے یہہ نہین
کہ نہین پہچانتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو کہ انکار کرین اور کہینگے ہم حقیقت اُنکی نہین جانتے أَمْ يَقُولُونَ
بِهِ جِنَّةٌ یا کہتے ہین کہ اسکو جنون ہے اعتبار دیوانے کے باتونکا نہین ہے البا کہ وہ بکتے ہین
بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ بلکہ لایا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس حق کہ قرآن ہے یا دین اسلام
اور اکثر اُنکے حق کو ناخوش رکھنے والے ہین قید اکثر کے اسواسطے ہے کہ بعضے کفار لوگون کے طعنہ کرنے سے ایمان
نہین لاتے تھے نہ کراہت حق سے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ اور اگر پیروی
کرے حق تعالی خواہشون کافرون کی بیچ وجود خداون بہت کے یعنے بالفرض اگر بہت خدا ہووین البتہ بگڑ جاوین آسمان
اور زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہین فرشتے اور آدمی اور جن اور جانور اور سوا اُنکے چنانچہ آیت لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ
لفسدتا مین گذرا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد حق سے دین اسلام ہے کہ اگر متابعت کرتا کافرونکی یعنے سر

کیطرف پھرتا اللہ تعالیٰ قیامت لاتا آسمان و زمین کو تباہ فرماتا بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُوْنَ بلکہ لائے ہین ہم
اُنکے پاس کتاب کہ اُسمین ذکر شرف اور دبدبہ عزت اُنکے کا ہے یا نصیحت اُنکی ہے پس وہ نصیحت اپنے سے اُس
چیز سے جو سبب شرف اُنکے کا ہے یا نصیحت اُنکی ہے دنیا اور آخرت مین مُنھہ پھیرنے والے ہین اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا
فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ کیا مانگتا ہے تو اُنسے واسطے رسالت اپنے کے خرچ اور مال تو کہ طالع جانکر تجھے تہمت تیری
رسالت پر کرین پس خرچ اور مال پروردگار تیرے کا کہ رزق دنیا کا اور ثواب آخرت کا ہے واسطے تیرے مال
اور دولت اُنکی سے وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور وہ بہتر رزق دینے والون کا ہے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق تو البتہ بلاتا ہے تو انکو بغیر خرچ اور مزدوری مانگنے کے طرف راہ سیدھی کے کہ دین
اسلام ہے وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ اور تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان
لاتے ساتھ آخرت کے راہ سیدھی سے البتہ مرجانیوالے ہین طرف گواہی کے وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ
مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور اگر مہربانی کرین ہم اوپر اُنکے اور کھول دیوین ہم جو کچھ ہے اُنکو سختی سے یعنے قحط
جو اُنپر آیا ہے البتہ لگے جاوین بیچ سرکشی اپنے کے سرگردان یعنے اگر اُنسے بلا دور کرین ہم تب بھی بہ سبب
عناد کے کفر پر اور تکذیب پر اسیطرح قائم رہین **بیت** اِنکے دلکے زالط ہے سوئے بد جائیگی اُنسے نہ ہرگز
خوئے بد لکھا ہے کہ جب کال کمال پڑا اُنکے ولے مردے اور مردار کھانے لگے ابو سفیان نے مدینہ مین آکر
حضرت سے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ مین رحمت عالمین ہون اور اہل مکہ زحمت مین مبتلا ہین باپون کو اُنکے تلوار سے
مارا اور اب بیٹون کو قحط سے دعائے بد کرکر ہلاک کرتے ہو حق تعالےٰ نے یہہ آیت اُتاری کہ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق پکڑا تھا ہمنے اُنکو ساتھ عذاب قتل کے دن بدر کے پس نہ
گڑگڑائے وہ طرف پروردگار اپنے کے اور نہ عاجزی کی بلکہ ویسے ہی سرکشی اور نافرمانی مین لگے رہے
حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ یہان تک کہ جب کھولدیا ہمنے اوپر اُنکے
دروازہ عذاب سخت والا کہ بھوک ہے اور اسکی شدت قتل اور قید سے زیادہ ہے ناگہان وہ بیچ اُس عذاب کے
ناامید ہین اور عاجز اور غمگین اور سرگردان اس حد تک ہین کہ سردار اُنکے تجھہ سے رحمت مانگتے ہین وَهُوَ
الَّذِيْ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے سننے کو اور دیکھنے
کو اور دلونکو تو کہ سننے کی چیزین سنو اور دیکھنے کی دیکھو پھر دل سے سوچو کمال قدرت کو اُس خالق یکتا کے اور تم
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا سا شکر کرتے ہو کیونکہ عمدہ شکرگذاری یہہ ہے کہ کان اور آنکھہ اور دل کو طرف اُسکے پہچاننے
مین کرو **بیت** معرفت کو تیرے یہہ ای یار ہین ورنہ گوش و چشم و دل بیکار ہین وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ
فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہے جسنے پھیلا دیا تمکو بیچ زمین کے اور طرف اُسیکی جمع کئے جاؤ گے
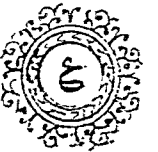
ربع

ع

دن قیامت کے وَھُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور اللہ وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے
اور واسطے امر اسکے کے ہے پھر انا رات کا اور دن کا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ تمام جہان اسنے نیست سے
ہست کیا اسیطرح وہ پھر مار کر بھی جلاویگا پس کیون انکار کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ کفار مکہ نے باوجود ان دلیلون کے کچھہ نہ
سوچا بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ بلکہ کہا انھون نے جیسا کہ کہا تھا پہلون نے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کہا کہ کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے مٹی اور ہڈیان پرانے کیا ہم اٹھائے
جاوینگے بیان استفہام انکاری ہے اور تکرار واسطے تاکید کے ہے یعنے بعد خاک ہونے کے کیونکر مبعوث ہونگے
لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ البتہ تحقیق وعدہ دئے گئے ہین ہم اور باپ ہمارے اسبات
کا پہلے آنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے ہمین اور باپون ہمارے کو وعدہ حشر اور نشر سے ڈرایا تھا لیکن وہ وعدہ
سچ ہوا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ نہین یہہ بات مگر کہانیان پہلون کی کہ جھوٹے قصے لکھہ کر مر گئے قُلْ
لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان منکرون کو واسطے کس کے ہے
زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہے یعنے مالک اور خالق زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہے یعنے مالک اور خالق زمین اور
اہل زمین کا کون ہے جواب دو مجھکو اگر ہو تم جانتے سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے جواب مین تیرے کہ زمین
اور جو زمین مین ہے واسطے اللہ کے ہے مشرکان مکہ قائل تھے کہ خالق زمین اور اہل زمین کا اللہ ہے پس جب تجھکو
یہہ جواب دین قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کہہ کیا پس نصیحت نہین پکڑتے تم اور نہین سوچتے جو اول پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اعادہ پر
کیون عاجز ہوگا قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کہہ دو کہ کون ہے آفریدگار
آسمان ساتون کا اور پروردگار عرش بڑے کا کہ سب مخلوقات سے عظیم ہے سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ آسمان اور
عرش واسطے اللہ کے ہے اور سب کا پیدا کرنیوالا وہی ہے قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کہہ کیا پس نہین ڈرتے تم یا نہین بچتے شرک سے
کہ ایسے خالق کا اسکے مخلوق مین سے شریک ٹھہراتے ہو قُلْ مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ
یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ کون شخص ہے کہ بیچ ہاتھہ قدرت اسکے کے ہے بادشاہی سب چیز کی اور نفع
اور ضرر سب کا اور وہی پناہ دیتا ہے اور فریاد کو پہنچتا ہے اور چھوڑتا ہے عذاب سے جسے چاہتا ہے اور نہین پناہ
دیا جاتا برخلاف اسکے جواب اسکا دو اگر ہو تم جانتے سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ یہہ باتین جو تونے کہین واسطے
خدا کے ہین کہ بادشاہ سب کا اور فریادرس بندونکا ہے قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ کہہ پس کہان سے سحر کئے جاتے ہو
اور فریب کھاتے ہو اور راہ حق سے پلٹتے ہو **بیت** باوجود ظہور نور یقین شک تمھارے کو کیون زوال نہین
بیت کہان جاتے ہو چھوڑ راہ صواب بخطا چلتے ہو شتاب شتاب راہ جو تمنے لی ہے عین خطا راہ ممنوع ہے نہ
راہ عطا بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ بلکہ لائے ہم انکے پاس حق کہ توحید ہے اور وعدہ حشر اور نشر کا ہے اور

تحقیق وہ البتہ جھوٹ بولنے والے ہین کہ اسباب کو جہاتے ہین یا اولاد اور شریک باری ٹہراتے ہین مَا اتَّخَذَ
اللّٰہُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا کَانَ مَعَہٗ مِنْ اِلٰہٍ اِذًا لَّذَھَبَ کُلُّ اِلٰہٍ بِمَا خَلَقَ نہین پکڑے اللہ سبحانہ نے اولاد اور نہین ہے ساتھ
اُسکے کوئی خدا کی الوہیت مین اُسکے شریک ہو کیونکہ اگر کوئی اُسکا خدائی مین شریک ہوتا تو جتنے خدا ہوتے سب کی مخلوق
ہوتی اُسوقت لیجاتا ہر ایک خدا اُس چیز کو کہ پیدا کیا ہوتا اور اپنے بندون مین نشانیان کر دیتا کہ دوسرے کے بندون مین ملجاوین نا
اور کچھ نشانی ظاہر نہین اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی خدا ہے اور دوسرا یہہ ہے کہ اگر کئی ہوتے تو اپنے اپنے مخلوق
کو جدا کرتے اور ملک اپنا اپنا علاحدہ بساتے پھر آپس مین لڑائی ہوتی جیسے بادشاہون مین دنیا کے ہوتی ہے وَلَعَلَا
بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ اور البتہ بڑائی چاہتے اور چڑہائی کرتے بعضے اُنکے اوپر بعضون کے اور یہہ نہین پس معلوم ہوا کہ کوئی
اُسکا شریک نہین سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ پاک ہے اللہ اُس چیز سے کہ بیان کرتے ہین یعنے بیٹی کے لیے فرزند اسکا
شریک واحد اسکی ذات ہے اور شریک عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ جاننے والا
غائب کا اور حاضر کا پس برتر ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین واسطے اُسکے سمجھ لیجے کہ واسطے خوشی خاطر عاطر جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے مشرکون پر عذاب آنیکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بطریق دعا کے
رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ اے پروردگار میرے اگر دکھلائے تو مجھکو جو وعدہ دئے جاتے ہین کافر عذاب کا دنیا
اور آخرت مین رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اے پروردگار میرے پس مت کیجو مجھکو بیچ قوم ظالمون کے یعنے
عذاب مین اُنکا ساتھی مت کیجو سمجھ لیجے کہ یہہ بات واسطے کسر نفس اپنے کے فرمائے یا لوگون کو خبردار کیا کہ ظلم کی
شامت بے گناہون پر پڑجاتی ہے اور مراد یہان ظلم سے شرک ہے وَاِنَّا عَلٰٓی اَنْ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُھُمْ لَقٰدِرُوْنَ
اور تحقیق ہم اوپر اسکے کہ دکھلاوین تجھکو جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب کا البتہ قادر ہین لیکن ڈھیل اسواسطے
ہے کہ بعضے اُنمین سے یا اولاد اُنکے مین سے ایمان لاوینگے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ دور کر ساتھ
اُس خصلت کے کہ ہر ایک حال مین وہ بہتر ہے برائیون کو سمجھ لیجے کہ یہہ خطاب حضرت کو ساتھ اخلاق نیک کے
ہے یعنے اے حبیب میرے ساتھ عفو اور رحمت کے معاف کر گنہگارون کی گناہون کو اسطرح کہ اہانت دین نہو یا دور کر بے
عقلون کے جہل کو ساتھ حلم اپنے کے یا بچا لوگون کو معاصی سے حکم طاعت کا کرکے یا دفع کر شرک کو مشرکون کے ساتھ
کلمہ توحید کے یا محو کر منکر کو ساتھ امر معروف کے یا دفع کر جفا کو ساتھ وفا کے یا اشارہ نفس کو ساتھ بشارت قلب
کے یا ظلمت خلائق کو ساتھ نور حقائق کے یا حظوظ نفس کو ساتھ حقوق خدا کے یا مٹی کر وادے حوادث کو
ساتھ قدم ملوک کے اور عرفان قدم مین بیٹھ چھوڑکے سب کو سوے اللہ جا یہہ رہ غفلت نہین آگاہ جا نَحْنُ
اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ہم خوب جانتے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ بیان کرتے ہین وہ تیری صفت کہ شاعر اور ساحر بناتے
ہین یا میری صفت کہ اولاد اور شریک ٹہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ

اور کہہ اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے وسوسے ڈالنے شیطانوں کے سے کہ ضلالت اور معصیت
کی طرف بلاتے ہیں یا ڈالنے انکے سے لوگوں کو ساتھ فریب اور غرور کے بیچ ہلاکت کے وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اے پروردگار میرے اس سے کہ حاضر ہوویں میرے پاس شیطان وقت صلوٰۃ کے
یا تلاوت کے یا ہر حال میں یا اس سے کہ ایذا دیں اور کفار ہمیشہ تجھے اور مجھے ساتھ صفات بلا کے یاد کرتے ہیں حَتّٰٓى
اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ یہانتک کہ جب آوے ایک کو انمیں موت کہتا ہے حسرت سے اے پروردگار
میرے پھیر دو مجھکو طرف دنیا کے سمجھ لیجئے کہ حتی متعلق ساتھ یالصفون کے ہے اور ارجعون صیغہ جمع واسطے تعظیم مخاطب
کے اور بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ خطاب طرف ملک الموت اور مددگاروں اسکے کے ہے پہلے ساتھ کلمہ رب کے
فریاد اللہ تعالی سے کرتا ہے پھر ساتھ کلمہ ارجعون کے رجوع طرف فرشتوں کے لاتا ہے کہ پھیر دو مجھکو دنیا میں
لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا شاید کہ میں عمل کروں نیک بیچ اس جگہہ کے کہ چھوڑ آیا ہوں یا اس چیز کے کہ چھوڑ آیا ہوں
کہ ایمان ہی لاؤں اور نیک کام کروں ہرگز نہیں یوں کہ انکو پھیر دیں طرف دنیا کے اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا تحقیق
وہ چاہنا اسکا ایک بات ہے کہ غلبہ حسرت سے وہ کہنے والا ہے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اور
درے انکے پردا ہے درمیان رجعت کے اور انکے یعنے قبر کہ اسمیں رہینگے اسدن تک کہ اٹھائے جاوینگے اس سے
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے دوسری بار
یا تیسری بار واسطے جلانے مردوں کے اور قیامت قائم ہوگی پس نہ ہوگی نسب درمیان انکے اسدن یعنے اسطرح زمین سے
نہیں اٹھنے کے جیسے نطفہ سے یا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا ہر ایک اپنے اپنے حال میں
گرفتار ہوگا اور یہہ پہلے محاسبہ سے حالت ہوگی بعد محاسبہ کے تو احوال پرسی آپسمیں کرینگے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے
وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ اور دوسری معنی اس آیت کی یہہ ہیں کہ نہ ہوگی نسب درمیان انکے اسدن
یعنے علاقہ اور نسب ٹوٹ جاویگی کسی ذی رحم کو آپنوں پر رحم نہ رہیگا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ اور بڑائی
کرنی یہاں اپنے نسب پر وہاں کچھ کام نہ آویگی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا نسب سے بلکہ پرسش
وہاں اعمال نیک سے ہوگی

بیت

فخر کیا رافت نسب پر جائے متکبر یہاں افضال رب پر جائے
قطع ہوویگے وہاں انساب سب نہ حسب پوچھینگے وہاں اور نہ نسب
جسکو نسبت ہوگی کچھ اللہ سے فرق ہوگا یہاں کے وہ ہر شاد سے
جسکے ہونگے کام یہاں بہر خدا اسیر وہاں ہوویگا فضل کبریا

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
پس جو شخص کہ بھاری ہوا پلڑا اسکا ساتھ اعمال نیک کے جیسے مسلمان پس یہہ لوگ وہ ہیں فلاح پانیوالے کہ دوزخ سے
بچکے بہشت میں جاوینگے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ اور جو شخص
کہ ہلکا ہوا پلڑا اسکا اس سے کہ عمال نیک نہیں کئے جیسے مشرک اور منافق پس یہہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ٹوٹا جانو لیا

اپنے کو کہ عمر غفلت مین گنوائے اور استعداد کمال کو طلب مین ازروے نفس اور متابعت شہوتکے مین ضایع کیا وہ
بیچ دوزخکے ہمیشہ رہینگے تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ جہلس دیوے گی موہنون انکے کو آگ اور وہ
بیچ اُسکے تیوری چڑہائے ہین یا مارے جلن کے موہنون پر اینٹھائے ہین ابو سعید خدری نے کہا کہ تفسیر مین اس آیت کے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہلس دیگی کافرون کے منہہ آگ نیچے کہ ہونٹھ انکے ناف تک لٹکنگے اور اوپر کے ہونٹھ سر تک
چڑھ جاوینگے موضح مین ہے کہ مسافت دونو لب مین چالیس گز کی ہوگی پس اللہ تعالی فرماویگا انکو اَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي
تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ کیا نہ ہین آیتین میری یعنے قرآن کہ دنیا مین پڑھے جاتے تہین اوپر تمھارے پس تھے
تم انکو جھٹلاتے تو کہ لائق اس عذابکے ہوئے قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ کہینگے اے پروردگار
ہمارے غالب آئی اوپر ہمارے بدبختی ہماری جو لوح محفوظ مین لکھی تھی ہمارے حق مین یا غالب ہوے گناہ ہمارے کہ موجب
بدبختی ہمارے کی ہین اور ہوے ہم قوم گمراہ طریقہ حق سے رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ اے
پروردگار ہمارے نکال ہمکو آتش دوزخ سے کہ تدارک ایسا کرین ہم پس اگر پھر کرین ہم کفر اور تکذیب پس تحقیق ہم ظالم ہین اوپر
اپنے کے سمجھ لیجیے کہ آخر کلام دوزخیونکا یہی ہوگا قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فرماویگا اللہ تعالی دور ہو
بیچ دوزخکے اور نہ کلام کرو مجھ سے نکلنے کا نہ عذاب ٹلنے کا کہ نہ تمکو نکالونگا نہ تم سے عذاب ٹالونگا إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِنْ عِبَادِي
يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ تحقیق تھا ایک فرقہ بندون میرے سے یعنے درویش صحابہ جیسے عمار
اور بلال اور خباب اور مانند انکے رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ تیرے
پس بخش ہمکو اور رحمت کر ہمکو اور تو بہتر رحم کرنیوالونکا ہے فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّى أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ
مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ پس پکڑا تھا تمنے انکو مسخرا یعنے ان درویشون سے تم ٹھٹھا کرتے تھے یہانتک کہ بھلا دی تمکو انھون نے
یاد میری یعنے انسے تم اسقدر ٹھٹھے بازی مین مشغول ہوے کہ مجھکو بھی بھول گئے اور تھے تم انسے ہنستے ازروے تکبر
اور تعظیم اپنے کے اور حقارت اور ذلت انکے کے إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ
تحقیق مین نے جزا دی انکو آج بسبب اسکے کہ صبر کرتے تھے وہ اوپر ایذا اور ٹھٹھے تمھارے کے یہہ کہ وہ ہین مراد پانیوالے
جزا لے صبر انھونکی یہی ہے پس دیکھو کہ پہنچے اپنے ہین مقصود اور مراد کو قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ
سِنِينَ فرماویگا حق تعالے یا فرشتہ ساتھ حکم اسکے کے کافرون کو کہ کتنا رہے تم بیچ زمین کے کتنے برسون کے
کافر بسبب غفلت کے جانتے ہین کہ ہم ہمیشہ دنیا مین رہینگے سو انسے بطریق عذاب پوچھا جاویگا کہ کتنے برس دنیا مین
تم زندہ رہے زمین پر اور مردہ رہے قبر مین قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ کہینگے رہے
تھے ہم ایکدن یا تہوڑا دن کا پس پوچھ لے گننے والون سے شمار زندگانی ہمارے کا یعنے فرشتون سے کہ ہمارے
عمرون اور دمون پر نگہبان تھے سمجھ لیجیے کہ مدت زندگی کی دہشت سے آتش دوزخ کی بھول جاوینگے یا دنیا کا

رہنا خلود دوزخ کے آگے بہت کم معلوم ہوگا قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالیٰ نہین رہے
تھے تم مگر تھوڑے بہ نسبت ایام آخرت اگر ہوتے تم جانتے کہ تمام دنیا بمقابل آخرت کے اندک ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ
عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ کیا پس گمان کیا تمنے غلبہ غفلت سے یہہ کہ پیدا کیا ہے ہمنے تمکو بے فائدہ
اور کھیل یا واسطے کھیل کے اور گمان کیا تمنے یہہ کہ تم طرف ہمارے نہ پھر آئے جاؤگے واسطے جزائے اعمال کے یعنے تمکو عبث
نہین بنایا بلکہ واسطے عبادت کے بنایا ہے اور جزا دینا تمہارے کامون پر مقرر ٹھہرایا ہے لطائف قشیری مین ہے
کہ عبث مشغول ہونا ہے ساتھ اُس چیز کے جو حق سے باز رکھے اور اللہ نے ہمکو اسواسطے نہین پیدا کیا اور ساتھ اسکے امر
نہین فرمایا شیخ ابوبکر واسطی نے ایکدن یہہ آیت پڑھ کہا کہ حق نے خلق کو عبث نہین پیدا کیا بلکہ چاہا کہ ہستی اُسکی
آشکار ہو اور مصنوعات سے طرف صفات کمالیہ اسکے راہ پاوین اور بعضون نے یہہ معنے کہی ہین کہ تمکو واسطے کھیل کے
نہین پیدا کیا مین نے بلکہ واسطے ظہور نور محمدی کے پیدا کیا ہے کیونکہ ازل مین مقید کیا تھا کہ وہ گوہر پاک صدف خاک سے
ظاہر ہو پس وہ اصل ہے اور تم سب فرع بیت شہ ہے وہ انسان خیل اُسکے ہین سب اصل وہی اور طفیل اسکے
ہین سب بیت الحق کہ وہ اگر نہوتا نہ عدم سے کوئی آتا بوجود ہوتے وحدت سے نہ کثرت کے نمود بحر الحقائق مین ہے
کہ تمکو اسواسطے پیدا کیا ہے کہ اوپر میرے سود کرو نہ اسواسطے کہ مین اوپر تمہارے سود کرون بعضون نے کہا ہے کہ فرشتون
کو اسواسطے پیدا کیا کہ مظہر قدرت ہون اور آدمیون کو اسواسطے وجود دیا کہ مخزن جوہر محبت ہون بعضے کتب سماوی
مین ہے کہ اے بنی آدم سب اشیا کو واسطے تمہارے پیدا کیا ہے مین نے اور تمکو واسطے اپنے سبحان اللہ یہان سے
شرافت بشر کے دیکھہ لو کہ سب ظہور کنت کنزا مخفیا ہے بیت فی الحقیقت مین یہہ سراپا ہے نور کو بصورت
نور سے ہے وہ دور دور اسکے باعث ہے ظہور دو جہان ہے اسی سے غلغلہ یہان اور وہان گنج مخفی کا ظہور اس سے ہوا
آشکار اسرار نور اس سے ہوا رافت انسان ہے عجب در نفیس بارگاہ قدس حق کا ہی جلیس جب تلک شیطان
کے تابع نہین اور کلام نفس کا سامع نہین شہوت وحرص وہوا سے ہے بچا جو شرافت یہہ رکھے سب سے بچا
اور جب ابلیس کے تابع ہوا دولت دنیا کا پھر طامع ہوا بارگاہ قدس سے ہے دور دور نے شرافت نے کرامت نے نور
بیت پاک ہے اللہ سلطان جہان پائیگا ناپاک کیونکر بار وہان فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند اور
برتر ہے اللہ عبث پیدا کرنے سے اور اُس چیز سے کہ نہ لائق اُسکے ہے بادشاہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ پروردگار عرش کرامت والیکا کہ وہان برکات اور خیرات اترتے ہین یا پروردگار
کریم وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو کوئی عبادت کرے ساتھ خدا کے برحق کے
خدا اور کے کہ نہین دلیل اُس پاس ساتھ عبادت اُسکے کے پس سوا اسکے نہین کہ حساب عمل اُسکا اور جزائے کردار اسکے
نزدیک پروردگار اسکے کے ہے موافق کامون کے سزا دیگا اُسے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتے کافر

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور کہہ اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر مومنوں پر اور تو بہتر رحم کرنیوالوں کا ہے حدیث میں ہے کہ اول سورۂ قد افلح کا اور آخر اسکا ایک گنج ہی گنجہائے عرش خدا سے سمجھ لیجئے کہ مطلع اس سورت کا مشتمل اثبات افلاح مومنان ہے اور مقطع متضمن نفی فلاح کافران اور خاتمہ اسکا کہ باب حسن انتہا سے ہی عجب معظمات دعا سے ہی اور یہہ دعا بڑی جامع اور کامل ہی کہ تعمیم بحذف ہر دو مفعول اسمین تمام اشخاص کو شامل ہی پس چاہئے ہر مومن کو کہ یہہ دعا پڑہا کرے اور جناب ارحم الراحمین میں اپنا عرض حصول مطلب کیا کرے **بیت** ہم گنہگار ہو نگا کوئی دین و دنیا میں نہیں بخش اور کر رحم یارب انت خیر الراحمین سورۃ نور مدنی ہی چون سٹھہ آیتیں ہیں ایک ہزار تین سو سولہ کلمے ہیں پانچ ہزار چہہ سو اسی حرف ہیں فواصل اسکی لم رتب ہیں اور تطبیق اسکی ساتھہ سورت مومن کے یہہ ہی کہ آغاز میں اسکے ذکر مثوبت اہل فلاح تھا ابتدا میں اسکے مذکور عقوبت اہل جناح ہوا

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ سورت ہی کہ عالم قدس سے اتارا ہی ہمنے اسکو بواسطہ جبرئیل اور فرض کئے ہیں ہمنے تمپر احکام جو اس میں ہیں اور اتارے ہیں ہمنے اسکی آیتیں بیان کرنیوالے حدود اور احکام کو تو کہ تم نصیحت پکڑو اور حرام سے بچو اور ان حکموں میں سے یہہ ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ جو زنا کرنیوالے اور زنا کرنیوالا غیر محصن ہو پس مارو اے اماموں اور حاکموں ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو درے کہ پوست کو درد پہنچاویں اور گوشت کو نہ اور آئین اور چاہئے کہ تازیانے متفرق اعضا پر لگاوینہ ایک عضو پر تو کہ توالی ضربات سے عضو مجروح ہو اور سر میں نہ مارو تا ہلاک ہو جاوے اور منہہ کو بچاؤ کہ شکل نہ بدل جاوے سمجھ لیجئے کہ یہہ حکم خاص ہے غیر محصن کے حق میں اور حد محصن کے رجم ہی اور شرح طحاوی میں ہے کہ شرط احصان کی حریت ہی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور تزوج ساتھہ دخول کے اور کنز میں ہے کہ دو وصف احصان پر ہوں اسوقت تک کہ زنا صادر ہوا تو رجم ہی والا درے ہیں اور عبد کے حق میں پچاس درے ہیں اور امام شافعی کے نزدیک باوجود درون کے ایکسال وطن سے نکال دینا ہی چنانچہ حدیث میں مایۃ جلدہ اور تغریب عام واقع ہی اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ تغریب عام نزدیک امام اعظم کے ساتھہ اسی آیت کے منسوخ ہی اور مسائل اسکی کتب فقہیہ میں مفصل مذکور ہیں وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ پکڑے تمکو بیچ حق ان دونوں زنا کرنیوالوں کے مہربانی بیچ دین اللہ کے یعنے انکو مہربانی سے مت بخش دو اور حد لینے میں اور درے لگاتے میں سستی مت کرو اگر ہو تم ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے نہ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور چاہئے کہ حاضر ہو عذاب کرنے پر ان دونوں کے ایک جماعت مسلمانوں سے تو کہ تشہیر انکی ہو اور فضیحتی انکی اور دن کو ایسے کاموں سے بچاوے اور چاہئے حاکم کو کہ حد میں ان میں بچا کر لگاو

تا سب لوگون کو خوب نظر آوے اور ہر ایک خوف کھاوے اور آدمی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک چار سے
کہ تعداد شہود زنا مین کم ہو اور اورون کے نزدیک بھی کفایت ہے اور دس تک بھی کہا ہے واللہ اعلم بحر مواج مین ہے
کہ مدینہ مین بعضے عورتین بدکار ہین لیکن مالدار ہین اصحاب صفہ نے چاہا کہ اُنسے نکاح کر لین کہ ہم آرام تمام سے طعام
کھاوین اور انکو زنا سے بچاوین حق تعالی نے واسطے اسکے کہ نقد اسلام پر بٹہ نہ لگے اور مسلمان بدنام ہوون یہہ
آیت نازل کی کہ اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً بدکار مرد نہین بیاہتا مگر بدکار عورت کو یا بت پوجنے والی
کو وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ اور عورت بدکار کو نہین بیاہ لیتا اسکو مگر مرد بدکار یا بت
پوجنے والا کیونکہ جنسیت موجب الفت کے اور مشاکلت سبب محبت کے ہوتی ہے ہیت ہر ایک نے اپنے
طبع کے لائق مکان لیا بلبل نے باغ زاغ نے صحرا کو خوش کیا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور حرام
کیا گیا ہے یہہ بیاہ کرنا بدکار عورت کا اور بت پرست سے اوپر مسلمانون کے بحر مواج مین ہے کہ بعضے مفسرین نے
او کو دونون جگہہ بمعنے واو کہا ہے اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ الزانی والمشرک ما ینکح الا زانیۃ اور مشرکۃ و
الزانیۃ لا ینکحہا الا زان اور مشرک اور بیاہ بدکار عورت سے منع اسواسطے ہے کہ غیر کفو ہے اور مشرکہ سے اس جہت سے
کہ خلاف دین ہے پس مرد بدکار عورت پارسا کو نہ بیاہ لاوے اور نیک مرد زن بدکار کو نہ کرے دو جہت سے ایک تو عدم
کفارت کہ مذکور ہوا دوسرے ایک کے صحبت سے دوسرا ابتر ہوجاوے اور ایک قول ہے کہ یہہ حکم اول اسلام مین تھا
پھر ساتھہ آیۃ وانکحوا الایامی کے منسوخ ہوگیا اب اگر مرد بدکار عورت پارسا کو نکاح مین لاوے تو درست ہے مگر
مرد پارسا کو عورت بدکار نہین روا جب تک کہ بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو درست ہے وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ اور جو لوگ کہ تہمت زنا کی دیتے ہین عورتون پاک دامنون کو اور مرد بھی اسمین داخل ہین
اور پاک دامان وہ ہے جسمین یہہ پانچ صفتین ہون حریت اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پارسائی کہ زنا سے
بچتا ہے ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ پھر نہین لاتے چار شاہد کہ مرد آزاد بالغ مسلمان ہوون واسطے
ثابت کرنے اس تہمت کے جو انپر زنا کی کی ہے فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً پس مارو انکو اسی درے
وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا اور مت قبول کرو اُن تہمت کرنیوالون کے کہ شاید نہ لائے اور درے کھائے شاہدی
کسی حکم مین کبھی دم مرگ تک یا بوقت توبہ تک وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْا اور یہہ لوگ تہمت کرنیوالے وہ ہین فاسق مگر جنہون نے توبہ کی پیچھے اس تہمت اور گالی کے اور پھر کسیکو
نہ تہمت لگائے نہ گالی دے اور سنوار اپنے اپنے کو مسلمانون کو تہمت نہ لگاتے ہین اور اپنے سے نام فسق کا
اُٹھاتے ہین لیکن شاہدی انکی مقبول نہین امام اعظم اور امام مالک کے مذہب مین ہمیشہ اور امام شافعی اور امام احمد حنبل
کے نزدیک شاہدی انکی مقبول ہوگی اور فسق انکا دور ہوگا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا

گناہ بندون کے حق مہربان ہے اور توبہ کرنیوالون کے سمجھ لیجیے کہ جو شخص تہمت زنا کی لگا دے محصن کو اور چار
نہ لاوے انکے خدا نے اسی درے ہین جو مذکور ہوے اور جو غیر محصن کو تہمت زنا کی لگادے اور یہہ گالی دے اور گالی بغیر
زنا کے وے اسکی حد نہین تعزیر ہے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے عاصم بن عدی رض نے عرض کیا یارسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم شاہد کہ ہم مین سے کوئی مرد بیگانہ کو اپنی عورت پاس دیکھے پھر وہ شاہدون کو جمع کرنے مین لگے اور
وہ شخص اپنا کام کرکے جلد جاوے اور جو بن شاہد کے یہہ بات کہے تو اسی درے لگین اور فاسق اور مردود
الشہادت ٹھہرے یہہ بات کیونکر ہو آپ نے فرمایا اے عاصم حکم اللہ یہی ہے عاصم مجلس شریف سے اٹھ کر باہر نکلے
عویمر بھائی چچے زاد انکا ملا کہنے لگا کہ اے عاصم شریک بن سحما کو شکم پر اپنے زن خولہ کے دیکھا مین نے عاصم نے
کہا واویلاہ وہ بلا آئی جس سے ڈرتے تھے ہم پھر حضرت سے جا کر عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا اسنے انکار کیا
یہہ آیت لعان کی نازل ہوی کہ والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم
فشہادۃ احدہم اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے ہین زنا کی جورون اپنے کو اور
نہین ہین واسطے انکے شاہد مگر جانین انکے پس واجب ہے گواہی دینا ایک کا انمین سے چار بار گواہیان
ساتھ قسم اللہ کے یہہ کہ وہ شخص یعنے شوہر البتہ سچون سے ہے اثبات مین کہ نسبت زنا کی اپنے جورو کو کرتا ہے
اور ہر گواہی قسم کھا کر دینا قائم مقام ایک شاہد کی ہے والخامسۃ ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین اور پانچوین
بار گواہی دینا یہہ کہ لعنت خدا کی ہے اوپر اسکے اگر ہو جھوٹون سے اس تہمت لگانے مین سمجھ لیجیے کہ لعان
مرد کی اسطرح ہے کہ چار بار قسم کھا کر کہے کہ مین سچا ہون جو اس زن کو نسبت زنا کی کرتا ہون اور پانچوین بار کہے
کہ لعنت اللہ کی ہو مجھ پر جو مین جھوٹا ہون اثبات کہنے مین اور ہر بار اشارہ طرف اس زن کے کرے اور حکم
اسکا یہہ ہے کہ حد تہمت زنا کی کہ اسی تازیانے ہین مرد سے ساقط ہو جاتی ہے اور واجب ہوتی ہے عورت
پر لعان اور اگر عورت نکرے لعان تو قید کی جاوے یہان تک کہ لعان کہے یا سچا کرے اپنے شوہر کو پھر اگر سچا
کیا تو حد زنا لازم آوے گی اور لعان عورت کی یہہ ہے کہ فرماتا ہے ویدرؤا عنہا العذاب ان تشہد اربع شہادات
باللہ انہ لمن الکاذبین اور دفع کرتا ہے اس عورت سے عذاب کو قید اور حد کی یہہ کہ گواہی دیوے چار گواہیان
ساتھ قسم خدا کے یہہ کہ شوہر میرا جھوٹون سے ہے اثبات مین کہ مجھے تہمت لگاتا ہے والخامسۃ ان
غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین اور پانچوین بار گواہی دے یہہ کہ غضب خدا کا ہے اوپر اس عورت کے
اگر ہو یہہ شخص سچون سے اس تہمت لگانے مین زنا کے لکھا ہے کہ بعد نماز عصر کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عویمر اور خولہ کو
بلا کر پوچھا دونون نے اسطرح لعان کیا اور وقت کہنے لعنت اور غضب کے آپ آمین کہتے تھے اور اہل مجلس آپ کی
موافقت کرتے تھے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ قصہ عویمر کا نہین ہے بلکہ ابن امیہ کا ہے واللہ اعلم

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ اور اگر ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور رحمت اسکی
اور یہہ کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے حکم کرنیوالا حدونکا اوپر تمھارے البتہ فضیحت کرتا تم کو اور جھوٹے کو برے
عذاب میں مبتلا کرتا یا اگر نہ فضل خدا کا ہوتا اور رحمت اسکی ساتھہ تاخیر عذاب تمھارے لیے البتہ ہلاک ہوجاتے تم
یا اگر نہ فضل فرماتا ہے اللہ تعالی ساتھہ مقرر کرنے حدون کے اور منع کرنے یہہ فعلون کے البتہ نسل تمھاری منقطع ہوجاتی اور تو
آپسمین ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ بخشش کرتا حق تعالی اوپر تمھارے ساتھہ قبول توبہ کے البتہ صحرائے ناامیدی
مین سرگردان پھرتے پس تمکو توفیق توبہ عنایت کرکر مقام امید مین پہنچایا ہیت نہ توفیق اپنی گر نبودی رفیق
افضال رحمان ہے نہ توبہ کرنے کی پاتے رہائی دشت حرمان سے لکھا ہے کہ پانچوین سال ہجرت سے غزوہ مریسع کو حضرت
چلے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ساتھہ تھین ایک مقام پر قضائے حاجت کو گئین ہار انکا گم گیا اسکو وہان ڈھونڈھنے
لگین اسمین دیر ہوگئی لشکر کا کوچ ہوگیا خادمون نے جانا کہ آپ کجاوے مین بیٹھی ہین اونٹ کو لے گئے جب انھون نے
اگر منزل خالی دیکھی وہین بیٹھہ گئین صفوان بن معطل حضرت کے حکم سے سب لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا انھنے آکر
اپنے اونٹ پر آپ کو سوار کرکر دوسرے دن لشکر ظفر پیکر مین پہنچا دیا ابن ابی نے جو انکو دشمن صفوان پر دیکھا نالائق باتین
کرنے لگا مدینہ منورہ مین پہنچ کر یہہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور ام المومنین بیمار ہوگئین تھین کچھہ انکو
ان باتون کی خبر نتھی لیکن حضرت کے کم التفاتی دیکھکر اجازت لیکر اپنے باپ کے گھر آئین وہان اس عاجزی سے انکا
ہوتین دن رات روتی تھین مرض اور زیادہ ہوگیا حضرت نے اور ازواج اور اصحاب سے احوال انکا پوچھا سب نے
طہارت پر انکے گواہی دی پھر حضرت گھر مین ابوبکر صدیق رض کے تشریف لائے عائشہ رضی اللہ عنہا کو گریان اور نالان
دیکھکر کہا کہ اے عائشہ اگر گناہ ہوا تو توبہ کر اور اللہ سے بخشش مانگ انھون نے کہا کہ دشمنون نے یہہ بات اوڑائی
ہے اور مین جو کچھہ نہین کہونگی کوئی باور نہین کریگا پس مین وہی کہتی ہون جو پدر یوسف نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
اسیدم اثر وحی کا حضرت پر ظاہر ہوا اور یہہ باتین طہارت عائشہ مین نازل ہوئین اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ تحقیق جو لوگ کہ لائے ہین طوفان بتر ابیح شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جماعت ہین
تم مین سے سمجھہ لیجیئے کہ وہ پانچ شخص تھے عبد اللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح
بن اثاثہ پسر خالہ حضرت صدیق رض اور حمنہ بنت جحش خواہر ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا مت گمان کرو تم
لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ مت گمان کرو اس جھوٹ کو برا واسطے اپنے مخاطب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین
عائشہ رض اور صفوان مین بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اسواسطے کہ ثواب عظیم پایا اور پاک
دامنی مین تمھارے آیتین اترین اور کرامت اور تعظیم تمھاری سب پر ظاہر ہوئی اور وعید شدید طوفان اوٹھانیوالونکے
حق مین آئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ واسطے ہر شخص کے ہی انمین سے جزا اسکی کہ کمایا ہے

کن سے موافق اُسکے سمجھ لیجیے کہ بعضے ہنستے تھے بعضے نالائق باتین کہنے لگے بعضے چپ تھے اور منع نہین کرتے
تھے وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور جو شخص کہ متولی ہوا ہے بڑی بات کا اُس جماعت مین سے
مراد اُس سے ابن ابی ہے لعنہ اللہ واسطے اُسکے ہے عذاب بڑا آخرت مین یا دنیا مین کہ حد قذف کہاے یا آخر عمر
مین جاتے رہے اُسکی بینائی یا ہاتھون نے اُسکے ہماری شکل پائی لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا کیون نہ جسوقت سنا تمنے اسبات کو گمان کیا مسلمان مردون نے اور مسلمان عورتون نے
ساتھ ہم دینون اپنے کے اچھا جیسے اپنے جانون پر گمان کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ عدول خطاب سے طرف غیبت کے
اور مضمر سے طرف مظہر کے مبالغہ ہے توبیخ مین اور آگاہ کرتا ہے کہ ایمان مقتضی گمان نیک ہے ساتھ مومنون کے یعنے
چاہیے تھا کہ مسلمان سنکر یہہ طوفان نیک کرتے گمان عائشہ اور صفوان پر وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُبِينٌ اور کہتے
یہہ طوفان ہے ظاہر حق تعالی ازواج پیغمبرون کو ایسے کامون سے بچاتا ہے بسبب تعظیم اور تکریم اُنکے کے لَوْلَا
جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ کیون نہ لائے اوپر اسبات کے چار شاہد کہ شاہدی بھرتے فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ
فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ پس جسوقت نہ لائے شاہدون کو پس یہہ لوگ نزدیک اللہ کے وہی ہین
جھوٹے ظاہر اور باطن مین کیونکہ اگر گواہ لاتے ظاہر مین سچے ہوجاتے لیکن باطن مین جھوٹے رہتے اسواسطے کہ ایسا
فعل ازواج انبیا سے ممتنع ہے اور اب جو شاہد نہین لائے ظاہر مین بھی جھوٹے رہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور مہربانی
اُسکی بیچ دنیا اور آخرت کے ساتھ توفیق توبہ اور مغفرت کے البتہ لگتا تمکو بیچ اُس چیز کے کہ شروع کیا تھا تمنے بیچ
اُسکے جھوٹ اوپر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا قذف اور ملامت مردم اُسکی سامھنے جھوٹے ہوتے اور
تمکو وہ عذاب پہنچتا إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ جسوقت لیتے تھے تم
اسبات کو ساتھ زبانون اپنے کے اور کہتے تھے تم ساتھ موہنون اپنے کے وہ چیز کہ نہین واسطے تمھارے ساتھ اُسکے
علم یعنے جہل سے کہتے تھے وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ اور گمان کرتے ہو تم اُس چیز کو کہ ہے آسان
اور سہل کہ اُسکے سبب کچھ عقوبت نہوگی اور حال یہہ ہے کہ وہ بات نزدیک اللہ تعالے کے بڑی ہے اور عذاب
بہت مترتب اُسپر ہوسے کیونکہ الحاق عار اہل بیت نبوت پر ہے اور تکذیب قرآن کی اور استخفاف منصب رسالت پر
لکھا ہے کہ ام ایوب زوجہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہا نے ابو ایوب انصاری سے کہا کہ سنی ہے تونے جو بات
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق مین کہتے ہین اُسنے کہا کہ سنی ہے مین نے وہ جھوٹ ہے کیونکہ جو نسبت پیغمبر سے رکھتی
ہے وہ ایسا کام کب کریگی یہہ بہتان عظیم ہے حقتعالی نے فرمایا وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا اور کیون نہ جسوقت
سنا تمنے اسبات کو کہا مثل ابو ایوب انصاری کے تم نے نہین لائق ہمکو یہہ کہ بولین ہم یہہ بات سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ پاک ہے
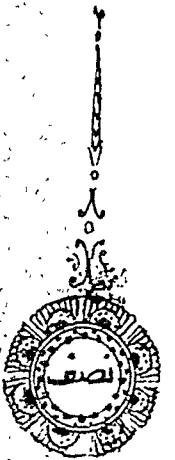
اللہ اس سے کہ حرم محترم پیغمبر مین خلل ڈالے یہہ بہتان ہے برا باندھا ہوا اسافتو نکا یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا
ان کنتم مؤمنین نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ اس سے کہ پھر کرو تم ایسا کام کبھی تا دم مرگ اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ
ایمان مانع طعن ہر مسلمان کا ہے خصوصاً طعن امہات مومنات کہ عصمت انکی خصلت ہے اور طہارت طینت
ہیئت وہ پاک دامان ہین کہ دامن جو انکا پائین محراب سجدہ نماز کی اسکے ملک بنائین و یبین اللہ
لکم الایات اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتین کہ دلالت کرتے ہین اوپر نیک آداب کے تو کہ نصیحت پکڑو
اور راہ ادب نچھوڑو واللہ علیم حکیم اور اللہ جاننے والا ہے پاک دامنی عائشہ صدیقہ کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ
عصمت اور طہارت اسکے کہ ہیئت لوث خطا سے دامن صاف اسکا پاک ہے گرد اسکی بھی نہ گرد کا ڈر ہے
نہ پاک ہے ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لہم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ تحقیق
وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہین یہہ کہ پھیلے بیحیائی بیچ ان لوگون کے جو ایمان لائے ہین واسطے انکے عذاب دردناک
ہے بیچ دنیا کے ساتھ حد قذف اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھ آتش دوزخ کے واللہ یعلم وانتم لا تعلمون
اور اللہ جانتا ہے غرض انکی اور تم نہین جانتے ہو ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ وان اللہ رءوف رحیم
اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اوپر توفیق توبہ کے اور رحمت اسکی اور یہہ کہ اللہ تعالی شفقت کرنیوالا مہربان ہے
البتہ عذاب کلی پہنچتا یا ایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت
پیروی کرو قدمون شیطان کے یعنے راہون اسکے کے معصیت مین وسوسون اسکے کی بدگمانی عائشہ صدیقہ مین
ومن یتبع خطوات الشیطن فانہ یامر بالفحشاء والمنکر اور جو کوئی پیروی کرے قدمون شیطان کی پس
تحقیق وہ شیطان حکم کرتا ہے ساتھ بیحیائیون کے اور نامعقول کے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی
منکم من احد ابدا ولکن اللہ یزکی من یشاء اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے ساتھ توفیق توبہ کے کہ یقین
حد کے کہ کفارت گناہ ہے اور رحمت اسکی ساتھ پاکی تمہارے کے نہ پاک ہوتا تم مین سے کوئی کبھی قیامت تک
پلیدی سے اس عیب جوئی اور بدگوئی کے اور لیکن اللہ تعالی پاک کرتا ہے ساتھ قبول توبہ کے جسے چاہے واللہ
سمیع علیم اور اللہ سننے والا ہے باتین لوگون کے جاننے والا ہے نیتین انکی لکھا ہے کہ امیر المومنین
ابوبکر رض نے قسم کھائی تھی کہ مسطح پسر خالہ اپنے سے کہ ایک طوفان اٹھانیوالون مین وہ بھی تھا سلوک نہ کرونگا حق
تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی والمسکین والمہجرین فی سبیل اللہ
اور نہ قسم کھاوین صاحب بزرگی کے دین مین تم مین سے اور صاحب کشایش مال کے مراد اس سے ابوبکر رض ہین یعنے
ایسے لوگ چاہئے کہ نہ قسم کھاوین یہہ کہ نہ دین قرابت والون کو اور فقیرون کو اور وطن چھوڑنے والون کو بیچ راہ خدا کے اور مسطح
قرابت والا بھی ہے اور مسکین اور مہاجر بھی ہے ولیعفوا ولیصفحوا اور چاہئے کہ معاف کرین خطا انکی اور درگذرین

بدلا لینے سے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ آیا نہین دوست رکہتے تم یہہ کہ بخشدے تمکو پس تم بہی اورون کو
بخشو وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے باوجود اسکے کہ قادر ہے بدلا لینے پر مہربان ہے گنہگارون پر تم بہی ایسی ہی
باتین سیکہو اور متخلق ساتہہ اخلاق اسکے کے ہو سمجہہ لیجئے کہ علما نے اس آیت سے فضل صدیق پر استدلال کیا ہے اور
کہا ہے وبہ یحتج ان الفضل المطلق لہ بیت اولو الفضل ذو الفضل جسکو کہے بزرگی مین کیا اسکے پہر شک رہے
نہین منکر انکا مگر بے بصر کہ اسکو نہین آئی آیت نظر دل انکا سیہ اور درون تیرہ ہے نہین دین سے کام اسکو کون
کیرہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تحقیق وہ لوگ کہ تہمت لگاتے ہین پاک
دامنون بیخبر ایمان والیون کو لعنت کئے گئے وہ بیچ دنیا اور آخرت کے بیت نہ یہان انکا باقی رہا نیک نام نہ وہان
رحمت حق کا پاوینگے جام بدنیا وہ ملعون و مردود ہین بعقبی وہ مبغوض و مطرود ہین سمجہہ لیجئے کہ مراد اس سے ازواج
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا خاص حضرت عائشہ ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مہاجرات کے شان مین ہے اور بعضون
نے عام کہا ہے تقدیر جو ایسے پاک دامنون پر تہمت لگاتے ہین وہ ملعون دوسرا ہین وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے
انکے عذاب ہے بڑا کہ انکے گناہ بڑا ہوا اور وہ عذاب ہوگا یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
اسدن کہ گواہی دینگے اوپر انکے زبانین انکی ساتہہ بہتان اٹہانیکے اور ہاتہہ انکے اور پاؤن انکے ساتہہ اس چیز کے کہ
تہے کرتے گناہون اور خطاؤن سے یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰہُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اسدن کہ پوری دیگا
انکو خدا جزا انکی حقیقی اور جان لینگے اسدن یہہ کہ اللہ وہی ہے حق کرنیوالا ایمان کرنیوالا اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ
لِلْخَبِیْثٰتِ باتین نالائق اور ناپاک واسطے ناپاک لوگون کے ہین کہ وہ آپ پلید ہین پلید باتین کرتے ہین اور ناپاک
لوگ واسطے ناپاک باتون کے ہین کہ خود خبیث ہین خبیث کلام کرتے ہین وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ
لِلطَّیِّبٰتِ اور پاکیزہ باتین واسطے پاکیزہ لوگونکے ہین اور پاکیزہ باتون کے ہین کہ خود آپ اچہے ہین اچہا کلام کرتے ہین
بیت پانی ہو تو پانی اور مے ہو تو مے نکلے وہی جام سے کہ جو اسمین ہے دوسرے معنی اس آیۃ کی یہہ ہین کہ
عورتین خبیث واسطے خبیث مردون کے ہین کہ وہ انکی طرف رغبت کرتے ہین اور مرد خبیث واسطے عورتون خبیث کے
ہین کہ وہ انکے جانب مائل ہین اور پاک دامنی بیبیان واسطے پاکیزہ مردون کے ہین اور پاکیزہ مرد واسطے پاک دامنو
بی بیون کے ہین کہ انکے مناسبت طبیعت کے انہین سے ہے اور انکی مشابہت انہین سے تہے بیت آپ جیسا ہو ویسی
ویسا ہی رافت چاہئے پاک پاکون کو خبیثون کو خباثت چاہیئے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حرم محترم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
مین کہ پاکتر تمام موجودات کے ہین بی بی پاکیزہ مثل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چاہیئے کیونکہ جنسیت سبب الفت اور صحبت
ہے بیت جو ہے سچا اسکو سچون سے ہے میل اور جہوٹے کرتے ہین جہوٹون سے کہیل نہ طیبین کے واسطے ہین طیبات
نص قرآنی سے ثابت ہے یہہ بات للخبیثین ہین خبیثات ایسے ہے مرد بد کے واسطے زن ہے بری اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ

مما یقولون

مِمَّا يَقُولُونَ یہہ لوگ پاک ہین اور بَری یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان
رضی اللہ عنہ اُس چیز سے کہ کہتے ہین بہتان اُٹھانیوالے منصب نبوت عالی تر ہے اس سے کہ دامن عصمت زوجہ
طاہرہ اسکا کر دلیسے شبہہ کے سے آلودہ ہو اور صفوان بھی مرد پاک اور اولیا صحابہ سے ہے ہرگز لائق اس تہمت
کے نہین لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطے اُنکے مغفرت ہے اللہ سے اور روزی نیک بیچ بہشت اور بہت یا رزق کریم نعیم
بہشت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ اے لوگو جو ایمان لاتے ہو خدا اور رسول
پر مت داخل ہو گھرونمین سوا گھرون اپنے کے کہ جہان رہتے ہو یعنے بیگانے گھرونمین مت جاؤ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا
وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا یہانتک کہ اذن لے لو اور سلام بھیجو اوپر رہنے والون اُسکے کے لکھا ہے کہ ایک زن
انصاریہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ مین اپنے گھر مین ننگی کھلے سبھی رہتی ہون نہین چاہیئے
کہ کوئی مجھے اسحال مین دیکھے ناگہان کوئی قرابت والا میرا آن نکلتا ہے اور اسی حالت مین دیکھ لیتا ہے یہہ
آیت اسپر ان کی نازل ہوئی کہ بے اجازت کسی کے گھر مین نجاؤ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ یہہ خبر کرنی
اور اجازت چاہنی بہتر ہے تمھاری اس سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور یہہ حکم کیا ہے ہمنے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھ لیجئے
کہ اپنے گھر مین بھی اگر جاؤ تو کھانس کھنکار کر آواز سنا کر جاؤ تو کہ گھر والیان جو بے تکلف بیٹھے ہین سنبھل جاوین اور
اوڑھنا پہنا جو ہو سو ہو اور پہن لین فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ پس اگر نپاؤ تم
بیچ گھر غیر کے کسی کو کہ جس سے اجازت لو پس مت داخل ہو اسمین یہانتک کہ اذن دیا جاوے واسطے تمھارے لیئے کون
پیدا ہو اور اذن دے کیونکہ خالی گھر مین بے اجازت جانا محل تہمت سرقہ ہے وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا
اور اگر کہا جاوے واسطے تمھارے بعد اذن مانگنے کے کہ پھر جاؤ پس پھر جاؤ بے توقف اور اسکے دروازے پر دہی مت دو کہ
گھر والے کا ضرر ہے هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وہ پھر جانا پاکیزہ اور پسندیدہ ہے واسطے تمھارے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ اور
اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہے اور اسکی جزا دیگا بعد نزول اس آیت کے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راہ مین شام اور عراق کے تجارت والے جاتے ہین وہان سرائین
اُترنے کے اور مکان اُتارے کی بنے ہین شام کو جا اُترتے ہین صبح کو کوچ کر جاتے ہین اُن مقامون مین کوئی
مقیم نہین کسی سے اجازت چاہین یہہ آیت اُتری کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ
لَّكُمْ نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ داخل ہو تم بے اذن گھرونمین کہ کوئی نہین رہتا اُنمین بلکہ آتے ہین اور جاتے
ہین جیسے رباط سرائین اور مکان اُتارے کی بیچ اُن گھرونکے دہرا ہے اسباب تمھارا یا فائدہ اور نفع ہے واسطے
تمھارے سردی گرمی مین کہ اُنمین آرام پاتے ہو اور اسباب اور جانور تمھارے محفوظ رہتے ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ
وَمَا تَكْتُمُونَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہو اذن مانگنے مین اور جو کچھ چھپاتے ہو نیتون مین بیچ دخول خانہ کے فساد

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے مسلمان مردون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی دیکھنے نامحرم کے سے کہ نظر سبب فتنہ ہے اور محافظت کرین سترگاہون اپنے کے حرام سے یا چھپا دین عورت اپنی ناف سے زانو تک ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ یہہ بند کرنا آنکھ کا اور محافظت کرنی سترگاہ کے پاکیزہ تر اور سودمند تر ہے واسطے انکے دنیا اور دین مین إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین وہ نظر اوپر حلال اور حرام کے اور استعمال جوارح ساتھ طاعات اور آثام کے سمجھ لیجئے کہ برا تیر [illegible] شیطان کا کہ وجود انسان مین ہے آنکھ ہے کیونکہ اور حواس جب تک کہ انسے کوئی چیز مس نکرے نہین ادراک کرسکتی اور چشم وہ حاسہ ہے کہ دور اور نزدیک سے اپنا کام کرلیتی ہے بیت ہین کچھ قرب پر ہے موقوف آہ دور سے دور جا لڑی ہے نگاہ آفتین لائی ہے بدن پر چشم چشم ہے باعث بلا و خشم نفحات مین شبلی سے منقول ہے کہ چھپاؤ دیدۂ سر کو محارم سے اور چشم دل کو ما سوی اللہ سے بیت چشم نامحرم سو نکو مس نکرے اور دل غیر کی ہوس نکرے وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور کہہ واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی مردون نامحرمون سے اور محافظت کرین سترگاہون اپنے کی بدکاری سے اور نہ ظاہر کرین بناؤ اپنا زیور اور پوشاک اور رنگون سے مگر جو ظاہر ہو اسمین سے وقت کاروبار کے جیسے چھلے انگوٹھی سرمہ کاجل مسی پان مہندی بعضون نے کہا ہے کہ مراد بناؤ سے مواضع اسکے ہین پس منہہ اور دونون ہاتھ مستثنی ہین وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ اور چاہیے کہ ڈال لیوین اوڑہنی اپنی اوپر گریبانون اپنے کے یعنے سر پر اوڑھ لین تو کہ بال اور بناگوش اور گردن اور چھاتی چھپی رہے وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ اور نہ ظاہر کرین مواضع بناؤ اپنے کی جیسے سر اور کلائے اور سینہ اور پنڈلی ہے کہ مقام تعویذ ونکا اور چوڑیون اور کڑون اور بازوبندنکا اور جگنون اور چمپاکلی اور دکھہ دہکیکا اور کڑے اور جھڑی اور پازیب کا ہے مگر واسطے خاوندون اپنے کے کہ زینت زیب بناؤ ٹھناو انہین کے واسطے ہے أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا باپون اپنے کے اور دادا پردادا بھی حکم رکھتے ہین یا باپون خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم باپون کا رکھتے ہین أَوْ أَبْنَائِهِنَّ یا بیٹون اپنے کے اور پوتا پروتا تا آخر یہی حکم رکھتا ہے أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا بیٹون خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم اپنے بیٹونکا رکھتے ہین أَوْ إِخْوَانِهِنَّ یا بھائیون اپنے کے أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ یا بیٹون بھائیون اپنے کے کہ حکم بھائیون کا رکھتے ہین أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ یا بیٹون بہنون اپنے کے اور یہہ وہ جماعت ہین جن سے نکاح روا نہین اور دودھ شریک بھی یہی حکم رکھتے ہین اور چچون اور ماموں کو ذکر نکیا کیونکہ بھائیون کے حکم مین ہین اولی یہ ہے کہ احتیاط یہہ ہے کہ چچا اور ماموں کو بھی بناؤ اپنا نہ دکھاوے کہ شاید وہ اپنے بیٹون کے آگے تعریف کرین اور بسبب فتنہ کا ہو أَوْ نِسَائِهِنَّ یا بی بیون اہل دین اپنے کے یعنے انسے بھی بناؤ نہ چھپاوین اور تبیان مین ہے کہ زن یہودیہ اور نصرانیہ اور مجوسیہ اور بت پرست حکم مرد بیگانہ کا رکھتی ہے زن مسلمہ کو اظہار زینت خفیہ اپنے روا نہین اسکے آگے کیونکہ حکم دین نے درمیان سے اہل کفر اور اسلام کے رسم آشنائی

کی احتمالی ہے اور بی بیون پاک دامنوں کو ملاقات سے عورتوں بدکاروں کے پرہیز چاہئے اور بعضے کہتے ہیں سب
بی بیوں کو انسے اجتناب چاہئے او ما ملکت ایمانھن یا وہ کہ مالک ہوں ہاتھ انکے یعنے لونڈیوں سے بھی یہ پرہیز
کریں خواہ مومنہ ہوں خواہ کافرہ اور باوجودیکہ نسائہن میں یہہ داخل ہیں یہان ذکر کیا تو کہ معلوم ہو کہ لونڈی کافرہ سے بھی
پرہیز لازم نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے غلام اور لونڈی سب ہیں اور ایک قول ہے کہ غلام اگر
پارسا ہو تو نظر بی بی پر کرے اور نہیں تو نکرے اور احیاف میں ہے کہ ابن المسیب رح نے کہا کہ مغرور ہو لفظوں پر
او ما ملکت ایمانھن کے کہ یہہ لونڈیوں کے حق میں ہے نہ غلاموں کے کہ غلام عورت کا حکم مرد اجنبی کا رکھتا ہے
جائز نہیں دیکھنا اسکو طرف بالوں کے اور نہ اور عضو کے مواضع زینت اسکے سے او التابعین غیر اولی
الاربۃ من الرجال یا جو ساتھ رہنے والے ہیں غیر حاجت والے مردوں سے کہ کھانے کے واسطے گھروں میں آتے ہیں
اور کچھ عورتیں سے غرض نہیں رکھتے اور شہوت انکی نہیں جیسے بہت بوڑھے اور نامرد یا ایسے بے عقل کہ مطلق مباشرت
سے آگاہ نہیں جانتے اور اکثر ائمہ حنفی کہتے ہیں کہ خوجے اور بوڑھے اور عنی حرمت نظر میں حکم اجانب رکھتے ہیں
کیونکہ خواہش مباشرت کی رکھتے ہیں گو کہ طاقت نہیں رکھتے او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء
یا آگے لڑکوں کے کہ جو نہیں واقف اوپر چھپے عورتوں کے یعنے تمیز نہیں رکھتے اور مباشرت سے بے خبر ہیں یا قدرت نہیں
رکھتی زنا کی کہ نابالغ ہیں ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن اور نہ ماریں عورتیں پاؤں کو گھروں اور
کرے پہنے ہوئی اپنے زمین پر وقت چلنے کے تو کہ جانا جاوے جو کچھ کہ چھپاتے ہیں بناؤ اپنے سے اور زیور
اپنے سے کہ کڑے اور چھڑے اور پازیب اور گھونگرو ہیں حاصل یہہ ہے کہ آواز خلخال گوش رجال میں نہ پہنچا دیں
تا کہ موجب شہوت مرد و نکا ہو وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون اور توبہ کرو طرف اللہ کے
اے مسلمانو تو کہ تم فلاح پاؤ سمجھیے کہ اسکو توبہ فرمائی کیونکہ کوئی بشر خالی خطا اور جرم سے نہیں امام قشیری نے
کہا ہے کہ محتاج تر توبہ کا وہ شخص ہے کہ اپنی جان کو محتاج توبہ کا نجانے کشف الاسرار میں ہے کہ سب مطیعوں اور
عاصیوں کو ساتھ توبہ کرنے کے فرمایا تو کہ عاصی خجل نہوں کیوں کہ اگر فرماتا اے گنہگارو توبہ کرو رسوای انکی ہوتی پس
جب دنیا میں رسوا نکیا امید ہے کہ عقبیٰ میں بھی رسوا نکریگا بیت جسنے رسوا نکیا یہاں ہمکو کب کریگا وہ خجل وہان
ہمکو وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم اور نکاح کرو رانڈوں کو اپنے میں سے یعنے جس
عورت کا خاوند مر جاوے اسکا نکاح کسی مرد سے کردو اور جس مرد کی جورو مر جاوے اسکا نکاح کسی عورت سے کردو اور نکاح
کرو صلاحیت اور لیاقت والوں کو غلاموں اپنے سے اور لونڈیوں اپنے سے تخصیص صالحوں کے واسطے اہتمام انکے
کی ہے اور اسکی کہ سبب بیاہ کے پاک دامن رہیں ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ اور ہو ویں
رانڈ اور صالح لونڈی غلام فقیر محتاج حاجت روائی کریگا انکی اللہ فضل اپنے سے ساتھ قناعت کے یا ساتھ جمع کرنے کے

تیرے ارض وسما مین ہین کریم کل حزب فرحون واہ ہے کیا لطف عمیم ہے بتیان مین ہے کہ مدلول السموات الارض کیونکہ جو
دلیل دلائل قدرت اور بدائع حکمت سے بیچ دوائر سپہر برین اور مرکز زمین کے واقع ہے دلالت کرتے ہین اوپر وجود قدرت
اور علم اور حکمت اسکے کے شعر ففی کل شیئ له اٰیة تدل علی انه واحد بیت دلیل قدرت مولی وجود جملہ اشیا ہے
ہر ایک مصنوع مین پیدا ظہور صنعت اسکا ہے ابن عباس رضی سے منقول ہے کہ ہادی اهل السموات واهل الارض
بیت رہنما ہے اہل ارض و آسمان تو ہے وہی مولا ہے کل کون ومکان تو بعضون نے کہا ہے کہ سرور
اهل السموات والارض تاریکی موجب ملال اور رنج کے اور ظلمت سبب خوف اور وحشت کے ہے جو کوئی محنت تاریکی
سے راحت روشنائی مین آئے مسرت اور نشاط پائے یہان بھی آثار انوار تجلیات جمال الٰہی سبب سرور
نامتناہی ہے بیت تو جو ظاہر ہو تو سو نور و مسرت آوے اور جو چھپ جاوے تو صد وحشت وظلمت آوے تو
بعضے علما نے کہا ہے کہ نور وہ ہے کہ روشن کرے چیزون کے تا کہ باصرہ ادراک کرے اور سبب اسکے راہ پاوے
پس حق تعالی نے بیان کیا ہے واسطے ہمارے جو کچھ معاد اور معاش ہمارے مین کام آوے اور ہم نے
سبب اسکے راہ پائی ہے پس اسکو نور کہیے صاحب اخاف نے کہا ہے کہ ظلمت کے وقت نہ ساکن اور متحرک مین
فرق معلوم ہوتا ہے نہ علو اور سفل مین تمیز اور قبیح اور فصیح مین جدائی اور جب نور ظہور کرتا ہے سب کیفیات کھل
جاتی ہین صفا اور کدر صاف نظر آجاتا ہے عرض اور جوہر متمیز ہو جاتا ہے اور مدرکہ انسانیہ استفادہ اس دانش
اور تمیز کا سبب نور کے کرتا ہے لیکن ادراک نور مین حیران ہے کیونکہ جانتا ہے کہ عالم نور سے بھرا ہے اور نور
چھپا ہے ظاہر ہے بدلالت اور باطن ہے بالذات پس حق تعالی کہ ہم نے اسکے سبب سے ادراک پایا اور اسی
نے ہمکو مرتبہ تمیز اشیا کو پہنچایا لائق ہے کہ اسکو نور کہین مثنوی کہ دلالت سے وہ ہے پیدا اور بالذات
درک سے ہے ورا دولت فہم اسکے اعطا ہے لیک وہ فہم سے مبرا ہے اور نزدیک محققون کے نور حقیقی ہستی
حضرت حق ہے کہ تمام موجودات اسیکے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے مخفی ہے شرح رباعیات مولانا جامی
مین ہے کہ جو کچھ ادراک کریگا تو اول ہستی مدرک ہوگی اگرچہ ادراک سے اس ادراک کے غافل ہوگا اور غایت
ظہور سے مخفی رہیگا جیسے کہ ادراک الوان اور اشکال کا بواسطہ ضیا کے ہے کہ محیط ہے ان پر اور شرط ہے رویت کی
اور باوجود اسکے دیکھنے والا ہے ادراک رنگ کے ادراک اسکے سے غافل ہے اور غیبت ضیا مین معلوم ہوا ہے کہ ورا
رنگ کے ایک امر تھا اور مدرک کہ ضیا ہے اسطرح اور ہستی حقیقی ہے کہ محیط ہے ساتھ ضیا اور الوان اور اشکال کے
اور دیکھنے والے کے اور جمیع موجودات کے ذہنی ہون یا خارجی اور قیوم سب کا ہے اور ادراک شی کا بدون ادراک اسکے
کے محال ہے اگرچہ ادراک اسکے سے غافل ہو تو اور وہ غفلت بواسطہ دوام ظہور اسکے کے ہے کہ اگر وہ نور بھی مانند
ضیا کے غائب ہوتا ظاہر ہو جاتا کہ بیچ وقت ادراک موجودات کے امر اور بھی کہ نور وجود حضرت حق ہی مدرک تھا

بیت وہ ہستی کبریا کا رافت ہی نور ہر ذرہ خلق جسسے پاتا ہے ظہور جو شئی کہ پڑی فروغ سے اسکے دور
ظلمت نیستی مین عدم کے وہ رہے بس ستور رسالہ حق الیقین مین ہے کہ ہستی حق سبحانہ پیدا تر سب ہستیون سے
ہے کیونکہ وہ آپ پیدا ہے اور پیدا ہون تمام ہستیونکا اُسی سے ہے اللّٰہ نور السموات والارض سب اشیا بے
ہستی اسکے کی عدم محض ہے اور مبداء ادراک سبکا ہستی اُسکی ہے کیونکہ جسکو ادراک کریگا اول وہی ہستی
مدرک ہوگی اگرچہ ادراک اس ادراک کے سے غافل ہو تو اور شدت ظہور سے مخفی رہے بیت سب
اشیا اور سے اُسکے ہے پیدا کہان ہو وے وہ عالم سے ہویدا بن اسکے درک ہو کب درک اشیا ہہین اس درک
مین بر درک کی جا کرے ادراک اُسسے کیا منہہ ہے ادراک کہ وہ ہے درک سے ادراک کے پاک مَثَلُ نُوْرِہٖ
کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ صفت اُس نور کی کہ منسوب طرف اُسکے ہے مانند طاق کے ہے کہ بیچ اسکے چراغ ہے
روشن بعضے کہتے ہین مشکوۃ فتیل نور قندیل کے درمیان کا ہے اور مصباح ہی روشن اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ
وہ چراغ روشن بیچ شیشے کے قندیل کے ہے اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ
مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ وہ قندیل شیشے کے کمال شفافی اور لطافت کے سب گویا کہ ستارا ہے چمکتا بسان زہرہ
اور مشتری روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ روغن درخت مبارک زیتون سے کہ زمین مقدس مین اوگا ہے اور
سب پیغمبرون نے اُسپر دعائے برکت کی ہے انہین سے ایک ابراہیم خلیل اللّٰہ مین علی نبینا وعلیہ السلام
لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف یعنے معمور سے جانب مشرق اور مغرب نہین
بلکہ مقام اوگنے اُسکے کا زمین اور پہاڑ ملک شام کے ہین یا نہ ہمیشہ دھوپ کہاتا ہے تاکہ جل جاوے اور نہ مدام
سایہ مین رہتا ہے تو کہ میوہ اسکا خام رہے بلکہ تاب آفتاب سے بہرہ اُٹھاتا ہے اور حمایت سایہ سے فیض
پاتا ہے حسن بصری رح نے کہا ہے کہ اصل اس درخت کی بہشت سے ہے کہ دنیا مین لائے ہین پس اس عالم کے
درختون مین نہین کہ اطلاق شرقی غربی کا اسپر کیا جاوے یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نزدیک ہے کہ روغن
اُس درخت کا روشن ہو جاوے آپ اور اگرچہ نہ لگی اسکو آگ یعنے چمکاہٹ اسکی اسطرح کی ہے کہ بن آگ روشنائی
بخشے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ روشنی ہے اوپر روشنی کے یعنے چمکاٹ روغن کے ساتھ روشنی چراغ کے اور شفافی قندیل
شیشہ کی قبل سورمین کہ جامع انوار ہی نور ہے اوپر نور کے یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ راہ دکہاتا ہے اللّٰہ
طرف نور معرفت اپنے کے جسکو چاہتا ہے وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے اللّٰہ مثالین
معقولات کے صور محسوسات مین واسطے لوگون کے تو کہ سمجھ جاوین اور مقصودات کا پالین وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ اور اللّٰہ ساتھ ہر چیز کے دقائق معقولات اور محسوسات سے اور حقائق جلیات اور خفیات سے جاننے والا ہے سمجھ لیجئے کہ
اس تمثیل مین علماکے بہت اقوال ہین امام فخر الدین رازی نے اسرار التنزیل مین کہا ہے کہ مراد نور ایمان ہے کہ حق تعالے نے مثال دی ہے

سینہ مومن کو ساتھ مشکوٰت کے اور دل صاف کو کہ سینہ مین ہے ساتھ قندیل شیشہ کے بیچ مشکوٰت کے اور ایمان کو ساتھ چراغ
روشن کے بیچ قندیل کے اور قندیل کو ساتھ ستارے درخشان کے اور کلمہ اخلاص کو ساتھ شجرہ مبارک کے کہ تاب آفتاب
خوف سے اور سایہ فیض پایہ رجا سے نصیب رکھتا ہے اور نزدیک ہے کہ فیض کلمہ کا بن اسکے کہ زبان پر مومن کے گذرے
جہان کو روشن کرے اور جب اقرار اسکا ساتھ زبان کے اور تصدیق اسکے ساتھ دل کے مل جاوے نور اوپر نور کے ظاہر
ہوا اور یہہ بھی انھون نے کہا ہے کہ نور ایمان کو ساتھ چراغ کے تشبیہ دی اسواسطے کہ جس گھر مین چراغ روشن ہو
چور نہین آتا اسیطرح جس دلمین ایمان ہو شیطان داخل نہین پاتا جس مکان مین چراغ روشن ہوتا ہے روزنون سے
اس گھر کے شعاع باہر نکل کر روشن کرتی ہے ایسے ہی نور ایمان دل کو روشن کر کر شعاع معرفت روزنون مین حواس
کے ڈال کر انوار طاعات اعضا اور جوارح پر پہنچاتا ہے سیماهم فی وجوههم **بیت** جنون کے دلمین ایمان ہے انھونکا
چہرہ روشن ہے کہ بیت القلب اعضا ہے پر نور اور یہان انکار وزن ہے اور تشبیہ فرمائے دل مومن کو
ساتھ شیشہ کے تو کہ اسکو سنگ ظلم اور جفا سے نہ توڑین کہ شیشہ شکستہ جس جگہہ لگے زخمی کرے اور جو زخم کہ دل
شکستہ سے پہنچے اچھا ہووے **بیت** شیشہ دلکو شکستہ نکر اے جان کہ اگر یہہ شکستہ ہوا تو جرح رسان ہووے گا
اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ نور نور معرفت اسرار الٰہی ہے یعنے چراغ معرفت قندیل دل عارف مین بیچ مشکوٰۃ
سینہ اسکے کسے روشن ہے برکت روغن تلقین شجرہ وجود مبارک محمدی سے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی بلکہ مکی ہے اور مکہ
ناف عالم ہے اور عارف ان اسرار کو تعلیم سید ابرار سے پا کر سر نور علی نور معلوم کرتا ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ وہ
نور قرآن ہے اور دل مومن زجاجہ ہے اور زبان اسکی مشکوٰۃ ہے اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی الٰہی کہ نہ مخلوق ہے
اور نہ مختلف نزدیک ہے کہ قرآن الٰہی نہ پڑہا ہو اور دلائل اسکی ظاہر ہون پھر جو قرات کرے نور علی نور ہو اور روح الارواح
مین ہے کہ وہ نور محمدی ہے اور مشکوٰۃ آدم علیہ السلام ہین اور زجاجہ نوح علیہ السلام اور زیتون ابراہیم علیہ السلام
کہ نہ طرف یہودیت کے مائل ہین کیونکہ یہودون غرب کو قبلہ کیا ہے اور نہ طرف نصرانیت کے کہ نصاری نے جانب شرق
کے قبلہ ٹھہرایا ہے اور مصباح شمع جمع نبینا صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ ابراہیم ہین اور زجاجہ اسمعیل اور مصباح خاتم
النبین اور شجرہ شجرہ نبوت کہ نہ کذب سے نہ ہزل یا مشکوٰۃ سینہ منشرح جناب سید البشر ہے اور زجاجہ دل صاف
و مطہر آنکا اور دل مصباح علم کامل اور شجرہ خلق شامل انکا کہ نہ طرف افراط کے ہے نہ تفریط کے اور نہ جانب غلو کے
نہ تقصیر کے بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا ہے واقع ہے اور راہ میانہ عبارت اسی سے ہے صراطا سویا اور
عین المعانی مین ہے کہ نور محمد محبت حبیب ساتھ نور خلت خلیل کے نور علی نور ہے **بیت** پدر نور اور پسر
نور مت ہو ر یہہ ہے رافت سمجھہ نور علی نور فی بیوت اذن اللہ ان ترفع تسبیح کہتے ہین اللہ کے بیچ گھرون کے
کہ حکم کیا اللہ نے یہہ کہ بلند کیئے جاوے قدر ان گھرون کی ساتھ تعظیم کے یعنے انکو بلند مرتبہ اور عالی قدر جانین یا بلند کی

جاوین اُٹھین آوازین یا مانگے جاوین اللہ تعالیٰ سے ان گھرون مین مرادین وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُہٗ اور یاد کیا جاوے
بیچ اُن گھرونکے نام اُسکا مراد گھرون سے مسجدین ہین کہ تمام مکانون سے اشرف اور بہتر ہین وہان نماز اور ذکر کیجے
اور کلام بیہودہ اور باتین دنیا کے سے بچئے یا گھر پیغمبرون کے ہین یا مکان مدینہ منورہ کے یا حجرے پاکیزہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے اور بعضے رفع کو حمل اوپر اُٹھانے بنا کے کرتے ہین جیسے واذ یرفع ابراہیم القواعد مین اور کہتے
ہین کہ گھر وہ مکانات ہین جو پیغمبرون نے اللہ کے حکم سے بنائے ہین جیسے کعبہ معظمہ کہ سعی خلیل اور مدد اسمعیل سے
بنا اور بیت المقدس کہ بنا اسکی خلافت داؤد مین ہری اور سلیمان کے ہاتھ سے تمام ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد
قبا کہ دونون کی عمارت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اشارت سے بنین یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
تسبیح کہتے ہین واسطے خدا کے یا نماز پڑھتے ہین واسطے اسکے بیچ اُن گھرون کے صبح کو اور شام کو رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ
تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے وہ مرد ہین کہ نہایت
استغراق مقام شہود اور حضور سے نہین غافل کرتے انکو سوداگری یعنے خرید اس جنس کی جس مین امید نفع ہو اور
نہ بیچنا اسکا یاد اللہ کے سے اور قائم رکھنے نماز کے سے اور دینے زکوٰۃ کے سے سمجھ لیجئے کہ جب بیع اور شری کہ
بڑی شغل دنیاوی ہین اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ باز رکھینگے تو اور کام بطریق اولیٰ بالغ ہونگے کشف الاسرار مین ہے کہ
ظاہر انکا ساتھ خلق کے اور باطن ساتھ شہود اسما وصفات حق کے ہے اور حقیقت مین یہہ روش خواجگان
نقشبند کی ہے لکھا ہے کہ ملک حسین والی ہرات نے خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبندی رح سے پوچھا کہ تمھارے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہے فرمایا نہین کہا بنا طریقہ کی تمھاری
کس چیز پر ہے فرمایا خلوت در انجمن پر کہ ظاہر بخلق اور باطن بخالق رہنا مثنوی گرچہ ہے ظاہر سیر ابازارین حجرہ
باطن ہے وصل یارین صورتا بیگانہ معنا آشنا بحر الفت مین طریقہ ہے میرا لا تلہیہم تجارت ولا بیع عن ذکر اللہ
اشارت ہے طرف اسی مقام کے مولوی جامی کی رباعی بیان اسی طریقہ کی ہے کہ قطعہ سررشتۂ دولت اے
برادر بکف آر وین عمر گرامی بخسارت مگذار دایم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار میدار نہفتہ چشم دل جانب یار
یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ڈرتے ہین یہہ لوگ باوجود اس توجہ اور استغراق کے اس دن
سے کہ پھر جاوینگے بیچ اسکے دل اور آنکھین یعنے دل دہشت سے اس دن کے کلے سے نکل ہونگے اور آنکھین ہر طرف نگاہ
دوڑاوینگے کہ عمل نامہ کس طرف سے آوے اور ڈرتے اسواسطے ہین لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ تو کہ جزا دیوین انکو اللہ تعالیٰ سبب خوف کے بہتر جزا اسکے کہ کیا ہے انھون نے اور زیادہ دیگا
انکو فضل اپنے سے یعنے انکی جزائے اعمال نیک مین بہشت موعود دیگا اور اپنے کرامتون سے مکرم فرماویگا ہر گز دل مین
خیال نگذرا ہوگا وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور اللہ رزق دیتا ہے دنیا مین جسے چاہے بغیر گنتی کے یعنے

اُسکو روز شمار مین نہ لاویگا یا عقبی مین ونیا ہی مے حساب کہ اُسکا گنا محال ہے وَالَّذِینَ كَفَرُوا اَعْمَالُهُمْ
كَسَرَابٍ بِقِیعَةٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے عمل اُنکے کہ ظاہر مین اچھے ہین جیسے صلہ رحمی کرنا اور غلام آزاد کرنا اور
کھانا فقیر کو کھلانا مانند ریت کے چمکنے کی ہین بیچ میدان کے سمجھ لیجیے کہ سراب وہ ہی کہ میدان مین ریت تاب
آفتاب سے چمک کر پانی لہراتا معلوم ہوتا ہی یَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاءً گمان کرتا ہی اُسکو پیاسا پانی صاف
اور اُدھر آتا ہی حَتّٰی اِذَا جَاءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا یہانتک کہ جب آیا اُسکے پاس نہ پایا اُسکو کچھ کہ وہ دیکھا
تھا پانی کہان تھا وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ اور پایا عقاب اللہ کو نزدیک اعمال اپنے کے پایا اُسکو
حساب کرنیوالا اپنا پس پورا دیا اللہ نے اُسکو حساب اُسکا یعنے جزا اعمال کے اُسکے موافق حساب کے دی وَاللّٰهُ
سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور اللہ جلد لینے والا ہی حساب سمجھ لیجیے کہ مثال دی اعمال کافر کا ساتھہ سراب کے اور اُسکو
پیاسا ٹھہرایا پس جیسے کہ پیاسا سراب سے نا امید ہوکر تشنہ تر ہوتا ہی ایسے ہی کافر جزائے اعمال اپنے سے
مایوس ہوکر زیادہ تر حسرت کھاوینگے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ
یا اعمال کفار کے مانند اندھیرون کے ہین بیچ دریا عمیق کے کہ دم بدم ڈھانکتی ہی اُس دریا کو موج اوپر اُس موج
کے اور موج ہی اوپر اُس موج دوسرے کے بادل ہے کہ ستارون کی روشنی کو ڈھانکتا ہی ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ یہہ اندھیرے ہین بعضے اُنکے اوپر بعض کے کہ اندھیرا دریا کا اور ایک موج کا دوسرے کا اور ابر کا اِذَا
اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا جسوقت نکالے کوئی ہاتھہ اپنا کہ نظر آنیوالے اعضا مین آنکھ سے قریب تر ہی
نہین نزدیک کہ دیکھے اُسکو یہہ بیان اندھیرون کے شدت کا ہی کہ ہاتھہ نہ نظر آوے وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ
اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور جو کوئی کہ نہ مقرر کرے اللہ واسطے اُسکے روشنی قسمت ازلی کی وقت پس
نہین واسطے اُسکے کچھہ نور سمجھ لیجیے کہ یہہ تمثیل دوسری ہی اعمال کفار کے اندھیری اعمال سیاہ اُنکے ہین
اور دریائے عمیق دل اُنکے اور موجین جہل اور شرک کہ اُنکے دلونمین دلونکو چھپاتے ہین اور بادل جہر خذلان
ہی اُسپر پس کردار اور گفتار اُنکی ظلمت ہے اور مدخل اور مخرج اُنکا ظلمت اور رجوع اُنکی بھی قیامت مین
طرف ظلمت کے ہی بخلاف مومنون کے کہ اُنکو نور اوپر نور کے ہے اور اُنکو ظلمت اوپر ظلمت کے بیت
اُنہین ہی نور پر نور اور اِنہین ظلمت پر ظلمت ہے سراپا وہان ہدایت ہی یہان بالکل ضلالت ہے گروہ مومنان
وکافران یکسان ہوجیوین کیونکر کہ وہ اہل سعادت اور یہہ اہل شقاوت ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ کیا نہین دیکھا تونے یہہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہی واسطے اُسکے جو کوئی بیچ
آسمانونکے اور زمین کے اور پرندے بھی تسبیح کہتے ہین اُسحالت مین کہ پر کھیرے ہوئے ہین ہوا پر اور صفت باندھے ہوئے ہین جو سما پر
تخصیص پرندونکے واسطے اُسکے ہی درمیان زمین و آسمانکے ہین یا دلیل صفت اُنکی ظاہر تر ہی کیونکہ جسم ثقیل کا ہوا پر اور ٹھیرنا

قاطع ہے کمال قدرت صانع پر کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ہر ایک اہل آسمان اور زمین سے یا مرغوں سے یا مجموع
تحقیق جانتا ہے دعا اپنی اور تسبیح اپنی یا دعا اور تسبیح اللہ کی یا اللہ جانتا ہے نماز اور نیاز سب کا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا
يَفْعَلُوْنَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہیں طاعت اور عبادت وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے
اللہ کے ہے پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی کہ بیہ اکرنو الا انکا وہی ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف اللہ کے
ہے بازگشت سب کی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ
مِنْ خِلٰلِهٖ کیا نہیں دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ چلاتا ہے بادلوں کو ٹکڑے ٹکڑے پھر ملاپ ڈالتا ہے درمیان انکے
یعنے ملا دیتا ہے انکو آپس میں پھر کر دیتا ہے انکو تہ بتہ پھر دیکھتا ہے تو مینہ کو نکلتا ہے درمیان اسکے سے
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ اور اتارتا ہے آسمانوں کیطرف سے پہاڑوں سے کہ بیچ اسکے ہیں
اولوں سے یعنے ٹکڑے بادل کے پڑے کہ مثل پہاڑ کے ہیں اُنسے اولے برساتا ہے یا مراد آسمان سے ہے
نہ ابر کیونکہ بقول بعضے آسمان میں پہاڑ ہیں اولوں کے جیسے زمین میں پہاڑ ہیں پتھروں کے حق تعالی اُن سے
اولے اُتارتا ہے فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ پس پہنچاتا ہے اُن اولوں کو کھیتی اور باغ کو کہ چاہتا ہے
اور پھیر دیتا ہے اُن اولوں کو جسکے باغ اور کھیتی سے کہ چاہتا ہے يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ نزدیک
ہے کہ چمک بجلی کی اُس ابر کے لیجاوے آنکھوں کو اور یہہ قوی تر دلیل ہے اوپر کمال قدرت اسکے کے کہ شعلہ آتش
ابر آبدار میں سے نکلتا ہے يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پھیرتا ہے اللہ رات کو اور دن کو آنے جانے میں پیچھے
ایک دوسرے کے یا نقصان میں ایک کے اور زیادتی میں دوسرے کے یا متغیر کرتا ہے احوال انکا ساتھ گرمی
اور سردی کے یا اندھیری اور اُجالے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ تحقیق بیچ اُن چیزوں کے کہ مذکور ہوئیں
البتہ سمجھنے کی جگہہ ہے واسطے بوجھ والوں کے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو
کہ زمین میں ہے پانی سے کہ انکا جزو مادہ ہے یا پانی خاص نطفہ کے سے اور یہہ بطریق تغلیب ہے کیونکہ بعضے
حیوان نطفہ سے نہیں پیدا تبیان میں روایت ہے کہ حق تعالے نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت اُسپر کی
وہ گل کر پانی ہو گیا اُسمیں سے کچھ آگ سے بدلکر جن پیدا کئے اور کچھ باد سے بدلکر فرشتے بنائے اور کچھ
خاک سے بدلکر آدمی اور تمام حیوانات خلق کئی پس اصل سب کی پانی ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ط
پس بعضا اُنمیں سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے جیسے سانپ اور مچھلی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ
اور بعضا اُنمیں سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پاؤں کے جیسے آدمی اور مرغ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ اور بعضا انمیں
سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر چار پاؤں کے جیسے اونٹ اور بیل سمجھ لیجئے کہ پہلے اُن جانوروں کو لائے جو بن
پاؤں کے چلتے ہیں کہ اُنمیں اظہار قدرت زیادہ ہے پھر انکو بیان کیا جو دو پاؤں سے چلتے ہیں پھر وہ کہ چار پاؤں سے

وقت جھگڑے کے یہہ کہ ہمین سنا ہمنے فرمانا آپ کا اور فرمانبرداری کے ہم نے حکم آپ کے کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور یہہ لوگ جو ایسا کرتے ہین وہی ہین فلاح پانے والے چھٹے ہوئے قہر خدا سے قضیات مہر مولا سے یہہ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ کی
اور رسول اسکے کی فرائض اور نہین ہین اور ڈرے عذاب خدا سے اور گناہون گذرے ہووں کے اور پرہیز کرے
غصہ اسکے سے اور گناہ نکرے زمانے آئندہ مین پس یہہ لوگ وہی ہین کامیاب بہشت کے نعمتوں سے کشاف مین
ہے کہ ایک بادشاہ نے ایسی آیت چاہی کہ عمل اوپر اسکے کفایت کرے اور آیتون کی احتیاج نرہے علماء زمانہ نے
اس آیت پر اتفاق کیا کیونکہ حصول فوز اور فلاح سوا فرمانبرداری اور خشیت اور تقوی کے متصور نہین قطعہ یہہ
راہ ہے کہ مقصد اقصی چاہیے یہہ کام ہے جو جنت ماوا چاہیے کہ خشیت و تقوی کو ہمیشہ پیشہ رافت تو اگر مرضی
مولا چاہیے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ اور قسم کھائی منافقوں نے ساتھ اللہ کے
سخت قسم اپنی کہ فرمانبرداری مین ایسے ہین کہ بے شبہہ اگر حکم کریگا تو انکو کہ باہر آؤ گھرون اور مالون اپنے سے البتہ
نکل جاوینگے اور دم بھر توقف نکرینگے قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہہ مت کھاؤ تم جھوٹی طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ فرض مطلوب ہمارا
تم سے فرمانبرداری ہے معقول کہ اخلاص دل سے اور صدق نیت سے ہو نہ قسم جھوٹی اطاعت پر نفاق کے اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفاق اور اخلاص سے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کہہ فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ
مَّا حُمِّلْتُمْ پس اگر پھر جاؤ تم ای لوگو پس سوا اسکے نہین کہ اوپر ذمہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے جو کچھ اٹھایا
گیا یعنی پہنچانے احکام کے سے اور اوپر ذمہ تمھارے کے ہے جو کچھ اٹھائے گئے تم قبول کرنے اور ماننے اسکے سے وَ
اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا اور اگر فرمانبرداری کروگے رسول کی اسکے حکم مین راہ پاؤگے سیدھی وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہین اوپر رسول کے مگر پہنچا دینا ظاہر اور ہمارے پیغمبر پر جو تھا سو بجا لائے اور جو تم پر تھا سو رہا
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم
مین سے اور کام کئے ہین اچھے مراد ان سے بقول اشہر فقراء مہاجرین ہین کہ وطن چھوڑ کر مدینہ مین انصار کے
گھرون مین آرہے اور قریش اور اکثر قبائل عرب انکو پیغام فتنے اور فساد اور جنگ اور عناد کے پہنچاتے تھے اور یہہ اکثر
اوقات انکی ڈر سے مسلح رہتے تھے ایکدن انھون نے آپسمین کہا کہ وہ زمانہ بھی ہوگا کہ ہم بے غم فراغ خاطر سے
بیٹھینگے یہہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے وعدہ کیا اور قسم کھائی لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ البتہ خلیفہ کریگا انکو بیچ زمین کفار عرب اور عجم کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگون کو کہ پہلے ان سے
تھے یعنے بنی اسرائیل کو کہ زمین مصر اور شام کی انکو دی تھی اور اسمین وہ متصرف ہوئے تھے جیسے بادشاہ اپنے

ملک پر ہوئے تھے اور چند روز مین وعدہ مسلمانونکا سچ پورا کیا جزائر عرب اور دیار کسرا اور بلاد روم انکو عنایت
کئے اور امید ہے کہ تمام ملک مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک موافق حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کے
تصرف اہل اسلام مین آوے بمیت امید قوی خدا سے ہے یہہ سب امین کی دعوت پیمبر ہے مشرق سے
غرب تک بجیگا نقارہ دولت پیمبر کوئی نرہیگے اور امت عالم مین جزائت پیمبر اکناف جہانمین ہوگا رائج یہہ دین
یہہ ملت پیمبر سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت دلیل اعجاز قرآن اور برہان صحت نبوت اور حجت خلافت خلفاے راشدین
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ اور البتہ ثابت کردیگا واسطے انکے دین انکا
جو پسند کیا ہے واسطے انکے یعنے دین اسلام مراد یہہ ہے کہ دین اسلام کو غالب کردیگا سب ادیان پر وَلَيُبَدِّلَنَّهُم
مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا اور البتہ بدل دیگا انکو پیچھے ڈر انکے کہ دشمنوں سے امن اور چین يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ
بِي شَيْئًا عبادت کرینگے میری زمانہ خلافت اپنے مین نہ شریک لاوینگے ساتھہ میرے کچھہ یعنے جاہ اور دولت
اور اختیار اور حکومت انکو غافل نکریگی توحید اور عبادت میری سے وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
اور جو کوئی کفر کرے اس نعمت مین پیچھے پورے ہونے وعدہ کے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کامل فسق مین امام
ثعلبی رح نے کہا ہے کہ شہید کرنیوالے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے گروہ اول تھے ان لوگون مین سے
کہ کفران اس نعمت کا کیا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور قائم رکھو
نماز فرض کو اور دو زکوۃ واجب کو اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی جو فرماوے کہ تم رحم کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ مت گمان کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہین عاجز کرنیوالے
اللہ تعالے کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ اور جگہہ رہنے انکے کی آگ دوزخ کی ہے
وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور البتہ بری جگہہ پھر جانے کی ہے اسباب نزول مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے ایک انصاری کے غلام کو کہ مدلج بن عمرو نام تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بلانے کو وقت دوپہر کے بھیجا وہ
بے اذن گھر مین چلا گیا حضرت عمر بے تکلف کچھہ بدن کھلا کچھہ ڈھکا سوتے تھے یا جاگتے تھے لیکن اپنی بی بی ساتھہ
لیٹے تھے انکو برا لگا کہنے لگے کہ کیا خوب ہو جو اللہ تعالی نہی فرماوے کہ باپ اور بیٹی اور غلام اور خادم ہمارے
ایسے خلوت کے وقت بے اجازت گھر مین نہ چلے آوین تو کیسے بانون پر ہمارے آگاہ ہووین پہلے ہی آنے سے
حضرت عمر کی خدمت نبویہ مین یہہ آیت اتر آئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اے لوگو
جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ اذن مانگین گھر مین تم سے وہ لوگ کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمہارے
یعنے غلام اور لونڈیان اور جو لوگ کہ نہین پہنچے بلوغ کو قوم تمہارے مین سے تین بار یعنے غلام اور لڑکی نابالغ

بے اذن تمھارے گھر وںمین نہ آوین تین بار دن رات مین اجازت مانگین مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ
ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۤءِ پہلے نماز فجر کے سے کہ آدمی نیند سے اٹھتا ہے اور خلوت کے کپڑے
اُتار کر جلوت کے پہنتا ہے اور جسوقت اُتار رکھتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو اور پیچھے نماز عشا کے سے کہ وقت
لباس اُتارنیکا اور سونیکا ہے ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ تین وقت پردے کے ہین واسطے تمھارے لَيْسَ عَلَيْكُمْ
وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ نہین اوپر تمھارے اور نہ اوپر غلامون اور لوگون نابالغ کے گناہ اجازت نہ مانگنے مین پیچھے
اُن تین وقتون کے طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ غلام پھرنے والے ہین اوپر تمھارے واسطے خدمت کے
پس نہین ہو سکتا کہ ہر وقت اذن مانگین آتے ہین بعضے تمھارے کہ غلام ہین اوپر بعض کے کہ مالک ہو كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ط اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے دلیلین حق کی اور حکم شرع کے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مصلحت اور بھلائی بندون کی حکم کرنیوالا ہے اوپر رعایت
کرنے طریق ادب کے بعضے علما حکم اس آیت کا منسوخ کہتے ہین اور بقول بعضے محکم ہے ابن جبیر سے پوچھا کہ بعضے
لوگ نسخ مین اس آیت کے کلام کرتے ہین کہا واللہ منسوخ نہین لیکن لوگ سستی کرتے ہین وَاِذَا بَلَغَ
الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جسوقت کہ پہنچین لڑکے تم مین سے
بلوغ کو پس چاہیے کہ اذن مانگین ہر وقت جیسا کہ اذن مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہوئے ہین پہلے اُن سے
یعنے حلم اور مردون کا رکھتے ہین اجازت چاہتے ہین كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ط جیسے یہہ حکم
بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے نشانیان اپنی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۵ اور اللہ دانا حکمت
والا ہے تکرار اُن دونامون کا آخر دونون آیتون کے بیچ درمیان واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے وَالْقَوَاعِدُ
مِنَ النِّسَاۤءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ
غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ط اور گھر بیٹھ رہنے والین عورتون مین سے وہ جو نہین امید رکھتین نکاح کی بڑھاپے
کے سبب پس نہین اوپر اُنکے گناہ یہہ کہ اُتار رکھین کپڑے اپنے کہ اوپر اوڑھنے کے ہین جیسے چادر وغیرہ درانحال کہ
نہ ظاہر کرنیوالین ہون مواضع بناؤ اپنے کے یعنے اُنکی غرض چادر اُتارنے سے سر اور گردن اور کان اور بال اور
سوا اُنکے دکھانے نہون وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ط اور جو بچین اس سے اور چھپاوین اپنی جان کو بہتر ہے واسطے
اُنکے اور دور تر ہے تہمت سے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے باتین اُنکی مردون سے جاننے
والا ہے مقصود اُنکا جو باتون سے ہے لکھا ہے کہ تندرست صحابہ ساتھ بیمارون اور اندھون کے نہین کھاتے تھے
یا اُنکو پاس نہین بٹھاتے تھے اسقدر ڈر سے کہ مبادا طبع سلیم نفرت کرے یا یہہ کہ بعضے صحابہ سفر کو جاتے ہوئے کنجیان اسباب کی اور مکانون کی
اُنکو دے جاتے تھے تو کہ بوقت احتیاج کھولکر کھاوین اور وہ بیماری نہین کھاتے تھے کہ مبادا وہ ناخوش ہون یا جو کوئی کہ گھر مین باپ کے یا ماں کے

بھیجو یا خالی مکانوں میں اور مسجد و میں کہو السلام علینا من ربنا و علی عباد اللہ الصالحین اور ہر تقدیر سلام بھیجو دعا مقرر
کی ہوئی اللہ کیطرف سے برکت والی پاکیزہ کہ جی سننے والیکا خوش ہوجاوے کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ جیسے کہ بیان سلام کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ تعالی واسطے تمھارے نشانیان حکمت لینے کی
تو کہ تم سمجھو اور حق صواب کو پاؤ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ
عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ سوا اسکے نہیں کہ مسلمان کامل
وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہ اخلاص دلسے اور جبوقت کہ ہووین وہ ساتھ پیغمبر
اسکے کے اوپر کام جمع کرنیوالے کے جیسے جمعہ اور عیدین اور لڑائی اور مشورے اور نماز استسقا ہے نہ جاوین نزدیک
اسکے سے یہانتک کہ اذن لے لیو پیغمبر سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
تحقیق وہ لوگ کہ اذن مانگتے ہین تجھسے یہہ لوگ وہی ہین کہ صدق دلسے ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے
اور رسول اسکے کے سمجھ لیجئے کہ یہہ تعریض منافقون کی ہے کہ غزوہ تبوک مین جہاد سے بچنے کے واسطے اذن مانگتے
تھے انکے حق مین آیت آئی تھی انما یستاذنک الذین لا یؤمنون تا آخر آیت فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ پس جب اذن مانگین تجھسے یہہ مسلمان خالص واسطے بعضے کام اپنے کے پس حکم
دے واسطے جس شخص کے کہ چاہے تو انمین سے کہ عذر انکا سچا ہے اور بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے کیونکہ
تقدیم امور دنیا کے مہم دین پر اگرچہ ساتھ عذر کے ہو خالی خلل سے نہین اور گویا کہ خروج جماعت سے گناہ ہے پس انکے
واسطے طلب مغفرت کر اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے تقصیرین بندونکی مہربان ہے اوپر تخفیف
انکے کے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت کرو پکارنا پیغمبر کا درمیان اپنے جیسے
پکارنا بعضے تمھارے کا ہے بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے کو آپسمین ایک دوسرے کے بلانے پر کہ انکا
بلانا تال جاؤ تو تال جاؤ اور جواب نہ دو تو نہ دو اور پیغمبر کے پکارنے کو ماننا اور قبول کرنا واجب اور لازم ہے اور بغیر ان کے
اذن انکے کے حرام اور نا روا ہے یا دعائے پیغمبر کو مانند دعاؤن آپسمین ایک دوسرے کے نجانو کہ دعا آپ کی بے شک مستجاب
ہے اور مقبول رب الارباب بیت پڑھ کے لا تجعلوا دعا و رسول جان انکی ولا دعا مقبول یا مت پکارو پیغمبر کو
نام لیکر جیسے اورون کو پکارتے ہو بلکہ ادب اور تعظیم سے کہو یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کیونکہ حق تعالی نے سب انبیا
کو نام لیکر خطاب ارشاد کیا ہے اور آپ کو ساتھ وصف کے یاد کیا ہے ❁ یا آدم آیا دیکھ خطاب ابو البشر
یا ایہا النبی ہے خطاب محمدی لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منافق تنگدل ہوکر آنکھ بچاکر مسجد
سے باہر نکل جاتے یہہ آیت اتری کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگون کو
کہ آہستہ سے چھپ کر نکل جاتے ہین تم مین سے نظر بچا کر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ

پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں حکم اللہ کے اس سے کہ پہنچ جاوے انکو فتنہ کہ گمراہی ہے یا نقصان جان اور
مال اور اولاد کا ہے یا غلبہ بادشاہ جابر کا ہے یا مہر غفلت ہے انکے دل پر یا ردتوبہ ہے حضرت جنید بغدادی رح نے کہا ہے
کہ فتنہ سختی دل ہے انکی او ستاثر ہونا ہے معرفت حق سے اَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ یا پہنچ جاوے انکو عذاب دردناک
آخرت میں اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین ہے
یعنی سب اسکی ملک ہے وہ مالک سبکا ہے کیونکہ خالق سب کا ہے قَدْ يَعْلَمُ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ تحقیق جانتا ہے جو کچھ کہ ہو تم او
مکلفوا او پر اسکے سو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت سے وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا عَمِلُوْا اور جسدن کہ پھیر جاوینگے منافق طرف جزا اسکے کے پس خبر دیگا انکو ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہے اعمال
بد سے اور اسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں
بیت کیا پیدا جہاں ہے اسنے سارا نہ کیوں جانے نہان و آشکارا سورۂ فرقان مکی ہے ستہتر آیتیں ہیں آٹھ سو
بانوے کلمے ہیں تین ہزار سات سو اسی حرف ہیں فواصل اسکی لا ہیں اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ نور کے یہہ ہے کہ اختتام
اسکا ساتھ آیت الا ان للہ ما فی السموات والارض کے تھا آغاز اسکا ساتھ ذکر الذی لہ ملک السموات
والارض کے ہوا

سورۃ الفرقان وهي بسم اللہ الرحمن الرحیم سبع وسبعون ایۃ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا بہت برکت والا اور بزرگوار تر اور ثابت
اپنی ذات میں ہے جسنے کہ اتارا ہے قرآن کو کہ جدا کرنیوالا ہے حق اور باطل کو اور فرق کرنیوالا ہے حرام اور حلال
میں اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو کہ ہووے وہ بندہ اسکا واسطے آدمیوں اور جنوں کے ڈرانے والا عذاب
الٰہی سے یا ہو قرآن ہر قرآن والے کو ہر زمانے میں ڈرانیوالا عذاب حق سے سمجھ لیجئے کہ تبارک کے تین معنی مذکور ہوئی
ایک برکت کی یہہ اشارہ طرف کارسازی اور بندہ نوازی اسکے کے ہے دوسری بزرگواری اور برتری کی یہہ بیان صفت
سرمدی اور نشان عزت ازلی اور ابدی اسکے کی ہے تیسری ثابت کی یہہ عبارت دوام ذات اسکے سے ہے کہ بیت
نی فنا ہے نہ ہے زوال اسے سب صفاتوں میں ہے کمال اسے اَلَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ جو واسطے اسکے
ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی کیونکہ وہ پیدا کرنے ہے انکے پیدا کر زمین پس اسکو لائق ہے تصرف کرنا انمیں وَلَمْ
يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہ پکڑے اللہ نے اولاد جیسا کہ زعم یہود اور نصاری کا ہے اور نہ ہے
واسطے اسکے شریک بیچ بادشاہی کے جیسا کہ ثنویہ اور ثنیہ کہتے ہیں بیت نہ فرزند اسکا ہے جو ہووے مالک اسکی
خلقت کا ایسا ہی نہ مقابل جسکو دعوے ہووے شرکت کا وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا اور پیدا کیا سب چیز کو خاص خاص
مادہ سے رنگارنگ کی شکلوں میں پس اندازہ کیا اس چیز کو اندازہ کرنا یعنے مقدار کی زندگی اسکی وقت مقرر تک یا ٹھہرائے قول اور فعل

اُنکے جو لئے چاہیے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور پکڑے ہین کافرون نے سوا اُس
خداے آفریدگار کے معبود کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت ہی نہین رکھتے پیدا کرنے پر کسی چیز کے اور حال آنکہ وہ پیدا
کئے جاتے ہین اور جو مخلوق ہے محتاج ہے خالق کے وجود مین اور محتاج لائق خدائی کے نہین پس بت کہ پجاری اُن کے
اپنے ہاتھہ سے اُنہین جیسا چاہتے ہین بناتے ہین کسطرح لائق پوجنے کے ہون وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا
وَّلَا نَفْعًا اور باوجود مخلوقیت کے نہین مالک ہین واسطے جانون اپنے کے دور کرنے ضرر کے اور لینے نفع کے یعنے نہ
اپنا ضرر کہو سکتے ہین اور نہ نفع لے سکتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اللہ ضار اور نافع چاہیے وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا
حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا اور نہین اختیار مین رکھتے موت کو کسی کے اور نہ زندگی کو کسی کے اول بار اور نہ بعث اور حشر کو
کسی کے دوسرے بار اور خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اُٹھاتا ہے بعد موت کے پس خدا کے لائق وہی ہے کہ محیی اور ممیت
اور باعث ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ اور کہا اُن لوگون نے جو کافر
ہوے ہین نہین یہہ قرآن جو محمد ہمپر لاتے ہین مگر طوفان کہ باندھہ لیا ہے اُسکو اپنے دل سے اور مدد کی ہے اُسکے اوپر طوفان
باندھنے کے قوم دوسرون نے مانند جبر اور یسار کے یا عداس یا فکیہہ رومی کے کہ اُنھون نے قصے پہلے سنائے اور اُسنے عربی
عبارت بناکر ہمپر پڑھے فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا پس تحقیق لائے کفار ظلم اور جھوت کہ کہتے ہین قرآن دل کے بندش سے
اور مدد قوم سے طوفان باندھہ لیا ہے اللہ پر سمجھہ لیجئے کہ یہہ سلام اللہ تعالی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بقیہ کلام کفار کا ہے
اور یہہ معنی ہین کہ تحقیق آئی ہے یہہ قوم مددگار ساتھہ ظلم اور جھوٹ کے وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى
عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور کہا اُنھون نے یہہ کلام کہانیان ہین پہلون کی کہ لکھہ لیا ہے اُنکو پس وہی پڑھے جاتے ہین
اوپر اُسکے صبح اور شام کیونکہ آپ پڑھنا نہین جانتا سنکر یاد کر لیتا ہے اور ہمین سنا کر کہتا ہے کہ یہہ وحی سے نہ
قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اُنکے رد کلام مین کہ اُتارا ہے اُسکو اُسنے کہ بے شبہہ جانتا ہے بھید
بیچ آسمانون کے اور زمین کے کیونکہ قرآن مین خبرین غیب کی ہین اور علم غیب کا اللہ ہی کو ہے اور دوسرے تمام فصحا شعرا بھی
مثل اُسکے بنانے مین عاجز ہین پس ایسا کلام سوا ملک علام کے کسکا ہو اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق وہی ہے کہ
پردہ کرم گناہون پر بندون کے چھپاتا ہے مہربان ہے کہ عقوبت مین مجرمون کے جلدی نہین فرماتا ہے وَقَالُوْا
مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ اور کہا ابو جہل اور امیہ اور عاص اور سوا اُنکے سردارون نے قریش کے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ دعوے
پیغمبری کا کرتا ہے اور مثل اور لوگون کے يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے واسطے
طلب معاش کے مانند اور لوگون کے بیچ بازارون کے اگر دعوی اُسکا سچا ہے تو چاہیے کہ احوال اُسکا مخالف اور
لوگون کے ہو سمجھہ لیجئے کہ وہ جاہل حال پیغمبر سے غافل تھے فرق رسول اور غیر رسول مین امور جسمانی پر ٹھہراتے تھے سمجھے
تھے کہ نبوت منافی بشریت کے نہین بلکہ مناسب ضرور تر ہے کہ فائدہ اور استفادہ موقوف اُسیپر ہے بیت الن[illegible]

رکھی ہی جس بخش بھائی جن جن کو جن اور انس کو انس الغرض کافرون نے کہا کہ پیغمبر فرشتہ ہوتا اور اگر فرشتہ نہین
لولا انزل الیہ ملک فیکون معہ نذیرا کیون نہ اتارا گیا طرف اسکے فرشتہ پس ہوتا ساتھ اسکے ڈرانے والا اور نہ
ڈرانے مین او یلقی الیہ کنز یا ڈالا جاوے طرف اسکے خزانہ آسمان سے تو کہ غنی ہوکر بیٹھہ رہے تردد معاش کا نکر
او تکون لہ جنۃ یاکل منہا یا ہووے واسطے اسکے باغ کہ کھاوے اسمین سے میوہ اور محصول اسکا لے اور گذران
اپنی کرے وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا اور کہا ظالمون نے نہین پیروی کرتے تم مگر مرد جادو کئے گئے کی
اسلوب الفعل ہے سمجھ لیجئے کہ یہان وضع مظہر موضع ضمیر مین واسطے حکم انکے کے ہی یعنے ستمگاری ہی اس بات مین
جو مومنون سے کہتے ہین اور بعضون نے مسحور کو معنی سحر کہا ہی یعنے جادوگر کے متابعت کرتے ہو کہ تمکو جادو سے
فریفتہ کرے انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا دیکھہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کیونکر بیان کین انھون نے واسطے تیرے مثالین یعنے باتین نالائق کہین کہ جادو کیا گیا کہا اور طوفان اٹھانیوالا
ٹھرایا اور ناخواندہ اور وہ کلام سیکھہ کر پڑھنے والا بنایا پس گمراہ ہوئے راہ شناخت انبیاء سے اور تمیز کرنے انکے
سے ماسوی سے پس نہین پاسکتے راہ اوپر دلیل کے اس چیز کی کہ کہتے ہین تبارک الذی ان شاء جعل
لک خیرا من ذلک جنت تجری من تحتہا الانہار و یجعل لک قصورا ہ بہت برکت والا اور
بزرگوار ہی وہ شخص کہ اگر چاہے کرے واسطے تیرے دین مین بہتر خزانے اور باغ سے کہ وہ کہتے ہین بہشتین
کہ چلتے ہون نیچے درختون انکے کے نہرین اور دے واسطے تیرے ان بہشتون مین محل شاہان اسباب نزول مین ہے
کہ قریش نے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فقر اور فاقہ پر طعن کیا رضوان خازن جنان اس آیت کے ساتھہ نازل ہوا اور صندوق
نور کا آپ کے آگے رکھا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کنجیان خزانون کی تمام دنیا کے اسمین ہین اسے لو اور اپنے تصرف مین
لاؤ اور جو تمکو کرامت اور نبوت کہ دی ہی اور نعمت اور عظمت کہ تمہارے نام کی کی ہے آخرت مین مقدار پر پشہ کے
کم ہوگی حضرت نے فرمایا ای رضوان مجھے دنیا کی حاجت نہین فقر کو دوست رکھتا ہون مین اور چاہتا ہون کہ بندہ شکر
کرنیوالا اور صبر کرنیوالا ہوؤن رضوان نے کہا اصبت اصاب اللہ بک سمجھ لیجئے کہ شان علو ہمت آپکے کی
نہ یہ ہی کہ باوجود فقر اور احتیاج کے خزائن دنیا پر التفات نکیا بلکہ اسپر لحاظ کرو کہ شب معراج مین عجائب ملکو
اور غرائب جبروت پر نگاہ نہ ڈالے اور مطلقا ماسوے اللہ پر نظر نکی اگرچہ ہزارون صنائع بدایع وہان تھے تجلی لیکن مازاغ
البصر وماطغی بیت ذالتا وہ کیونکہ رافت ماسوے اللہ پر نظر چشم سے جیسے ہے روشن بحل مازاغ البصر نولیس فرمایا
حق تعالی نے کہ فقر اور احتیاج تیری کفار کو ایمان سے نہین باز رکھتے بل کذبوا بالساعۃ بلکہ جھٹلاتے ہین
قیامت کو اور غرض انکی انکار نبوت سے انکار ساعت ہے واعتدنا لمن کذب بالساعۃ سعیرا اور تیار کیا ہی ہمنے
واسطے اس شخص کے کہ جھٹلایا قیامت کو دوزخ کہ سعیر نام دوزخ کا ہی اذا رأتہم من مکان بعید سمعوا لہا تغیظا و زفیرا

جب دیکھیگی آگ دوزخ کی منکران قیامت کو مکان دور سے کہ سو برس کی راہ ہوگی یا پانچ سو برس کی راہ سنینگے واسطے
آتش دوزخ کے غصہ اور چلانا بعضے کہتے ہین کہ دیکھنا اور غصہ کھانا اُن فرشتون کا ہوگا جو دوزخ کے نگہبان ہین اور صاحب
انوار نے لکھا ہے کہ آگ کو حق تعالی زندگی دیگا وہ دیکھیگی اور غصہ کریگی دشمنون پر وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا
مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا اور جب ڈالے جاوینگے تنگ دوزخ مین سے مکان تنگ مین کہ برچھے مین زیادہ ہون
جکڑ کر ہاتھ اُنکے گردنون سے یا بند بند انکا زنجیرون آگ کے سے پکارینگے اوپر اپنے اُس جگہہ ہلاک کو یعنے اپنے
لعنت کرینگے ساتھہ ہلاک کے یا پکارینگے یا ثبوراہ اور یہہ کلمہ وہ کہتا ہے جو اپنے ہلاکت کی آرزو کرتا ہے تفسیر
مکانا ضیقا مین تیسیر مین ہے کہ کافرون پر دوزخ تنگ ہو جاویگا کہ گرز پر گرز لگینگے لوہے کے زاد المسیر اور بعضے تفاسیر
مین ہے کہ پہلے دوزخیون کو حلے آگ کے شیطان پہناویگا اور وہ آگے ہوگا اور یہہ سب ذریت اُسکے پیچھے واثبورا
کہتے جاوینگے حق تعالی فرماویگا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا مت پکارو آج
ہلاک ایک کو اور پکارو ہلاک بہت کو کہ انواع انواع کے عذاب ہونگے اور ہر نوع کوشدت کے سبب ایک ہلاک ہوگی
قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ کہہ اُنکو جو فقر پر تجھکو طعن کرتے ہین کیا یہہ گنج اور باغ دنیا کا بہتر
ہے یا جنت ہمیشہ رہنے کی کہ وعدہ دیئے گئے ہین پرہیزگار ساتھہ داخل ہونے اُسکے کے كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً
وَّمَصِيْرًا ہے واسطے اُنکے بدلا اور جگہہ پھر جانے کی یعنے واسطے متقیون کے بہشت مین جزاے اعمال اُنکی ہے اور
بازگشت کہ رجوع کرینگے ساتھہ اُسکے بیچ آخرت کے لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ واسطے اُنکے ہے بیچ بہشت کے
جو کچھہ چاہین نعمتون بہشت کے سے مناسب اپنے در الحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہین بہشت مین كَانَ عَلٰى
رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ہے داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا انکا بہشت مین اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ سوال کیا
کہ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہین ربنا اتنا ما وعدتنا یا فرشتے واسطے اُنکے چاہتے ہین کہ ربنا وادخلہم جنات عدن
التی وعدتہم وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط اور یاد کر جسدن کہ اکٹھا کریگا اللہ مشرکونکو
اور نحشر بصیغہ متکلم بھی قرات ہے یعنے اکٹھا کرینگے ہم مشرکون کو اور اُس چیز کو کہ پوجتے ہین مشرک سوا اللہ کے عام
ہے سب معبودون کو ذوی العقول ہون یا غیر اسکے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد بت ہین کہ خدا اُنکو زبان دیگا
اور مخاطب کریگا فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ پس فرماویگا کیا تمنے گمراہ کیا بندون
میرون کو جو یہہ ہین یا وہ ہے بہک گئے راہ سے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ
کہینگے بت پاکی ہے تجھکو اور ہم تجھکو ساتھہ پاکی کے یاد کرتے ہین و منزہ جانتے ہین شریک اور مثل سے نہتھا
لائق ہمکو یہہ کہ پکڑین ہم اُس کسیکو کہ ہمکو عبادت کرے سوا تیرے یعنے تجھکو نہ عبادت کرے دوستون سے حاصل یہہ ہے
کہ جو تیری عبادت نکرے اور ہمین پوجے نہین لائق ہمکو کہ ہم اُسکو دوست رکھین وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

انهون نے بیچ جیون اپنے کے اور سرکشی کی سرکشی بڑے کہ بعد معجزے دیکھنے کے ملاقات فرشتون کی اور لقا
پروردگار کی مانگتے ہین اور وہ غمگین ہونگے یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ جس دن دیکھینگے فرشتون کو
اور وہ دن موت کا ہوگا یا قیامت کا نہین خوشی اسدن گنہگارون کو یعنے کافرون کو سمجھ لیجئے کہ مکے والون نے دو چیزین
مانگین رویت ملائکہ اور دیدار خدا سو حق تعالی نے خبر دی کہ فرشتون کو دیکھینگے تو کچھ خوشی نہوگی وَیَقُوْلُوْنَ اور
کہینگے فرشتے کافرون کو کہ بعد اللہ کا تمہیر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا حرام اور بند کیا گیا ہے بند کیا جانا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ قول
کفار کا ہے جب فرشتے انکو نظر آوینگے ساتھ اس کلمہ کے پناہ پکڑینگے طرف پروردگار کے دیدار انکے سے لکھا ہے
کہ شہر حرام مین کفار جب کسی ایسے کو دیکھتے تھے کہ اس سے ڈرتے تھے کہتے تھے حجرا محجورا پھر اسکے شر سے بچ جاتے تھے
یہان بھی وہی خیال کرکر یہہ کلمہ کہکر شدت مرگ یا ہول قیامت سے چھٹکارا چاہینگے وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا
مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اور قصد کیا ہمنے طرف اس چیز کے کہ کیا تھا کافرون نے کامون سے
کہ صورت مین اچھے تھے جیسے صلہ رحمی اور مہمانداری اور کھلانا بھوکونکا اور فریادرسی مظلومونکا اور خوش کرنا
یتیمونکا اور مثل انکے پس کیا ہمنے اسکو مثل ذرہ اور پھنکی کی پراگندہ ہوا ہین یعنے عمل انکے ناچیز کر دئے کیونکہ شرط
قبول عمل کے ایمان ہے سو وہ انمین نتھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا رہنے والے بہشت کے
اسدن قیامت کے بہتر مین ازروے ٹھکانے کے کہ مکان انکے وہان کافرون کے یہان کے گھرون سے اچھے ہونگے
اور نیک تر ہے ازروے مقام قیلولہ کے یعنے جگہہ دوپہر کاٹنے کی اور راحت پانے کی کیونکہ بہشت مین خواب
نہین ہے وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا اور اسدن کہ پھٹ جاویگا آسمان بسبب
ابر سفید کے کہ ساتون آسمانون کے اوپر ہے اور سب آسمانون کے برابر ہوتا ہے اور سب سے بھاری ہے حق تعالی نے اب
اسے نگاہ رکھا ہے دن قیامت کو آسمانون پر گراویگا جس آسمان پر پہنچیگا وہ ٹکڑے ہو جاویگا اور اتارے جاوینگے
فرشتے وہان سے زمین پر اتارے جانا کہ اسقدر کہ زمین بھر جاویگی موضح مین ہے کہ فرشتے ہفت طبق کے گرد عالم کے
آجاوینگے بعضے کہتے ہین با معنی عن ہے یعنے آسمان پھٹ جاویگا ابر سے اور ابر اتر آویگا اور یہہ وہ ابر ہے کہ حق
تعالی نے فرمایا ہے فی ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ اور عین المعانی مین ہے کہ یہہ وہ ابر ہے جسکا بنی اسرائیل پر جنگل مین سایہ کیا
تھا اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ بادشاہی اسدن ثابت ہے واسطے رحمان کے کیونکہ دعوی مالکیت سے
سب مدعیون کے قفل لگا ہوگا اوپر زبان کے وَکَانَ یَوْمًا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا اور ہوگا وہ دن اوپر کافرون کے سخت
شدت سے ہولونکے وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ اور یاد کر اسدن کہ لاکہہ ارمان سے کاٹ کھاویگا ظالم اوپر
دونون ہاتھون اپنے کے جیسے حسرت زدہ کاٹتے ہین مراد اس سے جنس ظالم ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ عقبہ بن ابی معیط نے سفر سے آکر لوگونکی ضیافت کی اور حضرت کو بھی بسبب ہمسائگی کے بلایا آپنے فرمایا جبتک کہ کلمہ شہادت نکہیگا

تو کھانا نہ کھاؤنگا مین عقبہ نے کلمہ پڑھا ابی بن خلف نے کہ اسکا دوست تھا عقبہ سے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا جواب
محمد کی مانے اسنے کہا نہین مگر آئے تھے مجھے کہ جہان میرے گھر سے بھوکا جاوے ابی نے کہا کہ مین راضی نہین تجھہ سے
جبتک کہ تو انکے منہہ پر نہ تھوکے عقبہ گیا حضرت دار الندوہ مین سجدہ کرتے تھے آپ دہن اسنے ڈالا وہ آپ کے چہرہ
مبارک تک نہ پہنچا دو شعلہ آتش ہوکر اسی ملعون کے منہہ کو دونو طرف سے جلایا چنانچہ جب تک زندہ رہا وہ داغ رہے
پھر حضرت نے فرمایا ای عقبہ مکے کے باہر دیکھونگا مین تجھکو مگر کہ سر تیرا تلوار سے اڑاونگا پس بدر مین حکم اسکے قتل کا کیا
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا یہہ آیت اسکے شان مین اتری کہ ظالم دن قیامت کے کاٹ کاٹ کر
کھاویگا ہاتھ اپنے ہاتھ لاکھ لاکھ ندامت کی صاحب احقاق نے لکھا ہے کہ چار ہزار بار انگلیون سے کھنیون تک
ہاتھون کو کھاویگا اور ہر بار اللہ تعالی درست کر دیگا اور حسرت کھیگا یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا
کہیگا ای کاشکے پکڑتا مین ساتھہ پیغمبر کے راہ جو اسنے پکڑی تھی کہ راہ نجات وہی ہے یویلتی لیتنی لم اتخذ
فلانا خلیلا ای وائے ہے مجھکو کاشکے مین نہ پکڑتا ابی بن خلف کو دوست لقد اضلنی عن الذکر بعد
اذ جاءنی البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھکو قرآن سے یا کلمہ شہادت سے یا نصیحت پیغمبر سے پیچھے اسکے کہ آیا میرے
پاس وکان الشیطان للانسان خذولا اور ہے شیطان آدمی کو ہلاکت مین سونپنے والا وقال الرسول یارب
ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مین یا کہینگے آخرت مین
ای پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے پکڑا ہے اس قرآن کو دور چھوڑا ہوا کہ ایمان اسپر نہین لائے اور اسکے سننے سے
ہین منہہ پھیر لئے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین اور جیسے کہ ان کافرون کو دشمن تیرا کیا ہے ہمنے واسطے
ہر ایک نبی کے دشمن کافرون مین سے جیسے نمرود ابراہیم کا تھا اور فرعون موسی کا اور انہون صبر کیا تو بھی صبر کر
وکفی بربک ہادیا ونصیرا اور کفایت ہے پروردگار تیرا راہ دکھانیوالا طرف صبر کے اور مدد دینے والا دشمنون پر
وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوے یہود اور نصاری نے
یا مشرکان عرب سے کیون نہ اتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن اکھٹا ایکبار مانند توریت اور انجیل کے
کذلک اسیطرح اتارا ہمنے متفرق لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا تو کہ ثابت کرین ہم اور قوت
دین ساتھہ اتارنے وحی کے ہر وقت مین دل تیرے کو تا کہ یاد رہے تجھکو اور تھم تھم کر پڑھا ہے ہمنے قرآن کو تھم تھم کر پڑھنا
سمجھ لیجئے کہ یہہ اعتراض مشرکون کا دفع حاصل ہے کیونکہ معجزہ قرآن کا ایکبار اوترنے یا تھم تھم کر نازل ہونے نہین جاتا اور تھم
تھم کر اترنے مین بہت فائدے ہین اول یہہ ہے کہ یاد کرنا سہل ہوا کیونکہ موسی اور داؤد اور عیسی علی نبینا وعلیہم
السلام پڑھے لکھے تھے اپنپر ایکبارگی کتاب اتر آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے اگر ایکبارگی قرآن نازل
ہوتا حفظ اسکا مشکل ہوتا دوسری یہہ ہے کہ موافق واقع کے نزول قرآن کا موجب مزید بصیرت کا اور سبب زیادتی

عوض کا ہی معنوں میں اُنکے بتیری ہر بار کہ آیت اُتری اعجاز قرآن اور عجز منکران ظاہر ہوا چوتھے آنا جبرئیل علیہ السلام
کا بار بار موجب تسلی خاطر عاطر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا پانچوین قرآن شریف مین ناسخ اور منسوخ ہی اور آیت
ناسخ پیچھے آیت منسوخ کے چاہیئے جمع ہونا دونون کا آن واحد مین نچاہیئے چھٹی قرآن شریف مشتمل ہی سوال اور
جواب کو اور جواب پیچھے سوال کے آتا ہے وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا اور نہین لاتے
مشرک تیرے پاس کوئی مثال بیان قدح نبوت اور طعن کتاب تیری مین مگر لاتے ہین ہم تیرے پاس جواب
راست اور درست رد قول اُنکے مین اور نیک تر ہیں ازروے بیان کے الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ
أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا مشرک وہ لوگ ہین کہ اکٹھے کئے جاوینگے اوپر مونہون اپنے کے یعنے اوندھے منہہ چلینگے
طرف دوزخ کے یہہ لوگ بدتر ہین مکان مین اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ مین یعنے مومنون کے مکانون سے
دنیا کے اُنکے مکان بہت بڑے ہین اور حال آنکہ وہ طعن کرتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما و احسن ندیا اور راہ
اُنکی بہت کج ہی صواب سے سیدھے دوزخ کو گئی ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا
اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت بعد ڈوبنے فرعون کے اور کیا ہم نے ساتھ اسکے بھائی اسکے ہارون کو وزیر
کہ دعوت ایمان اور رواج دین مین اسکا مددگار تھا فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا پس کہا
ہمنے جاؤ دونون طرف اس قوم کے کہ جھٹلایا اُنھون نے نشانیون ہمارے کو وہ قوم قبطی تھی فرعون اور اہل اسکے وہان
گئے یہہ دونون اور دعوت کی اُنھون سے نمانا اور تکبر کیا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو ہلاک کرنا یعنے
ڈبو دیا دریاے نیل مین وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً اور قوم نوح کے کو
جسوقت جھٹلایا اُنھون پیغمبرون کو یعنے نوح اور شیث اور ادریس علیہ السلام کو یا نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور
اور ایک پیغمبر کا جھٹلانا موجب جھٹلانے سب پیغمبرونکا ہی یا مطلق رسولون کے آپکا انکار کیا اور ایک پیغمبر کا غرق
کیا ہمنے اُنکو طوفان عذاب مین اور کیا ہم نے قصے اُنکے کو واسطے لوگون کے نشان توکہ ڈرین وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ
عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے عذاب دردناک وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ
ذَٰلِكَ كَثِيرًا اور ہلاک کیا ہم نے قوم عاد کو بسبب تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو بسبب جھٹلانے صالح علیہ
السلام کے اور کنوایے والون کو بسبب نمانے حنظلہ بن صفوان یا شعیب یا اور نبی کے علی نبینا و علیہم السلام
اور اہل قرنون کو کہ تھے درمیان اس قوم عاد اور ثمود اور اصحاب رس کے بہت کہ سوا خدا کے اُنکو کوئی نہین جانتا
سمجھ لیجئے کہ اس نام کنوے کا ہی یمامہ مین یا اور مقام مین کہ جب نجار کو اسمین مار ڈالا تھا یا چشمہ اور
نخلستان اپنی اسکا تھا اور وہی اخدود ہی جو سورہ بروج مین آویگا یا قریہ تھا ولایت یمن مین اور اصحاب رس
کچھ لوگ تھے باقی رہے ہوئے قوم ثمود کے اُنپر پیغمبر آیا بت پرست تھے کہ شعیب علیہ السلام اُنپر آئے اُنھونے

نہ مانا ایک دن گرد کنوے کے جمع تھے ایذا دینے کو شعیب علیہ السلام کے کہ ناگاہ وہ کنوا الیا گرا کہ انکو محلون اور بستی
سمیت زمین مین دہسا لے گیا یا ایک گروہ تھا کہ درخت صنوبر کو پوجتا تھا اور سلطان الشجر انکا نام رکھا تھا ایک پیغمبر
یہود ابن یعقوب کے نسل سے انپر مبعوث ہوا انکو نہ مانا اور مار کر کنوے مین ڈال دیا ابر سیاہ اس قوم پر آیا اور بجلی اسکی
نے سب کو جلا دیا یا اہل بیر معطلہ تھے کہ قصہ انکا گذرا ہے اور اصح یہہ ہے کہ حنظلہ بن صفوان کی امت تھی جب اپنے
نبی کو نہ مانا حق تعالی نے انپر مرغ دراز گردن کہ رنگ رنگ کے پر اسکے تھے مسلط کیا اور بسبب طول عنق کے اسکو
عنقا کہتے تھے وہ کوہ دمخ یا فتخ پر رہتا تھا اگر انکے بچون کو اور جانورون کو اٹھا کر نگل جاتا تھا اسیواسطے اسکا مغرب لقب
کیا تھا ایکدن ایک لڑکے کو کہ نزدیک بلوغ کے پہنچے تھے انمین سے اٹھا کر لیگیا انھوننے شکایت پیغمبر پاس لگکی اور شرط
ٹھہرائی کہ اگر اس سے ہم نجات پاوین تو تمپر ایمان لاوین پیغمبر نے دعا کی کہ الہی اس مرغ کو پکڑ اور نسل اسکی کاٹ
دعا انکی قبول ہوئی وہ مرغ غائب ہو گیا ایسا کہ پھر اسکا کچھ پتا نہ لگا اور سوا نام کے کچھ نشان باقی نہ رہا اب جو چیز نایاب ہوتی
ہے اسکو مثل دیتے ہین اس سے چنانچہ یہہ مطلع ہے بیت وفا و مہر کی امید رکھتے اس سے بیجا ہے کہ مثل کیمیا
ہے ایک اور ایک شکل عنقا ہے پھر اس قوم نے بعد غائب ہونے عنقا کے اور کفر و عناد زیادہ کیا حنظلہ علیہ السلام کو
شہید کیا حق تعالی نے سزا کو پہنچایا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ اور ہر ایک کے واسطے ان امتون مین سے بیان کی ہمنے
اسکے مثالین اور ظاہر کئے قصے پہلے اور حجت پکڑی اوپر انکے پیغمبرون کو پہنچ کر جب نہ سمجھ کر انکار ہی کرتے گئے تو عذاب اتارا
ہمنے انپر وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا اور ہر ایک کو ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ
اور البتہ تحقیق آئے ہین یعنے گذرے ہین قریش اوپر اس بستی کے کہ برسائی گئی ہے مینہہ برا پتھرونکا مراد اس بستی سے سدوم ہے
کہ بڑا شہر تھا مؤتفکات سے لوط علیہ السلام وہان رہتے تھے اسکو الٹ دیا اور پتھر برسائے وہان کے لوگون پر کفار قریش
اس طرف سے گذر کرتے تھے أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا کیا اس نہتے کہ گذرنے مین اپنے دیکھتے اسکو اپنی آنکھون سے اور آثار سے وہان
کے عذاب کے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا نہ وہ ہے کہ نہین دیکھتے بلکہ یہہ ہے کہ کفر کے سبب نہین امید رکھتے جی
اٹھنے کے یعنے حشر پر ایمان نہین رکھتے وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا اور جسوقت دیکھتے ہین تجھکو نہین پکڑتے
تجھکو مگر ٹھٹھا اور کہلے سے کہتے ہین أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا کیا یہی ہے جسکو بھیجا ہے اللہ نے رسول کر إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا
عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا تحقیق نزدیک تھا کہ یہہ باتین دلفریب کر کر اور دلیلین اپنی مدعا پر لاکر گمراہ کر دیتے ہمکو معبودون
ہمارے سے اگر نہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت انکے حق تعالی انکو جواب مین فرماتا ہے وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ
أَضَلُّ سَبِيلًا اور شتاب جانینگے جب دیکھینگے عذاب کو کہ مومنون مین سے اور انمین سے کون شخص گمراہ ہوا ہے راہ سے
لکھا ہے کہ مشرک پتھر اور ڈھیلے اور لکڑی کو پوجتے تھے اور جو اس سے کوئی خوبصورت زیادہ دیکھ لیتے تو اس معبود کو چھوڑ کر اسے
پوجنے لگتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا ہے اسنے معبود اپنا خواہش

اپنے کو یعنے اپنی آرزو کو پوجتا ہے صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ جو کوئی غیر خدا کو دوست رکھتا ہے اور اُسکی عبادت کرتا ہے حقیقت مین
اپنی خواہش کو پوجتا ہے کیونکہ اُسکو محبت پر غیر کے اُسکی خواہش لائی ہے طرب المجالس مین سید حسین نے لکھا ہے کہ جب حضرت
آدم کا حوا سے نکاح بندھا ابلیس اور دنیا بھی آپسمین ملے اُنسے آدمی بھی پیدا ہوئے اور اُنسے ہوا متولد ہوئے اور مہد طبیعت مین
جو شش اخلاط اربعہ سے تربیت پائی تمام اوصاف برے کہ بازار دنیا کا جنسے گرم ہوا ہے ہوا سے مدد پاتے ہین اور رسوم اور عبادات
مردودہ اور ادیان مختلفہ سب اُسکی تاثیر سے ظہور مین آتے ہین **بیت** جو غبار اُٹھتا ہے اُسکے راہ سے خالی نہین کوئی یوسف
ای عزیز اُس چاہ سے خالی نہین نہ قوت اور غلبہ اُسکا یہان تک ہے کہ الہوا اول الہ عبد فی الارض اُسکی شان مین آیا اور
زبان قرآن نے اُسکی بیان مین افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ فرمایا نکتہ اسمین یہہ ہے کہ ہوا اصل ہے اور سب آلہہ باطلہ فرع
اُسکے ہین اسیواسطے ہے کہ مخالفت ہوا سبب وصول جنت الماوی ہے **بیت** چھوڑ ہوا کہ نہ برباد ہو نہ اُسکو تو کر ترک
کہ ناشاد ہوا فَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا کیا پس ہوتا ہے تو اوپر اُسکے جنے ہوا کو اپنا خدا کیا ہے داروغہ کہ اُسکو اس سے منع کر
یہہ کلمہ منسوخ ہے ساتھہ آیت قتال کے اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ کیا گمان کرتا ہے تو یہہ کہ اکثر منکرون کے سنتے
ہین یا سمجھتے ہین گوش ہوش اور دل بیغل سے دلائل توحید کو اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا نہین وہ مگر
مانند چارپایون کے نہ سنتے کلام مین اور نہ فکر کرتے دلائل قدرت ملک علام مین بلکہ وہ بہت بھولے ہوئے ہین چارپایون سے بھی راہ
کیونکہ وہ اپنے کھلانے پلانے والے کے تابع رہتے ہین اور یہہ عبادت پروردگار اپنے کے سے مُنہہ پھیرلیتے ہین اور دوسرے چارپائے
طالب اُس چیز کے ہین جو اُنکو نفع دے اور بچتے اُس سے ہین جو اُنکو ضرر پہنچاوے اور مشرک ثواب سے کہ بڑا نفع والا ہے
پھرتے ہین اور گناہ مین کہ سخت ضرر والا ہے گرتے ہین اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیا نہین دیکھا تونے طرف صنع
پروردگار اپنے کے کہ محض قدرت سے کیونکر پھیلایا ہے سایہ کو دم صبح سے طلوع آفتاب تک اور زمانہ اس سایہ کا بہتر اور
خوشتر سب زمانون کا ہے کیونکہ خالص اندھیرے سے طبیعت نفرت پکڑتی ہے اور نور بعد رکھتا ہے اور شعاع شمس سخن
ہوا اور فرق نور باصرہ ہے اور اُسوقت یہہ دونون نہین ہوتے اور اسیواسطے ظل ممدود ایک نعمت ہے نعیم بہشت سے وَلَوْ
شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اُس سایہ کو ٹھہرا ہوا ایک حال پر ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا
پھر کیا ہمنے سورج کو اوپر پہچاننے سایہ کے نشانی کیونکہ سایہ سورج ہی سے پہچانا جاتا ہے ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا
پھر کھینچ لیا ہم نے سایہ کو طرف اپنے کھینچنا آہستہ آہستہ یعنی تھوڑی تھوڑی شعاع مہر کے موافق جو چڑھنے اُسکے سایہ پر ڈال
ڈال کر کھینچ لیا کیونکہ اگر یکبارگی سب سایہ کو کھینچ لیتے لوگون کو حرج ہوتا جو کام سایہ پر موقوف ہے بند رہ جاتے اور نزدیک بعضون کے
مراد ظل زمین ہے یعنے اندھیرا رات کا اور ضمیر قبضنا کے راجع ہے طرف دلیل کے اور معنی اُسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے بچھایا سایہ
زمین کو اور عالم کو تاریک کیا اور اُسکو دوام نہ دیا بلکہ سورج کو نکالا اور نشانی پہچاننے اُسکے کی کہ تعرف الاشیاء باضدادہا
اور زمانے کو دنکے بھی ہمیشہ نہ رکھا بلکہ اُس نشانی کو کہ سورج ہے کھینچ لیا غروب کر کر کہ پھر رات ہو جاوے اور ان دونون

زمانون کو واسطے آرام کے اَلَمْ تَرَ اِلَی الشَّمْس کی تفسیر فرمایا علم المعانی مین ہے کہ مدظل اشارت طرف زمانہ فترت کے ہے کہ لوگ
ظلمت حیرت مین تھے اور شمس نبوت اسلام ہے کہ بواسطہ جمال سید انام کے افق اکرام سے طلوع ہوا اور اگر وہ سایہ
ہمیشہ رہتا تمام عالم ظلمت غفلت مین سے نہ نکلتا اور روشنی آگاہی کو نہ پہنچتا بیت برقعہ تیری گر رخ سے سیارہ الٹ
جاتا تو گھیر لیتے اندھیرے سے دل خلق کا بہت جاتا کشف الاسرار مین ہے کہ یہہ آیت ظاہر مین معجزہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم ہے اور حقیقت مین اشارت طرف قرب اور کرامت آپکے ہے بیان معجزہ کا یہہ ہے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین وقت قیلولہ کے درخت کے تلے اترے لوگ بہت تھے اور سایہ تھوڑا حق تعالی نے
سایہ اسکا بڑھا دیا یہان تک کہ تمام لشکر نے نیچے اسکے آرام کیا اور یہہ آیت نازل کی اور نشان قرب اور کرامت یہہ
ہے کہ فرمایا الم تر الی ربک موسی علی نبینا علیہ السلام نے جب ارنی کہا داغ لن ترانی کہا پایا اور اللہ نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آیا نہین دیکھا تو نے طرف رب اپنے کے اور کیا چاہتا ہے بیت براہے فرق جو ایک
وصل مین نظارہ کرتا ہے اور ایک بیٹھا ہوا فرقت مین دل صدپارہ کرتا ہے حقائق سلمی مین ہے کہ مدظل اطلال
زوال عصمت ہے اوپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور شمس معرفت ہے کہ مطلع دل منور آپکے سے طالع ہوا دلیل
اسکی اور قبض اشارت طرف سقوط رسوم اور وسائط کے ہے وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا
وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا اور اللہ وہ ہے جسنے کیا واسطے تمھارے رات کو پردہ تو کہ اسمین آرام کرو اور نیند کو راحت تو کہ
آسائش پاؤ اور کیا دن کو وقت پراگندہ ہونیکا تو کہ واسطے معاش کے پھر و چلو لکھا ہے کہ خواب مشابہ موت کے
ہے اور نشور کہ اٹھنا خواب کے ہے مثل بعث کے ہے بعد موت کے بیت سخت تر غافل ہین وہ جو کرتے ہین
انکار حشر یوم تیقظ جیسے ہے ایسی ہی ہے موت اور نشر وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
اور اللہ وہ ہے جسنے بھیجا باؤن کو خوشخبری دینے والیان آگے نازل ہونے رحمت اپنے کے کہ باران ہے کہ اکثر باؤ
چلنا برسات مین دلالت کرتا ہے اوپر مینہہ برسنے کے وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا اور اتارا ہمنے آسمان سے
یا ابر سے پانی پاک کرنیوالا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا تو کہ زندہ کرین ہم
ساتھ اسکے شہر مردے کو یعنے اس موضع کو کہ جسمین خشک سالی پڑی ہو یا اس مکان کو جو سوکھا بے رونق ہو
اور پلاوین ہم وہ پانی ان چیزوان مین سے کہ پیدا کیا ہمنے چارپایون کو اور آدمیون کو بہت کو جو وادی مین رہتے ہین
دور آبادی سے کیونکہ بستی والے کنوون اور نہرون کے سبب مینہہ کے پانی کے کچھہ اتنی احتیاج نہین رکھتے ہین
وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا اور البتہ تحقیق طرح طرح برسایا ہمنے مینہہ کو درمیان لوگون کے بستیون مختلف مین اور
وقتون متغایر مین یا باعتبار صفتون متفاوت کے کہ کبھی موسل دھار برسایا کبھی پھوار یا طرح طرح بیان کیا ہمنے ابر اور
باران کو قرآن مین تو کہ نصیحت پکڑین اور یاد کر کر اس نعمت کو شکر بجا لاوین فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا پس

انکار کیا اکثر لوگون نے اور قبول نکیا مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا اور اگر
چاہتے ہم البتہ بھیجتے ہم بیچ ہر بستی کے پیغمبر ڈرانے والا لیکن واسطے تعظیم شان اور علو مکان تیرے کے نبوت کو
تجھہ پر ختم کیا اور بھیجے تمام لوگون پر تا روز قیامت مبعوث کیا فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا
پس مت کہا مان کافرون کا اور نکالنا کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہین اور جہاد کر انسے ساتھہ قرآن کے یا اسلام کے یا تلوار کے
یا ترک اطاعت انکے کے جہاد کرنا بڑا یعنے سخت اور بہت وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اور اللہ وہ ہے جسنے
ملا دئے دو دریا اور اکٹھے بہائے بغیر اسکے کہ پانی آپسمین خلط ہو هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ یہہ ایک
پانی میٹھا ہے پیاس بجھانے والا اور یہہ دوسرا کھارا ہے چھاتی جلانیوالا یعنے دریا فارس اور روم کے
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا اور کیا درمیان ان دونون دریا کے پردا اور بند اپنی قدرت سے باندہا ہوا کہ آپس
مین علاحدہ رہین اور ایک دوسرے پر غلبہ نکرے لباب مین ہے کہ عذب فرات بڑے بڑے دریا ہین جیسے نیل
اور جیحون اور سیحون اور دجلہ اور ملح اجاج اور چھوٹے چھوٹے دریا ہین اور برزخ درمیان انکے بیابان اور شہر ہین جو
واقع ہین اور محقق کہتے ہین کہ بحرین خوف و رجا ہین کہ دل مومن مین کوئی ایک دوسرے پر غلبہ نہین کرتا کہ لو وزن خوف
المومنین و رجاءہ عدلا اگر تولا جاوے خوف مومن کا اور امید اسکی البتہ برابر اترے اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت
نامتناہی ہے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا اور اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا پانی سے آدم کو
کہ خبر و ہی حمیر طینت اسکے کا یا پیدا کیا آدمی کو آب منی سے پس کیا واسطے اسکے ناتا اور سسرال یعنے دو قسم پیدا کیا
کہ مرد کہ نسبت نسب کی اس سے ہو اور زن کہ رشتہ سسرال کا اس سے ہو یا نسب وہ ہے کہ نکاح ساتھہ اسکے ناروا ہو
اور صہر وہ ہے کہ نکاح ساتھہ اسکے حلال ہو وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا اور ہے پروردگار تیرا قادر اور پیدا کرنے لڑکے اور
لڑکیون کے وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ اور عبادت کرتے ہین مشرک سوا اللہ کے
اس چیز کو کہ نہ نفع دے انکو اگر اسکی عبادت کرین اور نہ ضرر دے انکو اگر اسکی عبادت نکرین مراد اس سے بت ہین
یا جو معبود سوا اللہ تعالیٰ کے ہو وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا اور ہے کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے ہم پشت شیطان کا
اور مددگار اسکا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر تمام خلق کے مگر خوشخبری دینے
والا مومنون کو ساتھہ عنایت الٰہی کے اور ڈرانے والا کافرون کو ساتھہ عقوبت نامتناہی کے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا کہہ نہین سوال کرتا مین تمکو اوپر اس قرآن کے یا تبلیغ رسالت کے کچھہ بدلا
مگر ایمان جو کوئی چاہے یہہ کہ پکڑے سوئے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے راہ یعنے بدلا میرا ایمان اور طاعت
مومنون کی ہے کیونکہ اسیر واسطے میرے اجر اللہ کے نزدیک مقرر ہے اور ثابت ہے کہ ہر پیغمبر کو برابر عباد اور صلحا
امت کے ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ اور توکل کر بیچ اجر لینے کے اوپر اس زندہ کے

کہ وہ ہرگز نہیں مرتا کہ توکل کرنیوالا اوپر اُسکے زندہ دن کے بعد موت اُنکے کے بے نصیب رہتا ہے اور پاکی بیان کر اُسکی
ساتھ تعریف اُسکے کے وکفی بہ بذنوب عبادہ خبیرا اور کفایت ہے اللہ ساتھ گناہوں چھپے اور ظاہر بندوں
اپنے کے خبردار الذی خلق السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام ثم استوی علی العرش جسنے
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اُنکے ہے بیچ مقدار چھ دن کے ایام دنیا سے پھر متولی ہوا امر کا
اوپر عرش مجید کے کہ اعظم مخلوقات ہے الرحمن فسئل بہ خبیرا وہ مہربان ہے پس پوچھ ذات اور صفات اُسکی
کسی خبردار سے یا سوال کر خالق اور استوی کو دانا سے واذا قیل لهم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن اور جب
کہا جاتا ہے واسطے منکروں کے کہ سجدہ کرو واسطے رحمان کے کہتے ہیں کیا ہے رحمان یعنے یہہ نام ہے کہ مسمی
اُسکے کو نہیں جانتے ہم کیونکہ کفار قریش اسم رحمان کو اللہ تعالی پر نہیں اطلاق کرتے تھے پس جب مامور سجدہ
ہوئے کہنے لگے ہم رحمان کو نہیں جانتے انسجد لما تامرنا وزادهم نفورا کیا سجدہ کریں ہم واسطے اُس چیز کے
کہ حکم کرے تو ہمکو ساتھ سجدہ اُسکے کے اور زیادہ کرتا ہے ذکر رحمان کا اور امر سجدہ کا کافروں کو بھاگنا ایمان سے اور دور
ہونا راہ حق سے سمجھ لیجئے کہ یہہ سجدہ ساتوان ہے بقول امام اعظم اور آٹھوان ہے بقول امام شافعی اور
فتوحات میں اس سجدہ کو سجدہ نفور اور انکار کہا ہے اور کہا ہے کہ جو مسلمان یہہ آیت پڑھکر سجدہ کرے مخالف
ہوا اہل انکار اور نفور سے پس اُسکو سجدہ امتیازی کہا جاتا ہے تبارک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیها
سراجا وقمرا منیرا بہت برکت والا ہے اللہ جسنے کمال قدرت سے پیدا کئے بیچ آسمان کے برج بارہ یا قصر کہ حقیقت
اُنکی سوا اُسکے کوئی نہیں جانتا اور پیدا کیا بیچ آسمان کے یا برجوں کے چراغ آفتاب اور ماہ روشن یا روشنی بخشنے والا
وهو الذی جعل اللیل والنهار خلفة لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا اور اللہ وہ ہے جسنے حکمت کاملہ اپنے سے
کیا رات کو اور دن کو اختلاف والے یعنے مخالف ایک دوسرے کے صفات اور احوال میں یا پیچھے آنیوالے ایک
دوسرے کے اور یہہ اختلاف یا خلف دلیل ہے واسطے اُسکے کہ ارادہ کرتا ہے یہہ کہ نصیحت پکڑے یا ارادہ کرتا ہے
شکر گذاری کا نعمائے باری پر کہ آگے پیچھے آنا جانا دن رات کا اُنہیں سے ہے وعباد الرحمن اور بندے
رحمان کے یا عبادت کرنیوالا رحمان کی اضافت طرف رحمان کے واسطے تخصیص کے ہے اور تفضیل کے اور جیسا
کہ اسم رحمن خاص ہے واسطے خدا کے ایسے ہی یہہ بندے خواص ہیں بارگاہ قرب اُسکے کے اور یہہ بندے الذین
یمشون علی الارض هونا وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں اوپر زمین کے آہستہ ساتھ سکینت اور وقار کے یا از روئے
تواضع کے واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما اور جو وقت بات کرتے ہیں اُنسے جاہل بے ادبی کی کہتے ہیں
جواب میں اُنکے کہ سلام ہے یا ایسی بات کہتے ہیں جسمیں سالم رہیں گناہ سے غرض یہہ ہے جاہلوں سے جھگڑتے
نہیں ساتھ نرمی کے پیش آتے ہیں سمجھ لیجئے کہ معاملہ اُنکا ساتھ خلق کے جلوت میں یہہ ہے اور خلوت میں ساتھ

حق کے یہہ ہے کہ فرمایا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا اور وہ لوگ ہین کہ رات کاٹتے ہین واسطے پروردگار اپنے
کے سجدہ کرتے اور کھڑے نماز مین نیاز سے وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اور وہ لوگ
ہین جو کہتے ہین زاری جناب باری مین زینکاری سے کہ ای پروردگار ہمارے پھیر دے ہم سے عذاب دوزخکا
اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا تحقیق عذاب اسکا ہے دائم اور لازم ہو جانے والا اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا
تحقیق دوزخ بری ہے جگہہ قرار کی اور رہنے کی وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا
اور وہ لوگ ہین کہ جسوقت خرچ کرتے ہین نہین بیجا خرچ کرتے کہ معاصی مین دین اور نہین تنگی کرتے کہ حق تعالی کا اور
حقدار کا دین اور ہوتا ہے درمیان اسراف اور بخل کے معتدل یعنے میانہ روی اختیار کرتے ہے اور طرفین سے
کہ مذموم ہین بچن مین **بیت** وسط کو اختیار کر تو دلا کہ ہے خیر الامور اوسطہا نہ لکھا ہے کہ بعضے مشرک
حضرت پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے شرک کیا ہے اور خون ناحق اور زنا اور فجور بہت صادر ہوئے ہین اگر وہ اللہ
کہ تو جسکی عبادت کی طرف ہمین دعوت کرتا ہے یہہ ہماری گناہ سب معاف کرے تو ہم ایمان لاوین یہہ
آیت اتری کہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اور بندہ
اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین پکارتے اور نہین عبادت کرتے ساتھہ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس
جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مار ڈالنا اسکا مگر ساتھہ حق کے اور نہین زنا کرتے یہہ تین کبیرے صحیحین مین بروایت
ابن مسعود آئے ہین کہ حضرت سے پوچھا مین نے کون سے گناہ بڑا ہے فرمایا شریک ٹھہرانا ساتھہ اللہ کے پھر
قتل فرزند اپنے خوف سے کہ ساتھہ تیرے کھاوے پھر زنا زن ہمسایہ سے حق تعالی نے تصدیق قول پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم مین یہہ آیت نازل کی کہ بندے میرے خاص شرک نہین لاتے اور خون ناحق اور زنا نہین کرتے
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا اور جو کوئی کرے یہہ کام جو مذکور ہوئے ملیگا بری وبال سے یا دیکھیگا جزا گناہ اپنے
کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام وادی ہے دوزخ مین زنا کار وہان معذب ہونگے یا پیپ اور لہو دوزخیونکا ہے
کہ اسمین رہینگے یا آثام اور غی دو کنوے ہین دوزخ مین واسطے عذاب کے جماعت مفرزکی واللہ اعلم یُّضٰعَفْ
لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا دوگنا کیا جاویگا واسطے کرنیوالے ان کامونکے عذاب دن
قیامت کے اور رہیگا ہمیشہ بیچ عذاب کے درانحال کہ رسوا ہوگا اور خوار اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ مگر جسنے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا ساتھہ خدا اور رسول کے اور کام کئے عمل
اچھے پس یہہ لوگ ہین کہ بدل ڈالتا ہے اللہ برائیان انکی بھلائیونسے کہ گناہان گذشتہ تو بہ سے محو کرتا ہے
اور آیندہ طاعت اسکی جگہہ رکھتا ہے یا بدل ڈالتا ہے بلکہ معصیت کو انکے دلمین بلکہ طاعت سے یا توفیق
دیتا ہے انکو اوپر صندوق اعمال سابق کے یا دنیا مین بدل ڈالتا ہے کفر کو انکے ایمان سے اور آخرت مین گناہونکو

انکی نیکیون سے وکان اللہ غفورا رحیما اور ہی اللہ بخشنے والا گناہونکا ساتھ توبہ کے مہربان اُنپر ساتھ
پھیرنے کے توبہ کو اُنکے دلون مین ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا اور جو کوئی توبہ
کرے اور گناہون سے سوا شرک اور قتل اور زنا کے اور عمل کرے نیک پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہی طرف
اللہ کے رجوع کرنا والذین لا یشہدون الزور اور بندے اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین شاہدی دیتے جھوٹ
یا نہین حاضر ہوتے عید مین مشرکون کے اور یہود اور نصاری کے یا اُنکے بازیگاہ مین یا مجلس غنا مین بیچ صحبت
بدعت والون کے واذا مروا باللغو مروا کراما اور جس وقت گذرتے ہین ساتھ بیہودہ کے گذرتے ہین بزرگانہ
اور پرہیزگارانہ یا گذرتے ہین منع کرنیوالے اُس سے والذین اذا ذکروا بایات ربہم لم یخروا علیہا صما وعمیانا
اور وہ لوگ ہین کہ جس وقت نصیحت دیئے جاتے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے مواعظ قرآن کے نہین
گرتے اوپر اُنکے بہرے اور اندھے ہوکر یعنے نہین کہڑے ہوتے اُسکے سُننے کو بہرے کہ نسنین اسرار اُسکے اور
اندھے کہ نہ دیکھین انوار اُسکے بلکہ گوش ہوش سے سُنتے ہین اور چشم دل سے برکت اُسکی دیکھتے ہین والذین
یقولون ربنا ہب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین اور وہ لوگ ہین کہ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے بخش
ہمکو جورؤن ہمارے سے اور اولاد ہمارے سے ٹھنڈک آنکھونکی مراد اس سے اہل اور اولاد صالح ہی کہ دیکھے سے انکے آنکھین ٹھنڈی ہوتی
ہین اور دل خوش واجعلنا للمتقین اماما اور کر ہمکو واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنے ایسی پرہیزگاری عنایت کر
کہ لائق امامت کے متقیون کے ہون ہم اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا یہہ لوگ کہ مذکور ہوے بدلا دئے
جاوینگے ساتھ بالاخانہ بہشت کے یا غرفہ نام ہی بہشت کے نامون سے یا محل ہی چار ستونکا سونے اور چاندی اور موتی اور
مونگے کے اور یہہ مکان انکو ملیگا بسبب اسکے کہ صبر کیا اُنھون نے اوپر مشقت دنیا کے اور ایذاے کفار کے اور
ترک لذات کے یا صبر کیا فقر اور احتیاج پر یا اداے فرائض پر ویلقون فیہا تحیۃ وسلاما اور پہنچاوین جاوینگے
بیچ بہشت کے زندگانی باقی اور سلامتی آفتون سے اور ڈرون سے یا دعا زندگی کے اور سلامتی کے یا فرشتے انکو
تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے اور سلام اللہ سے سنینگے خالدین فیہا در آنحال کہ ہمیشہ رہینگے بیچ غرفہ کے
یا بہشت کے حسنت مستقرا ومقاما اچھی جگہہ قرار کی ہے بہشت او جگہہ رہنے کی قل ما یعبؤا بکم ربی لولا
دعاؤکم کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے والون کو کہ نہین اعتبار دیتا تمکو پروردگار میرا اگر نہو التجا تمھاری کیونکہ
شرف انسان کا ساتھ التجا اور دعا کی ہے جناب خدا مین فقد کذبتم فسوف یکون لزاما پس تحقیق جھٹلایا تمنے
مجھکو اور تقصیر کی عبادت حق مین پس البتہ ہوگا وبال اسکا لازم تمھارا یہانتک کہ دوزخ کو پہنچادیگا اور وہان
بھی لگا رہیگا یا ہوگی تکذیب تمھاری ملازم تمھارے کہ ترک نکروگے یا عقوبت تکذیب کی لگ جانیوالی ہوگی قتل
روز بدر مین واللہ اعلم سورہ شعرا مکی ہے مگر آیت والشعراء یتبعہم الغاوون مدنی ہی دو سو ستائیس آیتین ہین

ایک ہزار دو سو نو اور آٹھہ کلمے ہیں پانچ ہزار پانچ سو بیالیس حرف ہیں فواصل اسکی لمن ہیں ربط اسکا یہی ساتھہ
سورت فرقان کے کہ ابتداء دونوں کی ہے ساتھہ ذکر قرآن کے اور یہہ بھی ہے کہ سورہ فرقان میں ذکر طاعت اور
عبادت اور کفر اور کافر کا تھا اسمیں بھی وہی معانی ہیں اور یہہ بھی ہے کہ ختم سورۂ فرقان کا ساتھہ ذکر کافروں کے اور وعید
انکے تھا کہ فقد کذبتم فسوف یکون لزاما آغاز میں اسکے یہی لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین شان کفار میں آیا

سورۃ الشعرآء مکیۃ وھی مائتان بسم اللہ الرحمن الرحیم وسبع وعشرون آیۃ

طسم معالم میں قتادہ سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ نام قرآن کے ہیں اسواسطے اغلب بعد ان حروف کے ذکر قرآن کا
آتا ہے اور بعضے کہتے ہیں اسم ہیں اسماء الہی سے یا ہر حرف اشارہ ہے طرف ایک نام کے چنانچہ یہاں اشارہ ہے طرف طاہر اور
ساتر اور مجید کے بعضوں نے کہا ہے کہ اشارہ طرف طوبی اور سدرہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے بحر الحقائق میں ہے کہ طا اشارہ
طرف طیران مرغان ہوائے وحدت کے ہے کہ طائر باللہ ہیں اور سین عبارت سیر روندگان طریق معرفت سے ہے کہ سائر الی اللہ ہیں
اور میم ایما ساتھہ مستی سالکان سبیل عبودیت کے ہے کہ ماشی للہ اور فی اللہ ہیں یا طا اشارت لطلب مبتدیان اور سین
بسیر متوسطان اور میم بمشاہدہ منتہیان ہے اور کشف الاسرار میں ہے کہ حق تعالی قسم کھاتا ہے ساتھہ طہارت عز ازلی کے
اور سناء جبروت ابدی کے اور مجد جمال سرمدی کے اور جواب قسم کا یہہ ہے تلک آیات الکتاب المبین یہہ سورہ آیتیں ہیں
کتاب بیان کرنیوالے کی یا کتاب روشن کے کہ قرآن ہے احکام حلال اور حرام کے اسمیں روشن اور ستین ہیں اور ستین بھی یعنی پیدا کرنیوالے
کے بھی ہیں یعنے قرآن حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہے اور ہدایت اور ضلالت کو آشکارا اور جب قریش نے ایسے کتاب کے تکذیب کی
اور ایمان نہ لائے خاطر شریف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ انکے ایمان لانے پر کمال حریص تھے نشان گذرا واسطے تسلی
مزاج اقدس آپکے کے یہہ آیت اتری کہ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہے جان اپنی کو اسواسطے
کہ نہیں ہوتے وہ ایمان لانیوالے قرآن پر ان نشا ننزل علیہم من السماء آیۃ فظلت اعناقہم لہا خاضعین
اگر چاہیں ہم اتاریں اوپر انکے آسمان سے نشانی نشانیوں قیامت سے یا بلا بلاؤں قاہرہ سے پس ہو جاویں گردنیں انکے واسطے
اس آیت کے نیچے گردنیں گردن کشوں کے ہووین پست وما یاتیہم من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین
اور نہیں آتا انکے پاس کچھہ مذکور اللہ مہربان کے طرف سے نیا بھیجا ہوا ساتھہ وحی کے یعنی کوئی سورۂ قرآن کے نہیں نازل
ہوتی مگر ہوتے ہیں اس سے منہہ پھیرنیوالے فقد کذبوا فسیاتیہم انبؤا ما کانوا بہ یستہزؤن پس تحقیق
جھٹلایا قرآن کو انھوں نے اور جھٹلا رہیں ہیں پس شتاب آوینگے انکو بدم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر خبریں اس چیز کے کہ تھے ساتھ
اسکے ٹھٹھا کرتے اور باور نہ رکھتے اور پیچھے آنے ان خبروں کے پشیمانی کچھہ فائدہ نہ دیگی ہیہات جو کرنی بھلائی ہو سو کر آج ہے
ہے رافت کچھہ سود نہ دیگی بچھے فردا کی ندامت اولم یروا الی الارض کم انبتنا فیہا من کل زوج کریم کیا نہیں
دیکھا جھٹلانیوالوں نے طرف زمین کے کہ محض قدرت سے کتنا اگایا ہمنے بیچ اسکے بعد مردگی اسکے کے ہر قسم روئیدگی
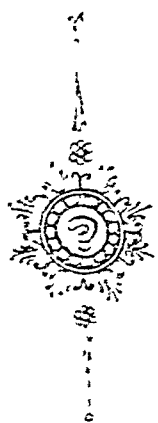
تو اسکا اوپر میرے یہہ کہ غلام کر رکھا ہے تو نے بنی اسرائیل کو یعنے تو اگر غلام نکرتا بنی اسرائیل کو ماں میری مجھے دریا مین
نہ ڈال دیتے اور قوم میری مجھے تربیت کر لینے تیرے پالنے کا محتاج ہوتا مین سمجھ لیجئے کہ ہمزہ استفہام کا یہان مقدر ہے
اور جو ہمزہ استفہام کا نہین ٹھہراتے وہ یہہ معنے کہتے ہین کہ اور وہ نعمت کہ تو احسان کہتا ہے اسکا اوپر میرے یہہ ہے
کہ غلام کر رکھا ہے تو نے بنی اسرائیل کو اور بیٹا کر پالا ہے مجھکو اور جو فرعون نے حضرت موسی سے انا رسول
رب العالمین سنا تھا بات ٹال کر واسطے آزمائش کے قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کہا فرعون نے اور کیا ہے پروردگار
عالمونکا اور کیا چیز ہے کیا ماہیت رکھتا ہے موسی علیہ السلام نے اعراض کر کر جواب ماہیت سے تعریف کے اللہ کی ساتھ
ظاہر ترین دلائل حکمت اور آثار قدرت کے اور جواب مین اسکے قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ
كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ کہا پروردگار ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہے اگر ہو تم یقین لانے
والے صفات پر اسکے قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ کہا فرعون نے واسطے اُن لوگون کے کہ گرد اسکے تھے پانچ
سو امیر قبطی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے کیا نہین سنتے تم جواب اس شخص کا کہ مین حقیقت اسکی سے پوچھتا ہون
اور یہہ افعال سے خبر دیتا ہے قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ کہا موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے دوسری بار
اللہ میرا آفریدگار تمھارا ہے اور آفریدگار باپون تمھارے پہلونکا عدول کیا اور طرف ظاہر تر آیات کے اور واضح
تر اسکے اوپر سائل کے قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ کہا فرعون نے اپنی قوم کو ٹھٹھے سے
انکو رسول ٹھہرا کر کہ تحقیق رسول تمھارا جو بھیجا گیا ہے طرف تمھارے البتہ دیوانہ ہے کہ جواب مطابق سوال کے
نہین دیتا قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ کہا موسی نے وہ پروردگار مشرق کا اور مغرب کا
ہے اور جو کچھ درمیان انکے ہے اگر ہو تم سمجھتے کہ جواب تمھارے سوال کا سوا اس طرح کے نہین ہو سکتا کیونکہ کوئی حقیقت
سے اللہ کے آگاہ نہین جو عقل اور فہم اور قیاس اور وہم مین آوے اس سے وہ منزہ ہے اور یہہ سب حادث
ہین اور وہ قدیم حادث ادراک قدیم کا کیونکر کرے **بیت** فہم سے اسکی حقیقت پاک ہے وہم کا بھی وہان
نہین ادراک ہے قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ کہا فرعون نے مناظرہ سے تھک
کر اگر پکڑیگا تو الٰہ ہوا سوا میرے معبود سوا میرے البتہ کرونگا مین تجھکو قیدیون مین سے لکھا ہے کہ قید فرعون کی قتل سے
بدتر تھی ایک گڑھے مین اوندھے ڈلوا دیتا ہے نہ وہان کسی کی بات سنتے تھے نہ کسیکو دیکھتے تھے اور ناچار
وہان سے نہین نکلتے تھے مگر مرے ہوئے موسی علیہ السلام نے جب مذکور قید کا سنا قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ
بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ کہا کیا قید کریگا تو مجھکو اور اگرچہ لاؤن مین تیرے پاس ایک چیز ظاہر یعنے معجزہ روشن قَالَ فَاْتِ
بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا فرعون نے پس لے آ اسکو اگر ہے تو سچون سے اپنے دعوی مین فَاَلْقٰى
عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ پس ڈال دیا موسی نے عصا اپنا پس ناگہان وہ تھا اژدہا ظاہر

فرعون دیکھکر ڈرا اور لوگ جو حاضر تھے بھاگے ایسے کہ پچیس ہزار آدمی دب کر مر گئے وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ
لِلنَّاظِرِينَ اور بغل میں کھینچ لیا ہاتھ اپنا فرعون کو گندم گون دکھا کر پس ناگہان وہ سفید تھا چمکتا ہوا واسطے دیکھنے
والوں کے لکھا ہے کہ شعاع ہاتھ کی موسی علیہ السلام کے مانند سورج کے چھٹتی تھی کہ نگاہ نہیں ٹھہر سکتی تھی
قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ کہا فرعون نے واسطے سرداروں کے گرداگرد اسکے تھے تحقیق یہہ
شخص البتہ جادوگر ہے دانا سمجھ لیجئے کہ فرعون ڈرا کہ کوئی اسکے قوم میں سے ایمان نہ لے آوے حیلہ اٹھایا اور
کہا کہ یہہ فن سحر میں بڑی مہارت رکھتا ہے يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ چاہتا ہے
یہہ کہ نکال دے تمکو زمین تمھاری سے یعنے دیار مصر سے ساتھ جادو اپنے کے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تم کام میں اسکے
سمجھ لیجئے کہ یا دعوی انا ربکم الاعلی کا کرتا تھا یا معاملہ میں موسے علیہ السلام کے اپنے یاروں سے مدد چاہنے لگا
قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ کہا انھوں نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے کو یا ڈھیل دے
اسکو اور بھائی اسکے کو اور قتل میں انکے جلدی مت کر جھوت انکا ظاہر ہونے دے تو کہ لوگ تنک میں
نپڑیں اور بھیج بیچ شہروں مملکت اپنے کے جمع کرنیوالوں کو یعنے قاصدوں کو روانہ کر طرف ہر شہر کے
يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ تو کہ لے آویں تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو فرعون نے یہہ بات سنکر ایلچی روانہ کئے
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ پس جمع کئے گئے جادوگر واسطے وقت دن معلوم کے اور وعدہ دئے گئے
کے کہ یوم الزینہ تھا وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ اور کہا گیا یعنے فرعون نے کہا واسطے لوگوں مصر والوں کے
کیا ہو تم اکٹھا ہونے والے یعنے جمع ہو لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ شاید کہ ہم پیروی
کریں ہم جادوگروں کی موسی کے ٹرلانے میں اگر ہووین وہی غالب موسی اور ہارون پر فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ
قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ پس جب آئے جادوگر کہنے لگے واسطے فرعون کے کیا مقرر
ہوگا واسطے ہمارے بدلا تیری سرکار سے اگر ہوں ہم غالب جادو میں موسی اور ہارون پر قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا
لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ کہا ہاں فرعون نے بدلا ہوگا واسطے تمھارے اور تحقیق تم اسوقت البتہ مقربوں سے ہوگے پس
جادوگر فرعون کا یہہ وعدہ سنکر خوش ہوئے اور میدان معین میں آئے اور وقت معلوم میں موسے علیہ السلام
کے مقابل ہوئے اور صف باندھ کر کہنے لگے کہ اول تم اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالیں قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا
أَنْتُمْ مُلْقُونَ کہا واسطے انکے موسے نے ڈالو جو کچھ کہ ہو تم ڈالنے والے فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ پس
ڈالیں انھوں نے رسیاں اور لاٹھیاں اپنی پارہ بھری ہوی کہ ستر ہزار رسیاں اور ستر ہزار لاٹھیاں تہیں
وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ اور کہا انھوں نے جب رسیاں اور لاٹھیاں سورج کے گرمی سے حرکت
میں آئیں اور لوگ چلائے ساتھ اقبال فرعون کے تحقیق ہم ہیں غالب موسی اور ہارون پر فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ

عصاہ فاذا ھی تلقف ما یافکون پس ڈالا موسے نے خدا کے حکم سے عصا اپنا وہ اسی دم اژدہا ہوگیا پس
ناگہاں وہ نگل جاتا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے اور سانپوں کی صورت دکھلاتے تھے فالقی السحرۃ ساجدین
پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے کیونکہ سمجھ گئے کہ عصا کا اژدہا بن جاتا جادو نہیں اور صدق دل سے
قالوا امنا برب العلمین رب موسی وھرون کہا جادوگروں نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں
کے پھر توضیح کے کہ پروردگار موسی اور ہارون کے تو کہ دفع توہم ربوبیت فرعون کرے اور جب فرعون کو جادوگروں کے
ایمان لانے کی خبر ہوئی بلا کر قال امنتم لہ قبل ان اذن لکم کہا ایمان لائے تم واسطے موسی کے پہلے اس سے کہ پروانگی
دوں میں تمکو اسپر ایمان لانے کی اور امنتم کے پہلے ہمزہ استفہام کا ہے اوروں نے سو حفص کے پڑھا ہے انہ لکبیرکم
الذی علمکم السحر تحقیق وہ بڑا تمہارا ہے جسنے سکھایا تمکو جادو اور تمنے اور اسنے متفق ہوکر قصد کیا ہے میری
بربادی کا اور ملک کے خرابی کا فلسوف تعلمون پس البتہ شتاب جانوں گے جو کچھ ایمان لانے پر ساتھ خدا کے
موسی کے عذاب دونگا میں تمکو لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف البتہ کاٹونگا میں ہاتھ تمہارے
اور پانوں تمہارے مخالف طرف سے کہ ایک طرف کا ہاتھ کاٹونگا اور دوسرے طرف کا پانوں یا ہاتھ کاٹونگا
تمہارے سبب خلاف کے کہ تمنے مجھہ سے کیا ولاصلبنکم اجمعین اور البتہ سولی پر کھینچونگا میں تمکو
سب کو کہ تم مرجاو اور مخالف ڈرجاویں قالوا لا ضیر کہا جادوگروں نے کہ ایمان لائے تھے نہیں ضرر ہمکو تیرے
ڈرانے سے اور ہم موت سے نہیں ڈرتے انا الی ربنا منقلبون تحقیق ہم طرف ثواب پروردگار اپنے کے پھر
جانیں والے ہیں انا نطمع ان یغفر لنا ربنا خطیانا ان کنا اول المؤمنین تحقیق ہم امید رکھتے
ہیں یہہ کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہیں ہم اول ایمان لانے والے اس محفل میں
خدا پر لکھا ہے کہ فرعون نے داہنے ہاتھ اور بائیں پانوں انکے کٹواکر سولی پر کھچوادیا موسی علیہ السلام انکا
حال دیکھکر روئے حق تعالی نے حجاب اٹھا کر مقام قرب انکا دکھا کر دل کلیم اپنے کو تسلی بخشی **بیت** قطع کر کر
دست و پا کو کھینچ دلویں دار پر جان سے منظور ہے ہووے تیرا دیدار پر پس موسی علی نبینا وعلیہ السلام بعد اس واقعہ
کے کئی برس وہاں رہے اور دعوت کرتے رہے اور معجزہ دکھاتے رہے لیکن وہ ایمان نہ لائے دن بدن فساد اور
عناد زیادہ کرنے لگے یہاں تک کہ زمانہ ہلاک کا انکے نزدیک آیا حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنی قوم
کو لیکر مصر سے باہر جا چنانچہ فرماتا ہے واوحینا الی موسی ان اسر بعبادی انکم متبعون اور وحی کی
ہمنے طرف موسی کے یہہ کہ رات کو لیچل بندوں میروں کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ نجات تمہاری اور ہلاک کافروں کی
ہے تحقیق تم پیچھا کئے جاؤگے یعنے فرعون اور لشکر اسکا تمہارے پیچھے آویگا تمہیں دریا سے اتار دینگے ہم اور انکو
ڈبو دینگے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ زیور قبطیوں کا اس بہانے سے لو کہ ہمارے عید

نزدیک آئی ہین دو کہ ہم اپنا بناو کرین انھون نے جاریہ لیا موسی علیہ السلام رات کو قوم سمیت مصر سے نکلے
کو تیار ہوئے راہ بھول گئے آخر معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک میرا
تابوت ہمراہ نہ لینگے مصر سے نہ نکل سکینگے اور مدفن یوسف علیہ السلام اُنین کسیکو معلوم نتھا حضرت موسی نے
پکار کر کہا کہ جو کوئی صندوق یوسف علیہ السلام کا بتا دیگا جو چاہیگا وہ دونگا ایک بوڑھی عورت نے اُس طرح
کہ بہشت مین ازواج موسی علیہ السلام سے ہو مکان بتا دیا دریائے نیل مین تھا پھر اُسکو وہان سے نکالکر
اُس وقت کہ چاند وسط آسمان پر آیا چلے آخر روز قبطیون کو خبر اُنکے نکلنے کی ہوئی کیونکر وہ جانتے تھے کہ عید کی
تیاری مین اپنے گھر وہین مشغول ہین دوسرے دن جانا کہ بیچاکرین ہر قبطی کے گھر ایک عزیز قوم مرگیا اُسکے
تعزیت مین لگے اور اُسدن فرعون نے لشکر جمع ہونیکا حکم کیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ
پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہرون کے جو پایہ تخت سے نزدیک تھے جمع کرنیوالے لشکر کے اور کہاکہ
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ تحقیق یہہ گروہ بنی اسرائیل کا ایک جماعت ہی تھوڑی اور حال آنکہ جوان بنی اسرائیل
کے کہ بیس برس کی عمر سے ساٹھہ برس تک کے تھے چھہ سو ستر ہزار تھے اور تمام عورتین اور لڑکے اور بوڑھے
اور جوان ملکر دولاکھہ ایک ہزار کم و زیادہ تھے لیکن فرعون نے سبب اپنے لشکر کے اُنکو کہا کہ بہت کم ہین وَاِنَّهُمْ
لَنَا لَغَآئِظُوْنَ اور تحقیق وہ ہمکو غصے مین لانے والے ہین کیونکہ ہم سے بھاگے ہین یا زیور ہمارا لے گئے ہین
وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ اور تحقیق ہم سب یعنے لشکر ہمارا سلاح رکھنے والے ہین اور لڑائی کا ڈھب جاننے
والے ہین یہہ غرض کہ قوم موسی اگرچہ اُنکے پاس نہ ہتیار ہین اور نہ وہ جنگ آزمودہ ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ
مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ كَذٰلِكَ پس نکالا ہمنے فرعونیون کو باغون سے اور چشمون سے
اور خزانون سے سونے چاندی کے اور مکانون سے اچھے اسیطرح سے کیا ہمنے ساتھہ اُنکے وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ
اِسْرَآءِیْلَ اور وارث کردیا ہمنے اُنکا یعنے باغ اور چشمے اور خزانے اور مکان اُنکے دیئے بنی اسرائیل کو کیونکہ
ایک قول یہہ ہی کہ بنی اسرائیل بعد ہلاک فرعونیون کے مصر سے آکر اموال پر قبطیون کے متصرف ہوئے
اور اصح یہہ ہی کہ بعد اس زمانے کے سلیمان علیہ السلام کے وقت مین مصر پر غلبہ کرکر متصرف ہوئے
القصہ فرعون نے چھہ لاکھہ سوار آگے اور چھہ لاکھہ دست راست اور چھہ لاکھہ دست چپ اور چھہ لاکھہ پس پشت
رکھہ کر درمیان مین آپ بہت لوگون سے چلا فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ پس پیچھے لگے بنی اسرائیل
کے قصد کرتے ہوئے طرف مشرق کے کہ لشکر بنی اسرائیل کا اُدھر گیا تھا یا سورج نکلتے ہوئے یعنے صبح
کو بنی اسرائیل کو جا لیا موسی علیہ السلام دریائے نیل پر پہنچ کر تدبیر اُترنے کی کرتے تھے کہ آثار لشکر فرعونیونکا
ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ پس جسوقت کہ دیکھا دونون گروہ ایک دوسرے کو

کہا یاران موسے کے نے تحقیق ہم پائے گئے ہین یعنے لشکر فرعون کا ہمین پاویگا اور ہم انکے ہاتھون مین گرفتار ہوینگے
قَالَ كَلَّا کہا موسی نے ہرگز نہین کہ تمکو وہ پاوین اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ تحقیق ساتھہ میرے پروردگار میرا ہے یاری
اور مددگاری مین شتاب راہ دکھاویگا مجھکو طرف نجات کے محققون نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت کو
مقدم کیا کہ ان معی ربی اور حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم مین کہ ان اللہ معنا ہے معیت کو موخر کیا
تو کہ عارفون پر روشن ہے کہ کلیم اللہ نے اپنے سے طرف حق کے نگاہ کی اور حبیب اللہ نے اللہ سے طرف اپنے نظر کی
یہہ مرتبہ مراد کا ہے اور وہ مرید کا تھا مرید کو جو کہین وہ کرتا ہے اور مراد جو کہے وہ کرتے ہین راہ کلیم راہ انابت تھا اور راہ
حبیب راہ اجتبا ہے **مصرع** ہے اسمین اسمین فرق زمین آسمان کا **بیت** ایک اپنے پانوٗن سے چلتا ہے راہ
ایک کو کھینچ لئے جاتے ہین راہ رفتن و بردن نہین ہے ایک سا فرق اسمین ہے راہ آفت بڑا وہ سلوک اور یہہ ہے
جذب کبریا وہ انابت یہہ سبیل اجتبا وہ مریدون سے ہی اور یہہ ہے مراد وہ غمگین ہر طرح یہہ ہر نہج شاد وہان
رضائے حق یہہ ہین سب کاروبار یہان ہے کامون پر رضائے کردگار وہ محب ہے اور یہہ محبوب ہے وہ ہے طالب اور یہہ
مطلوب ہے عاشق و معشوق کو یکسان نجان ہین یہان فرق زمین و آسمان لکھا ہے کہ لشکر فرعون کا جب نزدیک
بنی اسرائیل کے پہنچا حق تعالی نے بخار کو حجاب درمیان دونون لشکرون کے کردیا چنانچہ ایک لشکر دوسرے کو نہین دیکھتا
تھا فرعون نے کہا کہ اتر بیٹھو تو کہ آفتاب بلند ہو دہوان مٹ جاوے پھر ہم انکو مار لینگے کہ ہم سے چھٹ سکتے نہین آگے
دریا ہے پیچھے لشکر ہمارا کہان بھاگ کر جاوینگے اور بنی اسرائیل اسقدر گھبرائے کہ موسی علیہ السلام نالان ہوے وحی آئی کہ
ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کیا اسکو کنیت سے پکار کر جو چاہے کہہ چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ
اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ پس وحی بھیجی ہمنے طرف موسی کے یہہ کہ مار ساتھہ عصا اپنے کے دریا کو موسی علیہ السلام نے کنارے پر
جلکے عصا پانی پر مارا اور کہا کہ اے ابا خالد ہمین راہ دے فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ٥ پس
پھٹ گیا دریا اور بارہ رستے ہوگئے پس ہوگیا ہر ٹکڑا مانند پہاڑ بڑے کے اور اسیدم ہوا چلی کیچڑ پلکا سوکھ گیا ہر فرقہ جدی راہ
مین چلا وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ اور نزدیک کردیا ہمنے اُس جگہہ دوسرون کو کہ قوم فرعون تھی یعنے کنارے
پر دریائے قلزم کے پہنچا دیا اور جو فرعون نے دیکھا کہ درمیان دریا کے راہ ہوگئی بنی اسرائیل اُترے جاتے ہین فریب دینے کو
سپاہ ئے قوم کے کہا کہ دیکھو دریا ہیبت میری سے پھٹ گیا ہامان نے مشورہ کی راہ سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہہ
ماجرا دعا موسے کے سے واقع ہوا ہے ہرگز دریا مین نجائیو کہ غرق ہوجاویگا فرعون نے باگ گھوڑے کی کھینچی جبرئیل علیہ
السلام گھوڑے پر سوار ہوکر فرعون کے سامھنے سے دریا مین گئے گھوڑا فرعون کا تیز اور تند تھا نہ رکا دریا مین چلا گیا تمام
فوج ہر راہ سنے اسکے پیچھے چلی میکائیل نے سب کو پیچھے سے ہانک کر دریا کی راہو مین ڈال دیا حق تعالی نے بنی اسرائیل کو
پار کر دیا اور دریا کو حکم کیا کہ مل جاوے مل گیا فرعون تمام لشکر سمیت ڈوب گیا سو وہ احوال حقتعالی فرماتا ہے کہ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ

بھی یہان سے ظاہر ہوتے ہین وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اور جب بیمار ہوتا ہون مین پس وہی شفا دیتا ہے مجھکو
امام جعفر صادق سے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہون مین ساتھ گناہ کے شفا دیتا ہے ساتھ توبہ کے سلمی نے کہا کہ مرضی برویت
اغیار ہے اور شفا بمشاہدہ انوار واحد قہار بحر الحقائق مین ہے کہ بیماری تعلقات کونین سے ہے اور شفا قطع تعلق ہے
بیت ای دل بیمار کر چاہے شفا بشکل رافت دو جہان سے جی اٹھا وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ اور وہ ہے جو
مار ڈالیگا مجھکو دنیا مین وقت اجل آنے کے پھر جلاویگا مجھکو آخرت مین واسطے حساب لینے اور اجر دینے کے امام ثعلبی نے کہا
کہ ماریگا ساتھ عدل کے اور جلاویگا ساتھ فضل کے بعضون نے کہا کہ موت ساتھ معصیت کے ہے اور زندگی ساتھ طاعت
کے یا موت ساتھ جہل کے ہے اور حیات ساتھ علم کے یا اماتت بطمع ہے اور احیا بورع یا اماتت بفراق ہے اور احیا بتلاق
حقائق سلمی مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو مجھ سے اور نفس میرے سے اور جلاتا ہے ساتھ اپنے اور روح میری سے بعضی
محققون نے کہا ہے اماتت اور احیا ساتھ خوف اور رجا کے ہے یا ساتھ غفلت اور ذکر کے ہے یا ساتھ استتار
اور تجلی کے بحر الحقائق مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو اوصاف بشریت سے اور جلاتا ہے ساتھ اخلاق روحانیت کے اور پھر مارتا ہے
سمات روحانیت سے اور زندہ کرتا ہے ساتھ صفات ربانیت کے اور حقیقت یہہ ہے کہ مارتا ہے مجھکو ربانیت سے
اور زندہ کرتا ہے ساتھ ہویت اپنے کے کہ حیات طیبہ عبارت اسی سے ہے **بیت** کیا کرونگا مین اگر ہے ہجر مین جیکر اے جان
جان تو ہے میری سو جان ہین تجھ پر صدقے وَالَّذِيْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ اور وہ ہے کہ امید
رکھتا ہون مین یہہ کہ بخشے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے سمجھ لیجئے کہ گناہ کی نسبت طرف اپنے باوجود عصمت
نبوت کے واسطے کسر نفسی کے اور تعلیم امت کی ہے اور تخلیص مین ہے کہ مراد گناہ امت محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ
والتحیہ ہین کہ حضرت خلیل نے خداوند جلیل سے دعائے مغفرت انکی کرکر کہا رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ
اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے کمال علم تو کہ لائق خلافت حق کا اور ریاست خلق کا ہوون مین اور ملا دے مجھکو
بسبب کمال علم کے ساتھ صالحون کے وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ اور کر واسطے میرے زبان راستی کی بیچ
پچھلون کے یعنے جو پیچھے آوین وہ میری تعریف اور نیک نامی بیان کرتے جاوین سمجھ لیجئے کہ یہہ دعا انکی قبول ہوئی تمام
امتین مجوس اور یہود اور نصاری اور اہل اسلام تعریف انکی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد لسان صدق
سے مرد صادق ہے اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ ظاہر کر واسطے میرے تجدید اصل دین میرے کی راست گو بیچ پچھلے امتون کے
اور مراد ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ اور کر مجھکو وارثون بہشت نعمت کے
سے یعنے مجھے انمین سے کر جو بہشتی ہین وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ اور بخش واسطے باپ میرے کے یعنے ایمان
دے اسے تو کہ وہ بخشا جاوے تحقیق وہ ہے گمراہون سے وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ اور مت رسوا کیجو مجھکو جس دن لوگ
اٹھائے جاوین قبرون سے یہہ بھی دعا واسطے تعلیم امت کے ہے کیونکہ انبیا خوار اور رسوا نہین ہوتے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۞ جسدن کہ نہ کام آویگا مال اور نہ اولاد مگر جو لاوے اللہ کے پاس
دل سلامت خالی کفر اور معصیت سے کیونکہ اسنے مال براہ خدا دیا ہوگا اور فرزندونکو براہ حق ارشاد کیا ہوگا پس وہ
مال اور اولاد البتہ کام آوینگے بعضون نے کہا ہے سلامت قلب اخلاص ہے شہادت لا الہ الا اللہ مین یا دل سلیم
وہ ہے جو سلامت ہو حب دنیا سے یا حسد اور جنابت سے یا خالی ہو غیر حضرت رب العزت سے سلمی نے کہا کہ نہ ہمین
طلب دنیا کی سماوے نہ طمع عقبی کی یا خالی ہو بدعت سے اور اطمینان پاوے ساتھ سنت کے سید الطائفہ جنید بغدادی رح
نے کہا کہ سلیم مار گزیدہ ہے اور مار گزیدہ مدام قلق اور اضطراب رکھتا ہے پس دل سلیم وہ دل ہے کہ ہمیشہ تضرع اور زاری
خوف باری سے کرتا ہے یا شوق لقا ہے جانفزائے کبریا سے آہین بھرتا ہے **بیت** وہی قلب سلیم ایجان
ہے آہ جسے مار محبت نے ڈسا ہو نہ چین اسکو ہو بیٹھے اور نہ لیٹے ہر رگ و ریشہ سے زہر اسکا بہرا ہو وَاُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اور جسدن نزدیک کیجاوی بہشت واسطے پرہیزگارون کے تو کہ موقف سے اسکو دیکھینگے اور اپنی
منزلون کو مشاہدہ کرکر خوش ہون وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ اور ظاہر کیا جاوے دوزخ واسطے گمراہون کے تو کہ اسکو
دیکھین اور اپنے مقام معلوم کرکر غم الم کھینچین وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور کہا جاوے
یعنی فرشتے امر الہی سے کہین واسطے انکے کہان ہین جو کچھ کہ تم تھے عبادت کرتے سوا اللہ کے یعنی کہان ہین تمھارے
معبود جھوٹے جنسے تم امید رکھتے تھے هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ کیا مدد کرتے ہین تمھارے عذاب ٹالنے مین یا
بدلا لیتے ہین فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ پس اُلٹے ڈالے جاوینگے بیچ دوزخ کے بت اور سب گمراہ انکے
پوجنے والے وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ اور دوزخ مین ڈالے جاوینگے لشکر ابلیس کے سب یعنی جو پیروی کرنیوالے اُس
کے آدمی اور جن قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ کہینگے کافر اور حال انکا یہ کہ وہ بیچ دوزخ کے جھگڑتے ہونگے آپسمین ایک
دوسرے سے یعنی بت اور انکے پوجنے والے بت پرست بتون سے کہینگے تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
قسم ہے اللہ کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جوقت کہ برابر کرتے تھے ہم تمکو استحقاق
عبادت مین ساتھ پروردگار عالمون کے وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ اور نہ گمراہ کیا تھا ہمکو مگر گنہگارون نے کہ سردار
ہمارے تھے یا دیو تھے فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ پس نہین واسطے ہمارے اب کوئی شفاعت کرنیوالون سے
جیسے کہ مسلمانون کے واسطے ہین وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ اور نہ آشنا جی جلانے والے اور دوست غم کھانے
والا قوت القلوب مین کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا ہی کو حی سے بدل ڈالا واسطے قرب مخرج کے اور ہمیم ماخوذ
اہتمام سے ہے یعنی نہ وہ یار ہوگا کہ اسدن اہتمام کرے بیچ مہم کافرون کے اور شرط دوستی کی بجالاوے الاخلاء
یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين پھر کافر حسرت سے کہینگے فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس کاشکے
ہوتا واسطے ہمارے پھر جانا دنیا مین پس ہوتے ہم ایمان لانے والون سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ

قصہ

قصہ ابراہیم کے اور جھگڑنے اُسکے کے ساتھ قوم کے البتہ نشانی ہے کہ عقلا ساتھ اُسکے عبرت پکڑیں وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہیں تھے اکثر قوم ابراہیم کی ایمان لانے والے کیونکہ بابل والوں میں سوا نمرود کے دختر کے کوئی
ایمان نہیں لایا تھا وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہے مشرکوں پر مہربان ہے
کہ توبہ بندوں کی قبول کرتا ہے اور بے حجت عذاب نہیں دیتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ جھٹلایا پہلے اُنہیں قوم
نوح کے نے پیغمبروں کو إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ یاد کر جسوقت کہا واسطے اُنکے بھائی اُنکے نوح علیہ
السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم اللہ سے جو اُسکی عبادت نہیں کرتے تنبیہ سمجھئیے کہ حضرت نوح کو بھائی اُنکا
فرمایا ہے نسب کی راہ سے إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ تحقیق میں واسطے تمھارے پیغمبر ہوں بااماںت فَاتَّقُوا
اللَّهَ وَأَطِيعُونِ پس ڈرو اللہ سے اور بتوں کو مت پوجو اور اطاعت کرو میری ایمان لانے میں وَمَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اداے رسالت کے کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ
الْعَالَمِينَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر رب عالموں کے کہ اجر رسالت اُسی سے چاہتا ہوں میں فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ
پس ڈرو عذاب اللہ کے سے اور کہا مانو میرا مکرر امر تقوی کا اور اطاعت کا واسطے تاکید کے ہے کیونکہ قوم نوح
علیہ السلام کی بہت سخت دل تھی قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ کہا اُنھوں نے جواب میں نوح
علیہ السلام کے کیا مان لیویں ہم تجھکو اور حال یہہ ہے کہ پیروی کی تیری رذالوں نے اور ظاہر میں تیرے
موافق ہیں اور باطن میں مخالف قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ کہا نوح علیہ السلام نے اور نہیں ہے علم میرا بیچ
والا ساتھ اُس چیز کے کہ ہیں وہ کرتے یعنے حکم میرا ظاہر پر ہے سو وہ عمل مومنوں کے کرتے ہیں لیکن نہیں جانتا
ہوں کہ اخلاص سے کرتے ہیں یا نفاق سے إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ نہیں حساب باطنوں اُنکا
مگر اوپر پروردگار میرے کے کہ وہ مطلع ہے اُسپر اگر سمجھو تم کہ غیب کا جاننے والا وہی ہے اور میں سچوں سے ہوں پھر قوم
نے کہا کہ اِن رذالوں کو اپنی مجلس سے اٹھادے تو ہم اگر تیری باتیں سنیں نوح علیہ السلام نے کہا وَمَا أَنَا بِطَارِدِ
الْمُؤْمِنِينَ اور نہیں میں نکال دینے والا ایمان والوں کو إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ نہیں میں مگر ڈرانے والا
ظاہر یعنے آیا ہوں دعوت کرنے کو مکلفوں کے خواہ غنی ہوں خواہ فقیر قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ
کہا کافروں نے اگر نہ باز رہیگا تو اے نوح دعوت سے اور ڈرانے سے البتہ ہوگا تو سنگسار کئے گیوں سے یا راندے
ہوؤں سے قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ کہا نوح علیہ السلام نے یہہ بات سُنکر اور ایمان قوم سے مایوس ہوکر
اے پروردگار میرے تحقیق قوم میری جھٹلایا مجھکو فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ پس حکم
کر درمیان میرے اور درمیان اُنکے حکم کرنے کر اور نجات دے مجھکو اُن کے شر سے اور اُن لوگوں
کو جو ساتھ میرے ہیں ایمان والوں سے فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ پس نجات دی ہم نے اُسکو اور اُنکو

جو ساتھ اُسکے تھے بیچ کشتی بھری ہوئی کے آدمیوں سے اور حیوانوں سے اور اسباب اور خوراک ثُمَّ اَغْرَقْنَا
بَعْدُ الْبَاقِیْنَ پھر ڈبو دیا ہم نے پیچھے نجات دینے اُنکے کے اور دن کو قوم اسکے سے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً تحقیق
بیچ صبر کرنے کے ایذائے قوم البتہ دلالت ہے اسبات پر کہ صبر سبب ظفر ہے صبر کرنا کے تو ظفر ہو وَمَا کَانَ
اَکْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور نہ تھے اکثر قوم انکی ایمان لانیوالے خدا و پیغمبر پر بلکہ ہشتاد و نہ شخص ایمان لائے تھے جو انکے
ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب عقوبت کفار پر
مہربان ہے ساتھ تاخیر عذاب کے اُن پر کَذَّبَتْ عَادُ نِ الْمُرْسَلِیْنَ جھٹلایا قوم عاد نے پیغمبروں کو کہ ایک پیغمبر کا جھٹلانا
سب پیغمبروں کا جھٹلانا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جو وقت کہ کہا واسطے انکے بھائی نسبی انکے ہود نے
کیا نہیں ڈرتے تم عذاب عقاب خدا سے اور نہیں پرہیز کرتے تم شرک سے اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ تحقیق میں واسطے
تمہارے پیغمبر با امانت ہوں بیچ وحی اور رسالت کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ پس ڈرو خدا سے اور خلاف امر
اُسکے مت کرو اور کہا مانو میرا وَمَاۤ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر ادائے رسالت کے
بدلا مال اور متاع دنیا سے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے اَتَبْنُوْنَ
بِکُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ کیا بناتے ہو تم بیچ ہر زمین بلند کے ایک نشانی واسطے تماشے آنے جانیوالوں
کے کھیلتے ہو ساتھ اُسکے بیٹھے وہاں سے یعنی عبث بناتے ہو بعضے کہتے ہیں کہ سر راہ مکان بناتے تھے اور وہاں
بیٹھ کر گذرنے والوں سے بازی کرتے تھے یا مراد کبوتر خانے ہیں واللہ اعلم وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّکُمْ تَخْلُدُوْنَ
اور بنا لیتے ہو تم مکان کاریگری کے قلعے محکم یا محل بلند یا حوض پانی کے تو کہ تم ہمیشہ رہو تم اُنھوں میں وَاِذَا بَطَشْتُمْ
بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ اور جس وقت پکڑتے ہو تم در الحال کہ سرکش ہوتے ہو یعنی بے شفقت اور نامہربان یا جب عوض
لیتے ہو عوض لیتے ہو ستمگارانہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور سرکشی چھوڑو اور کہا مانو میرا جو
میں کہتا ہوں کہ نفع تمہارا اُسی میں ہے وَاتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اور ڈرو اللہ سے کہ مدد دی تمکو ساتھ
اُس چیز کے کہ جانتے ہو تم طرح طرح کی نعمتوں سے اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ مدد کی تمہارے ساتھ چارپایوں کی جیسے
اونٹ گائے بکریاں کہ اُنسے فائدے اُٹھاتے ہو اور بیٹوں کی کہ وہ ہر حال میں یار اور مددگار تمہارے رہتے ہیں
وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ اور باغوں کے انکے میووں سے بار ہوتے ہو اور چشموں کے کہ اُنسے شاداب رہتے ہو نہ
اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے اگر شرک پر ثابت رہے تم عذاب
دن بڑے کے سے کہ دن باد صرصر کا ہے یا روز محشر کا ہے قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَکُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ
کہا عادیوں نے جواب میں ہود علیہ السلام کے برابر ہے اوپر ہمارے یا نصیحت کرے تم ہمکو یا نہ ہو تو نصیحت
کرنیوالوں سے کہ ہم اپنا طریقہ نچھوڑینگے اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ نہیں یہہ کام ہمارے کہ بُت پوجنا ہے اور تکبر

کرنا

کرنا اور عمارتیں بناتیں بلند شان دار مگر عادت پہلونکی ہمارے وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ اور نہیں ہم عذاب کیے گئے
اس عادت پر فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ پس جھٹلایا اُنھوں نے ہود علی نبینا وعلیہ السلام کو اور اُن کی رسالت
نمانی پس ہلاک کیا ہمنے انکو بادِ صرصر سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم عاد کے البتہ نشانی ہے دلالت
کرنیوالے اُسپر کہ آخر جھٹلانیوالے پیغمبر کے سزا کو پہنچتے ہیں وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہتی اکثر قوم عاد کی ایمان
والے کیونکہ تھوڑے اُنمیں سے ہود علیہ السلام کے ساتھ محفوظ رہے باقی غضب میں آئے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب کہ تعذیب کفار سے باک نہیں رکھتا مہربان ہے کہ
مومنوں کو اُس عذاب میں نہیں ڈالتا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ جھٹلایا قبیلہ ثمود نے پیغمبروں کو یعنے حضرت صالح
اور پہلے پیغمبروں کو علی نبینا وعلیہم السلام اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جس وقت کہ کہا واسطے انکے
بھائی نسبی اُنکے صالح علیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم عذاب الٰہی سے کہ اسکا شریک ٹہراتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ تحقیق میں واسطے تمھارے پیغمبر ہوں مشہور ساتھ امانت اور راستی کے
پس ڈرو عذاب خدا سے اور اطاعت کرو میرے امر اور نہی میں وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا
میں تم سے اوپر اِس نصیحت کے کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے
اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ کیا چھوٹ جاؤگے تم بیچ اُس چیز کے کہ یہاں ہو یعنے دنیا کے اُن قلعوں میں
اور محلوں میں بےغم آفتوں سے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ بیچ باغوں کے اور چشموں کے
اور کھیتوں کے اور کھجوروں کے کہ خوشہ انکا توتا پڑتا ہے قوم ثمود کے باغات اور نہریں بہت تہیں وَتَنْحِتُوْنَ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ اور تراش لیتے ہو واسطے رہنے اپنے کے پہاڑوں سے گھر در انحال کہ ماہر ہو
تراشنے میں پتھر کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو خدا سے اور اسقدر امید زندگی کی مت رکھو اور کہا مانو
میرا کہ جو کہتا ہوں تمھارے حق میں بہتر کہتا ہوں وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ
اور مت کہا مانو حکم کافروں کا کہ حد سے نکل جانیں والے ہیں بیچ کفر کے وہ کافر کہ فساد کرتے ہیں بیچ زمین کے اپنے
ملک کے اور نہیں صلاح کرتے اپنے کام کی مراد اُس سے نو آدمی ہیں کہ قصد ہلاک کرنیکا صالح علیہ السلام کے
کیا تھا قصہ انکا سورت نمل میں آویگا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ کہا قوم ثمود نے جواب میں صالح علی نبینا وعلیہ
السلام کے سوا اسکے نہیں کہ تو جادو کئے گیونسے ہے عقل جاتی رہی ہے مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ
بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس دعوے رسالت کا کس بات پر کرتا ہے اور جو تو
اس دعوی کو نہیں چھوڑتا پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچوں سے صالح علیہ السلام نے کہا کیا چاہتے ہو
اُنہوں نے کہا کہ اِس پتھر سے ایسی صورت کا ناقہ نکال صالح علیہ السلام نے ناقہ نکال کر قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ

لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ کہا یہ اونٹنی ہے جو طلب کی تھی واسطے اسکے پانی پینا ہے ایکدن کا اور
واسطے تمھارے پانی پینا ہے اور دن معلوم کا یعنے ایکدن اسکی باری ہے پانی پینے کی اور ایک دن تمھاری
اسکے باری مین تم مزاحمت ہو وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو
ساتھ برائی کے یعنے قصد مارنے اور قتل کرنیکا اسکے مت کرو اور اگر کروگے پس پکڑیگا تمکو عذاب دن بڑیکا دن کو
بڑا اسواسطے کہا کہ عذاب اسمین بڑا ہوگا فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ پس پاؤن کاٹے پانو کاٹنے اونٹنی
پس ہوگئے پشیمان نزدیک نازل ہونے بلا کے فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پس پکڑا انکو عذاب موعود نے کہ صیحہ تھا
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ اس عذاب اتارنے کے قوم ثمود پر البتہ نشانی ہے کہ بعد ظہور معجزہ مانگے
ہوئے کے کفر کرنا سبب نزول عذاب کا ہے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ اور نتھے اکثر انکے ایمان والے لکھا ہے
کہ تمام قوم ثمود مین چار ہزار آدمی ایمان لائے تھے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب
ہے کسی سے مغلوب نہین ہوتا مہربان ہے بے استحقاق عذاب نہین کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ
جھٹلایا قوم لوط علیہ السلام کے نے یعنے مؤتفکات والون نے پیغمبرون کو کہ ابراہیم اور لوط علیہم السلام تھے إِذْ
قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے لوط علی نبینا وعلیہ السلام نے
یہان مراد اخوت شفقت ہے کہا نہین ڈرتے تم گناہ کرنے مین خدا سے إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُونِ پس ڈرو اللہ سے اور فرمانبرداری کرو میری وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہین سوال
کرتا مین تم سے اوپر اس نصیحت کے کہ تمکو کرتا ہون کچھ بدلا لوکہ تمپر گران ہو إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
نہین بدلا او ثواب میرے کا مگر اوپر پالنے والے عالمون کے أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ کیا آتے ہو تم مردون
کے پاس عالمون مین سے جو سوا تمھارے ہین مراد اس سے غرباہین کہ لواطت کرتے تھے ان سے
وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ اور چھوڑ دیتے ہو تم اس چیز کو کہ پیدا کی ہے واسطے تمھارے
پروردگار تمھارے نے جورون تمھارے سے بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانیوالے
کہ باوجود جورون کے مردون سے بدفعل کرتے ہو قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ کہا قوم نے
جواب مین لوط علیہ السلام کے اگر نہ باز رہیگا تو اے لوط ہمارے اس فعل کو بد کہنے سے اور منع کرنے سے
ہمین اس سے البتہ ہوگا تو نکالے گیون سے یعنے ہم تجھکو اپنے مین سے اور شہرون مؤتفکات سے نکال
دینگے اور وہ بہت بری طرح سے نکالا کرتے تھے قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ کہا لوط علی نبینا وعلیہ السلام
تحقیق مین واسطے عمل تمھارے کے ناخوش رکھنے والون سے ہون اور دشمنون سے سخت تر دشمن ہے اور پھر
قوم سے منھ پھیر کر جناب الٰہی مین مناجات کی کہ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو

اور اہل میرے کو وبال اس چیز کے سے کہ کرتے ہین فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ پس نجات دی ہمنے اسکو اور اہل
بیت اسکے کو سب کو کہ ایک جورو اور دو بیٹیان اور دو داماد اسکے تھے إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ مگر ایک بوڑھیا یعنے
جورو لوط علیہ السلام کی کہ داخل تھی پیچھے رہ جانے والوین سے لکھا ہے کہ وہ لوط علیہ السلام کے ہمراہ نہین تھے
یہہ کہکر رہ گئی تھی کہ مین راضی ہون مجھہ پر ہو جو سب قوم پر ہو ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پس ہلاک کیا ہمنے اورون کو
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر انکے مینہہ پتھر نکا یا گندک اور آگ کا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ پس
برا ہوا مینہہ ڈرائے گیونکا کہ ایمان نہین لائے تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ عذاب اہل سدوم کے البتہ
نشانی ہے اوپر عقوبت نافرمانون کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر اس قوم کے ایمان والے کہ
سوا دو بیٹیون حضرت لوط کے بقول اصح اور دو داماد و نکے بقول بعضی کوئی ایمان نہین لایا تھا حضرت لوط پر
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے غالب کہ ہرگز کسی سے نہین ڈرتا مہربان ہے
کہ پہلی تنبیہ اور ارشاد کے عذاب نہین کرتا كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ جھٹلایا رہنے والون بن کے پیغمبرون کو
سمجھہ لیجئے کہ ایک جنگل نزدیک مدین کے تھا وہان درخت اور میوے بہت تھے حق تعالی نے شعیب
علیہ السلام کو وہان بھیجا جیسے کہ مدین پر بہیجا تھا إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ یاد کر جس وقت کہا واسطے
انکے شعیب علی نبینا و علیہ السلام نے کہا نہین ڈرتے تم عذاب خدا سے کہ اسکا شریک پیدا کرتے ہو إِنِّي لَكُمْ
رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون باامانت سو بھلائی تمہارے کہ نہین
چاہتا لیس بچو کفر اور تکذیب سے اور ڈرو عذاب الہی سے اور کہا مانون میرا بیچ ترک مناہی کے وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ أَجْرٍ اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر پہنچانے وحی کے کچھہ بدلا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ پورا کرو ماپ کو اور مت ہو تم نقصان
دینے والون سے اور کم کرنے والون سے بیچ حقوق لوگون کے وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ اور تولو ساتھ
ترازو سیدہی کے وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور مت کم دو لوگون کو
چیزین انکی اور مت پھرو بیچ زمین ایکہ کے لوٹنے اور مارنے در الحال کہ قصد فساد کر رکہتے ہو وَاتَّقُوا الَّذِي
خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ اور ڈرو عذاب اسکے سے کہ اپنی قدرت سے پیدا کیا اسنے تمکو اور خلقت پہلی کو
قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ کہا اہل ایکہ نے سوا اسکے نہین کہ تو جادو کی گیون سے ہے یعنے ان لوگون مین سے
ہے کہ جنکو بار بار جادو کیا ہو اور ہوش انکا اڑا ہو وَمَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ اور نہین
تو مگر آدمی مانند ہمارے صفات بشریت مین پس کس چیز سے اپنی فضیلت ٹہراتا ہے اور دعوی رسالت کرتا ہے اور البتہ گمان کرتے
ہین ہم تمکو جھوٹون سے دعوے اپنے مین فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ پس ڈال دے اوپر ہمارے یعنے

اپنے خدا سے کہہ کہ ڈالدے ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے اگر ہے تو سچون سے اسبات مین کہ ہمپر عذاب آویگا قال ربی
اعلم بما تعملون کہا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام نے پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم ہو تمکو پوچھنا از طعام
بند کرنا اور کم بیچنا اور سوا انکے طرح طرح کی گناہ کرنا اور ان اعمالوں کا بدلا انھین دیگا بیت مہلت مہین دی ہے
تا کرو عیش اور ناز پھر آخر کار تمکو ہے سوز و گداز لکھا ہے کہ جب قوم شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کا انکار اور استکبار
حد سے زیادہ ہوا حق تعالی نے ایک ہفتہ گرمی سخت انپر بھیجی وہ گھبر آئے نہ گھر مین آرام تھا نہ باہر چین آخر صحرا کو
نکل گئے درختون کے تلے بیٹھے وہان بھی مارے گرمی کے جلے جاتے تھے ناگاہ ابر سیاہ آیا اور ہوا ٹھنڈی چلنے
لگی خوش ہوکر آپسمین ایک دوسرے پکارنے لگے کہ آؤ اس ابر کے نیچے بیٹھکر راحت اٹھاوین جب سب کے سب سایہ
ابر مین جمع ہوے آگ آسمان سے آئی اور سب کو جلا گئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فکذبوہ فاخذہم عذاب یوم
الظلۃ پس جھٹلایا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کو پس پکڑا انکو عذاب دن سائبان کی نے سمجھہ لیجئے کہ ظلہ سائبان
کو کہتے ہین اور وہ ابر سیاہ تھا سائبان کی شکل انکے سر پر گھرا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب گرمی بہت ہوئی
حق تعالی نے پہاڑ کو سائبان کیطرح ہوا پر کھڑا کر دیا اور اسکے تلے ٹھنڈا پانی ظاہر کیا وہ سب اسکے نیچے جمع ہوگئے پھر
اس پہاڑ کو گرا کر سب کو ہلاک کر دیا انہ کان عذاب یوم عظیم ہ تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑیکا ان فی ذلک
لآیۃ تحقیق ہے اس عذاب کے کہ ابر آیا اس سے آتش برسا انکی البتہ نشانی ہے اور کمال قدرت حق کے وما کان
اکثرہم مؤمنین اور تھے اکثر صحاب انکے ایمان والے مراد اکثر سے سب ہین کیونکہ کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان
نہین لایا تھا بخلاف اصحاب مدین کے کہ انمین لوگ ایمان لائے تھے وان ربک لہو العزیز الرحیم اور تحقیق
پروردگار تیرا وہ ہے غالب کرنیوالا پیغمبرون کو انکے دشمنون پر مہربان ہے انبیا اور متابعت کرنیوالون انکے پر
سمجھہ لیجئے کہ یہہ سات پیغمبرونکے قصے اس سورت مین بطور اختصار بیان فرمائے قصہ موسی اور قصہ ابراہیم اور
قصہ نوح اور قصہ ہود اور قصہ صالح اور قصہ لوط اور قصہ شعیب علی نبینا وعلیہم السلام واسطے تسلی خاطر عاطر جناب
سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ڈرانا قریش جھٹلانے والونکا ہے کہ معلوم کرین کہ جسنے تکذیب پیغمبر کی کی
اس فرقہ پر عذاب اترا اور یہہ بھی تکذیب کرتے ہین انپر بھی عذاب آویگا وانہ لتنزیل رب العالمین اور تحقیق
قرآن البتہ اتارا گیا ہے پروردگار عالمون کا ہے نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان
عربی مبین اتارا ہے ساتھ قرآن کے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر دل تیرے کے تو کہ ہو تو ڈرانیوالون سے لوگون کو ساتھ
زبان عربی بیان کرنیوالے اور تنزل ساتھ تشدید کے اور روح ساتھ نصب کے بھی قرأت ہے اور عربی زبان والے پیغمبر ہین
ہود اور صالح اور شعیب اور اسمعیل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ہوئے ہین وانہ لفی زبر الاولین اور تحقیق یہہ قرآن
بالغت پیغمبر آخر زمان علیہ الصلوٰۃ اللہ الملک المنان البتہ مذکور ہے بیچ کتابون پہلون کے لکھا ہے کہ مشرکان عرب بعضے [illegible]

اپنے علماء بنی اسرائیل سے پوچھتے تھے اور اُنکے کہے پر عمل کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ
عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ کیا نہین واسطے مشرکان قریش کے نشانی اوپر صحت قرآن کے یا نبوت پیغمبر آخرزمان کی یہہ کہ
جانتے ہین قرآن کو ساتھہ صفت اُسکے کے یا پیغمبر کو ساتھہ نعت اُسکے کے عالم بنی اسرائیل کے اور علما کی شہادت
موجب یقین کے ہے وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ اور اگر اتارتے ہم قرآن کو اوپر بعضے عجمیون کے زبان عربی مین
ہے فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم پس پڑھتا وہ عجمی قرآن کو اوپر اُنکے اُنکی زبان مین اور یہہ دلیل زیادتی اعجاز قرآن کی ہوتی کہ
عجمی کلام عربی ایسا فصاحت اور بلاغت کا پڑھے مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ نہ ہوتے وہ ساتھہ اُس قرآن اتارے ہوئے کی
ایمان لانے والے کیونکہ کہتے کہ عرب کو متابعت عجم سے عار ہے یا اگر قرآن کو عجمی پر اور زبان مین سوا عربی کے اتارتے
کافر ایمان نہ لاتے کہ ہم سمجھتے نہین اور معنی اُسکی ہمارے فہم مین نہین آتے كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ
اسیطرح چلاتے ہین ہم اُس انکار اور عناد کو بیچ دلون مشرکون کے کہ مکہ مین ہین لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ
نہین ایمان لاتے ساتھہ قرآن کے یہانتک کہ دیکھین وہ عذاب دردناک کو دُنیا مین جیسے پہلے اُنہون نے دیکھا تھا یا
قیامت مین فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ پس آوے اُنکو عذاب ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون وقت آنے اُسکے کا
فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ پس کہینگے کیا ہم ہین ڈھیل دیے گئے یعنے آیا ہمکو مہلت دین تو کہ ہم ایمان لاوین أَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُونَ کیا پس عذاب ہمارے کو جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین برسا ہمپر پتھر اور لا ہم پر عذاب اور حال اُنکا وقت
دیکھنے عذاب کے ڈھیل مانگینگے أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ کہا پس دیکھا تو نے اگر فائدہ دین ہم اُنکو کتنے برس اور
جلائے رکھین ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ پھر آوے اُنکے پاس جو کچھہ کہ تھے وعدہ دیئے جاتے عذاب سے مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم
مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا اُنسے عذاب وہ جو تھے اُس سے فائدہ دیئے جاتے یعنے فائدہ مندی مین
اور نعمتین دنیا کی عذاب الہی کو دور نکرینگے کشاف مین ہے کہ میمون بن مہران حسن بصری رح کے دیدار کا مشتاق تھا
ایکدن طواف کعبہ مین پاکر کہا کہ اے شیخ کچھہ مجھکو پند دے شیخ نے یہہ آیت پڑھی کہ ما اغنی عنہم ما کانوا یمتعون میمون نے
کہا نصیحت دی اور بات تمام کی **بیت** جہان فانی سے مت لگا دل کہ ہے یہہ آفت سراب و باطل فقط ہے دھوکا
نہ کچھہ حقیقت نہ کچھہ ثبات اور نہ کچھہ بقا ہے وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ذِكْرَىٰ اور نہین ہلاک کی
ہمنے کوئی بستی مگر واسطے اہل اُسکے کے ڈرانیوالے تھے واسطے پند دینے کے یعنے پہلے پیغمبر بھیجے تو کہ اُنکو دعوت طرف حق
کے کرین اور عذاب سے ڈراوین اور جب اُنھون نے نہ ایمان قبول کیا اور انکار اور عناد سے نہ عدول کیا سزاوار عذاب کے
ہوئے وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ اور نہین ہم ظلم کرنے والے کہ پہلے ڈرانے سے کسیکو ہلاک کرین موضح مین ہے کہ قریش کہتے تھے
دیو ریش نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے اُنکے رد کلام مین حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ
الشَّيَاطِينُ اور نہین اُترے ساتھہ قرآن کے شیطان وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ اور نہین لائق واسطے اُنکے اتارنا اُسکا

ہین اور اوقات اپنی بیہودہ پن مین کھوتے ہین کہین تشبیہین ڈھونڈھتے ہین راہین کہین مناسبتین تلاش
کرتے بطرز گمراہی کسیکی مدح کہتے ہین اور حال آنکہ وہ مستحق ذم کے ہوتا ہے اور کسیکی ذم کرتے ہین اور وہ لائق
مدح کے ہوتا ہے اور واہی تباہی بُرے بکتے ہین وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ اور یہہ کہ وہ کہتے ہین جو کچھہ کہ نہین
کرتے یعنے فسق نہین کیا اور اپنے پر گواہی آپ دیتے ہین اور پیغام سلام کسیکو نہین بہیجا اور اقرار کرتے ہین
بیت کبھی کہتے ہین اسکے وصل مین ہم ہین محو رہتے ہین کھوئے ہجر کا غم ٭ کبھی کہتے ہین میرا اسنے پیغام
دیا وہ بدزبان ہے صد دشنام اسیطرح کے ہزارون مضمون جو واقع مین نہین ہین باندھہ دیتے ہین لکھا ہے
کہ بعد نزول اس آیت کے حسان اور ابن رواحہ اور شعراء صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت کی خدمت شریف مین
حاضر ہو کر کہنے لگے کہ حق تعالی جانتا ہے کہ ہم شاعر ہین ابن رواحہ نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اس وصف پر
مرون آپ نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے تلوار سے اور زبان سے جو شعر کہ تم ہجو کفار مین کہتے ہو وہ تیر سے
سخت تر انپر لگتا ہے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ شاعر پیروی کئے گئے سفہا کے
ہین اور دشت گمراہی اور تباہی مین سرگردان ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے نعت کہے اور کفار کی مذمت وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا اور یاد کیا اللہ تعالی کو اپنے شعرون مین
بہت یعنے اکثر تحمید اور توحید نظم کی اور مضمون طاعت کرنے کی اور غفلت سے نکلنے کی باندھے وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا اور بدلا لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کئے گئے تھے ساتھہ ہجو کے یعنے کفار کے بنائے ہوئے ہجو کفار ہی
پر دہال دے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای حسان مشرکون سے مت اندیشہ کر تحقیق جبرئیل ساتھہ
تیرے ہی سمجھہ لیجئے کہ کفار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن بناتے تھے اور شعرا وہان کے شاعر ٹہراتے تھے
آیت سابق مین مذمت کاہنون کی بیان کی اور ان آیتون مین ذمایم شاعرون کے ارشاد کئے اور جو کاہن سب
کافر تھے مذمت کسیکو مستثنی نکیا اور شاعرون مین مسلمان تھے پس انکو بواسطہ صلاح اور عمل اور صدق
ایمان کے بحر والشعراء یتبعهم الغاوون سے نکال کر ساحل امان الا الذین امنوا وعملوا الصالحات پر پہنچا کر تحت ذکروا اللہ
کثیرا بیٹھایا **بیت** شاعرونکو گرچہ غاوی حق نے قرآن مین کہا ٭ لیک ظاہر متصل اسکے ہے استثنا بیرا
وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ اور شتاب جانینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے ہین ساتھہ کفر اور افترا
اور نسبت شعر کی طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ بعد مرنیکے کون سے پھرنے کی جگہہ پھر جاوینگے یعنے مکان
بازگشت انکا دوزخ ہوگا سمجھہ لیجئے کہ بعد ذکر کفار اور فساق کے جزا اور سزا انکی بیان کی کہ جگہہ جانے انکی کی
آتش جہنم ہے بحر مواج مین ہے کہ اس آیت مین تہدید جامع ہے کیونکہ جو گناہ ہے اپنے نفس پر ظلم ہے اور جریمہ ہے
ستم ہے **بیت** وعید ظالمان اسمین بیان ہے ٭ مآل کافران اس سے عیان ہے کوئی چیز اس

تو کہ تم سینکو فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا پس جب آیا موسی نزدیک آگ کے دیکھا کہ درخت
سبز سے آتش رخشندہ ہے پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا ہے جو کوئی بیچ آگ کے ہے یعنی فرشتے اس بقعہ مبارک
کے یا جو کوئی بیچ طلب آتش کے ہے یعنی موسی علیہ السلام اور جو کوئی کہ گرد اُس آتش کے ہے یعنی ملائکہ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور کہہ کہ پاک ہے اللہ پروردگار عالموں کا تشبیہ سے لکھا ہے کہ موسے علی نبینا وعلیہ السلام نے
یہہ آواز سنی کہا کہ پکارنے والا کون ہے پھر آواز آئی کہ يَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اے موسے تحقیق
پکارنیوالا میں ہوں اللہ غالب حکم کرنیوالا ساتھہ صواب کے وَأَلْقِ عَصَاكَ اور ڈالدے عصا اپنا موسے علی
نبینا وعلیہ السلام نے عصا ڈال دیا اُسیدم سانپ بنکر ہر طرف دوڑنے لگا فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ
پس جس وقت دیکھا موسے نے عصا کو کہ حرکت کرتا ہے باضطراب اور ادہر اودہر دوڑتا ہے شتاب گویا کہ وہ
سانپ ہے باریک تیز رو سمجھہ لیجیئے کہ اول سانپ پتلا تھا آخر اژدہا ہو گیا تفسیر ابو اللیث میں ہے کہ وہان
وادی مقدس میں مار باریک تھا فرعون کے یہان اژدہائے بزرگ ہو گیا غرض ہر شکل کہ موسی علی نبینا و
علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ پھر گیا درالحال کہ پیٹھہ پھیرنے والا تھا اور بھاگنے والا
اُسکے ڈر سے اور نہ پیچھے پھرا پھر آواز آئی کہ يَا مُوسَى لَا تَخَفْ اے موسے مت ڈر سو مجھہ سے إِنِّي لَا
يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ۝ تحقیق میں ہوں نہیں ڈرتے میرے پاس پیغمبر یعنے اُنکو نزدیک میرے
بدی نہیں جس سے ڈریں ڈرنا ستمگارون کو چاہیئے إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ
مگر جو کوئی ظلم کرے پھر بدل ڈالے اور اُسکی جگہہ بجالاوے نیکی پیچھے برائی کے یعنے توبہ کرے بعد گناہ کے
پس تحقیق میں بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو ہوں مہربان ہوں اُنپر وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ
غَيْرِ سُوءٍ اور داخل کر ہاتھہ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے تو کہ نکلے سفید چمکتا بغیر برائی کے یعنے مرض برص سے
پس موسے علی نبینا وعلیہ السلام نے ہاتھہ گریبان میں ڈالکر نورانی چمکتا نکالا آواز آئی کہ یہہ دو معجزے ظاہر کر
فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ بیچ نو معجزون کے جو تیرے واسطے ہیں اور جا رسول ہو کر طرف فرعون اور قوم
اُسکے کے إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ تحقیق وہ ہیں قوم باہر نکلے ہوئے حکم ہمارے سے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ پس جب آئیں فرعون اور قوم اُسکے کے پاس نشانیان قدرت ہمارے
کی اور دلیلیں رسالت موسی کی دکھلانیں والیں اور روشن اور ہویدا کہنے لگی یہہ جادو ہے ظاہر یعنے جانتے
ہیں کہ یہہ سحر ہے وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا اور انکار کیا ساتھہ اُن معجزون کے اور یقین جان
لیا تھا اُنکو جیون اُنکے نے کہ یہہ معجزے اللہ کی طرف سے ہیں جادو نہیں ہیں اور انکار کیا از روئے ظلم اور تکبر کے
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا کہ دنیا میں پانی میں غرق ہوئے

باوے تو کبوتر کہتا ہے سبحان ربی الاعلی ملأ سمائہ وارضہ سنگ خوار کہ مرغ خطا دار ہے بیابان بے آب مین
ہوتا ہے کہتا ہے جو خاموش ہو سلامت رہے طوطی کہتی ہے وائے ہے اوسپر کہ مطلوب اور مقصود جسکا دنیا ہو
باز کہتا ہے سبحان ربی العظیم وبحمدہ لنوز کہتا ہے استغفار کرو ای گنہگارو چیل کہتی ہے کل شئی ہالک الا وجہہ
ہزار داستان کہتا ہے سبحان اللہ الخالق الدائم کرطا کہتا ہے لعنت ہے عشار پر اور وسیط میں باسناد منقول ہے ابن
عمر رض سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خروس کیا آواز کرتا ہے فرمایا کہتا ہے اذکروا اللہ یا اہل
الغافلون اور یہہ بھی اسمین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ چکاوک اپنے صفیر مین کہتا ہے بار خدایا لعنت کر
اوپر دشمن محمد کے اور دشمن آل محمد کے اور تیتر کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور مینا کہتی ہے بار خدایا
تجھ سے قوت روز بروز چاہتی ہوں یا رازق الغرض جاننا زبان مرغوں کی معجزہ سلیمان علیہ السلام کا تھا اس سبب
سے فرمایا کہ سکھائے گئے ہیں ہم بولی طیور کی وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اور دئے گئے ہیں ہم ہر چیز سے کہ جسکی
احتیاج ہے ہمکو اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ تحقیق یہہ البتہ وہی ہے بزرگی ظاہر کہ کسی پر چھپی نہیں لکھا ہے کہ
سلیمان علیہ السلام کا ایسا تخت تھا کہ کسی بادشاہ کا نتھا سو صنع میں ہے کہ داہنی طرف تخت کے دو لاکھ کرسیاں
بچھی رہتی تھیں اونپر امرا آدمیوں کے بیٹھتے تھے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیاں بچھی رہتی تھیں اونپر شرفا
جنوں کے بیٹھتے تھے اور جانب دست راست سلیمان علیہ السلام کے پینتیس منبر رکھے ہوئے تھے اونپر علمائے
انس بیٹھتے تھے اور جانب دست چپ انکے پینتیس منبر رکھے رہتے تھے اونپر فضلا جن بیٹھتے تھے اور یہہ تمام علما فضلا
سخن حق کہتے تھے اور سب جن اور انس کرسیوں پر بیٹھے سنتے تھے اور سلیمان تخت پر ہوتے تھے اور طیور ہوا پر
پر کھولے برابر برابر سایہ کرتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ اور اکٹھے کئے گئے
واسطے سلیمان کے لشکر اسکے جنوں سے اور آدمیوں سے اور پرند جانوروں سے پس وہ لشکر چلائے جاتے تھے وقت
سیر انکے کے باشتل کھڑے کئے جاتے تھے ضبط ربط انکا ایسا تھا کہ کوئی اپنے مقام سے چل بچل نہیں ہوتا
تھا اور باوجود اس کثرت کے لشکر برہم درہم نہیں ہوتا تھا کشاف مین ہے کہ لشکرگاہ انکا سو فرسنگ لنبا سو فرسنگ
چکلا تھا پچیس فرسنگ مین لشکر آدمیوں کا پچیس مین طیور پچیس مین وحوش اور آپکے واسطے بساط رہا کرتے ہوئے تھے ایک
فرسنگ کا طول ایک فرسنگ کا عرض تھا ریشم کے تخت انکا درمیان مین اسکے رکھا ہوتا تھا اور اکابر اور اشراف
کرسیوں پر گرد تخت کے بیٹھے ہوتے تھے اور باؤ اسکو اور اکر ایک مہینے کا راہ ایک دن مین پہنچاتے تھے ایک دن
ولایت شام سے یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ یہان تک کہ جب آئے اوپر میدان
چیونٹیوں کے قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑے نے کہ اسکا منذرہ نام تھا یا طلاحتہ یا ملاحتہ یا خرمی اور دو بازو
تھے اسکے اور برابر مرغ کے تھے یا بکری کے یا بھیڑئے کے اور اس میدان کے سب چیونٹیوں کے سردار تھے سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھکر بلندی پر

کو ساتھ حواس خمسہ کے اور باقی وقتہ سالک راہ اسرار دان پر کہ زبان مرغان ہو اعشق جانتا ہے ادنی تامل سے ظاہر ہے
بیت جسنے دیکھا نہین سلیمان کو نہ سمجھے کیا وہ زبان مرغان کو نہ لکھا ہے کہ اسی سفر مین میدان بے آب مین
پہنچے وقت نماز کا آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین پانی نہ ملا اور پانی بتانیوالا لشکر کا ہدہد تھا اسکو بلایا نہ
پایا العصون نے کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے اور پرندے اوپر پرون سے سایہ کیے کہ ناگاہ روزن ہو گیا آفتاب
آپ پر چمک گیا نظر اٹھا کر دیکھا تو مقام ہدہد کا خالی تھا تلاش کرنے لگے وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ
اور خبر لی پرندون جانورون کی ہدہد انہین تھا پس کہا کیا ہے مجھکو کہ جھمگھٹ مین مرغون کے نہین دیکھتا مین ہدہد کو
کیا میری نگاہ نہین پڑتی اسپر أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ یا ہے وہی غائبون سے جمگھٹ مین لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا
أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ البتہ عذاب کرونگا مین اسکو واسطے ادب دینے کے اور مصلحت کے
عذاب سخت کہ پر اکھیڑ ڈالونگا یا دھوپ مین کھڑا کرونگا یا اسمین اور جفت اسکے مین جدائی کا حکم کرونگا یا پنجرے مین
ساتھ ضد اسکے کے قید کردونگا یا اپنی خدمت سے دور کرونگا یا ذبح کرونگا مین اسکو کہ اور مرغ ڈر جاوین یا لاویگا میرے پاس
دلیل ظاہر اور عذر معقول کہ کس واسطے چلا گیا ہے سمجھ لیجئے کہ یہان کئی خدشے ہین اول یہہ ہے کہ لام قسمیہ ہے اور
لانا ہدہد کا حجت یقینی تھا پھر قسم کسطرح کھائے جواب اسکا یہہ ہے کہ او واسطے ایک کے ان امور ثلثہ سے ہے نہ ہر واحد کے اور خدشہ دوسرا
یہہ ہے کہ پرندہ غیر مکلف ہے وعید اسکی کیا معنی رکھتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ تعذیب بہائم اور طیور کے واسطے مصلحت انکے کے آئی
ہے چنانچہ کتے کو مارنا واسطے تعلیم شکار کے اور گھوڑے کو کوڑا لگانا وقت شرارت کے اور انکھین باندھنی اور بھوکھا رکھنا باز کا
بجہت شکار درست ہے فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ پس دیر کی ہدہد نے تھوڑی سے اور پھر آیا سلیمان علیہ السلام غصہ ملامت کرنے لگے
فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ پس کہا ہدہد نے کہ احاطہ کیا مین نے اور دیکھا اس جگہہ کو کہ نہین
احاطہ کیا اور دیکھا تمنے اسکو اور لایا ہون مین تمھارے پاس شہر سبا سے کچھ خبر تحقیق اور وہ یہہ ہے کہ ایک ہدہد اس
ولایت کا ہوا مجھ سے ملا اسنے بیان کی وہان کے بادشاہ کی عظمت اور خوبی بیان کی مین مشتاق اسکے دیکھنے کا ہوا
پس گیا اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ بادشاہ وہانکا کون ہے اور دین اسکا اور اسکے رعیت کا کیا ہے
ہدہد نے کہا إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ تحقیق پائی مین نے ایک عورت کہ بادشاہی
کرتی ہے انکی جو ملک سبا مین رہتے ہین نام اسکا بلقیس ہے مان اسکی پری باپ آدمی ہے اور دی گئی ہے اسکو
ہر چیز سے کہ بادشاہون کو درکار ہے اور واسطے اسکے ایک تخت ہے بڑا بہ نسبت اسکی اور اور بادشاہون کی لکھا ہے
کہ تیس گز عرض اور تیس گز طول مین تھا یا اسی گز عرض اور اسی گز طول رکھتا تھا سونے چاندی کا بنا ہوا جواہر جڑا ہوا
وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ پایا مین نے اسکو اور قوم اسکی کو کہ جہل سے سجدہ کرتے ہین واسطے سورج
کے سوا اللہ کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ اور زینت دی ہے واسطے انکے شیطان نے اعمال انکے کو فَصَدَّهُمْ عَنِ

السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ پس بند کیا ہے شیطان نے انکو راہ راست سے پس وہ نہیں راہ پاتے اَلَّا يَسْجُدُوا
لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ کہ سجدہ کرین واسطے اللہ کے جو نکالتا ہے چھپی چیزون کو بیچ
آسمانون کے اور زمین کے یعنے قطرات آسمان سے برساتا ہے نباتات زمین سے اگاتا ہے وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ
وَمَا تُعْلِنُونَ اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم دلو مین اور جو ظاہر کرتے ہو زبانون سے اور ما یخفون و یعلنون ساتھ صیغہ
غائب کے بھی قرات ہے یعنے جو چھپاتے ہین بندے اور جو ظاہر کرتے ہین اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩
اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا وہ عرش جو محیط ہے کرسی کو اور کرسی محیط ہے تمام آسمانون اور
زمینون کو پس برائی کو عرش خدا کے عرش بلقیس کب پہنچا ہے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
سمجھ لیجئے کہ یہہ سجدہ آٹھوان ہے بقول امام اعظم رح اور نوان ہے بقول امام شافعی رح فتوحات مین اسکو سجدہ سرخفی
کہا ہے اور موضع سجود مین اختلاف ہے بعضے وما تعلنون پر سجدہ کرتے ہین اور بعضے عظیم پر لکہا ہے کہ جب
ہدہد نے یہہ احوال بیان کیا قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ کہا سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے
شتاب ہے کہ دیکھینگے ہم آیا سچ کہا تو نے یا ہے تو جھوٹون سے سوال ام کذبت احصر تھا بڑا اکرام کنت من الکاذبین
کیون فرمایا جواب بطریق کنایت کذب اسکا بیان کیا کہ ابلغ ہے تصریح سے پس نامہ لکھا اور کہا اِذْهَبْ
بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ لیجا مکتوب میرا یہہ پس ڈال دے اسکو طرف انکے پھر منہہ
پھیر انسے اور ایک گوشہ مین بیٹھ کر تجسس کر پس دیکھ ساتھ کس چیز کے رجوع کرتے ہین اور آپس مین ایک دوسرے
سے مشورہ کر کر کیا جواب دیتے ہین سمجھ لیجئے کہ بلقیس شراحیل بن مالک کی بیٹی تھی پری سے کہ بادشاہ
یمن کا تھا بعد باپ کے تخت نشین ہوئی اسکے ننہیال والی جنون نے مدد کر کر تخت عظیم بنا دیا وہ اور قوم اسکی آفتاب
پرست تھی جب ہدہد نے اسکی خبر آکر سلیمان علیہ السلام کو سنائی اور نامہ انکا لیکر منقار مین گیا بلقیس تخت پر
بیٹھی تھی اور ارکان دولت حاضر تھے زیر تخت سے پرواز کر کر بلندی پر جا نامہ تخت پر گرا دیا لوگون نے اسکا پروانہ
کرنا اور نامہ گرانا دیکھا اور اشتہر یہہ ہے کہ بلقیس خلوت گاہ مین تکیہ لگائے دروازے بند کئے لیٹی تھی ہدہد
نے روزن در سے جا کر نامہ اسکے سینہ پر ڈال دیا اسنے چونک کر نامہ اٹھا کر پڑھا پھر نامہ ہاتھ مین لئے باہر نکل
آئی اور ارکان دولت کو بلا کر انکی طرف متوجہ ہو کر قَالَتْ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ کہا ہے سردارو تحقیق
ڈالا گیا ہے طرف میرے مکتوب بزرگ سمجھ لیجئے کہ نامہ کو بزرگ واسطے بھیجنے والے کے کہا کہ پیغمبر بزرگ تھے
یا بسبب لانے والیکے کہا کہ ہدہد تھا اور یہہ معاملہ عجیب الشان ہے یا واسطے اسکے کہا کہ مہر لگی تھی امام قشیری نے
کہا ہے کہ بزرگ اس سبب سے کہا کہ اسمین طمع ملک کی نہتی بلکہ دعوت طرف مالک الملک کے تھی بیت پیوند ہوئے لگا
ہوی ہے تخم دلمین اثر کا بوئی ہے بعضون نے کہا ہے کہ مضمون نامہ شروع بنام خدا تھا اسواسطے بزرگترین نامو تھا ہو

بیت آغاز مین جسکے تیرا ہو نام نہ نامہ ہے وہی بزرگ انجام نہ العقدہ بلقیس نے کہا کہ ایک نامہ میرے
پاس آیا ہے ارکان دولت نے پوچھا کہ کس کے طرف سے آیا ہے کہا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ تحقیق وہ سلیمان کی
طرف سے ہے اور تحقیق مضمون اسکا یہہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ شروع
کرتا ہون ساتھ نام اللہ مہربان بخشنے والے کے یہہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر
جب اہل قوم نے مضمون نامہ کا معلوم کیا اور دیکھا کہ باوجود قلت الفاظ کے کثرت معانی پر دال ہے سراسیمہ اور
پریشان حال ہوئے قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ کہا بلقیس نے ای سردارو جواب دو مجھکو بیچ
اس کام میرے کے اور جو میرے حق مین صلاح اور صواب ہو بتاؤ لکھا ہے کہ وہ ارکان مملکت کے تین سو تیرہ تھے کہ ہر ایک
دس ہزار سپاہ کا سردار تھا مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ نہین ہو مین قطع کرنے اور فیصل کرنے کیکام
کو یہانتک کہ حاضر ہو تم میرے پاس یعنے بے مشورہ تمہارے کوئی کام نہین کرتے ہین قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ
وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ کہا انہون نے ہم صاحب قوت کے ہین اور صاحب جنگ سخت کے ہین یعنے بہادر بھی
ہین اور لشکر بھی رکھتے ہین وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ اور حکم طرف تیرے ہی یا کام حوالہ تیرے
ہے اور عقل تیری پس دیکھ تو کیا حکم کرتی ہی مقاتلہ سے اور مصالحہ سے بیت جنگ کر یا صلح ہم ہمراہ
ہین ہو تیرے تابع ہر طرح ای ماہ ہین جب بلقیس نے سمجھا کہ یہہ میل طرف جنگ کے رکھتے ہین پسند
نہ کیا اور کہا کہ لڑنا صلاح نہین کیونکہ لڑائی مین اگر وہ غالب آئے مال اور ملک ہمارا تلف ہو جاویگا چنانچہ حق
تعالی فرماتا ہے کہ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جسوقت
کہ داخل ہوتے ہین کسی شہر مین کہ اسکو ساتھ قہر کے تصرف مین لاوین خراب کرتے ہین اسکو اور کرتے ہین عزت
والون اسکے کو ذلیل لوٹ کر اور قید کر کر وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ اور اسیطرح یہہ بھی کرینگے یا اسیطرح کرتے ہین
کام انکا ہی ہے عادت انکی ایسی ہی ہے اور یہہ بہ تاکید ہے قول اول کے اور ہو سکتا ہے کہ کلام حق ہو واسطے
تصدیق کلام سابق کے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ اور تحقیق مین بھیجنے والی
ہون طرف سلیمان اور قوم اسکے کے تحفہ کہ مقدمہ صلح ہے پس دیکھتی ہون کہ وہان سے ساتھ کس چیز کے پھر
آوینگے بھیجے ہوئے اگر تحفہ میرا قبول کیا تو بادشاہ ہے اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہے کہ پانچ سو غلامونکو لباس
لونڈیونکا پہنا کر اور پانچ سو لونڈیون پر پوشاک غلامون کے سج کر اور ہزار خشت زرین اور تاج در و یاقوت جڑا اور
مشک اور عنبر اور صندوق در ناسفتہ سے اور مہرہ کج سفتہ سے بھر اتیار کر کر منذر بن عمرو کو دیکر اور اشراف
قوم اسکے ہمراہ کر کر روانہ کیا اور کہہ دیا کہ ای منذر اگر وہ چشم غضب سے تجھے دیکھے تو سمجھ جائیو کہ وہ بادشاہ ہے اس سے
مت ڈریو اور اگر نرمی اور خوش خوئی اور شگفتہ روئی سے کلام فرماوے تو جانیو کہ پیغمبر ہے اور دلیل اسکی

پیغمبری کی اور یہہ ہے کہ غلاموں اور لونڈیوں میں فرق کرے اور گوہر ناسفتہ میں سوراخ کرے اور مہرۂ کج سفتہ کو پرو دے سنذر رخصت ہوکر چلا اور ہدہد نے یہہ سب باتین سنکر وہان سے پرواز کر کر حضرت سلیمان کے پاس آکر عرض کردی سلیمان علیہ السلام نے جنونکو فرمایا کہ خشت زرین تیار کرو اور میدان مین کہ سات فرسخ کا طول رکھتا ہو بچھا دو انھون نے موافق حکم کے فرش کردیا پھر سنذر کے آنیکے دن سواریان بحری اور بری گرد میدان مین کھڑی کین اور آدمیون کے اور پریون کے اور دیون کے اور سباع کے اور وحوش کے اور ہوام کے جدے جدے پرے باندھے اور مرغون کو ہوا پر پرسے پر ملائے کھڑا کیا **بیت** یہہ ہے آراستگی دیدۂ خلق سے باہر نہ جو مجلس ہو تو ایسی ہو جو محفل ہو تو ایسی ہو نہ سنذر کنارے میدان کے پہنچ کروہ فرش اور لشکر دیکھکر اپنے تحفون سے شرمندہ ہوا جب تخت کے پاس پہنچا آپ نے دیکھکر شگفتہ روئی سے تبسم کیا اور احوال پوچھہ حکم فرمایا کہ صندوق لاؤ جسمین گوہر ناسفتہ اور مہرۂ کج سفتہ تھے ہین پھر دیمک کو کہا کہ گوہر ناسفتہ مین سوراخ کردے اور کیڑے کو کہا کہ دھاگا منہہ مین لیکر سوراخ مہرۂ کج سفتہ مین سے نکل جاوے دونو حکم بجالائے پھر پانی منگوایا اور لونڈیون اور غلامون کو فرمایا کہ منہہ دہوکر غبار راہ سے پاک ہو غلامون نے منہہ دہویا اور لونڈیون نے پانی ایک ہاتھہ سے دوسرے پر ڈالا اسی نکتہ سے درمیان انکے امتیاز فرمایا اور تحفہ انکار دکیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ پس جب آیا ایلچی بلقیس کا سلیمان کے پاس اور تحفے لایا کہا سلیمان نے کیا تم مدد دیتے ہو مجھکو ساتھہ مال کے اور حال آنکہ میرے پاس تم سب سے زیادہ ہے فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ پس جو کچھہ کہ دیا ہے مجھکو اللہ نے ملک اور نبوت اور علم سے بہتر ہے اس چیز سے کہ دیا تمکو مال اسباب دنیا کے سے بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ بلکہ بھیجین ساتھہ تحفہ اپنے کے خوشی ہوتی ہو اور ناز کرتے ہو کیونکہ سوا زندگانی دنیا کے گذرگاہ نگاہ ہمت تمھاری کے نہین ہے دنیا ہے جیفہ طلب اسکی سگان کو چاہئے اور بہروسا زندگی پر غافلان کو چاہئے ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ای ایلچی پھر جا طرف بلقیس اور قوم اسکے کے اور کہہ کہ آؤ اور اگر نہ آؤ گے پس البتہ آوینگے ہم انپر ساتھہ ایسے لشکرون کے کہ نہ مقابلہ کی طاقت ہوسکے واسطے انکے ساتھہ ان لشکرون کے اور البتہ نکال دیوینگے ہم انکو شہر سبا سے در الحال کہ بے عزت بے حرمت ہوینگے اور وہ رسوا ہونگے اور قید ہونگے سنذر گیا اور سب احوال کہا بلقیس تیاری کر کر تخت اپنا مکان مضبوط مین رکھہ قفل لگا کنجی ساتھہ لے چوکیدار بٹھا مع لشکر پایۂ تخت سلیمان علیہ السلام کی طرف چلے دیوؤن نے اندیشہ کیا کہ سلیمان علیہ السلام انکا حسن اور جمال دیکھکر اگر اسی بیاہ کر لینگے تو وہ پوشیدہ باتین ہماری بتاوے گے اور ہمین تنگ کرینگی انکے آنے سے پہلے ہی جو کچھہ عیوب انکے بیان کر دین کہ دل آپکا ادرھر ہوجاوے پس اشراف جن نے تخت پاس کھڑے ہوکر عرض کیا

کہ بلقیس کے عقل مین قصور ہے اور باتین چھوٹی ہین اور پاؤن اسکے مثل سم گدھے کے ہین انگلیان نہین
ہین سلیمان علیہ السلام سنکر متفکر ہوئے پہلے چاہا کہ اسکی عقل کو آزماوین قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا
قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ کہا حضرت سلیمان نے اے سردارو کون تم مین سے لے آتا ہے میرے پاس تخت اسکے
کو پہلے اس سے کہ آوے میرے پاس مسلمان ہوکر کیونکہ جب ایمان لے آویگی تو اسکا تخت لینا روا نہین
بے اجازت اسکے اور غرض انکی یہہ تھی کہ تغیر و تنکر پوچھین کہ یہہ تخت تیرا ہے یا نہین اور اسکے جوابین اسکی عقل
آزماوین قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ کہا ایک دیو پلید ناخوش نے جنونین
سے کہ ذکوان یا صخر نام اسکا تھا مین لے آؤنگا تمھارے پاس اسکو پہلے اس سے کہ اٹھو تم جگہہ اپنی سے
یعنی مجلس حکومت سے اور آپ دوپہر کو اٹھتے تھے وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ اور تحقیق مین اوپر اٹھانے
اس تخت کے البتہ زور اور ہون یا امانت یعنے جواہر مین اسکی خیانت نکرونگا یا بامانت تمھارے پاس
پہنچادونگا سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اس سے جلد تر مین چاہتا ہون کہ آجاوے قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ
مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ کہا اس شخص نے کہ نزدیک اسکے علم تھا کتاب کا مین لے آونگا
تمھارے پاس تخت بلقیس کو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمھارے نظر تمھاری یعنی تم کسی چیز کو دیکھو اس سے نظر
نہین پلٹاؤگے کہ حاضر کردونگا سمجھہ لیجیے کہ وہ شخص خضر علیہ السلام تھے یا فرشتہ جو موید سلیمان کا تھا یا جبرئیل علیہ السلام
یا ملک موکل دفتر مقادیر ایک مرد کہ مستجاب الدعوات تھا نام اسکا ملیخا یا ذو النون یا اسطوع تھا یا ضبہ تھا کہ
ابو القبیلہ ہے تیسیر مین ہے کہ بنو ضبہ ادعا کرتے ہین کہ علم کتاب ہمارے باپ کو تھا عندہ علم الکتاب اسکے
حق مین ہے اور اشہر یہہ ہے کہ آصف بن برخیا وزیر سلیمان علیہ السلام کا تھا اسم اعظم اسکو یاد تھا سلیمان علیہ
السلام نے اجازت دی وہ سجدہ مین گیا اور کہا یا حی یا قیوم کہ زبان عبری مین اہیا اشراہیا ہے اور بعضے کہتے
ہین یا ذا الجلال و الاکرام کہا بہر تقدیر جو دعا کی تخت بلقیس کا زمین کے اندر اگر آگے تخت سلیمان کے نکل آیا
وسیط مین ہے کہ حق تعالی نے وہان اسکو عدم کیا یہان ایجاد فرمایا فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَٰذَا مِنْ
فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ پس جسوقت دیکھا سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے تخت کو ٹھہرا ہوا نزدیک
اپنے کہا یہہ کرامت فضل پروردگار میرے کے سے ہے تو کہ آزماوے مجھکو بیچ مثل انکا مونکے آیا شکر کرتا ہون مین یا
ناشکری کرتا ہون وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ اور جو کوئی شکر کرے نعمت خدا کا سو اسکے نہین کہ شکر کرتا
ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ شکر سے نعمت ہمیشہ رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ
اور جو ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہ ہے شکر گذاری سے اور ناشکری سے لوگون کے کرم کرنیوالا ہے ساتھ انعام
کے اوپر مستحقون کے قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا کہا سلیمان علی نبینا علیہ السلام نے نا پہچان کرو واسطے بلقیس کے تخت اسکا

یعنی شکل اسکی بدل ڈالو اسطرح کہ بالاخانے کا تہ خانہ کردو اور تہ خانہ کا بالاخانہ بنادو یا جواہر اور روشن پر لگادو یعنی
اخضر کو رکھو بجائے احمر احمر کو رکھو بجائے اخضر ابیض کو اصفر کے جا لگادو بالعکس یعنی معاملہ بنادو ننظر اتہتدی
ام تکون من الذین لایھتدون کہ دیکھین ہم بعد سوال کے وہ آیا راہ پاتی ہے اور پہچانتی ہے اپنے تخت کو یا ہوتی
ہے ان لوگون سے کہ نہین راہ پاتے اور نہین پہچانتے سوال ام لم تہتد مختصر کیونہ کہا کہ ثریا کرام تکون من الذین
لایھتدون کہا جواب بہہ بطریق کنایت فرمایا اور کنایت ابلغ ہے تصریح سے سوال الذین لایھتدون صفت
جماعت ذکور ہے اور بلقیس اُنثی تھے جواب بطریق وکانت من القانتین باب تغلیب سے ہے فلما جاءت
قیل اھکذا عرشک پس جب آگئے بلقیس نزدیک حضرت سلیمان کے اور تخت اسکا سامھنے رکھا تھا کہا گیا
اسکو کیا اسیطرح کا ہے تخت تیرا قالت کانہ ھو کہا اسنے گویا کہ یہہ وہی ہے یقینی نکہا کہ یہہ وہی ہے اسواسطے
کہ احتمال تھا کہ مثل اسکے اور ہو اور یہہ کمال عقل اسکی تھی پھر کہا واوتینا العلم من قبلھا وکنا مسلمین اور دی
گئی تھی ہم علم اور کمال قدرت ایزد سبحان کے اور صحت نبوت سلیمان کے پہلے اس معجزہ سے اور ہوی تھی ہم مسلمان
اور گردن رکھنے والے حکم اسکے پر وصدھا ماکانت تعبد من دون اللہ اور بند کیا اللہ نے بلقیس کو
توفیق دیکر اس چیز سے کہ عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے یعنے آفتاب پرستی سے انھا کانت من قوم
کافرین تحقیق بلقیس تھی قوم کافرون سے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے واسطے امتحان اسکے ایک محل بنوایا تھا
زمین اسکی سفید شفاف شیشہ کی تھی اور نیچے اسکے نہر لائی تھی اور مچھلیان اسمین تیرتی تھین صحن خانہ
مین تمام پانی ہی پانی نظر آتا تھا وہان تخت اپنا رکھکر بلقیس کو بلایا جب بلقیس دروازے پر اسکے پہنچی
قیل لھا ادخلی الصرح کہا گیا واسطے اسکے کہ داخل ہو محل مین نہ فلما راتہ حسبتہ لجۃ وکشفت
عن ساقیھا پس جسوقت کہ دیکھا صحن محل کو گمان کیا اسکو گہرا پانی اور کھول دیا اور کھینچ لیا دامن جامہ دونون
پنڈلیون اپنے سے تو کہ قدم پانی مین رکھے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ پانون اسکے آدمیون کے ہین قال
انہ صرح ممرد من قواریر کہا حضرت سلیمان نے اے بلقیس دامن مت اٹھا تحقیق یہہ جو تو پانی جانتی
ہے صحن محل ہے بنا ہوا شیشے سے قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین

کہا بلقیس نے اے آفریدگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا اوپر جان اپنے کے آفتاب پوجکر اور اسلام لائی مین
ساتھ سلیمان کے یعنے انکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے واسطے اللہ پروردگار عالمون کے روایت ہے کہ جب بلقیس
مشرف باسلام ہوئے حضرت سلیمان نے اس سے نکاح کیا اور ملک اسکا اسیکو دیا اور کمال محبت اور الفت
اس سے رکھی تھی ہر مہینے مین اگر تین روز وہان رہتے تھے ایک بیٹا آپ کا اس سے پیدا ہوا اور تین بیٹیان
وجود مین آئی اور انتقال اسکا پہلے حضرت سلیمان سے ہوا اہل ناہل کہتے ہین کہ تشبیہ ہے بدہ توت متفکر کی

اور سبا مدینہ جسد کے اور سلیمان دل کے اور بلقیس نفس کے اور من عندہ علم الکتاب عقل فعال کے اور عرش بلقیس
طبیعت مدینہ کے اسیطرح سب حکایت کی تطبیق سمجھنے والے سمجھتے ہین بہت اشارے کنایہ سمجھتے ہین وہ
جنہین عشق کے لاگ ہے دوستو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ اور البتہ
تحقیق بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اُنکے صالح علیہ السلام کو ساتھ اسکے کہ عبادت کرو اللہ کی پس ناگہان
وہ دو فرقے ہوئے مومن اور کافر جھگڑنے لگے آپسمین اور انکا جھگڑنا سورہ اعراف مین لکھا گیا ہے اور جب کافرون
نے جھگڑنے مین الزام کھایا کہا ای صالح جس عذاب کا وعدہ کرتا ہے ہم سے تو وہ دکھا قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ
بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ کہا حضرت صالح نے ای گروہ میری کیون جلدی کرتے ہو تم ساتھ نزول عذاب کے پہلے
توبہ سے تاخیر کرو اسمین لکھا ہے کہ قوم ثمود کہتے تھے کہ جب عذاب دیکھ لینگے ہم تب توبہ کرینگے حضرت
صالح نے فرمایا کہ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کیون نہین بخشش مانگتے ایمان لاکر اور
توبہ کر کر اللہ تعالی سے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب سے بچو قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ط کہا انھون نے
شگون بد لیا ہمنے ساتھ تیرے اور ساتھ اُن لوگون کے کہ ساتھ تیرے ہین ایمان والے کہ جبسے تو نے دعوت
ہمین کی ہے ہمپر رنج آیا اور جدائی درمیان ہمارے پڑی قَالَ طٰۤئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ ط کہا حضرت صالح نے کہ
شگون بد تمھارا نیک اور بد نزدیک اللہ کے ہے جو حکم ازلی مین لکھ گیا وہ نہین ٹلتا مثنوی لکھا ہے جو
ازل مین نیک و بد ہوتا ہے وہ رافت ٭ نہ دخل اسمین تغیر کا نہ ڈھب اسمین تبدل کا بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ
بلکہ تم ایک قوم ہو گرفتار کئے جاتے ہو اور آزمائے جاتے ہو ساتھ غنا اور فقر کے اور سختی اور آسانی کے وَكَانَ
فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ اور تھے بیچ اس شہر کے کہ جہان صالح علیہ السلام تھے
زمین حجر سے نو شخص سردار قوم کے سے انمین مقدار بن سالف اور مصدع بن دہر تھے کہ اونٹنی کے پانون کاٹنے
مین شریک تھے فساد کرتے تھے بیچ زمین حجر کے ساتھ کفر اور عصیان کے اور نہ اصلاح کرتے تھے اپنے کام مین
جب انھون نے بعد پانون کاٹنے اونٹنی کے وعید عذاب سنا قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ کہا
انھون نے کہ قسم کھاؤ آپسمین ساتھ اللہ کے البتہ شبخون مارینگے ہم صالح کو اور گھر والون اسکے کو یعنے پہلے قسم
کھائی پھر یہہ بات ٹھہرائی ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ پھر البتہ
کہینگے ہم ولیّ وارثون اسکے کے یعنے اگر ہم سے پوچھینگے کہ صالح کو کس نے مار ڈالا کہینگے ہم کہ نہین حاضر تھے ہم وقت
ہلاک اسکے اور اہل اسکے کے یا بیچ موضع ہلاک اسکے اور اہل اسکے کے پس ہمکو کیا خبر ہے اور تحقیق ہم البتہ سچے
ہین وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور مکر کیا انھون نے ایک مکر کہ صالح کو مارین اور وارثون کو
اسکے کہین کہ ہمنے نہ مارا ہے نہ خبردار ہین اور مکر کیا ہمنے بھی ایک مکر کہ جزا مکر کی انکے دی کہ انکے مکر کو سبب ہلاک کا

کبار آپ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین یا اہل قرآن یا عام مسلمان ہین محقق کہتے ہین کہ اسلام ان لوگونکا ہے جنکے
دل سالم ہین تعلقات ماسوی اللہ سے اور سر انکے خالی ہین خیالات دوست سے جو ہو سالم خیال غیر سے دل اہل
اسلام اسکو کہتے ہین اُنپر آج بواسطہ سلام ہے اور کل بیواسطہ ہوگا سلام قولا من رب الرحیم **بیت** جسکو
نہ ہین تیرے کچھہ دو جگ سے کام ہووے اُس پر کیونکہ تیرا یہان وہان سلام ہووے آللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ کیا اللہ
تعالی بہتر ہے یا وہ چیز کہ شریک لاتے ہین کافر یا شریک عاجز بہتر ہین اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً آیا جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اُتارا واسطے تمھارے آسمان سے یا ابر سے پانی فَاَنْۢبَتْنَا
بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ پس اگایا ہمنے ساتھہ اُس پانی کے سمجھہ لیجئے کہ یہان عدول غیبت سے طرف
تکلم کے واسطے تاکید اختصاص فعل کے ساتھہ ذات مبارک اُسکے کے یعنے ہمین قدرت رکھتے ہین اسکی اور
ہم نے اُگائے آب باران سے باغ رونق والے یا باغ کہ دیوارین انکی صاحب خوبی اور خرمے ہین آراستہ اور زیبا
مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا نہ قدرت تھی تمکو یہہ کہ اُگاؤ درختون انکے کو ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ آیا ہے یعنے نہین
کوئی معبود ساتھہ اللہ کے کہ مدد کرے انکامون مین اُسکے کیونکہ وہ خلق و تکوین مین اکیلا ہے منفرد ہے اور یکتا ہے نہ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ بلکہ مشرک ایک قوم ہین کہ پھر جاتے ہین راہ راست سے کہ راہ توحید ہے یا شریک لاتے
ہین اور عدیل اسکا ٹھہراتے ہین پس وہ عدیل بہتر ہے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ
اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا آیا جسنے کیا ہے زمین کو ٹھکانا آدمیونکا اور جانورونکا اور کئین
درمیان زمین کے نہرین اور کئے واسطے استحکام زمین کے پہاڑ کہ اُنمین معادن ہین اور چشمے جاری اور کیا درمیان
دو دریا شور و شیرین کے پردہ کہ آپسمین نہ مل جاوے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ آیا ہے کوئی معبود یعنے نہین ساتھہ
اللہ کے کہ پیدائش مین اُن چیزون کے اسکی مدد کرے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر مشرک نہین جانتے یگانگی اسکی
لازم پیدا کرتے ہین اشتباہ کے اور شریک اسکا بناتے ہین آیا وہ شریک ضعیف انکا بہتر ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ یا وہ کوئی کہ قبول کرتا ہے دعا مضطر کی جسوقت کہ پکارتا ہے اسکو مضطر بیچارے کو کہتے ہین جسکا کوئی
حیلہ وسیلہ نہو سوا حق کے بعضون نے کہا کہ مضطر وہ ہے جسنے دل ہستی اپنے سے اُٹھایا ہو جیسے دریا مین
ڈوبتا ہو یا صحراے لق و دق مین گمرا ہو یا بیمار کہ نا امید اپنی صحت سے ہوا ہو شیخ داؤد بیابانی ایک شخص کی عیادت کو گئے
اُسنے کہا ای شیخ دعا کر کہ مین شفا پاؤن شیخ نے کہا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی دعائے مضطر قبول ہے کیونکہ نیاز تیرا زیادہ
ہے اور اللہ تعالی نیاز بیچارونکا دوست رکھتا ہے **قطعہ** چھوڑ ای رافت تکبر اور ناز بارگاہ حق مین آیا صد نیاز
زاری و عجز اُس جگہہ درکار ہے چشم دریا بار کو وہان بار ہے صرف کر عمر پڑھہ پڑھہ کر نماز فائدہ کیا گر نہین سوز و
گداز چاہیے سوز و گداز عاشقی زاری و عجز و نیاز عاشقی درد اگر تجھہ مین نہتی تو درمان نہی وہ جان دے اسکو کہ جان ہے وہ

چارہ سازی چاہیے تو بیچارہ ہو اُس سے ملنا چاہیے تو آوارہ ہو ہو گا مضطر تو تو وہ آویگا پاس یہ پاس اُسکے ہوئے
ندامت ہو اداس کیونکہ جو مضطر ہوا اور ہوئے ملول نہ کرتا ہے اُسکی دعا اللہ قبول وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور کھول
دیتا ہے برائی اور دفع کرتا ہے اُس سے رنج وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ آیا یہ بہتر ہے یا وہ خدا کہ کرتا ہے
تمکو جانشین زمین کے یعنے مالک اور وارث پہلے لوگوں کے اور زمین پر اُنکے تمھین تصرف دیتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
آیا ہے کون معبود ساتھ اللہ کے کہ اُن کاموں مین اُسکی اعانت کرے یعنے نہین ہے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑا سا
نصیحت پکڑتے ہو یا کم اللہ کو یاد کرتے ہو لکھا ہے کہ مراد قلت سے عدم ہے یعنے پند پذیر نہین ہوتے اور یوں جانا ہوگا
نہین چھوڑتے کیا بات بہتر ہے اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ
الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ وہ کوئی کہ راہ دکھاتا ہے تمکو بیچ اندھیرون جنگل کے اور دریا کے اور
وہ کہ بھیجتا ہے باؤن کو جو خوشخبری دینے والے آگے رحمت اُسکے کے کہ باران ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا ہے کوئی
معبود ساتھ اللہ کے یعنے نہین ہے تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بہت بلند ہے اللہ اُس چیز سے کہ شریک لاتے
ہین کافر کیونکہ قادر خالق پاک ہوتا ہے شرکت عاجز مخلوق کے سے اور آیا ایسا شریک بہتر ہے اَمَّنْ
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یا وہ کہ پہلے بار کرتا ہے پیدایش اور عدم سے وجود مین
لاتا ہے پھر دوبارہ کریگا اُسکو بعد مارنے کے یعنے اُٹھاویگا قیامت کے دن اور وہ کہ رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے
مینہ برساکر اور زمین سے اناج اُگاکر یا ساتھ اسباب آسمانی اور زمینی کے روزی بخشتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
کیا ہے کوئی معبود شریک ساتھ اللہ کے کہ یہ کام کرے قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ
کہ لاؤ دلیل اپنی اوپر اسکے کہ سوا اللہ کے ایسی قدرت رکھتا ہو اگر تم سچے اسبات مین کہ اللہ دوسرا ہے کیونکہ
کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہے اور وہ سوا اللہ کے اور کو ثابت نہین قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے غیب کو
مگر اللہ یعنی جیسی کہ قدرت اُسکی کامل ہے ویسا ہی علم اُسکا ہی شامل ہے بیت نہ یہ قدرت کسیکو
نہ یہ دانش کسیکو ہے یہ اُسکا خاصہ ہے نبی کو نے ولی کو ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور
نہین جانتے مشرک کہ کسوقت اُٹھائے جاوینگے بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بلکہ یعنی بل کی ہین اور لفظ
مین ام کے ہین اور ہر طرح استفہام معنی نفی ہے اور ادارک بہ تشدید دال ہے اصل اُسکی تدارک تھی تے کو دال
بدل کر دال کو دال مین ادغام کیا اور ہمزہ وصلی اوپر لے آئے اور ادرک بوزن اکرم بھی قرأت ہے چنانچہ جلالین
مین ہے یعنے نہ پہنچا اور نہ کامل ہوا علم انکا بیچ آخرت کے یعنے وقوع آخرت مین خوب نہ سمجھے بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ
مِّنْهَا بلکہ وہ بیچ شک کے ہین وقوع اُسکے سے بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ بلکہ وہ آخرت سے اندھے ہین

یعنے دیدہ دل انکی دلیلیں بعث اور حشر کی نہیں دیکھتے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَإِنَّا لَمُخْرَجُونَ
اور کہا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے کہا جسوقت ہو جاوینگے ہم مٹے اور باپ ہمارے بھی خاک ہو جاوینگے کیا
ہم البتہ نکالے جاوینگے قبرون سے یا لانے جاوینگے تنگی فنا سے فراخی حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا
نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ البتہ تحقیق وعدہ دیئے گئے ہین اس حشر اور نشر کا ہم
اور باپ ہمارے پہلے وعدۂ محمد سے یعنے سب پیغمبرون نے وعدہ دیا تھا اور وقوع مین نہ آیا نہین یہہ وعدہ
مگر کہانیان پہلون کی یعنے مانند قصون کے کہ بے حقیقت ہوتے ہین قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ کہہ سیر کرو بیچ زمین جھٹلانے والون کے جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات ہے پس دیکھو
کہ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ اور مت
غمگین ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جھٹلانے اور منہہ پھیرانے مشرکون کے اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے
کہ مکر کرتے ہین وہ کہ تو میری پناہ مین ہے اور مین تیرا نگہبان ہون بیت راقم جسکا نگہبان ہو حبیب
خوف اغیار اسکو نہیں رقیب غم اُسے کیا جسکا وہ غمخوار ہو کسکا ڈر باری پہ گروہ یار ہو وَيَقُولُونَ مَتَىٰ
هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کہان ہے اور کب ہو گا یہہ وعدہ موعود اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اصحاب آپکے رضی اللہ عنہم اجمعین ہمیشہ کافرون کو ڈراتے رہتے تھے
قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو شتاب
ہے یہہ کہ لگے ہوے پیچھے تمھارے بعض وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو بیچ نزول اسکے پس حاصل ہوا انکو قتل دن بدر کا
اور باقی عذاب پاوینگے بعد موت کے وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ
اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر لوگون کے کہ بسبب گناہونکے عذاب شتاب نہین بھیجتا
ولیکن اکثر انکے نہین شکر کرتے اور حق نعمت تاخیر عذاب کا نہین پہچانتے وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ
وَمَا يُعْلِنُونَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ جانتا ہے جو کچھہ پوشیدہ کرتے ہین سینے انکے حسد اور کینہ تیرے
سے اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہین تکذیب اور عداوت تیرے سے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي
كِتَابٍ مُّبِينٍ اور نہین کوئی چیز پوشیدہ حوادث اور نوازل سے بیچ آسمان اور زمین کے مگر لکھی ہے بیچ کتاب
روشن کے کہ لوح محفوظ ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق یہہ
قرآن بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے اکثر ان چیز کا کہ وہ جہالت سے بیچ اسکے اختلاف کرتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ
اور نصاری کی تنزیہ اور معاد کا احوال اور دوزخ اور بہشت کا حال اور عزیر اور عیسی علی نبینا وعلیہما السلام کا قصہ وَإِنَّهُ
لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اور تحقیق یہہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت واسطے ایمان والونکے کہ نفع لیتے ہین

اس سے إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اختلاف والون بنی اسرائیل
کے ساتھ حکم راست اور درست اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ اور وہی غالب کہ حکم اسکا نہین ٹل سکتا
جاننے والا حقیقت کو اس چیز کے کہ حکم کرتا ہے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ پس توکل کر اوپر اللہ کے اور دشمنون سے
مت ڈر إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ تحقیق تو اوپر حق ظاہر کے ہے کہ راہ تیری راست اور کام تیرا درست ہے إِنَّكَ
لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ تحقیق تو نہین سنا سکتا مردون کو اور نہین سنا سکتا بہرونکو
پکارنا جسوقت پھر جاوین پیٹھ موڑ کر لیئے کافر مردہ دل ہین بات تیری نہین سمجھ سکتے اور گوش دل انکے بہرے
ہین اور استماع قرآن سے منھ پھرائے ہین پس جو کوئی بہرا ہو وہ کیا سنے خصوصًا جسوقت کہ پیٹھ پھر لے
سنا کیا اشارے کو بھی نہین دیکھتا کہ سمجھ جائے وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھانے
والا اندھونکو گمراہی انکے سے کیونکہ راہ وہ پاتا ہے جسکی آنکھین ہون یا دل روشن سوا انکے دونون نہین
إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ نہین سناتا مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے
ساتھ نشانیون ہماری کے یعنے تیرے باتون کو نہین سمجھتے مگر مومن پس وہ فرمان برداری کرنیوالے ہین وَإِذَا
وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا
لَا يُوقِنُونَ اور جسوقت کہ آن پڑیگی بات اور لازم ہو جاویگا عذاب اوپر آدمیون کے اس زمان کہ ہاتھ امر معروف
اور نہین منکر سے اٹھا لینگے نکالینگے ہم واسطے انکے ایک جانور زمین سے بولیگا انسے جو موجود ہونگے وقت خروج
اسکے کے زبان عربی مین البتہ یہہ لوگ کفار مکہ کے ہین ساتھ نشانیون قدرت ہمارے کی نہین یقین لاتے یا ساتھ
قرآن کے نہین ایمان لاتے کہ مشتمل ہے اوپر بعث اور حساب کے جلالین مین ہے کہ ساتھ خروج دابہ کے امر معروف اور نہی
منکر اٹھ جاویگی اور نہین ایمان لاویگا پھر کوئی کافر جیسے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف نوح علیہ السلام کے انہ لن یؤمن
من قومک الا من قد امن سمجھ لیجئے کہ نکلنا دابۃ الارض کا ایک نشانی نشانیون قیامت کے سے ہے اور وہ ایک
جانور ہوگا کوہ صفا پھٹ کر نکلیگا یا وادی تہامہ مین سے خروج کریگا یا مسجد حرام سے باہر آویگا ساٹھ گز کا لمبا
ہوگا منھ اسکا آدمی کا پاؤن اونٹ کی گردن اور بال گھوڑے کے آنکھ سور کی کان ہاتھی کے سینگ بارہ سنگے کی رنگ
چیتے کا سینہ شیر کا دم گائے کے ہاتھ بندر کے ہونگے صاف باتین کریگا ایک ہاتھ مین اسکے عصا موسی کا دوسرے
مین انگوٹھی سلیمان کی ہوگی تمام شہرون مین سیر کریگا ایسی جلدی کہ کوئی ڈھونڈھنے والا نہ پاویگا اور کوئی بھاگنے والا
نہ بچیگا اور ہر شخص پریشان کرجاویگا مسلمان کے پیشانی پر عصا موسی سے خط کھینچیگا چہرہ اسکا چمک جاویگا اور کافر
کے ناک پر یا گردن پر مہر سلیمان لگاویگا منھ اسکا کالا ہو جاویگا پھر کوئی نہ رہیگا دنیا مین مگر سفید رو اور سیاہ رو اور لوگ
پھر کسیکو نام لیکر نہ پکارینگے بلکہ سفید رو کو بہشتی کہکر بلاوینگے اور سیاہ رو کو دوزخی ایمان اور کفر ہر ایک کا ہر ایک پے

روشن ہوجاویگا وہ معنی آیت کی جو بعضون نے لکھے ہین یہان خوب چسپیدہ ہوتے ہین کہ جب واقع ہوگا
قول ہمارا اوپر تمیز ہوموِن اور کافر کے نکال لینگے ہم دابۃ الارض کو زمین سے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ
يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ اور یاد کر جس دن کہ اٹھاوینگے ہم ہر ایک امت مین سے گروہ کہ سردار اور اشراف ہوینگے
اُن لوگون سے کہ جھٹلاتے تہین آیتون کلام ہمارے کو یا نشانیون قدرت ہمارے کو پس وہ فرقے فرقے الگ
کئے جاوینگے حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ یہانتک کہ جب
آوینگے حشرگاہ مین کہیگا حق تعالی کیا جھٹلاتے تھے تم نشانیون میرے کو پہلے اور نہین گھیر لیا تھا تمنے اُنکو
از روے علم کے یعنے اُنمین تمنے تامل نہین کیا اور کنہہ کو اُنکے نہین پہنچے یا وہ کیا چیز تھی کہ تھے تم کرتے یعنے
کیا کام کرتے تھے پیچھے اسکے کہ خدا اور رسول پر ایمان نہین لائے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا
فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ اور آن پڑی کی بات یعنے اُتر آویگا عذاب اوپر اُنکے بسبب اسکے کہ ظلم کیا اُنھون نے یعنے جھٹلایا
پس وہ نہ بول سکینگے عذر خواہی مین کیونکر چھپے ہونگے عقوبات نامتناہی مین أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا
اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکران حشر نے یہہ کہ کیا ہمنے رات کو اندھیری لوگ
آرام پکڑین بیچ اسکے خواب راحت سے اور دنکو دکھانیوالا روشن تو کہ نہ بیٹھہ رہین طلب معیشت سے إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس اندھیری اور اُجالے لانے کے آگے پیچھے بوجہ مخصوص البتہ نشانیان
ہین اوپر بعث اور نشر کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کہ جو قدرت رکھتا ہے بدلنے کے دنکو ساتھہ رات کے اور رات
کو ساتھہ دن کے وہ قادر ہے بدلنے پر موت کے ساتھہ حیات کے قیامت کو بیچ بدلون مردون کے اور جاگنا اور سونا
درات مین ہے دلیل واضح ہے مرنے اور جینے پر وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ اور یاد کر جس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈر جاویگا جو کوئی بیچ آسمانون کے ہے اور جو کوئی
بیچ زمین کے ہے مگر جسکو چاہا ہے اللہ نے یعنے فرشتے جو نگہبان ہین بہشت اور دوزخ کے یا شہدا
یا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہین یا چارون فرشتے مقرب جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم
السلام یا موسی علیہ السلام کہ طور پر صعقہ سن چکے ہین تیسیر مین ہے کہ ادریس علیہ السلام ہین واللہ اعلم
اور فزع کو بصیغہ ماضی واسطے تحقیق وقوع کے لائے ہین کہ دم نفخ صور البتہ سب ڈر جاوینگے وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ
اور سب آوینگے عرصہ گاہ مین ذلیل اور خوار وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ اور دیکھتا ہے
تو پہاڑون کو گمان کرتا ہے تو انکو جمی ہوئی اور حال انکہ وہ پہاڑ چلے جاتے ہین مانند گذرنے بادل کے اور وہ حرکت
انکی مین نہین آتی کیونکہ بڑے جسم کے حرکت خوب ظاہر نہین ہوتی ایک محقق نے کہا کہ اولیا بھی خلق مین
ہوتے ہین قائم رسم اور حدپرا اور خلق حرکت باطن اُنکے سے کہ دم مین ہزار عالم طی کرتے ہین خبر نہین رکھتے

بیت پاؤن سے کرتے نہین ہین طے وہ راہ ستر جاتے ہین بدرگاہ الہ ظاہر اتم ہین ہین کو بیٹھے ہوے لیک باطن
مین ہین جیسے جی سوتے انکا جانا اپنا سا جانا نجان بے نشان ہین گرچہ ظاہر ہے نشان یہہ سفر باہر ہے عقل و
ہوش سے جذب حق یہہ عشق کی ہے جوش سے صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ کاریگری اللہ کی ہے جسنے
محکم کیا ہر چیز کو جیسا کہ چاہے اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ تحقیق وہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی لاوے نیکی پس واسطے اسکے جزا ہے بہتر اس سے کیونکہ فانی دیکر باقی لیگا اور
ایک کے عوض سات سو پاویگا اور اگر حسنہ کو کلمۂ شہادت کہئے تو یہہ معنی ہوئی کہ جو کوئی لاوے کلمہ پس واسطے اسکے
صبر حاصل ہے اس کلمہ سے وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ اور نیکی کرنے والے ڈر اور ہول سے اس دن
قیامت کے امن مین ہین وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ اور جو کوئی لاوے برائی یعنی شرک
پس اوندھے کئے جاوینگے منہہ انکے بیچ آگ کے یعنی اوندھے منہہ دوزخ مین ڈالینگے هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور کہینگے
فرشتے نہ جزا دیے جاوگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم دنیا مین کرتے اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ
حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ سوا اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین پروردگار اس شہر کے کو کہ مکہ ہے جسنے حرمت
دی اسکو یعنی حرم امن والا کیا خونریزی سے ظلم سے شکار سے اور یہہ نعم الہی سے ہے اوپر اہل اس شہر کے ہے کہ جو عذاب اور
فتنے اور بلاد عرب پر ہین وہ وہان سے اٹھا لئے ہین اور واسطے صاحب اس شہر کے ہر چیز ہے یعنی سب مخلوق اور
مملوک اسکے ہین وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہوئون مین مسلمانون سے وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ
اور یہہ کہ پڑہون مین قرآن اور تلاوت پر اسکے مواظبت کرون توکہ حقائق اسکے مجھہ پر کھل جاوین فَمَنِ اهْتَدٰى
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی بسبب متابعت کرنیکے ان حکمون پر پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے
جان اپنی کے کیونکہ فوائد اسکے وہی اٹھاویگا وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ اور جو کوئی
گمراہ ہوا پس کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالون سے ہون مجھہ پر بلاغ ہے نہ وبال ضلال اونکا
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اوپر نعمت نبوت کے یا اس
چیز کے جو مجھے عطا کی ہے علم نافع اور عمل صالح سے البتہ دکھاویگا تمکو اللہ نشانیان قدرت اپنے کی مانند خروج دابۃ
الارض کے یا آیات قاہرہ دنیا مین کہ واقع بدر ہے قتل اور اسیر ہوگے اسدن اور فرشتے مارینگے سونٹون اور پیٹھون
تمہارے پر اور آخرت مین کہ عذاب ابدی ہے ہمیشہ تڑپتے جلوگے وہان آتش دوزخ مین وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہین کافر اور یا سے دونو قراتین مین لیکن
تا سے حفص کے ہے پس تاخیر عذاب کے کافرون کے واسطے حکمت کی ہے بیت کام صانع کے بھرے سب ہین حکمت سے
فعل اسکا نہین خالی ہے کوئی حکمت سے سورہ قصص مکی ہے مگر آیتہ ان الذی فرض علیک القرآن تا آخر نازل ہوئی

حجفہ مین اور آیۃ الذین وآتیناہم الکتاب تا تبتغی الجاہلین اٹھاسی آیتین ہین ایک ہزار چارسو اکتالیس کلمہ ہین پانچ ہزار اٹھہ سو حرف ہین فواصل اسکی لم ترمین نظم اور تطبیق اسکی سورہ نمل سے یہہ ہے کہ اسکے آغاز مین قصہ موسیٰ علیہ السلام تھا اسکے بھی ابتدا مین وہی ہے

سورۃ القصص مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ثمان وثمانون آیۃ

طٰسٓمٓ امام یافعی رح نے کہا ہے کہ ان حروف کو واسطے محافظت قرآن کے لائے کہ کم و بیشی راہ نہ پاوے اور آیۃ وانا لہ لحافظون مین جسکی طرف اشارہ ہے سر اسکا یہہ حروف ہین امام قشیری رح نے کہا کہ طا اشارت طہارت نفوس عابدان کے ہے عبادت اغیار سے اور طہارت قلوب عارفان کے ہے تعظیم غیر جبار سے اور طہارت ارواح محبان کے ہے محبت ماسوائے و وداد غفار سے اور طہارت اسرار موحدان کے ہے شہود غیر پروردگار سے اور سلمی نے کہا کہ سین رمز ہے سر الٰہی سے کہ ساتھہ عاصیون کے نجات ہے اور ساتھہ مطیعون کے بدرجات ہے اور ساتھہ محبون کے بدوام مناجات ہے اور بحر الحقائق مین ہے کہ میم ایما ہے ساتھہ منت خالق کے اوپر تمام خلائق کے کہ سب کی مرادین بر لاتا ہے اور حاجتین پوری کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تینون حرف قسم کے ہین یعنے اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے طا کی کہ کنایت طور سینا سے ہے اور سین کے کہ اشارت طرف اسکندریہ کے ہے اور میم کے کہ عبارت مکہ سے ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ یہہ سورۃ یا یہہ آیتین آیتین ہین کتاب روشن کی یا روشن کرنیوالے کی نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ پڑھتے ہین یعنے ہم ہمارے حکم سے جبرئیل پڑھتا ہے اوپر تیرے بعضے خبر موسیٰ اور فرعون کے ساتھہ راستی کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ تحقیق فرعون نے تکبر کیا تھا بیچ زمین مصر کے وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ اور کیا تھا اہل مصر کو فرقے مختلف ضعیف چاہتا ایک فرقے کو انمین سے یعنے بنی اسرائیل کو ذبح کرتا تھا بیٹون انکے کو کہ کاہنون نے کہہ دیا تھا بنی اسرائیل مین ایک لڑکا ہوگا اسکے سبب تیری سلطنت برباد ہوگی کشاف مین ہے کہ نو ہزار لڑکے بنی اسرائیل کے قتل کئے وَ یَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ اور زندہ رہنے دیتا تھا عورتون انکے کو واسطے خدمت سرداروں قبطیون کے اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ تحقیق فرعون تھا مفسدون سے کہ اولاد کو پیغمبرون کے مارتا تھا اور آزادون کو غلام بناتا تھا وَ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ احسان کرین اوپر ان لوگون کے کہ ناتوان کئے گئے تھے بیچ زمین مصر کے یعنے بنی اسرائیل ساتھہ اسکے کہ چھڑا دیتے ہین انہے بلا اور سختی فرعون کے سے وَ نَجْعَلَهُمْ اَىٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ اور کرین ہم انکو پیشوا دنیا مین یا امر دین مین اور کرین ہم انکو وارث ملک کے اور مال و متاع فرعونیون کے وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ نُرِیَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ اور قدرت دیوین ہم انکو بیچ زمین شام اور مصر کے اور دکھاوین

ہم فرعون کو اور ہامان کو کہ وزیر اسکا ہے اور لشکروں انکے کو بنی اسرائیل کے ہاتھ سے وہ چیز کہ تھے ڈرتے اُس سے جیسے ملک
جانا اور ہلاکت پانا دست بسر بنی اسرائیل سے ہے اور یہہ صورت دیکھی جب غرق ہونے لگے بنی اسرائیل کھڑے تھے
کنارہ دریا پر خوش اور جانا کہ بسبب ظلم کے ہے ڈوبے اور مظلوم ساحل مراد پر پہنچے سر یوم المظلوم علی الظالم اشد
من یوم الظالم علی المظلوم کھل گیا بیت ظلمت کرکہ بحر محنت میں اسکا انجام غرق ہوتا ہے حال مظلوم
وظالم آخرکار دیکھ لینا ہے اور رونا ہے لکھا ہے کہ فرعون نے لوگ مقرر کیے تھے کہ جو لڑکا بنی اسرائیل کا پیدا
ہو اسوقت مار ڈالیں جب حضرت موسی پیدا ہوئے ایک شخص مارنے کو آیا وہ آپ کا جمال دیکھتے ہی شیدا
ہو گیا انکی ماں سے کہا کہ تو چھپا رکھ اور کسی کو خبر مت کیجو میں کہہ دونگا مار آیا اور ایک قول ہے کہ لوگ گھر میں ڈھونڈنے
مارنے کو انکے آئے ماں نے تنور گرم میں آپ کو ڈال کر منہہ بند کر دیا جب وہ ڈھونڈھکر چلے گئے ماں نے تنور کھولکر دیکھا وہاں
انگارونکی جگہہ پھول تھے اور حضرت موسی اُنسے کھیلتے تھے نکالکر چھپی رکھا اور پالنے لگے لیکن بہت ڈرتے تھے کہ ایسا نہ
کوئی دیکھکر مار ڈالے اسوقت الہام ہوا اسکو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى اَنْ اَرْضِعِيْهِ اور وحی
کی ہمنے یعنے الہام اور علم الہدے نے کہا ہے کہ شاید کوئی رسول بھیجا ہو فرشتے وغیرہ سے طرف ماں موسی کے یہہ کہ دودھ پلا
اور پال اسکو سمجھ لیجئے کہ نام مادر موسی کا نوخابذ ساتھ نون کے تشریح ہے اور یوخابذ عین المعانی میں ساتھ یائے مثناۃ
تحتانیہ کے ہے اور اولاد لاوی بن یعقوب علیہ السلام کے سے تھی فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ پس جب ڈرے
تو اوپر موسی کے کہ لوگوں نے جان لیا مار لینگے پس ڈال دئیے اسکو بیچ دریا کے یعنے صندوق میں رکھکر رود نیل میں بہا دے
وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ اور مت ڈر کہ وہ ضایع ہوگا اور مت غم کھا تو جدائی اسکا اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ تحقیق ہم پھیرنے والے ہیں اسکو طرف تیرے تھوڑے زمانے میں اسطرح کہ تو خوش ہو جاوے
اور کرنیوالے ہیں اسکو پیغمبر ونسے جب ماں نے حضرت موسی کے دریافت کیا کہ فرعون نے بہت تلاش میں ہیں پسران
بنی اسرائیل کے نجار کو بلاکر کہ حزبیل بن صیبور انام تھا فرعون کے چچا کا بیٹا اور اُس سے اور عمران سے آشنائی تھی یہہ
صندوق پانچ بالشت کا لنبا پانچ کا چوڑا بنوایا اُسکے خاطر میں آیا کہ اسکے لڑکا ہوگا اسکے واسطے بنوایا ہے کہ فرعون کے
لوگوں سے چھپا کر کہیں بھگاوے فرعون کے پاس جاکر چاہا کہ یہہ احوال کہوں زبان اسکی بند ہوگئی گھر آیا پھر جایا
کہ فرعون کے پاس جاکر بیان کروں اندھا ہو گیا سمجھا کہ یہہ وہی لڑکا ہے کہ کاہنوں نے جسکا نشان دیا ہے اسدم
ان دیکھے ایمان لایا مؤمن آل فرعون وہی ہے اور ماں نے موسی علیہ السلام کے صندوق سیاہ روغن کرکر موسی
علیہ السلام کو اسمیں لٹاکر منہہ بند کرکر رود نیل میں بہا دیا فرعون کی ایک بیٹی تھی اسکو بیماری برص کی تھی کاہنوں نے
کہا تھا کہ فلانے دن ایک انسان جو دریا رود نیل میں پاؤگے اسکا مرض اسکے آب دہن سے جاویگا اسدن فرعون اور بی بی
اسکی اور لڑکے اور اور محرم اسکے کنارے نیل کے منتظر تھے کہ ناگاہ یہہ صندوق نمود ہوا فرعون نے لوگوں سے کہا کہ لے آؤ اسکو

فالتقطہ آل فرعون لیکون لہم عدوا وحزنا پس اٹھالیا اسکو لوگون فرعون کے نے تو کہ ہو واسطے فرعونیون کے دشمن مردونکا کہ
سبب اسکے غرق ہوون اور غم غور ہونکا کہ انکو لونڈیان کرے ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین تحقیق
فرعون اور وزیر اسکا ہامان اور لشکر ان دونونکے تھے خطا کرنیوالے سب چیزونمین لکھا ہے کہ جب صندوق کھولا
حضرت موسی کو دیکھتے ہی دلون مین سب حاضرون اور ناظرون کے محبت آپ کی آگئی فرعون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا یہہ
وہی لرکا ہو جو کاہنون نے کہا ہے زن فرعون نے کہا کہ مین نے منجمون سے سنا ہے کہ فلانی شب سے جس مولود کا ہم اندیشہ
کرتے تھے فرعون پر اُس سے خاطر جمع ہو گئی تو اسکو چھوڑ کہ لرکی کا علاج کرون پھر آب دہن حضرت موسی کا لیکر مقام
برص پر اسکے لگایا اسیدم دور ہوا **بیت** درد اپنا کیون نہ جاوے کہ وہ طبیب آوے گر وہ طبیب آوے درد اپنا کیون
نہ جاوے وقالت امرأت فرعون قرت عین لی ولک ۰ کہا زن فرعون آسیہ بنت مزاحم نے کہ قوم بنی اسرائیل سے
تھی عین المعانی مین ہے کہ پھپھی حضرت موسی کی تھی اے فرعون ٹھنڈک آنکھون کی ہے یہہ لرکا واسطے میرے
اور واسطے تیرے کیونکہ ہمارے فرزند نے اسکے سبب سے شفا پائی لاتقتلوہ مت مارو اسکو لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے
کہا عسی ان ینفعنا او نتخذہ ولدا وہم لایشعرون شاید کہ نفع دیوے ہمکو کہ آثار برکت اور اطوار امارت کے
اسکے ماتھے سے چمکتے ہین یا کر لینگے ہم اسکو بیٹا کہ اہلیت اس بات کی رکھتا ہے فرعون نے آسیہ کو بخش دیا
آسیہ حضرت موسی کو پالنے لگین اور حال آنکہ فرعون اور قوم اسکی نہ جانتی تھی کہ ہلاکت انکی اسیکے ہاتھ سے ہے
واصبح فؤاد ام موسی فارغا اور ہو گیا دل مادر موسی کا خالی صبر اور قرار سے یعنے جب سنا کہ صندوق فرعون
نے نکلوالیا بے صبر اور بیقرار ہوے ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا علی قلبہا لتکون من المؤمنین تحقیق
نزدیک تھی کہ اضطراب سے البتہ ظاہر کردیوے موسی کو کہ فرزند میرا ہے یا جب سنا کہ فرعون نے بیٹا کر لیا دل اسکا فارغ
ہوا غم سے اور نزدیک تھے کہ بکمال خوشی سے ظاہر کردیوے اسکو کہ میرا بیٹا ہے اگر نہ باندھہ رکھتے ہم بند اوپر دل
اسکے تو کہ ہووے مادر موسیٰ یاد رکھنے والون سے وعدہ ہمارے کو البتہ ظاہر کردیتے بھید اپنے بیٹے کا وقالت
لاختہ اور کہا مادر موسی نے واسطے بہن موسے کے کہ مریم نام تھا یا کلثم اور شوہر کا نام اسکے غالب بن یوشا تھا
قصیہ پیچھے پیچھے چلی جا موسے کے اور خبر لے کلثم دروازے پر بارگاہ فرعون کے آئے فبصرت بہ عن جنب وہم
لایشعرون پس دیکھتے رہی اپنے بھائی موسے کو دور سے گود مین آسیہ کے اور وہ نہ جانتی تھی کہ یہہ بہن اسکی ہے
وحرمنا علیہ المراضع من قبل اور حرام کردیا ہمنے اوپر موسے کے دودھ دائیونکا پہلے آنے سے بہن اسکے کے لکھا ہے
کہ آٹھ دن تک حضرت موسے نے کسیکا دودھ نہ پیا آسیہ اور قوم والے اسکے تدبیر کرتے کرتے تھک گئے اور حضرت
موسی انگشت شہادت اپنی چوستے تھے شیر پاک اُس سے نکلتا تھا وہی پیکر رہتے تھے جب کلثم نے جانا کہ آسیہ
دائی کے تلاش مین ہے فقالت ہل ادلکم علی اہل بیت یکفلونہ لکم وہم لہ ناصحون پس کہا کیا دلالت کرون

زندگی اوپر اسکے یا حکم کیا اللہ نے اوپر اسکے موت کا پس مرگیا حضرت موسی نے بعد مرنے اسکے کے قَالَ هٰذَا
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ کہا یہہ کام عمل اس شخص کے سے ہے کہ شیطان جسکو بہکاتے نہ عمل مجھہ سے لوگونکا اِنَّهٗ عَدُوٌّ
مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق شیطان دشمن ہے گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے عداوت اسکی سمجھہ لیجیے کہ انبیا نافرمانی خدا سے
بالقصد معصوم ہین پس نہین واقع ہوتے انسے مگر سہوا اور یہہ بھی رتبہ انکا تھا کہ سہوا ہوا پس حضرت موسے نے بطریق
مناجات قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنے پر
ساتھہ قتل قبطی کے پہلے اس سے کہ امر تیرا ہو پس بخش واسطے میرے فَغَفَرَ لَهٗ پس بخش دیا اللہ تعالی نے اسکو
سبب استغفار اسکے کے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے بندون کو مہربان ہے انپر قَالَ
رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ کہا موسی علیہ السلام نے اے پروردگار میرے قسم کھاتا ہون
ساتھہ اس چیز کے کہ انعام کی تو نے اوپر میرے مغفرت سے کہ توبہ کرتا ہون پس ہرگز نہونگا مین پشتیبان گنہگارون کا
یعنے مدد ایسے کی نکرونگا جو گناہ کی طرف لیجائے جیسے مددگاری سبطی سے واقع ہوا قتل قبطی فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ
خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ پس فجر کو اٹھا موسی بیچ اس شہر کے ڈرتا ہوا خبر لیتا کہ معلوم کرکر ڈھونڈھ کر کوئی قصاص نہ لے اس سے
فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ پس ناگہان وہ شخص کہ جسنے مدد مانگی تھی موسی سے کل پھر پکارتا ہے
اسکو اور مانگتا ہے اوپر اور قبطی کے قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ کہا واسطے اسکے موسے نے تحقیق تو البتہ
گمراہ ہے ظاہر یعنے کل سبب قتل کا ایک شخص کے ہوا تھا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا
پس جب قصد کیا موسی نے یہہ کہ پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن تھا موسی اور اسرائیل کا اور اسرائیل کو اسکے شر سے
بچاوے اسرائیل نے سمجھا کہ غصہ زبانی مجھہ پر کیا ہے شاید مجھہ کو پکڑ کر مارینگے کل کا خون چھپا ہوا ظاہر کردیا کہ قَالَ
يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ کہا اے موسی کیا چاہتا ہے تو یہہ کہ مار ڈالے مجھکو
جیسا مار ڈالا تھا تو نے ایک جی کو کل اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ
نہین ارادہ کرتا تو مگر یہہ کہ ہو تو سرکش خونریز نامہربان بیچ زمین مصر کے اور نہین ارادہ کرتا تو یہہ کہ ہو تو صلح کرنیوالون سے
درمیان لوگونکے قبطی نے یہہ بات سنکر معلوم کرلیا کہ کل والون جبار کو موسی نے مارا تھا فرعون کو خبر پہنچادی اسنے
اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا یہہ ٹھہرا کہ موسی کو اسکے عوض مار ڈالو حزبیل کہ مومن آل فرعون تھا اسباب سے
آگاہ ہوکر موسی علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى اور آیا ایک مرد یعنے
حزبیل پرلے طرف شہر کے سے یعنے بارگاہ فرعون سے کہ کنارے شہر کے تھے دوڑتا ہوا یہانتک کہ حضرت موسے کے
پاس آن پہنچا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ کہا اے موسے
تحقیق سردار مشورت کرتے ہین بیچ حق تیرے کے تو کہ مار ڈالین تجھکو عوض مین قبطی مقتول کے پس نکل شہر سے

تحقیق مین واسطے تیرے خیرخواہون سے ہون فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ پس نکلا موسی اُس دم بن سواری
اور خرچ اور رفیق کے اُس شہر سے ڈرتا ہوا اپنی جان پر خبر لیتا ہوا کہ کوئی پیچھے نہ آوے قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ کہا اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لوگون اسکے سے موضع مین
ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آکر مدین کی راہ پر لگا گئے کہ ادھر چلا جا وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ اور جب متوجہ ہوا موسی
طرف مدین کے اور وہ شہر تھا بانی اُسکا مدین بن ابراہیم علیہ السلام تھا اپنے نام پر اُسکا نام رکھا تھا مصر سے آٹھ
منزل موسی علیہ السلام راہ نہین جانتے تھے قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ کہا نزدیک ہے
کہ پروردگار میرا یہہ کہ دکھاوے مجھکو راہ سیدھی مدین تک پس حضرت موسی آٹھہ دن تلک چلے گئے گھاس کے
سوا کچھہ کھانا نہ تھا اسلمی نے کہا ہے کہ منہہ طرف مدین کے تھا اور دل متوجہ بذو المنن راہ مدین الشوق لقائے ذو المنن
طے کرتے تھے **بیت** خیال کاکل شب رنگ جانان گر ہو ساتھہ اپنے تو طے کرتی ہے کیا مشکل درازی کالے کوہ کی
وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ اور جب آیا اوپر پانی مدین کے کہ کوا تھا کنارے شہر کے
پایا اوپر اسکے ایک جماعت لوگون سے کہ پلاتے تھے پانی اپنے جانورون کو وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ
اور پایا ورے اُن سے دو عورتین کہ ہٹاتی تھین بکریون اپنے کو کہ اور کی بکریون نہ مل جاوین پیغمبرونکی ذات
مین شفقت اور مہربانی بڑی ہوتی ہے سو اُس راہ سے حضرت موسی نے بطریق مہربانی قَالَ مَا خَطْبُكُمَا
کہا کیا حال ہے تمھارا کہ بکریون کو پانی نہین پینے دیتین اور اور بکریون سے ملنے کو نہین چھوڑتین قَالَتَا
لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ کہا اُن دونون نے کہ نہین پلاتے ہین ہم بکریون اپنے کو پانی کو یہانتک
کہ پھر جاوین چرواہے یعنے اپنی بکریون کو پانی پلاکر چرواہے چلے جاوین پھر ہم اپنی بکریون کو پلاوینگے انکا جانا ہوا کیونکہ
ہم بے مددگار ہین وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ اور باپ ہمارے بوڑھے بزرگ ہین نہین آسکتے کہ مدد ہماری
کرین لکھا ہے کہ وہ دونون بیٹیان شعیب علیہ السلام کے تھین بڑی کا نام صفورا تھا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورا
اور یا حضرت شعیب کے بھائی کی بیٹیان تھین جب حضرت موسی نے انکا احوال معلوم کیا چرواہونکے پاس جاکر
کہا کہ ان بیچاریون کو کیون منتظر رکھتے ہو پہلے انکے بکریون کو پانی پلادو کہ یہہ اپنے گھر جاوین چرواہون نے کہا
نہین دیتے ہم پانی اگر تم طاقت رکھتے ہو تو آؤ موسی علیہ السلام آگے بڑھے وہ سب آپ کے بیتابی پر نگاہ
کر کر دوڑ گئے ایک کنارے کھڑے ہو گئے حضرت موسی نے اک ڈول جو دس آدمیون سے کھینچا تھا اکیلے کھینچا باوجود
اسکے کہ آٹھہ دن کے فاقہ سے تھے اور انکے بکریون کو سیراب کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اور کوئی پرکی اسکے منہہ
پر سل ڈہیے تھی چالیس آدمیون سے وہ سرکتی تھی اکیلے اسکو اٹھا لیا اور وہ ڈول چالیس آدمیون کے کھینچنے کا تھا آپ نے
کھینچا فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ پس پانی پلادیا واسطے بکریون ان

دونون کے اور وہ چلے گئے پھر پھرا موسی طرف سایہ دیوار کے یا درخت کے پس کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین واسطے اُس چیز کے کہ اُتاری تونے طرف میرے بھلائی سے یعنے کھانا کم اور زیادہ جو ہو محتاج ہون یا مین واسطے اُس چیز کے کہ بھیجی تونے طرف میرے نیکی سے کہ دین کا کمال ہے محتاج ہوا دنیا مین وسعت عیش اور تونگری جو فرعون کے پاس رکھتا تھا چھوڑ آیا بیت نہ تخت سلطنت درکار نے اکلیل پر زر ہے اگر تو ہے تو سلطان ہون کلاہ فقر افسر ہے القصہ دختران شعیب علیہ السلام جو اُس دن جلد تر گھر آئین باپ نے پوچھا کہ سبب شتاب آنیکا کیا ہے اُنھون نے سب قصہ بیان کیا حضرت شعیب نے بیٹے کو کہا کہ جا جلد اسکو لا فجاءتہ احداھما تمشی علی استحیاء پس آئے موسی کے پاس ایک اُن دونون مین سے اور وہ صفورا تھی چلتے ہوے شرماتے یعنے اوپر طریقہ شرم کے جیسی کواری جاتی ہے قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ما سقیت لنا کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجھکو تو کہ دیوے تجھکو مزدوری اُسکی کہ پانی پلایا تو نے بکریون ہمارے کو واسطے ہمارے حضرت موسی واسطے زیارت حضرت شعیب کے اور ساتھہ تقریب آشنائی کے چلے نہ واسطے طمع دنیا کے راہ مین بسبب رفتار کے جامہ بعضے اعضا سے صفورا سے سرک جاتا تھا حضرت موسی نے اسکو کہا تو پیچھے پیچھے میرے چل اور زبان سے راہ بتا فلما جاءہ وقص علیہ القصص قال لا تخف پس جب آیا موسی نزدیک شعیب کے اور بیان کیا اوپر اُسکے قصہ اپنا شعیب علیہ السلام نے جانا کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہے کہا مت ڈر نجوت من القوم الظالمین نجات پائی تو نے قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لشکر اُسکے سے کیونکہ اُنکا اس ولایت مین اختیار نہین پھر کھانا منگوا کر فرمایا کہ کھاؤ حضرت موسی نے کہا کہ مین نہین کھاتا اور دنیا کے واسطے ثواب آخرت نہین گماتا یعنے پانی پلایا ہے مین نے واسطے خدا کے حضرت شعیب نے فرمایا کہ یہہ کھانا نہ مزدوری تمھاری ہے بلکہ عادت ہماری ہے کہ جو ہمارے گھر آتا ہے اُسکی خدمت بطریق ضیافت کرتے ہین اب تم مہمان ہمارے ہو جو موجود تھا حاضر کیا ہمنے مروت سے دور ہے کہ رد کرو حضرت موسی نے کچھہ کھایا پھر اُس وقت قالت احداھما یا ابت استاجرہ کہا ایک عورت نے اُن دونون مین سے کہ صفورا تھی اے باپ ہمارے نوکر رکھہ لے موسی کو واسطے چرانے بکریون کے ان خیر من استاجرت القوی الامین تحقیق بہتر ہے اُس سے جو نوکر رکھتے تو کہ زور آور اور باامانت ہے حضرت شعیب نے اُس سے پوچھا کہ تو نے امانت اور قوت اُسکی کہان سے معلوم کی صفورا نے کہا کہ ڈول چالیس شخص کے کھینچیگا اُس اکیلے نے کھینچ لیا اور راہ مین آتے ہوئے مجھے پیچھے لیپنے کیا حضرت شعیب نے سُنکر قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج کہا اے موسے تحقیق مین چاہتا ہون یہہ کہ نکاح کر دون تجھہ سے ایک کو دو بیٹیون اپنے سے جو یہہ ہین جسکو تو چاہے اوپر اسبات کے کہ نوکری کرے تو میری آٹھہ برس عین المعانی مین ہے کہ پہلی شریعتون مین مہر بیٹیونکا باپ لیتے تھے

ہمارے شریعت مین وہ منسوخ ہوگیا اس حکم سے کہ وآتوا النساء صدقاتہن نحلۃ اور بعضون نے یہہ معنی آیۃ کی کہی
ہین کہ مزدوری اسباب کی کہ بیاہ کردیتا ہون مین بیٹی اپنے کا تجھ سے یہہ ہے کہ آٹھ برس میری بکریان چرائے
نہ یہہ کہ مہر بیٹی میرے کا یہی ہے فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ پس اگر پورے کردے تو دس برس پس وہ
نزدیک تیرے سے ہے یعنے تیری خوبی ہے وَمَا اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ محنت
دالون مین اوپر تیرے کہ دس برس پورے ہی کر یا ایسا کچھ کام کہون کہ جسمین تجھے رنج پہنچے بلکہ کار سہل اور آسان کہونگا
سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ تُو پاویگا تو مجھکو اگر چاہا ہے اللہ نے صالحون سے حسن معاملہ مین اور ایفاے
عہد مین اور التزام اداب صحبت مین قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ کہا موسی علیہ السلام نے یہہ ہے قرار درمیان میرے اور
درمیان تیرے کہ اسپر ہم دونون قائم رہین اور خلاف نکرین اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ جونسے مدت
دونون مین سے کہ آٹھ برس اور دس برس ہین پورے کردون پس نہین زیادتی اوپر میرے یعنے میری بی بی کو مجھ سے نہ بازر
رکھو وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ اور اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم اور شرط کرتے ہین گواہ ہے یا اوپر اس
چیز کے کہ کہتے ہین ہم کارساز ہے یعنے کام اپنا اسکے سپرد کیا ہے ہمنے وہی توفیق دیگا تو عہد سے اس عہد کے نکلین ہم
بیت نہ توفیق یاری اگر ہو درست ٹوٹے قرار اور پیمان ہو سست فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ پس جب
تمام کی موسی نے مدت اپنی حدیث مین ہے کہ وہ مدتین تمام کین یعنے دس برس بکریان چرائین اور دو برس
اور مصاحب شعیب علیہ السلام کے رہے چالیس برس کی عمر مین اجازت حضرت شعیب سے لیکر مصر کو چلے وَسَارَ
بِاَهْلِهٖ اور لیچلے بی بی اپنے کو رات اندھیری تھی اور سردی پڑتی تھی راہ بھول گئے اور بی بی حاملہ تھی وضع
حمل کے نزدیک ہوئی بکریان مارے برف کے اور ہواے سرد کے گھبراکر متفرق ہوئین آگ کے کمال احتیاج
ہوئی تلاش کرنے لگے اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا دیکھے طرف کوہ طور کے سے آتش قَالَ لِاَهْلِهِ
امْكُثُوْا اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ
کہا موسی نے واسطے بی بی اپنے کے تھم جاؤ تم یہین تحقیق مین نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤن مین واسطے
تمہارے اس آگ مین سے یعنے ان لوگون سے جو آگ کے پاس ہین خبر راہ کی کہ کسطرف ہے یا انگارے
آگ کے تو کہ تم سینکو اور گرم ہو فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ پس جب آیا موسی اس آگ کے
پاس پکارا گیا کنارے میدان برکت والے سے یا اس کنارے سے کہ جانب راست موسی کے تھا فِی الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ بیچ زمین مبارک کے طرف درخت عناب کے سے یہہ کہ اے
موسی تحقیق مین ہون اللہ پروردگار عالمونکا موسی علیہ السلام نے درخت کیطرف دیکھا آتش سفید بید دو نظر آئی و لکے
جانب لحاظ کیا شعلہ شوق لقاے جان فزاے کبریا مشاہدہ کیا بیت دیکھ وہ شعلون کو یک شعلہ بنا جسم پاک

سو سوی سر تا بہ پا ہو جان و تن سرو چراغان بن گیا ہو ظاہر و باطن زبس روشن ہوا ہو شعلۂ سینا نے تن میں
آگ دی ہو شعلۂ سینہ نے دل میں لاگ کی جب انا اللہ کی ندا آئی بگوش ہو اور گیا موسی کا آرام اور ہوش ہو بیقرار نہ
قدم آگے دھرا ہو دمبدم صد چند تھا شوق لقا وَاَنْ اَلْقِ عَصَاکَ اور پکارا گیا یہ کہ ڈال دے عصا اپنا موسی نے
عصا ڈال دیا سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَانٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ پس جب دیکھا عصا کو ہلتا ہی گویا کہ وہ
سانپ ہی پھر چلا پیٹھ پھیر کر خوف سے اور نہ پیچھے پھر کر دیکھا آواز ہوئی یٰمُوْسٰٓی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ای موسے آگے آ
اور مت ڈر اس سانپ سے اِنَّکَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ تحقیق تو امن والوں سے ہی اُسْلُکْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ
بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اسلک یدک لا ہاتھ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے نکل آویگا سفید چمکتا بے عیب یعنے سفیدی
اسکی بد نہ معلوم ہوگی جیسی مرض برص کی بری لگتی ہی وَّاضْمُمْ اِلَیْکَ جَنَاحَکَ مِنَ الرَّھْبِ اور ملا طرف اپنے
بازو اپنا یعنے ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ ڈر سے تو کہ تسکین پاوے تو دست راست بغل چپ کے نیچے لا جیسا کہ ترسناک لاتے
ہیں فَذٰنِکَ بُرْھَانٰنِ مِنْ رَّبِّکَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِہٖ پس یہ دو یعنے عصا اور ید بیضا دو دلیلیں ہیں پروردگار
تیرے سے اوپر رسالت تیری کے جا طرف ساتھ ان دو معجزوں کے طرف فرعون کے اور سرداروں اسکے کہ اِنَّھُمْ
کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ تحقیق وہ ہیں قوم فاسق قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْھُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ کہا موسی نے
کہ ای پروردگار میرے تحقیق میں نے مار ڈالا ہی انمیں سے ایک شخص پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ مار ڈالیں مجھکو اسکے عوض
میں وَاَخِیْ ھٰرُوْنُ ھُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْہُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْٓ اور بھائی میرا جو ہارون ہے وہ بہت فصیح ہے
مجھہ سے زبان میں پس بھیج اسکو ساتھ میرے مدد دینے والا کہ تصدیق کرے بات میری کی یا تعبیر کرے تقریر میری
اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ تحقیق میں ڈرتا ہوں یہ کہ جھٹلاویں مجھکو فرعون اور زبان میری وقت مناظرہ کے
یاری نہ دے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْکُمَا فرمایا حق تعالی نے البتہ محکم کرینگے ہم بازو
تیرا یعنے زور دینگے تجھکو ساتھ بھائی تیرے کے اور کرینگے ہم واسطے تمہارے غلبہ اوپر اعدا کے پس نہ پہنچ سکینگے لوگ طرف
تمہارے یعنے بسبب غلبہ پاوینگے دشمن تمہارے جاؤ تم دونو بِاٰیٰتِنَآ ساتھ نشانیوں ہمارے کے یا بسبب آیتوں
ہمارے کے اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَکُمَا الْغٰلِبُوْنَ تم دونو اور جو پیروی کرے تمہاری غالب ہی فَلَمَّا جَآءَھُمْ
مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی پس جب آیا انکے پاس موسی ساتھ معجزوں ہمارے روشن کے
کہا فرعونیوں نے نہیں یہ مگر جادو باندھہ لیا ہوا کہ اور نے نہیں کیا اور ہمنے نہیں دیکھا وَّمَا سَمِعْنَا بِھٰذَا
فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ اور نہیں سنا مثل اس جادو کے کہ ہوا ہو بیچ زمانے باپوں اپنے پہلوں کے اور یہ بات اسواسطے
کہی کہ انکے زمانے میں اور انکے آبا کے جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰی رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْھُدٰی مِنْ عِنْدِہٖ وَ
مَنْ تَکُوْنُ لَہٗ عَاقِبَۃُ الدَّارِ اور کہا موسے نے پروردگار میرا خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ لایا ہی ہدایت نزدیک اسکے سے اور اس شخص کو

کہ ہوگی واسطے اُسکے عاقبت اچھی اس گھر دنیا کی یعنے خاتمہ ایمان پر یا سر انجام نیک اُس گھر آخرت کا یعنے نجات
دوزخ سے اور دخول جنت کا اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین فلاح پاتے ظالم ساتھہ انجام
نیک اور حسن خاتمہ کے وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرِي اور کہا فرعون نے اے سردارو
نہین جانتا مین واسطے تمہارے کوئی خدا کہ اُسکو پوجو اور تعظیم کرو سوا اپنے اور موسی کہتا ہے خدا اور ہے کہ پیدا
کرنیوالا آسمان کا ہے فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ پس آگ جلا واسطے میرے اے ہامان اوپر مٹی
کہ پختہ ہو لکھا ہے کہ اینٹین پکوانی شروع فرعون سے ہی ہوئے ہین کہ اپنے وزیر کو کہا اینٹ واسطے میرے
پکا فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلٰى إِلٰهِ مُوسٰى پس بنا کر واسطے میرے ایک محل بلند اور اُسکی سیڑھیان
رکھہ تو کہ اُسکے چھت پر چڑھہ جاؤن شاید کہ مین آگاہی پاؤن طرف خدائے موسی کے یعنے اُسے دیکھون کہ
کیا ہے وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسی کو جھوٹون سے فرعون نے تصور کیا تھا
کہ خدا تعالی جسم اور جسمانی ہے اور آسمان پر مکان رکھتا ہے اور وہان تک چڑھہ جاتا ہو سکتا ہے اور
اُس سے خبر نہ تھا کہ قطعہ دو جہان ہے وہان مکان ہے نہین وقت ہے وہان نہین زمان ہے نہین وہ کہان
ہے کدھر ہے کیا ہے کیا کہون اُسکا کچھہ بیان ہے نہین کشاف مین ہے کہ ہامان نے پچاس ہزار استاد جمع کئے
سوا مزدورون کے اور حکم کیا کہ اینٹین بناؤ اور لکڑیان تراشو اور گچ وغیرہ تیار کرو اور محل اُٹھاؤ اُنھون محل ایسا بلند
محکم اُٹھایا کہ پہلے اِس سے کسی نے نہ بنایا تھا زاد المسیر مین ہے کہ جب تیار ہوا فرعون اوپر چڑھا وہ جانتا تھا کہ آسمان سے
نزدیک ہوا ہوگا دیکھا تو آسمان ویسا ہی دور نظر آیا جیسا زمین سے تھا شرمندہ ہوا کہا کہ تیر طرف آسمان کے
پھینکو تیر پھینکا خون آلودہ گرا کہنے لگا کہ مین نے خدائے موسی کو مارا حق تعالی نے جبرئیل کو فرمایا کہ پر اپنا اُس
محل کو مار کر تین ٹکڑے کر دے جبرئیل علیہ السلام نے پر مارا سہ پارہ ہو گیا ایک ٹکڑا لشکر فرعون پر گرا
دس ہزار قبطی دب کر مر گیا اور ایک ٹکڑا دریا مین گرا اور ایک طرف مغرب کے اور کوئی استادون اور
مزدورون سے جیتا نہ بچا اور فرعون باوجود اس حال کے کچھہ نہ ڈرا اور غرور زیادہ تر کرنے لگا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَ
جُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ اور تکبر کیا اُسنے اور لشکرون اُسکے نے بیچ زمین مصر کے
ناحق اور گمان کیا اُنھون نے یہہ کہ وہ طرف ہمارے نہ پھیرے جاوینگے ساتھہ بعث اور نشر کے
فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ پس پکڑا ہمنے اُسکو اور لشکرون اُسکے کو پس ڈال دیا ہمنے
اُنکو بیچ دریا کے اور ڈبو دیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ پس دیکھہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ کیونکر
ہوا آخر کام ظالمون کا یعنے مشرکون کا اور قوم اپنے کو مثل اُن واقعون کے سنا کر ڈرا وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً
يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ اور کیا ہمنے اُنکو بیچ جہان کے پیشوا گمراہون کا کہ اپنے گمراہی سے لوگون کو بلاتے تھے طرف

اگ کے یعنے طرف اُن عملون سے کہ سبب دوزخ مین جانے کے ہون جیسے کفر و معصیت وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يُنْصَرُوْنَ اور دن قیامت کے نہ مدد دئے جاوینگے یعنے کوئی بار عذاب اُنسے دور نکرسکیگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اور پیچھے لگائے ہم انکے بیچ اس دنیا کے لعنت کہ فرشتے اور مسلمان انپر لعن کرتے ہین
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ اور دن قیامت کے وہ برے کئے گیون سے ہین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت پیچھے اسکے کہ ہلاک
کئے ہمنے لوگ قرنون پہلے کے مانند قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط علی نبینا و علیہم السلام کے بَصَآئِرَ
لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ درالحال کہ وہ کتاب حکم اور پیغام روشن تھے تاہو کہ انکھین
دل کے کھل جاوین واسطے بنی اسرائیل کے اور راہ دکھانیوالی ہے طرف احکام کے اور رحمت واسطے متابعت
کرنیوالون اور عمل کرنیوالون اپنے کے تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى
الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور نتھا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم طرف میدان غربی طور کے مقام موسی سے یعنے کوہ
طور پر تو حاضر نتھا جسوقت کہ فیصل کیا ہمنے طرف موسی کے وحی کو اور نتھا تو گواہون سے اوپر امر رسالت اسکے
طرف فرعونیون کے وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اور لیکن وحی کیا ہمنے اس قصہ کو تجھپر اسواسطے
کہ پیدا کیا ہمنے بعد موسی کے قرنون مختلف کو ایک گروہ کو بعد دوسرے گروہ کے پس دراز ہوئین اوپر انکے
عمرین انکے اور مدتین انکو گذرین خبرین اسوقت کے تنگ تر گیا قصے صحیح کسیکو یاد نرہے پس تجھکو ہم واسطے
تجدید ان اخبار کے بھیجا اور اہل عقل جانتے ہین کہ خبر دینے ایسے قصون کی سوا وحی کسی نہین ہوسکتی
وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا اور نتھا تو رہنے والون مدین کے سے کہ ہمیشہ واسطے سیکھانے کے
پڑہا کرتا اوپر انکے آیتین ہماری بیچ قصہ موسی اور شعیب کے جیسے شاگرد استادون پر پڑہتے ہین یعنے تو مدین مین
نتھا کہ یہہ قصہ سیکھہ رکھتا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ اور لیکن ہم ہین بھیجنے والے تیرے اور خبر کرنیوالے تجھکو ان قصونکی
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا اور نتھا تو حاضر بیچ کنارے طور سینا کے جسوقت کہ پکارا ہمنے موسی کو اور
توریت عنایت کی زاد المسیر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پکارا امت حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مہربانی فرمائی کشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا الٰہی توریت
مین صفت اور سیرت ایک امت کی پڑہتا ہون کہ انمین بھلائیان اور نیکیان بھری ہین وہ کس پیغمبر کی امت
ہے خطاب ہوا کہ وہ امت احمد ہے کہ حبیب میرا ہے موسی نے آرزو کی کہ مین انکو دیکھون حق تعالی نے فرمایا
ابھی زمانہ ظہور انکے کا نہین اگر چاہے تو آواز انکی سنا دون پس پکارا امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نے
پشت پدران سے لبیک اللھم لبیک جواب دیا جب موسی علی نبینا و علیہ السلام کو آواز سنوایا پکارا کہ بے تحفہ پھرا اون

کرتے ہین خواہشون اپنے کی بے دلیل وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط اور کون بہت گمراہ
ہے اُس سے کہ پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی بغیر ہدایت کے خدا کی طرف سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا اور نہین منزل مقصود کو پہنچاتا قوم ظالمون کو کہ پیروی اپنے ہواے نفس کی کرتے ہین
وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور البتہ تحقیق پے در پے کہے ہم نے اُنسے بات یعنی پے در پے آیتین
قرآن کی اتارین تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور اُنہین تامل کر کر ایمان لاوے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ
وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے اُنکو توریت پہلے اس قرآن سے وہ ساتھ قرآن کے ایمان لاتے ہین مراد ایمان لانیوالے یہود ہین مانند
ابن سلام اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہے کہ کتاب سے مراد انجیل ہے اور مراد چالیس آدمی ترسا ہین
شام اور حبشہ کے جو مکہ معظمہ مین حضرت کی خدمت مین آکر ایمان لائے تھے کیونکہ یہہ سورہ مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام اور
اصحاب اُنکے مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوئے تھے مگر کہا جاوے کہ یہہ آیت مدنی ہے واللہ اعلم وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْا
اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ اور جب پڑہا جاتا ہے قرآن اوپر اُنکے کہتے ہین ایمان لائے ہم
ساتھ اسکے تحقیق یہہ حق ہے نازل ہوا پروردگار ہمارے کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے نزول اُسکے سے اسلام لانیوالے
کیونکہ پہلے کتابون مین ذکر اسکا دیکھا تھا ہم نے اور حقیقت اسکے کی جانی تھی اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا
یہہ لوگ دو کتاب والے دئے جاوینگے ثواب اپنا دو بار بسبب اُسکے کہ صبر کیا اُنھون نے اور ثابت تھے ایمان توریت
یا انجیل پر اور ایمان قرآن پر وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور ٹالتے ہین ساتھ نیک بات کے بری بات کو موضح مین
ہے کہ بعد ایمان لانے ترسایون کے ابو جہل وغیرہ انکو گالیان دیتے تھے اور وہ جواب مین کہتے تھے کہ خدا تم کو
توفیق نیک دے اور راہ دکھاوے یا منافق اور یہود عبد اللہ بن سلام پر طعن کرتے تھے اور وہ انکو یہی جواب دیتے
تھے پس حق تعالی تعریف انکی کرتا ہے کہ دفع کرتے ہین ساتھ بھلائی کے برائی کو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اُس
چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین بیچ راہ ہماری کے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور جب سنتے ہین بات بیہودہ منافقون سے اور کافرون سے اعراض کرتے ہین اُس سے اور کہتے
ہین اُن بیہودہ گویون کو واسطے ہمارے عمل ہمارے ہین اور واسطے تمھارے عمل تمھارے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہے
اوپر تمھارے ہم سے یعنے ہم بیہودہ کلام تمھارے سے مقابلہ مین نہین کہتے یا سلام رخصت کا ہے اوپر تمھارے کہ ہم
ہمنے ملاپ چھوڑا لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ نہین ڈہونڈہتے ہم صحبت جاہلون کی کہ ایسی صحبت سے دنیا اور آخرت
خراب ہوتی ہے **بیت** مار بد سے یار بد بدتر ہے جان یار بد سے مار بد بہتر ہے مان مار بد کا نیش ہے
جان پر لگے نیش یار بد ہے ایمان پر لگے مار بد کے سم کا ہاتھ آوے دوا یار بد کے سم سے کب پاوے شفا
مار بد دشمن ہے راحت جان کا یار بد ہے خصم دین ایمان کا مار بد کی تو عداوت ہے عیان دشمنی پر یار بد کی ہے نہان

چھوڑ گئے **بیت** دنیا سے دل نہ باندھ کہ یہاں سرائے ہے ایک اسمین رات آئی ہے اور ایک جاتی ہے

وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ اور ہیں ہم ہیں وارث ان گھروں کے بعد ہلاک رہنے والوں انکے یعنے ہم ہی باقی ہیں

پیچھے فنا ہونے سب کے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا

اور نہیں تھا پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیوں کا یہاں تک کہ بھیجے بیچ بڑے شہر انکے پیغمبر کہ پڑھیں اوپر انکے

آیتیں ہماری واسطے دفع حجت اور قطع معذرت انکے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ اور نہ تھے

ہم ہلاک کرنیوالے یعنے خراب کرنیوالے بستیوں کے مگر جب رہنے والے اسکے ظالم تھے کہ رسولوں کو جھٹلاتے تھے اور حق

کو نہیں مانتے تھے وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا اور جو کچھ کہ دیئے گئے ہو تم کسی چیز سے کہ

اسباب دنیوی ہے پس فائدہ زندگانی اس جہان کا ہے اور آرائش اس سرائے کی کہ مدت حیات بے اعتبار

اور زندگانی ناپائدار ہیں اسپر اترا و وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ اور جو کچھ کہ نزدیک اللہ کے ہے ثواب اس

جہان کے سے وہ بہتر ہے نفس الامر میں کیونکہ لذت اسکی خالص ہے کدورات محنت اور مشقت سے

اور باقی تر ہے رہنے والا أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیا پس نہیں سمجھتے کہ بدلتے ہو باقی کو فانی سے اور مرغوب کو معیوب سے

بیت لعل کے بدلے مت خذف لیجئے پھینک گوہر کو مت صدف لیجئے حدیث میں ہے کہ حضرت علی مرتضے

اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا ابوجہل سے معارضہ ہوا دینے میں یا حضرت عمار یاسر کا ولید بن مغیرہ سے یہہ آیت

اتری أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ آیا وہ شخص کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اسکو جنت کا عقبے

میں اور نصرت کا دنیا میں وعدہ نیک کہ اسمین خلاف متصور نہیں پس وہ ملنے والا ہے اس سے بے شبہ

یعنے علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم جو کوئی ہو كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مانند اس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے

اسکو فائدہ زندگانی دنیا کا کہ دولت اسکی بھری ہے نکبت سے نعمت اسکی ملی ہے نقمت سے **بیت**

مال کو اسکے ہے زوال ہے بس جاہ کو اسکے انتقال ہے بس ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ پھر وہ شخص

دن قیامت کے حاضر کئے گیوں سے ہے واسطے عذاب کے یا حساب کے مراد اس سے ابوجہل نااہل ہے یا ولید پلید ہے

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ کافروں کو پس فرماویگا

کہاں ہیں شریک میرے جو تھے تم دعوی کرتے کہ شریک ہیں قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا

کہینگے وہ لوگ کہ ثابت ہوئے تھے اوپر انکے بات اللہ کی وعید کی یا قول لاملئن جہنم کا اور وہ رئیس گمراہوں کے

یا شیاطین کہینگے ای پروردگار ہمارے یہہ ضعیف اور متابعت کرنیوالے ہمارے وہ لوگ ہیں کہ جنکو گمراہ

کیا تھا ہمنے اور شرک کی طرف بلایا تھا اور یہہ شرک لائے تھے أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا گمراہ کیا انکو ہمنے جیسا

کہ گمراہ ہوئے تھے ہم تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ اب بیزاری کی ہمنے انسے اور کفر سے متوجہ ہوئے طرف تیرے

اور واسطے اسیکے حکم ہے اور طرف اسیکے پھر جاؤ گے قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَاۤءٍ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تم نے اگر کردیوے اللہ تعالے
اوپر تمھارے رات کو ہمیشہ تا روز قیامت کہ سورج کو زمین کے تلے سے نہ نکالے کون ہے خدا سوا اللہ کے کہ اپنی قدرت سے
لے آوے تمھارے پاس روشنی یعنے دن روشن کہ تم طلب معاش میں اپنے مشغول ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ کیا نہیں سنتے
نصیحت کان فکر کے سے قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ
اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْہِ کہہ کیا دیکھا تم نے اگر کردیوے اللہ اوپر تمھارے دن ہمیشہ روز قیامت تک کہ
آفتاب کو آسمان پر ٹھہراوے یا آہستہ حرکت دے کون ہے خدا سوا اللہ کے کہ اپنی رحمت سے لے آوے تمھارے پاس
رات کو کہ آرام پکڑو تم بیچ اسکے اور رنج کاموں کے سے راحت پاؤ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہیں دیکھتے تم آثار قدرت کے
آنکھ سمجھ کے سے وَمِنْ رَّحْمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ
اور مہربانی اپنے سے پیدا کیا واسطے تمھارے رات اور دن کو تو کہ آرام پکڑو تم بیچ رات کے اور تو کہ ڈھونڈھو آثار قدرت
بیچ دن کے رزق اللہ کے سے کہ فضل اپنے کے سے سفر کیا اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت دن رات کے وَیَوْمَ
یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَکَاۤءِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ بت پرستونکو اور اس ندا کا تفریع بعد
تفریع ہے پس فرماویگا کہاں ہیں شریک میرے جو تھے تم دعوا کرتے کہ یہ شریک حق ہیں اور جھوٹ بکتے تھے وَ
نَزَعْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ شَهِیْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰہِ اور کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک
امت میں سے گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے یعنے پیغمبروں کو اور گواہی کے لاوینگے ہم پس کہینگے ہم امتوں کو کہ لاؤ
تم دلیلیں اپنی جو رکھتے ہو اوپر شرک اور تکذیب کے پس جان لیوینگے کہ اُس دم تحقیق حق یعنی راستی یا توحید
یا حجت واسطے اللہ کے ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ اور کھویا جاویگا اُنسے جو کچھ باندھ لیتے تھے باتیں یا امید شفاعت
کی کہ بتوں سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی تحقیق قارون تھا قوم موسیٰ علیہ السلام کے سے
لکھا ہے کہ بیٹا حضرت موسیٰ کے چچا کا تھا کہ اسکے باپ کا نام یصہر ہے اور دادا کا قاہت اور حضرت موسیٰ کے باپ عمران
تھے اور دادا قاہت اولاد لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی بحر مواج میں ہے کہ قارون بہت خوبصورت اور مرد زاہد
تھا خلوت نشین بعد چند روز کے کھانا کھاتا تھا اور قرات توریت میں اقراء بنی اسرائیل اور متواضع اور خلیق شیطان
نے اسکا اغوا کیا کہ اسکی خلوت گاہ میں مرد بزرگ بن کر آیا اور سات دن تک اسکے ساتھ بیٹھا کچھ نہ کھایا پیا قارون نے
جانا کہ مجھ سے بھی زیادہ عابد ہے اُسکا معتقد ہوا شیطان نے پھر نصیحت کرنی شروع کی ایک دن قارون کو سمجھایا
کہ ہفتہ میں ایکدن کسب معاش بھی کیا کر اپنی محنت سے پیدا کر کے کھانا اور کھلانا بہت اجر رکھتا ہے قارون کسب
میں مشغول ہوا مالدار ہوگیا اور بعضے کہتے ہیں کہ فرعون حضرت موسیٰ پر طعن فقر کا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو

کیمیا سکھادی اُنھون نے حضرت ہارون اور حضرت یوشع علیہما السلام کو اور اپنی بہن کو بتادی قارون نے انکی بہن
سے سیکھی بہر تقدیر جب تونگر ہوگیا تو حال اسکا بدل گیا بیت فقر کے بعد غنا کیا آیا دین و ایمان پہ آفت لایا
فَبَغٰی عَلَیْھِمْ پس سرکشی کی اوپر قوم موسی کے اور چاہا کہ سب کو زیر حکم لاوین وَاٰتَیْنٰہُ مِنَ الْکُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَہٗ
لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَۃِ اُولِی الْقُوَّۃِ اور دیا تھا ہم نے اسکو خزانون سے اسقدر کہ کنجیان اسکی یعنے اٹھانا انکا البتہ بھاری تھا ایک
جماعت قوت والے پر عصبہ دس سے چالیس تک کی جماعت کو کہتے ہین اور یہان مراد چالیس آدمی ہین کہ کنجیان
اسکی اٹھاتے تھے کشاف مین ہے کہ ساٹھ آدمی کلید بردار خزائن اسکے تھے ہر خزانے کی ایک کنجی تھی اور کوئی
کنجی زیادہ انگلی سے نتھی اور چمڑے کی بنی ہوئی تھین تا کہ ہلکی ہون اور امام ثعلبی نے کہا ہے کہ مراد مفاتیح سے حروف مال
ہین اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار انبار تھے سونے اور چاندی کے اِذْ قَالَ لَہٗ قَوْمُہٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ
یاد کر جس وقت کہ کہا واسطے قارون کے قوم اسکے نے یعنے مومنون نے بطریق نصیحت کہ اے قارون مت خوش ہو
مال دنیا پر تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے خوش ہونیوالون کو اوپر دنیا کے کہ مبغوضۂ حق ہے نظم کیا ہے
دنیا گھر ستم کا ہے ملامت خانہ ہے دشت ہے صحرا ہے بن ہے فقر ہے ویرانہ ہے نی رفیق اور نی شفیق
اور نی مددگار اور نہ یار اسے نا جسکو سمجھے تہان ہو وہ بیگانہ ہے کب یہہ مال و دولت و جاہ و جلال دنیوی لائق
دل بستگی عاقل و فرزانہ ہے جسنے دل اس سے لگایا عقل سے باہر ہے وہ ابلہ ہے نادان ہے مجنون ہے دیوانہ ہے
جسنے اس خمخانۂ دنیا سے ایک جرعہ پیا بیہوش ہو اورے اُس کے ہین وہ بے عقل ہے مستانہ ہے گرچہ دانا
نی تو ڈر روز حساب آتا ہے آہ خرمن دنیا کا وہان محسوب ایک دانہ ہے بھول ہمان خدا کو مت ہے عشق
اسکی بھی راہ غفلت کا کیا تونے پیا پیمانہ ہے وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتٰکَ اللّٰہُ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ اور طلب کر بیچ اُس چیز کے
کہ دی ہے تجھکو اللہ نے گھر آخرت کا یہہ تتمہ ہے کلام ناصحون کا یعنے صرف کر مال اپنے کو راہ خدا مین اور وسیلہ
کر اسکو ثواب آخرت کا وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا اور مت بھول حصہ اپنے کو دنیا سے کہ نصیب تیرا مال
دنیوی مین سے وقت مرنے کے سوا کفن کے ہوگا پس یہہ سوچ کے مال دنیا پر غرور مت کر بیت لشرف مین
تیرے گر ملک چین ہے تا مین ہوگا دم رحلت تیرے ہمرہ نہ کچھ غیر کفن ہوگا اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ فراموش
مت کر حصہ لینے کو یعنے بقدر احتیاج ضروری کے مال برکفایت کر کہ بس ہے باقی ہوس ہے بیت چھوڑ اسکو
کہ جو ہوس ہووے اسقدر کہ تجھکو بس ہووے وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ
اور احسان کر طرف بندگان خدا کے جیسا کہ احسان کیا اللہ نے طرف تیری اور مت چاہ فساد بیچ زمین کے
ساتھ تکبر اور ظلم کے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے فساد کرنیوالون کو کہ
ساتھ دنیا کے اپنی برائی کرین اور اترائین قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ کہا قارون نے جواب مین انکے

سوا اسکے نہین کہ مین دیا گیا ہون مال بسبب علم کے کہ نزدیک میرے ہے یعنے علم توریت کا کیونکہ وہ اعلم بنی اسرائیل
تھا یا دانا تھا خزائن یوسف علیہ السلام کا وہ تصرف مین لایا تھا یا علم کیمیا یاد رکھتا تھا کہ اپنی بہن سے سیکھا تھا
اَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا کیا نجانا قارون نے توریت مین پڑھکر
اور تاریخ والون سے سنکر یہہ کہ اللہ نے تحقیق ہلاک کئے ہین پہلے قارون سے اہل قرنون سے ان لوگونکو
کہ وہ بہت زور اور تھے اِس سے قوت مین اور بہت تھے جماعت ولے یا زیادہ تھے جمع مال مین وَلَا يُسْأَلُ
عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ اور نہین پوچھے جاوینگے گناہون اپنے سے گنہگار وقت آنے عذاب کے یعنے منکرون
کے چہرون سے معلوم کر لیتے ہین یعرف المجرمون بسیماهم یا اُنسے سوال استعلام نہوگا کیونکہ حق تعالی دانا ہے
یا سوال معاتبہ نہوگا کیونکہ بیحساب دوزخ مین جاوینگے فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ پس نکلا قارون شنبہ کے دن
اوپر قوم اپنے کے بیچ آرائش اپنے کے اشتر سفید پر سوار زین زرین کا جامہ ارغوانی پہنے چار ہزار سوار اسیطرح
کے سجے ہوئے ساتھ لئے کشاف مین ہے کہ انیس ہزار سوار سرخ جوڑے کسنہائی پہنے ہوئے ساتھ
تھے اور کسینے پہلے اس سے رنگ معصفر نہ دیکھا تھا موضح مین ہے کہ ہزار لونڈیان سفید خچرون پر سوار زین
زرین کسے اور لباس معصفر اور موزے سفید پہنے ہمراہ تھین القصہ جب اس دبدبہ اور شوکت سے قوم
مین آیا قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ کہا ان لوگون
نے کہ چاہتے تھے زندگانی دنیا کی ای کاشکے ہو واسطے ہمارے مال مانند اسکے کہ دیا گیا ہے قارون تحقیق
وہ بڑے نصیب والا ہے دنیا سے وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کہا
ان لوگون نے کہ دیئے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو جانتے تھے برکت قناعت کے اور فضل توکل کا مانند حضرت
یوشع اور اصحاب انکے کے وای ہے واسطے تمھارے ای طالبو دنیا کے ثواب اللہ کا آخرت مین بہتر ہے
مال دنیا سے واسطے اس شخص کے کہ ایمان لاتا ہے خدا اور پیغمبر پر اور کام کرتا ہے اچھے وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ
اور نہین سکھلائے جاتے یہہ بات جو علما نے کہے مگر صبر کرنیوالے اوپر طاعت کے یا بچنے والے معصیت سے
لکھا ہے کہ قارون کو حضرت موسی اور حضرت ہارون پر حسد آیا ایکدن حضرت موسی سے کہنے لگا کہ تم پیغمبر
ہوئے اور مجھکو کچھ بہرہ نہ پہنچا مین اپنی بے منصبی پر کب تک صبر کرون پھر ہر روز اسکے درپے رہتا تھا یہان
تک کہ حکم زکوۃ نازل ہوا کہ عشر یا ربع مال دیا چاہئے حضرت موسی نے جناب الہی سے اسکا ہزار دینار سے ایک
ٹھرایا قارون نے جو حساب کیا مبلغ کثیر ہوئے پھر گیا اور بنی اسرائیل کو بلا کر کہا کہ جو موسی کہتے تھے ہم
قبول کرتے اب مال تمھارا چھین لیتے ہین کیا علاج کرین سب نے کہا کہ تو بہتر ہمارا ہے جو کہے کہا مین نہ
چاہتا ہون کہ انکو قوم مین رسوا کرون تاکہ کوئی انکی بات پھر نہ سنے پس ایک زن فاجرہ سبتیرا نام کو بلا کر

مایوس اُٹھے بعد خسف اسکے کے یقولون ویکانّ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر کہنے لگے پس مین
ایک وی ویسے دعائی ہے اور پر تیرے جان تو کہ اللہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بندون اپنے
سے اور تنگ کرلیتا ہے اور جسکے کہ چاہتا ہے بیت بسط عزت سے نہین محض ارادت سے ہے قبض ذلت
سے نہین اسکے مشیت سے ہے ویک بمعنے ویلک ہے اور اعلم مضمر ہے اور جلالین مین ہے کہ وہی اسم فعل ہے
بمعنی اعجب ای انا اور کاف بمعنی لام ہے لولا ان منّ اللہ علینا لخسف بنا اگر ہوتا یہہ کہ احسان کیا اللہ نے
اوپر ہمارے البتہ دھسا دیتا ہمکو بھی زمین مین بیت مثل قارون گر نہ مال و رتبہ دیتا ہوا خسف سے تو بچ گئے اچھا
ہوا اچھا ہوا ویکانہ لا یفلح الکافرون وی کلمہ ندامت ہے اور کانّ واسطے تشبیہ کے ہے یا ویکانّ سارا بمعنی الم تعلم
اور الم تر کے ہے یعنے نہین جانتا تو اور نہین دیکھتا ہہ کہ نہین فلاح پاتے کافر عذاب سے یعنے بے ایمان یا کفران نعمت
والے یا جھٹلانیوالے انبیا کے تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا یہہ گھر آخرت کا یعنے
بہشت کرتے ہین ہم اسکو واسطے اُن لوگون کے کہ نہین چاہتے تکبر کرنا بیچ زمین کے ساتھ اہل زمین کے اور نہ فساد
اور ستم اوپر لوگون کے جیسے قارون نے چاہا تھا والعاقبۃ للمتقین اور سر انجام نیک واسطے پرہیزگارونکے ہے یا آخرت
واسطے پرہیزگارون کے ہے یعنے بہشت صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ سرائے رضا ہے واسطے اُس جماعت کے ہے کہ پاک
ہین آلودہ گی صفات نفسانیہ سے اور زمین بشریت مین غلو نہین کرتے مثل فرعون اور جابرون کے اور فساد
نظر سے بچین ہین کہ سوا میرے کسی کے طرف التفات نہین کرتے **قطعہ** اُنسے راضی ہے خدا ایسے ہین جو نہ
گھر رضائے حق کا کیون انکو ہو قول اور فعل انکا سب مقبول ہے یار ہے یاری انہین ہے پے بہ پے کام جو
انکا ہے وہ حق کا ہے کام ہین تصرف مین انہین کے خاص و عام جو وہ چاہین سو کرین محبوب ہین حق ہے طالب
انکا وہ مطلوب ہین من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا جو کوئی آوے ساتھ نیکی کے کہ خوبہلی ہے یا بندگی یا اخلاص
دلی ہے یا معرفت لم یزلی ہے پس واسطے اسکے بہتر ہے اُس خصلت سے یا طاعت سے یا معرفت سے یا جو
کوئی آدمی بھلائی کرے دنیا مین پس واسطے اُسکے بہتر ہے اُس سے آخرت مین ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الذین
عملوا السیئات الا ما کانوا یعملون اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے کہ شرک اور تکذیب اور سوا اسکے ہے پس نہ جزا دئے
جاوینگے وہ لوگ کہ کئے ہین انھون نے برائیان مگر جو کچھ کہ تھے کرتے دنیا مین سمجھ لیجئے کہ ظاہر اس آیت کا
دلیل ہے اُسپر کہ ثواب نیکی کا بہتر اُس سے ملیگا اور عذاب بدی کا برابر اسکے اور وضع مظہر موضع مضمر مین
واسطے تقبیح حال بدکارون کے ہے اور اسناد سیئہ کا تکرار بجہتہ زیادتی تقبیح حال گنہگارون کے ہے لکھا ہے کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بزمان ہجرت جحفہ مین پہنچے شوق حرم کعبہ اور آرزوے وطن پیدا ہوے
جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد تحقیق جسنے کہ فرض کیا ہے

اور پر تیرے پہنچانا قرآن کا یا عمل کرنا اسپر البتہ پھیر لیجانیوالا ہے تجھکو طرف جگہہ پھر جانے کے یعنے مکہ کے بعضے کہتے ہین
یہہ وعدہ ہے فتح مکہ کا اور بعضے کہتے ہین کہ معاد بہشت ہے اور تاویلات کاشی مین ہے کہ معاد فنا فی اللہ اور لقا باللہ ہے سالک پر اس مقام مین
اسر منه البداء والیه العود کھل جاتا ہے قطعہ ابتداء جس سے ہے اس سے انتہا ابتدا و انتہا ہی ایک جا
آئے جس جا سے ہین جانا بھی ہے وہان آنے اور جانیکا جان الگ ہے مکان کون لایا اور لے آیا کسے کس جگہہ
سے لایا اور لایا کسے کس جگہہ لیجانیگا تک سوچ تو سوچ تو غافل اس اتنا بھی ہو گفتگو کا کچھہ نہین ہے یہہ مقام
فہم یہان درکار ہے اور کلام قل ربی اعلم من جاء بالهدی ومن هو فی ضلل مبین ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اس شخصکو کہ آیا ہے ساتھہ راہ راست کے یا توحید کے یا قرآن کے اور وہ مین
ہون اور خوب جانتا ہے اس شخصکو کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہے اور وہ منکر میرا ہے وما کنت ترجوا ان یلقی
الیک الکتب الا رحمة من ربک فلا تکونن ظهیرا للکفرین اور نتھا تو امیدوار اس بات کا کہ اتارا جاوے طرف تیری
قرآن مگر مہربانی پروردگار تیرے کے سے اوپر تیرے پس مت ہو تو پشتی بان اور مددگار واسطے کافرون کے
یعنے انکی خاطرداری مت کر اور التماس انکے کا جواب مت دے سخت دشمن ہے رقیب اس سے نہ ایک
بات تو کر نہ ولادو لتسلی مدارات تو کر ولا یصدنک عن ایت الله بعد اذ انزلت الیک وادع الی ربک ولا تکونن من المشرکین
اور چاہئے کہ کافر نہ باز رکھین تمکو پڑہنے آیتون اللہ کے سے اور عمل کرنے سے اوپر پیچھے اسکے کہ اتارے
گئین طرف تیرے اور پکار خلق کو طرف عبادت پروردگار اپنے کے اور مت ہو شریک لانے والون سے
ولا تدع مع الله الها اخر اور مت پکار ساتھہ اللہ کے معبود اور کو کیونکہ لا اله الا هو نہین کوئی خدا لائق ہے
پکارنے کے مگر وہ سمجھہ لیجئے کہ مخاطب اس آیۃ مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت
آپ کی ہے اور فائدہ خطاب کا ساتھہ اس جناب کے یہہ ہے کہ مشرکون کے طمع قطع ہو جاوے کہ موافقت
ہماری آپ ہرگز نہین کرینگے کل شیء هالک الا وجهه ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات پاک اسکی
یا سب عمل باطل ہے مگر جس سے ذات مبارک اللہ تعالی کے مطلوب ہو له الحکم والیه ترجعون
واسطے اسیکے ہے حکم اور طرف اسیکے پھیرے جاوینگے واسطے جزا اور سزا کے محقق کہتے ہین کہ جو موجود
حقیقی نہین سوا حق کے پس حقیقت مین ماسوا اسکے فانی ہے ستر پڑھ کے پس لا اله الا هو رافت
اقسام شرک سے بچ تو غیر حق کون دو جہان مین ہے نہ زمین مین نہ آسمان مین ہے ہوا ہے نہ کوئی ہو ویگا
ہے وہی ایک واحد اور یکتا ماسوا اسکے جو ہے ہالک ہے فنی ہے قائم کوئی نہ سالک ہے غیر معدوم اور فانی ہے
وہی باقی ہے جاودانی ہے اسکے غیرت نے غیر کب چھوڑا حرف شرکت ازل مین ہے نورا [illegible]
اور نکو ہی ہمتا ہے وہ اکیلا ہے اور یکتا ہے اسکے جفت اور کا وجود نہین کچھہ نمایش نہین نمود نہین

وہی اول ہے اور آخر ہے وہی باطن ہے اور ظاہر ہے رافتابس زیادہ یہان مت بول کشف اسرار بین زبان مت کھول یہہ مکان ہے خموش رہنیکا کہ سمجھنے کا ہے نہ کہنے کا سورہ عنکبوت مکی ہے انہتر آیتین ہین نوسو اسی کلمہ ہین چار ہزار ایک سو پچانوین حرف ہین فواصل اسکی نمر ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ قصص کے یہہ ہے کہ دونون مین اثبات توحید اور نفی شرک مذکور کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ آخر مین قصص کے ذکر ہلاک اور فنا اور بازگشت کا طرف جناب گاہ کبریا کے تھا آغاز مین اس سورہ کے ذکر فتنہ اور بلا کا ہے کہ الفتنة اشد من القتل فتنہ زیادہ تر ہلاک اور فنا سے ہے

سورة العنكبوت مكية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي ستون وتسع اٰية

الٓمّٓ حروف مقطعہ واسطے عاجز کرنے خلق کے ہین تو کہ سمجھین کہ کسی کو ساتھہ حقائق اس کتاب کے راہ نہین اور عقل کسی کامل کی کنہ معرفت اسکے سے آگاہ نہین بیت عقل عاجز کم ہے اسمین فہم خلق پہنچے کیا اسکو خیال و وہم خلق لکھا ہے کہ الف اشارہ باسم اللہ ہے اور لام بلطیف اور میم بمجید فرماتا ہے کہ اللہ مین ہون عبادت میری کر و لطیف مین ہون اخلاص بیچ بندگی میرے کے مت چھوڑ و مجید مین ہون بزرگی اورون کی مسلم مت رکھو اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہہ کہ چھوڑے جاوین اتنے ہی بات پر کہ منہہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور حال یہہ ہے کہ وہ نہ آزمائے جاوین ساتھہ اوامر اور نواہی کے یا نفس اور مال کے یا ہجرت اور جہاد کے سمجھ لیجئے کہ یہان استفہام انکاری ہے بوجہ توبیخ اور ایسے آیتین بیچ شان جماعت مسلمانون کے آئی ہین کہ مکہ مین تھے اور انکو ہجرت وہان سے مشکل تھی اور مہاجرین انکو مدینہ سے کھلا بھیجتے تھے کہ اسلام تمھارا جب تک کہ جوار کفار مین ہو تمام نہین ہے بعضے تب ہجرت کرکے باہر مکہ سے نکلے مشرک آگاہ ہوکر کتنون کو راہ سے پھرا لے گئے اور کتنے اُنسے بھاگ کر نجات یافتہ ہوئے اُنکے حق مین فرمایا کہ بے کشاکش بلا دعوی ولا صحیح نہین بیت عاشقون کو درد و غم بسیار کھینچا چاہیے جور یار اور طعنہ اغیار کھینچا چاہیے بحر مواج مین ہے کہ یہہ آیت بیچ شان ایک گروہ مومنون کے آئی ہے کہ ایذا سے مشرکان سے عاجز آئے تھے اور فریاد و فغان کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ عمار یاسر کے شان مین ہے کہ انکو کافر بسبب ایمان لانے کے پکڑ لے گئے تھے اور نالے کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مولی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مہجع نام جنگ بدر مین زخم تیر عامر حضرمی سے شہید ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی مدح مین فرمایا ہو اول من یدعی الی باب الجنة من ہذہ الامة قوم اسکے واسطے اسکی روتی تھی حق تعالی اسنے یہہ آیت اسکے قوم کی شان مین نازل کی یا اسکا باپ بہت جزع فزع کرتا تھا اسکے حق مین یہہ آیت بھیجی کہ بمجرد قول ایمان سے بے ابتلاء اور امتحان کے کام نہین نکلتا نظم رنج اٹھایا چاہیے اور درد کھینچا چاہیے

نالہ گرم اور آہ سرد کھینچا چاہئے   ابتلاء امتحان ہین عشق مین سو سو طرح   بار جو رکھین سو ہو کر مرد کھینچا چاہئے
ولقد فتنا الذين من قبلهم فليعلمن الله الذين صدقوا وليعلمن الكاذبين ۝ اور البتہ تحقیق
آزمایا تھا ہمنے اُن لوگون کو کہ پہلے اُن مسلمانون سے تھے یعنے سب امتون پہلیون کے آزمایش کی ہے
اور دعوی ہر ایک کا محک بلا سے آزمایا ہے پس البتہ ظاہر کر دیگا خدا اُن لوگون کو کہ سچ بولے ہین دعوی ایمان
مین اور البتہ ظاہر کر دیگا جھوٹون کو کہ بیچ دین کے ہین یا دیکھا دیگا اُن دونو فرقون کو خلق کو یا جزا دیگا اُن دونون
گروہ کو ساتھ اس چیز کے کہ جانتا ہے سچ اور جھوٹ انکا قطعہ عشق مین کوئی اگر دعوے کرے
یار اسکا امتحان سو طرح سے کھینچے جو بار جفا صادق ہے وہ بھاگتا ہے رنج سے کاذب ہے جو صادق و کاذب کے
یہہ پہچان ہے جان لے کچھ تو نہین انجان ہے ام حسب الذين يعملون السيئات ان يسبقونا کیا گمان
کرتے ہین وہ لوگ جو کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معاصی کے یہہ کہ چڑھ جاوین ہمسے یعنے غالب ہو جاوین اور
عاجز کر دین ہمکو سزا پہنچانے مین برابر انکے ساء ما يحكمون برا ہے وہ جو حکم کرتے ہین فتوحات مین ہے
کہ آیا گمان کرتے ہین گنہگار یہہ کہ بسبب گناہون کے سبقت لیجاوین مغفرت اور رحمت ہمارے پر برا ہے یہہ
جو حکم کرتے ہین کیونکہ رحمت ہماری سبقت لے گئی ہے اوپر گناہون انکے کہ موجب غضب کے ہین بیت
تیرہ آفاق ہوا روسے سیہ سے ہی میرے   لیک رحمت تیری صد چند گنہ سے ہی مہر   من كان يرجو لقاء
الله فان اجل الله لات ط جو کوئی ہے امید رکھتا لقاء خدا کے بہشت مین یا ملنے کے ثواب الہی کے یا جو کوئی
ڈرتا ہے قیامت سے اور عرض اعمال اپنے سے اوپر خدا کے کہہ کہ تیار ہو پس تحقیق وعدہ اللہ کا واسطے لقا
یا جزا کے البتہ آنیوالا ہے وهو السميع العليم اور وہ سننے والا ہے باتین بندون کی جاننے والا ہے
نیتین انکی ومن جاهد فانما يجاهد لنفسه اور جو کوئی جہاد کرتا ہے ساتھ کفار کے یا ساتھ ہوائے نفس عدا کے
پس سوا اسکے نہین کہ جہاد کرتا ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ ثواب اسکا اسیکو ملتا ہے ان الله لغنی
عن العالمين تحقیق اللہ بے پرواہ ہے طاعت عبادت عالمون کے سے تکلیف عبادت کی بندون کو واسطے اصلاح
احوال انکے کے ہے والذين امنوا وعملوا الصلحت لنكفرن عنهم سيئاتهم اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے
البتہ دور کرینگے ہم اُنسے برائیان انکی ولنجزينهم احسن الذي كانوا يعملون اور البتہ بدلا دینگے ہم انکو بہتر اُس
چیز کا کہ تھے وہ کرتے یعنے توحید کا کہ بہتر سب عملون انکے سے ہے بدلا دینگے ہم اور باقی عملون کا بدلا اگرچہ انکے
برابر نہین ہین مساوی اسیکی عطا کرینگے اور اکثر اعمال انکے سے ایک کا دس حصہ اور نو سو حصون تک
دینگے کیونکہ وہ محتاج ہین اور ہم بے نیاز اور رسم ہے کہ مصرعہ غنی رحم کرتا ہے محتاج پر لکھا ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص
رض ایمان لائے مان انکی حمیرہ بنت سفیان نے قسم کھائی کہ دہوپ بیچ کھڑی رہونگی اور کچھ نہ کھاؤنگی جبتک کہ تو دین محمد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اختیار کیا ہے نہ پھر جاوے سعد نے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت
نازل ہوئی کہ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا اور حکم کیا ہمنے آدمی کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا وَإِن جَاهَدَاكَ
لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اور اگر کوشش کریں ماں باپ اور جھگڑیں تجھہ سے تو کہ تو شریک لاوے
تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہیں ہے واسطے تیرے ساتھ الوہیت اُسکے کے علم پس مت کہا مان دونوں کا کہ
اطاعت کرنی مخلوق کی معصیت خالق میں درست نہیں إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ طرف میری
کے بازگشت تمھاری ہے اے مومنو اور کافرو اور معصیت میں کہا ماننے والو ماں باپ کے اور نہ ماننے والو پس
جزا دونگا میں تمکو وقت جزا دینے کے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ
فِي الصَّالِحِينَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے بعد کفر کے اور کام کئے اچھے بعد برائیوں کے البتہ داخل کرینگے ہم
انکو بیچ نیکیوں کے یا لاوینگے ہم انکو بیچ مقام صالحوں کے کہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ اور بعضے
لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے مراد اس سے منافق اور ضعیف
الایمان ہیں فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ پس جب ایذا دیا جاتا ہے بیچ راہ اللہ کے بسبب
دین اسکے کے یعنے کافر اسکو رنج پہنچاتے ہیں کرتا ہے رنج لوگوں کے کو مانند عذاب خدا کے یعنے ایمان چھوڑ دیتا ہے
عذاب خلق کے ڈر سے جیسے کہ کفر کو ترک کیا تھا خوف عذاب خدا سے وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا
اور اگر آوے مدد پروردگار تیرے کی طرف سے مانند فتح اور غنیمت کے البتہ کہینگے تحقیق تھے ہم ساتھ تمھارے دین
اور ملت میں ہمکو بھی غنیمت میں حصہ دو أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ کیا نہیں اللہ دانا تر ساتھ
اُس چیز کے کہ بیچ سینوں عالموں کے ہے صفائی اخلاص اور کدورت نفاق سے وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ اور البتہ جانتا ہے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور البتہ جانتا ہے منافقوں کو اور
ظاہر کر دیگا دنیا میں انکو بلا اور محنت میں ڈال کر کہ محک امتحان بلا ہے بیت امتحان جوہر مردان ہے صبر
جس طرح آتش ہے معیار طلا لباب میں ہے کہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر فاروق بن خطاب
اور جناب علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اس دین کے سے پھر جاؤ اور دین قدیم اپنے آبا کا اختیار کرو پھر جو تمھیں
کچھ گناہ تمپر آویگا تو ہم اُٹھا لینگے تم پر بوجھہ نچھوڑینگے حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا
سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ اور کہا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے پیروی کرو راہ ہمارے
کی یعنے ہمارے باپوں کی طریقہ پر چلے جاؤ اور چاہئے کہ اُٹھا لیویں ہم گناہ تمھاری یہاں امر تاویل جزا ہے یعنے اگر پیروی
کروگے تم ہماری تو ہم اُٹھا لیوینگے خطائیں تمھاری وَمَا هُم بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُم مِّن شَيْءٍ اور حال آنکہ نہیں کافر اٹھانے
والے گناہ مومنوں کے سے کچھ جزا إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں اس بات میں کہ کہتے ہیں ہم اٹھا لینگے

بوجھ گناہونکا مسلمانون کے کہ وہ بوجھ اٹھانے پر قادر ہی نہونگے نہ تھوڑا نہ بہت کیونکہ انہین کے گناہونکا اسپر بوجھ
بھاری ہوگا بھر بس ہر گناہون ان لوگون کے سے کہ جنکو انہون نے گمراہ کیا ہے گران بار ہونگے چنانچہ حق تعالے
فرماتا ہے وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اور البتہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کے قیامت کے روز اور بوجھ دوسرون
کے ساتھ بوجھون اپنے کے یعنے وبال گناہونکا ان لوگون کے جنکو گمراہ کیا ہے زیادہ انکے گناہون پر رکھا
جاویگا بغیر اسکے کہ گناہ سے گمراہ ہونیکے کچھ کم ہو وَلَیُسْئَلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ اور البتہ پوچھے جاوینگے بیچ
اور بیچ دن قیامت کے اس چیز سے کہ تھے باندھتے یعنے جھوٹی باتین جو سبب گمراہی اور تباہی خلق کے ہوتے ہین
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکے کے پس رہا
بیچ انکے واسطے دعوت انکے کے طرف حق کے ہزار برس مگر پچاس برس روایت اشہر یہہ ہے کہ حضرت
نوح علیہ السلام چالیس برس کی عمر مین پیغمبر ہوئے اور نوسو پچاس برس خلق کو دعوت کرتے رہے اور
بعد طوفان کے ساٹھ برس اس عالم مین رہے بعضون نے کہا ہے کہ عمر نوح علیہ السلام کی ایک ہزار چار
سو برس کی ہوئی تھی عین المعانی مین ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوئے نوسو سال پچاس سال
دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے تین سو پچاس برس جئے ملک الموت نے دم قبض روح پوچھا کہ اے
بڑی عمر والے پیغمبرون مین دنیا کو کیسا پایا کہا کہ مانند اس گھر کے کہ دو دروازے رکھتا ہو ایک مین سے
جاوین دوسرے مین سے نکل آوین **بیت** عمر ہو تیری گر ہزار برس موت آخر دلا ہے سر پہ کھڑی وقت
مردن تو فکر کرلے نیک دم کا دم اور ہزار سال ہین ایک سمجھ لیجئے کہ بیان کرنا قصہ نوح علیہ السلام کا
واسطے تسلی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آپ کو جتاتا ہے کہ کیسے کیسے ایذا قوم کھینچے اور جتانے
والون کو ڈراتا ہے کہ طوفان مین سب کو ڈبو دیا اسطرح کہ نوسو پچاس برس انھون نے جفائے قوم اٹھائے اور
دعوت فرمائی جو کسی نے نہ مانا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ پس پکڑا قوم انکے کو عذاب طوفان نے اور وہ
کافر تھے فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ پس نجات دی ہمنے نوح علیہ السلام کو اور کشتی
والون کو یعنے حضرت نوح کے ساتھ جو کشتی مین سوار تھے آدمی مسلمان اور جانور اور کیا ہمنے کشتی کو یا قصہ نوح
کو نشانی یا عبرت واسطے عالمون کے تو کہ ساتھ اسکے دلیل پکڑین یا نصیحت قبول کرین وَاِبْرٰهِیْمَ اور بھیجا
ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ یاد کر جس وقت کہا اسنے واسطے قوم اپنے کے
کہ بابل مین تھے عبادت کرو اللہ کو اور ڈرو اس سے ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ عبادت اور ڈرنا
یہہ بہتر ہے واسطے تمہارے دنیا سے کہ رکھتے ہو اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے اِنَّمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا سوا اسکے نہین کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے بتون کو

اور بنا لیتے ہو جھوٹ کہ انکا نام خدا رکھتے ہو اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا
فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ تحقیق جنکو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے نہیں مالک
واسطے تمھارے رزق دینے کے پس ڈھونڈھو نزدیک اللہ کے رزق کہ وہ قادر ہے اسکے دینے پر اور عبادت
کرو اسکو ساتھ یگانگی کے اور شکر کرو اسکا کہ موجب مزید نعمت ہے اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ طرف اسکے پھیر جاؤ گے
تم یہاں تک کلام ابراہیم علیہ السلام کا تمام ہوا اب حق تعالی قریش کو ڈراتا ہے اور فرماتا ہے وَاِنْ تُكَذِّبُوْا
فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ اور اگر جھٹلاؤ تم اے مکے والو پیغمبر میرے کو پس تحقیق جھٹلایا تھا پیغمبروں اپنے کو
امتوں نے پہلے تم سے جیسے قوم نوح اور ہود اور صالح نے علی نبینا وعلیہم السلام اور انکی تکذیب نے کچھ
ضرر پیغمبروں کو نہ پہنچایا بلکہ ضرر اسکا انہیں پر آیا کہ عذاب دنیا اور آخرت کے سزاوار ہوئے پس تمھارے
تکذیب سے بھی میرے حبیب کو کیا زیان ہے وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہیں اوپر پیغمبر کے
مگر پہنچا دینا ظاہر سو اس نے پیغام پہنچا دیا اور ثواب اور عقاب آخرت کا بتا دیا اور تم نے اسکی بات کو جھٹلا
دیا اور بعث اور نشر کا انکار کیا اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کیا نہیں دیکھا انھوں نے
یعنے منکروں نے بعث کے کہ کیونکر پہلے بار کرتا ہے اللہ پیدایش اور عدم سے وجود میں لاتا ہے پھر دوبارا
کریگا اسکو کہ بعد مرنے کے جلا دیگا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ تحقیق پہلے اور پیچھے جلانا اوپر اللہ تعالی کے آسان
ہے قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم منکروں
کو کہ سوچ کر سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کہ کیونکر شروع کیا اللہ نے پیدایش کو کہ طرح طرح کی شکلیں اور
جدا جدا فعل اور نئی نئی حالتیں ہیں پھر اللہ ہے پیدا کریگا پیدایش پچھلی حاصل یہہ ہے کہ جب تم نے دیکھ
لیا کہ ابتدا میں خالق سب کا اللہ ہے پس سمجھ جاؤ کہ انتہا میں بھی وہی ہوگا بیت وہ ہے مبدی خلق
پھر معید بھی ہے خوف بھی اس سے اور امید بھی ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر
ہر شی کے شروع اور اعادہ سے قادر ہے کیونکہ قدرت صفت ذات اسکی ہے اور ذات اسکی بہ نسبت
سب ممکنات کے برابر ہے تب پیدایش پچھلی پر کیوں نہ ہوگا يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۤءُ عذاب
کرتا ہے جسے چاہے اور بخش دیتا ہے جسے چاہے وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ اور طرف اسکے پھیرے جاؤگے روز جزا
میں کفر پر عذاب کریگا اور ایمان پر ثواب دیگا کشف الاسرار میں ہے کہ عذاب اسکا عدل سے
ہے اور رحمت اسکی فضل سے جسکو چاہیگا عدل سے دوزخ میں ڈالیگا اور جسکو چاہیگا فضل سے بہشت میں
پہنچاویگا بیت عدل کریگا تو ٹھکانا کہاں فضل کرے گا تو ہے سب کچھ وہاں عدل نہیں چاہتے ہم اے رحیم
فضل کر اپنا تو بڑا ہے کریم زاد المسیر میں ہے کہ عذاب بدخوئی پر ہیں اور رحمت خوش خلقی پر اور بعضوں کے نزدیک

عذاب میں دنیا پر حرص اور رحمت ترک دنیا پر یا حرص اور قناعت پر یا متابعت بدعت اور ملازمت سنت پر
یا تفرقہ خاطر اور جمعیت دل پر امام قشیری رح نے کہا ہے کہ عذاب یہہ ہے کہ بندے کو اسکے جان پر چھوڑ دے
اور رحمت یہہ ہے کہ خود اسکی کارسازی کرے بیت تو اگر یار میرا ہو جاوے گرم بازار میرا ہو جاوے
وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اور نہیں تم اے لوگو عاجز کرنے والے پروردگار اپنے کو عذاب اپنے
سے بیچ زمین کے کہیں بھاگ کر جاؤ اور بیچ آسمان اگر چڑھ جاؤ اسکے عذاب سے کہیں نہیں بچ سکو گے یا اندر رہنے
والے زمین کے اور رہنے والے آسمان کے قدرت رکھتے ہیں اوپر عاجز کرنے خدا کے وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ
مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور نہیں واسطے تمہارے سوا اللہ تعالے کے کوئی دوست کہ بچاوے عذاب حق سے اور نہ مدد
دینے والا کہ چھڑاوے اس سے وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوے ساتھ آیتوں کتاب اللہ کے یا ساتھ نشانیوں وحدانیت اسکے کے اور ملاقات
اسکے کی یعنے قیامت کے یہہ لوگ ناامید ہوئے رحمت میری سے دنیا میں یا آخرت میں اور تعبیر ماضی بجہتہ تحقیق
وقوع ہے اور یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے دردناک یعنے دائم سبب کفر اسکے کے سمجھ لیجئے کہ درمیان میں یہ
کئی جملہ معترضہ بیان کر کر پھر وہی قصہ ابراہیم علیہ السلام کا شروع کیا فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا
اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ پس نتھا جواب قوم ابراہیم علیہ السلام کا بعد منع کرنے بت پرستی کے اور
توڑنے بتوں کے مگر یہہ کہ کہنے لگے آپس میں بعضوں سے کہ مار ڈالو ابراہیم کو یا جلا دو اسکو پھر سب نے اتفاق کر کر
آگ میں ڈال دیا پس نجات دی اسکو اللہ تعالی نے آگ سے کہ گرمی کو اسکے سردی سے بدل ڈالا اور شعلہ
نار برنگ گل اثار کر دیا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس نجات کے البتہ نشانیاں ہیں
قدرت کاملہ حق کے کہ آگ کا جلانا اور پہولونکا وہان کھل جانا ہے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں کیونکہ وہ
ان باتوں میں تامل کر کر نفع اٹھاتے ہیں وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے سوا اسکے نہیں کہ پکڑے ہیں تمنے سوا خدا کے بتوں کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی کے
درمیان اپنے بیچ زندگانی دنیا کے کہ تم اور بت پرست آپس میں ملے رہو ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ
بَعْضُكُم بَعْضًا پھر دن قیامت کے کافر ہو جاوینگے اور بیزار اور منکر بعضے تمہارے کہ متبوع ہو بعضوں سے کہ تابع
ہیں اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے کہ پیرو اور ارزل ہیں بعضوں کو کہ پیشرو اور اشراف ہیں وَمَأْوَاكُمُ
النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ اور جگہہ رہنے تمہاری سب کی دوزخ ہے اور نہیں واسطے تمہارے اسدن
یاروں اور مددگاروں سے کہ آگ سے بچاوے جیسے ابراہیم کو سلامت نکالا فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ پس ایمان لایا
واسطے اسکے لوط علیہ السلام نے کہ بھانجا یا بھتیجا اسکا تھا وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي اور کہا ابراہیم ع

اسکو اور بی بی سارہ کو کہ چچا کی بیٹی تھی انکے اور اُنپر ایمان لائی تھی کہ تحقیق مین وطن چھوڑنیوالا ہون طرف
پروردگار اپنے کے یعنے دشمنون سے بتنگ آکر اب یہان سے نکلتا ہون وہان جاؤنگا جہان امر پروردگار میرے
کا ہے اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تحقیق وہ غالب ہے مجھے دشمنونکا مغلوب نکریگا دانا ہے حکمت سے کام میرا
سنواریگا پس لوط اور بی بی سارہ کو لیکر کوفہ کے پہاڑ مین ہو کر حران مین جا ولایت شام مین داخل ہوئے حضرت
ابراہیم فلسطین مین رہے اور حضرت لوط موتفکہ مین گئے کشاف مین ہے کہ حضرت ابراہیم وقت ہجرت کے
پچھتر برس کے تھے اور اسی برس حضرت اسمعیل پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ سے اور جب ایک سو بارہ یا بیس برس
کی عمر ہوئی بی بی سارہ سے حق تعالی فرزند دیا چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ اور بخشا ہم نے اسکو
بڑہاپے مین بیٹا اسحاق نام وَيَعْقُوبَ اور پوتا یعقوب وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا
اور کی ہم نے بیچ اولاد اسکے کے پیغمبری یعنے بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل مین اور کتاب کہ توریت اور انجیل اور
زبور اور فرقان ہین اور دیا ہمنے اسکو ثواب اسکا بیچ دنیا کے کہ بڑہاپے مین بانجھ بی بی سے فرزند عنایت
کیا یا اولاد پاکیزہ دی اور نبوت اور کتب عطا کرین یا اسکو مقبول اور محبوب قلوب خلق کا کیا یہان تک
کہ سب ملتون والے اپنی نسبت اسیکی طرف ٹہراتے ہین یا حکم کیا ہمنے کہ درود اسپر تا قیامت بھیجین
یا مراد اجر دنیا سے بقائے قیامت انکی ہے کہ جیسے حیات مین وہ مہمانون کو کھلاتے تھے ویسے ہی تا
حال خوان نعمت انکے سے خاص و عام پرورش پاتے ہین وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق
وہ بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہے وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ اور بھیجا ہمنے لوط
علیہ السلام کو یاد کر جسوقت کہ کہا اسنے واسطے قوم اپنے کے کہ موتفکات مین ہے تحقیق کیا کرتے ہو تم بے
حیائی اور وہ فعل جسمین ہے کمال رسوائی مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ نہین پہلے کیا تم سے
اسکو کسی نے عالمون سے أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ کیا تحقیق تم آتے ہو تم مردون کے پاس
بطریق بدکاری اور کاٹتے ہو راہ کہ مسافرونکو لوٹتے مارتے ہو یا غریبون سے زبردستی بدفعلی کرتے ہو اور اس
سببسے ادھر کا رستہ بند ہو گیا ہے کوئی مسافر نہین گذرتا وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ اور کرتے ہو بیچ
مجلس اپنے کے کام برے کہ نزدیک عقل اور عرف کے اچھے نہین جیسے گالیان دینے اور ٹھٹھے بازی
کرنا ساتھ فحش کے اور سیٹھی بجانی اور کنکریان اینٹون سے مارنین اور غلیلے چلانے راہ گیرون پر اور شراب
پینے اور تنبور ستار بجانا اور مسافرون پر ہنسنا اور مانند انکے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا
بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ پس نتھا جواب قوم اسکے کا مگر یہہ کہ کہتے تھے لے آ ہمارے پاس عذاب خدا کا اگر ہے
تو سچون سے اس بات مین کہ یہہ جو ہم کرتے ہین برے فعل ہین اور سبب عذاب کے ہین اُنپر عذاب ہوگا

یعنی ہم یہہ کام نہین چھوڑینگے اگر تو سچ کہتا ہی کہ خدا ہی اور تو پیغمبر اسکا ہی تو کہہ اللہ کو کہ ہمپر عذاب
اتارے حضرت لوط جب انکے ایمان لانے سے مایوس ہوئے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ کہا
بطریق دعا ہی پروردگار میرے مدد دے مجھکو عذاب اتارکر اوپر قوم مفسدون کے وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ اور جب آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ساتھ بشارت بیٹے کے قَالُوا
إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ کہا انھون نے تحقیق ہم ہلاک کرنیوالے ہین رہنے والون اس بستی کے کوکہ سدوم
ہی کہ تکذیب لوط کی کرتے ہین إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ تحقیق رہنے والے سدوم کے ہین ظالم کہ کفر کرتے ہین
اور طرح طرح کے گناہ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق بیچ اس بستی کے لوط ہی اور وہ ظالمون سے
نہین قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا کہا فرشتون نے کہ ہم خوب جانتے ہین ان شخصون کو کہ بیچ اسکے ہین مومن
اور کافر با لوط علیہ السلام کے احوال سے خوب خبردار ہین ہم لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ البتہ
نجات دینگے ہم اسکو اور لوگوانکے کو مگر بی بی اسکے کو کہ ہی پیچھے رہنے والون بیچ عذاب کے یا بیچ گانون کے
حاصل یہہ ہی کہ ہم کہہ دینگے لوط کو کہ قوم مین سے وہ اور اہل اسکے باہر نکل جاوین وہ بستی سے نکل جاوینگے
مگر زن لوط کی قوم مین رہ جاویگی اور انکے ساتھ ہلاک ہو جاویگی وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَ
ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جسوقت ہوا یہہ کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ انکے اور تنگ
ہوا ساتھ انکے دلمین کہ ایسا ہو قوم سے میرے انکو ایذا پہنچے کیونکہ وہ غریبون کو رنج دیتے تھے فرشتون نے
جب حضرت لوط کے چہرہ پر اثر ملال پایا تسلی انکی کی وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا
امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ اور کہا مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم نجات دینے والے ہین تجھکو اور اہل تیرے کو
مگر عورت تیرے کو کہ ہی پیچھے رہنے والون سے اور ہلاک ہونے والون سے إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ
الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ تحقیق ہم اتارنے والے ہین اوپر اہل اس بستی کے عذاب آسمان سے
کہ پتھر برسائینگے بسبب انکے کہ تھے یہہ ہمیشہ فسق کرتے پس حکم الہی سے حضرت لوط اور اہل انکے بچ گئے اور
کفار مؤتفکہ ہلاک ہوئے اور شہر ویران ہوکر عبرت اہل عالم ہوا چنانچہ فرماتا ہی وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً
لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ اور تحقیق چھوڑ دی ہمنے اس بستی مین سے نشانی ظاہر واسطے اس قوم کے کہ
سمجھ کرین اور عبرت پکڑین اور وہ نشانی یہہ ہی کہ آثار انکے محلون کے خراب پڑے ہین یا پتھر جو آسمان
سے برسے تھے وہ کہین کہین نظر آجاتے ہین یا پانی کالا اب تک موجود ہی وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا
اور بھیجا ہمنے طرف اہل مدین کے بھائی نسبی انکے شعیب کو فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ
پس کہا شعیب نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ تعالی کی اور امید رکھو تو اب دن پچھلے کی یعنی ایسے کام کرو

جمین امید وار ثواب آخرت کے ہو یا ڈرو شدت سے روز قیامت کے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور مت
پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے زمین مدین میں جو تم تول اور ناپ میں کم دیتے ہو چھوڑ دو فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس جھٹلایا اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو اور فساد سے باز رہے پس
پکڑا انکو زلزلہ سخت نے یا جبرئیل علیہ السلام کے آواز نے کہ تن بدن انکا کانپ گیا پس صبح اٹھے بیچ گھروں کے اپنے
زانوں پر گرے ہوئے وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسَاكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا
مُسْتَبْصِرِينَ اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو اور ثمود کو اور تحقیق ظاہر ہے ہلاکت انکی واسطے تمھارے گھروں ان کے
سے کہ حجاز اور یمن کی طرف تم جاتے ہو اور آثار عذاب کے پاتے ہو اور زینت دی تھی واسطے انکے شیطان نے
عمل انکے کو کبر اور تکذیب سے پس بند کیا انکو راہ راست سے کہ پیغمبر جدھر بلاتے تھے اور تھے وہ سب کچھ دیکھتے
لیکن نہیں مانتے تھے اور اپنے آپ کو عقلمند اور پیغمبروں کو بے وقوف جانتے تھے وَقَارُونَ وَ
فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ اور ہلاک کیا ہمنے قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَى بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا
فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ اور البتہ تحقیق آیا انکے پاس موسی ساتھ نشانیوں روشن اور معجزوں ظاہر کے پس
سرکشی کی انھوں نے بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے وہ ہم سے آگے نکل جانیوالے یعنے حکم ہمارے سے کہاں نکل
سکتے تھے فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ ط پس ہر ایک کو کہ مذکور ہوئے پکڑا ہمنے ساتھ گناہوں انکے کے
فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا پس بعضا انہیں سے وہ شخص ہے کہ بھیجا ہمنے اوپر انکے مینہ پتھر و کنکریوں کا جیسے قوم
لوط وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ اور بعضا انہیں سے وہ شخص ہے کہ پکڑا اسکو آواز سخت نے جیسے قوم ثمود اور
اہل مدین وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ اور بعضا انہیں سے وہ شخص ہے کہ دھسا دیا ہمنے اسکو زمین میں جیسے
قارون وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا اور بعضا انہیں سے وہ ہے کہ ڈبو دیا ہمنے اسکو مانند قوم نوح اور فرعونیوں کے وَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہ تھا اللہ تعالی کہ ظلم کرے انکو یعنے بن گناہ کے عذاب دے و لیکن
تھے وہ جہل اور عناد سے جانوں اپنے پر ظلم کرتے اور کفر معصیت کرکر اپنے نفسوں پر آپ عذاب لیتے یعنے فعل
بد ہوتے جو کیا ہے بدلا اسکی ہی جزا ہو پا ہوگا ظلم اپنے پہ کیوں کرے ہی آپ ہ کہ کئے کی سزا ہو پا ہوگا مَثَلُ
الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ مثال ان لوگوں کی کہ پکڑتے ہیں سوا خدا کے دوست یعنے بت
مانند مکڑی کے ہے کہ واسطے اپنے اتَّخَذَتْ بَيْتًا بنائی ہے گھر وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ اور تحقیق بہت
سست گھروں میں گھر مکڑی کا ہے کہ نہ چھت رکھتا ہے نہ دیوار نہ گرمی دفع کرتا ہے نہ سردی لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ
کاش کے ہوتے کافر جانتے اس مثال کو کہ انکے دین کے واسطے بیان کی ہے یعنے جیسا مکڑی کا گھر سست اور بے اعتبار ہے
ایسا ہی دین انکا خوار اور بے مقدار ہے کہ اس سے کچھ حاصل اور نہ اس سے کچھ فائدہ بحر الحقائق میں ہے کہ مکڑی اپنے جالے میں آپ پھنستی ہے

کہ گھر انکا قید خانہ اُسکا ہے ایسی ہے وُہ لوگ کہ اپنے خواہشون کی پرستش کرتے ہین اور محبت دنیا اور متابعت شیطان
مین رہتے ہین اُنکے وبال مین آپ قید ہو کر راہ مخلصی کی نہین پاتے آخر کو دوزخ مین چلے جاوینگے اور جیسا کیا ہے
ویسا پاوینگے بیت خالی نیر اجیاہے کیا بتلاؤن کیسا ہے کہ نبی بھر بی اپنی ہے ہر جیسے کو بتیا ہے
خانہ دنیا ہے رافت شکل دار عنکبوت رشتۂ دام ہوا ہے مثل تار عنکبوت اِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ شَیۡءٍ
تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے ہر چیز سے مثل بت اور فرشتے
اور آدمی اور ستارون کے وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ اور وہی ہے غالب ملک لینے مین شریک نہین رکھتا محکم کام
ہے ساتھ حکمت کے عذاب مشرکون مین تاخیر کرتا ہے وَتِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُہَا لِلنَّاسِ اور یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم انکے
واسطے لوگون کے وَمَا یَعۡقِلُہَاۤ اِلَّا الۡعٰلِمُوۡنَ اور نہین سمجھتے انکو فائدے انکے کو مگر علم والے کہ سوچتے ہین حقیقت ہر
ہر چیز کے خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ پیدا کیا ہے اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو واسطے اظہار حق کے
نہ واسطے باطل اور بازی کے اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے البتہ نشانیان ہین روشن
ہا ہے اس مثال لانے کے البتہ عبرتین ہین واسطے ایمان والون کے اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ
پڑھہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز کہ وحی کی گئی ہے طرف تیرے قرآن سے اور قائم کر نماز کو اِنَّ الصَّلٰوۃَ
تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ تحقیق نماز باز رکھتی ہے اُن کامون سے جو نزدیک عقل کے بُرے ہین اور ان
عملون سے جو ساتھہ حکم شرع کے منع ہین یعنے سبب بچنے کا ہوتی ہے گناہون سے کیونکہ جو نماز ہمیشہ پڑھیگا
وہ البتہ ذکر حق مین رہیگا اور عذاب الہی سے ڈریگا پھر گناہ کا ہے کو کریگا لکھا ہے کہ ایک جوان انصاری حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز جماعت پڑھا کرتا تھا اور ہر طرح کی گناہون مین آلودہ رہتا تھا حضرت سے لوگون
نے انکا احوال ظاہر کیا آپ نے فرمایا ان الصلوۃ تنہی جلد ہے کہ نماز اسکو بدفعلیون سے باز رکھے چند روز مین توبہ کر
زنا د صحابہ سے ہوا وسیط مین انس بن مالک سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کسکو باز رکھے نماز
فحشا و منکر سے زیادہ نہوے اسکو ساتھہ اس نماز کے حق تعالی سے مگر دوری صاحب تاویلات کہتے ہین کہ
ہر ایک کے کہ نفس اور تن اور دل اور سر اور روح اور خفی مین نماز ہے باز رکھتی جدے جدے برائیون سے نماز نفس
ناہی ہے معاصی اور ملاہی سے اور نماز تن مانع ہے اخلاق رذائل سے اور نماز دل باز رکھتی ہے غفلت سے اور نماز
سر منع کرتی ہے التفات ماسواے حق سے اور نماز روح پھیراتی ہے ملاحظہ اغیار سے اور نماز خفی بچاتی ہے
شہود اثنیت اور ظہور انانیت سے مثنوی ترے جلوہ نے دکھلایا یہہ عالم کہ کل عالم نظر سے اُٹھہ گیا ہے
اُٹھا عالم مین کیا اپنی ہے یہہ شکل رہا اطلاق لی ہے بن لیا ہے توہی تو ہے توہی تو ہے توہی تو یہان نہ
مین رہا ہے اور نہ ما ہے وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے اسواسطے کہ اُسکی یاد عبادت

ہے اور اوروں کی یاد طاعت نہیں یا بری اسکے آگے جو اسکی قدر جانے یا بزرگتر ہے اس سے کہ یاد نہ
دوسرے کی اسکے مقابل ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ذکر سے نماز ہے اور یہہ معنی ہین کہ نماز بزرگتر ہے سب طاعتون
سے یا اس سے بزرگتر ہے کہ ادا کرنیوالے برموجب عقوبت فحشا و منکر باقی چھوڑے اور محقق کہتے ہین
کہ ذکر خدا کا بندہ کو بزرگتر ہے بندہ کے سے خدا کو کیونکہ ذکر بندہ کا ملا ہے اپنی حاجات سے اور ذکر اللہ کا صاف ہے
ان کدورات سے یا ذکر بندہ کا فانی ہے اور ذکر خدا کا باقی شیخ ذو النون مصری رح نے کہا کہ ذکر اسکا بزرگتر
اس جہت سے ہے کہ تو اسے یاد کرے مگر بعد اس سے کہ وہ تجھے یاد کرے سلمی رح نے کہا کہ ذکر اسکا تمکو ازل
مین بہتر ہے ذکر تمہارے سے اسوقت مین اسکو ہیبت و ہان ذکر اپنا دم بھر کر ہو تو وہ مزا ہے" یہان
یاد اسکی کرکر مر جائین ہم تو کیا ہو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم نماز اور سوا اسکے
اور جزا انکو مناسب اعمال کے دیگا وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور مت جھگڑو اہل کتاب سے یعنے ان
لوگون سے کہ تمہارے عہد پیمان مین ہین یا جزیہ قبول کر لیا ہے مگر اسطرح سے کہ وہ بہت اچھی ہے یعنے انکی
بد خلقی کو خوشخوئی سے دفع کر اور غصہ کو حلم سے إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ مگر جو لوگ کہ ظلم کرین انہین سے یعنے
عہد توڑ ڈالین یا جزیہ ندین بعضون نے کہا ہے کہ ظالم اہل کتاب وہ ہین جو اللہ سبحانہ کا ولد ٹھہراتے ہین وَقُولُوا
آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور کہو انسے کہ بصدق تمام ایمان لائے
ہم ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف ہمارے یعنے قرآن اور اتاری گئی ہے طرف تمہارے
یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور معبود ہمارا اور تمہارا ایک ہے اور ہم واسطے اسکے مطیع ہین اور مخلص اور موحد ہین
اور تم مشرک کہ اسکی اولاد ٹھہراتے ہو وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ اور جیسے کہ انبیائے سابقین پر کتابین
اتارین تھین اسیطرح اتاری ہمنے طرف تیرے کتاب کہ قرآن مجید ہے موافق پہلی کتابون کے اصول دین
مین فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ پس جو لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو سمجھ کتاب پہلے کی جیسے عبد اللہ
بن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے یا وہ لوگ مراد ہین جو پہلے بعثت پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم کے اور نزول قرآن کے ایمان لائے تھے مانند قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور نسطورا اور ورقہ
بن نوفل اور امثال انکے کے وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ اور ان مکہ والون سے بعضا وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا
ہے ساتھ قرآن کے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ اور نہین جھگڑا کرتے ساتھ
آیتون کتاب ہمارے کے مگر کافر یہودی جیسے کعب بن اشرف اور معاند عرب کے جیسے ابو جہل یا اہل اور
امثال ان کے وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ اور نتھا تو کہ پڑہتا پہلے قرآن سے
کچھ لکھا ہوا کتب منزلہ سے اور نہ لکھتا تھا تو کتاب کو سیدھے ہاتھ اپنے سے یعنے ہرگز نہ پڑھتا تھا تو نہ لکھتا تھا

اگر لکھا پڑھا ہوتا اُسوقت البتہ دہوکا کرتے جہوٹے یعنے مشرکان عرب کہتے ہین کہ یہہ لکھا پڑھا تھا قرآن کو پہلی کتابون
سے چن کر ہمارے روبرو پڑہتا ہے یا یہودی شک مین پڑتے کہ ہمنے کتب مین پڑہا ہے کہ پیغمبر آخر زمان امّی
ہوگا اور یہہ قاری اور کاتب ہے تفسیر مین ہے کہ لکھنا اور پڑھنا فضیلت ہے غیر پیغمبر کے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا قرآن پڑہنا معجزہ تھا جب یہہ معجزہ ظاہر ہوگیا اور امت آپ کے مین کچھ شک نرہا حق تعالی نے آخر
عمر مین یہہ فضیلت خط اور قرات کی بھی عنایت کی تاکہ معجزہ دوسرا ہو اور ابن ابی شیبہ نے تصنیف مین اپنے
عون بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ مامات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی کتب وقرأ اور یہہ بات منافی قرآن
کے نہین کیونکہ آیت مین نفی کتابت کی زمان قبل نزول قرآن مین ہے اور بعضے تا آخر عمر امّی کہتے ہین یعنے
قلم کو نہی اسکے انگشت مین یہہ لوح وقلم اسکے تھا سنت مین بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
بلکہ قرآن آیتین ہین روشن بیچ سینے اُن لوگون کے کہ دیئے گئے ہین علم یعنے مومنان اہل کتاب یا صحابہ کرام
کہ انکو یاد کرتے ہین تو کہ کوئی تحریف نکر سکے اور حفظ ہونا قرآن کا خاصہ اسکا ہے کیونکہ اور کتب منزلہ کے حافظ
نہین ہوتے تھے ورقون کو دیکھکر پڑہتے تھے اور ایک قول یہہ ہے کہ ضمیر ہو کی راجع طرف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہے یعنے پیغمبر اور انکے کام اور انکا علم باوجود اسکے کہ امّی ہین آیتین روشن ہین بیچ سینون
انکے کہ دیئے گئے ہین علم کتب الہی اور واقف ہین اصفات حضرت رسالت پناہی وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الظّٰلِمُوْنَ اور نہین انکار کرتے ساتھ آیتون ہمارے کے کہ محمدؐ اور قرآن ہین مگر ظالم کہ باوجود وضوح دلائل اعجاز کے
جھگڑتے ہین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا کافرون نے کیون نہین اُتارے
گئے اوپر محمدؐ کے نشانیان پروردگار اسکے سے یعنے معجزے مثل ناقہ صالح اور عصائے موسی اور مائدہ عیسے
کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین نشانیان اور معجزے نزدیک
خدا کے ہین جسوقت چاہتا اور جسپر کہ چاہے اُتارے ظہور انکا میرے اختیار مین نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور سوا اسکے نہین کہ
مین ڈرانیوالا ہون ظاہر یعنے تحقیق ڈراتا ہون ایسی زبان مین کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ کیا
نہین کفایت کرتا انکو معجزہ روشن یہہ کہ اُتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن اور ہمیشہ پڑہا جاتا ہے اوپر انکے انکی
زبان مین اور وہ افصح مردم ہین فصاحت بلاغت خوب سمجھتے ہین سب مین چھوٹی سورت قرآن کی مقابل
ہر چند چاہا نماری اور ذرہ جرح کیا نہ بنا سکے پھر اس سے روشن تر معجزہ کیا ہوگا بعضون نے کہا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کچھ لوگ آئے اور یہود کا کلام لکھکر اپنے ساتھ لائے غرض انکی یہہ تھی کہ علم اپنا اس کلام
سے زیادہ کرین حضرتؐ نے فرمایا کہ یہی گمراہی بہت ہے واسطے اس قوم کے کہ پیغمبر انکا انکے پاس کلام لایا اور رغبت کرتے ہین ان
باتون پر کہ غیر نبی انکے پاس لایا ہے حقتعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ کیا نہین کفایت کرتا انکو قرآن کہ پڑہا جاتا ہے اوپر انکے

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَرَحْمَۃً وَّذِکْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ رحمت ہے اور نعمت بڑی واسطے اسکے
کہ متابعت اسکی کرتا ہے اور نصیحت ہے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ
شَہِیْدًا کہہ کہ کفایت ہے اللہ تعالیٰ درمیان میرے اور درمیان تمھارے گواہ اوپر کلام میرے کے
یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے پس احوال میرا
اور تمھارا اس سے چھپا نہیں وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَکَفَرُوْا بِاللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے
ساتھ جھوٹ کے جیسے یہودیت اور نصرانیت پر ایمان لائے یا معبودوں جھوٹوں پر ایمان لائے اور کفر
کیا ساتھ خدا سچے کے یہہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانیوالے کہ کفر کو ساتھ ایمان کے بدلا ہے وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ
بِالْعَذَابِ اور جلدی کرتے ہیں کافر تجھ سے ساتھ نزول عذاب کے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے
وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَہُمُ الْعَذَابُ اور اگر نہوتا ایک وقت مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا انکے پاس
عذاب موعود وَلَیَاْتِیَنَّہُمْ بَغْتَۃً وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اور البتہ آویگا انکے پاس عذاب ناگہاں یعنے دنیا
میں یا دم مرگ یا آخرت میں اور وہ نہ جانتے ہونگے آنا اسکا یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ جلدی کرتے ہیں
تجھ سے ساتھ عذاب کے وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ اور حال آنکہ دوزخ البتہ گھیرنے والا ہے کافروں کو
یعنے اسباب جہنم کے جیسے کفر اور معصیت ہے محیط ہوا ہی ہیں کافروں پر یا فاعل بمعنی مستقبل ہے
یعنے دوزخ البتہ گھیریگا کافروں کو یَوْمَ یَغْشٰہُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِہِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِہِمْ وَیَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
اس دن کہ ڈھانک لیگا انکو عذاب اوپر سروں انکے سے اور نیچے پاؤں انکے سے اور کہیگا حق تعالیٰ
یا فرشتہ اے دوزخیو چکھو جو کچھ کہ تھے تم کرتے یعنے جزا اپنے عملوں کی جو دنیا میں کرتے تھے کہ دنیا دار العمل ہے
اور عقبی دار جزا ہے وہاں بویا تھا یہاں کاٹنا ہے لکھا ہے کہ بعضے مسلمان مکہ میں رہتے تھے اور بسبب
اولاد کے یا محبت وطن کے یا دوستی بھائیوں کے ہجرت نہیں کرتے تھے اور ڈرتے ہوئے عبادت خدا کی
کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری کہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ اے بندو
میرے جو ایمان لائے ہو مت کون سے دور رہو اور صحت ہو منونکی ڈھونڈھو اور اگر شہر میں ظاہر عبادت
میری نہیں کر سکتے تو تحقیق زمین میری کشادہ ہے ہجرت کرو مقام خوف سے مکان امن کے طرف پس مجھی
کو عبادت کرو اور اگر دوستی اہل اور ولد کی اور یار اور وطن کی مانع ہے تو انسے ایک دن جدائی ہوو ہی ہے
کی کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ہر جی چکھنے والا ہے موت **بیت** ہر جگہہ ہر ایک کو موت آئیگی سیر یہ آخر کو جدائی
لائےگی ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ پھر طرف جزا ہمارے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرأت حفص کی ہے ساتھ مثناۃ
فوقانیہ کے اور اوروں کی ساتھ مثناۃ تحتانیہ کے ہے یرجعون یعنے طرف جزا ہمارے کے پھیرے جاوینگے پس دار الکسب

مین بجا ہیئے زمین اور ہجرت طرف آستانہ پیغمبر کے کہ دار الایمان ہی کرین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور پیغمبر اور کام کیے
اچھے یعنے فرض ادا کیے البتہ جگہہ دینگے ہم انکو بہشت مین سے بالاخانون مین کہ چلتے ہین نیچے ان غرفون سے
نہرین در الحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اس بہشت کے یا بالاخانونکے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ بہت اچھا ہے
ثواب عمل نیک کرنیوالونکا بہشت الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ جن لوگون نے صبر کیا ایذائے مشرکان
پر اور وطن کے چھٹنے پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور کام اپنے اسیکو سونپتے ہین نہ غیر اسکے کو
مومنان مکہ نے جب یہہ آیت سنین ارادہ ہجرت کا کیا کہ مکہ سے مدینہ کو چلے پھر دلمین اندیشناک ہوئے کہ وہان
اسباب معیشت ہمارے کچھہ نہین کیونکر جاوین یہہ آیت نازل ہوئی وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اور کتنے چلنے
والے ہین بیچ زمین کے کہ کسی وجہ سے نہین اٹھاتے پھرتے رزق اپنا یعنے طاقت اٹھانے کی نہین رکھتے یا ذخیرہ
نہین کرتے اور ذخیرہ کرنیوالے جاندارون مین آدمی اور موش اور مور ہے اور عقعق ذخیرہ کرکے بھول جاتا ہے کشاف
مین بعضے اہل سلف سے منقول ہے کہ بلبل کو دیکھا مین نے کہ اپنی خوراک زیر بغل چھپا فی الجملہ غرض بہت جانور مین
کہ رزق اپنا ذخیرہ نہین کرتے جیسے حیوانات آبی اور طیور اور وحوش اور سباع اور ہوام اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ
اللہ ہی رزق دیتا ہے انکو اور تمکو بھی پس عدم اسباب معیشت سے بلاد غربت مین اندیشہ مت کرو بیت خوان
فیض کرم حق ہے بچھا رزق ہر ایک کا ہی اسمین بہرا انس و جن مور و ملخ وحش و طیور پاتے ہین جتنا ہی قسمت کا لکھا
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور وہ سننے والا ہے کہنا تمہارا کہ رزق کہان سے ملیگا جاننے والا ہی رزق جہان سے ملیگا
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مکہ والون سے کسنے کیا پیدا
ہے آسمانون کو اور زمین کو اور فرمانبردار کیا ہے سورج کو اور چاند کو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ یہہ بات سب جانتے
کہ خالق سبکا ایک ہے فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ پس سمجھہ بوجھہ کر کہان سے پھیرے جاتے ہین راہ توحید سے یعنے کسواسطے راہ
حق سے پھر کر طریق باطل مین بھٹکتے پھرتے ہین اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ اللہ کشادہ
کرتا ہے رزق واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے بندون اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے کہ چاہتا ہے سمجھہ لیجئے کہ ضمیر
کی پھرتی ہے طرف غیر مذکور کے اور تقسیم کرنا دال ہے اوپر اسکے یا جس پر کہ کشادہ کرتا ہے رزق اور جسپر کہ تنگ فرماتا ہے ایک ہی یعنے
ہر بندہ کا کہ چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور کبھی چاہتا ہے تو اسکا تنگ کر دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ بتحقیق
اللہ اوپر ہر چیز کے قبض اور بسط سے دانا ہے اور مصلحت بندون کی سمجھتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مشرکان عرب سے کہ کون شخص اتارتا ہے آسمان سے
پانی پس زندہ اور تازہ کرتا ہے بسبب اس پانی کے زمین کو بعد موت اور افسردگی اسکے کی البتہ کہینگے اللہ یعنے اسنے

کرتے ہین اسبابکا کہ خالق اور رازق تمام ممکنات کا وہی ہے اور باوجود اسکے بعضے مخلوق کو اسکے شریک پوجتے ہین اور عبادت
مین اس واحد یکتا کے شریک ٹھہراتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ اس گمراہی سے
ہمین اور متابعت کرنیوالون کو ہمارے بچایا بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ بلکہ اکثر کافرون کے نہین جانتے اور بات کہتے
کچھہ ہین اور عمل مین کچھہ لاتے ہین کہ اقرار خالقیت پر اسکے کرتے ہین اور مخلوق اسکے کو شریک اسکا ٹھہراتے ہین وَ
مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ اور نہین یہہ زندگانی مگر مشغولہ اور کھیل کہ پائداری نہین جلد جانیوالی ہے
جیسے لڑکے ایک جگہہ جمع ہوکر کھیلتے کودتے ہین پھر تھوڑی دیر مین تھک تھک کر اپنے اپنے مکانون پر
چلے جاتے ہین قیام اور قرار نہین رکھتے بیت نگارخانۂ دنیا ہے جان طفل فریب وہ بچہ وہی کہ جو اسمین مبتلا
ہووے وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ اور تحقیق گھر آخرت کا وہ ہے زندگانی ابدی یعنے ہمیشہ حیات وہان ہوگی
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے لوگ جانتے اختیار نکرتے دنیائے فانی کو اوپر سرائے باقی کے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پس جسوقت کہ سوار ہوتے ہین کافر بیچ کشتی کے اور باد مخالف سے کشتی تباہ ہونے لگتی ہے پکارتے
ہین اللہ کو دران حال کہ خالص کرنیوالے ہوتے ہین واسطے خدا کے دین اپنے کو یعنے ظاہر مخلصون کیطرح بن جاتے
ہین کہ اسیکو یاد کرتے ہین اور اسیطرف التجا لاتے ہین فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۵ پس جب نجات
دیتا ہے انکو اللہ سبحانہ غرق ہونے سے اور باہر لاتا ہے سلامت طرف جنگل کے اسوقت وہ شریک لاتے
ہین پھر اپنی عادت پر آجاتے ہین لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ تو کہ کفر کرین ساتھہ اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو نعمت
نجات سے وَلِيَتَمَتَّعُوْا اور تو کہ فائدہ اٹھاوین ساتھہ لکھٹے ہونے کے عبادت پر بتون کے یا تو کہ فائدہ مند ہون زندگانی
اس عالم کے سے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانینگے انجام کام کا اپنے وقت عذاب کے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا
حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے اور نہین جانا تحقیق کیا ہے ہمنے شہر
انکے کو حرم امن والا کہ وہان کے رہنے والے ایمن ہین قتل اور غارت سے اور حال انکہ اوچکے جاتے ہین لوگ
گرد اگرد سے شہر انکے کے یعنے لوگون کو مار ڈالتے ہین اور قید کرتے ہین گرد اگرد مکہ کے اور کوئی نہین پوچھتا
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ کیا پس ساتھہ جھوٹ کے کہ بت ہین یا شیطان ایمان لاتے ہین اور
ساتھہ نعمت اللہ کے کہ حرم مین رکھا اور خوف سے امن دیا کفر کرتے ہین اور دلیل کفران نعمت انکے
شرک لانا انکا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اور کون ہے ظالم تر اس شخص سے کہ باندھہ
لیا اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ اور گمان کیا کہ اسکا شریک ہے یا جھٹلایا قرآن کو یا پیغمبر کو جب آیا اسکے پاس اَلَيْسَ
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ کیا نہین بیچ دوزخ کے ہے جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے یعنے بیچ مدت
دوزخ جگہہ ہے انکی دائم جو شرک کفر پر ہین قائم وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور جن لوگون نے کہ کوشش

کی بیچ راہ ہمارے کے اور اقامت دین ہمارے کی کی البتہ دکھلاوینگے ہم انکو راہیں اپنی وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ اور تحقیق
اللہ تعالی ساتھ احسان کرنیوالوں کے ہے یعنے مجاہدوں کے ساتھ یاری اور مددگاری کے سمجھ لیجے کہ ذکر مجاہدہ کا بیچ
اسکے ہے کہ جہاد ظاہر اور باطن کو شامل ہوئیں جو لوگ کہ جہاد کرتے ہیں راہ حق میں دشمنان دین سے اور نفس
اور ہوا سے مشرف ہونگے دولت لقاء کبریا سے شیخ سہل تستری رح نے کہا ہے کہ فرماتا ہے حق تعالی کہ جو
کوشش کریگا اقامت سنت میں دکھلاؤنگا میں اسکو راہ جنت امام قشیری رح نے کہا کہ جو کوئی آراستہ کرین ظاہر
کو ساتھ مجاہدات کے زینت دونگا میں باطن انکے کو ساتھ مشاہدات کے شیخ ابو بکر واسطی رح نے کہا کہ جسنے محنت کی
بیچ راہ ہمارے کے راہ دکھلاوینگے ہم اسکو طرف اپنے بحر الحقائق میں ہے کہ جو کوئی مجھے ڈھونڈھے کوشش کرے
طلب میں میرے میں دکھلاونگا اسکو راہ پہچاننے اپنے کی الامن طلبنی وجدنی **بیت** جو مجھے ڈھونڈھیگا مجھکو پاویگا
میرا طالب میری جانب آویگا ترجمہ میں بعضے کلمات زبور کے ہے **بیت** انا المعبود فاطلبنی تجدنی انا المقصود فاطلبنی
تجدنی میں ہوں معبود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے میں ہوں مقصود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے سورہ روم مکی ہے
ساتھ آیتیں ہیں آٹھ سو انیس کلمے ہیں تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہیں فواصل اسکی مرمین اور الف
سورہ عنکبوت سے یہہ ہے کہ ان دونوں میں مذکور مومنوں اور کافروں کا اور وعدہ وعید انکے کا ہے

سورۃ الروم مکیۃ وھی — بسم اللہ الرحمن الرحیم — ستون وستون آیۃ

الٓمّٓ الف اشارت الوہیت سے ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے موافق روایت ابو الجوازکے کہ ابن عباس رض نے
نقل کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ الف اسم اللہ کا ہے اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا یعنے اللہ سبحانہ نے بواسطہ جبرئیل علیہ
السلام کے وحی بھیجی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غُلِبَتِ الرُّوْمُ مغلوب ہو گئے ہیں رومی اور فارسیوں نے انپر
غلبہ کیا ہے فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ بیچ نزدیک کے زمین کے کہ عرب سے ہے بہ نسبت زمین روم کے یعنے زمین شام میں اور ہوسکتا ہے
کہ ارض سے زمین روم مراد ہو اور ادنی الارض سے وہ زمین جو نزدیک تر زمین روم سے ہے زمین دشمنوں انکے
کی چنانچہ بحر مواج میں ہے باقی ادنی الارض کے یہہ معنی ہیں کہ بیچ نزدیکتر زمین روم کے کہ شام ہے سوطن اور مدفن
جماعت انبیاء علیہم السلام اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ خسرو پرویز کہ بادشاہ فارس کا بھا اور امیر شہریار اور رحان
لشکر ہمراہ کرکر بھیجے بعضے بلاد و ولایت روم کے انھوں نے فتح کئے اور فوج روم کی نے شکست کھائی تو بیس برس
میں بعثت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بقول اصح یہہ خبر مکہ میں پہنچی کافر خوش ہوئے کہنے لگے فال نیک ہے
اے مسلمانو ہم تمپر غالب ہونگے کیونکہ ہم اور فارسی امی ہیں اور تم اور رومی کتابی ہو جیسا ان آدمیوں نے ان
کتابیوں پر فتح پائی ایسے ہی ہم تمپر نصرت پاوینگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور بیان فرمایا کہ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ اور رومی پیچھے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آوینگے بیچ کئی برس کے

که درمیان تین اور نو کے ہین امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعد نزول اس آیت کے مشرکون سے کہا
مت شاد ہو قسم خدا کی کئی برس مین رومی فارسیون پر غالب ہونگے ابی بن خلف نے کہا یہہ نہین ہونا ہم
تم سے مراہنہ کرتے ہین ساتھ دس شتر جوان کے مدت سہ سالہ تک حضرت صدیق نے یہہ احوال پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو کے ہے جا مال اور مدت مین زیادتی کر کہ حضرت
ابو بکر نو برس کی مدت اور سو شتر ٹھہرائے اور ضامن بھی ایک دوسرے نے لیا روز بدر کے مسلمان غالب ہوئے
قریش پر خبر غلبۂ رومیون کی اوپر اہل فارس کے آئی حضرت ابو بکر نے سو اونٹ ابی بن خلف سے لئے اور بعضے کہتے
ہین کہ یہہ خبر حدیبیہ مین آئی حضرت ابو بکر نے ضامن سے سو شتر لئے کیونکہ ابی جنگ احد مین قتل ہو چکا تھا القصہ
یہہ آیت اخبار ہے امور آیندہ کی کہ وہ معجزون قرآن کے سے ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ واسطے اللہ تعالی
کے ہے حکم پہلے غلبۂ فارس سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے اوپر فارس کے یعنے سب وقت اُسیکا حکم جاری
ہے اور سب کام اُسیکے اختیار مین ہین یا قبل ازل ہے اور بعد ابد حکم ازلی اور ابدی اُسیکو ہے بیت کہ خدا ہے
ازل ابد کا وہ رب ہے ہر ایک نیک و بد کا وہ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ اور اسدن کہ روم والے فارس والون پر
غالب ہونگے خوش ہوونگے مسلمان ساتھ مدد کرنے خدا کے اوپر اہل کتاب کے اُس قوم پر کہ کتاب نہین رکھتے
کیونکہ اس صورت مین اُنکے حق مین فال نیک ہے اور ظہور صدق اخبار اُنکے کا ہے اور ہاتھ لگنا ہے مال گبرون کا
اور سبب زیادہ ہونے یقین صحابہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خوش اسواسطے ہونگے کہ بعضے دشمن دین کے بعضون پر
غلبہ کرینگے اور آپس مین لڑکر مرینگے سو وہ واقعہ یون ہوا کہ جب شہریار اور فرخان نے بعضے مکان روم والے کے لے
لئے پرویز کسری نے انکی طرف سے کچھہ کھٹکا دیا وہ چاہنے لگا کہ یہہ دونو آپس مین کٹ کر مرجاوین یہہ خبر انھون نے
سنکر قیصر روم کو عرضی لکھی اور دین ترسائی اختیار کیا سپہدار لشکر روم ہوئے اور فارسیون کو مغلوب کر کر بعضے شہر
انکے خالی کر لئے يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ مدد کرتا ہے اللہ تعالی جسے چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور وہ غالب ہے بدلا لیتا ہے
ایک گروہ کا دوسرے سے مہربان ہے غلبہ دیتا ہے ایک جماعت کو دوسرے پر وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا خدا نے غلبہ روم کا
یا فرح مومنان کا وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین خلاف کرتا اللہ تعالی وعدہ اپنے کو
مصرعہ کہ سچا ہے وہ اُسکی سچی ہے بات ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے صحت وعدہ اُسکے کو يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا جانتے ہین ظاہر کو زندگانی دنیا کے سے یعنے مال متاع دولت حشمت کو یا اسباب معاش اور تجارت کو
بعضے کہتے ہین کہ مراد محل بنانے اور زراعت کرنی اور نہرین لانی ہین کہ اکثر اہل دنیا قواعد انکی جانتے ہین وَهُمْ
عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ اور وہ آخرت کے کامون سے کہ مقصود اصلی ہین وہ غافل ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کے
ہے اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ کیا نہین فکر کیا انھون نے بیچ جانون اپنے کے کہ آئینہ عالم ہے جو تمام آفاق مین تماشا ہے

یعنی نفس مین جلوہ نما ہی بیت سارے آفاق مین پیدا ہی جو دیکھہ النفس مین ہویدا ہی وو یا اپنے جانون کی
کام مین کیا نہین فکر کیا انھون نے تو کہ پہلے پیدایش سے اعادہ پر دلیل پکڑتے ما خلق اللہ السموات والارض
وما بینهما الا بالحق نہین پیدا کیا اللہ نے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھہ کہ درمیان ان دونون کے ہی مگر ساتھہ
حق کے یا واسطے حق کے یعنے ثواب اور عقاب کے حاصل یہہ ہی کہ ان سب کی پیدایش واسطے کھیل کے نہین
بلکہ واسطے دلیل پکڑنے کے ہی اوپر توحید کے واجل مسمی اور واسطے وقت مقرر کے ہی کہ جب وہ وقت
آیا انتہی کو پہنچے یعنے قیامت آئی وان کثیرا من الناس بلقاء ربهم لکافرون اور تحقیق بہت لوگ یعنے کافر ساتھہ
ملاقات پروردگار اپنے کے یعنے قیامت کے وقت لقاء الٰہی البتہ منکر ہین اور نہین یقین کرتے اولم یسیروا فی الارض
فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم کیا نہین سیر کی انھون نے بیچ زمین کے یعنے عاد اور ثمود کے
مکانات نہین دیکھے تجارت کو جاتے ہوئے پس دیکھین کہ کیونکر ہوا انجام کار ان لوگونکا کہ پہلے انسے تھے
گذشتہ ہی کانوا اشد منهم قوة واثاروا الارض تھے وہ لوگ سخت تر ان مکے والون سے قوت مین
مانند قوم عاد اور ثمود اور امثال انکے کے اور پھاڑا تھا انھون نے زمین کو کھیتی کرنے کو اور باغ لگانے کو اور نہرین
دور لانے کو اور کھانین نکالنے کو وعمروها اکثر مما عمروها اور آباد کیا تھا اس زمین کو اور عمارت بنائی تھی وہان
زیادہ تر اس سے کہ آباد کیا اور عمارت بنائی مکے والون نے کہ رہنے والے وادی بن کھیتی کے ہین یا عمر دنیا مین انھون نے زیادہ
پائی تھی قریش کے عمرون سے وجاءتهم رسلهم بالبینات اور آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ دلیلون روشن
اور معجزون ظاہر کے اور وہ ایمان نہ لائے حق تعالی نے ہلاک کردیا انکو فما کان اللہ لیظلمهم ولکن کانوا انفسهم
یظلمون پس نہتا اللہ تعالی کہ ظلم کرے انکو یعنے بن بھیجے پیغمبرونکے اور بن کفر اور تکذیب کرنے انکے کے اونکو
ہلاک کرے اور لیکن تھے وہ کہ جانون اپنے کو ظلم کرتے تھے بسبب موجبات عقاب کرتے تھے فعل بیجا
کرتے تھے اپنے نفس و دل و بدن کو آپ موردات عقاب کرتے تھے ثم کان عاقبة الذین اساءوا السوای
ان کذبوا بایات اللہ وکانوا بها یستهزءون ٥ پھر ہوا آخر کام ان لوگونکا جو برائی کرتے تھے یعنے کفر
کرتے تھے برا کہ نتیجہ بدی کا بد ہی اور ثمرہ برائی کا برا ہی قطعہ نخل جیسا ہووے ویسا لاوے پھل بد کا بد اور نیک
کا نیک آئے پھل تو بویگا گندم تو گندم پائیگا اور جو جو بویگا جو پائیگا سوچ کر بونا ہو وقت درو منفعل پاکر نہ
ہوجائے سو یا سوای نام دوزخ کا ہی جیسے حسنی نام بہشت کا ہی یعنے انجام کار انکا دوزخ ہی اسواسطے
کہ جھٹلاتے تھے آیتون اللہ کے کو یعنے قرآن کو یا دلائل قدرت حق کو اور تھے وہ ساتھہ آیتون حق کے ٹھٹھا کرتے
اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیده ثم الیه ترجعون ٥ اللہ تعالی پہلے پیدا کرتا ہی پیدایش نطفہ سے پھر دوبارا
کریگا اسکو اور جلاویگا بعد موت کے پھر طرف جزا اور حکم اسکے کے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرات حفص کے ہی ساتھہ

خطاب کے اوراورون کی ساتھہ صیغہ غائب کہ یرجعون ہے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ اور جسدن کہ
قائم ہوگی قیامت نا امید ہونگے گنہگار یعنے مشرک یا چپ ہونگے جیسے کوئی حجت سے عاجز آوے وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ مِّنْ
شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا اور نہو وینگے واسطے انکے شریکون انکے سے یعنے خداؤن انکے سے کہ شریک ٹھرایا تھا
اُنھون نے اللہ یکتا کا جیسے فرشتے اور بت شفاعت کرنیوالے یعنے دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے معبود
شفیع ہونگے سو اُسدن نا امید ہوجاوینگے وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ اور ہوجاوینگے کافر ساتھہ شریکو
اپنے کے کافر یعنے جب اپنی مراد نپاوینگے بیزار ہوجاوینگے اُنسے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ اور جسدن
کہ قائم ہوگی قیامت اُسدن متفرق ہوجاوینگے لوگ کوئی اعلاے علیین کو جاویگا کوئی اسفل السافلین
مین گریگا کسیکو درجہ وصل سے شاداب کرینگے کسیکو درکۂ فرقت مین بیتاب کرینگے ایک کو سریر محبت پر
بٹھاوینگے ایک کو حصیر محنت پر گراوینگے ایک کو انواع ثواب سے مشرف فرماوینگے ایک کو اصناف عذاب
سے رنج دکھلاوینگے قطعہ کوئی خندان کوئی گریان کوئی شادان کوئی نالان کوئی خورم کوئی پرغم یہہ عالم
اُس مکان کا ہی فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے
اچھے پس وہ بیچ باغ کے آراستہ کئے جاوینگے ساتھہ حلیہ اور حلون کے یا خوش کئے جاوینگے ایسے کہ اثر شادمانی
انکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا خاطر اور مدارات کئے جاوینگے اور تعظیم اور تکریم یا تاج پہنائے جاوینگے یا آواز
خوش سنوائے جاوینگے اور انکو کوئی لذت برابر اُس سماع کی نہوگی حدیث مین ہے کہ ابکار بہشت گاوینگے
ایسے آواز سے کہ خلائق نے مثل اُسکے سنی ہی نہوگی اور یہہ افضل نعمتون سے بہشت کے ہوگی ابودرداءؓ
سے پوچھا کہ مغنیات بہشتی کا راگ کیا ہی کہا تسبیح کشف الاسرار مین ہے کہ فردا دوستان خدا ریاض
بہشت مین بیچ ریاحین اُنس کے خوش ہو ہو سماع کرینگے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر حکم آویگا کہ ای
داؤد اُس نغمۂ شوق خیز اور آواز شور انگیز سے کہ تجھے تو سرافراز ہوا ہی زبور پڑھہ اور ای موسے توریت کی
تلاوت کر اور ای عیسے تو قراءت انجیل مین مشغول ہو اور ای اسرافیل تو قرآن شروع کر اور ای درخت طوبے
تو صوت دل آرائے ساتھہ تسبیح میرے کے نکال امام ثعلبی نے اوزاعی سے نقل کیا ہی کہ کوئی خوش آواز
تر اسرافیل سے نہین جب وہ تغنی آغاز کریگا تمام فرشتے اور داؤد وظائف اپنے سے باز رہینگے حاصل یہہ ہے
کہ بڑی لذت بعد مشاہدہ انوار تجلیات الٰہیہ کے بہشت مین سماع ہی نظم دوستان حق کا
وہان وہ راگ ہے جانب حق جو لگا تا لاگ ہی بخشتا ہی انکو شوق کبریا دمبدم دیتی ہی انہین ذوق لقا
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا انھون
نے قرآن کو یا دلائل قدرت کو اور ملاقات آخرت کے کو یعنے حشر اور نشر کو پس یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ پس تسبیح کہو اللہ کی یا ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو جس وقت کہ شام کرتے
ہو تم اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو تم سبحان مصدر بمعنی امر ہے وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اور واسطے اسیکے ہے
تعریف بیچ آسمانوں کے اور زمین کے کہ جو افلاک اور زمین میں ہے اسکی حمد کرتا ہے اور نماز پڑھو بیچ
طرف آخر کے اور جب ظہر کرتے ہو تم سمجھ لیجیے کہ پانچوں وقت کی نمازیں اس سے نکلتی ہیں حین تمسون سے
نماز مغرب اور عشا کی اور تصبحون سے نماز فجر کی اور عشیا سے نماز عصر کی اور تظہرون سے نماز ظہر کی صاحب لباب
نے کہا ہے کہ تسبیح میں رفع صوت ہے انکا نماز جہریہ میں لانا مناسب رکھتا ہے اور حمد دلالت بر رفع صوت
نہیں رکھتی انکا نماز اخفائیہ میں مذکور ملازم ہے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہے اللہ زندہ کو مردہ سے جیسے
درخت کو گٹھل سے اور بال کو دانے سے اور مرغ کو انڈے سے اور آدمی کو نطفہ سے یا اچھے کو برے سے پیدا
کرتا ہے اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے جیسے
درخت سے گٹھلی کو اور بال سے دانے کو اور مرغ سے انڈے کو اور آدمی سے نطفہ کو یا صالح سے طالح کو
اور مومن سے کافر کو اور عالم سے جاہل کو وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور جلاتا ہے زمین کو ساتھ گیاہ کے پیچھے
موت اسکے کے وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اور اسیطرح نکالے جاؤگے تم قبروں سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ
اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ اور نشانیوں قدرت اللہ کے سے ہے یہہ کہ پیدا کیا تمکو یعنی باپ تمھارے آدم کو
خاک سے پھر ناگہاں تم انسان ہو پھرتے چلتے زمین پر واسطے کاروبار اپنے کے وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا اور نشانیوں قدرت اسکے سے ہے یہہ کہ پیدا کیا واسطے تمھارے جنس تمھارے میں سے
جوڑوں کو تو کہ آرام پکڑو تم طرف انکے اور رغبت کرو بسبب جنسیت کے اُنسے کہ ہر ایک رکھے انس ہم جنس
سے غیر جنس سے انس انس سے وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اور ظاہر کیا درمیان تمھارے اور جوروں
تمھارے کے پیار اور مہربانی موضح میں ہے کہ مودت بیچ بیاہ کے ہے اور رحمت فرزند ہونے پر یا محبت
جوانی میں اور رحمت بڑھاپے میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق بیچ پیدا کرنے جوروں کے ہم جنس
شکل البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور حکمت پر اسکے آگاہ ہوتے ہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اور نشانیوں قدرت اسکے سے ہے پیدا کرنا آسمانوں کا
اور زمین کا اور اختلاف بولیوں تمھارے کا کہ کسیکی بولی عربی ہے کسیکی ترکی کسیکی فارسی ہے کسیکی ہندی
لباب میں ہے کہ اصل سب زبانیں بہتر ہیں انیس اولاد شام میں اور ستر فرزندان حام میں اور چھتیس بنی
یافث میں یا اختلاف زبانوں تمھارے کا وقت بات کرنے کے کہ کوئی آہستہ بولتا ہے کوئی پکار کر کوئی فصاحت
کلام کرتا ہے کوئی لکنت سے اور اختلاف رنگوں تمھارے کا کہ کوئی کالا کوئی گورا کوئی سانولا کوئی سبز ہے

یا اختلاف اعضا اور شکلون تمھارے کا کہ کوئی آدمی مشابہ دوسرے کے نہین یہان تک کہ توامان باوجود اکٹھے پیدا ہونے کے البتہ کسی نہ کسی اعضا مین مخالفت آپس مین ہوتے ہین اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ تحقیق بیچ اِس مخالفت بولیون اور رنگون کے باوجود اسکے کہ ایک ماں باپ سے پیدا ہین البتہ نشانیان قدرت اور حکمت کی ہین واسطے عالمون کے کہ سمجھہ دار ہین تو کہ علم سے فوائد اسکے معلوم کرین یہہ قرأت حفص کی بکسر لام اور عالمین بفتح لام اور دون نے پڑھا ہے اپنے واسطے سب عالمون کے یعنے کسی صاحب عقل پر آدمی ہو یا جن یا فرشتہ چھپا نہین کہ اس اختلاف مین حکمت ہے بڑی کیونکہ اگر یہہ نہوتا امتیاز درمیان اشخاص مشکل ہوتا اور بہت سے مطلب معطل رہ جاتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور نشانیون قدرت اسکے سے ہے سونا تمھارا بیچ رات کے اور دن کے واسطے آرام بدن کے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اسکے سے یعنے طلب معاش کی دن رات کرنا اور بعضون نے کہا ہے کہ سونا خاص رات کے واسطے ہے اور طلب معاش دن کے اور آیۃ مین تقدیم تاخیر ہے بیچ معنے کے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ منامکم باللیل والنھار وابتغاؤکم من فضلہ بالنہار یعنے سونا تمھارا بیچ رات کے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اسکے سے بیچ دن کے اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اس رات کے سونے مین اور دن کے معاش ڈہونڈھنے مین البتہ نشانیان اور عبرتین ہین واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور نشانیون حکمت اسکے سے ہے کہ دکھاتا ہے تمکو بجلی واسطے ڈرانے کے مسافرون کو گرنے سے اور واسطے امید کے مقیمون کو بادلون سے اور اتارتا ہے آسمان سے یا ابر سے پانی پس زندہ کرتا ہے ساتھہ اسکے زمین کو کہ گیاہ تر و تازہ اوگتی ہے بعد موت اسکے کے یعنے اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اس بجلی اور مینہہ کے البتہ نشانیان قدرت کی ہین واسطے اس قوم کے کہ عقل بکڑتے ہین حادثہ جو جہان مین ہوتا ہے قدرت صانع قدیم سے دیکھہ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ اور نشانیون قدرت اسکے سے ہے یہہ کہ قائم ہین آسمان بے ستون اور زمین پانی پر ساتھہ حکم اسکے کے ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل ساتھہ نفخۂ اخیر کے ایکبار پکارنا اسطرح کہ یا ایہا الموتی اے لوگو نکلو زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ناگہان تم نکل آوگے قبرون سے اور نکلنا خلق کا قبرون سے یہہ بھی ایک نشانی ہے نشانیون قدرت اسکے سے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے ہے سب مخلوق اور مملوک اور مربوب اسیکے ہین كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب واسطے اسکے فرمانبردار ہین زندگی اور مرگ اور بعث اور نشر مین کسی حالت مین اسکے حکم سے باہر نہین مقرر عہ کہین رہین کہین جاوین تمھارے حکم مین ہین وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

وهو اهون عليه اور وہ یعنی جو پہلے بار کرتا ہے پیدا اُس کو مار کر پھر دوبارا جلا دیگا اُسکو اور وہ بہت آسان ہے
اوپر اُسکے جیسے پہلے بار پیدا کرنا آسان تھا یا دوبارا جلانا تمھارے اعتقاد مین سہل ہے اول بار کی پیدائش
سے پھر اول پیدائش کا جو اقرار کرتے ہو تو پچھلے جلانے کا کیون انکار کرتے ہو اور اُسکی قدرت کے آگے دونون
برابر ہین قطعہ قدرت مین کمی اُسکے نکچھ نقصان ہے ابداء و اعادہ اُسکو سب یکسان ہے ہم تم پر تو مشکل
ہے وہ سہل اُسکو ہے دشوار جو اوافت ہے وہ اُسے آسان ہے وله المثل الاعلى في السموات والارض
اور واسطے اُسکے ہے صفت بلند اور وصف ارجمند مانند قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت
صفات کی بیچ آسمانون کے اور زمین کے وهو العزيز الحكيم اور وہ ہے غالب کہ ہرگز عاجز نہین ہوتا پیدا
کرنے سے نہ پچھلے جلانے سے حکمت والا ہے جو کام اُسکا ہے حکمت سے ہے ضرب لكم مثلا من انفسكم بیان
کی اللہ تعالی نے واسطے تمھارے ای آزاد و امثال احوال آپس والو تمھارے کے سے هل لكم مما ملكت
ايمانكم من شركاء فيما رزقناكم فانتم فيه سواء تخافونهم كخيفتكم انفسكم کیا ہے واسطے تمھارے ای آزادون
چیز سے کہ مالک ہین داہنے ہاتھ تمھارے کوئی شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہے ہمنے تمکو مال اسباب سے پس
تم اور وہ سب بیچ اُسکے برابر ہو جاؤ ڈرو تم اُنسے جیسا ڈرتے ہو تم آپس والون اپنے سے کہ آزاد ہین حاصل یہ ہے
کہ ای صاحبو تم اپنے غلامون کو کیا مال اور ملک مین شریک کرتے ہو تو کہ وہ بھی اُسپر تصرف کر کے جیسے تم
ہو ویسے ہی ہو جاوین یعنے نہین کرتے پھر اللہ کے ملک مین اللہ کا کیون شریک ٹھہراتے ہو عین المعانی مین
اور بعضے تفسیرون مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت سردارون کے پاس قریش کے
پڑھی کہنے لگے واللہ ایسا کبھی نہوگا آپ نے فرمایا پھر اُس آفریدگار زمین و زمان کا کسطرح شریک ٹھہراتے
ہو بیت مخلوق کو اللہ نکہیہ ستم نکر بندہ کہین خدا بھی ہوا ہے خدا سے ڈر كذلك نفصل الايات لقوم
يعقلون اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم دلیلین وحدت لینے کی واسطے اُس قوم کے کہ عقل اُن مثالون
مین خرچ کرتے ہین لیکن بے وقوف ستمگار حقیقت کو ان باتون کے نہین سمجھتے بل اتبع الذين ظلموا اهواءهم
بغير علم ط بلکہ پیروی کی اُن لوگون نے کہ ظلم کیا ساتھ شرک کے خواہشون نفس اپنے پر بغیر علم کے
فمن يهدي من اضل الله پس کون راہ دکھاتا ہے اُس شخص کو کہ گمراہ کرے اللہ وما لهم من ناصرين اور نہین
واسطے مشرکون گمراہ کے مدد دینے والے کہ عذاب دوزخ سے چھڑاوین فاقم وجهك للدين حنيفا ط
پس سیدھا کر ای حبیب صلے اللہ علیہ وسلم منہہ اپنا واسطے عبادت خدا کے یا خالص کر عمل کو اپنے واسطے
کبریا کے در انحال کہ مائل ہو تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور امت اپنے کو کہہ کہ اُسکی پیروی
کرین فطرت الله التي فطر الناس عليها لازم پکڑ دین خدا کو جو پیدا کیا ہے لوگون کو اوپر اُسکے یا پیدا فطرت سے

معرفت صانع ہے اور وہ روز الست سب آدمیون کو حاصل ہوئی ہے اسکو فرمایا ہے کہ مت چھوڑو **بیت**
عہد الست کو نہ بھول یاد دلا دیا تجھے ٭ حشر کو نا ہو ملول ہمنے جتا دیا تجھے لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ نہین تبدیل یہہ نہی ہے
بشکل نفی یعنے مت بدل ڈالو پیدائش خدا کے کو یعنے دین حق کو کہ حق تعالے نے خلق کو اسپر پیدا کیا ہے اور عہد اسنے
لیا ہے ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہے مذہب درست اور راہ دین مستقیم کی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے استقامت دین کو بسبب کج طبعی اور نا سمجھی کے مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ
درانحالیکہ رجوع کرنیوالے ہون طرف حق کے غیر اسکے سے منہہ پھیر کر سمجھ لیجئے کہ منیبین حال ہے ضمیر اقم کے
سے یعنے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم سیدھا کر منہہ اپنا واسطے دین اسلام کے اور امت کو کہہ کہ اسکی پیروی
کرین درانحالیکہ رجوع کرنیوالے ہون طرف اسکے شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے کہا ہے کہ انابت رجوع
خلق سے طرف حق کے ہے اور منیب وہ شخص ہے کہ سوا حق کے کوئی مرجع نہ رکھے **بیت** مرجع مستمندان
پھر اور کوئی نہین سوا تیرے ٭ کس کے طرف کرون رجوع کھو دیگا کون غم میرے وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ڈرو اس سے اور برپا رکھو نماز کو اور مت ہو شریک لانیوالون سے یعنے اسکا کوئی شریک
مت ٹھہراؤ کہ بڑے سے بڑا گناہ شریک لانا ہے ساتھ اللہ کے یا مت ہو مشرکون سے ساتھ چھوڑنے نماز
کے خفیف جان کر یا انکار کر کر یہہ خطاب امت کو ہے تیسیر مین ہے کہ شیخ محمد امام بن اسلم طوسی رح نے کہا کہ حدیث مجھکو پہنچی
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو روایت مجھسے کرین عرض کرو اسکو قرآن شریف پر اگر موافق ہو تو
قبول کرو میں نے اس حدیث کو کہ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ہے چاہا کہ قرآن سے موافق کرون تیس برس تامل
کیا تب یہہ آیت پائی کہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سمجھ لیجئے کہ معنی حدیث کی یہہ ہین کہ منکر الصلوٰۃ ترک
سے مراد انکار ہے یا مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مِنْ جِهَةِ الْاِسْتِخْفَافِ فَقَدْ كَفَرَ ہے **مثنوی** قصد سے کرتے ہین جو ترک
نماز ٭ دلیل انکار حق ہے بے نیاز ٭ کفر انکا بینہ اور جبر ٭ ہوتا ہے ثابت ای خجستہ نظر ٭ جب تلک دم مین دم ہے
ای لوگو چھوڑو مت کسیطرح اسکو دم بھی جاوے تو بس نماز مین جائیے موت آوے تو اس نیاز مین آئے
زاری عجز بندگی ہے نماز اسمین بالکل نیاز کا ہے ساز کیون نہ حق کو ہو پھر نماز پسند کہ ہے بندے کا بس نیاز
پسند عمر بھر بندگی مین اسکے مرجاؤ اور عبادت مین شرک مت لاؤ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا
مت ہو ان لوگون سے کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے انھون نے دین اپنے کو اور ہوگئے فرقہ کہ دین اسلام چھوڑ
کر متفرق بنے کوئی بت پرستی کرنے لگا اور کوئی ستارے پوجنے لگا اور کوئی فرشتون کی عبادت کرنے لگا
بیت کوئی تارے کوئی آتش کو ہی پوجے ہے پتھر کو ٭ ہو سکے بندون کے بندے چھوڑ کر خلاق اکبر کو ٭ یا مراد
یہود اور نصاری ہین کہ ہر ایک مین کتنے ہی فرقے ہوگئے ہین یا خوارج یا روافض مین اور لطف یہہ ہے کہ اپنے اپنے کو

یہہ شیعہ کہتے ہین کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ہر گروہ ساتھ اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہے دین اور آئین
سے خوش ہین اور سمجھتے ہین کہ ہمین حق پر ہین نظم ہر ایک اپنے دین پر ہے شادمان ؛ اپنے حقیت
پہ ہے سب کا گمان ؛ جرعۂ عشق صنم سے ہو گئے مست ؛ بت پرستی پر ہین شاداں بت پرست ؛ ایسی ہی گبر
اور ترسا و یہود ؛ اپنے دین کو جانتے ہین اپنا سود ؛ راہ حق جو دین ہے اسلام کا ؛ اُس سے غافل ہین یہہ گمراہ
سدا وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ اور جب لگتی ہے لوگون مشرکون کو سختی یا بیماری یا فقر یا غم اور تنگی
کو پکارتے ہین عاجزی سے پروردگار اپنے کو رجوع کرتے ہوئے طرف اُسکے ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ پھر جب چکھاتا ہے اُنکو اللہ اپنی طرف سے آسانی یا صحت یا تونگری اور وہ سختی دور
ہوتی ہے ناگہان ایک فرقہ اُنمین سے ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین تو کہ کفر کرین ساتھ اُس
چیز کے کہ دی ہے ہمنے اُنکو نعمت اور عافیت سے فَتَمَتَّعُوا تہدید فرماتا ہے حق تعالی کافرون کو کہ پس فائدہ
اُٹھا لو دو تین روز دنیا کے نعمتون سے فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس شتاب جانوگے مآل کار اپنا کہ عذاب آخرت
کا ہے أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ کیا اُتاری ہے ہمنے اوپر کافرون کے کتاب اور دلیل
یا رسول یا فرشتہ کہ اُسکے پاس حجت ہے پس وہ رسول یا فرشتہ بولتا ہے یا وہ کتاب حکم کرتی ہے ساتھ
اُس چیز کے کہ ہین ساتھ اُسکے شریک کرتے یعنے دلیل ہے اوپر شرک لانے اُنکے کے وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ
رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا اور جس وقت چکھاتے ہین ہم آدمیون کو رحمت یعنے نعمت صحت اور وسعت رزق اور
سوا اُسکے خوش ہوتے ہین ساتھ اُسکے وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۵ اور اگر
پہنچے اُنکو برائی یعنے بیماری اور تنگی رزق کی اور سوا اُسکے سبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون اُنکے نے یعنے بہ
شامت اعمال بد اُنکے سے آوے ناگہان وہ نا امید ہو جاتے ہین اور چلانے لگتے ہین حاصل یہہ ہے
کہ نہ ادائے شکر نعمت مین کرتے ہین اور نہ تحمل اور صبر محنت مین أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَيَقْدِرُ کیا نہین دیکھا اُنھون نے یہہ کہ اللہ سبحانہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے چاہے اور بند کر دیتا ہے
واسطے جسکے چاہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس کھول دینے اور بند کر لینے رزق کے
مین البتہ نشانیان دہشت کی ہین واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اور قبض اور بسط حکم الہی سے جانتے
ہین اور شکر کرتے ہین نعمت پر اور صبر کرتے ہین نقمت پر ابیات رحمت و زحمت پہ کر تو شکر و صبر ؛ مومن صادق
ہو تو ای نقش گیر ؛ ہین یہی دو چیز ایمان کے اساس ؛ اس پہ قائم ہو کہ تا ہو حق شناس فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ و
پس دے ای رسول میرے قرابت والون کو کہ بنی ہاشم ہین حق اُنکا مال غنیمت مین سے یا یہہ خطاب ظاہر مین حضرت کو ہے
اور باطن مین سب اہل ایمان کو ہے کہ حق قرابت والونکا ادا کرین اور صلہ رحمی اور احسان موافق مقدور کے

بجالاوین اسی آیتہ سے استدلال کرتے ہین امام اعظم اوپر وجوب نفقہ ذوی الارحام کے والمسکین وابن
السبیل اور دو حق محتاجون بیمارونکا اور مسافرونکا کہ مال زکوٰۃ ہے ذلک خیر للذین یریدون وجہ اللہ
یہہ اداے حقوق بہتر ہے بند کرنے مال کے سے واسطے اُن لوگون کے کہ ارادہ کرتے ہین رضامندی اللہ کی
یا دیدار حق تعالیٰ کا یا مراد انکی اس دینے سے نزدیک ہونا اللہ سے ہے نہ اور کچھ غرض واولئک ہم المفلحون
اور یہہ لوگ نفقہ دینے والے وہی ہین چھٹکارا پانے والے وما اتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا
یربوا عند اللہ اور جو کچھ دیتے ہو تم سود کو تو کہ بڑھے مال تمھارا بیچ مالون لوگون کے پس نہین بڑھتا وہ نزدیک اللہ کے
اور برکت اسکی اُٹھ جاتی ہے وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ مفروضہ سے یا صدقہ
سے کہ اسکے دینے مین ارادہ کرتے ہو ثواب اللہ کا فاولئک ہم المضعفون پس یہہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ اللہ کے
واسطے دیتے ہین نہ واسطے بدلے کے وہی ہین دوگنا کرنیوالے کہ ایک کا دس حصے ثواب پاوینگے اور زیادہ
اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو عدم سے پھر رزق
دیا تمکو عمر بھر پھر مارینگا تمکو جب اجل آویگی پھر جلاویگا تمکو قیامت کو هل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء
کیا ہے شریکون تمھارون مین سے یعنے بتون مین سے کہ تمنے اپنے زعم مین شریک خدا کے ٹھہرا رکھے ہین
کوئی شخص کہ کرے اس پیدا کرنے اور رزق دینے اور مارنے اور جلانے مین اسے کچھ چیز کہ لائق عبادت کرنیکے
ہو اور جو یہہ کچھ نہین کرسکتے تو تو جسنے کے لائق اور شریک باری ٹھہرانیکے کب ہوے سبحانہ وتعالیٰ عما
یشرکون پاک ہے اللہ اور بہت بلند اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھ اسکے ظہر الفساد فی البر
والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقہم بعض الذی عملوا لعلہم یرجعون ظاہر ہوا فساد بیچ جنگل کے خشک سال سے
اور مرنے جانورون کے سے اور وبا کے آنے سے اور بیچ دریا کے طوفان سے اور ڈوبنے جہازون اور کشتیون کے
سے سبب اُس چیز کے کہ کمایا ہے ہاتھون لوگون کے نے یعنے بسبب شامت اعمال بد اور معاصی آدمیون کے
تو کہ چکھاوے انکو بعضے جزا اُس چیز کی کہ کرتے ہین کیونکہ پوری سزا آخرت مین ملیگی تو کہ وہ بعضے جزا چکھنے سے پھر
آوین شرک سے طرف توحید کے اور گناہ سے طرف طاعت کے سمجھ لیجئے کہ مراد فساد سے امساک باران ہے کیونکہ
جب مینہ نہین برستا صحرا مین کھیت نہین اوگتا اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتا کشاف مین ہے کہ امساک باران
سے جانور پانی کے اندھے ہو جاتے ہین یا فساد بر ہلاک ہونا شہرونکا ہے اور فساد بحر غرق ہونا قوم نوح اور فرعونیونکا اور بعضے محقق
کہتے ہین کہ مراد بر سے نفس ہے اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی رح نے کہا ہے کہ جسکا لجہ قلب ترک مراقبہ سے
فاسد ہوا ظاہر ہوا فساد بیچ بر نفس اسکے کے امام قشیری رحمۃ اللہ نے کہا کہ فساد بر نفس ساتھ ارتکاب
محظورات کے ہے اور فساد بحر قلب ساتھ اخلاق ذمیمہ کے اور چلنے اوپر رسوم اور عادات کے ہے حقائق سلمی مین ہے

مدبر زبان علمائے ظاہر ہے اور بحر لسان عرفاء باطن اور فساد زبان علما کا ساتھ تاویلات فاسدہ کے ہے
اور لسان عرفا کا ساتھ ادعائے باطلہ کے نظم واسطے دنیا کے تاویل کتاب کی کرتے ہیں جو سخت ہے اپنے
عذاب سے حق تو یہی کچھ اور کچھ بتلاتے ہیں مدعا اپنا غرض ٹھہراتے ہیں عالموں کے یہہ زبان کا ہے فساد
اسمیں رافت یک جہان کا ہے فساد اور نہیں رکھتے جو لوگ اپنی خبر اور زبان عرش سے ہیں فوق تر
اپنے بستر سے نہیں پھر گرتے اور کہیں ہیں عرش پر ہم چڑھ گئے سیر باطن سے نہیں آگاہ ہیں اور مریدوں کو
بتاتے راہیں منصوبوں کے یہہ لسان کا ہے فساد اس لسان پر کیجیے مت اعتماد قل سیروا فی الارض فانظروا کیف
کان عاقبۃ الذین من قبل کہہ کہ سیر کرو اے مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو پہلے اس سے
تھے کان اکثرہم مشرکین تھے اکثر انکے یعنے سب ہلاک ہوگئے شرک لانیوالے فاقم وجہک للدین القیم من
قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ یومئذ یصدعون پس سیدھا کر منہہ اپنا یا آپ وجود اپنا واسطے دین درست کے
پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہیں پھر جانا واسطے اسکے اللہ کی طرف سے یعنے نہیں ٹلنے کا وہ اللہ کا ٹھہرا
ہے اور البتہ آویگا یا اللہ کی طرف سے آویگا اور کوئی اسکو نہیں ٹلا سکیگا اس دن کہ متفرق ہونگے لوگ ایک
دوسرے سے کہ کوئی بہشت کو جاویگا کوئی دوزخ کو من کفر فعلیہ کفرہ جو کوئی کفر کریگا پس اوپر اسکے ہے جرم کفر
اسکے کی کہ دوزخ میں ہمیشہ پڑا رہیگا ومن عمل صالحا فلانفسہم یمہدون اور جو کوئی کرے نیکی پس واسطے
جان اپنے کے بچھاتے ہیں یعنے جگہہ درست کرتے ہیں جنت میں اور متفرق ہونا لوگوں کا دن قیامت کے ہے
لیجزی الذین امنوا وعملوا الصلحت من فضلہ تو کہ بدلا دے اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے فضل
اپنے سے سمجھ لیجیے کہ ذکر جزائے کافران نفرمایا اسواسطے کہ مقصود بالذات مسلمان تھے انہ لا یحب الکفرین
تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا کافروں کو تو کہ مسلمانوں کے ساتھ جمع کرے بلکہ انکو جدا کر کر دوزخ کو بھیجیگا
ومن ایتہ ان یرسل الریاح مبشرات ولیذیقکم من رحمتہ ولتجری الفلک بامرہ ولتبتغوا من فضلہ
ولعلکم تشکرون اور نشانیوں قدرت اللہ کے سے ہے یہہ کہ بھیجتا ہے باؤں کو کہ پروائی ہوائی دیکھنے
بہاری ہے خوشخبری دینے والیاں مینہہ کے کہ غلہ اوگاوے اور تو کہ چکھاوے تمکو نعمت اپنے سے اور تو کہ
جاری ہوویں کشتیاں دریامیں ساتھ حکم اسکے کے اور تو کہ ڈھونڈھو فضل اسکے سے رزق اپنا بیچ تجارت
دریاؤں کے اور تو کہ تم شکر کرو ان نعمتوں پر ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومہم فجاءوہم بالبینت
اور تحقیق بھیجے ہیں ہمنے پہلے تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آدمیوں کے طرف قوم انکے کے پس
آئے وے انکے پاس ساتھ معجزوں روشن کے یا احکاموں ظاہر کے حلال اور حرام سے اور بعضے قوم انکے سے ایمان لائے
اور بعضے کافر ہوئے فانتقمنا من الذین اجرموا پس بدلا لیا ہمنے ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے اور ہلاک کیا

انکو اور مدد دیا انکو جو ایمان لائے وکان حقا علینا نصر المؤمنین اور تھا سزاوار اوپر ہمارے مدد دینا ایمان
والون کا کیونکہ یہہ لائق یاری اور مددگاری کے ہین اللّٰہ الذی یرسل الریح فتثیر سحابا فیبسطہ فی السماء کیف یشاء
اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے بادون کو پس اُٹھاتے ہین بادین بادلون کو پس پھیلاتے ہین اسکو یا پھیلاتا ہے اللہ اسکو بیچ
طرف آسمان کے جسطرح چاہتا ہے ویجعلہ کسفا فتری الودق یخرج من خلالہ اور کرتا ہے اسکو گاہے تہہ بتہہ پس دیکھتا
ہے تو مینہہ کو کہ حکم الٰہی سے نکلتا ہے درمیان بادل کے سے کہ ملے ہوتے ہین آپس مین جدے جدے ٹکڑے
بدلی کے ہوتے ہین فاذا اصاب بہ من یشاء من عبادہ اذا ہم یستبشرون پس جب بھیجتا ہے اللہ مینہہ کو بیچ زمین
اور شہر جس کسی کے کہ چاہتا ہے بندون اپنے سے ناگہان وہ خوشوقت ہو جاتے ہین وان کانوا من قبل ان
ینزل علیہم من قبلہ لمبلسین اور تحقیق تھے پہلے اس سے کہ اُتارا جاوے اوپر اُنکے مینہہ پہلے نمود
ہونے بدلی کے البتہ ناامید باران سے فانظر الی اثار رحمت اللہ کیف یحی الارض بعد موتہا پس دیکھہ طرف
نشانیون رحمت خدا کے کہ کیونکر زندہ کرتا ہے مینہہ برسا کر زمین کو ساتھہ کھیتون اور باغون اور طرح طرح کے درختون
سے بعد موت اُسکے کے اثر بصیغہ واحد بھی قرات ہے ان ذلک لمحی الموتی تحقیق وہ کہ قادر ہے زمین مردہ
کی زندہ کرنے پر البتہ جلانے والا ہے مردون کو کیونکہ زمین کا زندہ کرنا بھی مثل اسی کے ہے وھو علی کل شیء
قدیر اور اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے قادر ہے کیونکہ قدرت اُسکی بہ نسبت سب موجودات ممکنات کے برابر ہے
حقائق سلمی مین ہے کہ آثار رحمت ظاہر مین باران ہے کہ سبب حیات جہان ہے اور باطن مین ذکر یزدان ہے
کہ زندگی جان ہے یا آثار رحمت آب محبت ہے کہ زمین دل اُس سے زندگی پاتی ہے یا اثر رحمت خود دل ہے کہ منتظر نظر حق
اور مورد تجلیات مطلق ہے نظم دیکھکر دلکو سوچ کیا ہے یہہ اثر رحمت خدا ہے یہہ جب کدورت سے غیر کے
ہو صاف صاف آوے نظر رخ شفاف جبکہ نسیان ماسوی ہووے نور مولی سے پھر بھرا ہووے دل ہے آئینہ جمال خدا
پر مکدر ہے تو پس مردا چاہتا ہے خدا جو اُسکی حیات تو کرے اُسپہ ہے تجلیات ہو گی بس صاف یہہ کدورت سے
فیض لی ہے عجب ہے صورت سے مثنوی جلوے دکھلائے پھر ہے رنگ برنگ کہ اٹھائی ہے لطف وصلح و جنگ
بسط اور قبض اسمین آتا ہے وصل ہجران کا دہب دکھاتا ہے رفتہ رفتہ پھر اسکی یہہ تلوین دور ہوائی ہے
عجب تمکین حال اُسوقت اسکا یکسان ہے زندگی دلکی یون نمایان ہے یہی رافت حیات دلکی ہے سوچ
تو کیا ہے بات دلکی ہے ولئن ارسلنا ریحا فراوہ مصفرا لظلوا من بعدہ یکفرون اور اگر بھیج دین ہم ایک
باؤ عذاب کی جیسے دبور ہے اُنکے کھیتون پر پس دیکھین اُس کھیتی کو زرد ہوے جلے سے ناکارہ البتہ ہو جاوین
پیچھے خراب ہونے کھیتی کے کفر کرنیوالے پچھلے نعمتون پر اور لائق یہہ ہے کہ ہماری طرف التجا کرین اور رحمت سے
ہمارے مایوس نہون سو ایمن نہین اور ای حبیب میرے کافرون سے طمع مت رکھہ کہ تیری بات سنینگے اور تیرا

کہا یا ہنے فانک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین پس تحقیق تو نہین سنا سکتا مردون کو
اور نہین سنا سکتا بہرون کو پکارنا جس وقت کہ پھر جاتے ہین پیٹھ موڑ کر سمجھ لیجیے کہ قید پھر جانے کی اور پیٹھ پھرانے
کی واسطے تاکید کے ہے کہ بہرا روبرو ہو اگرچہ کلام نہ سنے لیکن حرکات لب و دہان سے کچھ سمجھ جاتا ہے
اور جب پیٹھ پھیرائے ہو تو کچھ بھی نہین سمجھتا وما انت بہادی العمی عن ضلالتہم اور نہین تو راہ دکھانے
والا کور دلون کا گمراہی انکی سے یعنے تجھکو قدرت نہین کہ توفیق ایمان کی دے مشرکون کو ان تسمع الا
من یؤمن بایاتنا فہم مسلمون نہین سناتا تو پند اور نصیحت قرآن کی مگر اس شخص کو کہ ایمان
لاتا ہے ساتھ آیتون کتاب ہمارے کے کیونکہ ایمان انکا اسماعت پر انکو قائم کرتا ہے کہ لفظ قرآن کے سنین
اور اسکی معنون مین فکر کرین پس وہ مطیع ہوتے ہین امر اور نہی کے اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد
ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو ناتوان چیز سے کہ نطفہ ہے پھر کے اور دی تمکو
پیچھے ناتوان بچپن کے قوت جوانی کی پھر دی پیچھے قوت جوانی کے ناتوانی اور پیری یخلق ما یشاء
پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے ناتوانی اور قوت اور جوانی اور پیری سے وھو العلیم القدیر اور وہی ہے
جاننے والا احوال بندونکا قدرت والا اوپر بدلنے صفتون انکے کے ویوم تقوم الساعۃ یقسم المجرمون ما
لبثوا غیر ساعۃ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت اور وہ آخر ساعت دنیا کی ہوگی قسم کھاوینگے گنہگار کفار کہ نرہے
تھے دنیا مین یا قبرین سوا ایک ساعت کے اور مومن جانینگے کہ یہہ جھوٹ بولتے ہین کذلک کانوا یؤفکون
اسیطرح جیسے قیامت کو جھوٹ کہینگے دنیا مین ساتھ انکار حشر اور نشر کے پھیرے جاتے راہ سچی سے یعنے
کام انکا دروغ گوئی ہے اس جہان مین بھی اس جہان مین بھی وقال الذین اوتوا العلم والایمان لقد لبثتم فی
کتب اللہ الی یوم البعث اور بعد قسم کھانے کافرون کے کہ ہمنے دنیا مین دیر نہین کی کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے
ہین علم اور ایمان یعنے مسلمان اور علمائے ملائکہ اور انسان کہ کیون جھوٹ بکتے ہو البتہ تحقیق دیر کی تھی تمنے
اور ٹہرنا دیر تک تمہارا مذکور اور مسطور ہے بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے کہ جہان فرمایا ہے ومن ورائہم برزخ
الی یوم یبعثون یا علم الہی مین یا قضائے حق مین یا تمہارے نوشتہ مین کہ اسقدر دنیا مین ٹہروگے اور اتنا
قبرون مین دن زندہ کرنے تک فہذا یوم البعث ولکنکم کنتم لا تعلمون پس یہہ ہے دن زندہ کرنیکا کہ تم انکار کرتے تھے
اور لیکن تھے تم کہ نادانی اور بے غوری سے نہین جانتے تھے کہ بعث حق ہے پس کافر عذر کرو واسطے تدارک
پچھلی خطاؤن کے پھر دنیا مین آنا چاہینگے لیکن قبول نہوگا فیومئذ لا ینفع الذین ظلموا معذرتہم ولا ہم یستعتبون
پس اسدن نہ نفع دیگا ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنے پر ساتھ کفر کے عذر انکا اور نہ وہ قبول کئے جاوینگے یاد دلائے
جاوینگے ساتھ اس چیز کے کہ انکا عذاب کھودے ولقد ضربنا للناس فی ہذا القرآن من کل مثل اور البتہ

ع

تحقیق

تحقیق بیان کیا ہمنے واسطے آدمیون کے بیچ اس قرآن شریف کے ہر ایک مثال سے کہ انکے کام آوے توحید اور حشر اور صدق رسل مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ اور اگر لاوے تو انکے پاس کوئی نشانی پیغمبر ای رسول اگر تو منکرون کے پاس کوئی معجزہ موافق طلب انکے لاویگا البتہ کہینگے وہ لوگ کافر ہوئے عناد اور فساد سے نہین تم مگر جھوٹے كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اسطرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلون ان لوگون کے کہ نہین جانتے اور طلب علم کی نہین کرتے فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ پس صبر کر ای رسول ہمارے اوپر ایذا انکے کے تحقیق وعدہ اللہ کا تجھے مدد دینے کا اور ایذا دین غالب کرنیکا سچ ہے حق تعالی پورا کریگا اور نہ سبک کرین تجھکو وہ لوگ کہ نہین یقین لاتے امر معاد مین یا نہ سبک کرین تجھکو نہ یقین لانیوالے کہ تو جلدی کرے بیچ دعا کے عذاب انکے کے اور وہ وقت پر موقوف ہے جب وہ آن پہنچیگا حکم الہی ظہور کریگا بیت ہر ایک کام موقوف ہے وقت پر جب آیا تو ٹلتا نہین آن بھر سورہ لقمان مکی ہے چونتیس آیتین پانچ سو اٹھتالیس کلمہ مین دو ہزار ایک سو بیس حرف ہین اور فواصل اسکی ظن مر دہین اور تطبیق اسکی سورہ روم سے یہہ ہے کہ دونون مین بیان توحید اور حقیقت رسول اور حقیقت قرآن مجید ہے

سورۃ لقمان مکیۃ وهی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ثلاث وثلاثون وقیل اربع آیۃ

الٓمٓ الف اللہ کا لام اعلم کا میم مراد کا ہے ای اللہ اعلم بمرادہ یعنے اللہ جانتا ہے مراد اسکی اور بعضے کہتے ہین کہ الف اشارت طرف انا کے اور لام طرف لی کے اور میم طرف منی کے ہے یعنے انا اللہ ولی جمیع الصفات الکمال ومنی الغفران والاحسان مین اللہ ہون اور واسطے میرے ہین سب صفتین کمال کے اور مجھ سے ہے بخشنا اور بھلائی کرنا تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ یہہ آیتین ہین کتاب حکمت والی کے یا کتاب کے کہ متضمن حکمت ہے یا محکم ہے کہ اسمین تناقض نہین یا حاکم ہے حلال اور حرام کا حکم کرتا ہے اور وہ کتاب قرآن مجید ہے هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ راہ دکھانے والا اور رحمت خدا واسطے احسان کرنیوالون کے وہ جو قائم رکھتے ہین نماز فرض کو اور دیتے ہین زکواۃ واجب کو اور وہ ساتھ آخرت کے وہ ہین یقین لاتے کہ بعث اور جزا حق ہے أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہہ لوگ کہ ان صفتون کے ساتھ ہین اوپر راہ سیدھی کے ہین پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ لوگ بھی فلاح پانیوالے ہین لکھا ہے کہ نضر بن حارث تجارت کو طرف فارس کے گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار خرید لایا تھا مجالس قریش مین اپنے الحان سے پڑہتا تھا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ اسکے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ عاد اور ثمود کا اور افسانہ مملکت سلیمان اور داؤد کا بیان کرتے ہین مین ملوک عجم کی نشان اور شوکت

بہادری اور عظمت وسعت مملکت اور شجاعت سے خبر دیتا ہون حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص کہ وہ ہے کہ مول لیتا ہے غافل کرنیوالی بات کو یعنے اختیار کرتا ہے اعتبار حکایات کو توکہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے دین سے یا سننے قرآن کے سے بغیر علم کے اور پکڑے راہ خدا کو ٹھٹھا اولئک لھم عذاب مھین یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے رسوا کرنیوالا کہ قتل اور بند ہے دنیا مین اور عذاب دوزخ ہے عقبی مین بحر المواج مین ہے کہ مراد ہین سے گروہ ہے بدلیل جمع اولئک اور ضمیر لھم اور افراد ضمیر یشتری اور یضل اور یتخذ واسطے افراد لفظ من کے ہے اور لہو باطل کو کہتے ہین کہ امور خیر سے باز رکھے جیسی کہانیان اور بعضے لہو حدیث سے سرود اور استماع مزامیر مراد لیتے ہین اس تاویل پر سننا سرود اور مزامیر کا حرام ہے لیکن یہہ محمول اسپر ہے جو بوجہ بازی اور لہو بطریق عبث اور لغو ہو کہ وہ باتفاق حرام اور باجماع منع ہے اور اگر متضمن فائدہ ظاہری ہو تو باتفاق مباح ہے جیسے سرود حاربان اور طبل غازیان لیکن جس سرود مین کہ منافع باطنی ہون جیسی نرمی دل اور آرام نفس چنانچہ بعضون کو حاصل ہوتا ہے بعضے علمانے بدلیل منفعت باطنی ثابت رکھا ہے اور لیضل کہ متعلق ساتھ یشتری کے ہے اس سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ آیت مذہب اشتری مین ہے کہ مقصود اس سے گمراہ کرنا دین سے ہے اور جس سرود کے حق مین یہہ آیت آئی ہے وہ بوجہ لہو تھا پس جو سرود کہ بوجہ لہو نہو دلیل حرمت اسکے کی یہہ آیت نہین ہو سکتی امام زاہدی نے تفسیر مین اس آیہ کے کہا ہے کہ مخالفان کتاب کو اور متابعان لہو اور باطل کو فرمایا ہے کہ بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ متابعت قرآن کی چھوڑ کر لہو اور لغو اور باطل اور اخبار شاہان عجم اور فسانہ ملوک پیشین اختیار کرتا ہے اور نزول آیت کا ولید بن مغیرہ کے شان مین ہے اور یارون اسکے کہ یہہ و تیرہ رکھتے تھے اور ابن مجاہد شاگرد ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم نے کہا کہ مراد لہو حدیث سے سرود ہے کہ اختیار کرتا ہے سرود کو اوپر قرآن کے تلاوت کی تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے ساتھ جہل اور نادانی کے اور جنے کہ سرود کہنا اور سننا مباح کیا اسنے قرآن کو ٹھٹھا پکڑا کہ مخالفت قرآن کی ٹھٹھا پکڑنا قرآن کا ہے ولا تتخذوا آیات اللہ ھزوا واسطے انکے عذاب خوار کرنیوالا ہے اور اعراض قرآن سے اور شادی استماع لہو اور سرود سے وصف کافران ہے تم کلامہ مدارک مین ہے کہ لھو الحدیث نحو السمر بالاساطیر التی لا اصل لھا والغنا وکان ابن عباس وابن مسعود رضی اللہ عنہما یحلفان انہ الغنا وقیل الغنا مفسدۃ للقلب ومنفدۃ للمال ومسخطۃ للرب وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یرفع صوتہ بالغنا الا بعث اللہ علیہ شیطانا احدھما علی ھذا المنکب والاخر علی ھذا المنکب فلا یزالان یضربان بارجلھما حتی یکون ھو الذی یسکت تفسیر اتقان مین ہے حکی عن موسی علیہ السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصیاح وکانوا یرقصون

حول المجلة ولیضربون الدف والمزامیر فقال ہذا صوت الفتنة صاحب کشاف نے کہا ہے کہ لہو الحدیث نحو الغنا
وتعلیم الموسیقیات معالم میں عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے
ہے کہ کہا لہو الحدیث الغناء والمزامیر اور حاکم نے عطاء خراسانی سے روایت کی ہے کہ کہا نازل ہوئی ہے
یہہ آیت ومن الناس من یشتری لہو الحدیث بیچ غنا اور طبل اور مزامیر کے اور روایت کی بخاری نے اور بیہقی
نے بیچ اپنے سنن میں ابن عباس رضہ سے تفسیر میں اس آیہ کے کہ ھو الغناء واشباھہ واخرج ابن مردویہ عن ابن
عباس رضی فی قولہ تعالیٰ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث قال باطل الحدیث وھو الغناء ونحوہ اور عبد اللہ ابن
مسعود اور عبد اللہ بن عباس قسم کھا کر کہتے تھے کہ ہمنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے
تھے مراد لہو الحدیث سے تغنی ہے کما فی الفتاوی الحمادیہ وہکذا فی العوارف اور واقدی نے کہا ہے کہ اکثر مفسرین
اسیر ہیں کہ مراد لہو الحدیث سے غنا ہے واللہ اعلم بالصواب وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا کَاَنَّ
فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا اور جب پڑہی جاتی ہین اوپر اسکے کہ لہو حدیث اختیار کی ہے آیتین ہماری منہہ پھیر لیتا ہے
دران حال کہ تکبر کرتا ہے یعنے اسکی طرف التفات نہین کرتا گویا کہ نہین سُنا اسکو گویا کہ بیچ دونون کانون اسکے
کے بوجھہ ہے فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس آگاہ کر اور جاگہہ خوشخبری کے ڈرا اسکو ساتھہ عذاب دردناک کے
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے
واسطے اُنکے ہین بہشتین نعمت کے درانحال کہ ہمیشہ ہونگے بیچ اُسکے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ کرنا
سچ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور وہ غالب ہے کوئی اُسکے وعدہ کو نہین ٹلا سکتا حکمت والا ہے جو کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے نہ وعدہ مین اسکے ہے نقص و خلاف مصرعہ نہ ہے کام مین اسکے لاف و گزاف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا پیدا کیا آسمانون کو بے ستون دیکھتے ہو تم اسکو اٹھا ہوا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ
اور ڈالے بیچ زمین کے یعنے پیدا کئے پہاڑ بلند پائدار ایسا نہو کہ ہل جاوے ساتھہ تمھارے زمین یا نہو کہ
ہلاوے تمکو زمین کیونکہ زمین پانی پر ہلتی تھی مانند کشتی کے اور پہاڑون سے ٹہر گئی موضح مین ضحاک سے
[illegible] تعالیٰ نے اسمین پہاڑون کو میخ زمین کا بنایا ہے توکہ اپنی مقام سے حرکت نکرے اُنمین
[illegible] بوقبیس اور کوہ جودی اور طور سینا ہے وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ اور پھیلائے بیچ زمین کے
[illegible] نَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ اور اُتارا ہمنے ابر سے یا آسمان سے
[illegible] ہمنے بیچ زمین کے سبب اُس پانی کے ہر قسم گیاہ نفیس کثیر المنفعت سے سمجہئے
[illegible] متکلم کے واسطے اختصاص فعل کے ہے ساتھہ فاعل کے یعنے اور کسی نے نہین منہہ برسایا
[illegible] هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ یہہ ہے پیدایش اللہ کی آسمان زمین کوہ حیوان نبات

کہ مذکور ہوئے پس دکھلا دو مجھکو کہ عالم مین کیا پیدا کیا ہے ان لوگون نے کہ سوا اسکے ہین مراد بت ہین کہ کفار انکو
شریک حق کہتے ہین سو حق تعالی فرماتا ہے کہ یہہ سب مخلوق میرے ہین جو چیز تمھارے بتون نے پیدا کی ہے
وہ کون سی ہے بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بلکہ مشرک بیچ گمراہی ظاہر کے ہین کہ عاجز کو ساتھ قادر کے اور مخلوق
کو ساتھ خالق کے عبادت مین شریک کرتے ہین قطعہ بندہ کو کیا مجال شرکت ہے بند بندہ خدا ہی ہے
بند بند اسکا بندگی مین ہی بند اسکو آزادی اورستاہی ہے لکھا ہے کہ قصہ لقمان حکیم کا اور انکے وصیتون کا ہو
مین شہرت عظیم رکھتا تھا اور عرب والے ہر ایک مہم مین رجوع انکی طرف کرتے تھے اور حکمتون کو لقمان کے اپنے شعر
لاتے تھے سو حق تعالی نے احوال لقمان کا بیان فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت
کہ قول صائب اور فعل کامل ہے یا شناخت توحید کی اور نفی شرک کی ہے تفسیر احناف مین ہے کہ حکمت قائم کرنا
دلیلون عقلیہ کا بیچ توحید حق اور ایمان رسل اور نفی شرک کے ہے اور اختلاف علما کا ہے بنبوت لقمان مین عکرمہ
و شعبی اور اسدی کہتے ہین کہ پیغمبر تھے اور مراد حکمت سے اس آیۃ مین نبوت ہے اور وہ بھانجے حضرت ایوب علیہ
السلام کے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر مین ہے کہ لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ ہین اور تارخ باپ ابراہیم
علیہ السلام کے تھے امام ابو اللیث نے کہا ہے کہ کنیت انکی ابو الانعم ہے اور عین المعانی مین ہے کہ دسوین
برس سلطنت داود علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور یونس علیہ السلام کے زمانے تک حیات رہے بعضے
کہتے ہین ہزار برس کی عمر پائی اور اکثر علما کہتے ہین کہ پیغمبر نتھے حکیم تھے بعضے کہتے ہین کہ ایک غلام تھے بکریان
چرایا کرتے تھے یا سیا کرتے تھے یا تر ہیکا کسب کیا کرتے تھے بعضے کہتے ہین حبشی تھے بنی اسرائیل کے قضائے فیصل
کرتے تھے اور بقول امام سجاوندی بندگان آزاد سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے ہونٹھون والے ایکدن قیلولے کے
وقت گروہ فرشتونکا انکے گھر مین آیا اور انہین سلام کیا انھون نے جواب دیا لیکن نظر نہین آتے تھے کہا ای لقمان
ہم فرشتے ہین بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے تجھے خلیفہ زمین کا کرتے ہین تو کہ حکم کرے درمیان لوگون کے
ساتھ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر مقرر یہہ بات میرے رب کے طرف سے ہے تو سمعا و طاعۃ قبول کیا مین نے
اور امید رکھتا ہون مین کہ مجھے توفیق دے اور مدد کرے میری اور اگر مجھکو حکم اور اختیار دیا عافیت اختیار کرتا ہون
مین اور متعرض فتنہ کا نہین ہوتا مین فرشتہ یہہ بات سنکر متعجب ہوئے اور حق تعالی نے قول انکا پسند کیا اور حکمت
زیادہ دی یہان تک کہ دس ہزار کلمہ حکمت کے انسے منقول ہین کہ ہر کلمہ کا مول ایک عالم کا ہے ایک دن
ایک سردار بنی اسرائیل کا ادھر گذرا دیکھا کہ لقمان بیٹھے ہین اور لوگ ادب سے کھڑے اور بیٹھے کلمات حکمت
سنتے ہین کہا اے لقمان تو وہی غلام کالا ہے کہ بکریان فلانے کی چرایا تھا کہا ہان کہا کہ پھر کس چیز نے تجھکو اس
مرتبہ کو پہنچایا کہا تین چیزون نے راست گوئی اور امانت داری اور ترک مالایعنی نے تفسیر ثعلبی مین ہے کہ حکیم لقمان کو

ایکدن انکے خواجہ نے اور غلامون کے ساتھ باغ کو بھیجا کہ میوہ لاوین غلامون نے میوہ راہ مین کھالیا اور آکر کہا کہ لقمان کھا
گیا خواجہ غصے ہوا اُنھون سے کہا مین نے نہین کھایا یہہ جھوٹے ہین خواجہ نے کہا حقیقت اسکی کیونکر دریافت ہو لقمان
نے کہا گرم پانی پلا کر سب کو دوڑاؤ یہان تک کہ قی کرین جسنے کھایا ہوگا اُسکے مُنہہ سے میوہ نکل آویگا خواجہ نے یونہین
کیا لقمان کے مُنہہ سے آب صاف نکلا اور اور غلامون سے میوہ **نظم** حکمت لقمان عجب کام آگئی سرخروئی خواجہ
کو دکھلا گئی چیز پنہان جبکہ پیدا ہوگئی خائنون کی جان رسوا ہوگئی صدق لقمان اور دروغ خائنان ہوگیا خواجہ پہ ظاہر
اس زمان ہو امین رکھہ تو امانت پر نگاہ راقبت رکھہ خیانت پر نگاہ فاش ہوجاویگا سب انجام کار جو کہ سینے مین بھرا
ہے آب و بار حکمت لقمان کو یہان تو سوچ کر حکمت رحمان پر تو کر نظر اس سے ہے صدق و دروغ ہیجا عیان اس سے ہوگا
جھوٹ سچ سب دادیان حکمت لقمان یہی ہے کارگر حکمت رحمان ہے یہان وہان جلوہ گر جو کہا ہے اہل عالم نے یہان سر رو
فاش و آشکارا وہان سبکا سب ہوجاویگا ظاہر وہان ہے یہہ رافت حکمت رب جہان تنویرات الاتقیا مین ملا بدرالدین
سہرندی رح نے لکھا ہے کہ لقمان علیہ الرضوان قریہ سودان مین متولد ہوے اور کہتے ہین تین ہزار پانچ سو برس کی عمر
پائی حکیم اور ولی تھے بحر مواج مین ہے کہ پہلے بعثت داؤد علیہ السلام سے فتوی دیتے تھے جب حضرت داؤد مبعوث ہوئے
اُنھون نے فتوی دینا موقوف کیا اور حضرت داؤد سے علم سیکھا اور بعضے کہتے ہین کہ حق تعالی نے لقمان کو مخیر کیا حکمت
اور نبوت مین اُنھون نے حکمت اختیار کی اور نبوت کہ مرتبہ اعلی ہے بسبب تواضع اور انکسار کے نہ لی ایکدن ایک
شخص نے انکی صورت پر نظر کی کہا کہ اگر روشنی شکل سیری کے دیکھتا ہے تو ترمی سخن سیر سے غافل ہے اور اگر
طرف سیاہی ظاہر سیرے کے نظر کرتا ہے تو روشنائی باطن سیرے کے سے جاہل ہے ایکدن مولی اُنکے نے حکم کیا کہ گوسفند
ذبح کرکر گوشت پاکیزہ تر لے آؤ لقمان دل و زبان لے آئے پھر ایکدن حکم کیا کہ گوسفند ذبح کرکر پلید تر گوشت لے آؤ پھر وہ
دل و زبان لے آئے مولی نے کہا کہ اطیب گوشت مانگا تو دل و زبان لائے اور اخبث گوشت مانگا تب بھی وہی لائے
ایک شئی اطیب اور اخبث دونو یہہ کیونکر ہوسکے لقمان نے کہا یہی دونون ہین کہ نیک اندیشہ اور نیک کہنے
مین اطیب ہوتے ہین اور بد اندیشہ اور بد کہنے مین اخبث ہوتے ہین اور حکمتین انکی مطولات مین مسطور ہین القصہ حق
تعالی نے فرمایا کہ لقمان کو حکمت دی ہمنے اور کہا اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ یہہ کہ شکر کرو واسطے اللہ کے اوپر نعمت حکمت کے
وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی شکر کرتا ہے پس سوا اسکے نہین کہ شکر کرتا ہے واسطے جان
اپنی کے کیون کہ فائدہ شکر کا کہ مزید نعمت اور دوام اُس کا ہے اُسکو ملتا ہے وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے شکر گذاری آدمیون کے سے تعریف کیا
گیا ہے کہ تمام کائنات لسان حال اور قال سے تعریف اسکی کرتے ہین پاسزا اور حمد ہے اگرچہ کوئی حمد نہ کہے
سمجھ لیجئے کہ کار لقمان علم اور حکمت مین یہان تک پہنچا کہ حق تعالی نے قرآن شریف مین وصیت انکی بیان فرمائی کہ

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اور یاد کر جس وقت کہ کہا لقمان نے واسطے اپنے
بیٹے کے کہ نام اسکا انعم تھا یا ماتان یا اسلم یا مشکور اور لقمان نصیحت کرتا تھا اسکو کہ اے چھوٹے بیٹے میرے
تصغیر واسطے شفقت اور رحمت کے ہے مت شریک لا تو ساتھ اللہ کے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ تحقیق شرک
لانا البتہ ظلم ہے بڑا کہ مخلوق کو خالق کے برابر کرنا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اور حکم کیا ہمنے انسان
کو ساتھ نیکی کرنے ماں باپ کے اور موجبات نکوئی سے ایک یہہ ہے کہ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ
فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اٹھایا بیٹے کو ماں اسکی نے سستی سے اوپر سستی کے اور دودھ چھڑانا اسکا بیچ دو برس کے
ہے اتنی مدت اسنے دودھ پلایا اور دوسرا حکم کیا آدمی کو یہہ کہ شکر کرو واسطے میرے اور واسطے ماں باپ
اپنے کے اِلَيَّ الْمَصِيْرُ طرف حکم میرے کے ہے پھر آنا سب کا شکر اور شرک انکے کے جزا دینگے ہم وَاِنْ
جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اور اگر سعی کریں تجھ پر
ماں باپ تیرے اوپر اسکے کہ شریک لا ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے بیچ استحقاق شرکت اسکے کے
کچھ علم پس مت کہا مان انکا اور صحبت رکھ ان سے بیچ زندگانی دنیا کے صحبت اچھی طرح کہ پسندیدہ شرع اور مقتضائے
کرم ہو وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ اور پیروی کر دین میں راہ کی اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے طرف توحید اور اخلاص
کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر
طرف جزا میری کے ہے پھر آنا تمھارا پس جزا دونگا میں تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے بھلائی اور برائی سے سمجھ لیجیے کہ یہہ
آیت سعد بن وقاص کے شان میں نازل ہوئی ہے چنانچہ سورہ عنکبوت میں گذرا اور ذکر اس وصیت کا حضرت لقمان
کے قصہ میں واسطے مناسبت نہی کے ہے شرک سے دونوں وصیتوں میں لکھا ہے کہ ماں نے سعد کی تین دن روٹی
پانی نہ کھایا اور نہیں کھائی تھی یہاں تک کہ لوگوں نے منہہ چیر کر پانی چوایا اور سعد نے کہا کہ اگر ستر جانیں اسکے ہوں
اور ایک ایک نکلے یعنے بالفرض اگر ستر بار بھی مرے میں دین اسلام سے نہیں پھرنے کا پھر حضرت حق سبحانہ وصیت
لقمان کی خبر دیتا ہے کہ اپنے بیٹے کو کہا يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ
يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ فعل یعنے کوئی کام آدمی کا اچھا اور برا اگر ہو خردی میں برابر ایک دانہ رائی کے
پس ہووے وہ بیچ پتھر بڑے کڑے کے کہ صانام ساتوین زمین کے تلے ہے یا ہو وہ بیچ آسمانوں کے کہ بہت بلند اور وسیع
ہیں یا ہو بیچ زمین کے چھپے مکانوں میں لے آویگا اور حاضر کریگا اسکو اللہ اور اسپر حساب کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ
تحقیق اللہ باریک دان ہے اور علم اسکا سب چھپے سے چھپی چیزوں کو محیط ہے اور کیسے ہی چھوٹی سے چھوٹی چیز ہو
وہ جانتا ہے خبردار ہے ہر چیز کے مکان سے يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ
اے چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز کو تو کہ نفس تیرا کمال پاوے اور امر کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے تو کہ اور لوگ

بحجت سے کمال کو پہنچین اور معروف ہی وہ کہ موافق شرع اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہی جو مخالف عقل نقل کے
ہو اور صبر کر اوپر اُس چیز کے کہ پہنچی تجھکو سختی سے خصوصاً امر اور نہی مین اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ تحقیق یہہ جو کہا
گیا بڑے کامون سے ہی یا واجبات امور سے ہی کہ جو خدا نے قطع کیا ہی قطعی ایجابی ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ط اور مت موڑ گالون اپنے کو واسطے لوگون کے یعنے تکبر سے مُنہہ لوگون سے
مت پھیر بلکہ تواضع سے انکی طرف متوجہ ہو اور مت چل بیچ زمین کے اترا کر سبب مُنہہ خلق سے نہ موڑ تکبر سے
اچب اترا کے ناز سے نہ قدم دہر زمین پر اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ تحقیق اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر چلنے والے
کو کہ متکبرون کی طرح چلے ناز کرنے والے کو کہ اسباب تنعم اپنے پر اور پر لوگون کے برائی کرے وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ اور بیچ کی
راہ لے بیچ چال اپنے کے نہ دوڑ کے چل نہ بہت آہستہ کہ شتاب تر چلنا علامت خفت اور سبکساری کی ہی اور آہستہ
تر چلنا نشانی تکبر اور بزرگواری کی بلکہ میانہ روئے اختیار کر اور طریق تواضع قدم دہر وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اور نرم کر
اور کم کر آواز اپنے سے یعنے فریاد کرنیوالا اور نعرے مارنے والا اور دراز زبان اور سخت گو مت ہو اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازون سے البتہ آواز گدہے کی ہے یعنے بلند آوازی مین کچھہ فضیلت نہین
کیونکہ آواز گدہے کی باوجود رفعت کے مکروہ طبیعت اور موجب وحشت ہی عین المعانی مین ہی کہ مشرک عرب کے
آواز بلند پر فخر کرتے تھے اس آیت سے فخر انکا اُنپر رد کیا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آواز نرم کو دوست رکھتے تھے
اور پکار کر بولنے سے ناخوش ہوتے تھے انجیل مین مذکور ہی کہ فرمایا بندون میرے کو کہ جب میری جناب مین
مناجات کرین آوازون کو اپنے پست کرین کہ مین سُنتا ہون اور جو کچھہ دلون مین اُنکے ہی جانتا ہون سوال
وجہ تخصیص انکریت صوت کے ساتھہ حمار کے باوجود اسکے کہ آواز بعضے حیوانون کی زشت تر اس سے کیا ہی جواب
آواز خر اہل عرب مین مثل ہے کراہت اور زشتی مین سفیان ثوری رح نے کہا ہی کہ فریاد ہر حیوان کی تسبیح اسکی ہے
مگر حمار کی کہ اسکی آواز شیطان کے دیکھنے سے ہی حدیث مین ہی کہ جب سنو تم آواز گدھے کی پس پڑھو اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم پس تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطان کو وجہ زشتی آواز حمار بعضون نے لکھی ہے کہ وہ واسطے
جنگ کے اپنے ہم جنس سے پکارتا ہی یا بجہت شہوت چلاتا ہی یا بجہت طلب آب و گاہ آواز کرتا ہی اور جو آواز
کہ غلبہ صفات بہیمی اور اخلاق سبعی سے پیدا ہو زشت تر آوازون کی ہی یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو ندا اخلاق
روحانی اور صفات ملکی سے آوے خوبتر نداون کی ہی نظم عاشقان حق کے جو آواز ہے اسمین شوق و ذوق
کا یک ساز ہی وہ عجب نالہ عجب وہ آہ ہی سوئے مولی اسمین پیدا راہ ہی بہترین صوت جان اُس
صوت کو مانگ بن اس صوت کے تو موت کو جسکے دل سے یہہ نہین آتی صدا وائے اسکے زندگی پر ہی سدا
نالہ ہی بار درخت زندگی آہ ہی مشوق خدا مین بندگی دل کو خالی ماسوا حق سے کر عشق مین اللہ کے پھر آہ بھر گر تجھے الفت کے

عشق ہے جان اور عشق ہے زندگی ہے عشق ایمان عشق دین افتاد سدا تو گزاری عشق بازی مین جلا چنگاری
آواز دو ہے انکر الاصوات جو آواز حرص بحر ہے نکلی اور جان اسکی صوت ہے احسن الاصوات فغان ناچ کر جو مین سولی عشق

الم تروا ان الله سخر لكم ما في السموات وما في الارض واسبغ عليكم نعمه ظاهرة وباطنة کیا نہین
دیکھا تم نے ای لوگو یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے نفع تمھارے کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے سورج اور چاند سے
اور ستارون سے کہ انکے روشنی سے فائدے اٹھاتے ہو اور انکو دیکھ کر راہ چلتے ہو اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے پہاڑ
اور جنگل اور دریا اور جانور اور درخت اور گاؤن سے کہ ان سب سے نفع لیتے ہو اور پوری کی اوپر تمھارے نعمتین
اپنی ظاہر اور باطن اور نعمۃ بافراد بھی قرات ہے اور نعم ظاہر و باطن مین علما نے بہت بیان فرمایا ہے نعم ظاہرہ وہ ہین
جو دریافت مین آتے ہین اور باطن وہ ہین جو دریافت کسے باہر ہین یا نعماے ظاہری محسوس مین اور نعماے باطنی
معقول صاحب تیسیر نے کتاب بحر العلوم مین تین سو نعمتین بیان کین ہین انمین مشہور یہہ ہین کہ نعمت ظاہری
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور باطنی امداد ملائکہ ہے یا نعمت ظاہر حسن خلق ہے اور نعمت باطن نیک خلق
یا نعمت ظاہر اقرار ہے اور باطن تصدیق یا نعمت ظاہر و باطن نطق اور عقل ہے یا وجود نعمت اور شہود منعم ہے
یا تسویہ اعضا اور معرفت یا املاء اعلی یا حفظ قرآن اور فہم اسکا یا درات مین صوم و صلواۃ ہے یا ذکر زبان اور فکر جنان
ہے یا صحت ابدان اور صحت ادیان ہے یا بصر اور بصیرت ہے یا جذب منافع اور دفع مضار ہے یا نمای مال اور صفای
احوال ہے یا نبوت اور ولایت ہے شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی رح نے کہا کہ نعمت ظاہر
انصاف گدا و نگاہ کرنا ہے دن کو اور نعمت باطن انصاف گدا و نگاہ کرنا ہے رات کو بحر مواج مین ہے کہ نعمت ظاہر حواس
خمسہ اور سلامت اعضا ہے اور نعمت باطن مشاعر باطنی اور عقل اور ذہن اور ذکا ہے یا نعمت ظاہر دنیا ہے اور نعمت
باطن عقبی ہے یا نعمت ظاہر انتفاع بفرزندان ہے اور نعمت باطن استماع بزبان یا نعمت ظاہر فیض عطا ہے اور
نعمت باطن فیض بلا یا نعمت ظاہر قبول مردمان ہے اور باطن رضائے رحمان ومن الناس من يجادل في الله
اور بعضے لوگون سے وہ شخص ہے کہ جھگڑتا ہے بیچ کتاب خدا کے وہ نضر بن حارث تھا کہ کہتا تھا قرآن شریف کو
افسانہ پیشینیان ہے اور عین المعانی مین ہے کہ ایک یہودی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا
تمھارا کس چیز کا ہے اسید م بحلی الستر تری اور یہہ آیت اتری کہ بعضے لوگون مین سے وہ ہے جو جھگڑتا ہے بیچ ذات
اللہ کے بغير علم ولا هدى ولا كتاب منير بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے یعنے نہ اسکو اللہ نے
علم دیا ہے نہ راہ دکھائی ہے نہ کتاب اتاری ہے بلکہ محض تقلید ریا سے یہہ بات کہتا ہے واذا قيل لهم اتبعوا
ما انزل الله قالوا بل نتبع ما وجدنا عليه اباءنا اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے کہ صدق سے پیروی
کرو اس چیز کی جو اتاری ہے اللہ نے یعنے قرآن کی متابعت کرو اور اسپر ایمان لاؤ کہتے ہین نہین متابعت کرتے اور نہین

ایمان لاتے ہم اُسپر بلکہ پیروی کرینگے ہم اُس چیز کی کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو یعنے اپنے آبا کے طریقہ پر چلینگے اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ کیا اگرچہ ہو شیطان بلاتا انکو طرف عذاب دوزخ کے یعنے یہہ متابعت باپون کی نہ چھوڑینگے اُنہیں کے گمراہی پر چلے جاوینگے وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى اور جو کوئی خالص کرے دین اپنا یا عمل اپنا یا اخلاص سے منہہ کرے اپنا طرف درگاہ اللہ کے اور حال آنکہ وہ نیکی کرنے والا ہے یعنے موحد ہے پس تحقیق محکم پکڑا اُسنے دست آویز مضبوط کو کہ کلمہ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن اور بعضون نے کہا ہے کہ دوستی کرنا واسطے اللہ کے ہے اور بغض رکھنا واسطے اللہ کے اور اُسپر طریقہ سنت اور جماعت کا ہے وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور طرف اللہ کے ہے انجام سب کاموں کا یعنے کام کرنیوالون کا کہ تمام خلائق ہے مآل اور بازگشت اُسیطرف ہے وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ محکم پکڑے دست آویز مضبوط کو پس نغم میں ڈالے تجھکو کفر اُسکا اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا طرف ہمارے ہے پھر آنا انکا پس خبر دینگے ہم ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے اُنھون نے اور جزا دے ساتھ عذاب کے ہوگی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ تعالی جاننے والا ہے سینے والی بات کو بھلی ہو یا بری نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ فائدہ دینگے ہم انکو ساتھ نعمتون اور خوشی کے تھوڑی مدت کہ جلد گذر جاوے پھر بے بس کرینگے ہم انکو یعنے لاوینگے ہم بے بس کر طرف عذاب کاری کے یعنے سخت اور گران کے کہ ہرگز اُنپر سبک نہوگا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر سوال کرے تو اُنسے کہ کسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے اللہ نے کیون یہہ بات ظاہر ہے دلائل روشن سے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ اے رسول میرے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ اقرار کرتے ہو اُس چیز کا کہ تمہارے اعتقاد کو جھٹلاتی ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر کافرون کے نہیں جانتے کہ اِس اقرار میں الزام کھاتے ہین لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے یعنے سب اُسکی مخلوق ہین پس آسمان اور زمین مین سوا اُسکے لائق عبادت کے نہین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ تحقیق اللہ بے پرواہ ہے ذات اپنے مین پہلے خلق اشیا سے تعریف کیا گیا ہے صفات اپنے مین قبل خلق احیا سے یا بے پرواہ ہے حمد کرنیوالون سے حمد کیا گیا ہے بغیر حمد اُنکے کے اثبات ذات اُسکی غنی ہے ماسوا سے بے پروا ہین اُسکو دوسرا سے حمد اپنی وہ آپ کہہ رہا ہے محمود وہ خود بخود خدا ہے آخر سورہ کہف مین گذرا کہ یہود قرآن شریف پر اعتراض کرتے تھے کہ کہین فرمایا ہے محقین خیر بہت دی اور کہین کہا ہے وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور آیت آئی تھی کہ قل لو کان البحر مدادا تا آخر اِس سورہ مین بھی تاکید مین اُسکے ارشاد ہوتا ہے وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اور اگر ہو یہہ کہ جو کچھ بیچ زمین کے ہے درختون سے قلمین ہوں وین اور دریاے محیط سیاہی اُسکی پیچھے تمام ہونے پانی اُسکے کے سات

دریا اور مانند اسکے ہون اور اُن قلمون اور اُنکے پانی کی سیاہی سے لکھین بتمام ہو وینگے باتین اللہ کی یا علم حق
یا عجائبات صنع اسکے کے یا نام اُن چیزون کے جو اُسنے پیدا کین ہین دنیا مین اور پیدا کریگا عقبی مین یا حکم اور فرمان
اسکے یا نعمتین اسکی جو دونون جہانمین بندون کو دیتا ہے اور دیگا کیونکہ قلم اور سیاہی متناہی ہے اور یہہ جو مذکور
ہوئین نا متناہی اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ تحقیق اللہ غالب ہے حکم اور فرمان بے نہایت اپنے مین دانا ہے کوئی چیز
علم اور حکمت اسکے سے باہر نہین مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ نہین بنانا تمھارا ای مکہ والو اور جلانا
تمھارا بعد موت کے مگر مانند بنانے اور جلانے ایک تن کے کہ وہ برابر قدرت والا ہے لاکھ عالم ایک کلمہ کن سے
بے اسباب اور آلات بناوے اور اسرافیل کو فرماوے وہ ایک آواز مین تمام خلائق کو قبرون سے اٹھاوے
اور جلاوے اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ تعالی سننے والا دیکھنے والا ہے سب کچھ بیت عجز اسکی نہین ہے
قدرت مین ہے کمال اسکی اپنے صنعت مین اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا یہہ کہ اللہ داخل کرتا ہے ظلمت شب کو بیچ روشنی روز کے تمام کو اور داخل
کرتا ہے روشنی روز کو بیچ ظلمت شب کے صبح کو یا مقدار مین دن اور رات کے کم اور زیادہ کرتا ہے اور حکم اپنے
مین لگا رکھا ہے سورج اور چاند کو کہ سبب منافع خلق کے ہین کُلٌّ یَّجْرِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ہر ایک چاند اور سورج
سے چلتا ہے آسمان پر اپنے ایک وقت مقرر تک کہ قیامت ہے پھر حرکت نہ رہیگی وَّاَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرٌ اور کیا نہین جانا تونے یہہ کہ اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے جانتا کنہ کام کی ہے وہ
ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْحَقُّ یہہ علم اور قدرت بسبب اسکے ہے کہ تحقیق اللہ وہی ہے ثابت ذات اپنے مین
واجب ساتھ وجود اپنے کے وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ اور یہہ جو پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین مشرک
سوا اللہ کے بیہودہ اور ناپید ہونیوالا ہے بیت باطل و بیہودہ و ناحق ہے سب جسکی کرتے ہین عبادت
غیر رب اور تدعون بخطاب بھی قرات ہے وَاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ اور تحقیق اللہ وہ ہے بلند مرتبہ بزرگ قدر
کہ اسپر کوئی غالب ہے نہ کسیکو برتری ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰہِ لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ کیا نہین دیکھا
تونے یہہ کہ کشتیان چلتی ہین بیچ دریا کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور احسان اسکے کے کہ پانی پر ٹھہراتا ہے
اور باو بھیج کر چلاتا ہے تو کہ دکھاوے تمکو بعضے نشانیون قدرت اپنے کے سے حرکات کشتی مین اور عجائبات
دریا مین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ تحقیق بیچ اس معاملہ کشتی اور دریا کے مین البتہ نشانیان ہین
کمال قدرت اور حکمت اور نعمت حق کے واسطے ہر صبر کرنیوالے کے اوپر بلا اسکے کے شکر کرنیوالے اوپر نعمائے اسکے
کے وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اور جب ڈھانکتی ہے اہل کشتی کو موج دریا کی کہ بڑائی مین مانند
سایہ بانون کے ہے یا مثل پہاڑون کے یا بادلون کے پکارتے ہین اللہ کو در الحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت

اپنی کیون کہ خوف جان ہوائے نفسانی اور تقلید آبائی کو بھلا کر فطرت اصلی پر لے آتا ہے فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ط پس جب نجات دیتے ہین ہم انکو اور پہنچاتے ہین سلامت طرف جنگل کے پس بعضے انمین
سے سیدھی راہ پر رہتے ہین کہ راہ توحید ہے اور بعضے گمراہی اختیار کرتے ہین یعنے کشتی والے جو بری مین وہ ثابت
رہتے ہین اوپر دعا اور نیاز کے بجناب پروردگار اور کافر پھر جاتے ہین اور کرنے لگتے انکار وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ اور نہین انکار کرتا نشانیون ہماری کو مگر ہر ایک عہد توڑنے والا **بیت** سنکر آنا ہے وہ ناحق
شناس وعدہ شکن اور جو ہے ناسپاس يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ
اے لوگو ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے سے اور برے کامون سے اور ڈرو اس دن سے کہ نہ دفع کریگا عذاب کو
باپ بیٹے اپنے سے وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ط اور نکوئی اولاد وہ دفع کرنے والی ہوگی باپ اپنے
سے کچھہ بھی عذاب سے سمجھہ لیجئے کہ یا ایہا الناس ندا ہے عام تھی اور یہہ خاص کفار کے حق مین کیونکہ اولاد
اور آبا مومن بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا تحقیق وعدہ اللہ
تعالی کا ساتھہ ثواب اور عقاب کے سچ ہے اسمین خلاف نہوگا پس نہ مغرور کرے تمکو زندگانی دنیا کی یعنے مال
اسباب پر دنیا کے فریفتہ مت ہو وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور نہ مغرور کرے اور فریب دے تمکو ساتھہ عفو اور کرم
کبریا کے یا ساتھہ ڈھیل دینے خدا کے شیطان فریب دینے والا یعنے بری بری امیدین تمہارے جی مین لاکر
اور طوالت عمر ذہن مین ٹھہرا کر توبہ مین دیر اور گناہون پر دلیر نکرے **نظم** گر آج ہے توبہ دل افروز فردا پہ نچھوڑ کار
امروز کیا جانے تو کل ہے ہنن ہے کب زیست پہ را فنا یقین ہے لکھا ہے کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین آکر عرض کیا کہ قیامت کب آویگی اور مین نے کھیت بویا ہے
مینہہ کب برسیگا اور میرے گھر مین حمل ہے پیٹ مین بیٹا ہے یا بیٹی اور مین کل کیا عمل کرونگا اور مدفون کہان
ہونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یہہ ان پانچ چیزونکا علم اللہ ہی کو ہے کوئی نہین جانتا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ
السَّاعَةِ ط تحقیق اللہ نزدیک اسکے ہے جاننا قیامت کا وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور اتارتا ہے مینہہ جسوقت جس جگہہ
کہ اسنے مقدر فرمایا ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ اور جانتا ہے جو کچھہ ہے پیٹون ماؤن کے ہے بچہ یا بچی کامل یا ناقص
وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط اور نہین جانتا کوئی جی نیک کار ہو یا بدکار کہ کیا کماوے گا کل کو بھلائی اور
برائی کیسی اور جانتا ہے اللہ تعالی وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اور نہین جانتا کوئی جی کہ کس زمین مین
مریگا اور کس دم دم نکلیگا اور اللہ جانتا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ع تحقیق اللہ جاننے والا ہے غیب کا جب چاہتا ہے
ظاہر کر دیتا ہے خبردار ہے عیب کا جب چاہتا ہے پردہ کرم سے چھپاتا ہے **بیت** پردہ پوشی کر خطاؤن کی میرے
اور اجابت کر دعاؤن کی میرے سورہ سجدہ مکی ہے تیس آیتین ہین تین سو اسی کلمہ مین ایکہزار پانچ سو سترہ حرف ہین

الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وہ ہی جسنے اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا موافق حکمت کے وَبَدَاَ
خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے یعنے آدم علیہ السلام کا ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ
سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ پھر پیدا کی اولاد اسکی خلاصہ پانی حقیر سے کہ استخوان پشت سے نکلتا ہی یعنے نطفہ
ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ پھر تندرست کیا قالب آدم اور پھونکا ہمنے بیچ اسکے روح اپنی سے یہہ اضافت
تکریم اور تشریف کی ہے کہ انسان اشرف مخلوق ہے وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور بنائے واسطے تمھارے
کان تو کہ سنو اور آنکھیں تو کہ دیکھو اور دل تو کہ دریافت کرو قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا آپ شکر کرتے ہو ان نعمت
نعمتوں پر وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ اور کہا منکروں نے بعث کے جیسے ابی بن
خلف وغیرہ تھے کہ کیا جب کھوئے جاوینگے ہم بیچ زمین کے یعنے خاک ہو جاوینگے اور ہماری مٹی اور زمین کی
نہ پہچانی جاویگی کیا ہونگے ہم بیچ پیدائش نئی کے یہہ استفہام انکاری ہی یعنے بعد مٹی ہونیکے نہیں پیدا ہونے
کے بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ایسا نہیں ہی کہ وہ کہتے ہین بلکہ وہ ساتھ ملاقات پروردگار اپنے
کے کافر ہین یعنے آخرت پر کہ سرا لقا ہی ایمان نہیں رکھتے قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى
رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ کہہ اے رسول میرے منکران بعث کو کہ جلد قبض کریگا روح تمھاری کو فرشتہ موت کا کہ عزرائیل
علیہ السلام ہی وہ جو مقرر کیا گیا ہی واسطے قبض ارواح تمھارے کی پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیر جاوگے
واسطے حساب اور جزا کے کشاف مین ہی کہ عزرائیل روحونکو پکارتا ہے وہ جواب دیتے ہین پھر اپنے کارندوں کو
حکم کرتا ہی وہ قبض کرتے ہین امام ابو اللیث نے تفسیر مین لکھا ہی کہ ملک الموت کا ایک منہہ آگ کا ہے
اس سے کافروں پر ظاہر ہوتا ہی ایک منہہ ظلمت کا ہی اس سے منافقوں کے پاس آتا ہی ایک منہہ
آدمیونکا ہے وہ مومنوں کو دکھاتا ہی ایک منہہ نور کا ہی وہ انبیا اور صدیقوں پر جلوہ کرتا ہی اس اس صورت
سے اکثر قبض ارواح کرتا ہی اور اعوان اسکے فرشتے ہین رحمت اور عذاب کے اور عجب ہے کہ آدمی باوجود ایسے
حریف کے کہ گھات مین لگ رہا ہی غافل ہے اور آرام سے بیٹھا ہی ابیات راقم نسخہ اجل ہی کھڑا
ملک الموت ہے کمین مین لگا بیٹھا آرام کیا کرے ہی تو زندگانی پہ کیا مرے ہی تو کوئی دم کا تو مہمان ہی یہان
یہہ سفر ہے تیرا امکان ہی وہان جانا وہان کا تجھے مسلم ہی رہنا یہان کوئی پل کوئی دم ہی کچھہ بھروسا
نہیں ہی زیست کا جان لمحہ کے لمحہ آن کی ہی آن جان مت برقرار تو اسکو یاد حق مین گذار تو اسکو جان
جاوے تو حق کے دھیان مین جائے دھیان مین اسکے ہو جس آن مین جائے یہی ثمرہ ہی زندگانی کا نخل فوارہ ہی یہہ
پانی کا وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو اے دیکھنے والے جس
وقت گنہگار کفاروں حشر کے نیچے ڈالے ہونگے شرمندگی سے سروں اپنے کو نزدیک پروردگار اپنے کے موقف

اور نیاز دل سے نماز پڑھتے ہین اور خواب راحت اپنی کھوتے ہین حضرت اویس قرنی قدس سرہ سے منقول ہے کہ بعضے
رات کو کہتے تھے کہ ہذہ لیلۃ الرکوع اور ایک رکوع مین صبح کرتے تھے اور بعضے شب کو کہتے تھے کہ ہذہ لیلۃ السجود اور ایک
سجدہ مین گذارتے تھے کسی نے کہا اے اویس کسطرح اتنی بڑی رات ایک حال پر کاٹتے ہو تم کہا کہان ہے شب دراز کاش کہ
ازل سے ابد تک ایک رات ہوتی تو کہ ایک سجدہ مین کاٹتا اور اسمین نالہا ئے زار اور گریہا ئے بیشمار کیا کرتا
مثنوی رات کو جبکہ لوگ سوتے ہین اہل دل جاگتے ہین روتے ہین بہ تپش آہ سرد بھرتے ہین گرم نالے بدرد کرتے
ہین کاٹتے گاہ ہین رکوع مین رات لاکھہ زاری و سو خشوع کے سات کبھی رہتے سجود مین ہین پڑے صبح کرتے ہین
کہ کھڑے ہی کھڑے غم مین کب ہوش جان ہے انکو رات ساری ایک آن ہے انکو کہتے ہین ہوتی شب دراز اے
کاش بھر کے دل کرتے ہم نیاز اے کاش آہ کیا کہئے شب دراز نہین بندگی کا کچھہ اسمین ساز نہین کہ ازل سے
ابد تلک ہوتے ایک شب تو غم اپنا کچھہ کھوتے ایک سجدہ مین ہم بسر کرتے ایک باری مین ہم سحر کرتے آہ بھرتے تو
حشر کر دیتے نالہ کرتے تو نشر کر دیتے وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ اور اس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ
نیک مین یعنی رات کو نماز پڑھتے ہین اور ہماری درگاہ مین نیاز کرتے ہین اور ونکو نفقہ دیتے ہین اور ہماری راہ مین
مال خرچ کرتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ پس نہین جانتا کوئی جی فرشتہ مقرب ہو یا
آدمی پیغمبر ہو کیا چھپایا گیا ہے واسطے اٹھنے والون بستر کے ٹھنڈک آنکھون کی سے حدیث قدسی مین ہے
کہ آمادہ کی واسطے بندون صالحون کے وہ چیز کہ نہ آنکھون نے دیکھی اور نہ کانون نے سنی اور نہ خیال گذرا دل مین
کسی بشر کے محقق کہتے ہین کہ مناسب یہہ ہے کہ اس نعمت مخفی مین کچھہ کلام نکرین کیونکہ فلا تعلم نفس اور ولا خطر
علی قلب بشر دو گواہ ہین اس دعوی پر کہ وہ دریافت سے باہر ہے بیت ہو خیال بشر سے باہر جو کیونکہ دریافت
رافتا وہ ہو اور وہ جزا دی جاوینگے جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ جزا دینا اس چیز کا کہ تھے اخلاص دل سے عمل کرتے
ایک بزرگ نے کہا کہ اعمال پنہان کی جزا بھی پنہان ہے تو کہ کوئی جیسے اس طاعت سے آگاہ نہین ہوا ویسے ہی انکے
جزا سے بھی مطلع نہو بیت جو کچھہ راز اپنا ہے رافت اسے کیا کوئی پہچانے وہ جانے اور مین جانون مین جانون
اور وہ جانے لکھا ہے کہ ولید بن عقبہ نے امیر المومنین علی مرتضے رض سے کہا کہ اے علی سنان میری سنان تیری
سے سخت تر ہے اور زبان میری زبان تیری سے تیز تر حضرت علی نے فرمایا کہ چپ اے فاسق تجھکو کیا پرائی ہے حق
تعالی نے تصدیق قول علی مین یہہ آیت نازل کی أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا کیا پس جو شخص کہ ہو
ایمان والا خدا اور رسول پر یعنے علی مانند اس شخص کے کہ ہووے نافرمان لَا يَسْتَوُونَ نہین برابر ہوتے مرتبہ اور
بزرگی مین یا جزا اور ثواب مین أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ جو ہین لوگ کہ ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے پس واسطے انکے ہین بہشتین رہنے کی یا جنت الماوے نام بہشت کا ہے ہمین عرش سے حق تعالی

مسلمانوں کو دیگا نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ مہمانی سبب اسکے کہ تھے کرتے ایسے عمل کہ لائق اسکے ہوئے نزل
ماحضر ہے کہ واسطے مہمانوں کے پہلے لاوین پس یہہ بہشت ہے اور بعد دخول بہشت کے کیا جاوے گیا کہ لیتین
عنایت فرماویگا وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ اور جو ہین وہ لوگ کہ فاسق ہین یعنے راہ دین اسلام سے
نکلے ہوئے ہین پس جگہہ رہنے انکے کی آگ دوزخ ہے جیسے جنت الماوی مقام مومنان الٰہی ہے ایسے
اور جو کفار ہین ماوی انکا نار ہے كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا جس وقت ارادہ کرین کہ
نکلین آگ سے پھیرے جاوینگے بیچ اسکے لکھا ہے کہ آگ جوش مارکر کافرون کو اوچھالے گی یہان تک
کہ نزدیک دروازے دوزخ کے پہنچینگے اور توقع باہر نکلنے کی کرینگے خزنہ دوزخ گرز آتشین مارکر پھیر قعر جہنم مین ڈال
دینگے وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ اور کہا جاویگا واسطے انکے چکھو عذاب
آگ کا جو تھے تم ساتھہ اسکے جھٹلاتے اور اعتبار نہین کرتے تھے وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ
الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور البتہ چکھاوینگے ہم سرکش لوگون کو عذاب نزدیکتر اور خوردتر مین سے بیچ دنیا کے کہ قتل اور
قید ہے یا قحط ہے کم عذاب بڑے سے کہ ہمیشہ رہنا ہے آگ مین تو کہ وہ یعنے بعضے باقی رہے ہوے انمین سے
پھر آوینگے راہ حق پر اور کفر سے توبہ کرین یا ادنی عذاب قبر ہے اور اکبر عذاب دوزخ یا ادنی خذلان اور نیران ہے
یا خواری دنیا اور نگونساری عقبی ہے یا نزدیکی گناہ اور دوری مولی ہے سب عذابون سے بڑا سوز فراق یار ہے
اور بہتر سب نعم سے دولت دیدار ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ
مُنْتَقِمُونَ اور کون ہے ظالم اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ہے ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے قرآ
کے پھر منہہ پھیر لیا اسنے ان آیتون سے اور انمین نہ سوچا تحقیق ہم مشرکون سے بدلا لینے والے ہین ساتھہ
ہلاک اور عذاب کے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ اور البتہ تحقیق دی تھی
ہمنے موسی کو توریت جیسے کہ دیا تجھکو قرآن پس مت رہ تو بیچ شک کے ملاقات اسکے سے لکھا ہے کہ حق تعالی نے
وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہلے رحلت سے اس عالم کے موسی کو تجھے دکھاونگا یہان تاکید اسی وعدہ
کی ہے سو وہ پورا کیا کہ شب معراج مین آتے جاتے دوبار ملاقات ہوئی وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اور کیا ہمنے
کتاب موسی کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا اور کئے ہمنے
بنی اسرائیل مین سے پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے خلق کو اوپر احکامون توریت کے ساتھہ حکم ہمارے کے جب صبر کیا انھون نے
ایمان پر یا ایذا قوم پر یا طاعت پر یا ترک گناہ پر وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ اور تھے وہ ساتھہ نشانیون ہمارے کے یعنے
معجزون کے کہ موسی کو دئیے تھے یقین لاتے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
تحقیق پروردگار تیرا وہی فیصل کریگا درمیان لوگون کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے

امر دین

امر دین سے یعنے سچے جھوٹے مین فرق کر دیگا اور ہر ایک کے مناسب جزا دیگا اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ کیا نہین راہ دکھائی اور نہین بیان کیا واسطے مکے والون کے کہ کتنے
ہلاک کئے ہمنے پہلے اُنسے قرنون گذرے ہوون سے کہ چلتے ہین سفر مین بیچ گھرون اُنکے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین دہشت کی واسطے پچھلون کے اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ کیا پس نہین سنتے
اُن باتون کو یعنے گوش ہوش سے نہین سنتے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ کیا نہین
دیکھا اُنھون نے اور نہین جانا یہہ کہ ہم چلاتے ہین پانی مینہہ کا یا سیل کا طرف زمین کے کہ خالی گیا ہے بعضون نے
کہا ہے کہ جرز نام ایک مقام کا ہے ولایت یمن مین کہ پانی نہرون کا وہان نہین پہنچتا حق تعالی فرماتا ہے کہ اُس زمین
خشک مین ہم پانی پہنچاتے ہین فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ پس نکالتے ہین ہم ساتھہ اُس پانی کے
کھیتی کھاتے ہین اُسمین سے جانور اُنکے گھاس اور پتے اور آپ وے دانے اور میوے اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ کیا پس نہین دیکھتے
آثار قدرت ہمارے کھیتی مین تو کہ دلیل پکڑین کہ جو یہہ قدرت رکھتا ہے کہ زمین خشک سے درختون کو اُگاتا ہے اسکو
مار کر جلانا کیا دشوار ہے وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کفار مکہ کے کب ہوگی یہہ فتح
کہ مسلمان کہتے ہین ان اللہ سیفتح لنا علی المشرکین تحقیق اللہ جلد فتح دیگا واسطے ہمارے اوپر مشرکون کے دکھا دو
ہمکو اگر ہو تم سچے اسبات مین قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
دن فتح بدر کے یا فتح مکہ کے نہ فائدہ دیگا ان لوگون کو کہ کافر ہین ایمان انکا مراد اس سے مقتول اور فتح ہین کہ حالت
قتل مین ایمان فائدہ نہ دیگا کیونکہ ایمان یاس ہے اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوینگے کہ دنیا مین عذاب سے بچین اور آخرت
پر رہین فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ پس منہہ پھیر لے تو لطریق اہانت اُنسے یہان تک
کہ آیت سیف نازل ہو اور منتظر رہ مدد حق کا تحقیق وہ بھی منتظر ہین اسلئے کہ غالب ہون تجھہ پر اور اللہ تعالی تجھہ ہی کو
غالب فرماویگا اینہ مثنوی کہ حق غالب ہوئے مغلوب ہووے وہ دکھہ کب پائے جو محبوب ہووے تیرا دین حق ہے تو محبوب
حق ہے تو ہئی طالب تو ہئی مطلوب حق ہے تیرا دین دن بدن ہوگا زیادہ جہان سب لیگا اس سے استفادہ تیرا نقارہ
اکناف جہان مین بجیگا تا قیامت ہر زمان مین سورہ احزاب مدنی ہے تہتر آیتین ہین ایکہزار دو سو اٹھاسی
کلمے ہین پانچ ہزار سات سو چھیانوے حرف ہین فواصل اسکی ال ہین اور ربط اسکا سورہ سجدہ سے یہہ ہے کہ ختم
سورہ سجدہ مین امر تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ اعراض کفار کے اور انتظار کے افتتاح اسکی بھی
امر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ہو نے انکی کی متقیون سے اور نہی اطاعت کافرون کے اور منافقون سے

سورۃ الاحزاب مدینۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثلاث و سبعون آیۃ

لکھا ہے کہ ابو سفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور بعد واقعہ احد سے مکہ سے مدینہ مین آئے اور ابن ابی کے وہان اُترے دوسرے

دن جماعت منافقوں کو ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امن چاہ کر کہنے لگے کہ ہمیں ساتھ لات اور
منات کے چھوڑ دو اور کہو کہ ہمارے ہونگا قیامت میں مقام شفاعت ہے ہم تمکو چھوڑ دینگے کہ اپنے خدا کی خدمت
کرو حضرت یہہ کلام سنکر برہم ہوئے ابن ابی اور ابن قشیر اور جبیر بن قیس نے کہا یا رسول اللہ بات اشراف عرب کی
رومت کرو کہ صلاح کلی اسکی ضمن میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہو کر چلے کہ انکو قتل کروں حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر میں نے انکو امان جان دی ہے نقض عہد روا نہیں اور یہہ آیت نازل کی کہ یا ایہا
النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین ای پیغمبر ثابت رہ اوپر تقوی کے یا ڈر اللہ سے عہد
شکنی میں اور مت کہا مان کافروں کا کہ مانند ابو سفیان اور عکرمہ کے اور منافقوں کا مدینہ کے مثل ابن ابی اور ابن
قشیر کے ان اللہ کان علیما حکیما تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا کام انکا حکم کرنیوالا ساتھ وفا کے عہد کے
واتبع ما یوحی الیک من ربک اور پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے
سے جیسے کہ تجھے فرمائے اطاعت انکے سے ان اللہ کان بما تعملون خبیرا وتوکل علی اللہ تحقیق
اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اور توکل کر اوپر خدا کے یعنی چھوڑ سب کام اپنے اوپر کریم کے وکفی
باللہ وکیلا اور کفایت ہے اللہ کارساز اور نگہبان اور حاجت روائی بندگان بیت لطف سے جیسے وہ چاہا
کرے سارے حاجات کفایت کرے لکھا ہے کہ ابو معمر جمیل بن اوس دانا اور ادب دان تھا بارہا کہا کرتا تھا کہ میرے
دو دل ہیں ایک سے فہم کرتا ہوں زیادہ تر اس سے کہ محمد کرتے ہیں عرب والے اسکو ذو القلبین کہتے تھے جب جنگ
بدر سے بھاگ کر مکہ کو جاتا تھا ایک جوتی ہاتھ میں تھی ایک پانوں میں ابو سفیان نے اسکے پاس آکر خبر قوم کی پوچھی کہا
بعضے مرے بعضے بھاگے ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک نعلین ہاتھ میں ایک پانوں میں ہے ابو معمر
نے خیال کر کر اپنا حال دیکھ کر کہا میں جانتا تھا کہ میں دونوں جوتیاں پانوں میں پہنے ہوئے ہوں حق تعالی نے اسکو جھوٹا
کیا اور سب کو معلوم ہوا کہ اسکے دو دل نہیں اور اسکے حق میں یہہ آیت اتری کہ ما جعل اللہ لرجل من قلبین
فی جوفہ نہیں کئے اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اسکے کے کیونکہ دل کان روح حیوانی ہے اور
روح حیوانی ایک ہے پس یہہ بھی چاہئے ایک ہی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ منافق کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
دو دل ہیں ایک دل سے ہمارے ساتھ ایک سے اصحاب کے ساتھ حق تعالی نے فرمایا کہ دروغ گو ہیں منافق کسیکے دو دل
نہیں بنائے وما جعل ازواجکم اللائی تظاہرون منہن امہاتکم اور نہیں کیا بیبیوں تمہاری کو جنکو ماں
کہہ لیتے ہو یعنی بائیں تمہاری یعنے جورو کو اپنے کہ کہتے ہو انت علی کظہر امی مجہپر مثل پیٹھ ماں میرے کے ہے اس سے
ماں نہیں ہو جاتی کیونکہ جورو خادمہ ہے اور ماں مخدومہ ایک عورت میں یہہ دونوں باتیں جمع ہونی محال ہیں
وما جعل ادعیاءکم ابناءکم اور نہیں کیا لے پالکوں کو تمہارے بیٹے تمہارے کیونکہ بیٹا ہونا یہہ اصلی

ہی

ہے اور لے پالنا عارضی پس دو نو جمع نہین ہوتے سمجھ لیجئے کہ نزدیک عرب والون کے ظہار طلاق تھا اور لے
پالک کو فرزند اصلی کی طرح میراث دیتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ جیسے دو دل ایک بیت مین نہین ہوتے ایسے ہی
جورو ہونا اور مان ہونا ایک عورت مین جمع نہین ہوتا اور پالا ہوا بیٹا اور اصلی بیٹا ایک شخص نہین ہوتا ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ
بِاَفْوَاهِکُمْ یہہ ہے کہنا تمہارا ساتھہ مونہون تمہارے کے حقیقت نہین رکھتا کہ کہے سے مان ہو جاوے
اور پالے سے بیٹا بن جاوے وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ اور اللہ کہتا ہے سچ کہ مطابق واقع کے
ہے اور وہ راہ دکھاتا ہے طریق حق یہہ آیت واسطے زید بن حارثہ رض کے نازل ہوئی کہ لوگ انکو زید بن محمد کہتے
تھے اور حال آنکہ وہ حضرت خدیجہ رض کے غلام تھے انھون نے حضرت کو بخش دیا تھا حضرت نے آزاد کر کر فرزندون کی طرح
پالا تھا حق تعالی نے فرمایا اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِہِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ پکارو فرزندون کو نسبت کر کر واسطے
باپون انکے کے وہ پکارنا بہت انصاف ہے نزدیک اللہ کے صحیح بخاری مین ابن عمر رض سے منقول ہے کہ ہم
زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ یہہ آیت نازل ہوئی پھر ہم زید بن حارثہ کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَھُمْ
فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ پس اگر نجانو تم باپون انکے کو کہ منسوب کرو انکی طرف پس بھائی تمہارے
ہین بیچ دین کے کہو انکو یا اخی اور دوست تمہارے ہین پکارو انکو یا مولای وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ
بِهٖ وَلٰکِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُکُمْ اور نہین اوپر تمہارے گناہ بیچ اس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھہ اسکے جیسے زید
بن محمد کہتے تھے اور لیکن گناہ ہے جو کچھہ قصد کر کر کرین دل تمہاری اور نسبت دو تم کسیکو بغیر باپ اسکے کے
وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے اللہ تعالی بخشنے والا خطا کارون کا مہربان عمدًا گناہ کرنیوالون پر جب توبہ کرین
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ پیغمبر بہت شفقت والا ہے مسلمانون پر جانون
انکے سے سب کامون مین کیونکہ جو وہ فرماتا ہے عین صلاح اور محض فلاح بندہ کے حق مین ہے بخلاف نفس
اسکے کہ امر بکارہاے ناشائستہ کرتا ہے پس پیغمبر دوستر ہو بندیکی نفس اسکے سے حدیث صحیح مین ہے کہ نہین ایمان لاتا
ایک کوئی تم مین سے یہان تک کہ نہین ہوتا مین دوستر اسکا باپ اور فرزند اور سب لوگون سے لکھا ہے کہ
جب حضرت نے غزوہ تبوک کا ارادہ کیا سب مومنون کو نکلنے کا امر فرمایا بعضون نے کہا کہ مان باپ سے اجازت
لی نہین یہہ آیت اتری کہ پیغمبر اولی ہے ساتھہ مومنون کے نفسون انکے سے پس چاہیئے کہ حکم اسکے کو لازم تر
جانین عین المعانی مین ہے کہ محبت ساتھہ حضرت کے سزاوار تر ہے **بیت** محبت اپنی اولاد اور عورت کی
نہ اپنی اور نہ اپنون کی محبت کام آویگی محبت ہو تو اسکی ہو جو الفت ہو تو اسکی ہو اور بی بیان اسکی مائین ہین
مسلمانون کے واسطے تعظیم اور تکریم کی کیونکہ دیکھنا انکا روا نہین اور نسبت وراثت کی نہین رکھتی مصحف ابی اور قرات
ابن مسعود رضی اللہ عنہما مین ہے کہ وھو اب لھم وازواجہ امھاتھم مراد شفقت تمام اور رحمت لا کلام ہے

زبان فیض ترجمان سے ارشاد کرتے تھے کہ اللهم ان العیش عیش الآخرة فاغفر الانصار والمهاجرة ناگہان ایک سل نمودار
ہوئی کہ اسکا توڑنا دشوار تھا آپکو خبر کی آپ اتر کر کھڑے ہو کر کہن ہاتھہ مین لے بسم اللہ کہہ کر جو مارا دو دانگ سل ٹوٹ گئی
اور نور برق کی مانند ظاہر ہوا اسید انام کو قصر شام روشنی مین اسکے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر کنجیان شام کی مجھکو عنایت
ہوئین پھیر دوسری ضرب کی دو دانگ اور سل ٹوٹ گئی اور نور ظاہر ہوا روشنی مین اسکے قصور یمن نظر امین
جناب رسول ذوالمنن کے آئے فرمایا اللہ اکبر مفاتیح یمن مجھے دیئے پھر تیسری ضرب کی تمام سل ٹوٹ گئی
اور چمکاہٹ مین اس نور کے جو اس سے درخشان ہوا محل کسری کے دکھادیئے فرمایا اللہ اکبر کلید ہای ممالک
فارس تصرف مین میرے کئین منافق کہنے لگے کہ یہہ شخص لوگون کو فریب دیتا ہے کیونکہ خوف دشمن سے خندق
کھدواتا ہے اور فتح کے شام اور یمن اور فارس کے وعدے کرتا ہے نظم کوردرون نے نجانی یہہ بات ہونے کو روشن
ہین یہہ سب معجزات ظلمت کفر آپ سے ہو ویگی دور چمکیگا اسلام کا عالم مین نور القصہ چھہ دن مین خندق
تیار ہوئی اور لشکر اعدا کی آن پہنچی مالک بن عوف اور عیینہ بن حصین ساتھہ بنی اسد اور غطفان اور فزاره اور یہود کے
مشرق کی طرف سے مدینہ کے ادھر کی زمین اونچی تھی آئے اور ابو سفیان جیش قریش اور کنانہ لئے ہوئے مغرب کی
طرف سے آیا ادھر کی زمین نیچی تھی اور یہود قریظہ نے جو حضرت سے عہد کیا تھا حیی بن اخطب کے ورغلانے سے توڑ ڈالا اور
مددگار کفار ہوئے اور ہیبت سے کثرت لشکر اعدا کے ضعفائے اہل اسلام خوفناک ہوئے اور دل انکے جگہہ سے
گئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ یاد کرو جسوقت کہ آئے تم پر لشکر اوپر تمہارے
سے یعنے اعلاے وادی سے کہ مشرق کی طرف مدینے سے تھی اور نیچے تمھارے سے یعنی اسفل وادی سے کہ مغرب
کی جانب تھی وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور جسوقت کہ پھر گئین نظرین اور خیره ہوئین
خوف سے اور پہنچ گئے دل گلون کو ترس سے یہہ بیان خوف کا ہے کہ مارے ڈر کے آنکھین پھری ہو گئین دل
نکلنے لگے دھڑک کر وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کرتے تھے تم ساتھہ اللہ کے طرح طرح کے مسلمان کہتے تھے کہ لشکر
اسلام فتح پائیگا اور منافق کہتے تھے شکست کھائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا
اس جگہہ آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم اہل تزلزل سے ممتاز ہوئے اور ہلائے گئے ہلائے جانا سخت
وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا اور یاد کر جسوقت کہ کہتے تھے منافق ابن
قشیر وغیرہ اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے بیماری ہے ضعف اعتقاد کی نہین وعده کیا تھا ہمکو اللہ تعالی نے اور رسول
اسکے نے بیچ فتح ہونے شام اور یمن کے مگر فریب دینے کو وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ
لَكُمْ فَارْجِعُوْا اور یاد کر جسوقت کہا ایک فرقہ نے منافقون مین سے کہ اوس بن قیظی اور ابو عرابہ اور ابن ابی اور سوا انکے
تھے اے لوگو مدینے کے نہین جگہہ رہنے کی واسطے تمھارے لشکر مین محمد کے کیون یہان رہتے ہو

بس پھر جاؤ اپنے گھروں کو کہ مدینہ میں رکھتے ہو یا یہہ کہا کہ دین اسلام پر کیوں قائم ہو پھر جاؤ اس سے طرف دین
آبا اپنے کے اور اسکو دشمنوں میں چھوڑ دو یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھیے کہ یثرب نام مدینہ منورہ
کا تھا پھر منع ہوگیا یہہ نام لینا یعنے مدینہ کو یثرب کہنا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ
اور اذن مانگتا ہے ایک فرقہ انمیں سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے وہ بنی حارث اور بنی سلمہ میں کہتے ہیں
تحقیق گھر ہمارے مدینہ میں خالی ہیں اور استحکام نہیں رکھتے ہمیں اجازت دو تو وہاں جاکر بچاویں ڈر ہے کہ دشمن
شبخون نہ مارے وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اور حال آنکہ نہیں گھر انکے خالی اور خلل دار بلکہ محکم اور مضبوط ہیں إِن يُرِيدُونَ
إِلَّا فِرَارًا نہیں ارادہ کرتے اس جانے میں مگر بھاگنے کا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ
سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا اور اگر پیٹھہ آوے مدینہ میں لشکر کفار کا اور منافقوں کے اور ہجوم کرے
طرفوں انکے سے یعنے یکبارگی منہہ میں اگر گرداگرد سے انکے گھیر لے پھر مانگی جاوے ان سے خانہ جنگی مسلمانوں سے
یا دعوت طرف شرک کے البتہ دیویں اسکو یعنے قبول کریں بات انکی کو اور نہ ڈھیل کریں ساتھہ قبول کرنے فتنے کے
مگر تھوڑا جلد بلکہ مشرک ہو جاویں یا خانہ جنگی کریں مسلمانوں سے وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ
الْأَدْبَارَ اور البتہ تحقیق تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ عہد باندھا تھا انھوں نے اللہ سے پہلے اس سے یعنے احد کے
دن کہ ہرگز نہ پھیرینگے پیٹھہ کو لڑائی میں وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا اور ہے عہد خدا کا سوال کیا گیا یعنے پوچھا جاوے گا
پورا کرنا اور جزا سزا اسپر دی جاویگی قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ کہہ اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا قتل سے کیونکہ جسوقت تقدیر میں ہے
مرنا اور قتل ہونا اسیدم مروگے اور قتل ہوگے ایک پل نہیں ملیگا وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا اور اسوقت
کہ بھاگوگے نہ فائدہ دئیے جاؤگے مگر تھوڑا یعنے مثلا اگر بھاگوگے اور بالفرض کوئی دن اور جیوگے پھر کیا آخر موت ہے
فرد — اس سے نہیں رہائی رافت اقول شخصے — خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو پھر کیا قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ
اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً کہہ کون ہے وہ شخص کہ بچاوے تمکو عذاب خدا سے اگر ارادہ کرے
خدا ساتھہ تمہارے برائی کا اور شکست دینے لڑائی کا یا ارادہ کرے ساتھہ تمہارے نعمت کا اور نصرت کا کون ہے
کہ منع کرے اسکو وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا اور نہ پاوینگے لوگ واسطے اپنے سوا اللہ تعالے
کے دوست کہ نفع پہنچاوے اور نہ مددگار کہ ضرر دفع کرے زاد المسیر میں ہے کہ ایک شخص لشکر ظفر پیکر پیغمبر سے مدینہ میں
گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش و عشرت سے بیٹھا تھا شراب و کباب آگے دھرا تھا کہا اے بھائی تو یہاں عیش و
نعمت سے شاداں ہے اور حضرت پیغمبر وہاں درمیان نیزے اور شمشیر کے جولان میں اسنے کہا آ بیٹھہ جاؤ اور یار سے [illegible]
بلا میں گرفتار ہیں اور محمد ہرگز وہاں سے سلامت نہ پھرینگے وہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

چلا اور ارادہ کیا کہ حال اسکا عرض کرے جب خدمت شریف مین پہنچا جبرئیل پہلے ہی اگر یہہ آیت اتار گئے تھے
کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا تحقیق جانتا ہے اللہ منع کرنیوالوں کو
قتل رسول کی تم مین سے اور کہنے والون کو بھائیوں اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے لکھتے ہین کہ منافق مسلمانوں
کو ڈرلاتے تھے یا ابوسفیان یا یہود و منافقون کو کہتے تھے کیوں خراب ہوتے ہو اور اپنی جان ہلاک کرتے ہو مددگاری
محمد کی چھوڑ دو منافقون نے یہود کی بات مانکر لڑائی سے پہلو تہی کیا چنانچہ فرماتا ہے حق تعالی وَلَا يَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ اور نہین آتے منافق لڑائی کفار کے مین مگر تھوڑا یا اور سمعہ سے
درالحال کہ بخیلی کرتے ہین مدد کرنے اور نفقہ دینے مین اوپر تمھارے یا نہین چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمھارے ہاتھ
لگے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ
پس جسوقت آوے ڈر دشمن کا دیکھا تو نے انکو کہ نامرادی سے دیکھتے ہین طرف تیرے پھرتے ہین انکھین مانند
اُس شخص کے کہ غشی آتی ہے اوپر اسکے سکرات موت سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ
اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ پس جسوقت جاتا رہتا ہے ڈر رنج دیتے ہین تمکو اور سخت باتین کہتے ہین ساتھ زبانون تیز کے
درالحال کہ بخیلی کرتے ہین اوپر بھلائی کے یعنے مال غنیمت کے کہ وقت تقسیم غنائم کے جھگڑتے ہین اُولٰٓئِكَ لَمْ
يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ یہہ لوگ نہ ایمان لاتے تھے پس نابود کر دیئے اللہ نے عمل انکے
یعنے جہاد جو ریا اور غرض دنیوی سے کیا ہے یا ظاہر کر دیا اللہ نے نابود ہونا عمل انکے کا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہے یہہ ظاہر کرنا اوپر اللہ کے آسان يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا یہہ گروہ گمان
کرتے ہین لشکرون کو کفار کے کہ نہین گئے یعنے نامردی اور دہشت منافقونکو اسقدر ہے کہ باوجود اسکے کہ
مشرک لڑائی ہار کر بھاگ گئے ہین یہہ جانتے ہین کہ مدینہ کو گھیرے ہوئے جنگ پر مستعد کھڑے ہین وَاِنْ
يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ اور اگر آوین وہ لشکر بار دیگر دوست
رکھین منافق کاشکے وہ جنگل مین رہتے بیچ گوارون کے یعنے نامرادی سے چاہے کہ مدینہ مین نہ رہتے گاؤن مین
رہتے پوچھا کرتے آتے جاتے جانیوالون سے خبرین تمھاری کو اور دشمنون کے کو کہ کس طرح لڑائی ہوئی کسنے فتح
پائی کسنے شکست کھائی وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر ہوتے درمیان تمھارے مدینہ مین اور لڑائی
ان پڑتی نہ لڑتے کفار سے مگر تھوڑا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ البتہ تحقیق ہے واسطے
تمھارے اے نامردو اور ڈرپوکو بیچ افعال پیغمبر خدا صلعم کی پیروی اچھی کہ انکے طرح لڑائی مین قدم جمائے رہو اور محنتون
پر صبر کرو بیچ ذات پاک انکے کے واسطے پیروی کے خصلت نیک ہے لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ
اللّٰهَ كَثِيْرًا واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے ثواب خدا کی یا لقائے کبریا کی اور نعیم اور حشر کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو

بہت دل اور زبان سے موضح ہیں ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے صحابہ کو خبر دی تھی کہ لشکر آویں گے اور تجھ پر کام سخت ہوگا پھر آخر کو
فتح پاؤ گے انہیں وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَ
مَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا اور جس وقت دیکھا ایمان والوں نے لشکروں کو خندق کے دن کہ بڑا لشکر اسلام کی طرف آتا
تھی کہا یہ ہے جو وعدہ کیا تھا ہم کو اللہ نے اور رسول اس کے نے اور سچ کہا تھا اللہ نے اور رسول اس کے نے اور نہ زیادہ
کیا دیکھنے لشکروں کے نے مسلمانوں کو مگر یقین لانا مواعید الٰہی پر اور اطاعت کرنا احکام حضرت رسالت پناہی پر کہ یہ
سعادت دو سرا اس تسلیم میں مندرج ہے بیت جسنے خط فرمان پر تیرے سر کو جھکایا تاج شرف دولت توفیق
کو پایا لکھا ہے کہ بعضے اصحابوں نے نذر کیا تھا جیسے حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ
عنہم کہ کبھی کسی لڑائی میں جو ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوں تو لے مقاتلہ کفار میں دٹ جاویں کہ ہرگز نہ ملیں
اور نہ ہٹیں یہاں تک کہ شہید ہوں حق تعالیٰ انکی صفت میں فرماتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللَّهَ عَلَيْهِ بعضے مسلمانوں میں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کیا انہوں نے اس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر
اسکے کہ ثابت رہنا ہے قتال کفار پر واسطے رضائے پروردگار کے فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ پس بعضا انمیں سے وہ شخص
ہے کہ پورا کر چکا کام اپنے کو یعنی نذر اپنے کو کہ لڑتے لڑتے شربت شہادت پیا مانند حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ عنہم کے
وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ اور بعضا انمیں سے وہ شخص ہے کہ انتظار کرتا ہے جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا
اور نہیں بدل ڈالا عہد کو انہوں نے کچھ بدل ڈالنا لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ
شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ تو کہ بدلا دیوے اللہ سچوں کو بدلے سچ انکے کے اور عذاب کرے منافقوں کو اگر چاہے
کہ نفاق پر مریں یا رجوع رحمت کرے اور توفیق توبہ دے اوپر انکے إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا تحقیق اللہ ہے
بخشنے والا انکا جو توبہ کرے مہربان اسپر جو توبہ پر مرے حدیث میں ہے کہ فوجیں بیس دن یا ستائیس دن مدینہ پر
رہیں اور گرد خندق کے جا کر تیر اور پتھر مارتے تھے اور رات کو ارادہ شبخون کا کرتے تھے حضرت سوار ہو کر گرد صحابہ کے
حفاظت اپنی لشکر کی کرتے تھے ایکدن عمرو کہ بڑا بہادر تھا لوگ ہزار مردوں کے مقابل اسکو جانتے تھے چار آدمیوں
سے خندق کود کر آیا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور ان چاروں کو مسلمانوں نے سنگسار کیا دل کافروں
کے ٹوٹ گئے حضرت نے دوشنبہ سہ شنبہ کو واسطے عذاب اعدا کے دعا کی چارشنبہ کے دن ظہر کے وقت اثر دعا کا ظاہر
ہوا حق تعالیٰ نے پروائی باد بھیجی تند کافروں کے فوج پر آگیں بجھ گئیں یعنی بجھیں تا بھوکے رہے فرشتوں نے میخیں اکھیڑ ڈالیں خیمہ
ڈیرے گر پڑے گھوڑے چھٹ گئے تو وہاں ٹھہر نہ سکے آپ سے آپ بن لڑائی کے بھاگ گئے بیت بن تیغ
و تیر کے فتح پائی کفار نے کیا شکست کھائی وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا اور پھیر دیا اللہ نے
مدینہ سے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے تھے ساتھ غصہ انکے کے یعنی خشمناک بھاگے نہ پہنچے غنیمت اور نصرت کو نہ

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ اور کفایت کیا اللہ نے مسلمانون کو لڑائی سے سبب باؤ کے اور فرشتے کے وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيْزًا اور ہی اللہ زبردست غالب سب پر بعد بھاگنے فوجون کے حکم ہوا کہ بنی قریظہ پر چڑہائی کرو کہ مدینہ کے
پاس ہین عہد شکنی کرکر مددگار فوجون کے ہوئے ہین لشکر اسلام نے انکو پندرہ دن گھیرا اور زندگی سے تنگ کیا
آخر حکم سعد بن معاذ پر اتر آیا سعدؓ نے حکم کیا کہ مردون کو انکے قتل کرو اور عورتون اور بچون کو بردے کرو اور مال انکے
مسلمانون کو بانٹ دو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حکم سعد نے کیا ہی حق تعالی کی طرف سے ساتوین
آسمان کے اوپر سے حکم آیا تھا اس واقعہ کے اللہ تعالی خبر دیتا ہی وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا اور اتارا اللہ نے
ان لوگون کو کہ مددگار ہوے تھے فوجون کے اہل توریت سے یعنے یہود قریظہ کو اتارا قلعون انکے سے اور ڈالا بیچ دلون
انکے کے ڈر پیغمبر اور لشکر پیغمبر کا ایک فرقہ کو کہ نو سو آدمی تھے یا سات سو مار ڈالتے ہو تم اور بردے کرتے ہو ایک فرقہ
کو کہ عورتین اور بچے انکے ہین وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا اور وارث
کیا تمکو زمین انکے کا یعنے کھیتون اور باغون انکے کا اور گھرون انکے کا اور مالون انکے کا یعنے کوٹ اور قلعون اور نقد
اور جنس اور چارپایون انکے کا اور اس زمین کا کہ نہ پانور کھا تھا تمنے اوپر اسکے یا نہ مالک ہوئے تھے تم اسکے مراد
اس سے خیبر ہی یا دریائے روم ہی یا ملک فارس ہی بعضون نے کہا ہی کہ قیامت تک جو زمین کہ تصرف
اہل اسلام مین آویگی اسمین داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا اور ہی اللہ اوپر ہر چیز کے قادر
پس قدرت رکھتا ہی کہ تصرف اہل اسلام مین شہرون کو لاوے اور دست ملازمان سید انام مین بلاد کو
مسخر فرماوے بیت کا فی اشارہ اسکا ہو کیونکہ نہ فتح باب مین فتح و ظفر ادھر ادھر چلتے ہین وہان رکاب مین
لکھا ہی کہ نوین برس ہجرت سے ازواج طاہرات نے آپ کے لباس پوشاک زیور نادر نفیس آپ سے طلب کرتی
تھین کہ آپ کے پاس نتھے اسنے آزردہ ہوکر آپ مسجد مین آبیٹھے اور قسم کھائی کہ ایک مہینے تک انسے خلطہ نکرونگا
بعد انتیس دن کے کہ وہ چاند انتیس کا ہوا جبرئیل علیہ السلام آیتہ تخییر لائے کہ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کہہ واسطے بی بیون اپنے کے اگر ہو تم ارادہ کرتے زندگانی دنیا کا اور بناؤ سنگار اسکا جیسے لباس نفیس اور زیور تکلف
پس آؤ کہ کچھہ فائدہ دون مین تمکو جیسی طلاق والیون کو دیتے ہین سوا مہر کے اور رخصت کرون مین تمکو رخصت کرنا
اچھا رغبت سے نہ کراہت سے وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ
مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اگر تم ارادہ کرتین ثواب خدا کا اور خوشنودی رسول اسکے کا اور نعمتون گھر پچھلے کا پس تحقیق
اللہ نے تیار کیا واسطے نیکی کرنیوالیون کے تم مین سے ثواب بڑا کہ نعمتین دنیا کی اسکے آگے کچھہ چیز نہین لکھا ہی کہ

اول جس کسی نے ازواج مطہرات سے کہ خدا اور رسول کو اختیار کیا عائشہ صدیقہ تھیں رضی اللہ عنہا یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ اے بی بیو پیغمبر کے جو کوئی لاوے تم میں سے
بیحیائی ظاہر کہ نافرمانی رسول ہے اور مبینہ بفتح یا بھی قرات ہے یعنے بیحیائی ظاہر ہوئی دوچند کیا جاویگا واسطے اسکے
عذاب دوبرابر کہ اور عورتوں کو ہو کیونکہ گناہ اکابر زشت تر ہے وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا اور ہے دوچند عذاب
دنیا اوپر اللہ کے آسان وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا
اور جو کوئی فرمانبرداری کرے تم میں سے کہ بی بیاں پیغمبر کی ہو واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے اور عمل کرے
اچھے دیوینگے ہم اسکو ثواب اسکا دوبار ایکبار سبب فرمانبرداری خدا کے دوسرے بار بجہت رضامندی رسول
کے اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اس بی بی کے رزق اچھا بہشت میں زیادہ اجر اسکے سے یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا
اے بی بیو پیغمبر کی نہیں تم مانند ہر ایک عورتوں امت کے میں سے کیونکہ تمکو فضل بڑا ہے سب عورتوں پر
اگر پرہیزگاری کرو تم اور ڈرو اللہ سے اور کہا مانوں پیغمبر کا پس مت نرمی کرو بات میں جب کسی سے کلام
کرو پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اسکے کے مرض ہو یعنے نفاق یا خواہش بدکاری کی اور کہو بات سیدھی
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى اور ٹھہرے رہو بیچ گھروں اپنے کے اور مت بناؤ کرو
بناؤ جاہلیت پہلے کا سمجھ لیجیے کہ ایام جاہلیت دو میں ایک پہلے ایک پچھلے پہلے زمان ادریس علیہ السلام تا وقت
نوح علیہ السلام ہیں اور پچھلے زمان عیسے عم سے تا عہد نبوت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور صحیح یہ
ہے کہ جاہلیت اولی زمانہ ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہیں تھی کہ عورتیں لباس نفیس اور زیور تکلف سے کر مردوں
کے روبرو جلوے دکھاتی تھیں اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہے کہ مت خرام کرو مانند خرام اہل جاہلیت پہلے کے
بحر مواج میں ہے کہ تبرج باریک لباس پہننا ہے عورتوں کو کہ بدن نظر آوے حدیث میں اسکے حق میں لعنت
آئی ہے اور جاہلیت اولی بعد آدم تا نوح ہے یا بعد ادریس تا نوح اسوقت میں مرد سب خوبرو تھے اور عورتیں
بدشکل عورتیں اپنے آپ کو مردوں کو دکھاتی تھیں یا موتی پہن کر چلتی تھیں اجنبی مردوں کے سامنے ہوتی
تھیں سو حق تعالی نے فرمایا کہ بناؤ مت کرو اور غیر مردوں کے سامنے مت چلو باریک مت پہنو بدن مت
دکھاؤ مانند تبرج جاہلیت اولی کے وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور قائم کیا
کرو نماز کو کہ اصل طاعات بدنیہ ہے اور دیا کرو زکوٰۃ کو کہ اشرف عبادات مالیہ ہے اور فرمان برداری کرو
اللہ کے فرضوں میں اور رسول اسکے سنتوں میں اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا
سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے گناہ کو اے گھروالو پیغمبر کے اور پاک کرے تمکو

عصیان سے خوب پاک کرنا صاحب کشاف نے کہا ہے کہ یہہ آیت دلیل ہے کہ بی بیان پیغمبر کی اہل بیت
ین سے لئے گئے ہین اور وسیط مین ہے کہ مراد اہل بیت سے بی بیان حضرت کی ہین ساتھہ دلیل خطاب
پہلے اور پچھلے کے اور ضمیر مذکر کی لیطہرکم مین واسطے تغلیب کے ہے کہ پیغمبر درمیان انکے تھے زاد المسیر مین ہے
کہ یہہ ندا اسکے عام ہے واسطے ازواج اور اولاد آپ کی اور احقاف مین بھی امام ابو منصور ماتریدی سے یہی
منقول ہے عین المعانی مین ہے کہ ظاہر تفسیر دلالت کرتی ہے کہ اہل بیت ازواج ہون لیکن حضرت
عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے کہ اہل بیت
فاطمہ اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم ہین اسباب نزول مین ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت
میرے گھر مین گلیم پر کہ انکے بچھونے پر بچھا دی تھی مین نے بیٹھے تھے حضرت فاطمہ کھانا آپ کے واسطے لائین
آپ نے فرمایا علی اور حسنین کو بلاؤ کہ اس خوان پر میرے ہم کاسہ ہون وہ آئے کھانا کھایا پھر حضرت نے گلیم انپر
ڈالدی اور کہا کہ الٰہی یہہ اہل بیت میرے ہین دور کر انسے رجس کو اور پاکیزہ کر انکو یہہ آیت نازل ہوئی اور مین نے
سر اپنا گلیم مین ڈالکر کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی اہل بیت تیری سے ہون فرمایا ایک علی خیر اسیواسطے آل عبا
ان پانچون کو کہتے ہین فرد جنون کو آل عبا کہتے ہین سوائے رافت بنی ہین اور علی فاطمہ ہین اور حسنین
تیسیر مین انس بن مالک سے منقول ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو جو حضرت فاطمہ کے گھر کی
طرف سے نکلے فرمائے انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا بحر المواج مین ہے کہ جملہ
انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا تذییل ہے کیونکہ ازالت رجس اہل بیت کلام سابق سے مفہوم
ہوئی تھی اسنے تاکید اسکی کی اور یہہ آیت دلیل ہے کہ زن اہل بیت شوہر کی ہوتی ہے اور تذکیر ضمیر علیکم
اور یطہرکم دلیل ہے اسپر کہ اہل بیت شامل ہے عورتون کو اور مردون کو جو گھر مین ہون کیونکہ اگر مخصوص
عورتین ہوتین تذکیر ضمیر نہ لاتے اور اسمین علی اور فاطمہ اور حسنین داخل ہین کیونکہ انکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہم لکل نبی اہل وہولاء اہلی اور حدیث دوسری مین ہے کہ ہولائی اہل بیتی اور اہل البیت
منادا ہے یا منصوب بمدح اوپر تقدیر اعنی کے اور یطهرکم تطهیرا معطوف ہے اوپر لیذهب عنکم الرجس کے
زوال دور ہونے رجس سے طہارت مفہوم ہوتی ہے پھر ذکر طہارت کا کیا فائدہ رکھتا ہے جواب فائدہ
اسکا توضیح ہے اور بعضون نے تاکید کہا ہے اور امتناع عطف تاکید مین نہین گنا ہے اور شک نہین ہے
تاکید مین کمال الاتصال چاہیے اور کمال الاتصال مانع عطف ہے سوال لیطہرکم چاہتا ہے کہ پہلے پلیدی ہو اور
حال انکہ انہین سابق رجس نتھا پس تطہیر کس معنے سے ہے جواب یہہ کلام باب تنزیل ممکن سے ہے منزل
محقق کے بطریق المبتداء ہو المجرد عن العوامل اللفظیة واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمة

اور یاد کرو اے بی بیو پیغمبر کی جو کچھ کہ پڑھا جاتا ہے بیچ گھروں تمہارے کے آیتوں کلام اللہ کی سے
اور باتوں پیغمبر کی سے کہ محض حکمت ہیں اور احکام شریعت ہیں اس سے ایتہ حفظ کرنا قرآن اور حدیث کا تمہارا
ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ تحقیق اللہ ہے لطف کرنیوالا خبردار ساتھ اقوال اور افعال تمہارے کے
بعد نزول ان آیتوں کے بیچ شان ازواج طاہرات کے بعضے عورتوں نے مسلمانوں کی کہا کہ ہمارے حق میں کچھ نازل
نہیں ہوا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری اور بحر مواج میں ہے کہ بعضے عورتوں نے کہا کہ مردوں کے شان میں آیتیں
بہت اتری ہیں اور عورتوں نے یہہ شرافت نہیں پائی کہ مذکور انکا قرآن شریف میں ہو اللہ تعالی نے یہہ آیت
نازل فرمائی کہ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ
الصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ
وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ تحقیق مسلمان اور مسلمانیاں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور قرآن
پڑھنے والیاں اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے
والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ
رکھنے والیاں اور نگہبانی کرنے والے شرمگاہوں اپنے کو اور نگہبانی کرنے والیاں اور یاد کرنیوالے اللہ کو بہت
اور یاد کرنے والیاں تیار کیا ہے اللہ نے واسطے انکے کہ مرد اور عورتیں ہیں بخشش گناہوں کی اور ثواب بڑا
طاعت کا انکے لکھا ہے کہ حضرت نے زینب بنت جحش کو زید بن حارثہ کے واسطے پیغام بھیجا انہنے سمجھا یہی
مجھکو کرتے ہیں قبول کیا اور جب سمجھا کہ زید کی ہے نامنا کیونکہ صاحب جمال تھی اور آپ کے پھوپھی کی بیٹی تھی کہنے
لگی کہ میں کیوں غلام آزاد کئے ہوئے سے نکاح کروں اور اسکے بھائی عبد اللہ نے بھی انکار کیا حق تعالی نے یہہ
آیت نازل کی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۝ اور نہیں لائق واسطے
کسی مرد مسلمانوں کے یعنے عبد اللہ بن جحش کے اور نہ عورت مسلمان کی یعنے زینب بنت جحش کے جس وقت کہ حکم
کرے خدا اور رسول اسکا کام کو یہہ کہ ہووے واسطے انکے اختیار کام اپنے سے کچھ بلکہ واسطے واجب ہوئے اپنے کہ اختیار
اپنے کو تابع اختیار خدا اور رسول کریں اور جان و دل سے قبول کریں وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی حکم کتاب اور سنت کی سے انکار کریں
تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر کیونکہ اگر خلاف اعتقاد سے کرے تو کفر ہے بعد نزول اس آیت کے زینب اور بھائی
انکا راضی ہوئے اور نکاح بندھا اور حق تعالی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا کہ علم قدیم ہمارے میں مقرر
ہوا کہ زینب داخل ازواج طاہرات تیرے میں ہو پھر درمیان زینب کے اور زید کے ناسازگاری شروع ہوئی

کہ زید نے کئی بار ارادہ طلاق دینے کا کیا حضرت نے منع فرمایا چنانچہ حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اور یاد کر جسوقت کہ کہتا تھا تو واسطے اُس شخص کے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر اسکے ساتھ
اسلام کے اور توفیق خدمت اور متابعت تیری کے اور انعام کیا ہے تو نے اوپر اسکے ساتھ پرورش کرنے اور آزاد
کرنے اور بیٹا کہنے کے یعنے زید کو کہ نعمت میں خدا کے اور تیرے بہرا ہے کہتا تھا تو کہ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ
تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنے کو یعنے زینب کو وَاتَّقِ اللّٰہَ اور ڈر اللہ سے اسکے معاملہ میں اور ضرر پہنچا مت اسکو اسکے
طلاق مت دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ اور چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ اللہ
ظاہر کرنیوالا ہے اسکا یعنے زینب داخل ازواج میں تیرے ہو گی اور ڈرتا تھا تو طعن لوگوں کے سے کہ کہینگے
بیٹے کی جورو آپ کر لی وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ اور اللہ بہت لائق ہے اسکا کہ ڈرے تو اس سے جن کاموں
میں کہ ڈرنا چاہیئے اور مقرر ہے کہ حضرت سب سے زیادہ ڈرتے تھے اللہ سے کیونکہ خوف بہ نسبت علم کے ہے اِنَّمَا
یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا پس بحکم انا اعلمکم باللہ فقط سب عالم سے ترسگار تر تھے علم کا اثر نتیجہ
خوف و خشیت ہے کہ آہ جسقدر جانے اسے اتنا ہی اس سے ڈر لگے لکھا ہے کہ زید نے زینب کو طلاق دی بعد
پورے ہونے مدت عدت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیکے ہاتھ پیغام اپنا بھیجا زینب نے خوش ہو کر قبول کیا
اور سجدہ شکر بجالائی یا دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور کہا خدایا پیغمبر تیرا مجھے چاہتا ہے اگر میں لائق اسکے ہوں
تو مجھکو اسے دے اسیوقت دعا اسکی قبول ہوئی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا
پس جب ادا کر لی زید نے زینب سے حاجت کہ رکھتا تھا موضح میں ہے کہ مراد زید کی طلاق دینا زینب کو تھا جب اپنے
یہہ مراد اپنی پا چکی یعنے زینب کو طلاق دی اور مدت عدت کی گذر گئی زَوَّجْنٰکَھَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ
اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِھِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْھُنَّ وَطَرًا بیاہ دیا ہمنے تجھے اسکو تو کہ نہووے بعد تیرے اوپر ایمان والوں کے تنگی یا گناہ
یا وبال بیچ بی بیوں پالکوں اپنے کے جب ادا کر لیں اُنسے حاجت یعنے طلاق دے دیویں اور مدت عدت
کی گذر جاوے وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا اور ہے حکم خدا کا کیا گیا بے شبہ جیسے کہ زینب کے معاملہ میں ہوا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول اس آیۃ کے بن دستوری کے زینب کے گھر تشریف لائے زینب نے کہا
یا رسول اللہ بن پیغام نکاح بن گواہ حضرت نے فرمایا اللہ نکاح باندھنے والا ہے اور جبریل شاہد پھر زینب عورتوں میں
فخر کیا کرتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے پیغمبر سے کیا اور تمھارے نکاح باندھنے والے اولیا تمھارے ہوتے ہیں
مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ نہیں ہے اوپر پیغمبر کے کچھ تنگی اور وبال بیچ اس چیز کے کہ مقرر کیا ہے
اللہ نے واسطے اسکے اور یہہ صورت مخصوص آپ ہی کی نہیں بلکہ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ راہ مقرر
کی اللہ نے بیچ ان لوگوں کے کہ گذرے پہلے اس سے مراد اور پیغمبر ہیں جو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گذرے

کہ حق تعالی نے نفی حرج کی کری اُسنے اُن چیزون مین کہ مباح کین اُسپر وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا اور ہے کام
اللہ کا اندازے پر مقرر کیا ہوا یہی صفت اُن لوگون کی کرتا ہے کہ گذرے ہین پیغمبرون سے کہ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ
رِسَالَاتِ اللهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللهَ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہین پیغام خدا کے اُمتون اپنی کو اور ڈرتے ہین
اُس سے اور نہین ڈرتے کسی سے مگر اللہ سے وَكَفَى بِاللهِ حَسِيبًا اور بس ہے اللہ کفایت کرنیوالون کو یا حساب
کرنیوالا بندون کا پس جبکہ حساب اُنکے ہاتھ مین ہوا تو ڈرا بھی اُس سے چاہیے بیت جنکے کہ بس اختیار مین
حساب اپنا ہو اُس سے نڈرین تو پھر ڈرین کس سے کہو بعد واقعہ زینب کے بے ادبون نے زبان طعن کھولی
اور حضرت کو کہنے لگے کہ یہہ شخص ہمین کہتا ہے کہ بیٹون کی جوروین تمپر حرام ہین اور آپ زید کی جورو کو کہ ز
ہے نکاح مین لے آیا اور زید کو لے پالک آپ کا تھا مثل پسر اصلی کے حکم شرع مین وہ جانتے تھے حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ نہین ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم باپ کسی ایک کا مردون
تمہارے مین سے اور اگرچہ قاسم طاہر طیب ابراہیم کا ہے لیکن وہ مرتبہ رجلیت کو نہین پہنچے تھے کہ اس عالم
سے انتقال کر گئے پس اُسکا حقیقت مین کوئی اصلی صلبی بیٹا ہی نہین کہ جسکی جوروین اُسپر حرام ہون
وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور لیکن وہ رسول خدا کا ہے اور ختم کرنیوالا تمام پیغمبرونکا یا خاتم بمعنے آخر ہے
یعنی وہ آخر پیغمبرونکا ہے تو ظہور مین جیسا کہ اول انکا تھا ظہور نور مین یا خاتم بمعنے مہر ہے یعنے مہر ہے پیغمبرونکی
کہ پیغمبری اُسپر تمام ہوئی اور نبوت ختم ہوئی وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اور ہے اللہ ساتھ سب چیزون کے دانا یعنی
جانتا ہے کہ کون لائق ہے اسبات کے کہ نبوت اُسپر ختم ہو لکھا ہے کہ صحت ہر کتاب کی مہر اسکی سے ہے حق تعالی نے
حضرت کو مہر فرمایا تو لہ جانین کہ تصحیح دعوی محبت الہی کے سوا اتباعت حضرت رسالت پناہی نہین إِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي اور شرف اور بزرگواری ہر کتاب کی مہر اُسکی سے ہے شرف سب انبیا کی بھی حضرت
ہمارے ہین اور شاہد ہر کتاب کی مہر اُسکی ہے پس شاہد سب کے محکمہ قیامت مین حضرت ہمارے ہونگے
وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا اور جب کتاب پر مہر کردی لکھنا موقوف ہوا جب نبوت آپ پر ختم ہوئی
در نبوت بند ہوا اور جو آپ سب انبیا مین ساتھ مہر نبوت کے مخصوص تھے ساتھ ختمیت اُنکے کے بھی اختصاص
پایا **فرد** چون مہر نبوت مین مخصوص ہو گئے حضرت ویسے ہی ہو گئے مختص وہ ختم نبوت مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت یعنے غالب اوقات یا طرح طرح
سے ذکر کرو تہلیل اور تکبیر اور تحمید اور تمجید وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اور پاکی بیان کرو اسکی یا نماز پڑھو واسطے اُسکے
صبح اور شام کیونکہ یہہ دونون نمازین شاق ہین اداکرنے مین سلمی نے کہا ہے کہ مراد ذکر کثیر سے ذکر قلبی ہے کیونکہ ہر دم
ذکر کثیر کی اشارت طرف محبت کے ہے کہ مجھے دوست رکھو کیونکہ مقرر ہے کہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ نشان دوستی کا

یہی ہے کہ کوئی دم ذکر دوست کے سے غافل نرہے زبان سے اسکو یاد کرے اور دل سے اسکا دھیان رکھے
بیت زبان و دل مین ہووے ترا جو ذکر وخیال تو وہ دہن مین ہے بیکار یہہ ہے بر مین وبال هُوَ الَّذِي يُصَلِّي
عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وہی اللہ جو درود بھیجتا ہے اوپر تمہارے یعنے رحمت
اور درود بھیجتے ہین فرشتے اسکے یعنے بخشش طلب کرتے ہین واسطے گناہون تمہارے اور یہہ درود خدا کی اور فرشتونکی
تجھپر اسواسطے ہے تو کہ نکالے تم کو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنی ایمان کے مراد اخراج سے مداومت اور
استقامت ہے اوپر خروج کے کیونکہ وقت صلوۃ کے اللہ اور فرشتون کی ظلمت مین نتھے اور بعضے کہتے ہین کہ
نکالتا ہے ظلمت معصیت سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے یا تاریکی تدبیر سے ہی طرف روشنی
تقدیر کے بحر الحقائق مین ہے کہ بشریت سے طرف روحانیت کے وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا اور ہے اللہ اوپر ایمان والونکے
مہربان کہ آپ اُنپر رحمت کرتا ہے اور فرشتون کو اُنکے بخشش کے واسطے فرماتا ہے تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ
دعا ایمان والون کی اللہ تعالی سے جسدن کہ ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہے کہ خبر دینے والا سلامتی کا ہے
ہر آفت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ عزرائیل کیطرف ضمیر پھرتی ہے کہ مذکور نہین یعنے جسدن ملک الموت کو
دیکھینگے سلام کرینگے وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا اور تیار کیا ہے اللہ نے واسطے مومنون کے باوجود تحیت کے اُنپر ثواب
بزرگ کہ بہشت ہے اور نعمتین وہان کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ای پیغمبر یہہ ندائے کرامت
ہے تحقیق ہمنے بھیجا ہے تجھکو گواہی دینے والا اوپر تصدیق اور تکذیب امت کے اور خوشخبری دینے والا ساتھ رحمت
ہماری کے اور ڈرانے والا عذاب ہمارے سے وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا اور پکارنیوالا طرف
عبادت خدا کے اور توحید کبریا کے ساتھ حکم اُسکے کے یا توفیق اُسکے کے اور چراغ روشن کرنیوالا یا صاحب چراغ روشن
کے کہ قرآن ہے لکھا ہے کہ حق تعالی نے پیغمبر ہمارے کو چراغ فرمایا اسواسطے کہ روشنی چراغ کی اندھیرے کو دفع
کرتی ہے نور وجود آپ کے نے بھی ظلمت کفر عرصہ عالم سے نابود کی بیت رہین بند ظلمت مین پھر کیون اسیر
دیا حق نے ہمکو سراج منیر دوسری جو چیز گھر مین گم جائے چراغ کی روشنی سے مل جاتی ہے جو مقام کہ پوشیدہ
تھے نور چراغ مصطفوی سے اوپر مقتبسان انوار معرفت کے روشن ہو گئے مثنوی گنج اسرار الہی وا کیا گنج عشاقون
کو روشن کر دیا ای چراغ حق منور کیا ہے فروغ کو رہے آگے تیرے چشم دروغ دیدہ عالم مین بینائی نتھی تجھہ سے
ہے چشم جہان روشن ہوئی تیسری چراغ اہل خانہ کا سبب امن اور راحت کا ہوتا ہے اور چور کا موجب
خجالت اور عقوبت کا حضرت بھی دوستون کے وسیلہ سلامت ہین اور منکرون کے موجب حسرت اور ندامت اور
تیسرا تاکید ہے یعنے تو چراغ مثل اور چراغون کے نہین کہ گاہے روشن ہون گاہے بجھ جاوین بلکہ اول سے آخر تک تو روشن رہیگا
اور چراغ باؤ سے بجھتے ہین نور تیرا کوئی نہین گھٹا سکیگا يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ اور چراغ

رات کو روشن ہوئے ہین نہ دنکو اور تو نے نت ظلمت کو دنیا کے منور کیا نور دعوت سے اور روز قیامت کو روشن کریگا
پرتو شفاعت سے بیت ہوا ہے تجھ سے منور جہان جہان پیارے تیرا چراغ ہے روشن یہان وہان پیارے کشف
الاسرار مین ہے کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ کہا کہ وجعلنا سراجا وہاجا اور پیغمبر ہمارے کو بھی چراغ فرمایا وہ چراغ آسمان کا ہے
یہہ چراغ زمین کا وہ چراغ دنیا کا ہے یہہ چراغ دین کا وہ چراغ منازل فلک کا ہے یہہ چراغ محافل ملک کا
وہ چراغ آب وگل کا ہے یہہ چراغ جان ودل کا اسکے طلوع سے خواب سے بیدار ہوتے ہین اسکے ظہور سے
عدم سے چونک کر عرصہ گاہ وجود مین آتے ہین بیت اسی کے نور نے روشن کیا ہے راہ آمد کا ہوتا اگر ظہور نکا
تو پھر عالم مین کون آتا اور حق تعالی نے آپ کو چراغ فرمایا اور آفتاب نہین فرمایا باوجودیکہ مہر روشن تر اور تابندہ
تر ہے یہہ نسبت چراغ کی اسواسطے ہے کہ مہر سے مہر نہین بن سکتا اور چراغ سے چراغ لاکھون روشن ہو جاتے
ہین یہہ اشارہ ہے کہ اس چراغ بلاغ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کروڑون چراغ دلکے روشن ہو کر ہمارے
عالم ہونگے اور انسے تا قیامت یہہ فیض جاری رہیگا فرد تا حشر منقطع نہ کبھی ہوگا اسکا فیض وہان وہ خزانہ
ہے کہ ہو نقد سے زیادہ وبشر المؤمنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا اور خوشخبری دے ایمان والون کو اس
اسلئے کہ واسطے انکے ہے اللہ کی طرف سے فضل بڑا سوا اجر اعمال انکے کے یعنے دولت لقا کہ بزرگتر اور شریف
تر ہے ولا تطع الکافرین والمنافقین ودع اذاہم اور مت کہا مان کافرونکا اور منافقونکا اور چھوڑ دے
ایذا دینا انکا یعنے بدلا اپنے رنج پہنچانیکا مت لے کہ ہم انسے سمجھ لینگے اور انکی برائی تجھ سے دفع کرینگے وتوکل
علی اللہ اور توکل کر اوپر اللہ کے بیچ دفع انکے کے وکفی باللہ وکیلا اور کفایت ہے اللہ کارساز نگہبان
باضمان واسطے وعدہ نصرت اور غالبیت تیرے کے یا ایہا الذین امنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن من قبل
ان تمسوہن اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ نکاح کرو تم ایمان والیون کو پھر طلاق دو انکو پہلے اس سے
کہ ہاتھ لگاؤ انکو مس امام صاحب کے نزدیک خلوت صحیحہ ہے اور شافعی کے نزدیک مباشرت ہے یعنے
پہلے خلوت صحیحہ سے یا دخول سے فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا پس نہین واسطے تمہارے
اوپر ان طلاق والیون کے گنتی ایام کی کہ گنو اسکو فمتعوہن پس فائدہ دو انکو اگر مہر فرض کیا ہے تو نصف مہر لازم
ہے واسطے مطلقہ کے اور متعہ مندوب نزدیک امام صاحب کے اور نزدیک بعضون کے واجب اور اگر مہر مسمی نہین
رکھتے متعہ واجب ہے مقدار مال ویسا رکے وسرحوہن سراحا جمیلا اور رخصت کرو انکو اپنے گھرون سے رخصت کرنا اچھا
اگر عدت نہین اور ضرر مت پہنچاؤ انکو یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورہن اے پیغمبر تحقیق
ہمنے حلال کئین واسطے تیرے بی بیان تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر انکا تقیید حلال یا عطاء مہر واسطے فضیلت کے ہے
نہ واسطے توقف حل کے اسپر وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک اور حلال کئین اوپر تیرے جنکا کہ مالک ہوا ہے

داہنا

ما ہنا ہاتھہ تیرا اُس چیزمین سے کہ پھیر لایا ہے اللہ تعالیٰ اوپر تیرے غنائم منکرون سے مانند صفیہ اور ریحانہ اور
امثال اُنکے وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیان چچے تیرے کی اور بیٹیان پھپیون تیرے کی اولاد
عبد المطلب سے وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ اور بیٹیان ماموں تیرے کی اور بیٹیان خالاؤن تیرے
کی اولاد عبد مناف بن زہرہ سے وہ جو وطن چھوڑ آئے ہین ساتھہ تیرے احتمال ہے کہ قید ہجرت کی مخصوص
ساتھہ حضرت کے ہو اور قول ام ہانی کا بھی موئد اسکا ہے کہ کہا مجھے حضرت نے پیغام بھیجا تھا اس آیتہ سے مین
آپ پر حرام ہوئی کیونکہ ہجرت مین نے نہین کی تھی وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا
خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ اور حلال کی ہے عورت ایمان والی اگر بخش دیوے بغیر مہر کے جان اپنی کو واسطے
پیغمبر کے اگر ارادہ کرے پیغمبر یہہ کہ نکاح کرے اسکا خالص واسطے تیرے سوا مسلمانون کے یعنے یہہ مخصوصات
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ عورت فقط ہبہ سے بے مہر نکاح مین آئی اور امام اعظم رح نے کہا ہے کہ بلفظ
ہبہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن مہر مثل لازم آتا ہے سمجھہ لیجئے کہ اسطرح کے اتفاق پڑنے مین اختلاف ہے اظہر
یہہ ہے کہ یہہ واقع ہوا زینب بنت خزیمہ سے کہ ام المساکین اُنکو کہتے ہین یا خولہ بنت حارث سے یا ام شریک
بنت جابر سے اور زینب کا ہبہ رمضان مین تیسرے برس ہجرت سے ہوا آٹھہ مہینے حرم محترم مین رہے ربیع الآخر مین
چوتھے سال وفات پائی اور اہل سیر کے نزدیک یہہ ام شریک سے واقع ہوا اور دولت عقد نہین پائے واللہ اعلم
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تحقیق جان لیا ہمنے جو کچھہ مقرر
کیا ہے ہمنے اوپر امت کے شرائط عقد سے بیچ حق نکاح بی بیون اُنکے کے یعنے مہر اور گواہ اور نفقہ اور کسوت اور وجوب
تسویہ قسمت اور تزویج چار عورتون حرون کی اور بیچ اُس چیزون کے کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ اُنکے یعنے
لونڈیون اُنکے کی کہ توابع امور مین اُنکے کرین اور حلال کیا ہمنے عورتون کو تجھہ پر فقط یعنے بن مہر کے تو کہ ہو اوپر
تیرے تنگی وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا اور ہے اللہ بخشنے والا اس چیز کا کہ جس سے بچا دشوار ہے مہربان ہے ساتھہ کشادگی
کے جہان تنگی ہو تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ڈھیل دیوے تو جسکو چاہے ازواج اپنے
سے اور جگہہ دیوے تو طرف اپنے ساتھہ رکھے جسکو چاہے انمین سے وسیط مین ہے کہ وجوب تسویہ قسمت
اور نوبت ساتھہ اس آیتہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ساقط ہوا زاد المسیر مین ہے کہ درمیان سب بی بیون
سوا سودہ رض کے کہ نوبت اپنی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی آپ رعایت قسمت کی فرماتے تھے آخر عمر تک صاحب
کشاف نے کہا ہے کہ ارجا کیا پانچ بی بیون کو کہ سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن تھین اور
رعایت قسمت کی فرماتے تھے انمین جب چاہتے تھے اور جسطرح سے کہ چاہتے تھے اور چار بی بیون کو اپنے ساتھہ
رکھا کہ عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہن تھین وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

اور جسکو بلا بھیجے تو انمین سے کہ ایک کنارے کر دیا تھا اسکو بس نہین گناہ اوپر تیرے ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ
اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط یہہ مہجوروں کو بلانا بہت نزدیک ہی اسباب سے کہ ٹھنڈی
رہین آنکھین انکی اور نہ غم کھاوین اور راضی رہین ساتھ اس چیز کے کہ دیتا ہے تو انکو ساریان یعنے جو جان لیا
اُنھون نے کہ پاس بلانا اور دور رکھنا تیرا سب فرمان خدا سے ہے تابع رہینگے تیرے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ
اور اللہ جانتا ہے جو کچھہ بیچ دلون تمھارے کے ہے رغبت اور کراہیت وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا اور ہے اللہ جاننے
والا اچھی باتین بندون کی تحمل والا جلدی نہین کرتا عقوبت مین عاصیون کے لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ
تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ نہین حلال واسطے تیرے جوروین اور پیچھے ان نو بی بیون کے کہ تیرے نکاح مین ہے کیونکہ تو حضرت
کے حق مین ایسے ہین جیسے امت کے حق چار اور نہین حلال یہہ کہ بدل ڈالے تو ان سے اور بی بیان یعنے ایک کو انمین
سے طلاق دے اور اسکی جگہہ دوسری کرلے وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ اگرچہ خوش لگے تجھکو حسن انکا
مگر جنکے مالک ہوگئے ذہنے ہاتھہ تیرے یہہ استثنا سے ہے یعنے حلال نہین تجھہ پر ان نو کے سوا اور بی بی مگر لونڈی
جو تیرے ملک مین اور تصرف مین آئی سمجھہ لیجے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بی بیو کا انتقال ہوگیا تھا حضرت
بی بی خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ اور نو بی بیان تھین کہ بعد وفات کے بھی حضرت کے بقید حیات رہین حضرت عائشہ حضرت
حفصہ بنت عمر حضرت سودہ حضرت ام سلمہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان حضرت زینب بنت جحش حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت
میمونہ پہلے مین قریشی تھین اور لونڈیان چار تھین حضرت ماریہ قبطیہ حضرت جمیلہ حضرت حارثہ حضرت ریحانہ سمجھہ لیجے کہ جس
مرد کے کئی جوروین ہون واجب ہے اسپر باری سے برابر رہنا سب پاس اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ واجب نہ تھا اسواسطے
کہ عورتین اپنی حق نہ سمجھین لیکن آپ فرق نہین کرتے تھے سب کی باری برابر رکھتے تھے مگر حضرت سودہ نے خود اپنی باری
حضرت عائشہ کو بخش دی تھی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ع اور ہے اللہ اوپر ہر شی کے نگہبان ابیات
راہنما اللہ ہے تیرا رقیب ؎ اور تیرے حال سے زیادہ تر قریب ؎ سوچ کرکے دل مین کر ہر کام تو ؎ تا نہ شرمندہ ہو اسکے روبرو
عالم سر و علن ہے کردگار ؎ اور دانا ہی نہان و آشکار ؎ اُس سے کچھہ مخفی نہین تیرا عمل ؎ ظاہر و باطن رضا پر اسکے چل ؎ کوئی دم
اسکے نگہبانی کا دھیان ؎ دل سے اپنے مت گنوا ای میری جان ؎ تا کہ ہر ایک کام تیرا ہو درست اسکے طاعت مین رہی
چالاک و چست لکھا ہے کہ جب زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت نے بحکم الٰہی قبول کیا اور لوگونکو کھانا کھلایا لوگ بعد طعام کے
کلام مین مشغول ہوئے اور زینب کونے مین گھر کے بیٹھی تھین آپ نے چاہا کہ لوگ جاوین جب لوگ نہ گئے تو حضرت آپ وہان سے
اُٹھے مجلس برخاست ہوئی لیکن تین شخص ویسے ہی بیٹھے باتین کرتے رہے آپ نے دروازے پر آکے دیکھا اور شرم سے انکو نہ اُٹھایا بعد دیر کے
وہ اُٹھے آپ گھر مین زینب رضی کے گئے انس رضی نے کہا کہ جب حضرت اندر گئے مین نے بھی چاہا کہ جاؤن دروازے پر آپ نے پردہ ڈالا اور یہہ آیت
حجاب کی نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ای لوگو

اے ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھرون پیغمبر کے مین مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے واسطے تمھارے طرف کھانیکے در ان
حالیکہ نہ انتظار کرنیوالے ہو پکنے اسکے کے بعضے لوگ دیکھتے رہتے تھے جب کسیکے گھر کھانا پکا جا بیٹھے تھے بن بلائے
حکم ہوا کہ ایسا مت کرو وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اور لیکن جب
بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس جب کھا چکو تم پس متفرق ہو جاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگانے والے واسطے باتون کے
اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ تحقیق یہہ ٹھہرنا تمھارا واسطے کلام کے بعد طعام کے ہے ایذا دینا پیغمبر کو پس شرماتا
تم سے کہ کہے باہر نکلو وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ اور اللہ نہین شرماتا حق کہنے سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور جب مانگا چاہو ازواج پیغمبر سے کچھ اسباب پس مانگ لو ان سے پیچھے پردہ کے سے
ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ یہہ پردے سے مانگنا بہت پاک کرنیوالا ہے واسطے دلون تمھارے کے اور
دلون انکے کے خواطر شیطانی اور خیالات نفسانی سے وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ
بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اور نہین ہے لائق واسطے تمھارے یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو اور وہ بات کرو جسمین وہ آزردہ ہو اور نہین لائق
یہہ کہ نکاح کرو بیبیون اسکے کو پیچھے اسکے کبھی یعنے بعد وفات کے اور طلاق کی کیونکہ وہ مائین تمھاری ہین اور مائین
فرزندون پر حرام ہین اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا تحقیق یہہ ایذا پیغمبر کی اور نکاح مین لانا بیبیون اسکے کا ہے
نزدیک اللہ کے بڑا گناہ کیونکہ حرمت حضرت کی لازم ہے حالت حیات اور بعد وفات انکے کے اور حیات و مماۃ
مین تعظیم انکی یکسان ہے کیونکہ خلعت خلافت عظمی حالت حیات مین اور سروپاے شفاعت کبری
بعد وفات واسطے قد مبارک آپکے کے تیار کیا ہے لکھا ہے کہ ایک صحابی نے کہا تھا کہ اگر آپ کا وصال ہوا تو
عائشہ رضی اللہ عنہا کو نکاح مین لاونگا اور دوسرے نے یہہ بات دلمین ٹھرائی تھی یہہ آیت اتری اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا
اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا اگر ظاہر کرو تم کچھہ چیز یعنے نکاح بعضے امہات مومنین کا اور زبان
سے کہو یا پوشیدہ کرو اسکو دلمین اور زبان سے نہ نکالو پس تحقیق اللہ ہے ہر چیز کو جاننے والا اور اسپر تمھین
جزا دیگا حدیث مین ہے کہ جب آیت حجاب کی نازل ہوئی عورتون نے پردہ کیا آبا اور ابنا اور اقارب
انکے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم بھی کیا پردہ مین باتین کرین یہہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ
عَلَیْهِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ
وَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ نہین گناہ اوپر عورتون کے بیچ منہہ دکھلانے کے ساتھہ باپون انکے کے اور نہ بیٹون
انکے کے اور نہ بھائیون انکے کے اور نہ بھتیجون انکے کے اور نہ بھانجون انکے کے اور نہ عورتون انکے کے یعنے مسلمانون
کے اور نہ اس چیز کے کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھہ انکے یعنے غلام اور لونڈیون انکے کی اور اصح یہہ ہے
کہ مراد لونڈیان ہین اور کچھہ بیان اسکا سورۂ نور مین مذکور ہوا پس عدول کیا غیبت سے طرف خطاب کے واسطے

تشدید امر کے اور فرمایا کہ ای عورتو پردے مین رہو وَاتَّقِينَ اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے بے پردہ مت ہو اِنَّ اللّٰہَ
کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدًا ہ تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے اقوال اور افعال تمہارے سے گواہ اور کارہاے
ظاہر و باطن سے آگاہ سمجھیے کہ پچھلی آیتون مین تعظیم اور تکریم بجالانا جناب پیغمبر علیہ صلوٰۃ اللہ الملک الاکبر کا
سمجھا جاتا تھا اب یہان وہ آیت جو مشعر کمال عنایت بیچ شان حضرت کے ہے ارشاد ہوئی کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ
سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ ای لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ای میرے مالک امیرے
مولی اسے میرے والی بھیج مدام میری طرف سے روح نبی پر لاکھہ درود اور لاکھہ سلام یا انقیاد کرو امر اسکے کا انقیاد کرنا درود
اللہ کی طرف سے رحمت ہے اور غیر اسکے کی طرف سے طلب رحمت اور بعضے کہتے ہین کہ اللہم صلی علی محمد کے یہہ معنی ہین کہ
الہی تعظیم کر محمد کی دنیا مین ساتھہ اعلائے دین اور ابقائے شریعت اور اعظام ذکر اور اظہار دعوت کے اور آخرت
مین ساتھہ قبول شفاعت اسکے کے بیچ حق امت کے اور ساتھہ تضعیف ثواب کے اور اظہار فضل اسکے کے اوپر اولین
اور آخرین کے اور ساتھہ تقدیم اسکے کے اوپر انبیا مرسلین کے صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور جمہور علما کہتے ہین
کہ امر درود کا اس آیت مین محمول ہے اوپر وجوب کے لیکن اختلاف مقدار واجب مین ہے امام مالک کے نزدیک
تمام عمر مین ایکبار واجب ہے باقی مستحب اور بعضی مواضع مین استحباب اکد ہے جیسے بعد تشہد اول نماز مین مذہب
امام شافعی اور تشہد آخر مین انکے نزدیک واجب ہے اور مذہب حنفی مین سنت اور جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا نام مبارک لے یا سنے تو بعضے کہتے ہین ہر بار درود بھیجنا واجب ہے اور بعضے کہتے ہین ایکبار ایک مجلس مین
واجب پھر مستحب اور فتوی اسی پر ہے کہ اول بار واجب ہی پھر سنت اور کیفیت صلوٰۃ مین احادیث متنوعہ وارد
ہین افضل یہہ ہے کہ جمع کرے طرف احادیث مذکورہ کے کہ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد عبدک ورسولک
النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت وسلمت وبارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا ہ
تحقیق وہ لوگ جو ایذا دیتے ہین اللہ کو یعنے ایسی بات کرتے جو اسکے نزدیک مکروہ ہے جیسے شریک ٹھہراتے ہین
اور زن و فرزند بناتے ہین اور کلمات کفر زبان پر لاتے ہین اور ایذا دیتے ہین رسول اسکے کو کہ شاعر ساحر کہتے ہین
اور فعل سے رنج پہنچاتے اور دانتون پر پہنچاتے ہین لعنت کیا ہے انکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور تیار کیا ہے
واسطے انکے عذاب عقبی مین رسوا کرنیوالا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّ
اِثْمًا مُّبِیْنًا اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین مسلمانون کو اور مسلمانیون کو جیسے صفوان صحابی رض اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا بغیر اسکے کہ کچھہ برا کیا ہو انہون نے پس تحقیق اٹھایا ان موذیون نے بہتان برا اور گناہ ظاہر اور یہود یعنے لائق عقوبت بہتان

اسکے اور تحقیق عذاب گناہ ظاہر کے ہوتے بعضون نے کہا ہے کہ یہہ آیت منافقون کے شان مین ہے کہ نالائق باتون سے علی
مرتضی رضی اللہ عنہ کو ایذا دیتے تھے اسباب نزول مین ہے کہ ایکدن حضرت عمر نے ایک کنیزک آراستہ کو کہ میل
بدکاری رکھتی تھی واسطے ادب کے ملامت کیا اُسنے اپنے خواجہ سے شکایت کی اُسنے سخنان بیہودہ آپکے شان مین کہی اُسکے
حق مین یہہ آیت اُتری اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ آیت زانیون کے حق مین آئی ہے کہ زانون کو راہون مین بیٹھے
تھے اور لونڈیون کو پکڑتے تھے لکھا ہے کہ اُسوقت علامت بی بیون کی یہہ تھی کہ سرپوشیدہ نکلتے تھے اور لونڈیان
سر کھلے اور وہ بدکار جو سرپوشیدہ والیون سے کنارہ کش تھے تو حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ
لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ اے پیغمبر کہہ واسطے بی بیون اپنے کے
اور بیٹیون اپنے کے اور بی بیون کو مسلمانون کے کہ وقت نکلنے کے گھر سے نزدیک کرلین اور لٹکالین اوپر منہہ اور بدن
اپنے کے چادرین یعنے منہہ اور بدن اپنا چھپالین ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ یہہ چھپانا منہہ اور سر نزدیکتر
ہے اس سے کہ پہچانے جاوین کہ آزاد ہین باصلاح اور عفت والی ہین پس نہ ایذا دی جاوین یعنے ایسی غرض
نرکھین اُنسے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا گناہون گذشتہ کا جو توبہ کرین مہربان کہ مصلحت بندون کی
اُنسے بیان کردیتا ہے لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ
لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا مَّلْعُوْنِیْنَ البتہ اگر نہ باز رہینگے منافق اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے بیماری
ہے یعنے زنا کرنیوالے اور بد خبرین اڑانے والے بیچ شہر کے لشکر اسلام کے اور عیبون کے مسلمانون کے البتہ پیچھے لگادینگے
ہم تجھکو انکے اور امر کرینگے ہم تجھکو اوپر قتل انکے کے پھر نہ ہمسایہ رہینگے تیرے بیچ مدینے کے مگر تھوڑے دنون یعنے
جلد شہر سے نکلینگے لعنت مارے اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا جہان پائے جاوین پکڑے جاوین یعنے چاہئے کہ
پکڑین انکو اور قتل کئے جاوین قتل کرنا یعنے چاہئے کہ قتل کرین انکو قتل کرنا ساتھہ ذلت اور رسوائی کے سُنَّةَ اللّٰهِ
فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ عادت ہے اللہ کی بیچ اُن لوگون کے کہ گذرے پہلے اسکے یعنے مقرر کیا ہے اُنون
پہلون مین کہ پیغمبرون کو حکم کرین منافقون کے قتل کا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا اور ہرگز نپاویگا تو واسطے عادت
اللہ کے بدل یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ سوال کرتے ہین تجھکو کافر ساتھہ ٹھٹھے اور آزمایش کے قیامت سے
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک اللہ کے ہے یعنے وقت وقوع قیامت کا وہی جانتا ہے
کسی فرشتے اور پیغمبر کو اس سے آگاہ نہین کیا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا اور کیا خبر معلوم کروائی
ہے تجھکو شاید کہ قیامت ہووے نزدیک یعنے مطلق نہین جانتا تو بقدر گمان کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ
لَهُمْ سَعِیْرًا خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا تحقیق اللہ نے لعنت کی ہے کافرون کو اور تیار کیا ہے واسطے انکے دوزخ درانحال کہ
ہمیش رہینگے بیچ اسکے ہمیشہ تاکید ہے کہ کبھی نہین وہان سے نکلنے کے ہمیشہ آگ مین جلینگے لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا

ولا نصیرا نه پاوینگے بیچ اُسکے دوست که انکو دوزخ سے نکالے اور نه مددگار که عذاب اُنکے ٹالے یوم تقلب وجوههم
فی النار یاد کر جس دن که پھیرے جاوینگے منهه انکے بیچ آگ کے یعنے ایک طرف سے دوسری طرف که کبھی سیدها
اور کبھی اوندھے منهه آتش مین گراوینگے یقولون یالیتنا اطعنا الله واطعنا الرسولا کهینگے ای کاشکے همنے فرمانبرداری
کی هوتی الله کی اور فرمانبرداری کی هوتی رسول کی وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا
اور کهینگے وے ای پروردگار همارے تحقیق همنے اطاعت کی سردارون کی اپنے اور بڑون اپنے کی پس گمراه کردیا
همکو اُنهون نے راه سے ربنا آتهم ضعفین من العذاب والعنهم لعنا کبیرا ای پروردگار همارے دے انکو دوگنا
عذاب هم سے که وه ضال بھی تھے اور مضل بھی اور لعنت کر انکو لعنت بڑی که کوئی اُس سے نه نکال سکے قطعه حق
هی جسکو خدا لعنت کرے کس کی طاقت هے که پھیر رحمت کرے جسکو وه راندے بلاوے کون اُسے وه بلاوے
جسکو راندے کون اُسے یا ایها الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسی فبراه الله مما قالوا ای لوگو جو ایمان
لائے هو مت هو تم مثل اُن لوگون کے که ایذا دی اُنهون نے موسی کو یعنے پیغمبر میرے محمد صلی الله علیه وسلم کو مت
ایذا دو جیسی بنی اسرائیل نے موسی کو دی تھی اور نسبت زنا کی کی تھی چنانچه قصه اسکا احوال قارون مین گذرا
پس پاک کیا اُسکو الله نے اُس چیز سے که کهتے تھے اور جس عورت سے که رشوت دیکر بهتان اٹھوایا تھا اُسنے اقرار
پاکیزگی کا موسی کے کیا یا هارون علیه السلام نے جو کوه طور پر جاکر وفات پائی بنی اسرائیل کهنے لگے که حسد سے موسی نے
مار ڈالا حق تعالی نے فرشتے کو حکم کیا وه اُسکی لاش گور سے نکال لایا قوم نے دیکھکر معلوم کرلیا که غیر مقتول هے یا الله
تعالی نے اُسکو زنده کردیا اُسنے کهه دیا که موسی نے نهین مارا یا بنی اسرائیل موسی علیه السلام کو عیب لگاتے تھے که تنها
نهاتے تھے ایکدن کپڑے اُتار کر اُنهون نے پتھر پر رکھے اور نهانے لگے پتھر چلا موسی ع پانی سے نکلکر برهنه اُسکے
پکڑنے کو دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا که کچھ عیب نهین رکھتے وکان عند الله وجیها اور تھا موسی نزدیک الله کے
آبرو والا یا مقبول یا مستجاب الدعوات یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سدیدا ای لوگو جو ایمان لائے
هو ڈرو الله سے ارتکاب معاصی مین اور بچو ایذائے رسول اُسکے سے اور کهو بات مضبوط سچی مسلمانون کے حق مین
مراد یهی هے ضد اُسکے سے یعنے جھوٹ مت کهو مانند بات تهمت عائشه صدیقه کے اور قصه زینب کے یا قول سدید
کلمه لا اله الا الله هے یا وه بات هے جسمین رضائے حق هو اور قول جامع اس باب مین یهه هے که قول سدید وه
بات هے جو سچی هو نه جھوٹی اور صواب هو نه خطا اور مفید هو نه لغو اور خالص هو نه آمیخته پس ایسی بات کهو یصلح لکم
اعمالکم سنوار دیگا الله واسطے تمهارے اعمال تمهارے یعنے انکو صلاحیت قبول کی دیگا اور ثواب
اُنپر مترتب کریگا ویغفر لکم ذنوبکم اور الله بخشیگا واسطے تمهارے گناه تمهارے ومن یطع الله و
رسوله فقد فاز فوزا عظیما اور جو کوئی کهنا مانے الله کا اور رسول اُسکے کا پس تحقیق وه مراد کو پهنچا مراد کو پهنچنا بڑا انا عرضنا

الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو کہ طاعت ہے یا حدود شرع ہین موضع
مین ہیکہ نماز اور روزہ اور زکواۃ اور حج اور امانت مردم ہی یا نگاہ رکھنا زبان کو فضول سے ہی بعضے کہتے ہین غسل
جنابت ہی اوپر آسمانون کے اور زمین کے اور پہاڑون کے ساتھہ شرط ثواب اور عقاب کے اسوقت کہ فہم انمین پیدا
کر دیا تھا فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا پس انکار کیا سب نے یہہ کہ اٹھاوین اسکو اور ڈر گئے اس سے اور کہنے
لگے کہ مسخر ہم فرمان ہین جسواسطے کہ ہمین پیدا کیا ہی نہ محتاج ثواب کے ہین نہ توانا اوپر کھینچنے عقاب کے یا اوپر اہل
آسمان کے کہ ملائکہ ہین اور ساکنان زمین و جبال پر کہ حیوانات بحری اور بری ہین عرض کیا سب نے انکار کیا حفاظت
سے نہ مخالفت سے وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اور اٹھالیا اسکو انسان نے باوجود ضعف اور ناتوانی کے اِنَّہٗ کَانَ
ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ۝ تحقیق تھا وہ بے باک یا ستمگار اوپر جان اپنی کے کہ وہ امانت جسکو اسقدر بڑے بڑے جسم
والون نے نہ اٹھایا اسنے باوجود اپنے ناتوانی کے اٹھالیا نادان عاقبت اسکے سے یعنے عقوبت اسکی سے اگر خیانت
واقع ہو اور عرض امانت کیا لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰہُ عَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تو کہ عذاب کرے اللہ منافقون مردون کو اور منافقون عورتونکو بسبب ضایع کرنے امانت کے اور عذاب
کرے شرک لانے والون کو اور شرک لانے والیون کو بسبب خیانت کرنے امانت کے اور پھیر اوے اللہ ساتھہ رحمت کے
اوپر ایمان والون کے اور ایمان والیون کے بسبب حفظ امانت کے وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہی اللہ تعالی بخشنے
والا توبہ کرنیوالون کا مہربان انپر سمجھہ لیجئے کہ علما اور عرفا نے اس آیتہ مین بہت بیان فرمایا ہی کچھہ اسمین سے یہان
تحریر ہوتا ہی بعضون نے معنی آیت کی یون ذکر کئے ہین کہ عظمت شان امانت یہان تک ہی کہ اگر عرض کرے اجرام
عظام پر شعور اور ادراک دیکر تو حمل اسکے سے ابا کرین اور حق یہہ ہی کہ حق تعالی نے انکو ادراک اور شعور دیا
اور انپر عرض کیا انھون نے انکار کیا خشیت سے نہ معصیت سے اور انسان نے اٹھالیا ہمت سے نہ قوت سے بیت
جو حرج سے اٹھا وہ ہم اٹھا رہین ہین قوت کہان ہی اتنی ہمت دکھا رہین ہے امام قشیری رح نے کہا کہ انپر امانت کو
عرض کیا انسان پر فرض کیا وہان عرض تھا سر پھیر آیا یہان فرض تھا اٹھایا حضرت جنید رحمۃ اللہ نے کہا کہ نظر آدم عرض
حق پر تھی نہ بار امانت پر لذت عرض نے ثقل امانت کو فراموش کر دیا اسیواسطے لطف ربانی نے زبان عنایت
سے فرمایا کہ اٹھانا تجھہ سے نگاہ رکھنا مجھہ سے جو تونے رغبت سے بار میرا اٹھایا مین نے بھی تجھکو بمین سے اٹھالیا نہ
وحملنٰھم فی البر والبحر صاحب انوار نے کہا ہی کہ چاہیے کہ مراد امانت سے عقل اور تکلیف ہو اور جو آسمان اور
زمین اور پہاڑ کو استعداد حمل کا اسکے نہتا انسان نے ساتھہ قابلیت اپنی کے قبول کیا کیونکہ ظلوم ہی بواسطہ
استیلائے قوت غضبی اور جہول ہے بجہتہ غلبہ قوت شہوانی اور فائدہ عقل کا یہہ ہی کہ دونون قوتون کو تعدی سے
نگاہ رکھکر راہ اعتدال پر ثابت رکھے اور بڑا مقصود تکلیف سے تعدیل قوتین ہی کہ نتیجہ صفتین سبعی اور بہیمی ہی پس ظلومی اور جہولی

علت حمل کی ہوئی اور بعضون نے کہا ہے کہ شان اسکی سے ہے ظلم اور جہل جیسے کہے توجعل الماء طہورا یعنی شان
اسکے سے ہے طہارت پس یہہ دو صفتین شان انسان سے ہین لیکن جب آدمی حامل امانت ہوے بعضون نے
ظلم اور جہل ترک کیا اور بعضے اسیر رہے یا خود یہہ دو صفتین نوع انسان ہین ہین باعتبار اغلب افراد کے بحر الحقائق
مین ہے کہ ظلوم اور جہول خلق کے نزدیک ہے نہ حق کے نزدیک تفسیر حضرت خواجہ پارسا رحمۃ اللہ علیہ مین ہے کہ حق
تعالی نے عرض کیا امانت کو اوپر اہل آسمان اور زمین اور جبال کے ابا کیا انھون نے حمل اسکے سے بسبب عدم
استعداد اور جوان انسان کو اسکے اٹھانے کا استعداد تھا بن مضائقے اور مبالغے کے قبول کیا اور وہ ظلوم ہے اوپر
نفس اپنے کے کہ فنا کرتا ہے ذات اپنی کو ہویت مطلقہ مین اور جہول ہے کہ غرض کو نہین پہچانتا اور بقول لا الہ
الا اللہ نفی ماسوا کرتا ہے فتوحات مین ہے کہ امانت الضافت ہے ساتھ اسماے حسنی کے کہ سب موجودات پر عرض
کیا اور انسان نے قبول کیا اور وہ ظلوم ہوتا اگر نہ اٹھاتا اور جہول ہے یعنے عالم کیونکہ نہایت علم باللہ اقرار کرنا ساتھ جہل
کے ہے اور عجز معرفت سے ہے کان العجز عن درک الادراک ادراک بیت وہان نکارت معرفت ہے جہل عین
علم ہے راہ حق مین سیچ ہی جو نادان ہوا وہ دانا ہوا حضرت قاسم الانوار نے لکہا ہے کہ امانت خلافت ربانی ہے اور
ظلم اور جہل ضد عدل اور علم ہے اور معنی اذا جاوز شئی حدہ انعکس ضدہ کے یہان ظہور مین آتے ہین ظلوم اور جہول صیغہ
مبالغہ کا ہے اور جب یہہ دو صفتین حد سے متجاوز ہوئین البتہ ضد سے بدل جاوینگے روح الارواح مین ہے
کہ ظلوما جہولا بیان مدح ہے نہ ذم آدم علیہ السلام نے بار ساتھ ہمت کے اٹھایا فوق طاقت تھا کہا ظلم کیا تو نے اوپر
نفس اپنے کے نہین جانتا تھا کہ بار گران ہے کہا کہ غیر حق سے جاہل تھا مین آواز و ظلومی اور جہولی اسکے کا عالم مین
پڑا عالم والے سر اسکے سے غافل ہین لوامع مین ہے کہ جو بو العجبی عشق کو عالم بشریت مین ہے مملکت ملکیت مین نہین
کہ یہہ سایہ پرور لطف و عصمت ہین اور مرد سایہ پرور اور محب بے درد کے قدر اور قیمت نہین عشق کے لائق وہ گروہ ہے
کہ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا سرمایہ بازار انکے کا ہے اور سمت انہ کان ظلوما جہولا پیرایہ روزگار انکا
بیت عاشقی کو درد و بدنامی ہے خوش عاشقون کو سوز و ناکامی ہے خوش آفتاب امانت کہ برج عرض الوہیت
سے چمکا آسمان نے کہا مجھے وصف رفعت ثابت ہے زمین نے کہا مجھے نعمت بسطت واقع ہے پہاڑ نے صدا کی کہ
مجھے ثبات قدم حاصل ہے ہم حمل اس بار کا نہین رکھتے کہین کچھ آفت ہم پر نہ آجاوے کہ یہہ صفتین ہماری
گنواوے آدم خاکی نے کہا کہ میرے پاس کیا ہے کہ مجھ سے لینگے مردانہ پیش آکر اس بوجھ کو کہ یہہ سب نہ اٹھا سکے
دوش نیاز پر لیکر نعرہ ہل من مزید آغاز کیا سب نے کہا کہ اے خاکی دلیر یہہ قوت کہان سے پیدا کی زبان حال
اسکی نے جواب دیا کہ بار گران مددیار مہربان سے اٹھتا ہے فرد وہ بار کہ جو عرش سے اٹھتا نہین رافت
یکبار اٹھایا مددیار سے ہمنے القصہ خلعت حمل امانت سوا قامت با استقامت انسان کے کہ منشور انی جاعل فی الارض خلیفہ

اوپر نام نامی اسکے کے لکھا ہے چست اور درست نہ آیا اور جب اتنا بڑا کام اُس سے واقع ہوا واسطے دفع چشم حسودوں شیطانوں کے کہ دشمنان دیرینہ ہین اسپند انہ کان ظلوما جھولا کا اوپر آتش غیرت کے ڈالا **قطعہ** پس از تعرف احمال امانت سوچ ای رافت نہین ہیو جہ ظلم و جہل کہنا میرے مولا کا پیئے دفع گزند چشم بد عین تلطف سے لگایا اُسنے ٹیکا ہے ظلوما اور جھولا کا سورہ سبا مکی ہے مگر آیۃ ویری الذین اوتوا العلم تا آخر آیۃ چون آیتین ہین آٹھہ سو اسّی کلمے ہین تین ہزار پانچ سو بارہ حرف ہین فواصل اسکی ظن المد بر ہین اور ربط اسکا سورۂ احزاب سے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر قبول توبہ مومنون کے اور ثنائے خدائے عز و جل کے ساتھہ مغفرت اور رحمت کے تھا آغاز اسکا ساتھہ ذکر حمد اور شکر نعمت کے ہے اور یہہ بھی ہے کہ آخر مین اسکے ذکر سموات تھا شروع مین اسکے بھی ذکر سموات ہے

سورۃ السبا مکیۃ وھی اربع و خمسون آیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ولہ الحمد فی الآخرۃ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے وہ جو واسطے اسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے اور واسطے اسیکے ہے تعریف بیچ آخرت کے راہ سرور سے نہ از روئے تکلیف کے چنانچہ کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا اور الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقام بعضے کہتے ہین کہ سب اہل آخرت اسکی حمد کہینگے دوست ساتھہ فضل کے اسکو سراہینگے اور دشمن ساتھہ عدل کے وھو الحکیم الخبیر اور وہ حکمت والا خبردار ہے یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منھا جانتا ہے جو کچھہ داخل ہوتا ہے بیچ زمین کے جیسے آب باران اور جو کچھہ نکلتا ہے اسمین سے جیسے نبات یا جانتا ہے جو کچھہ کہ زمین کے تلے ہے مانند خزانون اور دفینون اور مردونکے اور جو کچھہ زمین کے اوپر ہے مثل حیوان اور چشمون اور دریاؤن کے وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا اور جو کچھہ کہ اُترتا ہے آسمان سے جیسے فرشتے اور کتابین اور تقدیرین اور رزق اور مینھہ اور جو کچھہ کہ چڑھتا ہے بیچ اسکے جیسے فرشتے اور عمل نامے بندون کے اور دعائین اور کلمے پاکیزہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہے کہ اُترنے والے آسمان سے جبرئیل علیہ السلام ہین اور چڑہنے والے آسمان پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہین شب معراج مین کشف الاسرار مین ہے کہ اسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو کچھہ اُترتا ہے قلوب اولیا پر واردات اور کشوفات سے اور جو کچھہ چڑھتا ہے انفاس اصفیا سے سب اوقات مین یا جو کچھہ اُترتا ہے آسمان سے وہ الطاف الہی اور کرم نامتناہی ہے کہ متوجہ طرف اُن دلون کے ہو کہ جنسے بوئے آشنائی آتی ہے نزول کرتا ہے اور جو کچھہ اوپر چڑھتا ہے وہ نالہ تائبان اور آہ مفلسان ہے کہ جو سحرگاہ خلوت خانہ سینہ انکے سے نکل کر منہہ بدرگاہ رحمت پناہ لاتا ہے اور قبولیت کو پہنچتا ہے کہ انین المذنبین احب الی من زجل المسبحین **نظم** زاہد التسبیح خوانی پر نکر اپنے گہمنڈ ہم گنہگارون کے نالون کی قبولیت ہے اور ذکر مین افضل ہے کہ لوگ لبیک روتے دھوتے ہین آہ درد الود کی اس بزم مین عزت ہے اور وھو الرحیم الغفور اور وہ ہے مہربان بیچ انعام

نعمت کے چھپانے والا گناہ کا ساتھ پروردگار رحمت کے اور بخشنے والا انکا وقال الذین کفروا لا تاتینا الساعۃ اور کہا
ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے بسبب انکار کے اور ٹھٹھے کے نہ آویگی ہمارے پاس قیامت قل بلیٰ وربی کہہ تو یوں نہیں جو تم کہتے
ہو قسم ہے پروردگار میرے کی لباب میں ہے کہ ابوسفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی کہ بعث اور نشر نہیں ہے حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو بھی قسم کھا کہ سوگند ہے رب میرے کی کہ لتاتینکم عالم الغیب البتہ آوے گی
تمہارے پاس قیامت جاننے والا ہے پوشیدہ کا یہہ صفت پروردگار کی ہے لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی

السموات ولا فی الارض ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین

نہیں پوشیدہ اس سے یا نہیں دور علم اسکے سے برابر ایک چیونٹی کے یا ذرہ ریت کے بیچ آسمانوں کے اور نہ
بیچ زمین کے اور نہ چھوٹا اس سے اور نہ بڑا اس سے مگر لکھا ہے بیچ کتاب روشن کے یا ظاہر کرنیوالی کے کہ لوح محفوظ ہے
اور یہہ سب کچھ لکھا ہے اسمیں اسواسطے لیجزی الذین امنوا وعملوا الصالحات تو کہ بدلا دیوے ان لوگوں کو
جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اولئک لھم مغفرۃ ورزق کریم یہہ لوگ کہ مومن اور نیک کار ہیں واسطے انکے ہے بخشش
گناہوں کی اور رزق باکرامت بے تعب اور طلب والذین سعوا فی ایتنا معاجزین اولئک لھم عذاب من رجز الیم
اور جن لوگوں نے کہ سعی کی بیچ رد کرنے اور باطل کرنے آیتوں ہماری کے عناد کرنیوالے یا کوشش کرنیوالے ہو کر بیچ نفرت دلانے لوگوں کے
ان آیتوں سے یا اپنے زعم میں آگے بڑھنے والے ہو کر اور ہرانے والے ہمارے تو کہ عذاب ہمارا انسے ٹل جائے یہہ لوگ واسطے انکے ہے عذاب
سخت تر قسم سے درد دینے والا ویری الذین اوتوا العلم اور دوسری لکھا لوح محفوظ میں اسواسطے ہے تو کہ جانیں
وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم مراد اس سے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا اہل کتاب ہیں الذی انزل الیک من
ربک ھو الحق ویھدی الی صراط العزیز الحمید وہ جو اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے قرآن وہ ہے حق اور راہ
دکھاتا ہے طرف طریق خداوند غالب تعریف کئے گئے کے وقال الذین کفروا ھل ندلکم علی رجل ینبئکم اذا مزقتم
کل ممزق انکم لفی خلق جدید اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے کیا راہ بتاویں ہم تمکو اوپر اس شخص کے کہ خبر دیتا ہے تمکو
یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہے جب ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے نہایت ریزہ ریزہ ہو جانا البتہ تم البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہو گے یعنے پھر
جلائے جاؤ گے منکر بعث کے بعضے بعضوں کو کہتے تھے کہ ایک مرد یہہ خبر دیتا ہے افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ
کیا باندھ لیا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ یا اسکو جنون ہے کہ کہتا ہے جو بات نہیں جانتا بل الذین لا یؤمنون بالاخرۃ فی
العذاب والضلال البعید نہیں ہے ایسا کہ کہتے ہیں کافر بلکہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے بیچ عذاب کے ہیں اس جہان میں
اور گمراہی دور کی میں ہیں راہ صواب سے اس جہان میں سمجھ لیجئے کہ وصف ضلال کا ساتھ بعید کے قبیل اسناد مجازی کے ہے
کیونکہ بعد صفت ضال ہے افلم یروا الی ما بین ایدیھم وما خلفھم من السماء والارض کیا پس نہیں دیکھا کافروں نے طرف
اس چیز کے کہ آگے انکے ہے اور اس چیز کے کہ پیچھے انکے ہے آسمانوں سے اور زمین سے یعنے گھیر لیا ہے آگے پیچھے سے انکو اور قید ہو رہے ہیں

درمیان آسمان اور زمین کے اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اور چاہیں ہم
دھسا دیوین ساتھ اُنکے زمین کو یا ڈال دیوین ہم اوپر اُنکے ایک ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے اُنکے کے
آیتون ہماری کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ تحقیق بیچ اس دیکھنے آسمان و زمین کے یا بیچ تامل
کرنے قدرت ہماری کے اوپر دھسانے اور گرانے کے البتہ نشانی ہے اور عبرت واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالیکے
طرف حق کے کیونکہ وہ فکر اور غور کرتے ہین دلائل قدرت مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا اور البتہ دی ہمنے
داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی کہ نبوت ہے یا کتاب زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رعیت یا توفیق عدل حکم مین
یا بخشش کرنا عجزہ اور ضعفا پر یا حلاوت مناجات یا علم عین المعانی مین ہے کہ مراد خوش آوازی ہے جب حضرت
داؤد زبور پڑھتے تھے درندے اور وحشی اپنے مکانون سے نکل کر سننے کو آتے تھے اور پرندے بیتاب
ہوکر لیٹے آپ کو زمین پر گراتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فضل یہہ ہے کہ بعد اس سے فرماتا ہے يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ
مَعَهٗ وَالطَّيْرَ کہا ہمنے ای پہاڑو تسبیح کرو ساتھ اُسکے اور ای جانورو یا ای پہاڑو پھراؤ آواز اپنی کو وقت
تسبیح کہنے اُسکے اور ای مرغو موافق ہو ساتھ اُسکے تسبیح مین یا ای پہاڑو سیر کرو ساتھ اُسکے جس جگہہ کہ وہ
جاوے اور جسوقت کہ وہ چاہے یہہ معجزہ حضرت داؤد کا تھا کہ پہاڑ اُنکے ساتھ چلتے تھے اور جب وہ تسبیح کہتے تھے
کوہ سے صدا آتی تھی اور مرغ ہوا پر صف باندھ کر بالجان دلاویز امداد کرتے تھے اور بہت لوگ سنکر ان نغمون
کو جان دیتے تھے بیت سنکے اُسکے نغمہ کی پروازیان مرغ یہان کرتا ہے کیا پروازیان ایکدن ایک
فرشتہ اُنکی زیارت کو آیا اُسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا اور خلیفہ کبریا ہین اولی یہہ ہے کہ طعام لیئے کسب سے کھاؤ
اُنھون نے دعا کی حق تعالی کا امر ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہہ کسب اُنپر آسان کیا چنانچہ فرماتا ہے حق تعالی وَاَلَنَّا
لَهُ الْحَدِيْدَ اور نرم کیا ہمنے واسطے داؤد کے لوہا بن آگ کے مثل موم کے کہ جو اُسمین چاہے تصرف کرے
اور حکم کیا ہے اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ یہہ کہ بنا زرہین فراخ دامن کشادہ اور اندازہ رکھ حلقے پرونے مین
کہ مساوی ہون آپسمین تو کہ وضع اُسکی مناسب ہو تیسیر مین ہے کہ ہر زرہ چھہ ہزار درم کو بکتی تھی چار ہزار خیرات
کرتے تھے دو ہزار نفقہ عیال کرتے تھے لباب مین ہے کہ جب وفات پائی آپ نے ہزار زرہ خزانہ مین تھی وَ
اعْمَلُوْا صَالِحًا اور کہا ہمنے ای داؤد تم اور گھر والے تمھارے عمل کرو اچھے اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق
مین ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون اور موافق اُسکے جزا دونگا وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ
وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور مسخر کیا واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اُسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور شام کی سیر اُسکی
ایک مہینے کی راہ تھی صبح کو تدمر سے جاکر قیلولہ اصطخر میں کرتے اور رات کو کابل مین آرام کرتے تھے وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ
اور بہایا ہمنے واسطے سلیمان کے چشمہ تانبے گلے ہوئیکا سمجھ لیجئے کہ یمن مین ایک مقام تھا ہر مہینے مین تین دن

معدن سے تانبا گلا ہوا مثل آب روان کے بہتا تھا جو چاہتے تھے اُس سے بناتے تھے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ اور مسخر کیا جنوں سے اُن لوگوں کو کہ خدمت کرتے تھے آگے اُسکے ساتھ حکم پروردگار اُنکے
کے مقرر کیا ہمنے کہ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ اور جو کوئی کجی کرے جنوں میں سے
حکم ہمارے سے اور اطاعت سلیمان سے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب دوزخ سے عقبیٰ میں بعضے کہتے ہیں کہ
دنیا میں مقرر کیا تھا کہ فرشتہ تازیانہ آتش ہاتھ میں لیے ہوئے جنوں پر مسلط رہتا تھا جو کوئی حضرت سلیمان
کی عدول حکمی کرتا تھا اُسکو مارتا تھا اور جلاتا تھا يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ بناتے تھے واسطے سلیمان کے
جو کچھ چاہتا قلعوں سے اور ہتیاروں سے لکھا ہے کہ جن آپ کے واسطے قلعہاے بلند اور حصارہاے ارجمند بناتے
تھے چنانچہ ولایت یمن میں بہت تیار کئے ہیں اور وسیط میں ہے کہ محراب بالاخانہ کو کہتے ہیں کہ کئی درجے
اسکے ہوں وَتَمَاثِيلَ اور بناتے تھے تصویریں فرشتوں اور پیغمبروں کی حالت عبادت کی کہ لوگ دیکھکر
اسیطرح عبادت کریں اور اُس زمانے میں تصویر کا رکھنا مباح تھا عین المعانی میں ہے کہ آدمیوں کی تصویریں
آہنی بناتے تھے حق تعالی لڑائی کے وقت اُنمیں جان ڈالدیتا تھا تو کہ قتال میں قوی اور مضبوط ہوں بعضوں نے
کہا ہے کہ تصویریں دو شیروں کی تخت کے نیچے بنائیں تھیں اور شکلیں دو کرگسوں کی اوپر تخت کے جب حضرت
سلیمان تخت پر چڑھنے لگتے تھے دونو شیر بازو اپنی بچھا دیتے تھے اُنپر پاؤں رکھکر چڑھ جاتے تھے اور جب تخت پر
بیٹھتے تھے دونو کرگس اپنے پر کھولکر سایہ کرتے تھے وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اور بناتے تھے
طاس اور لگن مانند تالابوں کے اور حوضوں بڑے والے اور دیگیں بڑی ایک جگہہ چولہے پر دھری رہنے والیاں
مثل پہاڑوں کے اور بارہ ہزار باورچی اُنمیں کھانا پکاتے تھے اور ابتک بعضے ولایتوں میں پتھر کے تراشی ہوئے
وے دیگیں موجود ہیں اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا اور کہا ہمنے نیک عمل کرو اے آل داؤد کے واسطے شکران
نعمتوں کے بعضوں نے کہا ہے کہ آل داؤد علیہ السلام نے ساعتیں دن رات کے بانٹ لیں تھیں ہر ساعت
اپنے لینے باری سے ایک اُنمیں سے قائم رہتا تھا اوپر شکرگذاری اور عبادت باری کے وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ
الشَّكُورُ اور تھوڑے ہیں بندوں میرے سے شکر کرنیوالے شکور اسکو کہتے ہیں کہ دل اور زبان اور جوارح سے
اکثر اوقات مراسم شکرگذاری کے ادا کرے اور ظاہر اور باطن سپاس باری میں رہے کسی حال غافل نہو وجدان
اور حرمان اور عافیت اور مرض میں شکر کرتا رہے وجدان میں یہہ کہ نعمت پائی حرمان میں یہہ کہ زیادت نہ پائی
صحت میں یہہ کہ مرض ہوا مرض میں یہہ کہ ہنوز نہ موا اور باوجود اسکے اپنے آپ کو شکر سے عاجز جانے کیونکہ توفیق
شکر کی بھی نعمت ہے اسکے واسطے اور شکر چاہیے بیت تو کرے رافت سپاس حق تیری کیا جان
ہے شکر واجب ہوا ادا ممکن سے کیا امکان ہے بحر مواج میں ہے کہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

سنا کہ ایک شخص کہتا تھا اللھم اجعلنی من القلیل اُس سے پوچھا کہ معنی اسکے کیا ہین اُسنے کہا کہ جیسی معنے آیت وقلیل من عبادی الشکور کی ہے یہہ دعا دروکی ہے حضرت عمر نے کہا کہ سب لوگ مجھہ سے دانا تر ہین ہر ایک ایسی چیز کہتا ہے کہ مین نہین جانتا لکھا ہے کہ بنائے مسجد بیت المقدس داؤد علیہ السلام نے شروع کی اور سلیمان علیہ السلام نے اتمام مین اسکے بہت سعی کی اور ایک برسکا کام اُسمین باقی تھا کہ اُنکی اجل آئی اُنھون نے اپنے اہل کو وصیت کی کہ میرا مرنا ظاہر مت کیجو اور بعد موت میرے مجھے عصا کا تکیہ لگا دیجو تو کہ جن کام بناتے جاوین جب اُنکا وصال ہوگیا غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھکے عصا کا تکیہ لگا کر کھڑا کر دیا یا جب آپ نے معلوم کیا کہ موت آن پہنچی جنونکو عمارت کا نقشہ بتا کر شیشہ محل مین در بند کر عصا کا تکیہ کر بندگی مین کھڑے ہوگئے جن دور سے دیکھتے تھے کہ آپ عصا لگائے ہین اور اپنا اپنا کام کئے جاتے تھے یہان تک کہ بعد ایکسال کے گھن نے جڑ عصا کی کھالی گئے آپ زمین پر گر پڑے موت معلوم ہوگئی جن اُسیدم بھاگ گئے پہاڑون اور جنگلون کی طرف چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ پس جب مقرر کیا ہمنے اوپر اسکے موت کو اُسکے اور ہوا ہوا عصا پر تکیہ لگا دیا نہ خبردار کیا جنون کو اوپر موت اُسکے کے مگر کیڑے گھن کے نے کہ زمین سے نکل کر کھاتا تھا عصا اُسکا فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ پس جب گر پڑا سلیمان جان لیا جنون نے یہہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہ رہتے ایک برس بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے یعنے عمارت کے بنانے کی تکلیف نہ اُٹھاتے سمجھہ لیجئے کہ جن آدمیون کے پاس دعوے کرتے تھے کہ ہم علم غیب رکھتے ہین سو غافل ہوئے یا لوگ گمان کرتے تھے کہ جن غیب دان ہین سو وہ گمان اُٹھہ گیا لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ البتہ تحقیق تھا واسطے اولاد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے بیچ گھرون اُنکے کے نشانی اوپر وجود صانع اور قدرت کاملہ کے سمجھہ لیجئے کہ پہلے وہان ملک یمن مین بادشاہ اس شہر سبا کی بلقیس تھی اُسنے اُس ملک کو خوب بسایا تھا پانی جھیلونکا اور نہرونکا سب سمیٹ کر ایک جگہہ بند کیا تھا آب ریز اوپر نیچے رکھی تھی بلند اور پست زمین کے واسطے تمام سال پانی وہان بھرا رہتا تھا جسقدر درکار ہوتا تھا خرچ کرتے تھے ملک سرسبز اور آباد رہتا تھا دو باغ ادھر اُدھر تھے درخت میوہ دار کے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ دو باغ دہنے طرف سے اور بائین طرف سے گھرون کے یعنے نشانی کہ مساکن اہل سبا مین مذکور ہوئی دو باغ تھے اگرچہ ہر طرف بوستان دلکشا اور گلستان راحت افزا لہلہاتے تھے لیکن تقارب اشجار کے سبب ایک باغ نظر آتے تھے پس پیغمبر نے اُنسے کہا كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ کھاؤ رزق پروردگار اپنے کے سے اور شکر کرو واسطے اُسکے لکھا ہے کہ کثرت میوہ کی وہان اسقدر تھی کہ اگر کوئی ٹوکرا سر پر دھر کر درختون کے تلے ہوکر گذرتا تو ٹوکرا بھر جاتا میوون سے بغیر اسکے کہ ہاتھہ سے توڑے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ یہہ جو تمھین حق تعالی نے دیا ہے شہر ہے

پاکیزہ کہ ہواے خوش اور آب شیرین اور خاک پاک رکھتا ہے لکھا ہے کہ وہان مچھر اور جون اور بچھو اور سوتھا
اگر کسی مسافر کے جوئین کپرون مین ہوتین تو وہان کے سب باتین مین خود بخود مر جاتی تھین اور پروردگار بخشنے
والا اُس کے شکر نہ کرنے سے توبہ کرے فاعرضوا پس منہہ پھیر لیا اُنھون نے پیغمبر بھیجنے سے اور شکر گذاری کی اخبار
مین ہے کہ تیرہ پیغمبر اُنپر آئے سب کو اُنھون جھٹلایا آخر پیغمبر اُن پر بعد رفع عیسی علیہ السلام کے آیا اُسکو بہت ایذا
دی حق تعالی نے کھونس کو حکم کیا اُسنے آدھی رات کو کہ سب سوتے تھے بند پانی کا توڑ ڈالا پانی نہہ نکلا باغ اور گھر
اُنکے بھر گئے بہت آدمی اور جانور مر گئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فارسلنا علیہم سیل العرم وبدلناہم
بجنتیہم جنتین ذواتی اکل خمط واثل وشیء من سدر قلیل پس بھیجا ہمنے اوپر اُنکے سیل عرم کے کو سمجھ لیجئے کہ عرم نام اُس بند
کا ہے یا نام اُس میدان کا جہان سے پانی آیا تھا یا نام اُس کھونس کا جسنے بند مین سوراخ کیا تھا اور بدل دیا
ہمنے اُنکو عوض دونو باغون اُنکے کے دو باغ میوے والے بدمزہ تلخ اور جھاؤ اور کچھ چیز بیری مین سے تھوڑی یعنے
کچھ بیر بیری کے بھی دیے کہ اُنکو دیکھکر میوے کمی ہوے یاد کرین سمجھ لیجئے کہ ایسے موضع کو جنت کہنا بطریق مشاکلت
لکھا ہے کہ پانی اُس سیل کا جس زمین پر گیا وہ شورہ زار ہو گئی کام سے جاتی رہی اور رنگ اُس پانی کا سرخ تھا ذلک
جزیناہم بما کفروا یہہ عذاب سیلاب بدلا دیا ہمنے اُنکو سبب کفران نعمت اُنکے کے اور سبب اسکے کہ کفر کیا
اُنھون نے ساتھ پیغمبرون کے وہل نجازی الا الکفور اور نہین عذاب دیتے ہم مگر ناشکر کو نجازی
بصیغہ متکلم معروف اور کفور منصوب ہے بقرات حفص اور اورون نے بصیغہ مجہول اور کفور مرفوع پڑھا ہے یعنے نہین عقاب
کیا جاتا مگر ناشکر اور جزا عام ہے واسطے مومن اور کافر کے اور مجازات خاص کفار کے واسطے ہے لکھا ہے کہ قوم
سبا ہلاکت سے بچ گئی اپنے پیغمبر پاس آکر کہنے لگی کہ ہمنے پہچانا رب اپنے کو اگر آپ ہمین نعمت انعام کرے
ناشکری نکرینگے ہم اور ایسی عبادت کرینگے کہ کسی قوم نے نکی ہو حق تعالی نے پھر اُنپر نعمتین خالص عنایت کین چنانچہ فرماتا ہے
وجعلنا بینہم وبین القری التی بارکنا فیہا قری ظاہرۃ وقدرنا فیہا السیر اور کیا ہمنے درمیان اُنکے اور درمیان
ان گاؤن کے کہ برکت دی ہمنے بیچ اُنکے یعنے ملک شام کی بستیان جیسے اردن اور فلسطین اور ایلیا بستیان
ظاہر آباد پاس پاس علی المعانی مین ہے کہ مارب سے کہ اہل سبا کی منزل تھی شام تک چار ہزار سات سو بستیان بستی
تھین اور مقرر کر دی تھی ہمنے بیچ اُن بستیون کے سیر اترنے کی کہ مسافر آرام پاوین یعنے یا مقدار کیا تھا ہمنے بیچ اُنکے جانا
لوگون کا یا مقادیر مراحل بیان کی ہمنے اور کہا ہمنے سیروا فیہا لیالی وایاما آمنین چلو بیچ اُن بستیون کے
راتون کو اور دنون کو امن پانیوالے دشمن سے اور درندے سے بسبب کثرت لوگون کے یا امن پانیوالے بھوکھ پیاس
سے بسبب آبادی کے کہ جگہہ جگہہ گاؤن بستے ہین پس جو لوگ کہ باقی رہے تھے بھاگکر تجارت کرنے لگے یمن سے شام
کو جاتے تھے کہین دوپہر کو آرام کرتے تھے کسی گاؤن مین شب گذارتے تھے یونہین بفراغت تمام آتے جاتے تھے

تونگروں نے حسد کیا کہ فقیروں مین اور ہم مین کچھ فرق نہین پیادہ اور مفلس اس راہ مین مثل سوار اور تونگر کے
جاتا ہے فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا پس کہا تونگروں نے اے پروردگار ہمارے دوری ڈال درمیان منزلوں
سفروں ہماری کے یعنے جنگل بیابان راہ مین ایک منزل سے دوسری منزل تک کر دے کہ لوگ بن توشہ
اور سواری کے سفر نکر سکین جیسا اور ملکونکی خبر سنتے ہین کہ رستے مین پانی نہین ملتا بستی نہین نظر آتی کوسون تک
بیابان لق و دق مین چلے جاتے ہین ایسا ہی یہان بھی ہو جاوے وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ
اور ظلم کیا انھون نے یہہ دعا مانگ کر جانون اپنے کو اور ہم نے ان بستیون کو ویران کر دیا پس کیا ہمنے اہل سبا کو باتین
اور کہانیان یعنی لوگ تعجب سے انکی بیانین بیان کرتے ہین کہ بستی سے ویرانی اور آبادی سے بربادی ہو گئی ہے اور ٹکڑے
کیا ہمنے انکو نہایت ٹکڑے یہان تک کہ انمین سے مآرب مین کوئی نہ رہا قبیلہ غسان انمین سے شام کو
نکل گئے اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار مدینے کو اور جرام تہامہ کو عرب مین ضرب المثل ہو گیا متفرق ہونا
انکا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے
والے کے اوپر محنتون کے شکر کرنیوالے کے اوپر نعمتون کے کشف الاسرار مین ہے کہ اہل سبا خوش حال فارغ البال
اوقات کاٹتے تھے سبب بے صبری کے اوپر عافیت کے اور ناشکری کے اوپر نعمتون کے پہنچا انکو جو پہنچا نظم
شکر نعمت بہ منعم کے دلا ناسپاسی کر نہ چون اہل سبا جو وہان آیا یہان بھی آئیگا کفر نعمت رنج و نقمت لائیگا نہ
وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر اہل سبا کے یا اوپر سب کافرون کے ابلیس نے گمان اپنا
یعنے ابلیس نے گمان کیا تھا کہ مین اوپر آدمیون کے سبب شہوت اور غضب کے کہ انکے طینت مین رکھا ہے دست
تصرف پاؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا سو وہ گمان اسکا اہل ضلالت کے حق مین سچ نکلا فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
پس پیروی کی اسکی شرک اور معصیت مین مگر ایک فرقے نے ایمان والون سے کہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ
مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ اور نہ تھا واسطے ابلیس کے اوپر انکے جنکے حق مین اسکا گمان سچ
نکلا کچھ غلبہ مگر اسواسطے تو کہ ظاہر کرین ہم اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ آخرت کے اس شخص سے کہ وہ آخرت سے بیچ
شک کے ہے یا تو کہ جانین اولیا ہمارے اہل ایمان اور اہل گمان کو وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ اور پروردگار تیرا اوپر
ہر چیز کے نگہبان ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنی ملیح کو کہ پکارو تم ان لوگونکو
کہ گمان کرتے ہو خدا ہونے کا سوا اللہ کے حق یعنے فرشتون کو تم پوجتے ہو پکارو کہ کچھ نہین نفع پہنچاوین یا ضرر دفع کرین
کیا طاقت کہ بن حکم اللہ کے کچھ کر سکین یا کافرون کو کہہ کہ اپنے جھوٹھے معبودون کو بلاوین تو کہ اجابت کرین
تمھاری اور کیونکر اجابت کرینگے کہ مطلقا لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ
وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ نہین مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے خیر اور شر سے بیچ آسمانون کے اور بیچ زمین کے اور نہین

لکے یعنی فرشتوں کے یا بتوں کے بیچ آسمانوں و زمین کے کچھ ساجھا نہ پیدا کرنے میں نہ تصرف کرنے میں اور نہیں واسطے
خدا کے فرشتوں اور بتوں میں سے کوئی پشتیبان اور مددگار تقدیر اور تدبیر میں ولا تنفع الشفاعة عنده اور نہیں
فائدہ دیتی شفاعت کسی کی نزدیک خدا کے یعنی گمان شفاعت کا کہ فرشتوں اور بتوں سے رکھتے ہو تحقیق ہوگا کیونکہ
کسیکی شفاعت فائدہ نہیں دیتی الا لمن اذن له مگر واسطے اُس شخص کے کہ اذن دیوے اللہ واسطے اُسکے شفاعت
کرنے کا اور ماذون ہو ساتھ شفاعت کرنیکے اور قیامت کے دن منتظر ہونگے شفاعت کرنیوالے اور شفاعت کئے گئے
اور ڈرینگے کہ حق تعالی کیا فرماوے اور حکم الہی کا انتظار کرینگے حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم
یہانتک کہ جب دور کئے جاوینگے بیقراری دلوں اُنکے سے کہینگے بعضے اُنکے بعضوں کو کیا کہا پروردگار تمھارے نے شفاعت
کے حق میں قالوا الحق کہینگے کہ کہا سچ بات اور درست اور فرمایا کہ شفاعت کریں مومنوں کی نہ مشرکوں کی وهو العلي الكبير
اور وہی بلند برابر تر اس سے کہ پیغمبر اور فرشتے بے اذن اُسکے کے شفاعت کر سکیں قل من يرزقكم من
السموات والارض کہہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمانوں سے اور زمین سے مینہہ برسا کر نباتات اوگا کر قل الله
کہہ تو آپ کہ اللہ رزق دیتا ہے کیونکہ اس سوال کا سوا اُسکے جواب نہیں اور کافر الزام کے ڈر سے زبان سے نہیں
کہتے تو دل سے اقرار کرتے ہیں وانا او اياكم لعلى هدى او في ضلال مبين اور کہہ اُنکو کہ ہم مسلمان کہ رزق دینے والے کو ایک
جانتے ہیں اور اُسکی عبادت کرتے ہیں یا تم مشرک کہ اُس واجب الوجود کا شریک ٹھہراتے ہو البتہ اوپر ہدایت کے ہیں
یا بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں قل لا تسئلون عما اجرمنا ولا نسئل عما تعملون کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہ پوچھے
جاؤگے تم اُس چیز سے کہ گناہ کرتے ہیں ہم اور نہ پوچھے جاوینگے ہم اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ ہر ایک کو عمل اُسکے
سے پوچھینگے اور موافق اُسکے جزا دینگے قل يجمع بيننا ربنا ثم يفتح بيننا بالحق کہہ جمع کریگا ہم سب کو پروردگار ہمارا
دن قیامت کے پھر حکم کریگا درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور محق کو بہشت میں لیجاویگا اور مبطل کو دوزخ میں وهو
الفتاح العليم اور وہی حکم کرنیوالا جاننے والا فرق حکم کرتا ہے بکار خلق وہ جانتا ہے حکم جیسا چاہیے
قل اروني الذين الحقتم به شركاء كلا کہہ دکھلاؤ مجھکو اُن لوگوں کو کہ ملا دیا ہے تمنے ساتھ خدا کے شریک ٹھہرا کر
بیچ عبادت کے ہرگز نہیں یعنی بل هو الله العزيز الحكيم بلکہ وہ اللہ ہے غالب سب پر کس کی قدرت ہے کہ اُسکی شرکت
کا دم مارے دانا ساتھ احکام صواب کے اور موصوف ساتھ حکمت بالغہ کے کون طاقت رکھتا ہے کہ اُسکے شریک ہوسکے
وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا ولكن اكثر الناس لا يعلمون اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم
مگر بھیجا عام واسطے سب لوگوں کے یا واسطے سب خلائق کے یہہ خصایص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہے کہ مبعوث
سب پر ہوئے کیا آدمی کیا جن کیا اور سوا اُنکے اور کوئی پیغمبر تمام جن و انس پر مبعوث نہیں ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ لانے
کافہ واسطے مبالغے کے ہے جیسے علامہ یعنے نہیں بھیجا ہمنے تجھکو مگر باز رکھنے والا لوگوں کو شرک سے خوشخبری دینے والا

ساتھ

ساتھ فضل کے موحدون کو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے مشرکون کو اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے برائی اور فضیلت
تیری اور نادانی سے کرتے ہین مخالفت تیری وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین نادانی سے کرکب ہوگا
یہہ وعدہ عذاب کا یا قیام قیامت کا اگر ہو تم سچ اسکے اے پیغمبر اور مسلمانو سچے قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ
سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ کہہ کہ واسطے تمھارے وعدہ ہے ایک دن کا کہ جب وہ آئیگا نہ پیچھے رہوگے اُسدن سے ایک گھڑی اور
نہ آگے بڑھوگے اُس سے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے بعضے اہل کتاب سے پوچھا احوال پیغمبر کا اُنھون نے کہا کہ ہمنے اپنی کتاب
مین نعت اُسکی پڑھی ہے وہ پیغمبر مقرر ہے ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمھارے کتاب پر ایمان نہین رکھتے یہہ آیت
نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہین اہل کتاب کو
کہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم ساتھ اِس قرآن کے کہ محمد پر اترا ہے اور نہ ساتھ اُس کتاب کے کہ اُتری ہے آگے اُسکے وَلَوْ تَرٰى
اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور کاش کے دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے نزدیک پروردگار اپنے کے حسابگاہ
مین واسطے حساب کے کہ کیا اَمر مشکل ہے گی يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ࣙالْقَوْلَ پھیرینگے بعض اُنکی طرف بعضون کی بات کو
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان گئے گئے تھے یعنے پیروی
کرنیوالے واسطے اُنکے جو تکبر کرتے تھے یعنے پیشوا تھے اگر نہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان والون سے لیکن تمنے گمراہ کیا اور ایمان سے
باز رکھا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ کہینگے وہ لوگ جو تکبر
کرتے تھے واسطے اُن لوگونکے جو ناتوان گئے گئے تھے دنیامین کیا ہمنے بند کیا تھا تمکو قبول ہدایت سے پیچھے اسکے کہ آئی تھی
تمھارے پاس بلکہ تھے تم جانون اپنے پر گناہ کرنیوالے اور شرک لانیوالے وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا اور کہینگے وہ لوگ جو ناتوان گئے گئے واسطے
اُن لوگون کے جو تکبر کرتے تھے ایسا نہین ہے کہ ہم آپ کافر ہوئے تھے بلکہ مکر تمھارا دن اور رات مین باز رکھتا تھا ہمکو ایمان
سے جسوقت کہ تم حکم کرتے تھے ہمکو یہہ کہ کفر کرین ہم ساتھ اللہ کے اور مقرر کرینگے ہم واسطے اُسکے شریک وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ اور چھپاوینگے دونو فرقے بعد جواب سوال کے پشیمانی کہ اعمال کے سبب ہوگی یا اسرار بمعنی اظہار ہے
اور یہہ لغت اضداد سے ہے یعنے ظاہر کرینگے پشیمانی جسوقت کہ دیکھینگے عذاب کو وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اور کردوینگے ہم طوق بیچ گردنون اُن لوگون کے کہ کفر کرتے تھے لانا مستقبل کا ساتھ صیغہ ماضی کے واسطے
تحقیق وقوع کے ہے اور وضع مظہر بجائے مضمر واسطے بیان سبب طوق لگنے کے ہے هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ نہ جزا دئے جاوینگے وہ مگر جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے پس تسلی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرماتا ہے کہ
وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی بستی
کے کوئی ڈرانے والا یعنے پیغمبر مگر کہا دولتمندون اور متکبرون اُسکے نے اُن پیغمبرون کو تحقیق ہم ساتھ اُس چیز کے کہ

ع

نصف

بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے اپنے زعم مین کافر ہین اور منکر وَقَالُوا نَحْنُ اَکْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ
اور کہا اُنھون نے کہ ہم زیادہ تر ہین مال مین اور اولاد مین تم سے پس ہم لائق تر ہین تم سے دعوے نبوت مین اور نہین
ہم عذاب کئے گئے یعنے اللہ ہمین عذاب نہین کریگا کیونکہ نعمت دی ہے محنت نہ دیگا قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ کہہ کہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے اہل
تنگ اور معصیت سے ساتھ اپنی مشیت کے نہ اسکے کرامت کے اور بند کرتا ہے اور جسکے کہ چاہتا ہے ساتھ حکمت
اپنی کے نہ واسطے ذلت اسکی کے اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ کثرت مال اور اولاد واسطے
شرف اور کرامت کے ہے وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰی اور نہین مال تمھارے اور اولاد
تمھاری وہ کہ نزدیک کرے تمکو ہم سے نزدیک کرنیوالے اعمال صالحہ ہین تمکو سو وہ تم مین نہین پس مال اولاد
کسی کو اللہ سے نزدیک نہین کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مگر جو شخص کہ ایمان لاوے اور عمل کرے اچھے
لائق قبول کے یعنے مال کو راہ خدا خرچ کرے اور اولاد کو علم دین سکھاوے اور صلاحیت بتاوے فَاُولٰٓئِکَ لَہُمْ
جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَہُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ پس یہہ لوگ واسطے اُنکے ہے جزا دوگنی یعنے ایک کے دس اور زیادہ
سات سو تک سبب اسکے جو کیا اُنھون نے اور وہ بیچ بالاخانون کے نڈر ہین رنج اور مصیبت اور سختی اور آفت
سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور جو لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ رد کرنے آیتون
ہماری کے یعنے قرآن کے درانحالیکہ گمان کرتے ہین کہ ہمکو عاجز کرینگے آثار دنے اسکے سے یا لوگون کو قبول کرنے
اور ایمان لانے سے اُسیر یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے اور دوزخ مین پڑینگے قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ کہہ کہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے روزی کو واسطے جسکے
کہ چاہتا ہے بندون مومنون اپنے سے بمحض رحمت اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے بوجہ حکمت نہ
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَہُوَ یُخْلِفُہٗ اور جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے اللہ کی راہ مین پس وہ بدلا دیتا ہے
اسکا دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہے واسطے اسکے آخرت مین حدیث مین ہے کہ ہر سحر فرشتے آسمان سے اترتے
ہین ایک کہتا ہے اللہم اعط کل منفق خلفا الٰہی دے ہر نفقہ کرنیوالے کو بدلا اور دوسرا کہتا ہے اللہم
اعط کل ممسک تلفا خدایا دے ہر بند کرنیوالے کو مال کے تلف ہونا مال کا **بیت** مال دے راہ خدا مین
کہ شرف ہوویگا بند مت کر کہ کوئی دم مین تلف ہوویگا وَہُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور وہ بہتر رزق دینے والون کا ہے
یعنے سوا اسکے جو رزق کسیکو دیتے ہین واسطے ہین درمیان مین حقیقت مین رازق وہی ہے وَیَوْمَ یَحْشُرُہُمْ
جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَہٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ اور یاد کر جس دن کہ جمع کریگا اللہ سب کو پھر
سے پھر کہے گا واسطے فرشتون کے کیا یہہ تمکو عبادت کرتے اور تخمیر اور نتول بھی ساتھ صیغہ متکلم کے قرأت

آئی ہے

اٹھی ہے اور یہہ سوال واسطے قطع طمع مشرکوں کے ہوگا شفاعت ملائکہ سے قَالُوا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ
کہینگے فرشتے پاکی ہے تجھکو اس سے کہ سوا تیرے اور کی عبادت کرے تو ہی ہے خدا اور معبود ہمارا ہم بندگی میں تقصیر وار
ہین معبودیت کے کب سزاوار ہین یا تو ہی ہے دوست ہمارا سوائے اُنکے یعنے درمیان ہمارے اور اُنکے کچھہ دوستی
نہین اور جانتا کہ ہمنے اپنی پرستش پر انکو رضا دی ہو بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ بلکہ
وہ تھے عبادت کرتے جنوں کی یعنے اُنکا کہا مانتے تھے آلہ باطلہ کے پوجنے مین یا جن شکلین بن کر طرح طرح انکو
نظر آتے تھے اور خیال مین انکے بساتے تھے کہ یہہ فرشتے ہین اکثر آدمیون کے ساتھہ اُنکے ایمان رکھتے ہین یعنے
متابعت انکی کرتے ہین فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا پس آج کے دن کہ سب حکم اللہ ہی کا ہے
نہ اختیار مین رکھیگا بعضا تمھارا واسطے بعضوں کے نفع اور نہ ضرر کو یعنے معبودون جھوٹوں کو واسطے عابدون اپنے
کے قوت نفع دینے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ
اور کہینگے ہم واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے تھے ساتھہ وضع عبادت کے غیر موضع اسکے مین چکھو عذاب آگ
کا وہ آگ کہ تھے تم ساتھہ اسکے جھٹلاتے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر کافرون کے آیتین ہماری یعنے قرآن ظاہر کہتے ہین نہین یہہ محمد
مگر ایک مرد ہی چاہتا ہے یہہ کہ بند کرے تمکو اُس چیز سے کہ ہمیشہ تھے عبادت کرتے باپ تمھارے یعنے
مدعا اسکا یہہ ہے کہ بت پرستی تمھاری چھڑاوے اور اپنے دین آئین پر کہ نیا نکالا ہی لاوے اور اپنا پیرو
بناوے وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى اور کہتے ہین نہین یہہ کلام کہ محمد پڑھتا ہے صلے اللہ علیہ وسلم یعنے قرآن
مگر جھوٹھہ باندھہ لیا ہوا خدا پر کہ یہہ اسکا کلام ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور
کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے مکے والون مین سے واسطے کلام حق کے جو وقت کہ آیا اُنکے پاس قرآن نہین ہے
مگر جادو ظاہر یہہ بات وہ کہان سے کہتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ
اور حال انکہ نہین دی ہمنے کتابون منزلہ سے کہ ہمیشہ پڑھتے ہون اسکو اور اُسمین سے دلیل لاوین بطلان قرآن پر
اور نہین بھیجا ہمنے طرف اُنکے پہلے تجھہ سے کوئی ڈرانے والا زمانہ فترت وحی مین یعنے پیغمبر کہ انکو حق کی طرف
بلاوے اور تکذیب اُسکے سے ڈراوے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور جھٹلایا
تھا پیغمبرونکو اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے اور حال انکہ نہین پہنچے مکہ والے دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی تھی
ہمنے انکو قوت اور طول عمر اور کثرت مال سے یا نہین پہنچے تھے پہلے لوگ دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی ہمنے
اہل زمانے تیرے کو دلائل اور حجت اور اسباب ہدایت سے فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس جھٹلایا
پہلون نے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر تھا عذاب میرا اور انکار میرا ساتھہ اُنکے یعنے ثابت کرنا میرا انکو پس چاہیئے کہ قوم تیری

بھی ڈرے ایسے حالون سے قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کہہ سوا اِسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھہ ایک بات کے
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا اور وہ بات یہہ ہے کہ کھڑے ہو مجلس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے واسطے
اللہ کے دو دو تو کہ آپسمین مشورت کرو اور ایک ایک تو کہ اژدحام سے خاطر پریشان نہو پھیر فکر کرو پیغمبر کے معاملہ مین
اور ابتدا سے اس آن تک احوال اطوار اُنکے نظر مین لاؤ تو کہ جانو تم کہ البتہ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ نہین یار تمھارے
کو کچھہ جنون کہ سبب دعوے رسالت کا ہے بلکہ پہنچا تو کمال عقل اُسکی اور یہی کافی ہے صدق قول اُسکے پر
اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ نہین وہ مگر ڈرانیوالا تمکو آگے واقع ہونے عذاب سخت کے کہ عذاب آخرت
ہے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ کہہ جو کچھہ مانگا ہو مین نے تم سے کچھہ بدلا ادائے رسالت کا پس وہ واسطے تمھارے
ہے یعنے جو عوض ادائے رسالت تم سے مانگا ہے وہ تمھین کو بخشا مین نے مراد نفی سوال ہے یعنے کچھہ بدلا نہین
چاہتا مین اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین ثواب دعوت میری کا مگر اوپر اللہ کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور وہ اوپر
ہر چیز کے گواہ ہے اور حاضر قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہے حق کو یعنے وحی کو القا
کرتا ہے جسپر کہ چاہے یا حق بات کو پھیلاتا ہے عالم مین مراد اُسے دین اسلام اور اظہار احکام اُسکے مین
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ جاننے والا ہے غیبون کا کچھہ اُس سے چھپا نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ کہہ آیا
حق یعنے قرآن یا اسلام یا بعث پیغمبر اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہے معبود باطل یعنے ابلیس یا بت کسی چیز کو اور نہ دوبارا
کرتا ہے یعنے قدرت نہین رکھتا خلق اور بعث پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ کہہ اگر گمراہ ہوجاؤن مین راہ حق
سے پس سوا اِسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون اوپر جان اپنی کے یعنے وبال اُسکا مجھہ پر ہے وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ
رَبِّيْ اور اگر راہ پاؤن مین سیدھی سبب اِسکے ہے کہ وحی کیا ہے طرف میرے پروردگار میرے نے کیونکہ
توفیق ہدایت اُسکی عنایت سے ہے اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تحقیق وہ سننے والا ہے دعا بندون کی نزدیک ہے ساتھہ
امید نیاز مندون کے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ اور اگر دیکھے تو کافرون کو جس وقت کہ
گھبراوینگے دم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر دیکھے امر عجیب و ہیبت ناک کو پس نہ بھاگ سکینگے اور پکڑے
جاوینگے مکان نزدیک سے یعنے روئے زمین سے زیر زمین یا موقف سے دوزخ مین یا صحرائے بدر سے چاہ مین
بعضے تفاسیر مین ہے کہ یہہ آیت سفیان اور قوم اُسکی کے شان مین ہے کہ آخر زمان مین خروج کریگا اور
شام سے لشکر واسطے خراب کرنے مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفا وکرامۃ کے ترتیب دیگا وہ سب لشکر میدان مین زمین مین
جاویگا پس یعنے اخذ وا من مکان قریب کے بموجب اس تفسیر کے یہہ مین کہ زیر پا اپنے سے پکڑے جاوینگے اور لشکر مین
دو شخص نجات پاوینگے ایک بشارت مکہ کو پہنچاویگا ایک بھاگ کر خبر قوم سفیان کے پاس لیجاویگا وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ اور کہینگے
منکر یا کہ لشکر سفیانی والے وقت غرغرہ کے یا زمان خسف کے ایمان لائے ہم ساتھہ اُسکے یعنے خدا کے یا پیغمبر کے یا حشر کے نہین

پھر دنیا مین لیجاوین وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ اور کہان ممکن ہے واسطے انکے پکڑنا ایمان کا مکان دور سے کہ وہ عالم آخرت ہے اور محل تکلیف ایمان دنیا ہی اور نزدیک یاس کے آخرت نظر آتی ہے پس ایمان اُسدم کا فائدہ نہین بخشتا اور تناوش ساتھہ واو کے ہی اور ساتھہ ہمزہ کے بدل واو سے بھی قرات آئی ہے وَقَدْ كَفَرُوا بِهٖ مِنْ قَبْلُ اور تحقیق کافر ہوئے تھے ساتھہ خدا کے یا رسول کے یا بعث کے پہلے اس سے کہ مقام تکلیف مین تھے

وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ اور پھینکتے تھے بن دیکھے بیہودہ باتین یعنے کلام لایعنی کہتے تھے اور قرآن اور پیغمبر پر طعن کرتے تھے مکان دور سے یعنے دور تھے اُس چیز سے کہ کہتے تھے اور نہین جانتے تھے کہ کیا کہتے ہے

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ اور پردا ڈالا گیا درمیان انکے اور درمیان اُس چیز کے کہ چاہتے تھے قبول ایمان اور رجعت دنیا سے جیسا کہ کیا گیا تھا ہی عمل ساتھہ اشباہ انکے کے کافران گذشتہ سے پہلے اس سے یعنے ایمان یاس کا انکے بھی قبول نہین کیا تھا اِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ تحقیق تھے وے بیچ شک کے اضطراب مین ڈالنے والے کے سورہ فاطر مکی ہی پینتالیس آیتین ہین سات سو ستتر کلمے ہین تین ہزار ایک سو تیس حرف ہین تو اصل اسکی زبان مدبر ہین اور ربط اسکا سورہ سبا سے یہہ ہی کہ افتتاح دونون کا ساتھہ الحمد کے ہی اور ہر ایک مین بیان و ہدایت حمد اکثر و جل اور نفی شرک ہے

سورۃ فاطر مکیہ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ خمس واربعون آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا ہی جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کرنیوالا فرشتونکا پیغام لانیوالے پر دار دو دو اور تین تین اور چار چار دو دو پر واسطے اوڑنے کے اور باقی واسطے آرائش کے اور مراد خصوصیت مین اعداد کے نہین کہ اتنے ہی پر ہین زیادہ نہین کیونکہ جبرئیل ع م کے چھہ لاکھہ پر حدیث سے ثابت ہین يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدائش کے جسکو چاہتا ہی یعنے پر چار سے زیادہ کرتا ہی جس فرشتے کے کہ چاہتا ہی اور اصح یہہ ہے کہ مراد پیدائش آدمیون کی ہے اور زیادتی انکی یا عقل کی راہ سے ہی جیسی فصاحت اور علم اور کرم یا جسم کی راہ سے ہی جیسے حسن صورت اور ملاحت چشم بعضون نے کہا ہی کہ مراد قبولیت خلق ہی امام قشیری نے کہا ہے کہ علوی ہمت ہی یا رضا بقضا یا شوق بمرتبہ قرب حقائق سلمی مین ہے کہ تواضع ہی اشراف مین اور سخاوت ہی اغنیا مین اور تعفف ہی فقرا مین اور صدق ہی مومنون مین اور شوق ہی محبون مین **فرد** یہہ آتش شوق نیز تر بھی جلا یا سینے کہ دل و کل ہی نکلتا ہے سینہ جو شرر ہی یزید فی الخلق کا اثر ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے کہ فرشتونکا بھیجنا اور پیدائش کا زیادتی کرنا ہی قادر ہی مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا جو کچھہ کہ کھول دیوے اللہ واسطے لوگون کے رحمت اپنی سے نعمت اور عافیت اور صحت اور علم

اور تو بہ پس نہین بند کرنیوالا واسطے اُسکے وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ اور جو کچھ بند کر لیوے اللہ تعالیٰ بندون
سے آثار رحمت اپنی سے پس نہین چھوڑ دینے والا واسطے اُسکے پیچھے بند کرنے بندون اُسکے سے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
اور وہ ہی غالب بند کرنے مین حکمت والا کھولنے مین کشف الاسرار مین ہے کہ ارباب فہم کہتے ہین کہ اس
آیت مین اشارہ طرف فتوح مومنون اور عارفون کے ہی اور فتوح وہ ہی کہ غیب سے بے طلب آوے اور
وہ دو قسم ہی ایک مواہب صوریہ ہی جیسے رزق بن کسب کے دوسرا مطالب معنویہ ہی مانند علم لدنی
کہ بن سیکھے موافق شرع دل پر فائض ہو شیخ الاسلام نے کہا کہ آہ اس علم ناآموختہ سے کہ گاہ اُسمین غرق
ہون گاہ سوختہ نظم مہر حق سے نسخہ علم و حکم بن قلم ہی صفحہ دلپر رقم علم اہل دل نہین مکتب کا جان بلکہ الطاف
اسکو لطف رب کا جان يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اے لوگو مکے والو یاد کرو نعمتین اللہ کی کو کہ انعام کئی ہین
اوپر تمھارے بھیجنے پیغمبرون کے سے اور پہنچانے رزقون کے سے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ کیا ہی کوئی پیدا کرنیوالا اسوا خدا کے کہ رزق دے تمکو آسمانون سے مینہ برسا کر اور زمین سے
اناج اگا کر لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو تم
راہ توحید سے وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو مکے والے پس تحقیق جھٹلائے
گئے ہین پیغمبر پہلے تجھ سے اور انھون نے صبر کیا ہی تو بھی پیروی کر اُنکی صبر مین وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ
اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام تجھے صبر کی جزا دیگا انکو تکذیب کی سزا پہنچاویگا يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور جزا
سچ ہی ہرگز اُسمین خلاف نہین پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی کہ آخرت کو بھلا دو اور نہ فریب دیوے تمکو ساتھ
کرم اللہ تعالیٰ کے فریب دینے والا شیطان یعنے دلمین تمھارے ڈال دے کہ گناہ کرے چلو وہ بخش دیگا اور
اگرچہ اُسکے کرم سے یہہ دور نہین لیکن ایسا ہی کہ زہر کھاؤ اور امیدوار ہو کہ طبیعت دفع ضرر اسکا کر دیگی بزرگون
نے کہا ہی کہ ایک مکرون مین سے شیطان کے یہہ ہی کہ آدمی کے دلمین ڈالتا ہی کہ ابھی سے توبہ کیون
کرتا ہی بڑی عمر ہی کر لیجو عیش و عشرت تو کر لے فرصت کو نوکات لے دلار اگے ہین اور شراب مین
صبح کو توبہ کر کے پانون رکھیو رہ صواب مین إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا تحقیق شیطان واسطے
تمھارے دشمن ہی قدیمی پس پکڑو تم بھی اسکو دشمن اور ہر حال مین اُس سے ڈرتے رہو اور اُسپر اعتماد مت
کرو کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کسطرح شیطان کو دشمن پکڑین کہا کہ اپنے ہواے نفس کی متابعت مت کرو
اور آرزون کے پیچھے مت جاؤ اور جو کرو موافق شرع اور مخالف طبع کے کرو إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ
أَصْحَابِ السَّعِيرِ سوا اسکے نہین کہ پکارتا ہی شیطان طرف پیروی کرنے ہو اسکے اور وسیل کرنے دنیا کے کہ وہ

انکو

انکو یعنے متابعت کرنیوالون اور فرمان بردارون اپنے کو تو کہ ہو وین آخرت مین انکے ساتھ رہنے والون نہ
دوزخ کے سے الذین کفروا لھم عذاب شدید جو لوگ کہ کافر ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین واسطے انکے
عذاب ہے سخت آخرت مین والذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم مغفرۃ واجر کبیر اور جو لوگ کہ ایمان لائے
اور شیطان کا حکم نہ مانا اور عمل کئے اچھے خالص اللہ کے واسطے واسطے انکے بخشش ہے اور ثواب ہے بڑا بہشت
مین افمن زین لہ سوء عملہ فراٰہ حسنا کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے بد عمل اسکا پس
دیکھا اسکو اچھا مانند اسکے ہے کہ تمیز کرتا ہے اچھے کو برے سے اور ہر ایک کو دیکھتا ہے موضح مین ہے کہ
مراد ابو جہل ناہل ہے یا عاص بن وایل اور عمل بد انکا شرک اور تکذیب ہے یا یہود اور نصاری ہین اور
سوء عمل انکا عناد اور جھگڑنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم یا خوارج ہین اور عمل بد انکا تاویلات باطلہ فان اللہ
یضل من یشاء ویھدی من یشاء پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے
جسے چاہتا ہے فلا تذھب نفسک علیھم حسرات پس نہ جاتا رہے جی تیرا اوپر انکے یعنے ہلاک ہو جاوے
تو اوپر گمراہی انکے کے افسوس سے کہ پے در پے کھاتا ہے تو اوپر فعلون برون انکے کے کہ ہر فعل انکا موجب حسرت تیرے
کا ہے حاصل یہہ ہے کہ اتنی افسوس مت کھاؤ اور اپنی جان مت کھو ان اللہ علیم بما یصنعون تحقیق اللہ
جانتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین اور اسکی انکو سزا دیگا واللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا
فسقناہ الی بلد میت فاحیینا بہ الارض بعد موتھا اور اللہ وہ ہے جو بھیجا باؤن کو پس اٹھاتے ہین بادلون کو
پس ہانک لاتے ہین ہم ان بادلون کو طرف زمین مردہ کے عدول طرف تکلم واسطے اختصاص فعل کے ہے یعنے ہم ہی قدرت
رکھتے ہیہ نہ سوا ہمارے کوئی اور پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اس پانی کے زمین کو پیچھے موت اسکے کے کذلک
النشور اسیطرح سے نکلنا ہے قبرون سے من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعا جو شخص کہ چاہتا ہے
عزت پس واسطے اللہ کے ہے عزت ساری اور اسکی عزت سے رسول اور مومن عزت پاتے ہین وللہ العزۃ ولرسولہ
وللمؤمنین اور عزت اسکی عبادت مین ہے اور ذلت اسکی مخالفت مین فرد سر اسکے در سے سر کا جس کسو کا نہ
کہین عزت نہ پائی دو جہان مین الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ طرف اسیکے
چڑھتے ہین یعنے طرف رضا اسکی کے یا درگاہ قبول اسکی کے کلمات پاکیزہ یا اعمال نامے سیل چڑھنے کا کرتے ہین اور عمل نیک
بلند کرتا ہے اسکو اور محل قبول مین پہنچاتا ہے کیونکہ مجرد قول بے عمل صالح کہ اخلاص ہے نافع نہین یا کلمہ طیب دعا ہے
اور عمل صالح صدقہ سائلین اور غالب دعا صدقہ دینے والون کی قبول ہوتی ہے یا کلمہ طیب دعا اماموں کی ہے اور
عمل صالح آمین کہنا مقتدیون کی یا کلمہ تکبیر غزا کی ہے اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہے اور عمل ندامت اور ان
سب صورتون مین بلند کرنیوالا کلمہ کا عمل ہے اور بعضے ضمیر فاعل کو بیچ یرفعہ کے عاید کلمہ طیب کے ٹھہراتے ہین کہ قول

جھلی کھجور کے بس لائق بادشاہت کے اور مستحق عبادت کے وہی ہے اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ اگر پکارو تم
معبودان باطل اپنے کو نفع پہنچنے اور ضرر دفع ہونے کو نہ سنینگے پکارنا تمہارا کیونکہ پتھر ہیں پتھر کیا سنیں وَلَوْ سَمِعُوْا
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ اور اگر سنینگے نہ جواب دینگے تمکو یعنے بطریق فرض اگر سنینگے تو جواب نہیں دینے کے اور مراد نہیں
بر لانے کے کیونکہ قدرت نفع پہنچانے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہیں رکھتے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ اور دن
قیامت کے کفر کرینگے ساتھہ شرک لانے تمہارے کے یعنے انکار کرینگے تمہارے پوجنے کا اور کہینگے
ماکنتم ایانا تعبدون یا اقرار کرین ساتھہ بطلان شرک تمہارے کے وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ اور نہ خبر دیگا تجھکو حقیقت
سے کاموں کے کوئی خبر دینے والا مانند حق تعالی خبردار کے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ اے لوگو تم محتاج
ہو طرف خدا کے یعنے رزق اسکے کے اور بخشش اسکے کے اور خوشنودی اسکے کے اور بہشت اسکے کے وَاللّٰهُ هُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور اللہ وہ ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا سمجھہ لیجئے کہ ماہیات ممکنہ فاعل کے محتاج ہیں وجود میں
انتم الفقراء طرف اسکے اشارت ہے اور اللہ سبحانہ بواسطہ کمال ذاتی کے وجود عالم سے مستغنی ہے واللہ ہو الغنی
اس سے عبادت ہے اور ظہور کمال اسماکے موقوف ہے اوپر وجود اعیان ممکنات کے پس ایجاد میں کہ نعمت کبری ہے
مستحق حمد و ثنا ہے اور کلمہ الحمید ایما ہے طرف اسکے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اگر چاہے خدا لیجاوے
تمکو روئے زمین سے یعنے ہلاک کرے اور لے آوے پیدائش نئی یعنے ایسی قوم کہ تم سے زیادہ تر ہوں فرمانبردار یا
ایسے لوگ لاوے کہ کسی نے نہ دیکھے نہ سنے ہوں وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اور نہیں ہے یہہ کہ تمکو لیجاوے اور اور
کو لاوے اوپر اللہ کے دشوار وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہیں اٹھاتا کوئی بوجھہ اٹھانے والا بوجھہ گناہ دوسرے کا
وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور اگر پکارے کوئی جان بوجھہ والی طرف بوجھہ اپنے
کے اٹھایا جاویگا گناہ اسکے سے کچھہ اور اگرچہ ہووے صاحب قرابت یعنے کوئی گنہگار قرابت والوں کو اپنے کا پکارے
اور چاہے کہ کچھہ گناہ اسکی اٹھالیں کوئی نہ قبول کریگا کیونکہ اپنے کام میں ہر ایک گرفتار ہوگا اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ سوا اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو ان لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے
سے بن دیکھے یا ڈرتے ہیں جھپی خلوتوں میں اثر اس ڈر کا ظاہر ہوتا ہے نہ خلوتوں میں یا ڈرتے ہیں عذاب پروردگار اپنے
بن دیکھے اس عذاب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو تخصیص ڈرنے والوں کی اور نماز پڑھنے والونکی ساتھہ انذار کے اسواسطے
ہے کہ یہہ اس سے فوائد اٹھاتے ہیں وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہوں سے پس سوا اسکے نہیں
کہ پاکیزہ ہو واسطے جان اپنی کے کیونکہ فائدہ اسکا اسیکو پہنچتا ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور اللہ کی طرف پھر جانا ہے
پس پاکیزہ کو جزا پاکیزگی سے دیگا وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اور نہیں برابر ہوتا اندھا اور بینا یعنے کافر مومن کے اور جاہل
عالم کے اور گمراہ راہ یافتہ کے مساوی نہیں ہے وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ اور نہ اندھیر اور نہ اجالا یعنے باطل اور حق یا بعضے

اور طاعت برابر نہیں ولا الظل ولا الحرور اور نہ سایہ اور نہ دھوپ یعنے بہشت اور دوزخ مساوی نہیں یا ثواب اور عقاب
یا راحت اور رنج وما یستوی الاحیاء ولا الاموات اور نہیں برابر ہوتی زندگی اور نہ موت یعنے موحد ساتھ مشرکوں کے
مساوی نہیں ان اللہ یسمع من یشاء تحقیق اللہ سنا دیتا ہے اور سمجھا دیتا ہے جسے چاہتا ہے ساتھ توفیق
اور ہدایت کے وما انت بمسمع من فی القبور اور نہیں تو سنانے والا ان شخصوں کو جو بیچ قبروں کے ہیں یعنے کفاروں کو کہ گویا مردہ
ہیں ان انت الا نذیر نہیں تو مگر ڈرانے والا اور تجھ پر یہی ہے پس کہ پیغام پہنچاوے اور ڈراوے کہ ما علی الرسول الا
البلاغ انا ارسلنک بالحق بشیرا ونذیرا تحقیق ہمنے بھیجا ہے تجھکو ساتھ حق کے کہ اسلام ہے خوشخبری دینے والا
ساتھ ثواب کے اور ڈرانے والا ساتھ عذاب کے وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر اور نہیں کوئی امت سے مگر گذرا ہے
درمیان انکے ہی ڈرانیوالا وان یکذبوک فقد کذب الذین من قبلہم اور اگر جھٹلاویں تجھکو قریش تعجب مت کر
پس تحقیق جھٹلایا ہے ان لوگوں نے کہ پہلے انسے تھے اپنے پیغمبروں کو جاءتہم رسلہم بالبینات وبالزبر وبا
لکتب المنیر آئے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ معجزوں کے اور ساتھ صحیفوں کے جیسے شیث اور ادریس اور ابراہیم علے
نبینا وعلیہم السلام اور ساتھ کتاب روشن کرنیوالے احکام حلال اور حرام کے مانند توریت اور انجیل کے ثم اخذت
الذین کفروا فکیف کان نکیر پھر بعد جھٹلانے کے پکڑا ہمنے ان لوگوں کو جو کافر تھے پس کیونکر ہوا انکار ہمارا ساتھ
عذاب کے الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء کیا نہیں دیکھا تونے یہہ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی
فاخرجنا بہ ثمرات مختلفا الوانہا پس نکالے ہمنے ساتھ اس پانی کے میوے کہ مختلف ہیں رنگ انکے یا گوناگون
قسمیں ہیں انکی یا طرح طرح کی شکلیں ہیں انکی ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانہا وغرابیب سود اور
پہاڑوں سے ٹکڑے ہیں یا خطے ہیں سفید اور سرخ مختلف ہیں رنگ انکے کہ بعضے بہت سرخ ہیں بعضے کم اور بہت
کالے ہیں ومن الناس والدواب والانعام مختلف الوانہ کذلک اور لوگوں سے اور جانوروں سے اور چارپایوں
سے مختلف ہیں رنگ انکے اسیطرح جیسے میووں کے اور پہاڑوں کے رنگ مختلف ہیں اور جو کوئی اسقدرت حق کا
عالم ہو وہ کیونکر ڈرے اس سے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں
اسکے میں سے عالم کیونکر شرط ڈرنے کی علم ڈرانیوالے کا ہے اور صفات اور افعال اسکے کا پس جسکا علم زیادہ اسکو
ڈر زیادہ اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بہت ڈرنے والا تمہارا ہوں ساتھ اللہ کے
ان اللہ عزیز غفور تحقیق اللہ غالب ہے سزا دینے میں اس شخص کو کہ نڈر ہے اس سے بخشنے والا ہے ڈرنے
والوں کو ان الذین یتلون کتب اللہ واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقنہم سرا وعلانیۃ یرجون
تجارۃ لن تبور تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے کتاب اللہ کی کہ قرآن ہے یعنے متابعت کرتے ہیں اسکی اور قائم رکھتے
ہیں نماز کو ساتھ آداب اور شرائط اسکے کے اور خرچ کرتے ہیں اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر

یعنے دیتے چھپاکے خوف سے ریاکے اور خرچ کرتے ہین برملا کہ اورون کو رغبت ہو پیدا دیتے ہین چھپاکر صدقات اور ظاہر زکوٰۃ امید رکھتے ہین ساتھ اس عمل کے سوداگری کی ہرگز کاسد فاسد ہونگے اور زیان نقصان انکو نہ پہنچیگا بلکہ بازار حشر مین متاع اعمال انکے رواج خوب پاوینگے اور یہہ عمل کرتے ہین لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ تو کہ پورا دے اللہ تعالیٰ انکو ثواب انکا اور زیادہ کرے نیکیان انکی فضل اپنے سے یعنے ثواب پر رتبہ شفاعت زیادہ فرماوے لباب مین ہے کہ شفاعت انکی قبول کرے اُن لوگون کے حق مین کہ مستحق عذاب ہین إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ تحقیق وہ بخشنے والا گنہگارون کا ہے ثواب دینیوالا شکرگذارون کا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اور وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہ ہے حق سچا کرنیوالی اُس چیز کو کہ آگے اسکے ہے کتابون سے یعنے مطابق اور موافق عقائد اور اصول احکام مین اُن کے ہے إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ تحقیق اللہ ساتھ بندون اپنے کے خبردار باطن انکیکا اور بینا ظاہر انکے کا ہے اور احوال اُن لوگونکا جو تصدیق اور تکذیب قرآنکی کرتے ہین اُسپر ہویدا ہے پس زمانا ہے کہ ہمنے کتابین پہلی امتون پر اتارین ہین ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا پھر میراث دیا ہمنے قرآن کو یعنے عطا کیا ہمنے قرآن اُن لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے یعنے امت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کو میراث فرمایا کیونکہ میراث مال ہوتا ہے کہ بے طلب اور تعب ہاتھ لگے ایسے ہی قرآن ہے کہ بے جستجو مومنون کو محض فضل خدا سے پہنچا یا میراث مین دخل پیگانونکا نہین ایسے قرآن سے بھی دشمن بے بہرہ ہین یا میراث کے حصہ مین وارثون کے فرق ہے آٹھوان حصہ ہے اور چھٹا اور چوتھا اور تیسرا اور آدھا اور دوتہائی اور کوئی سب میراث لیتا ہے ایسے ہی حصہ لینا قرآن سے بھی متفاوت ہے ہرایک موافق استعداد اپنے کے حقائق اسکے سے بہرہ یاب ہوتا ہے **فرد** کہین قطرہ کہین جلو کہین پیالا کہین خم ہے قلوب مومنان ہے خوف یہہ دریا قلزم ہے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ پس بعضا بندون مین سے ظلم کرنیوالا ہے واسطے نفس اپنے کے ساتھ تقصیر کرنیکے بیچ عمل کرنے قرآن کے وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ اور بعضا انمین سے میانہ رو ہے کہ عمل کرتا ہے اُسپر اکثر اوقات وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ اور بعضا انمین سے آگے نکل جانیوالا ہے ساتھ بھلائیون کے بحکم خدا کہ ہمیشہ عمل کرتا ہے احکام قرآن پر ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ یہہ میراث دینا اور برگزیدہ کرنا وہی ہے بزرگی بڑی حضرت عمر فاروق رضہ سے منقول ہے کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اس آیۃ مین فرمایا کہ سابق ہمارا سب پر سبقت کیا ہے اور مقتصد ہمارا نجات یافتہ ہے اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہے اور تفسیر ثعلبی مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تینون فرقون کی تفسیر فرمائی کہا سابق وہ ہین کہ بیحساب بہشت مین جاوینگے اور مقتصد وہ ہین کہ حساب انکا آسان ہوگا اور ظالم وہ ہین کہ مدت تک موقف حساب مین رہینگے اور اللہ تعالیٰ ساتھ رحمت کے تلافی حال انکے کی کریگا حضرت عثمان رضہ نے کہا کہ سابق ہمارے جہاد والے ہین اور مقتصد ہمارے وہ ہین کہ جہاد مین نہین جاتے لیکن جماعت مین حاضر ہوتے ہین اور ظالم ہمارے جنگل مین

رہنے والے ہین کہ نہ جہاد کو جاتے ہین اور نہ دولت جماعت پاتے ہین امام ابو اللیث نے کہا کہ سابق وہ ہین کہ پہلے ہجرت سے ایمان
لائے اور مقتصد وہ بعد ہجرت کے قبل فتح مکہ ایمان لائے اور ظالم وہ کہ بعد فتح مکہ دایرہ اسلام مین داخل ہوئے عبد اللہ تستری
نے کہا کہ سابق عالم اور مقتصد متکلم اور ظالم جاہل ہین بعضون نے کہا کہ سابق متوجہ مولی اور مقتصد طالب عقبی اور ظالم مائل
دنیا یا بے گناہ اور مرتکب صغیرہ اور صاحب کبیرہ یا تائب ثابت اور تائب عابد اور مصر گناہ پر یا وہ کہ صرف معاد پر ہو اور معاد
اور معاش دونو ملاتا ہو اور معاش معاد پر غالب رکھتا ہو یا عبادت کرنیوالا اللہ فی اللہ اور عبادت کرنیوالا واسطے
خوف اور طمع کے اور عبادت کرنیوالا اور عبادت کے بالذت پانیوالا ابلا پر اور صبر کرنیوالا ابلا پر اور جزع کرنیوالا ابلا پر یا کھانے
والا حلال کا اور شبہہ کا اور حرام کا یا متوجہ طرف مذکور کے اور مشغول ساتھ ذکر کے اور غافل ذکر سے یا متقی اور تائب اور مجرم
یا واجد اور طالب اور غافل یا جسکی حسنات سیات پر غالب ہون اور برابر ہون اور سیات ظاہر زیادہ ہون حسنات سے
یا جسکا باطن ظاہر سے اچھا ہو اور باطن ظاہر برابر ہون اور ظاہر باطن سے بہتر ہو یا دینے والا فقط اور دینے اور لینے والا
اور نہ لینے والا امام قشیری نے کہا کہ یہہ فرقے اہل ایثار اور جود اور سخا ہین یا طالب مولی کے اور درجون کے اور نجات کے
ہین حقائق سلمی مین ہے کہ دیکھنے والا حق سے طرف حق کے اور دیکھنے والا اپنے سے طرف آخرت کے اور دیکھنے والا اپنے سے
طرف اپنے ہے فتوحات مین ہے کہ سابق ہمیشہ بیدار ہے اور مقتصد کبھی بیدار اور ظالم مدام خواب غفلت مین ہے
لطائف مین ہے کہ سابق منعم سے منعم کو دیکھتا ہے اور مقتصد منعم سے نعمت کو اور ظالم نعمت سے منعم کو سمجھ لیجئے
کہ حق تعالی نے جو عنایت اس امت پر فرمائی کسی امت پر نہین کی خلعت اصطفا سب کی حاجت پر پہنایا ہے
اور ابتداء ظالم سے کی ہے کہ شرمندہ ہووے اور رحمت بے نہایت سے امیدوار ہے **فرد** گرچہ غرق لجۂ
عصیان ہون سر سے پانون تک شہ فضل سے تیرے مگر امیدواری ہے مجھے لکھا ہے کہ تقدیم ظالم کی راہ فضل
سے ہے اور تاخیر اسکی عدل سے اور اللہ تعالی فضل کو دوست رکھتا ہے عدل سے اور تاخیر سابق کی اسواسطے
ہے کہ ثواب سے جو دخول بہشت ہے نزدیکتر ہو یا اسواسطے کہ بھروسا عمل پر نکرے اور عبادت پر مغرور ہووے کہ غرور
اور تکبر آگ ہے کہ جب افروختہ ہو ہزار خرمن عبادت سوختہ ہو **فرد** آتش کبر ذرہ جو سر اٹھاوے صد خرمن عبادت ایک آن
مین جلاوے جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا باغ ہین ہمیشہ رہنے کے داخل ہونگے یہہ تینو
فرقے انمین گہنا پہنائے جاوینگے بیچ ان بہشتون کے کوئی سونے کے اور موتی کے عین المعانی مین ہے کہ کپڑے زر اور مروارید
کے زیور ملوک عرب کا تھا خاص جیسے کہ تاج بادشاہون عجم کا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ اور پوشاک انکی بیچ بہشت کے ریشمین ہے
نہ دنیا کا سا ریشمین کہ بنا اور سیا لوگونکا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور کہینگے وہ سب جب دوزخ سے
گذر کر بہشت مین پہنچینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے دور کیا ہم سے غم دوزخ کا یا خوف رد طاعت کا بعضون نے کہا ہے
کہ مراد دنیا کی اندوہ ہین مانند خوف مرگ کے یا وسوسہ شیطان کے یا بھوکھ پیاس کا یا سلطان کا یا حاسد کا اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ

شکور الذی احلنا دار المقامة من فضله ط تحقیق پروردگار ہمارا البتہ بخشنے والا گنہگاروں کا جزا دینے والا شکر
گذاروں کا ہے جسنے اتارا ہمکو گھر ہمیشہ رہنے کے بیچ کہ بہشت ہے فضل اپنے سے نہ عمل ہمارے سے لا یمسنا فیھا
نصب ولا یمسنا فیھا لغوب نہین لگتی ہمکو بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے کہ بہشت ہے رنج اور محنت بسبب طلب معیشت کے
اور تمام خواہشون کے کہ دنیا مین ہین اور نہین لگتی ہمکو بیچ اسکے ماندگی اور کلفت بلکہ سب عیش اور خرچ اور راحت ہے
والذین کفروا لھم نار جھنم اور وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے انکے آگ ہے دوزخ کی لا یقضی علیھم فیموتوا
ولا یخفف عنھم من عذابھا نہ حکم کیا جاویگا اوپر انکے موت کا جو وقت کہ دوزخ مین ہونگے پس مر جاوین اور
عذاب سے نجات پاوین اور نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے کچھ عذاب دوزخ سے بلکہ جب آگ کم ہونے لگیگی زیادہ ہونگے
شعلے اسکے کذلک نجزی کل کفور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم ہر کفر اور کفران کرنے والے کو وھم یصطرخون فیھا
اور کافر چلاوینگے بیچ دوزخ کے کہینگے ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے
اور دنیا مین بھیج تو کہ عمل کرین ہم اچھے سوا اسکے جو تھے ہم عمل کرتے کیونکہ اب ہمنے عذاب کو دیکھ لیا اور جانا کہ عمل ہمارے
دنیا مین اچھے نہتھے حق تعالی فرماویگا اولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اس قدر
کہ نصیحت پکڑین بیچ اس عمر کے جو کوئی چاہے کہ نصیحت پکڑے مراد وہ عمر ہے کہ مکلف اسکو پہنچکر پند پذیر ہوسکے بعضون
نے کہا ہے کہ درمیان بیس اور ساٹھ کے ہے زاد المسیر مین ہے کہ ستر برس ہین کہ آخر زمانہ نصیحت قبول کرنیکا ہے کیونکہ
اسکے بعد زمانہ ہرم ہے مقصود کلام یہہ ہے کہ تمکو عمر دی اسواسطے کہ پند پذیر ہو تم وجاءکم النذیر اور آیا تھا تمکو ڈرانیوالا
یعنے پیغمبر یا کتاب یا عقل یا مرگ اقربا اور ہمسایون کی کفی بالموت واعظا ماوردی نے کہا کہ نذیر وہ ہے جسکو ملک
الموت کہتے ہین اور اکثر علما تفسیر مین کہ مراد نذیر سے بڑھاپا ہے کیونکہ زمانہ بڑھاپے کا شعلہ حیات کو بجھاتا ہے موضح
مین ہے کہ دوزخی فریاد کرینگے اور کہینگے الہی ہمکو دنیا مین بھیج تا عمل کرین جب برابر زمانے عمر دنیا کی استغاثہ کرینگے حق
تعالی جواب دیگا کہ کیا زندگی نہین دی تھی تمکو اور نذیر نہین بھیجا تھا تمھارے پاس کہینگے ہان زندگانی پائی تھی ہمنے
اور ڈرانے والے کو دیکھا تھا حق تعالی فرماویگا کہ فذوقوا فما للظلمین من نصیر پس چکھو عذاب پس نہین واسطے ستمگرونکے
کوئی مدد دینے والا کہ عذاب دوزخ کا دفع کرے ان اللہ عالم غیب السموات والارض تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے پوشیدہ
چیزین آسمانون کی اور زمین کی پس احوال کفار اسپر مخفی نہین انه علیم بذات الصدور تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی باتکو
ھو الذی جعلکم خلئف فی الارض وہی ہے جسنے کیا تمکو خلیفے بیچ زمین کے اور جگہہ پہلے لوگون کے بٹھایا اور تصرف زمین
پر دیا یہہ بڑی نعمت ہے فمن کفر فعلیه کفرہ پس جو شخص کہ کفر کرے ساتھ منعم کے اور کفران کرے اس نعمت کا پس اوپر
اسکے ہے جزا اسکے کفر اور کفران اسکے کی ولا یزید الکفرین کفرھم عند ربھم الا مقتا اور نہین زیادہ کرتا کافرون کو
کفر انکا نزدیک پروردگار انکے کے مگر دشمنی سخت یعنے نتیجہ انکے کفر کا نہین مگر نا خوشی الہی کہ سبب غضب نامتناہی

ہوگا ولا یزید الکفرین کفرہم الا خسارا اور نہین زیادہ کرتا کافرون کو کفر انکا مگر نقصان دنیا آخرت مین قل ارءیتم
شرکاءکم الذین تدعون من دون اللہ کہہ اے محمد کیا دیکھا تمنے شریکون اپنے کو جنکو پکارتے ہو اور پوجتے ہو سوا اللہ کے
اروني ماذا خلقوا من الارض ام لهم شرك في السموات دکھاؤ مجھکو کیا کچھ پیدا کیا انھون نے زمین سے اور ان چیزون سے
کہ زمین کے بیچ مین ہین اور انہین یا واسطے انکے ساجھا ہے بیچ پیدا کرنے آسمانون کے ام اتینہم کتبا فہم علی بینت
منہ یا دی ہے ہمنے انکو کتاب ناطق اسپر کہ ہمنے شریک پکڑا ہے پس وہ اوپر حجتون روشن کے ہے اس کتاب سے بل ان
یعد الظلمون بعضہم بعضا الا غرورا نہین ہے ایسا بلکہ نہین وعدہ دیتے مشرک بعضے انکے بعضون کو یعنے سردار
پیروی کرنیوالون اپنے کو بتون کی شفاعت کا مگر از روے مکر اور فریب کے ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا
تحقیق اللہ تعالی نے تھام رکھا ہے آسمانون کو اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاوین اپنی جگہہ سے لکھا ہے کہ یہود عزیر کو اور نصاری
عیسی کو حق تعالی کا فرزند کہتے ہین آسمان اور زمین شق ہونے کو ہوے حق تعالی نے فرمایا کہ ہم قدرت کاملہ اپنے سے انکو نگاہ رکھتے
ہین تو کہ اپنے مقام سے نہ ٹلین اور جگہہ سے نہ ہلین ولئن زالتا ان امسکہما من احد من بعدہ اور اگر ٹل جاوین
نہ تھامیگا ان دونو کو کوئی شخص پیچھے اسکے انہ کان حلیما غفورا تحقیق اللہ ہے تحمل والا کہ عذاب مین یہود اور نصاری کے
جلدی نہین کرتا بخشنے والا اس کیتا کہ اس قول سے پھر کر وحدانیت حق کا قایل ہوا اور سمجھا کہ لم یلد ولم یولد صفت اسکی
ہے نظم حق تعالی احد ہے اور صمد نکوئی انکا والد اور نہ ولد کفو و مانند سے منزہ ہے زن و فرزند سے بری ہے روسای
قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا آپسمین کہنے لگے کہ لعن اللہ الیہود والنصاری یہہ کیسے فرقے تھے
کہ تکذیب رسل کی کرتے تھے ہمپر اگر پیغمبر آوے تو اسکی تصدیق کرین اور کہنے پر چلین سو وہ حق تعالی بیان فرماتا ہے
واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءہم نذیر لیکونن اہدی من احدی الامم اور قسم کھائی انھون نے ساتھ اللہ کے
سخت قسم اپنی کہ اگر آوے انکے پاس پیغمبر ڈرانیوالا البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے مانند یہود اور نصاری
اور سوا انکے فلما جاءہم نذیر ما زادہم الا نفورا استکبارا فی الارض ومکر السیء پس جب آیا انکے پاس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
ڈرانیوالا نہ زیادہ کیا آنے اسکے نے انکو مگر نفرت اور بیگی حق سے بسبب تکبر کرنیکے اور گردن پھیرنیکے فرمان الہی سے بیچ زمین
اور مکر کرنے برائی کے اور ہلاکت کے اس پیغمبر نذیر کے ولا یحیق المکر السیء الا باہلہ اور نہین گھیر لیتا مکر برا مگر مکر کرنیوالے کو اور
ادھر ادھر سے اسکو احاطہ کرتا ہے اور جو کوئی کسیکے حق مین چاہتا ہے اپنے حق مین پاتا ہے فرد سچ ہے کہ جو کن کوی درپیش
چاہ آپ گریگا تو کسی کو نداو فہل ینظرون الا سنت الاولین پس نہین انتظار کرتے تکذیب اور انکار مگر عادت پہلون کی
کہ عذاب اہل تکذیب اور عقوبت ارباب مکر ہے فلن تجد لسنت اللہ تبدیلا پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا یعنے عذاب کو
صواب سے نہ بدلیگا ولن تجد لسنت اللہ تحویلا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا یعنے مکذبون اور مکارون سے اور کے
حوالے نکریگا اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم وکانوا اشد منہم قوۃ کیا نہین سیر کیا مکے والون

بیچ زمین کے پس دیکھیں کہ کیونکر ہوگا آخر کام ان لوگون کا کہ پہلے انسے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود اور تھے وہ سخت تر انسے قوت میں اور باوجود اس زور اور توانائی کے نہ رہائی پائی عذاب الٰہی سے اور آثار ہلاکت ہر ایک قوم کی انکے دیار مین تا حال باقی ہین وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اور نہین اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اسکو کوئی چیز بیچ آسمانون کے اور بیچ زمین کے پس وہ جو چاہے وہ کرے کوئی حکم انکا نہین پھیر سکتا اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا تحقیق وہ ہے جاننے والا احوال ہر چیز کا اتنا سے قدرت والا بیچ تصرف کرنے انکے کے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو ساتھ جزا اس چیز کے کہ کماتے ہین شرک اور معصیت سے نہ چھوڑے اوپر پیٹھ زمین کے کوئی چلنے والا آدمیون سے یا جن اور انس سے بعضے کہتے ہین کہ مراد سب حیوانات ہین کہ نحاست گناہ بنی آدم سے ہلاک ہو جاوین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا تھا کہ نوح کی قوم کفر شرکان سے سب جانور ہلاک ہو گئے تھے مگر کشتی والے پس اسوقت مین بھی یہی اگر ساتھ گناہ عاصیون کے مواخذہ کرے سب ہلاک ہو جاوین وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ اور لیکن ڈھیل دیتا ہے انکو ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ ہلاک انکا ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۧ پس جب آویگا وقت مقرر ہلاکت انکے کا پس تحقیق اللہ ہی ساتھ بندون اپنے کے دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ لائق ہلاک کے کون ہے اور مستحق نجات کے کون اور ہر ایک کو موافق حال اسکے کے جزا اور سزا دیگا فرد کسی پہ مہر و کرم ہی انکا کسی پہ قہر و غضب ہی انکا نہین ہے ذرہ بھی ظلم حاشا یہ عین ہے عدل سب ہی انکا سورہ یٰس مکی ہے تراسی آیتین ہین سات سو ستائیس کلمے ہین تین ہزار حرف ہین فواصل اسکی م ن ہین اور تطبیق اسکی سورہ فاطر سے یہہ ہے کہ اختتام اسکا بحمد الٰہی تھا آغاز اسکا بذکر رسالت پناہی ہوا ہے

سورۃ یٰس مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثلث وثمانون آیۃ

يٰسٓ بنا بیع مین ہے کہ ہر حرف حروف مقطعہ سے کہ خزانہ غیب ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اپنے حبیب کو اس سے آگاہ کیا پھر جبرئیل وہ لیکر آئے اور سوا خدا اور رسول اسکے کے کوئی اس سے واقف نہین اور بعضے علما نے یٰس مین کہا ہے کہ یہہ نام قرآن شریف کا ہے اور حقائق مین ہے کہ اللہ کا نام ہے بعضے کہتے ہین نام سورہ کا ہے اور سو عبد اسکی یہہ حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھی حق تعالیٰ طٰہٰ اور یٰس ہزار برس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور تفسیر ماوردی مین ہی کہ سات ناموہین سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن مین مذکور ہین ایک یٰس ہے اور اہل بیت کو آل یٰس کہتے ہین تائید اسی قول کی ہے امام قشیری نے کہا ہے کہ یا اشارت ساتھ یوم میثاق کے ہے اور سین عبارت سر اسکے سے ہے ساتھ احباب اہل اشواق کے بحر الحقائق مین ہے کہ قسم ہے سین نبوت حبیب کی اور سر مطہر انکے کی بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکی یا انسان ہین لغت طی مین اور اصل مین یا انیسین تھا بسبب کثرت ندا کے کم کر گیا اور حقیقت یہہ ہے کہ عرب کلمہ کو ساتھ حرف کے تعبیر کرتے ہین پس سین اشارت طرف کلمہ کے ہے اور

وہ بقول گذشتہ انسان ہے اور خطاب بانسانیت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ صفت کمال انسانی آپ مین ثابت
ہے اور ہو سکتا ہے کہ کلمہ سید ہو یعنے یا سید المرسلین یا سید البشر اور حدیث انا سید ولد آدم تفسیر اس حروف کی ہو
سمجھ لیجئے کہ سب حرفون مین حرف سین کو سویت اعتدالیت ہی کہ درمیان ایز اور بنیات اسکے کی موافقت اور
برابری ہے اور کوئی حرف یہہ بات نہین رکھتا اسیواسطے مخصوص ساتھ حضرت کے ہی کہ عدالت حقیقی خواہ طریق
توحید مین خواہ احکام شرع مین آپسے اختصاص رکھتی ہے **ف** اسیکو مرتبہ اعتدال حق نے دیا وہی ہی افضل
عالم وہی ہی اعدل خلق اور مضمون حدیث لنفیس قلب القرآن یس سے سمجھ جاؤکہ **ف** دیا اسکو خدا نے اسکو
قرآن کا سفر ہے کہ جسمین سورہ یس ظاہر قلب لشکر ہے صحیح ترمذی مین بروایت انس رض ہے کہ فرمایا حضرت نے
لکل شئ قلب وقلب القرآن یس مصرعہ ہر شئ کا ایک دل ہے قرآنکا دل ہی یس اور نسائی اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان مین ہے بروایت انس رض کہ دل قرآن کا یعنے خلاصہ اور لب قرآنکا یس ہی نہین پڑھیگا
اسکو کوئی مرد کہ ارادہ کرے رضائے الہی کا اور بہشت کا مگر مغفرت کی جاویگی واسطے اسکے پڑھو اسکو اوپر مردون اپنون
کے یعنے ان لوگون پر کہ قریب مرگ ہون کیونکہ اس سورت مین آیتین مذکور ہین کہ متعلق موت ہین جیسے انا نحیی ونمیت
یا خاصیت ہو اسکی کہ محتضر کو نفع بخشے اور حدیث مرفوع مین ہے اگر پڑھے اس سورت کو خائف امن پاوے اور بھوکا سیر ہو اور ننگا
لباس پہنے اور پیاسا سیراب ہو روایت کیا اسکو حارث بن اسامہ نے مسند اپنی مین اور اس سورت کا نام معمہ ہی کہ اپنے
قاری پر تمام کرتی ہے بھلائیون کو اور دافعہ ہے کہ دفع کرتی ہے اس سے سب برائیون کو اور قاضیہ ہی کہ روا کرتی ہے اسکے
سب حاجتون کو لکھا ہے کہ لفظ کہ کہتے تھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رسول اللہ کا نہین اللہ نے فرمایا کہ یس یعنے اے سید
والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم قسم ہے قرآن محکم کی یا حکم کرنیوالے کی یا حکمت والے کی تحقیق تو البتہ بے
شک وشبہ بھیجے گیون سے ہی اوپر خلق کے وہ بھیجے گئے کہ تھے اوپر راہ سیدھی کے کہ توحید ہے یا تو بھیجا گیا ہے اوپر طریق
استقامت کے کہ راہ ہے ملانے والی مقصود کو **تنزیل العزیز الرحیم** اتارا قرآن اتارنا عزت والے مہربان نے اور تو رسولون
سے ہے **لتنذر قوما ما انذر اباؤھم فھم غافلون** تو کہ ڈراوے تو عذاب الہی سے اس قوم کو کہ نہین ڈرائے گئے
باپ نزدیک والے انکے بسبب دوری اور دیر زمان فترت کے یا ڈراوے تو انکو ساتھ اس چیز کے کہ ڈرائے گئے ہین باپ
دور والے انکے زمان اسمعیل علیہ السلام مین پس وہ غافل ہین **لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یؤمنون**
البتہ تحقیق ثابت ہوئی ہے بات عذاب کی اوپر اکثر کافرون کے یعنے کلمہ لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین پس وہ
نہین ایمان لانے مراد وہ لوگ ہین کہ حق تعالی جانتا ہے کہ وہ کفر پر مرینگے یا شرک اوپر مارے جاوینگے مانند ابوجہل
تا اہل وغیرہ کے **انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون** تحقیق ہمنے کردی ہین بیچ گردنون انکے کے طوق
پس وہ ٹھڈیون تک ہین سر نہین ہلا سکتے پس وہ گردن اٹھائے ہوئے ہین تمثیل دی منکرون کو اس گروہ سے کہ طوق گردنوں مین

ڈالے ہین لکھا ہے کہ ابو جہل نا اہل نے قسم کھائی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اکیلے پاونگا تو سر توڑونگا ایک دن
آپ نماز پڑھتے تھے اُس ملعون نے پتھر لاکر ہاتھ اوپر اُٹھا کر چاہا کہ آپکے سر پر ٹیکون ہاتھ اُسکا اُسکی گردن مین طوق ہو گیا
اور پتھر ہاتھ مین چپٹ رہا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ ہمنے باز رکھا کامون سے اُنکو جیسے طوق والے عاجز کار و بار سے ہوتے ہین
پھر بنی مخزوم نے ہزار کوشش سے ہاتھ اُسکا پھیلایا اور گردن سے جدا کیا ایک نے اُنمین سے کہا کہ جاتا ہون مین اس پتھر سے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مارونگا جب حضرت کے پاس پہنچا اندھا ہو گیا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اور کر دیا ہمنے آگے اُنکے سے پردہ اور دیوار اور پیچھے اُنکے سے حجاب
اور آڑ پس ڈھانک دیا ہمنے آنکھون اُنکے کو پس وہ نہین دیکھتے بعضے محقق کہتے ہین کہ آگے کا پردہ طول امل ہے اور پچھلا
حجاب غفلت گناہان گذشتہ سے جسکو اُن دو دیوارون نے گھیر لیا ہو آنکھین اُسکی بند ہونگی دیکھنے دلائل قدرت
سے اور اندھا ہوگا وہ راہ فلاح اور ہدایت سے وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اور برابر ہے
اوپر اُنکے ایا ڈرایا تونے اُنکو یا نہ ڈرایا تونے اُنکو نہین ایمان لاوینگے وہ کہ علم ازلی ہمارے مین موت اور قتل اُنکا کفر پر ہے نہ
إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ سوا اِسکے نہین کہ ڈراتا ہے تو ڈرانا مفید اُس شخص کو کہ پیروی
کرتا ہے قرآن اور نصیحت کی اور ڈرتا ہے خدا سے بن دیکھے یا ساتھ پوشیدگی کے نہ ظاہر دکھلانے کو خلق کے یا ڈرتا ہے
حق سے ساتھ اُس چیز کے کہ غایب ہے اُس سے یعنے قیامت کے معاملے فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ پس خوشخبری دی
اُس ڈرنے والے کو ساتھ بخشش گناہان گذشتہ کے اور ثواب بزرگی والے کے زمانہ آئندہ مین کہ بہشت ہے اسباب
نزول مین ہے کہ بنو سلمہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر ہمارے مسجد سے دور ہین اگر ہم نزدیک مسجد کے گھر بنالین
تو کیسا ہے یہہ آیت اُتری کہ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ تحقیق ہم جلاتے ہین مردون کو ساتھ بعث کے
یا دلہا سے مردہ کو ساتھ ہدایت کے اور لکھتے ہین ہم جو کچھ آگے بھیجا ہے اُنھون نے اچھے اور برے کامون سے اور لکھتے ہین
ہم نشانیون کو قدمون اُنکے سے کہ طرف مسجد کے جاتے ہین یعنے خطوات اُنکے مکفر خطیات کرتے ہین اور ہر قدم پر ثواب
عنایت فرماتے ہین وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ اور ہر چیز کو گن لیا ہے ہمنے یا نگاہ رکھا ہے یا بیان کیا ہے ہمنے
بیچ کتاب کے کہ پیشوا ہے سب کتابون کی اور بیان کرنے والی ہے اکثر اسرارون کی یعنے لوح محفوظ بعد نزول اس آیت کے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی سلمہ اپنے گھرونمین رہو کہ ثواب تمھارے قدمونکا لکھا جاتا ہے
صحیحین مین ہے کہ بزرگتر لوگونکا ثواب نماز مین وہ شخص ہے کہ دور تر ہو راہ آنے اُسکی طرف مسجد کے اور بعضون نے
کہا ہے کہ آثار عام ہے اس سے کہ حسنہ ہو جیسے علم کہ لوگون کو پڑھاوے یا مواضع نیک مین جاوے یا صدقہ جاریہ جیسے
پل اور مسجد اور مہمان سرائے اور چاہ بناوے یا سیئہ ہو جیسے باطل کا رواج دے اور ظلم کی بنا رکھے حق تعالی فرماتا ہے کہ
سب کو ہم لکھتے ہین موافق ہر ایک کے جزا دینگے نظم اپنے کئے سے دلا غافل نہو گیہون سے گیہون ہون پیدا جو سے جو

جو بیج بویا تونے پاویگا وہی جو پکایا تونے کھاویگا وہی یعنے دنیا مین کیا ہے جو عمل آخرت مین پاویگا وہ بے خلل نیک کی نیک اور بدکی بدجزا بارگاہ کبریا مین ہے ولاواضرب لہم مثلا اصحب القریۃ اور بیان کر واسطے مکے والون کے ایک مثال رہنے والون گانون انطاکیہ کے کی اذجاءہا المرسلون جسوقت کہ آئے انکے پاس بھیجے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام نے یا شمعون خلیفے انکے نے بعد رفع عیسی علیہ السلام کے دو حواریون کو کہ یحیی اور یونان نام تھا یا یاروس اور ماروس اور بقول ثعلبی صادق اور مصدوق نام تھا انطاکیہ کو بھیجا کہ خلق کو طرف خدا کے دعوت کرین وہ دونون جب نزدیک اس شہر کے پہنچے ایک پیر مرد کو کہ گوسفند چراتا تھا اسکو سلام کیا اسنے پوچھا تم کون ہو کہا ہم رسول عیسی کے ہین لوگون کو ہدایت کرنے کو آئے ہین کہا صدق دعوی پر تمھارے کوئی دلیل ہے کہا ہے بیمارکو شفا دیتے ہین ہم بحکم خدا اور ابرص اور گونگے کو صحت بخشتے ہین پیر مرد نے کہا میرا فرزند مدت سے بیمار ہے اطبا اسکے علاج سے عاجز آئے ہین اگر وہ شفا پاوے تو مین ایمان لاؤن ان دونون نے جاکر اسکے بالین پر کھڑے ہو کر دعا کی اسنے صحت پائی پیر مرد ایمان لایا اور وہ حبیب نجار ہے کہ صاحب یاسین کہتے ہین جنہ برس پہلے حضرت پیغمبر ہمارے پر ایمان لایا ہے اور ایک پہلے اسلام لانے والونمین سے ہے القصہ خبر ان دونون شخصون کی انطاکیہ مین فاش ہوئی بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی پادشاہ نے اس شہر کے کہ بت پرست تھا خبر انکی سنکر کہ بت پرستی سے منع کرتے ہین اور طرف وحدانیت کے بلاتے ہین انکو قید کیا شمعون انکے پیچھے آئے اور مصاحبون سے پادشاہ کے آشنائی پیدا کرکر ساتھ دانش اور حکمت کے متقرب بادشاہ کے ہوئے وہ قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہے کہ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا بثالث یاد کر جسوقت بھیجا ہمنے طرف مردم انطاکیہ کے دو رسولون کو عیسے کے یا شمعون کے پس جھٹلایا وہان کے لوگون نے ان دونون کو پس غلبہ دیا ہمنے انکو ساتھ تیسرے کے کہ بقول اصح شمعون الصفا تھے یا شمعان یا سلوم یا یونس فقالوا انا الیکم مرسلون پس کہا انھون نے اے اہل انطاکیہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین عیسی کی طرف سے یا اسکے خلیفے کی طرف سے قالوا ما انتم الا بشر مثلنا وما انزل الرحمن من شیء ان انتم الا تکذبون کہا وہان کے لوگون نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اگر تم پانون مین پھرتے کیا برائی پائی جو مخصوص برسالت ہوئے اور نہین اتاری کچھہ چیز اللہ نے وحی اور رسالت سے نہین تم مگر جھوٹھہ بولتے ہو دعوی رسالت مین قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون کہا انھون نے پروردگار ہمارا جانتا ہے تحقیق ہم طرف تمھارے البتہ بھیجے گئے ہین وما علینا الا البلاغ المبین اور نہین اوپر ہمارے مگر پہنچا دینا ظاہر ہمنے پہنچادیا پیغام اگر تم مانوگے عذاب تم پر آویگا قالوا انا تطیرنا بکم کہا انھون نے تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھہ آنے تمھارے کے جیسے تم یہان آئے ہو مینہ نہین برسا زراعت ہماری خشک ہو گئی لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم اگر نہ باز رہو گے تم دعوت اپنی سے البتہ سنگسار کرینگے

ہمکو اور البتہ لگیگا تمکو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا قالوا طائرکم معکم کہا ان رسولون نے کہ شگون
بد تمھارا ساتھ تمھارے ہے یعنے بشامت عقائد فاسدہ اور اعمال باطلہ تمھارے کے ہے ائن ذکرتم آیا اگر نصیحت دے
گئے تم شگون بد گنتے ہو اور قتل سے ڈراتے ہو بل انتم قوم مسرفون بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانے والے
لکھا ہے کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین جاتے تھے اور سجدہ خدا کو کرتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ بت کو کرتے
ہین بادشاہ انپر بہت اعتماد رکھتا تھا اور بن مشورہ انکے کچھ کام نہین کرتا تھا ایکدن انھون نے بادشاہ سے کہا کہ
سنا ہے دو شخص غریب زندان مین ہین سبب قید کا انکے کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوے کرتے ہین کہ سوا
بتون کے اور خدا ہے شمعون نے تعجب سے کہا کہ انکو بلاؤ تو بھی عجب باتین ہین انکے بادشاہ نے بلوایا وہ شمعون کو
دیکھکر خوش ہوئے اور دلیرانہ بیٹھ گئے شمعون نے پوچھا کہ تم کسکو پوجتے ہو کہا اسکو جو آفریدگار زمین و آسمان کا ہے
شمعون نے کہا تمھارا خدا کیا کرتا ہے کہا اندھون کو بینا کرتا ہے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ کسی اندھے کو بلاؤ
اندھا حاضر ہوا شمعون نے کہا تم اپنے خدا سے کہو کہ اسکی آنکھین روشن کرے انھون نے دعا کی اسیدم
بینا ہوا شمعون نے کہا اے بادشاہ ہم اپنے خداؤن سے کہین کہ یہی کام کرین بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ اے
شمعون تو جانتا ہے کہ وہ نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ کسی شے پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے پھر کہا کہ اے جوانو
تمھارا خدا اور کیا کر سکتا ہے کہا مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمھارا یہہ کام کریگا ہم بھی اسپر ایمان
لاوینگے پس دختر بادشاہ کو کہ مدت سے موئی تھی یا مردہ ہفت روزہ کو زندہ کیا بادشاہ کچھ قوم سے ایمان لایا اور
کچھ قوم درپے ایذا کے رسولون اور مومنون کے ہوئی حبیب نجار کو خبر ہوئی کہ کفار درپے ایذائے مومنان ہین
اپنے گھر سے انکی طرف چلا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَجَاءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى اور آیا پرلی طرف
شہر کے سے ایک مرد یعنے حبیب نجار دوڑتا ہوا یہان تک کہ آن پہنچا قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا
يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ کہا اے قوم میری پیروی کرو پیغمبرون کی پیروی کرو ان شخصون کی کہ نہین مانگتے تم سے
مزدوری اوپر پہنچانے پیغام خدا کے اور وہ راہ بتانے والے ہین اور راہ پائے ہوئے ہین دونو جہان کے بھلائی کی
وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور کیا ہے مجھکو کہ صدق دل سے نہ عبادت کرون اسکی جسنے پیدا
کیا مجھکو اور نیستی سے ہستی دکھائی اور طرف اسکے جزا اور حکم کے پھیرے جاؤگے تم دن قیامت کے اضافت پیدائش
کی طرف اپنے واسطے اظہار شکر کے کی اور اضافت بعث کی طرف کافرون کے واسطے ڈرانے کے کی انکو روز جزا سے
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ کیا پکڑون مین
سوا اسکے معبود اور یعنے بت اگر ارادہ کرے اللہ واسطے میرے ساتھ ایذا کے نہ کفایت کریگی مجھ سے سفارش
انکی یعنے بت بلا میری نہ ٹال سکینگی ذرا بھی اور نہ چھڑا سکینگے مجھکو اگر مین انکو جو طاقت نفع اور ضرر کی نہین رکھتے

پوجون اور عبادت اسکی جو قادر ہے نفع پہنچانے پر اور ضرر دفع کرنے پر چھوڑون اِنِّیٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ٭ تحقیق
مین اسوقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوؤن پس قوم نے جو یہہ بات حبیب نجار کی سنی قصد قتل اسکا کیا اسنے
منہہ طرف پیغمبرون کے کرکر کہا اِنِّیٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ تحقیق مین ایمان لایا مین ساتھہ پروردگار تمھارے کے
پس سنو مجھہ سے تو کہ کل قیامت کو گواہی ایمان میرے کی دو بعضون نے کہا ہے کہ یہہ خطاب طرف قوم اپنے کے
کیا اور وہ پتھر مارتے تھے اسکو یہان تک کہ شہید ہوا قبر اسکی بازار انطاکیہ مین ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ
اسکو مار ڈالا اور اللہ نے زندہ کرکر بہشت مین پہنچایا حضرت حسن بصری رح سے ہے کہ جب قصد قتل اسکا کیا
حق تعالی نے اسکو آسمان پر اٹھا لیا اور از روئے کرامت قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ کہا گیا کہ اے حبیب داخل ہو
بہشت مین پس جب بہشت مین گیا قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ کہا اے
کاش کہ قوم میری جانتی ساتھہ اس چیز کے کہ بخشا واسطے میرے پروردگار میرے نے اور کیا مجھکو عزت دئیے
گیون سے ایک قول یہہ ہے کہ پیغمبر اور مومن اور بادشاہ مارے گئے اور ایک قول یہہ ہے کہ سلامت نکل گئے
اور حبیب نجار مارا گیا یا آسمان پر گیا وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِہٖ مِنْۢ بَعْدِہٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ
اور نہ اتارا ہمنے اوپر قوم حبیب کے پیچھے قتل اور رفع اسکے کے کوئی لشکر آسمان سے واسطے ہلاک کرنے کافرون کے اور نہ تھے
ہم اتارنے والے لشکر واسطے ہلاک کرنے کافرونکے یعنے کافر کیا قدر رکھتے ہین کہ انکے ہلاک کرنے کے واسطے لشکر
ملائکہ نازل ہوئے اور بدر اور حنین مین جو فرشتے اترے تھے تعظیم سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی نہ واسطے
کفار کے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ہُمْ خٰمِدُوْنَ نہ تھی عقوبت اہل انطاکیہ کی مگر آواز سخت جبرئیل کی ایکبار
کہ دونو بازو اس شہر پر کھول کر کہے پس ناگہان وہ بجھی ہوی تھی یعنے ایک چیخ مین جبرئیل کے مر گئے مانند آتش کے
کہ یکبار بجھہ جاتی ہے یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ ای افسوس اوپر بندون کے مَا یَاْتِیْہِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَہْزِءُوْنَ
نہین آتا انکے پاس کوئی پیغمبر مگر ہوتے ہین ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرنے والے اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَہْلَکْنَا قَبْلَہُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّہُمْ
اِلَیْہِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے کہ کتنون کو ہلاک کیا ہمنے پہلے انسے اہل قرنون سے
یہہ کہ وہ طرف انکے نہین پھر آتے یعنے دنیا مین عود نہین کرتے وَاِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ اور نہین سب
مگر اکٹھے نزدیک ہمارے حاضر کئے جاوینگے دن قیامت کے واسطے جزا کے یعنے وہ جو پہلے ہلاک ہوئے ہین
اور یہہ مخالف جو پچھلے ہین سب عرصہ گاہ حشر مین ہماری درگاہ مین حاضر ہونگے اور اقوال اعمال اپنے کی
جزا سزا پاوینگے اور عذاب الیم اور عقاب عظیم مین گرفتار ہونگے وَاٰیَۃٌ لَّہُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ اور نشانی ہے
قدرت ہمارے کی واسطے کافرون کے زمین مردہ یعنے خشک ہو گیا کہ ہمنے بسبب باران کے اَحْیَیْنٰہَا وَ
اَخْرَجْنَا مِنْہَا حَبًّا فَمِنْہُ یَاْکُلُوْنَ زندہ کیا ہمنے اسکو اور نکالا ہمنے اسمین سے دانہ اناج کا پس اسمین سے

کھاتے ہین وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُوْنِ اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ کھجورون سے
اور انگورون سے اور بہائے ہمنے بیچ اسکے چشمون سے لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ تو کہ کھاوین میوون اُسکے سے وَمَا عَمِلَتْهُ
اَيْدِيْهِمْ اور نہین بنایا تھا اُن میوون کو جو مذکور ہوئے ہاتھون اُنکے نے بلکہ محض قدرت الہی سے بنے تھے اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ کیا پس نہین شکر کرتے منعم کا اوپر اُن نعمتون کے اور عبادت مین اُسکے نہین مصروف ہوتے بحر الحقائق
مین ہے کہ معنی آیت اہل اشارت یون بیان کرتے ہین کہ زمین دل کو زندہ کیا ہمنے ساتھہ باران عنایت کے اور
اگایا ہمنے اُس سے دانہ طاعت تو کہ روحین اُس سے غذا پاتی ہین اور کئے ہمنے بیچ اسکے باغ ذکر کے کھجورون کے
اور شوق کے انگور بیلے اور بہائے ہمنے اسمین چشمے حکمت کے تو کہ اثمار مکاشفات اور مشاہدات سے فائدہ اٹھاوین
اور بار اعمال سے کہ بجا لاتے ہین صدقات اور خیرات سے حظ پاوین آیا پس شکر نہین کرتے یعنے شکر کیا چاہیے
اوپر اس نعمت ظاہرہ اور باطنہ کے تو کہ موجب مزید نعمت ہو لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ بیت شکر نعمت کا ہر دم شکر
تا کہ نعمت ہو زیادہ ای پسر سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ پاک ہے وہ اللہ جسنے
پیدا کیا اقسام سارے اُس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین مانند نباتات اور اشجار کے اور جانون اُنکے سے مثل
بیٹا بیٹی کے اور اُسی چیز سے کہ نہین جانتے طرح طرح کی خلقت سے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا
هُمْ مُّظْلِمُوْنَ اور نشانی ہے واسطے اُنکے ہمارے قدرت کی رات کہ ازروے حکمت کے اتار لیتے ہین ہم اُس سے
دن کو پس ناگہان وہ آنے والے ہین اندھیری مین وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اور نشانی قدرت ہمارے کی ہے
واسطے اُنکے سورج کہ چلتا ہے طرف قرارگاہ اپنے کے صحیح مسلم مین ہے کہ مستقر آفتاب تحت عرش ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ مستقر سے مراد حد معین ہے کہ دورا اسکا جہان تک تمام ہوتا ہے ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہہ جانا
سورج کا طرف قرارگاہ اپنے کے اندازہ ہے خداوند غالب دانا کا وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ
اور چاند کے واسطے مقرر کین ہمنے منزلین اٹھائیس بارہ برجون کہ ہر برج مین دو منزلین اور تہائی ہوتی ہے اور ہر روز
قریب ایک منزل کے قطع کرتا ہے منازل اجتماعیہ مین نور اسکا بڑہتا اور استقبالیہ مین گھٹتا ہے اور میل طرف
جھکنے اور نحاوار ہونے کے کرتا ہے یہانتک کہ پھرتا ہے مانند شاخ کھجور پرانے یک سالہ کے کہ خشک ہو کر ٹیڑھی شکل
ہلال ہوتی لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ نہ سورج کو لائق ہے اُسکو یہہ کہ پالیوے
چاند کو اُسکے مکان مین کیونکہ چاند پہلے آسمان پر ہے اور سورج چوتھے پر یا نہین لائق سورج کو کہ پالیوے چاند کو
سرعت سیر مین کیونکہ چاند سب برجون کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہے اور سورج برس مین پس اگر سورج سرعت مین
مانند ماہ کے ہو فصلین سال کی بدوضع ہو جاوین اور خلل معیشت حیوانات مین پڑجاوے اور نہ رات نکل جاتی ہے
دن سے اس معنی کر کہ روشنی پر اُسکے غالب ہو اور سب وقتون مین رات ہی رہے بلکہ آگے پیچھے آتی ہے بعضون

نے کہا ہے کہ مراد دن رات سے دونو آیتوں میں چاند سورج ہیں اور حاصل یہہ ہے کہ جیسا سورج سرعت میں چاند کو
نہیں پاتا چاند بھی روشنی میں سورج پر سبقت نہیں لیجاتا وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ اور ہر ایک ستارا چاند اور سورج
اور غیر انکے بیچ آسمان کے تیرتے ہیں جیسی مچھلی پانی میں وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ اور نشانی
قدرت ہمارے کی واسطے انکے ہے کہ تحقیق سوار کیا ہمنے باپون انکے کو بیچ کشتی بھری ہوی کے یعنے کشتی نوح میں
کہ بھری تھی آدمیوں سے اور تمام حیوانات سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ذریت سے اولاد ہے کہ پیٹھ میں
باپون کے تھی یا مراد کشتی سے ہے یعنے فرزندان خورد کو جو قوت سفر کی خشکی میں نہیں ہے تو انکے واسطے کشتی سفر کی ہمنے
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ اور پیدا کیا ہمنے واسطے انکے مانند اس کشتی کے وہ چیزیں کہ چڑھتے ہیں اوپر جیسے
بجرے اور ناوین اور نا پیدا انکے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اونٹ ہیں کہ کشتیان بیابان کی ہیں وَإِنْ نَشَأْ
نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَى حِينٍ اور اگر چاہیں ہم ڈبو دیویں کشتی والونکے
پس نہو فریاد کو پہنچنے والا واسطے انکے کہ ڈوبنے سے بچالے اور نہ چھڑائے جاویں موت سے مگر مہربانی کرای طرف سے
اور فائدہ دیں ہم انکو فائدہ دنیا ایک مدت تک کہ اجل انکی پہنچے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے کافرون کے ڈرو اس عذاب سے کہ آگے تمھارے ہے تم سے امتون پچھلی
والیون پر آیا اور اس عذاب سے کہ پیچھے تمھارے ہے یعنے آخرت میں اور ایمان لاؤ تم تو کہ رحمت کئے جاؤ منہہ پھیرتے ہیں
اور عناد زیادہ کرتے ہیں وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ اور نہیں آتی انکے پاس کوئی
نشانی نشانیوں پروردگار انکے سے یعنے قرآن اور دلائل وحدانیت رحمان مگر ہوتے ہیں اس سے منہہ پھیرنے والے
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ
اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے کہ اوپر درویشون اور محتاجون کے خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہے تمکو اللہ نے
کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے کیا کھلاویں ہم ان لوگون کو کہ اگر چاہتا اللہ
کھلا دیتا انکو یعنے تمھارے زعم میں اللہ قادر ہے کھلانے پر سب مخلوق کے چاہیے تھا کہ وہ انکو کھلاتا اور جسنے جو نہیں
کھلایا تو ہم بھی نہیں کھلاتے إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ نہیں تم اے مسلمانو مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اور مخالفت
ارادہ الہی کے حکم کرتے ہو اور یہہ بات انکی خطا تھی کیونکہ خدا نے بعضونکو غنی کیا بعضونکو محتاج واسطے آزمائش کے
حکم فرمایا ہے کہ اغنیا اپنے مال میں سے فقرا کو دیں پس مشیت خدا کا بہانہ کرنا اور امر کیا کو کہ نفقہ دینے کو فرمایا ہے
ترک کرنا محض خطا اور عین جفا ہے نظم اے تونگر بیچ راحت جتنا مال فقرا کا بھی حصہ اسمیں نکال ورنہ آخر کو
پھر قیامت میں غرق ہوگا تو بحر حسرت میں نفع پھر دیگا وہان نہ کچھ ارمان سوچ کر دے جو کچھ ہو دنیا یہان
وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہیں کافر کب ہے یہہ وعدہ یعنے قیام قیامت اگر ہو تم سچے

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً تَاْخُذُھُمْ وَھُمْ یَخِصِّمُوْنَ نہین انتظار کرتے وہ مگر آواز ایک کا کہ پکڑ لیوے اُنکو وہ جھگڑتے
ہون سودے اور معاملے دنیا مین اور اسرافیل علیہ السلام صور پھونکین اور سب خلق مرجاوے الا ماشاء اللہ
فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَۃً وَّلَا اِلٰی اَھْلِھِمْ یَرْجِعُوْنَ پس نکر سکینگے وصیت کرنا ساتھ حاضرون کے اور نہ طرف اہل اپنے کے
کہ غائب ہین پھر جا سکینگے یعنے طاقت بازار سے گھر جانے کی نرکھینگے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا ھُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّھِمْ
یَنْسِلُوْنَ اور پھونکا گیا بیچ صور کے بعد چالیس برس کے دوسری بار پس ناگہان وہ قبرون سے نکل کر طرف پروردگار
اپنے کے دوڑتے ہین اور ان چالیس برس مین کافرون کو عذاب نہین ہوگا جب اٹھینگے قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ
مَّرْقَدِنَا کہینگے اے واے ہمکو کس نے اٹھایا ہمکو اور جگایا خوابگاہ ہمارے سے یعنے قبر سے فرشتے جواب مین کہینگے
ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہہ ہے جو کچھ وعدہ کیا تھا خدا نے بعث اور نشر کا اور تم کہتے تھے کب ہی
یہہ وعدہ یعنی مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اور سچ کہا تھا پیغمبرون نے کہ بعث اور جزا ہوگی لیکن تم نہین مانتے تھے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً
وَّاحِدَۃً فَاِذَا ھُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ نہ تھا پکارنا انکا مگر آواز ایک کہ نفخہ اخیرہ ہے یعنے پھر دھونک کے زندہ ہوگئے
پس ناگہان وہ سب نزدیک ہمارے حاضر کئے گئے فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
پس آج کے دن نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ جزائے کردار اپنے سے نہ ثواب گھٹاوینگے نہ عذاب بڑھاوینگے قدر استحقاق
ہر ایک کے سے اور نہ جزا دئے جاؤ گے ای اہل محشر مگر جو چیز کہ تھے تم کرتے برائی اور بھلائی سے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ
الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ شغل کے ہین آپسمین باتین کرتے اور خوشیان
کرتے اور میوے کھاتے اور لذتین اڑاتے اور شغل حورون کی صحبت ہے یا انکے سماع کی لذت ہے یا مہمان کی حق
کرامت ہے یا تنعمات بہشت کی مسرت ہے اور انواع عذاب دوزخیون سے فراغت یا اللہ تعالی مشغول کریگا انکو
ایسی چیزون مین کہ بھول جاوینگے آخر یارون کو اپنے جو دوزخ مین ہین کیونکہ یاد انکی موجب تلخی لذت عشرت ہے بحر
الحقائق مین ہے کہ مراد اصحاب جنت سے طالبان بہشت ہین کہ مقصود انکا نعیم جنان ہے حق تعالی انکو تنعم مین مشغول
کریگا اور یہہ حال اگرچہ دوزخیون کے نسبت بلند ہے لیکن یہہ نسبت طالبان حق پست نظر آتا ہے یہان سے کہ اکثر
اہل الجنۃ بلہ سمجھا جاتا ہے کہا ہے کہ یہہ آیت حضرت شیخ شبلی رح کے روبرو پڑھی آہ بھر کر بیہوش ہوگئے جب بخود آئے
کہا کہ بیچارے اگر جانین کہ کسسے مشغول ہوئے ہین فی الحال گرداب ہلاکت مین ڈوب جاوین کشف الاسرار مین
شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ مشغول ساتھ نعمت بہشت کے عام مومنون کے واسطے
ہے اور جو مقربان بارگاہ ہین مطالع شہود اور ملاحظہ نور وجود سے ایک لمحہ طرف نعیم بہشت کے نہین التفات
کرتے **مثنوی** جس گھر مین تیرا وصل میسر ہووے بہتر وہ بہشت سے مجھے گھر ہووے تو بر مین ہو تو بر بھی مجھے بستان ہے
بستان تیرے بن بن سے بھی بدتر ہووے ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِکِ مُتَّکِئُوْنَ وہ یعنی اصحاب بہشت

اور بی بیان انکی دنیا کی باحوروں بیچ سایون کے ہین ریز قصور حرارت آفتاب سے دور اوپر تختون کے پانچ پر گدّئون کے
تکئیے لگائے ہوے کہ دلیل تنعم ہے لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ واسطے انکے بہشت کے میوے ہین سب طرح
اور واسطے انکے ہے جو مانگین اعتاف مین ابن عباس رض سے نقل ہے کہ جو کچھ بہشتی خیال مین لاویگا کھانے اور پینے
سے بن اسکے کہ زبان سے نکالے سامھنے اپنے مہیا کر دیکھیگا اور واسطے انکے ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ
سلام کہا گیا بہ واسطہ پروردگار مہربان کی طرف سے معالم مین جابر بن عبد اللہ رض سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل بہشت نعیم اپنے مین مستغرق ہونگے کہ ناگہاں نور انپر چمک جاویگا جب سر اوپر
اٹھاوینگے حضرت پروردگار فرمویگا السلام علیکم یا اہل الجنۃ فرد عجب وہ دن ہے کہ جس دن پیام یار آوے کلام یار سنین
اور سلام یار آوے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ اور جدا ہو جاؤ آج کے دن اے مشرکو موحدوں سے اور اے
منافقو اخلاصوں سے کہ تمکو دوزخ دکھاوینگے اور انکو بہشت کہ انکا عقیدہ نیک تھا اور تمہارا زشت أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ
يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ کیا نہ عہد کیا تھا مین نے طرف تمہارے اور نفرمایا تھا مین نے تمکو
اے بیٹو آدم کے عبادت مت کرو شیطان کی یعنے ہوون کی شیطان کے کہنے سے إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ تحقیق وہ
واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے اور عداوت اسکی تمہارے باپ آدم سے سب پر روشن ہے وَأَنِ اعْبُدُونِي اور
یہ کہ عبادت کرو میری کہ مین دوست تمہارا ہون هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ یہ عبادت میری راہ ہے سیدھی بہشت کی
وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا اور البتہ تحقیق گمراہ کیا شیطان نے تم مین سے اے آدمیو خلقت بہت کو
أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ کیا پس نہ تھے تم سمجھتے اور اپنے آپ کو دام فریب مین نہ پھنساتے هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ
تُوعَدُونَ یہہ ہے دوزخ جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے دنیا مین اسمین جانیکا اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
داخل ہو اسمین آج کے دن بسبب اسکے کہ تھے تم جھٹلاتے حق کو اور کفر کرتے تھے انبیا سے الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى
أَفْوَاهِهِمْ آج کے دن مہر رکھینگے ہم اوپر مونہون انکے کے جو انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نتھے اور تکذیب رسل کی
ہمنے نہین کی اور شیطان کی نہین پرستش کی وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اور بولینگے
ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پانون انکے ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ دنیا مین کرتے کشف الاسرار مین ہے
کہ جیسے اعضا اعدا کے گواہی دینگے اوپر افعال بد انکے کے ایسے ہی جوارح اولیا کے شاہدی بھرینگے اوپر طاعات انکے
چنانچہ آثار مین وارد ہے کہ حق تعالی بندہ مومن کو خطاب فرمائیگا کہ کیا لایا وہ شرم کریگا کہ طاعت عبادت اپنی
بیان کرے حق تعالی اعضا کو اسکے گویا کریگا تا کہ ہر ایک اعمال اپنے بیان کریگا یہان تک کہ پورے انگلیون
کے گواہی دینگے اوپر تسبیحات کے چنانچہ وارد ہے کاہن مسئولات مستنطقات وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى
أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ اور جو چاہین ہم دنیا مین البتہ مٹا دالین ہم اوپر آنکھون انکے کے پس ڈھونڈھتے

پھیرین راہ پس کہان دیکھینگے اسکو ولو نشاء لمسخناھم علی مکانتھم فما استطاعوا مضیا ولا یرجعون اور اگر
چاہین ہم البتہ صورت بدل ڈالین ہم اوپر جگہہ انکے کے پس نکر سکین وہ آگے چلنا اور نہ پھر جانا یا طرف صورت
پہلی کے رجوع کرنا ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم الٹا کر دیتے ہین ہم اسکو بیچ پیدایش
کے یعنے قوت کو اسکے ضعف سے بدل ڈالتے ہین اور جوانی کو بڑھاپے سے افلا یعقلون کیا پس نہین سمجھتے
کہ جو کوئی الٹنے پر پیدایش کے قادر ہے وہ مٹانے پر آنکھون کے اور بدلنے پر صورت کے قدرت رکھتا ہے پست
کرنا انکار اسکی قدرت کا کمال جہل ہے ہمیہ سب کچھ صعب ہے اور اسپہ سب کچھ سہل ہے کفار مکہ کہتے
تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہین رد قول انکے مین حق تعالی فرماتا ہے وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ
اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر اپنے کو شعر اور نہین لائق واسطے اسکے شاعر کہنا کیونکہ اگر شعر کہتا تو شبہ لوگون کو
پڑتا کہ فصاحت شاعری کی سبب سے قرآن بنالیا ہے اسواسطے حق تعالی نے اسکو شعر نہین سکھایا کہ وہ شبہہ
نہ پڑے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی شاعر کا بطور تمثیل شعر زبان مبارک پر لاتے تھے تو بحر اسکی بدل
جاتی اور موزونیت مین اسکے خلل آجاتا تھا چنانچہ ایکدن آپنے پڑھا کفی الاسلام والشیب للمرء ناہیا امیر المومنین
ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شاعر نے یون کہا ہے کہ کفی الشیب والسلام للمرء ناہیا
پھر آپنے بطریق اول ہی پڑھا ابوبکر رض نے کہا اشہد انک رسول اللہ وما علمک الشعر وما ینبغی لک اور کلمات
حضرت کے سے کہ بعضے موزون واقع ہین جیسے انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب بغیر تکلف کے اور بن قصد
کے صادر ہوئے ہین انکو شعر نہ کہا چاہئے کیونکہ شعر اوسے کہتے ہین کہ کلام موزون مقفی صادر ہو ساتھ قصد قایل
کے اور تشریح اسکی مفصل سورہ بقرہ مین بیچ تفسیر آیتہ ثم اقررتم وانتم تشہدون کے گذری ہے ان ھو الا ذکر و
قرآن مبین لینذر من کان حیا ویحق القول علی الکفرین نہین وہ جو ہمنے اسکو سکھایا ہے مگر نصیحت اور قرآن
روشن معانی اور حقائق مین یا روشن کرنیوالا احکام حلال اور حرام کے تو کہ ڈراوے قرآن یا محمد ساتھہ قرآن کے
اس شخص کو کہ ہے وہ زندہ یعنے عاقل اور فہم دار کیونکہ جاہل اور غافل مثل مردے کے ہے یا اس شخص کو کہ مومن ہے
علم الہی مین کیونکہ حیات ابدی ساتھہ ایمان کے ہے اور تخصیص ڈرانے کی مومن کو واسطے انتفاع اسکے کے ہے
ساتھہ اسکے اور ثابت ہووی بات عذاب کی اوپر کافرون کے کہ قرآن کو قبول نہین کرتے اولم یروا انا خلقنا
لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے واسطے
انکے اس چیز سے کہ بنائے ہاتھون ہمارے نے چارپائے جانور مانند اونٹ اور گائی اور گوسفند کے پس وہ واسطے اسکے
مالک ہوتے ہین اور تصرف کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ ہاتھون سے بنانا موافق محاورے خلقت کے بیان کیا ہے کہ جو کوئی
آپ اکیلا کوئی کام کرتا ہے تو کہتا ہے کہ یہہ کام مین نے اپنے ہاتھون سے کیا ہے یعنے کوئی اور شریک نہ تھا

وذللناها لهم فمنها رکوبهم ومنها یاکلون اور مسخر کیا ہمنے اُن جانورون کو واسطے اُنکے پس بعضا اُنمین سے سواری
اُنکی ہے جیسے اونٹ اور بعضا اُنمین سے کھاتے ہین جیسے گائے اور گوسفند ولهم فیها منافع ومشارب اور
واسطے اُنکے بیچ چارپایون کے فائدے ہین پوست اور بال اور پشم سے اور پینے کی چیزین ہین دودھ سے افلا
یشکرون کیا پس نہین شکر کرتے نعمت ہماری کا کہ انعام کے ساتھہ پیدا ئے انعام کی اور مسخر کرنے اُنکے اور
فائدہ دینے کے ساتھہ اُنکے واتخذوا من دون الله الهة لعلهم ینصرون اور پکڑا مشرکون نے سوا اللہ کے معبود تو
کہ وہ مدد کئے جاوین اُنسے اور حال اُنکہ وہ بت لا یستطیعون نصرهم وهم لهم جند محضرون نہین کر سکتے
مدد اُنکی کیونکہ بے شعور قدرت کا بھی نہین رکھتے اور بت پرست واسطے بتون کے لشکر ہین حاضر کئے گئے کہ دنیا مین
نگہبانی اُنکی کرتے ہین یا قیامت کو لشکر اُنکا ہونگے کہ ساتھہ اُنکے حاضر ہونگے دوزخ مین فلا یحزنک قولهم
پس چاہیئے کہ نہ غمگین کرے تجھکو بات اُنکی کہ نسبت اولاد کی جناب باری کو کرتے ہین اور شریک اُسکے ٹھہرا
ہین یا تجھے شاعر ساحر بناتے ہین انا نعلم ما یسرون وما یعلنون تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھہ پوشیدہ کرتے ہین
کینے اور بغض اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہین کلمے کفر کے اور جزا دینگے ہم اُسپر اُنکو فقر و کرتے ہو پیدا و پنہان جو کہ یا وکے جزا
ہے وہ دانائی نہان و آشکار اکبر یا لکھا ہے کہ ابی ابن خلف یا ابوجہل یا عاص بن وایل چند استخوان
کہنہ ہاتھہ مین ملتا ہوا مجلس شریف نبوی مین حاضر ہو کر کہنے لگا کون ہے کہ ان اجزائے متفرق کو جمع کر کر بار دگر زندہ
کرے بعضے سردار قریش کے بھی وہان حاضر تھے آپنے وہ اُسکے منہہ پر مار کر فرمایا کہ آفریدگار ہمارا اُنکو جلاویگا اور
تجھے بھی اور یہہ آیت نازل ہوئی اولم یر الانسان انا خلقناه من نطفة فاذا هو خصیم مبین کیا نہین دیکھا
اور نہین جانا آدمی نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے اُسکو آب منی سے اور مرتبہ بمرتبہ ترقی دیکر پیٹ سے باہر نکال کر بڑے سے
بڑا کیا گویائی دی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا ہے ظاہر وضرب لنا مثلا ونسی خلقه اور بیان کی واسطے
ہمارے ایک مثال یعنے امر عجب لایا استخوان کہنہ ہاتھہ مین ملکر ہوا پر اڑا کر اور بھول گیا پیدایش اپنی کو کہ ہم نے
کسطرح اسکو پیدا کیا قال من یحیی العظام وهی رمیم کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اور حال اُنکہ وہ بوسیدہ مین
بن گوشت پوست رگ پٹھہ کے قل یحییها الذی انشاها اول مرة ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ
کریگا اُسکو وہ جسنے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا تھا اُسکو پہلے بار اور عدم سے وجود مین لایا تھا وهو بکل خلق علیم
الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون اور وہ ہر پیدایش کو جانتا ہے تفصیل وار
سب مخلوق کا اُسے علم ہے کوئی چیز کسیکی کہین ہو اُسکو معلوم ہے اکٹھا کرنے پر سب کے قدرت رکھتا ہے جسنے
کیا واسطے تمہارے درخت سبز مین آگ کو پس ناگہان تم اُس سے آگ روشن کرتے ہو سمجھہ لیجئے کہ جیسے پتھر سے آگ نکلتی ہے ویسے
ہی درخت سبز سے کہ مرخ اور عفار اور بانس ہے ڈالیان اُنمین رگڑی جاتی ہین تو آگ نکلتی ہے سو حقتعالی فرماتا ہے کہ جو قادر ہے

آگ نکالنے پر درخت سبز سے کہ اسمین مائیت ہی جو جوہر نار کی ضد ہی وہ البتہ قادر ہی اعادہ طراوت پر بیچ اُس
چیز کے کہ تر و تازہ تھا اور خشک ہو گیا اَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہین وہ
کوئی کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو قادر ہی اوپر اسبات کے کہ پیدا کرے مانند اُنکے بَلٰى ہان ہے
قادر اوپر اسکے وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ اور وہ ہے پیدا کرنیوالا بہت خلق جاننے والا کیفیت احوال مخلوقات کی نہ
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ سوا اسکے نہین کہ حکم اسکا جسوقت کہ ارادہ کرے کسی چیز کے پیدا
کرنے کا یہہ ہی کہ کہے واسطے اسکے ہو پس ہو جاتا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ تمثیل ہی اوپر کمال قدرت کے کہ جو چاہتا ہے
وہ اسیدم ہوتا ہی ایک آن کی اسمین تاخیر نہین ہوتی چنانچہ تفسیر کبیر مین ہے کہ مراد اس قول سے سرعت نفاذ
امر ہی تکوین اشیا مین اوپر اسرع وجہ کے کہ ممکن ہو نہ تکلم ساتھہ اس کلمہ کے اور بعض کہتے ہین کہ یہہ کلمہ علامت ہی
کہ جب فرشتے سُنتے ہین جانتے ہین کہ کوئی شی حادث ہوگی فرد کیونکہ نہ حرف قاف و نون صنعت حق پر دال ہی
کہتی ہی جبکے بن گیا قاف سے قاف تک تمام فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
پس پاکی اور بے عیبی ہی اسکو کہ بیچ ہاتھہ قدرت اسکے کے ہی بادشاہی ہر چیز کی اور طرف اسیکے پھر جاؤ گے
واسطے جزاے اعمال کے یہہ آیت وعدہ ہی واسطے دوستون کے اور وعید ہی واسطے دشمنون کے فرد اعدا کے
واسطے تو اشد العذاب ہے اور دوستو نکو طوبی و حسن ماب ہے سورۂ صافات مکی ہے ایکسو بیاسی آیتین ہین
آٹھہ سو ساٹھہ کلمے ہین تین ہزار آٹھہ سو چھبیس حرف ہین فواصل اسکی قدم نبا ہین اور نظم اور تطبیق اسکی سورۂ
یس سے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا بذکر توحید خدا ہی

سورۃ والصافات مکیۃ ہی　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　مائۃ واثنان وثمانون آیۃ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا قسم ہی فرشتون کی جو صف باندھتے ہین عبادت حق مین صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ
زَجْرًا پھر ڈانٹنے والون کی شیطانون کو کہ باتین سننے کو آسمان پر چڑھتے ہین ڈانٹکر فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا پھر تلاوت کرنے والون کی ذکر کو یعنے وحی کو کہ انبیا پر اترتی ہے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی قسم کھاتا ہی
فرشتون کی کہ صف باندھے ہین ہوا پر کہ جو فرمان ہو بجا لاوین یا قسم کھاتا ہی غازیون کی کہ صف باندھے واسطے
جہاد کے یا قسم کھاتا ہی مومنون کی کہ صف باندھے ہین واسطے جماعت کے یا قسم کھاتا ہی علما کی کہ صف
باندھے ہین واسطے افاضۂ خلق کے یا قسم کھاتا ہی مرغون کی کہ صف باندھے ہین ہوا پر اگر مراد فرشتے ہین تو
ڈانٹتے ہین بادلونکو اور قصد تلاوت مین تسبیح تحمید کے منقول ہین اور اگر مراد غازی ہین تو ڈانٹنے والے گھوڑون
کے ہین یا دشمنون کے اور تلاوت انکی تکبیر و تہلیل ہی اور اگر مراد مومن ہین تو انوار ریاضت سے ڈانٹنے والے
شیطانون کے ہین اور نماز مین پڑھنے والے قرآن کے ہین اور اگر مراد علما ہین تو ڈانٹنا انکا کفر اور فسق سے ہی

ساتھ دلیل اور حجت کے اور تلاوت انکی احکام شریعت ہین اوپر خلق کے اور اگر مراد مرغ ہین تو ذکر حق کی تلاوت
سے آفات اپنے سے تلتے ہین صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ قسم کھائی ہے نفوس سالکان طریق توحید
کی کہ موافق مشاہدے مین صف باندھے ہین اور خطرات شیطانی اور خیالات نفسانی کو زجر کرتے ہین اور انواع
ذکر قلبی یا زبانی مین مشغول رہے ہین بحر الحقائق مین ہے کہ صافات ارواح ہین اور زاجرات الہامات الٰہی کہ زاجر ہین
عوام کو مناہی سے اور خواص کو رویت طاعات سے اور اخص کو التفات کونین سے اور تالیات نفوس ذاکرہ
ہین کہ بحکم من احب شیئا اکثر ذکرہ عمر اپنی یاد حضرت حق مین صرف کرتے ہین بیت یاد مین تیرے ہی دن رات
بسر کرتے ہین شام کرتے ہین یو ہین یون ہین سحر کرتے ہین لکھا ہے کہ کفار مکے کے تعجب سے کہتے ہین کہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب خداؤن کو طرف ایک خدا کے لایا ہے حق تعالی نے ان آیتون مین قسم کھا کر
فرمایا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ تحقیق معبود تمھارا اپنی ذات مین البتہ ایک ہے یگانہ اور یکتا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے اور پر
پروردگار مشرقون کا اور کواکب کا کیونکہ ہر کوکب کی ہر روز مشرق علاحدہ ہے جس سے نکلتا ہے اور ایسے ہی
مغرب جدی ہے جسمین ڈوبتا ہے اور یہان مغارب کا ذکر نہین کیا واسطے اکتفا کرنے ساتھ احد الضدین کے
اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ تحقیق ہمنے زینت دی ہمنے آسمانون دنیا کو ساتھ آرائش کواکب کے
کشاف مین ہے کہ مراد شکلین مختلف ستارون کی ہین جیسے ہیئت ثریا اور بنات النعش اور سوا انکے کے اشکال لطیفہ
شکلون مین سے وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانون کو نگاہ رکھنا ہر ایک شیطان
سرکش کے سے لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى نہین سن سکتے یعنے طاقت سننے کی اور کان رکھنے کی نہین
رکھتے طرف باتون فرشتون بلند تر کے کہ مطلع ہین اوپر بعضے اسرار لوح محفوظ کے اور آپس مین کہتے ہین
وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا اور پھینکے جاتے ہین یعنے آگ یا راندھے جاتے ہین ہر جانب سے راندھے جانا
وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اور واسطے انکے ہے عذاب سخت آخرت مین یا لازم ہو جانے والا دنیا مین اور انکو طاقت سننے
کلام ملائکہ کی نہین ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ مگر جو کوئی اوچک لے گیا ایکبار اوچک
لیجانا کچھ بات فرشتے کی پس پیچھے لگتا ہے اسکے شعلہ جلانے والا یا ستارا چمکتا کہ اسکو جلاوے یا ایذا پہنچاوے نہ
لکھا ہے کہ رکانت بن زید اور ابو الاسدین کہ منکر حشر اور بعث کے تھے ہمیشہ اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے تھے اور
درمیان قریش کے اپنی بڑائی بیان کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت اتاری کہ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا پس پوچھ مشرکان مکے سے کیا وہ سخت تر پیدائش مین یا جو پیدا کئے ہین ہمنے فرشتے اور آسمان
اور زمین اور ستارے اور مشارق اور شہب اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہمنے پیدا

انکو

اُنکے کو مٹی چپکتی ہوی سے پس مادہ اصلی اُنکا کیچڑ ہے کہ ملا ہی جزو آب اور جزو خاک سے سمجھ لیجئے کہ مراد اس
کلام سے اثبات بعث کا ہے اور رد اُنکی بات کا کیونکہ وہ اگر بسبب عدم قابلیت مادہ کے محال جانتے ہین تو مادہ
موجود ہے اور قابل انضمام کے ہے اور اگر قدرت فاعل کے منکر ہین تو جو ان اشیای مذکورہ کے پیدا کرنے پر قادر ہو
وہ ضم اجزا اور اعادہ حیات پر بطریق اولی قدرت رکھیگا کیونکہ قدرت صفت ذاتی اُسکی ہے کسی آن نہین جاتی
اور سب کے حق مین برابر ہے پس جب مہر قدرت اُسکا مطلع ارادت سے طلوع ہوگا سب ظلمت ممات سے نکلکر
نور حیات پاوینگے اور بعث اور حشر قائم ہوگا فقرلب ملا دے تو جو اے پیارے تو یہہ برپا ہو حشر جی اُٹھے
قبرون سے مردے کفن پہنے ہوئے معالم التنزیل مین ہے کہ گمان تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جو کوئی
قرآن سنیگا ایمان لاویگا مشرکان مکے نے جو قرآن سنا اور ٹھٹھا کیا آپ کو اس حال سے تعجب آیا یہہ آیت
نازل ہوئی بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ بل واسطے قطع کلام اوّل کے ہے اور زاد المسیر مین بمعنی دع ہے یعنے چھوڑ کلام
کفار کو اور اُنسے ہاتھ اُٹھا تعجب کیا تو نے اُنکے نہ ایمان لانے پر ساتھ قرآن کے اور ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اُسکے
یا تعجب کیا تو نے کہ باوجود قدرت حق کے کیون انکار بعث کا کرتے ہین اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین اوپر تعجب کرنے تیرے کے
وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ اور داب اُنکا یہہ ہے کہ جسوقت نصیحت دیئے جاتے ہین ساتھ کسی چیز کے نہین یاد
رکھتے اُسکو اور پند پذیر نہین ہوتے ساتھ اُسکے وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ اور جسوقت دیکھتے ہین کوئی معجزہ
کہ دلیل صدق قول تیرے کا ہے ٹھٹھا کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو بلا کر وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
اور کہتے ہین نہین یہہ کہ ہمنے دیکھا مگر جادو ہویدا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ
کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست کے کیا ہم البتہ اُٹھائے جاوینگے یا باپ
ہمارے پہلے قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہان اُٹھائے جاؤگے تم اور باپ تمہارے
اور حال اُنکہ تم ذلیل ہوگے اور جب قیامت آویگی فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ پس سوا اسکے
نہین کہ وہ اُٹھانا دانٹنا ہے ایکبار یعنے ایک پھونک ہے صور مین پس ناگہان وہ زندہ ہوکر قبرون سے اُٹھکر
دیکھتے ہونگے وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ اور کہینگے ای وائے واسطے ہمارے یہہ ہے دن جزا کا کہ ہمسے
وعدہ کرتے تھے فرشتے کہینگے ہان هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ یہہ ہے دن فیصل کرنیکا معاملونکے
یا جدا کرنیکا نیکون کو بدون سے جو تھے تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے اور باور نکرتے تھے پھر اللہ تعالی کی طرف سے حکم آویگا
فرشتونکو کہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اکٹھا کرو اُن لوگونکو جو ظلم کرتے تھے اپنی جان پر ساتھ
شرک لانے کے اور قسم اُنکے کو یعنے بت پرستونکو ساتھ بت پرستونکے اور ستارہ پرستونکو ساتھ ستارہ پرستونکے
یا عورتون اُنکی کو کہ کافر ہین اور اُس چیز کو کہ تھے وہ عبادت کرتے بعضے کہتے ہین کہ مراد ظالم سے ظلم کرنیوالے خلق پر ہے

ہین ساتھہ جوڑے کے اور اپنے نفس پر ساتھہ گناہ کے اور حق یہہ ہے کہ حساب گاہ مین انکو لیجاوینگے جیسے زانی کو
ساتھہ زانی کے اور مددگارون کو ظالم کے ساتھہ ظالم کے قوت القلوب مین ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن مبارک
سے پوچھا کہ مین درزی ہون کہین واسطے ظالم کے کپڑا سیون اور انکے مددگارون سے ہوجاؤن ابن مبارک نے
فرمایا کہ نہین تو اعوان سے نہین بلکہ ظالمون سے ہی اعوان ظلمہ وہ ہین کہ سوئی اور تاگے تیرے ہاتھہ بیچتے ہین
فرد مدد ظالم کی مت کر انسے رہ تو دور اے رافت نگر وہ ظالمان ہین تا نہو محشور اے رافت اور اصح یہہ ہے کہ ظالم
مشرک ہی ساتھہ دلیل وما کانوا یعبدون کے کہ فرماویگا اکٹھا کرو مشرکون کو اور ازواج انکے کو اور اس چیز کو
کہ تھے وہ پوجتے من دون اللہ سوا خدا کے بتون وغیرہ سے فاھدوھم الی صراط الجحیم پس راہ دکھاؤ انکو یعنے
مشرکون کو اور معبودون انکے کو طرف رستے دوزخ کے وقفوھم انھم مسئولون اور جب دوزخ کی طرف منہہ کر کر
کھڑا کرو انکو حساب گاہ مین یا صراط پر تحقیق وہ سوال کئے گئے ہونگے یعنے انسے عقائد اور اعمال انکے سے پوچھنا
واسطے زیادہ تر رسوائی انکے کے پھر فرشتے کہینگے مالکم لا تناصرون کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین مدد کرتے آپسمین
ایکدوسرے کی اور اس عذاب حساب سے نہین چھڑاتے وہ کچھہ جواب نہ دینگے حق تعالی فرماویگا فرشتو تمکو کہ یہہ آپسمین
ایکدوسرے کی مدد نہین کرتے بل ھم الیوم مستسلمون بلکہ وہ آج کے دن فرمانبردار ہین واقبل بعضھم
علی بعض یتساءلون اور حساب گاہ مین منہہ کرینگے بعضے انکے اوپر بعضونکے پوچھتے ہوئے یعنے رؤسا اور ضعفا
آپسمین ایکدوسرے کو پوچھینگے کہ یہہ کیا حال ہے جو ہمپر پیش آیا یا سرزنش کرینگے ایک دوسرے کو قالوا انکم کنتم
تاتوننا عن الیمین کہینگے ضعیف رئیسون کو قوم کے کہ تحقیق تمھین تھے کہ آتے تھے ہمارے پاس نصیحت اور نیکخواہی
سے کہ تمھارے زعم مین یمین تھا یا قہر اور قوت سے یا طریق قسم سے یعنے قسم کھا کر کہتے تھے کہ دین یہی حق ہی جسپر ہم
تمھین بلاتے ہین قالوا بل لم تکونوا مؤمنین کہینگے رئیس جواب مین انکے یون نہین ہے بلکہ تھے تم ایمان
والے یعنے تم راہ راست پر تھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کیا ہو وما کان لنا علیکم من سلطان اور تھا ہمکو اوپر تمھارے
کچھہ غلبہ کہ زبردستی تمکو گمراہی کے طرف لائے ہون بل کنتم قوما طاغین بلکہ تھے آپہی تم ایک قوم سرکش فحق علینا
قول ربنا پس ثابت ہوا اوپر ہمارے قول پروردگار ہمارے کا کلمہ عذاب کا یعنے لاملئن جہنم انا لذائقون
تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہین عذاب آج کے دن فاغوینٰکم انا کنا غاوین پس گمراہ کیا تھا ہمنے تمکو تحقیق
جیسے ہم تھے گمراہ کیونکہ جیسا آپ ہوتا ہی ویساہی دوسرے کو چاہتا ہی فرد چاہتا ہی بدہی ہو وے بد ہر ایک
نیک کہتا ہی ہو وے ہر ایک نیک حق تعالی فرماویگا فانھم یومئذ فی العذاب مشترکون پس تحقیق تابع اور متبوع
آجکے دن بیچ عذاب کے شریک ہین جیسے گمراہی مین شریک تھے انا کذلک نفعل بالمجرمین تحقیق ہم اسطرح کرتے
ہین ساتھہ مشرکون کے انھم کانوا اذا قیل لھم لا الہ الا اللہ یستکبرون تحقیق یہہ تھے کہ جسوقت کہا جاتا تھا واسطے

انکے

اُنکے کہ کوئی نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ تکبر کرتے تھے داعی اپنے سے یا سرکشی کرتے تھے کہنے اس کلمے سے
وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ اور کہتے تھے کیا ہم البتہ چھوڑ دینے والے ہین عبادت معبودون
اپنے کو واسطے ایک شاعر دیوانے کے یعنے اُسکے کہنے سے ہم عبادت اصنام ترک نہین کرینگے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو جو نسبت شعر اور جنون کی کرتے تھے حق تعالی اُنکے جواب مین فرماتا ہے بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِيْنَ یون نہین ہے جو وہ کہتے ہین بلکہ آیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُنپر ساتھہ حق کے یا لایا حق کو اور سچا کہا
پیغمبرونکو جو پہلے اُس سے گذرے اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ تحقیق تم اے کافرو البتہ چکھنے والے ہو عذاب
درد دینے والا دوزخ مین بسبب شرک اور تکذیب کے وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ اور نہ جزا دئیے
جاؤگے تم مگر جو کچھہ کہ تھے تم کرتے مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے شک اور شرک سے کہ جزا انکی مضاعف ہوگی
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ یہہ لوگ کہ واسطے اُنکے ہے رزق معلوم یعنے ظاہر نہ چھپا یا معلوم ہے خاصیت
اُسکی کہ ہمیشہ رہتا ہے اور پر لذت والا ہے وہ رزق میوے ہین ہر قسم کے خشک اور تر وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ اور وہ عزت دئیے جاوینگے بیچ بہشتون نعمت کے عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اوپر تختون کے آمنے سامنے ایکدوسرے کے
تا دیکھہ کر آپسمین خوش ہون يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ پھرایا جاویگا اوپر اُنکے یعنے ساقیان
بہشت پھراوینگے اوپر اُنکے پیالے شراب پاک لطیف سے سفید یعنے شراب سفید زیادہ تر دودھہ سے ہوگی لذت
بخش پینے والونکو کہ جاری ہوگی روئے زمین پر مانند انہار آب کے لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ نہ بیچ اُسکے خرابی
ہے جیسے شراب دنیا مین ہوتی ہے کہ عقل جاتی رہتی ہے درد سر وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور نہ بہشتی اُس شراب
پینے سے مست ہوکر بیہودہ کہینگے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور نزدیک اُنکے بیٹھی ہوگی پائین
نیچے نظر رکھنے والیان یعنے سوا شوہرون اپنے کے کسی پر نگاہ نہ ڈالینگی خوب صورت آنکھون والیان گویا کہ وہ انڈھے
ہین چھپائے ہوئے یہہ تشبیہ فرمائی ہے حورون کی ساتھہ انڈونکے ملاحت اور پاکیزگی اور خوشرنگی مین
اور مشہور ہے کہ بیضہ شتر مرغ سفید کچھہ کو نہ صفرت رکھتا ہے اور احسن الوان ابدان اہل عرب کے نزدیک یہی ہے
اور وہ اپنے انڈے کو پرونمین اپنے پوشیدہ رکھتا ہے کہ غبار آلودہ نہو فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ
پس متوجہ ہونگے بعضے کی بہشتیون سے اوپر بعضون کے سوال کرتے ہوئے احوال دنیا کا اور ماجرا اُنکے کا یا دشمن
اور دوست کا قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ کہیگا ایک کہنے والا بہشتیون مین سے یارون اپنے کو کہ تحقیق
مین جب دنیا مین تھا واسطے میرے ہمنشین منکر بعث کا تھا مقاتل نے کہا کہ یہہ وہ دو لو بھائی ہین جنکا قصہ سورہ
کہف مین ہے یہودا موس اور قطروس کافر یہودا موس کہیگا کہ بھائی میرا فطروس نام دنیا مین سرزنش کرتا
ہوا يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ کہتا تھا کیا تو قیامت کو البتہ ماننے والون مین سے ہے ءَاِذَا مِتْنَا وَ

كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ كيا جب مرجاوينگے ہم اور ہوجاوينگے ہم مٹى اور ہڈياں پرانى كيا ہم البتہ جزا
ديئے جاوينگے يعنے ہمكو زندہ كركر جزا دينگے قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ كہيگا وہ اہل بہشت كو كيا تم جھانكنے والے ہو
دوزخيوں كو مراد اسكى يہہ ہوگى كہ احوال بھائى كا ميرے معلوم كرو كہ كون سے درجے ميں ہے اور كسطرح كے عذاب ميں
مبتلا ہے بہشتى كہينگے كہ تو اسكو خوب پہچانتا ہے تو ہى جھانكر دوزخ ميں ديكھہ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ
پس جھانكيگا وہ واپس ديكھيگا قطروس كو درميان دوزخ كے قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ كہيگا وہ واكے
قطروس قسم ہے اللہ كى تحقيق نزديك تھا تو كہ ہلاك كرڈالے مجھكو گمراہ كرے وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ
اور اگر نہوتى بخشش پروردگار ميرے كى كہ مجھكو ہدايت كى اور فتنے تيرے سے بچايا البتہ ہوتا ميں حاضر كئے گيوں سے
دوزخ ميں ساتھہ تيرے پھر وہ فرشتوں سے كہيگا اپنا كہ بھائى اسكا سن لے اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ آيا پس نہيں
ہم مرينگے بہشت ميں اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ مگر موت ہمارى پہلى جو تھى دنيا ميں اور نہيں ہم عذاب
كئے گئے فرشتے كہينگے ہاں ہرگز نہيں مروگے اور نہ معذب ہوگے پھر وہ كہيگا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ تحقيق يہى
ہى مراد پانا بڑا كہ ہميشہ راحت ميں رہينگے اور عذاب نہ ديكھينگے لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ واسطے ايسے ہى چيز
كے كہ باقى ہے پس چاہيئے كہ عمل كريں عمل كرنيوالے نہ واسطے دولت دنيا كے كہ فانى ہے پھر حق تعالى فرمائيگا
اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ كيا يہہ نعمت بہشت كى جو مذكور ہوئى بہتر ہے از روے مہمانى اور [illegible]
كشتى كے يا درخت سينڈ كا اور وہ درخت بيچ ولايت تہامہ ميں كہ چھوٹا پتہ ہوتا ہے اور ميوہ اسكا بدبو اور
كڑوا ہے حق تعالى نے درخت دوزخ كا كہ ميوہ اسكا دوزخيوں كو زبردستى كھلاوينگے يہہ نام ركھا اور ايك نوع عذاب
كا يہہ بھى ہوگا اور فرمايا كہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ تحقيق كيا ہمنے درخت زقوم كو بلا اور عذاب واسطے
ظالموں كے آخرت ميں يا امتحان دنيا ميں كيونكہ كافروں نے جو سنا كہ درخت زقوم دوزخ ميں ہے كہنے لگے كہ
آگ ميں كيونكر درخت سبز ہوگا يہہ نجانا كہ اللہ قادر ہے سب چيز پر يہاں سمندر كيڑے كو كيسے آگ ميں پيدا
كرتا ہے اور جلاتا ہے درخت كو آگ ميں پيدا كرے اور نہ جلاوے تو كيا عجب ہے معالم ميں ہے كہ ابن زبعرى نے
قريشوں كے سرداروں كو كہا كہ محمد صلے اللہ عليہ وسلم ہمكو زقوم سے ڈراتا ہے اور وہ لغت بربر ميں مكھن اور كھجور
كہتے ہيں ابو جہل نااہل اٹھا اور اكابر عرب كو اپنے ساتھہ لايا اور لونڈى كو كہا كہ زقوم لاوہ مكھن اور كھجوريں لائى كہنے
لگا كہ كھاؤ يہہ وہ زقوم ہے كہ محمد صلے اللہ عليہ وسلم ہميں ساتھہ جسكے وعيد كرتا ہے حق تعالى نے يہہ آيت اتارى
كہ زقوم وہ نہيں جو يہہ گمان كرتے ہيں اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ تحقيق وہ ايك درخت ہے كہ نكليگا
بيچ جڑ دوزخ كے اور شاخيں اسكى بلند ہوكر سب دركوں ميں پہنچ جاوينگے طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ شگوفہ اسكا گويا
كہ دو سر ہيں شيطانوں كے زشتى اور ہولناكى ميں بعضے كہتے ہيں كہ شياطين سانپ ہولناك ہيں بعضے كہتے ہيں پتھر كالے گرد مكہ كے

تھے انکو روس الشیاطین کہنے تھے فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ پس تحقیق دوزخی البتہ
کھانے والے ہین اُس درخت زقوم سے پس بھرنے والے ہین اُس سے پیٹون کو مارے بھوک کے یا زبردستی کھلاوینگے
انکو ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ٭ پھر تحقیق واسطے انکے اوپر کھانے اُسکے کے البتہ ملونی ہے پانی گرم کر کے
کہ دل گردا جس سے پھٹ جائے یعنے زقوم کھلا کر آب گرم پلاوینگے کہ اُسمین مل جاوے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى
الْجَحِيْمِ پھر تحقیق پھر جانا انکا بعد اس کھانے پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہے اور یہہ پہلی مہمانی انکی تھی
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَاۗءَهُمْ ضَاۗلِّيْنَ فَهُمْ عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ تحقیق اُنھون نے پایا تھا باپون اپنو کو گمراہ پس وہ اوپر قدمون
انکے کے دوڑے جاتے ہین یعنے تقلید انکی کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ اور البتہ تحقیق گمراہ ہوگئے
پہلے قوم تیری سے اکثر پہلے لوگون مین جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ اور البتہ تحقیق
بھیجے تھے درمیان انکے ڈرانے والے کہ انکو عذاب ہمارے سے ڈراتے تھے وہ اُنپر نہ ایمان لائے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام ڈرائے گیونکا یعنے عذاب اُنپر آیا مگر بندے اللہ کے
خالص کئے گئے کہ ڈرانے سے فائدہ مند ہوے اور عذاب سے بچ گئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ اور البتہ
تحقیق پکارا ہمکو نوح نے اور ہلاک ہونا اپنی قوم کا چاہا اور اجابت کی ہمنے پس بہت اچھی اجابت کرنیوالے ہین ہم کہ
غرق کر دیا کفار قوم اُسکے کو طوفان مین وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ٭ اور نجات دی ہمنے اُسکو اور اہل
اُسکے کو سختی بڑی سے کہ غرق ہونا تھا یا ایذا قوم کی تھی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ اور کیا ہمنے اولاد اُسکے کو
وہی باقی رہنے والے واسطے نسل کے قیامت تک حدیث مین ہے کہ تین بیٹے اُنکے سام اور حام اور یافث
اور بیٹیان انکی کہ کشتی مین تھین باقی رہین اور سوا اُنکے کوئی نہ رہا سب آدمی اُنہین کے اولاد سے ہین سام پدر
عرب اور فارس اور روم ہے اور یافث پدر ترک اور خزر اور سقلاب اور حام پدر ہند اور حبش اور بربر ہین
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ اور باقی رکھی ہمنے اوپر نوح کے ثنا گوئی درمیان پچھلون کے کہ امت محمدیہ ہین صلے اللہ
علیہ وسلم یا چھوڑا ہمنے کہ اُنپر پچھلی کہین سَلٰمٌ عَلٰي نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ سلامتی ہوجو اوپر نوح کے بیچ عالمون کے اور
ایک قول یہہ ہے کہ یہہ ابتدا سے کلام ہے حق تعالی سلام کہکر اوپر نوح علیہ السلام کے فرماتا ہے اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم اسطرح جیسی نوح کو جزا دی ہے احسان کرنیوالون کو دیتے ہین اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق نوح بندون ہمارے ایمان والون سے تھا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پیچھے دعا نوح کے
ڈبو دیا ہمنے اورونکو یعنے کافران قوم اُسکے کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ اور تحقیق تابعون اُسکے سے البتہ
ابراہیم تھا اصول شرع اور طریق توحید مین لباب مین ہے کہ ضمیر جاید طرف پیغمبر ہمارے کے ہے کنایت غیر
مذکور اور حضرت خلیل اگرچہ صورت مین سابق تھے لیکن معنے مین متابع آپ کے ہین کیونکہ مثل پیرون کے

فضیلت انکی کے قابل ہوئے اور دین کو آپ کے سر انا اور واسطے آپ کے دعا کی کہ ربنا وابعث فیہم رسولا
منہم الایۃ نظم ظاہر مین گرچہ آیا پس انبیا ہی تو باطن مین لیک سب کا ہوا پیشوا ہی تو اللہ رے یہہ رتبہ یہہ
شوکت یہہ منزلت معلوم کچھ نہین ہمین پیارے کہ کیا ہے تو اذ جاء ربہ بقلب سلیم ۵ یاد کر اسکو جسوقت
کہ آیا ابراہیم پروردگار اپنے کے پاس ساتھہ دل سلامت کے یا پاک کے علائق سے یا خالی کے محبت دنیا سے یا دل
فارغ کے محبت غیر سے یعنے روئے نیاز لایا درگاہ بے نیاز مین ساتھہ اس دل کے کہ تعلق دوجہان سے وارستہ تھا
فرد نہ جمین غیر کا خطرا نہ غیر کی الفت اسیکا دھیان بندھا اور اسیکی تھی الفت اذ قال لابیہ وقومہ
ماذا تعبدون یاد کر جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے اور کے اور قوم اپنے کے کس چیز کو عبادت
کرتے ہو ائفکا آلھۃ دون اللہ تریدون آیا جھوٹھہ باندھکر معبود سوا اللہ کے چاہتے ہو فما ظنکم برب
العالمین پس کیا گمان ہی تمھارا ساتھہ پروردگار عالمون کے کہ تحقیق عذاب نکریگا اسپر کہ جو مستحق عبادت ہے
اسکو چھوڑکر غیر اسکے کی عبادت کرتے ہو قوم نے یہہ بات ابراہیم علیہ السلام کی سنکر جواب دیا کہ کل ہماری عید
ہی صحرا کو جاوینگے آج کھانے طرح طرح گرد بتون کے رکھے جاتے ہین صبح کو وہان سے پھر کر بتخانے مین جاکر بطریق
تبرک ان کھانون کو بانٹینگے تو بھی آنا اور تماشا کرنا کہ کیا زیب وزینت ہمارے اصنام کی ہی بعد مشاہدہ کے نیکے
ہمکو معذور رکھیگا تو اور ملامت نکریگا فرد کرتا ہی ملامت جو مجھے تو ہر آن دیکھا نہین تو نے میرے بت کو میری
جان حضرت ابراہیم نے سنکر کچھہ جواب نہ دیا دوسرے دن باپ اور یارون انکے نے کہا کہ آؤ ای ابراہیم چلین
فنظر نظرۃ فی النجوم ۵ پس نظر کی اسنے ایک نظر بیچ تارون کے اور مقام اور پھرنا انکا دیکھا یا بیچ کتاب علم
نجوم کے اور قوم اسکی جو علم نجوم کو مانتی تھی اسواسطے اسنے علم سے انکے بات کی فقال انی سقیم پس کہا تحقیق
مین بیمار ہون یعنے استدلال کرتا ہون کہ مجھہ پر طاعون آوے اور وہ لوگ طاعون کو بہت بد جانتے تھے
فتولوا عنہ مدبرین پس پھر گئے اس سے پیٹھہ موڑکر اس خوف سے کہ طاعون مرض متعدی ہی ایسا نہو
کہ ہمپر بھی آجاوے پھر جب وہ صحرا کو چلے گئے حضرت ابراہیم بتخانہ کو چلے فراغ الی آلھتہم فقال الا تاکلون
پس پوشیدہ آئے حضرت ابراہیم طرف بتون انکے کے بتون کو آراستہ دیکھا اور خوان کھانیکے چنے تھے پس
کہا ٹھٹھے سے کیا نہین کھاتے ان کھانون کو پھر کہا ما لکم لا تنطقون کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین بولتے تم
اور مجھے جواب نہین دیتے فراغ علیہم ضربا بالیمین پس پیچھے آئے اوپر بتون کے اور مارا بتون کو مارنا کر ساتھہ
قوت تمام کے یا سیدھے ہاتھہ کے یا بسبب قسم کے کہ کھائی تھی تاللہ لاکیدن اصنامکم غرض حضرت ابراہیم نے بتون کو
ٹکرے ٹکرے کیا چنانچہ سورہ انبیا مین گذرا اور مردودون نے عیدگاہ سے آکر بتخانہ مین شکست ریخت دیکھکر معلوم کیا
کہ یہہ سب کام ابراہیم کے ہین فاقبلوا الیہ یزفون پس متوجہ ہوکر طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے اور پکڑکر انکو نمرود پاس لائے

اور بعد مباحثے کے کہ کچھ بیان اسکا پیچھے مذکور ہوا قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ کہا ابراہیم
نے کہ کیا عبادت کرتے ہو تم اس چیز کو کہ تراشتے ہو تم پتھر اور لکڑی کی اپنے ہاتھ سے اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور جو
کچھ کرتے ہو تم اپنے ہاتھ سے یہہ آیت دلیل ہے کہ افعال بندون کے مخلوق خدا کے ہین اور جب ابراہیم علیہ السلام
نے انکو الزام دیا قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ کہا نمرود اور مصاحبون اسکے نے کہ بناؤ واسطے جلانے ابراہیم
کے ایک عمارت اور ہیزم بھر کر اسمین آگ لگا دو پس ڈال دو ابراہیم کو بیچ آگ جلنی کے کہ جل جاوے فَأَرَادُوا
بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ پس ارادہ کیا ساتھ ابراہیم کے مکر کا کہ اسکو جلاوین پس کیا ہمنے انہین کو زیر اور
ذلیل کیونکہ آتش کو ابراہیم پر گلستان کیا پس یہہ برہان روشن ہوا حقیقت ابراہیم پر اور بطلان ان کے پر
وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ اور کہا ابراہیم نے جب آتش سے سلامت نکلے تحقیق مین جانے
والا ہون طرف فرمانے پروردگار اپنے کے یعنے زمین شام کو البتہ راہ دکھاویگا مجھکو طرف مقصود میرے کے یا طرف
مصالح دنیا و آخرت میرے کے پس ابراہیم علیہ السلام نے راہ شام کی لی اسی سفر مین ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھ
لگی انہون نے حضرت ابراہیم کو بخشا جب بی بی ہاجرہ انکے ملک مین آئین دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ
اے پروردگار میرے بخش مجھکو فرزند صالحون سے کہ مددگار میرا ہو طاعت مین اور مونس میرا ہو غربت مین
فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ پس بشارت دی ہمنے اسکو ساتھ ایک لڑکے تحمل والے کے یعنے جب بلوغ کو پہنچیگا حلیم ہوگا پس حق
تعالی نے حضرت اسماعیل کو بی بی ہاجرہ سے پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کلام خدا سے شام سے بی بی ہاجرہ اور پسر
اسکے اسمعیل کو مکے مین لائے اسمعیل وہان بڑے ہوے ایکبار حضرت ابراہیم شام سے بیٹے کے دیکھنے کو آئے
تھے تین شب یہہ خواب مین دیکھا کہ فرزند اپنے کو قربان کر عید نحر کا دن تھا کہ ابراہیم ہمراہ لیکر اسمعیل کو طرف
منا کے چلے فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ پس جسوقت پہنچا ابراہیم ساتھ اسمعیل کے موضع سعی مین درمیان صفا اور مروہ
کے قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ کہا اے چھوٹے بیٹے میرے یہہ تصغیر شفقت ہے تحقیق
مین دیکھتا ہون بیچ خواب مین کہ تحقیق مین ذبح کرتا ہون تجھکو یعنے بیابانی خواب مین دیکھتا ہون کہ ذبح کر
فرزند کو پس نگاہ کر اس کلام مین کیا دیکھتا ہے تو اور رائے تیری کیا تقاضا کرتی ہے قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
کہا اسمعیل نے اے باپ میرے کر جو کچھ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اسکے سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ
شتاب پاویگا تو مجھکو اگر چاہے خدا صبر کرنے والون سے اوپر ذبح کے یا حکم قضا کے فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ پس جب
مطیع ہوے دونون حکم الہی ابراہیم ساتھ فدا کے پسر کے اور پسر ساتھ فدا کے سر اپنے کے اور پچھاڑا ابراہیم نے اسمعیل کو
ماتھے پر یعنے ماتھا اسکا زمین پر دھرا اسکے کہے سے معالم مین ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے قصد ذبح اسمعیل علیہ
السلام کا کیا اسماعیل نے کہا اے باپ میرے ہاتھ پاؤن میرے مضبوط باندھ تو کہ نہ تڑپون مین کیونکہ دم

اضطراب شاید کہ دامن مبارک تیرا خون آلودہ ہو اور مین اس بے ادبی سے نادم ہون فرزند نہین قتل کا
خوف اسکا مجھے ہی کہ تیرا دامن پاک ہو خون سے میرے آلودہ اور جب گھر جاوے تو سلام میرا مادر دل
افگار میری کو کہنا اور پیراہن میرا اسے دینا تو کہ اس سے اسکو تسلی ہو اور منہہ میرا خاک پر رکھہ تا کہ نظر تیری ذبح کے
وقت مجھہ پر نہ پڑے اور سلسلہ مہر پدری حرکت نکرے مبادا کہ حکم الٰہی مین تقصیر اور تاخیر واقع ہو ابراہیم علیہ
السلام نے دل قوی کر کر دست و پائے پسر باندھکر چھری حلق پر دھری حق تعالی نے حلقہ تانبے کا حلق اسمعیل
مین پہنایا اور چھری کے کٹنے سے بچایا بعضے کہتے ہین کہ حلق کٹ کر پھر درست ہو گیا پس حق تعالی فرماتا ہے کہ
ہمنے عمل ابراہیم پسند کیا وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اور پکارا ہمنے اسکو یہہ کہ اے ابراہیم تحقیق
سچ کیا تو نے خواب کو کہ دیکھا تھا و سپایا مین ہے کہ خواب مین دیکھا تھا کہ پسر کو ذبح کیا لیکن اثر خون نہین دیکھا تھا
سو وہی بیداری مین ہوا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو
إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ تحقیق یہہ کام البتہ وہی آزمایش ظاہر کہ اس سے مخلص اور غیر مخلص جدا
ہو جاتا ہے وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ اور چھڑا لیا ہمنے اسمعیل کو بدلے قربانی کبش بڑے کے یعنے موٹے کے اور
وہ کبش شاخدار تھا کہ چالیس برس مرغزار بہشت مین چرا تھا جبرئیل علیہ السلام لائے تھے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
الْآخِرِينَ اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر ابراہیم کے تعریف کرنی بیچ پچھلون کے یعنے بیچ امت نبی آخر زمان کے باقی
رکھا ہمنے اوپر ابراہیم کے درمیان پچھلون کے کہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ سلامتی ہو جو اوپر ابراہیم کے یا ہم سلام
کہتے ہین اوپر ابراہیم کے كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالون کو إِنَّهُ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ تحقیق ابراہیم بندون ہمارے ایمان والون سے تھا وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ
اور بشارت دی ہمنے اسکو بعد اسمعیل کے ساتھہ فرزند کے کہ اسحاق نام نبی تھا صالحون سے وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ
وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ اور برکت دی ہمنے اوپر ابراہیم کے اور اوپر اسحاق کے کہ نیت انکے سے انبیائے بنی اسرائیل اور
سوا انکے جیسے حضرت ایوب نکالے ہمنے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ اور اولاد ان دونون کے
سے احسان کرنیوالے ہین یعنے مومن اور پرہیزگار اور ستمگار ہین اوپر نفس اپنے کے ظاہر یعنے گنہگار اور کفار حاصل
یہہ ہے کہ نسل انکے مین دونون فرقے ہین نیک کار اور ستمگار مومن اور کفار وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ
اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اوپر موسی اور ہارون کے ساتھہ نعمت نبوت کے وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ
* * * اور نجات دی ہمنے ان دونون کو اور قوم انکی کو یعنے بنی اسرائیل کو سختی بڑی سے یعنے ایذا اور آزار فرعونیون کے سے
اور غلبے انکے سے وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ اور مدد دی ہمنے موسی اور ہارون اور قوم انکی کو پس ہوئے وہی غالب اعدا پر
وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور دکھائی ہمنے انکو راہ سیدھی اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب بیان

کرنیوالی وترکنا علیہما فی الاٰخرین اور باقی چھوڑا ہمنے اوپر اُن دونون کے تعریف کرنا درمیان پچھلون کے یا یہہ
باقی چھوڑا کہ کہین سلام علیٰ موسیٰ وھٰرون سلام ہو جو اوپر موسیٰ اور ہارون کے یا ہم سلام کہتے ہین دونون پہ
انا کذٰلک نجزی المحسنین تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین ہم نیک کارونکو انہما من عبادنا المؤمنین تحقیق وہ
دونون بندون ہمارے ایمان والون سے تھے وان الیاس لمن المرسلین اور تحقیق الیاس بن یاسین یا الیاس بن
بن فنحاص بن عیزار بن ہارون علیہ السلام البتہ بھیجے گیون سے ہی واسطے دعوت خلق کے اذ قال لقومہ الا تتقون
یاد کر جسوقت کہ کہا الیاس نے واسطے قوم اپنے کے کیا نہین ڈرتے تم عذاب الٰہی سے اتدعون بعلا وتذرون
احسن الخالقین کیا عبادت کرتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو عبادت بہتر پیدا کرنیوالون کے کو پس مت عبادت کرو
تم اسکی بعل نام بت کا ہے کہ سونیکا بنا تھا بیس گز کا قد تھا اور چار منہہ تھے بک نام زمین تھی شام مین وہان تھا
اسیواسطے اس موضع کو بعلبک کہتے ہین اور خالقین سے مراد مصورین ہین اللہ ربکم ورب اٰبائکم الاولین
اللہ پروردگار تمہارا اور پروردگار باپون تمہارے پہلونکا ہے پس اسیکی عبادت کرو اور شریک اسکے مت ٹھہراو
لفظ اللہ کا اور رب کا دونون جگہہ منصوب ہے بدل احسن سے اور قرات رفع تینون کی بھی ہے اوپر اضمار ہو کے فکذبوہ
فانہم لمحضرون الا عباد اللہ المخلصین پس جھٹلایا اسکو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کئے جاوینگے واسطے عذاب کے
اور جھٹلایا سب قوم نے مگر بندون اللہ کے خالص کئے گیون نے شرک اور نفاق سے یا حاضر کئے جاوینگے سب مگر بندے اللہ کے
خالص کئے گئے سمجھہ لیجئے کہ قصہ مختصر حضرت الیاس علیہ السلام کا یہہ ہے کہ وہ شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
مبعوث تھے حق تعالیٰ نے انکو شہر بعلبک والون پر بھیجا وہان کا بادشاہ واجب نام پہلے مسلمان تھا پھر اغوا سے زنان
کافر ہو کر بت پرستی کرتا تھا بعل بت سونہری اجزاو بنا رکھا تھا حضرت الیاس نے منع کیا بت پرستی سے جب نمانا انھون نے
دعا کی تین برس قحط مین مبتلا رہے پھر آپ کی طرف رجوع کی آپنے فرمایا ایمان لاؤ اور وحدانیت حق پر اقرار کرو وہ
شامل ہوے آپ نے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ بطلان اور حقیقت دین ہمارے اور تمہارے کی ظاہر ہو تو آؤ کہ ہم بھی اپنے خدا
کی جناب مین دعا کرین اور تم بھی اپنے بتون کو پکارو جو کوئی اجابت کرے لائق پرستش کے وہی ہے اسبات پر وہ راضی
ہو کر بتون کو اپنے آراستہ کر ثنا صفت کرنے لگے اور منہہ مانگنے لگے کچھہ اثر اجابت کا ظاہر نہوا حضرت الیاس نے دعا کی
اسیدم باران آیا تب بھی وہ انکار سے باز نرہے حضرت الیاس نے جناب باری مین زاری کی کہ قبل نزول عذاب کے
مجھے انمین سے نکال حکم الٰہی ہوا کہ فلانے دن فلانے موضع مین جاؤ جو سواری وہان ہو اسپر سوار ہو کر چلا جاؤ حضرت
الیاس اُسدن اُس مکان مقرر مین گئے ایک جانور شیر کی شکل یا گھوڑیکی آتش کا اُنکے سامھنے آیا اُسپر سوار ہو کر الیسع کو اپنا
خلیفہ کر کر چلے وہ جانور ہوا سے زیادہ تر جنگل اور میدان طے کرتا تھا پھر حق تعالیٰ نے انکو پر و بال دئے اور لباس نور پہنایا
حاجت طعام اور شراب دور کی فرشتونکے ساتھہ پرواز کرنے لگے صفت مین اُنکے کہا ہے کہ انسی بھی ہین اور ملکی بھی ہین

یاد کر جس وقت کہ بھاگ گیا یونس طرف کشتی بھری ہوئی کے لکھا ہے کہ یونس علیہ السلام دریا پر پہنچے قوم تجار کشتی مین سوار ہوتی تھی یہہ بھی سوار ہو گئے جب کشتی درمیان دریا کے پہنچی کھڑی ہو گئی ملاحون نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا کوئی اس کشتی مین ہے جو کشتی تھم رہی حضرت یونس نے کہا کہ بندہ گریختہ مین ہون اہل کشتی نے کہا جانتا کہ تو بندہ ہو نشانی آزادی اور صلاحیت کی پیشانی تیری سے لایح ہے حضرت یونس نے مبالغہ کیا کہ مین ہی ہون اور دابِ اس قوم کا یہہ تھا کہ غلام بھگوڑے کو دریا مین ڈال دیتے تھے تو کہ کشتی روان ہو جب حضرت یونس نے کمال مبالغہ کیا کشتی والون نے کہا کہ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ پس قرعہ ڈالا تین بار پس ہو گیا یونس قرعہ مین دیکھے گیون سے یعنے تینون بار قرعہ اسکے نام پر پڑا کشتی والون نے چاہا کہ دریا مین ڈال دین حق تعالی نے وحی کی مچھلی پر وہ منہہ کھولکر کشتی کے سامھنے آئی ملاح اور طرف لے گئے مچھلی اسیطرف نکل آئی یونس علیہ السلام کملی اوڑھکر آپ دریا مین کود پڑے فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ پس نگل گئی اسکو مچھلی اور وہ ملامت کرنیوالا تھا جان اپنی کو کہ کیون قوم سے بھاگا فرمان ہوا مچھلی کو کہ ہمنے طعمہ تیرا نہین کیا اسکو بلکہ پیٹ تیرا زندان کیا ہے واسطے اسکے دیکھو اسکا جسم نگلی مچھلی جیسی کہ مان رکھتی ہے فرزند کو اسطرح رعایت کرنے لگی اور پانی سے نکلکر جینے لگی نہ چالیس دن حضرت یونس شکم ماہی مین اور ماہی ساتون دریا مین پھر آئی پیٹ اسکا حق تعالی نے شفاف آئینہ وار کر دیا حضرت یونس عجائبات دریا کے دیکھتے تھے اور ذکر الٰہی مین مشغول رہتے تھے فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ پس اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس تھا تسبیح کرنیوالون سے اور کہتا تھا لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یا اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس پہلے اس سے کہ شکم ماہی مین جاے تھا ذکر کرنیوالون اور نماز پڑھنے والون سے نہ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ البتہ رہتا بیچ شکم مچھلی کے اسدن تک کہ اٹھائے جاوین مردے لیکن ذکر کی برکت سے جلد رہائی پائی اسنے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ پس ڈال دیا ہمنے اسکو یعنے مچھلی کو حکم کیا اسنے اوگل دیا یونس کو بیچ میدان صاف کے کہ درخت اور گھاس وہان کچھہ نتھا اور حال انکہ وہ بیمار تھا یعنے ضعیف نحیف مانند بچہ کے کہ شکم مادر سے متولد ہووا وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ اور اگا دیا ہمنے اوپر اسکے ایک درخت بیل والا یعنے کدو کا کہ اپنے پتون سے سایہ کرے زاد المسیر مین ہے کہ خاصیت کدو کی یہہ ہے کہ مکھی گرد اسکے نہین پھرتی حق تعالی نے حضرت یونس کو اسکے پتون مین چھپایا تاکہ حرارت آفتاب اور آفت ذباب سے بچین اور بزکوہی کو حکم فرمایا وہ پستان اپنی انکے منہہ مین دیکر دودھ پلا جاتی تھی یہانتک کہ پوست انکا محکم ہوا اور گوشت حالت اصلی کو پہنچا وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ اور بھیجا ہمنے یونس کو دوسری بار طرف لاکھہ آدمی کے بلکہ زیادہ یا او کی معنی واو کی ہین یعنے اور زیادہ کی کہ بیس ہزار یا ستر ہزار تھے جب خبر آنے حضرت یونس کی اہل نینوی کو ہوئی بادشاہ قوم سمیت استقبال کو آپ کے آیا فَآمَنُوا پس ایمان لائے حضرت یونس پر یعنے انکے ہاتھہ پر تجدید ایمان کی فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ

پس فائدہ دیا ہمنے انکو تا وقت اجل انکی کے فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ پس پوچھ بنی ملیح
اور بنی خزاعہ اور جہینہ سے کہ فرشتون کو دختران خدا کہتے ہین کیا واسطے پروردگار تیرے کے بیٹیان ہین اور واسطے
اُنکے بیٹے أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ کیا پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین اور وہ حاضر تھے وقت
پیدا کرنے اُنکے کے أَلَا إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ خبردار ہو
تحقیق وہ طوفان اپنے سے البتہ کہتے ہین جنا ہی خدا نے اور تحقیق وہ جھوٹے ہین کیا پسند کرلیا اللہ نے بیٹون کو کہ
مکروہ طبایع تمھاری ہین اوپر بیٹون کے کہ موجب برائی تمھاری کے ہین مَا لَكُمْ کیا ہی واسطے تمھارے اس قسمت مین
كَيْفَ تَحْكُمُونَ کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نسبت طرف خدا کے کرتے ہو اُس چیز کو کہ واسطے اپنے نہین پسند کرتے
أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور نہین فکر کرتے کہ اللہ منزہ ہی جورو اولاد سے کیونکہ والد جنس مولود
چاہیے اور مثل اُسکے ہو اور حضرت حق مثل اور نسبت سے مقدس ہے أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِينٌ کیا واسطے تمھارے
اسنات ہین کہ فرشتے بنات خدا ہین دلیل ہی ظاہر یا کتاب اتری ہے آسمان سے اثبات مین اسنات کے
فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ پس لے آؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے دعوی اپنے مین لکھا ہی کہ بعضے بنی خزاعہ نے کہا کہ
حق تعالی نے بیاہ کیا جنون مین فرشتے اُس سے پیدا ہوئے یا مجوس نے کہا کہ خدا اور شیطان دونون بھائی ہین حق
تعالی فرماتا ہی وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اور ثابت کیا انھون نے درمیان خدا کے اور درمیان
جنون کے ناتا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ اور البتہ تحقیق جانتے ہین جن کہ قیامت کے دن تحقیق وہ حاضر
کئے جاوینگے واسطے عذاب کے بعضے کہتے ہین کہ مراد جن سے فرشتے ہین کہ عرب والے جو چیز کہ نظر نہین آتی تھی
اُسکو جن کہتے تھے اور وہ درمیان خدا کے اور فرشتونکے ناتا ٹھہراتے تھے کہ فرشتون کو بیٹیان بناتے تھے انکو
واسطے سوال کے حاضر کرینگے اور پرستش کفار سے انکو پوچھینگے وہ جواب دینگے کہ بل کانوا یعبدون الجن چنانچہ
سورہ سبا مین گذرا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ پاکی ہی اللہ کو اُس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر یعنے نسبت قرابت
اور ولادت کی ٹھہراتے ہین اور سب وہ حق تعالی کی جناب پاک مین بھی طوفان اُٹھاتے ہین إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے شک اور شرک سے فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ
صَالِ الْجَحِيمِ پس تحقیق تم اے کافرو اور جس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم بتون سے نہین تم اوپر اسکے کہ پوجتے ہو
گمراہ کرنے والے اور بہکانے والے مگر اُس شخص کو کہ وہ جانیوالا ہے دوزخ کا یعنے تم اور شیطان بمرضی رحمان
کسیکو گمراہ نہین کرسکتے گمراہ وہی ہوگا جسکو اللہ نے دوزخی لکھدیا سمجھ تیجیے کہ واسطے دونون اُنکے کے جو لائق ہین
ہین ذکر اعتراف کا فرشتونکے ساتھ عبودیت کے کرتا ہی کہ وہ کہتے ہین وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ اور نہین
ہم مین سے مگر واسطے اُسکے ہی ایک مقام خدمت اور عبادت مین جانا گیا اور مقرر ہوا کہ اُس سے تجاوز نہین

کرسکتے

کر سکتے ہم شیخ ابو بکر وراق قدس سرہٗ نے کہا ہی کہ ہمارے مقامات سینے مین ہین مانند خوف اور رجا اور
محبت اور رضا کے کہ ہر ایک فرشتہ مقرب بارگاہ ایک مقام مین انہین سے متمکن ہے وَاِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ اور تحقیق
ہم البتہ ہم بندگی مین حق تعالی کے ہین صف باندھنے ولے وَاِنَّا لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ اور تحقیق ہم البتہ واسطے اُسکے ہین تسبیح
کہنے ولے لباب مین ہے کہ یہہ کلام پیغمبر اور مومنونکا ہی کہ کہتے ہین ہر ایک ہم مین سے مقام معلوم رکھتا ہے
بہشت مین اور آج صف باندھے ہین ہم واسطے نماز کے اور ساتھہ پاکی کے یاد کرنے والے ہین اللہ تعالی کو اور تاکید
ان دو نو جملونکی ساتھہ اِن اور لام کے دلیل ہے دوام ذکر کی بے قصور اور فتور خواہ ملائکہ کرام ہون خواہ جناب سید
الانام خواہ اہل اسلام صحابہ عظام سے وَاِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ اَنَّ عِنۡدَنَا ذِكۡرًا مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ
اور تحقیق تھے کفار قریش پہلے بعثت سے یہہ کہتے کہ اگر ہوتا نزدیک ہمارے ذکر یعنے کتاب شامل وعظ اور نصیحت کو
کتب پیشینون سے یعنے ہم پر بھی کتاب آتی البتہ ہوتے ہم سبھی بندون اللہ کے سے خالص کیئے گئے شرک اور کفر
سے اور جب آئی اُن پر کتاب کہ اشرف کتب سماوی ہے فَكَفَرُوۡا بِهٖ پس کفر کیا اُنھون نے ساتھہ اُسکے
فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ پس شتاب جان لیوینگے مآل کفر اپنے کا کہ آخر کو عقوبت اور مغلوبیت ہی وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِيۡنَ اور البتہ تحقیق گذری ہے بات ہماری یعنے وعدہ نصرت کا کہ کیا ہی ہمنے واسطے بندون ہمارے
پیغمبرون کے اور حکم اُس وعدے کا لوح محفوظ مین لکھا ہے چنانچہ فرمایا ہی كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ اِنَّهُمۡ
لَهُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ تحقیق وہ پیغمبر البتہ وہی ہین مدد دیئے گئے وَاِنَّ جُنۡدَنَا لَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ اور تحقیق لشکر ہمارا یعنے مسلمان
البتہ وہی ہین غالب حجت مین یا نصرت مین اغلب اوقات اور غلبہ کفار اوپر طریق ندرت کے ہے فَتَوَلَّ
عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ پس منہہ پھیر لے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُنسے ایک مدت تک یعنے امر قتال تک یا وعدہ
نصرت تک کہ روز بدر ہی یا روز فتح مکہ وَّاَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ اور دیکھہ حال اُنکے کو اُسدن پس البتہ دیکھہ لیوینگے
وہ نصرت تیری دنیا مین یا علوی رتبت تیرا عقبی مین لکھا ہے کہ جب کفار نے وعید فسوف یبصرون سنا کہا
کہ کب ہوگا یہہ آیت آئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنَ کیا پس ساتھہ عذاب ہمارے جلدی کرتے ہین اور وقت
نزول کا اُسکے پوچھتے ہین فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ پس جسوقت اُتریگا وہ عذاب اُنکے
آنگنون مین پس بُری ہوگی صبح ڈرائے گیون کی لکھا ہے کہ عرب مین لوٹ مار ہوتی تھی جو لشکر کہ قصد کسی مکان کا
رکھتا تھا رات کو دور کر صبح ہوتے اُسکو غارت کرتا تھا کیونکہ وہ وقت نیند اور غفلت کا ہوتا ہی اور اسی سبب سے
کہ اغلب غارت صباح مین واقع ہوتی تھی غارت کا نام صباح پڑ گیا تھا پھر اور وقت مین بھی اگر واقع
ہوتی تھی تو صباح ہی کہتے تھے اس آیت مین تشبیہ دی اللہ نے عذاب کو ساتھہ لشکر کے کہ ناگہان آپڑے
اور غارت کرے کہ عذاب ہلاکت ہی روایت ہی کہ اُس صبح کو کہ حضرت زمین خیبر پر پہنچے اور اُنکے قلعے نظر آئے

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کتنے ہلاک کئے ہمنے پہلے کفار مکے سے اہل قرنون سے یعنے پہلی امتین بسبب تکبر اور خلاف
فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ
اُنکے کے پس پکارنے پھرے کہ کوئی اُنکی فریاد کو پہنچے اور نہ تھا وقت خلاص کا اور بھاگنے کا معالم مین ہے کہ
عادت کفار مکے کی تھی کہ جب لڑائی مین سختی آتی تھی مناص کہتے تھے یعنے بھاگو حق تعالی خبر دیتا ہے کہ عذاب
آنے کے وقت بدر مین مناص مناص کہینگے اور وہان جانے گریز ہوگی وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ اور تعجب کیا کافرون
نے یہہ کہ آیا اُنکے پاس پیغمبر ڈرانے والا انہین کی جنس مین سے یعنے آدمی یا اُنکی قوم مین سے وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا
سٰحِرٌ كَذَّابٌ اور کہا کافرون نے یہہ ہے جادوگر جھوٹا دعوے نبوت مین جو معجزے ہمین دکھاتا ہے وہ جادو مین
لکھا ہے کہ بعد اسلام حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش ابو طالب کے پاس آکر کہنے لگے کہ اے عبد مناف
تو بہتر ہمارا ہے ہم تیرے پاس آئے ہین کہ درمیان ہمارے اور اپنے بھتیجے کے حکم کرے تو کہ وہ بے وقوفون کو
فریب دیتا ہے اور دین آئین اپنے کی طرف کہ نیا نکالا ہے بلاتا ہے ہم مین تفرقہ ڈال رکھا ہے ہم عاجز آئے ہین
اُس سے ابو طالب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے محمد قوم تیری آئی ہے اُنکے مدعا کو غور سے سُنکر
عمل مین لا حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش مطلب تمھارا مجھ سے کیا ہے سب نے کہا کہ ہمارے دین کو مت
بگاڑ اور بتون کو ہمارے بُرا مت کہہ تو کہ ہم بھی تجھ سے اور تیرے تابعون سے غرض نرکھین حضرت نے فرمایا
کہ مین تجھ سے یہی کہتا ہون کہ ایک کلمہ کہہ لو اور اسمین میرے متفق ہو تو کہ مملکت عرب تمھاری مسخر ہو اور اکابر
عجم فرمان بردار ہون اُنھون نے کہا وہ کیا کلمہ ہے آپ نے فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ سب اشراف قریش نے یکبارگی
منہہ پھیر لیا آپ کی طرف سے اور آپسمین کہنے لگے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا کیا کر دیا محمد نے سب معبودون کو
معبود ایک اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ تحقیق یہہ البتہ ایک چیز ہے بہت تعجب کی کیونکہ تین سو ساٹھ بت کہ ہم
رکھتے ہین ایک شہر ہمارے کا کام درست نہین کر سکتے ایک خدا کہ محمد رکھتا ہے تمام عالم کا کام کیونکر سنبھالیگا
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اور چلے ابو طالب گھر سے سردار قریش مین سے کہتے ہوئے ہمہ
کہ چلو اور صبر کرو اوپر پرستش معبودون اپنے کے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ تحقیق یہہ مخالفت محمد کی ساتھ ہمارے ایک
چیز ہے کہ ارادہ کی جاتی ہے ساتھہ ہمارے حوادث زمانے سے اور وقوع اسکے سے چارہ نہین یا اپنی برائی
کہ مدعا محمد ہے ایک چیز ہے کہ چاہی جاتی ہے یعنے ہر ایک اپنے واسطے چاہتا ہے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي
الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ نہین سنی ہمنے یہہ بات کہ یہہ کہتا ہے وحدانیت خدا کی بیچ ملت پچھلی کے کہ اپنے باپون کو
ہمنے جسپر پایا ہے یا بیچ ملت عیسے کے کہ آخرین ملل ہے کیونکہ تثلیث کے قایل ہین نہ توحید کے اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ
نہین یہہ توحید کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے مگر جھوٹھ بنا لیا اپنے جی سے ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا کیا اتارا
گیا ہے اوپر اسکے قرآن درمیان ہمارے سے یعنے وحی اترنے پر وہی مخصوص کیون ہوا کہ اور سب بزرگ قوم کے محروم رہے

اور وہ یہہ بات حسد سے کہتے ہین بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي بلکہ وہ بیچ شک کے ہین وحی میری سے بَلْ لَمَّا
يَذُوقُوا عَذَابِ بلکہ ابھی نہین چکھا اُنھون نے عذاب میرا جب چکھینگے تب شک اونکا سب جاتا رہیگا
اور جانینگے کہ جو پیغمبر میرا وحی سے کہتا تھا حق تھا یعنے وقت نزول عذاب کے ایمان لاوینگے اور فائدہ نکریگا
أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝ کیا نزدیک اُنکے ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے بخشنے والے کے
یعنے نبوت کافرون کے اختیار مین نہین کہ اپنے سردارون کو دین بلکہ داد الہی سے جسے چاہے وہ اپنے فضل سے
عنایت کرے أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ یا واسطے اُنکے ہے پادشاہی آسمانون کی اور
زمین کی اور جو کچھ کہ درمیان دونون کے ہے پس چاہیے کہ چڑھ جاوین بیچ رسی آسمان کے اسباب مین سے کہ
اسباب وہ ہے کہ فرشتے آسمان پر چڑھتے ہوئے بازو اپنے جسپر ٹھہر کر اڑاتے ہین حاصل یہہ ہے کہ اگر کافرونکو
آسمان کی پادشاہی ہے تو چڑھ جاوین آسمان پر اور عرش پر بیٹھکر تدبیر امور عالم کرین جس سے چاہین
وحی بند کرین اور جسپر چاہین اُتارین جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِنَ الْأَحْزَابِ لشکر ہے بڑے اس جگہہ شکست
پا گئے ہین فوجون سے یہہ بھی ایک معجزون قرآن کے سے ہے کہ حق تعالی نے خبر دی پیغمبر اپنے کو کہ مین کہ عنقریب
لشکر قریش کا مقتول اور شکست خوردہ ہوگا سو بدر مین واقع ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ
جھٹلایا تھا پہلے انکے والون ہے قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کو اور فرعون نے کہ میخون والے ہین
موسی علیہ السلام کو لکھا ہے کہ اسکی چار میخین تھین اُنسے مسلمانون کو تعذیب دیتا تھا کہ اوتاد سے ملک ثابت ہے
تشبیہ ملک خیمہ سے دی کہ طنابین اسکی میخون سے استحکام پاتی ہین وَثَمُودُ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام
کو وعیون بھی کہ دعوت ثانی مین جھٹلایا تھا کیونکہ اول جو حضرت صالح نے دعوت کی سب ایمان لائے جب اُنکی وفات
ہوئی سب مرتد ہوگئے پھر حق تعالی نے اُنکو زندہ کیا اور قوم پر بھیجا قوم نے نہ چاہا معجزہ چاہا ناقے کو پتھر سے نکالا بعضے
ایمان لائے اور بعضے جھٹلانے لگے اور ناقے کے پانون کاٹ دے کے سب ہلاک ہوگئے وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ
الْأَيْكَةِ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو اور رہنے والون بن کے نے شعیب علیہ السلام کو أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ ۝
یہہ ہین بڑی جماعتین جھٹلانے والون کی اور جند مہزوم قریش بھی انہین مین سے ہوگا إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ عِقَابِ نہ تھے یہہ سب مگر جھٹلاتے تھے پیغمبرون کو پس سزاوار ہوئی عقوبت میری انپر اور اترا عذاب میرا
وَمَا يَنْظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ اور نہین انتظار کرتے یہہ لوگ قوم تیری سے مگر آواز تند
ایک کا کہ نفخہ صور پہلا ہے اور اس سے سب مر جاوینگے نہین اسکو کچھ ڈھیل اور نہین اسکو کوئی باز رکھنے والا
وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ اور کہا معاندان قریش نے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے اے پروردگار
ہمارے جلد دے ہمکو حصہ ہمارا عذاب سے کہ محمد ہمکو ساتھہ اُسکے وعید کرتا ہے یا شتاب دے ہمکو نامہ اعمال ہمارا تو کہ اسمین دیکھین ہم

پہلے دن حساب کے سے اور یہہ جلدی تشتتے کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت کی خاطر عاطر اس سے آزردہ ہوئی تھی
حق تعالی نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ صبر کر اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہین وہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے
وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوت کو کہ دین مین رکھتا تھا یا حرب مین یا
مملکت مین بعضون نے کہا ہے کہ صاحب قوت عبادت مین تھا کہ آدھی شب طاعت مین گذارتا تھا اور ایکدن روزہ
رکھتا تھا اور ایکدن افطار کرتا تھا اِنَّهٗ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ تحقیق ہمنے مسخر کیا پہاڑون کو کہ جہان جاتا تھا جاتے تھے ساتھ اُسکے
تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلتے ہوئے اور سورج نکلتے کشف الاسرار مین ہے کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل
سے باہر ہے لیکن قدرت حق سے بعید نہین اور سنگریزون کا تسبیح کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین مشہور ہے
شواہد قدرت اسکی سے ہے نقل ہے کہ ایک ولی نے پتھر کو دیکھا کہ مثل باران کے قطرے اُس سے ٹپکتے تھے ایک
لحظہ وہان ٹھہر کر تامل کیا پتھر اُسنے کہنے لگا کہ اے ولی خدا اتنے برس ہوئے ہین کہ حق تعالی نے مجھکو پیدا کیا ہے جسے
اُسکے خوف سے روتا ہون مین اُس ولی نے دعا کی کہ الٰہی اس پتھر کو امین فرما دعا اُنکی قبول ہوئی مژدہ امان اُسکو پہنچا وہ ولی
بعد چند مدت کے پھر ادھر گذرے دیکھا تو وہ پتھر ویسا ہی ہے روتا تھا کہا اے سنگ جو امین ہوا تو پھر یہہ گریہ کسواسطے ہے
پتھر نے جواب دیا کہ پہلے خوف عقوبت سے روتا تھا اب شادی امن اور سلامت سے میرا سوا رونے کے کچھ کام نہین
شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سروکار رکھتا ہون گریہ دور دراز سے نہین جانتا کہ حسرت سے روتا ہون یا ناز سے نظم
گاہ ہے رولائے دوری یار مجھے گہہ گریہ رکھے ہے دل زار مجھے ہوتا ہے جو وصل بھی تو تھمتے نہین اشک رونے کے
سوا نہین ہے کچھ کار مجھے وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً اور مسخر کیا واسطے داؤد کے مرغونکو اکٹھے کئے ہوئے نزدیک اُسکے صف
باندھے ہوئے اوپر سر اوسکے کُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ہر ایک کے واسطے اُسکے پہاڑون اور مرغون سے مطیع تھے یا پھر آنے
والے تھے زبانین اپنی ساتھ اُسکے بیچ تسبیح کہنے کے وَشَدَدْنَا مُلْکَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور زبردست کی ہمنے
بادشاہت اُسکی اور دی ہمنے اُسکو حکمت یعنے تمام علم اور کمال حکم عمل اور فیصل کرنے والی بات کہ جب بولتے مخاطب
مقصود اپنا پا جاتا سمجھ لیجئے کہ استحکام سلطنت یا دعائے مظلومون سے تھا یا وزرائے نصیحت کوش سے یا اس سے
کہ ظلم رعیت پر نہین کرتے تھے یا رعب اُنکا دشمنون کے دلون پر ڈالا تھا یا زرہ بنانے سے اُنکے اور ہتھیار جنگ کے
یا کثرت لشکر سے یا پاسبان بہت تھے کہ ہر رات چھتیس ہزار جوان چوکی اُنکے گھر کی دیتے تھے امام ابو اللیث
نے کہا کہ استحکام مملکت اُنکی کا اس سے تھا کہ زنجیر آسمان سے اُتری تھی وہ محکمہ مین لٹکا دیتے تھے جس کا حق ہوتا تھا
اُسکے ہاتھ مین آتی تھی اور ناحق والا نہین چھو سکتا تھا اور فصل الخطاب کی حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے یہہ تفسیر کی ہے
کہ البینة علی المدعي والیمین علی من انکر حقیقت مین یہہ بات فیصل کرنیوالی جھگڑے کی ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ حضرت

داؤد علیہ السلام باری رکھتے تھے تین دن کی ایکدن دربار کرتے تھے ایکدن اپنی عورتون پاس رہتے تھے ایک دن
عبادت مین مشغول رہتے تھے ایکدن عبادت خانہ مین تھے کہ شیطان مرغ زرین کی شکل بنکر جواب مین آسمعا آئے چاہا
کہ پکڑلون وہ دور کر بام پر گیا آپ بھی وہان چڑھ گئے ہمسایے مین ایک عورت نہاتی تھی اسپر نگاہ آپ کی پڑ گئی تبھی
پیغام نکاح بھیجا اور اسکی منگنی پہلے اس سے اور کسی شخص سے ہو گئی تھی یہہ تحقیق نکیا اتنا پوچھ لیا کہ اسکا بیاہ تو نہین
ہوا پیغمبرون سے اتنی بھی خطا بڑی ہے اسواسطے عتاب ہوا لکھا ہے کہ ننانوے عورتین حضرت داؤد کی تھین ایک
یہہ مل کر سو ہوئین اور اس قصے کو کئی طرح سے مفسرین نے لکھا ہے بعضون نے کہا ہے کہ اسکا پہلا خاوند اوریا تھا اسکو
آپنے لڑائی پر بھیج دیا وہ وہان شہید ہوا بعد اسکے اس عورت کو اپنے نکاح مین لائے آپنے کسی کا خون نہین کیا بے
ناموسی نہین کی مگر صفائے منصب نبوت پر اتنا داغ بھی عیب تھا اسواسطے عتاب ہوا بعضون نے کہا ہے کہ بیاہ
نہین ہوا تھا منگنی ہوئی تھی پھر آپسمین کچھ خدشہ ہو کر منگنی چھٹ گئی تھی آپنے نکاح کر لیا الغرض وہ عورت اوریا
کی بھی بیاہا تھا یا منگیتر اور اسکے وہ ایک ہی تھے اور آپ کی ایکسو جب آپنے اسکو بھی نکاح مین لے لیا عتاب ہوا
اور صورت عتاب اسطرح حق تعالی فرماتا ہے کہ وَهَلْ أَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اور کیا آئی تیرے پاس خبر دو گروہ جھگڑنے
والون کی تبیان مین ہے کہ جبرئیل اور میکائیل دو جھگڑنے والون کی شکل مین حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے
اور ہر ایک کے ساتھ جماعت فرشتون کی تھی حضرت داؤد نے جو دن بانٹ لئے تھے کسی دن وعظ کہتے تھے کسی دن جہان
خانگی کرتے تھے کسی دن صرف عبادت ہی مین مشغول رہتے تھے وہ دن آپکے عبادت کا تھا بالاخانہ پر تنہا بیٹھے تھے چوکیدار
گرد اسکے کھڑے تھے کسیکو آنے نہ دیتے تھے یہہ فرشتے بصورت انسان وہان جا موجود ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا
إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ یاد کر جسوقت کہ دیوار پر چڑھ کر اتر آئے عبادت خانہ مین إِذْ دَخَلُوا عَلٰى دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
قَالُوا لَا تَخَفْ جسوقت کہ داخل ہوئے اوپر داؤد علیہ السلام کے پس ڈرا داؤد انسے کیونکہ بے اجازت بالاخانے پر
چڑھ گئے کہا انھون نے مت ڈر ای داؤد خَصْمَانِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلٰى
سَوَاءِ الصِّرَاطِ ہم دو گروہ جھگڑنے والے ہین زیادتی کی ہے بعض ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ
حق کے اور مت زیادتی کر حکم اپنے مین اور راہ دکھا ہمکو طرف میانہ راہ کے کہ عدل اور راستی ہے حضرت داؤد علیہ
السلام نے فرمایا کہ بیان کرو ایک نے اشارت طرف دوسرے کے کر کر کہا اے داؤد إِنَّ هٰذَا أَخِي تحقیق یہہ مرد
بھائی میرا ہے دینی اور صحبتی لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ واسطے
اسکے ننانوے دنبنیان ہین اور واسطے میرے دنبی ایک پس کہا اسنے سونپ دے وہ بھی مجھکو اور غلبہ کیا مجھپر بیچ بات کے
اور بچھوڑا مجھکو کہ کچھ حجت لاؤن نہین بیچ اسکے قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلٰى نِعَاجِهِ ط کہا حضرت داؤد
کہ اگر یہی احوال ہے تو البتہ تحقیق ظلم کیا اسنے تجھ پر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے طرف دنبیون اپنے کے نہ

وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ اور تحقیق
بہت شرکت والے کہ مال آپس مین ملا لیتے ہین البتہ سختی کرتے ہین بعض انکے اوپر بعض کے اور زیادہ حق اپنے سے
طلب کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور تھوڑے ہین وہ درمیان شریکون کے حضرت داؤد
کی یہہ بات سنتے ہی وہ اُٹھے اور اور نظر سے غائب ہوگئے داؤد علیہ السلام سوچ کرنے لگے وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا
فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ اور جانا داؤد علیہ السلام نے یہہ کہ آزمایا ہی ہمنے اسکو پس تحقیق بخشش مانگی
پروردگار اپنے سے اور گرپڑا زمین پر سجدہ کرتا ہوا اور رجوع کی طرف خدا کے یہہ سجدہ نزدیک امام اعظم کے سجدہ عظمت
ہی یہہ آیت پڑھکر سجدہ کیا چاہئے نماز مین ہو یا غیر نماز مین اور امام شافعی کے نزدیک واجبات سے نہین اور امام
محمد سے دو روایتین ہین اور سجدہ دسوان ہی بقول امام اعظم فتوحات مین اسکو سجدہ انابت کہا ہی فَغَفَرْنَا
لَهٗ ذٰلِكَ پس بخشا ہمنے واسطے داؤد کے یہہ کہ جس سے استغفار کی اُسنے وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ
اور تحقیق واسطے اُسکے نزدیک ہمارے مرتبہ ہی نزدیکی کا بعد مغفرت کے اور اچھی جگہہ ہی بہشت مین اور کہا ہمنے
اُسکو یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ ای داؤد تحقیق ہمنے کیا ہی تجھکو نائب بیچ زمین کے یا خلیفہ پیغمبرونکا کہ پہلے تجھہ سے گذرے
ہین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کردیگی تجھکو وہ راہ خدا سے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوجاتے ہین راہ اللہ کی
سے واسطے اُنکے عذاب سخت ہی بسبب اسکے کہ وہ بھول گئے دن حساب کا اور اُسدن کے واسطے کچھہ کام نکیا فوائد
السلوک مین ہے کہ بادشاہی کیا سخت کام ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو باوجود درجہ نبوت اور مرتبہ رسالت کے
کیا خطاب آیا کہ حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے اور داوری کر ساتھہ راہ عدل اور انصاف کے اور پانون
طریق حق پر رکھہ نہ باطل پر اور متابعت اپنے ہوائے نفس کی مت کر تاکہ طریقے مرضی ہمارے سے گمراہ نہو نظم عدل اور
انصاف کے چل راہ پر داد مظلومونکی دے شام و سحر راہ حق پر رکھہ قدم باطل کو چھوڑ دل کسی کا ظلم سے ہرگز نہ توڑ مہہ
ترک کر اپنی ہوا و آرزو حق کی جو مرضی ہی چل وہ راہ تو وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا اور نہین
پیدا کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان اُن دونونکے ہی بیفائدہ بلکہ اسواسطے پیدا کیا ہی کہ دلیل پکڑو
اوپر قدرت اور حکمت ہماری کے ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یہہ پیدا کرنا اشیا کا بے حکمت گمان اُن لوگونکا ہی
کہ کافر ہوئے اور سب بھید پیدایش کا نسمجھے فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ پس وائی ہی واسطے اُن لوگون کے کہ کافر
ہوئے اور اسطرح کا گمان کیا آتش دوزخ سے لکھا ہی کہ کفار قریش مسلمانون کو کہتے تھے کہ آخرت مین ہمکو تمہارے
برابر یا تم سے زیادہ نعمتین ملینگین یہہ آیت اُتری کہ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ

سجدہ

ع

کیا کر دوینگے ہم اُن لوگونکو جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے برابر مانند مفسدون کے بیچ زمین کے یعنے کافرون کے
اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ کیا کر دوینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے یعنے نہین کرینگے ہم کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ کتاب ہے یعنے قرآن کہ اُتارا ہے ہمنے اسکو طرف تیرے
برکت والی تو کہ اندیشہ کرین بیچ آیتون اُسکی کے اور فکر کرین بیچ معانی اور حقائق اُسکی کے اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحبان
عقل وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ اور دیا ہمنے داؤد کو بیٹا سلیمان علیہما السلام نِعْمَ الْعَبْدُ بہت اچھا بندہ تھا سلیمان
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے سب احوال مین لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے کفار دمشق اور
نصیبین سے لڑائی کی تھی ہزار گھوڑے وہان سے آئے تھے بعضے کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے عمالقہ سے جنگ کیا تھا
وہان سے ہاتھ لگے تھے وہ انکو میراث مین پہنچے تھے بعضے کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے تھے پرون والے جنون نے
دریا مین سے لاکر حضرت سلیمان کی نذر گذرانی تھی پھر بتقدیر حضرت سلیمان بعد نماز عصر کے اُنکے تماشے مین مشغول ہوئے
ورد آخر کا آپسے فوت ہوا اُن سب کو قربانی کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ
یاد کر جسوقت کہ روبرو لائے گئے اوپر سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے تیسرے پہر گھوڑے تین پانون پر کھڑے رہنے والے اور
ایک پانون اُٹھانے کنارہ سم زمین سے لگائی بہت خاصے تیز رو سمجھ لیجئے کہ یہہ صفت بہت بھلے گھوڑے کی ہی کہ ایک
پانون اُٹھائے کھڑا ہو پس سلیمان علیہ السلام اُنکے نظارے مین مشغول ہوے ورد فوت ہوا فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ
عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ پس کہا سلیمان نے تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو یعنے گھوڑون کو یہانتک کہ باز رہا مین
یاد پروردگار اپنے کی سے یعنے اُس ورد سے کہ آخر روز پڑھتا تھا مین حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ یہان تک کہ چھپ گیا آفتاب
پردہ شب مین یا حجاب کوہ سبز ہے محیط کرہ زمین پر رُدُّوْهَا عَلَيَّ پھیر لاؤ ان گھوڑونکو اوپر میرے جب پھیر لائے
اُنکو فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پانون پر گھوڑون کے اور گردنون پر یعنے تلوار سے
گردن اور پانون اُڑانے لگے اُسوقت مین گوشت اسپ حلال تھا سب کو براہ خدا ذبح کر ڈالا بعضون نے کہا ہے کہ
مراد ذکر سے نماز ہے کہ آپسے قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا آپ نے بحکم خدا فرشتے کو کہ موکل آفتاب پر ہے کہا کہ پھیر لا
آفتاب کو وہ بمقام عصر لے آیا آپ نے نماز پڑھی اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بھی آفتاب ڈوبا ہوا
چڑھ آیا تھا قصہ مختصر اُسکا یہہ ہے کہ جنگ خیبر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم امیر المومنین علی مرتضی رض کے گود مین
سر رکھے ہوئے آرام فرماتے تھے علی پاس ادب سے اُٹھا نہ سکے آفتاب غروب ہوگیا نماز عصر اُنکی فوت ہوئی آپ بیدار ہو
حضرت علی نے نماز قضا ہونیکا احوال آپ سے عرض کیا آپ نے دعا کی آفتاب اوپر چڑھ آیا حضرت مرتضی علی نے نماز ادا
کی یہہ قصہ محدثین مین مشہور ہے امام طحاوی نے کہا ہے شرح آثار اپنے مین کہ راوی اس حدیث کے ثقات ہین احمد بن صالح
سے منقول ہے کہ اہل علم کو لائق ہے کہ یہہ حدیث یاد رکھین کہ علامات نبوت سے ہے فرد فی وست دعوت اُسکے نے [illegible]

شق کیا بعد از غروب لایا ہی کھینچ آفتاب کو لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو حق تعالی نے بیٹا دیا جنون نے کہا کہ
یہہ بھی ہمین مثل انکے مسخر رکھیگا تو اسکو مار ڈالین حضرت سلیمان نے آگاہ ہوکر سحاب کے سپرد کیا کہ اسکو دودھ پلا کر
پالے اور شر جن سے بچاوے قضارا وہ پسر مردہ انکے تخت پر گرا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَ
أَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈال دیا ہمنے اوپر تخت اسکے کے بیٹے
اسکے کو بدن بے روح سلیمان اپنے کئے پر پشیمان ہوا پھر رجوع کی طرف حق کے اور عالم پر ظاہر ہوگیا کہ توکل غیر خدا پر
بیجا ہے ۔ لباب مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام ایسے بیمار ہوئے کہ نہایت ضعف سے بدن بے روح معلوم ہوتا تھا
تخت پر انکو ڈال دیتے تھے تو کہ مہمات ملک مین خلل نہ پڑے پس پھرے طرف صحت کے اور مشہور یہہ ہے کہ
بواسطہ ترک اولے کے انگشتری مملکت انکے کی صخر جنی کے ہاتھ لگ گئی چالیس روز وہ تخت سلیمان علیہ السلام پر بیٹھا
پھر انگوٹھی انکی انکو ملگئی اور طرف بادشاہت اپنی کے پھرے اور کمال نیاز سے دعا مین مشغول ہوکر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي کہا اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے بیچ اس چیز کے کہ مجھ سے صادر
ہوئی اور دے مجھکو ملک کہ نہ لائق ہو واسطے کسی کے بعد میرے تو کہ وہ معجزہ میرا ہو اور کوئی مجھ سے چھین نہ سکے
مانند صخر جنی کے بحر الحقائق مین ہے کہ مجھے ملک دے مخصوص تو کہ دوسرا ہوس طلب اسکے کی نکرے اور فتنے مین
نہ پڑے کیونکہ اتنے بڑے ملک مین سوا قوت نبوت کے فتنے سے بچنا نہین ہو سکتا إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی
ہے بخشنے والا جو کچھ چاہے اور جسکو چاہے دے امام قشیری نے کہا ہے کہ سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے الہام
الٰہی سے جانا تھا کہ حضرت پیغمبر ہمارے صلے اللہ علیہ وسلم طرف مملکت دنیا کے التفات نفرماوینگے اسواسطے یہہ
دعا کی فتوحات مین ہے کہ مراد سلیمان کی یہہ تھی کہ مجھے وہ ملک بخش کہ بالفعل کسی کے نہ لائق ہو کیونکہ بالقوہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا چنانچہ صحیحین مین مذکور ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عفریت ناگہان
میرے پاس آیا تو کہ نماز میری قطع کرے حق تعالی نے مجھے قوت دی مین نے اسے پکڑا اور چاہا کہ ستون مسجد سے
باندھ دون تو کہ تم سب دیکھو پس یاد آئی مجھکو دعا سلیمان علیہ السلام کی کہ رب ہب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اسکو
چھوڑ دیا مین نے تاکہ بے بہرہ اور ناامید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ پس مسخر کیا
ہمنے واسطے سلیمان کے باو کو چلتی تھی ساتھ حکم اسکے کے ملائم جہان پہنچا یا چاہتا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ اور مسخر کیا ہمنے واسطے اسکے دیوون کو ہر ایک عمارت بنانیوالا بر مین اور غوطہ لگانیوالا بحر مین تو کہ
اسکے واسطے خشکی مین محل بناوین اور تری سے جواہر نکالین اور مسخر کیا اور دیوون کو جکڑے ہوئے بیچ زنجیرون کے
تو کہ لوگون کو ضرر نہ دین پس کہا ہمنے اسکو هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہہ جو ملک
تجھے دیا بخشش ہماری ہے تجھ پر پس مت رکھ جسپر کہ چاہے محفوظ کر ہے اس سے یا بند کر عطا اپنی جس سے کہ چاہے بغیر

حساب کے حق بخشنا اور نہ دینا تیرے یعنے اختیار دیا ہمنے چاہے کسی کو دے چاہے نہ دے کچھ تجھسے اسکا حساب ہوگا
وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۔ اور تحقیق واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ مرتبہ ہے قرب کا دنیا
و آخرت مین باوجود اس بادشاہت کے اور اچھی ہے جگہہ پھر جانے کی یعنے بہشت وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ اور یاد کر بندے
ہمارے ایوب کو اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ جسوقت کہ پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو یہہ کہ
ہاتھہ لگایا ہے مجھکو شیطان نے ساتھہ ایذا کے اور عذاب کے اور وہ یہہ تھا کہ شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو نزغ
کیا کہ کیا تو نے جو حق تعالی نے فوائد نعم تجھہ سے لیکر شدائد الم دیئے یا وسوسے ڈالتا تھا اُنکے اتباع کو یہان تک کہ
اُنھون نے آپ کو بستی سے باہر نکال دیا تھا اور وجو شکایتین کچھ سورہ انبیا مین گذرین ہین القصہ اللہ تعالی نے
دعا اُنکی قبول کی جبرئیل کو اُنکے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام نے اُن کہا اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ لات مار پانون اپنے
سے زمین پر حضرت ایوب نے جو زمین پر لات ماری دو چشمے جاری ہوے ایک آب گرم کا ایک سرد کا جبرئیل
نے کہا کہ ھٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ یہہ چشمہ گرم جگہہ غسل کرنے کی ہے یا یہہ پانی ہے کہ جس سے نہاوین اور
یہہ دوسرا آب سرد ہے اور پیجے کا پس ایوب علیہ السلام اُسمین نہائے سب مرض بدن کا جاتا رہا اور سرد
پانی پیا سب بیماری باطن کی دور ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ چشمہ ایک تھا وقت نہانے کے گرم ہوجاتا تھا اور وقت
پینے کے سرد وَوَھَبْنَا لَہٗٓ اَھْلَہٗ وَمِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنَّا وَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ اور دی ہمنے اہل اُسکی یعنے فرزند اُسکے
زندہ کئے ہمنے اور مانند اُنکے ساتھہ اُنکے یعنے اولاد اُسکی دو چند کر دی بہ نسبت پہلی کے واسطے مہربانی کے کہ آئے
ہمارے طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے تو کہ بلا پر صبر کرین اور نیا و ساتھہ حق تعالی کے پکڑین کہ صبر
مفتاح فرج ہے فرد مین بلامین کات تو عمر اپنی صبر اور چین ہین الصبر مفتاح الفرج راحت سمجھہ کونین مین لکھا ہے
کہ ایوب علیہ السلام نے زمان مرض اپنے مین اپنی بی بی رحیمہ کو کسی کام کو بھیجا تھا اُسنے دیر لگائی تھی تو آپنے قسم کھائی
تھی کہ سو لکڑیان مارونگا جب آپنے صحت پائی اور تندرستی اور جوانی پھر آئی چاہا کہ قسم پوری کرون خطاب آیا کہ
وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّہٖ وَلَا تَحْنَثْ اور لے بیچ ہاتھہ اپنے کے جھاڑو کہ سو تنکے اُسمین ہون پس مار ساتھہ اُسکے
بی بی اپنی کو اور مت جھوٹی کر قسم اپنی اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا تحقیق ہمنے پایا ایوب کو صبر کرنیوالا اُن بلاؤن پر
جو اُسکے نفس اور مال اور اولاد پر آئین نِعْمَ الْعَبْدُ اچھا بندہ تھا ایوب اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف
درگاہ ہماری کے وَاذْکُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ اور یاد کر بندون ہمارے ابراہیم اور
اسحق اور یعقوب کو ہاتھون والے اور آنکھون والے مراد اعمال شریفہ اور علوم نافعہ مین تعبیر اعمال کو ساتھہ ہاتھون
کے کی کہ اکثر اسی سے ہوتے ہین اور علوم کو ساتھہ آنکھہ کے کہ مطالع کتب اسی سے کیا جاتا ہے یا مراد ایدی سے قوت ہے طاعت
مین اور ابصار سے بصیرت ہے شریعت مین اِنَّآ اَخْلَصْنٰھُمْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَی الدَّارِ تحقیق ہمنے خالص کیا ہمنے اُنکو ساتھہ

صفت خاص سے کہ وہ یاد دلاتی آخرت کی کیونکہ پیغمبر کا سوا لقاے کبریا کے کچھ مقصود نہین اور اُسکا مقام آخرت ہے
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے البتہ چنے ہوئے بہتر لوگون مین سے تھے
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر اسمعیل ذبیح کو اور الیسع بن اخطوب کو کہ خلیفے الیاس کے تھے پھر نبوت سے مشرف
ہوئے اور ذا الکفل کو کہ بشیر بن ایوب تھے سو پیغمبرون کے کہ قتل سے بھاگے تھے کفیل ہوئے تھے تبیان مین ہے کہ وہ
پسر ایوب ہین کہ بعد پدر کے مبعوث ہوئے ایک قوم شامی پر اور اُنکا خدا نے ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہی
الیسع ہین کہ بعد الیاس علیہ السلام کے متکفل ہوئے کہ امر دین پر قیام کرین اور اِس تقدیر پر عطف اُسکا الیسع پر
قبیل عطف صفت کے اوپر موصوف کے وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ اور ہر ایک بہترون سے تھے هٰذَا ذِكْرٌ یہہ خبر انبیا
کی نصیحت ہین یا سب یاد کرنیکے ہین تجھکو کہ محمد ہے اور قوم تیری کو وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ اور تحقیق واسطے پرہیزگارون
کے البتہ اچھی جگہہ پھر جانے کی ہے جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ بہشتین ہمیشہ رہنے کی دران حال کہ کھولے ہوئے
ہونگے واسطے اُنکے دروازے اُن بہشتون کے مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ تکیہ کئے ہونگے اوپر تختون کے
بیچ اُن بہشتون کے جیسے دولتمند واسطے راحت کے تکیہ لگائے بیٹھے ہوتے ہین منگواوینگے بیچ اُن بہشتون کے میوے
بہت اور پینے کی چیزین سمجھ لیجئے کہ میوہ خوری واسطے لذت کے ہے اور طعام کھانا واسطے دفع گرسنگی کے پس وہان
گرسنگی نہوگی اسواسطے میوون کی طرف رغبت زیادہ ہوگی وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ اور نزدیک اُنکے
ہونگی عورتین بند رکھنے والی نظر کو اور طرف سے ہم عمر یعنے سب کی ایک عمر ہوگی لکھا ہے کہ سب عورتین بہشت کی
تینتیس برس کی عمر والیان ہونگین بعضے کہتے ہین کہ مراد اتراب سے یہہ ہے کہ سب خوبی مین برابر ہونگی حسن مین کوئی ایک
دوسری سے کم نہوگی کہ طبیعت ایک کی طرف مائل ہو اور ایک سے ہٹ جائے فرشتے کہینگے بہشتیون کو هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ یہہ ہے جو وعدہ دیئے گئے تھے تم واسطے دن حساب کے اہل بہشت خوشی سے کہینگے اِنَّ هٰذَا
لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ تحقیق یہہ ہے جو ہم دیکھتے ہین نعمت سے البتہ رزق ہمارا کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمین
عنایت کیا نہین واسطے اُسکے کم ہونا هٰذَا یہہ ہے جو کچھ بہشتیونکو ہوتا ہے وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ جَهَنَّمَ
اور تحقیق واسطے سرکشونکے یعنے کافرون کے بری جگہہ ہے پھر جانیکی دوزخ يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اُسمین فَبِئْسَ
الْمِهَادُ پس برا ہے بچھونا دوزخ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ یہہ ہے عذاب پس چاہئے کہ چکھین اُسکو گرم
کھولتا پانی کہ لب تک پہنچتے ہی منہہ جلاوے اور جب پیٹ مین تو انتریان ٹکڑے ہو جاوین اور یہ سمجھ لیجئے کہ غساق
لغت ترک گندی چیز کو کہتے ہین اور مراد یہان پیپ ہے کہ گوشت اور پوست دوزخیون کے سے اور نشترگاہون زانیون
کے سے بہے گی اُسکو جمع کر کر اُنکو پلاوینگے یا غساق زہر ہے کہ دوزخیون کا اُس سے تن بدن گلیگا جیسے آگ سے
جلیگا یہہ تعذیب نہایت شدید ہے وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ اور اُنکو عذاب ہے اور مثل اِس عذاب کے سے یا جنس اِسکی

ثلثہ

میری شان بزرگ رکھتی ہے اور تم اس سے اعراض کرتے ہو بھلا دیکھیے تو اگر میں نبی نہوتا اور وحی مجھ پر نہ آتی ماکان
لی من علم بالملاء الاعلی اذ یختصمون نہوتا واسطے میرے کچھ علم ساتھ سرداروں بلند کے یعنے فرشتوں کے
جسوقت کہ جھگڑتے تھے شان آدم علیہ السلام میں کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا تا آخر آیت ہے پس نبوت پر
میرے دلیل روشن تر اس سے کیا ہوگی کہ قصہ آدم کا اور فرشتوں کا بیان کرتا ہوں میں ہو بہو جو پہلی کتابوں
میں مذکور ہے باوجود اسکے کہ نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہے نہ کسی استاد سے سنا ہے اِن یُوحی اِلَیَّ اِلّا اَنَّما اَنا
نذیرٌ مبین نہیں وحی کیا جاتا ہے طرف میرے مگر یہہ کہ سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالا ہوں ظاہر یا انکار کرنے
والا ہوں موجبات عذاب کو اِذ قال ربّک للملائکۃ انّی خالقٌ بشراً من طین یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے
فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں انسان کو مٹی سے یعنے آدم کو فاذا سوّیتہ ونفختُ فیہ من روحی فقعوا
لہ ساجدین پس جسوقت کہ درست کروں میں اسکو اور پھونکوں بیچ اسکے روح اپنی روح کی اضافت طرف اپنے
واسطے طہارت اسکے کی حاصل یہہ ہے کہ جب جان ڈالوں اسمیں پس گر پڑیو واسطے اسکے سجدہ تعظیم کا کرتے ہوئے
فسجد الملائکۃ کلہم اجمعون ہ الّا ابلیس پس سجدہ کیا فرشتوں سب ساروں نے بعد روح پھونکنے کے بیچ قالب
آدم کے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا استکبر تکبر کیا اپنی جان کو بڑا جانا کہا اللہ کا نمانا وکان من الکافرین اور تھا کافروں سے
قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدیّ فرمایا حق تعالی نے اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ سجدہ کرے
تو واسطے اس چیز کے کہ بنائی میں نے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقق خلقت آدم کے ہے
بحق سبحانہ یعنے میں نے ہاتھ سے پیدا کیا بغیر ماں باپ کے تبیان میں ہے کہ ذکر ہاتھوں کا تنبیہ اوپر مزید قدرت
کے ہے بیچ خلقت آدم کے بعضے تفسیروں میں ہے کہ ید قدرت اور دست نعمت ہے فتوحات میں ہے کہ قدرت اور نعمت
شامل ہے سب موجودات میں پس اس تاویل سے کچھ شرف آدم کا ثابت نہیں ہوتا پس یدین میں ضرور ہے کہ ایسے
معنے ہوں جو دلالت کریں اوپر شرافت آدم علیہ السلام کے پس تحمل اوپر نسبتین تنزیہ اور تشبیہ کے کہ آدم جامع ان دونو
صفت کا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے بحر الحقائق میں ہے کہ مراد صفتین سے لطف اور قہر ہے کیونکہ دو صفت جمیع صفات
کو شامل ہیں اسواسطے کہ کوئی صفت نہیں کہ قہر یا مہر سے خالی ہو بعضے جلالی ہیں بعضے جمالی تبارک اسم ربک ذی
الجلال والاکرام کوئی مخلوق نہیں مگر مظہر ایک کی ان دو صفتوں سے ہے چنانچہ فرشتے مظہر لطف ہیں اور مظہر
قہر ہے اور انسان مظہر تجلی صفتین ہیں اور اسی جامعیت کے سبب قابلیت مسجودیت پیدا کی ظہور قہر کو بھی ظہور جمع
کو بھی مظہر مگر جامع ہے جسکو حضرت انسان کہتے ہیں القصہ حق تعالی نے ابلیس کو فرمایا کیوں نہ سجدہ کیا تو نے
اس مخلوق کو کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا استکبرت ام کنت من العالین کیا تکبر کیا تو نے بغیر لیاقت تکبر کے
یا تھا تو بلند مرتبے والوں سے ابلیس نے شق ثانی اختیار کی قال انا خیر منہ کہا کہ میں بہتر ہوں اس سے پھر وجہ بہتری

کی بیان کی کہ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ پیدا کیا ہے تونے مجھکو آگ سے کہ وہ لطیف اور نورانی ہے اور پیدا کیا
تونے اسکو مٹی سے کہ کثیف اور ظلمانی ہے سمجھہ لیجئے کہ ابلیس نے اس قیاس مین خطا کی تتمہ اسکا سورۂ اعراف مین گذرا
کشف الاسرار مین مذکور ہے کہ آتش سبب فرقت ہے اور خاک وسیلہ وصلت آتش سے گسستن آوے اور خاک سے
پیوستن آدم کہ خاک سے تھا پیوستہ ہوا تاکہ مشرف بخلعت ثم اجتباہ ہوا ابلیس کہ آتش سے تھا گسستہ ہوا تاکہ الفرمان
فاہبط منہا مردود درگاہ ہوا ایک شوریدہ نے سلطان العارفین سے کہا کیا ہوتا جو یہہ خاک بے باک ہوتی بایزید
قدس سرہ نے آواز دی کہ اگر خاک نہوتی مہر ازل کون سنتا اور آشنائے قرب لم یزل کون ہوتا بیت گر خاک نہوتی
تو یہہ جھمکا نہ دکھاتا ہستی مین نہ یون جلوہ عدم کا نظر آتا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو
بعد دعوی انا خیر کے کہ پس نکل بہشت سے یا آسمان سے یا صورت ملکی سے پس تحقیق تو راندا گیا ہے رحمت سے اور دور
ہوا ہے رتبہ کرامت سے وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے روز جزا تک قَالَ رَبِّ
فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ کہا ابلیس اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھکو جو راندا ہے تونے مجھکو اس دن
تک کہ اٹھائے جاوین مردے غرض ابلیس کی یہہ تھی کہ جام مرگ نہ پیئے قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ
فرمایا حق تعالی نے پس تحقیق تو ڈھیل دیگیون سے ہے دن وقت معلوم تک یعنے دم نفخ اول تک کہ سب
مرجاوینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہے غلبے اور قہر تیرے کی
جسطرح سے کہ طاقت رکھونگا البتہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو لیکن مگر بندے تیرے انمین سے خالص کئے گئے اور
پاک ہوئے شرک اور عصیان سے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ فرمایا حق تعالی نے کہ پس سچ بات یہہ ہے اور سچ
کہتا ہون مین کہ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھہ سے اور ان سے
جو پیروی کرتے ہین تیری آدمیون اور جنون مین سے لکھے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کہہ اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر تبلیغ وحی اور اداے رسالت کے کچھہ بدلا اور نہین ہون مین
تکلیف کرنیوالون سے یعنے اس جماعت سے کہ تکلیف اور تصنع اپنے سے ایسی چیز ظاہر کرتے ہین کہ نہین رکھتے
صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حدیث مین ہے کہ متکلف کی تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ جھگڑتا ہے اس سے
کہ برتر اس سے ہے دوسری یہہ کہ چاہتا ہے وہ چیز کہ پا سکتا اسکے مقدور سے باہر ہے تیسری یہہ کہ کہتا
ہے وہ چیز کہ نہین جانتا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ نہین یہہ قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے جن اور انس سے
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ اور البتہ جانوگے خبر قرآن کی یعنے جو اسمین ہے وعدے اور وعید سے یا جانوگے خبر محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی اور صدق کلام کا اسکے معلوم کروگے پیچھے ایک مدت کے کہ وہ موت ہے یا قیامت ہے
یا وقت ظہور اسلام ہے سورۂ زمر مکی ہے پچہتر آیتین ہین ایک ہزار ایکسو بہتر کلمے ہین تین ہزار سات سو اٹھہ حرف ہین

تمام ہوئی اسکی ہر ایک بات مین اور ربط اسکا ساتھ سورہ ص کے یہہ ہے کہ ختم اسکا بذکر قرآن تھا شروع اسکا بھی اسی سے ہوا

سورۃ الزمر مکیۃ وہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خمس وسبعون آیۃ

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اتارنا قرآن کا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اللہ عزت والے حکمت والے کی طرف سے ہی اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ تحقیق ہمنے اتارا ہی طرف تیرے قرآن ساتھ حق کے یا واسطے بیان اور اثبات حق کے پس عبادت کر اللہ کو در الحال کہ خالص کرنیوالا ہو واسطے اسکے عبادت کو مخاطب پیغمبر ہین اور مراد امت والے ہین کہ مامور ہین اسپر کہ عبادت اپنی شرک اور ریا سے خالص رکھین اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ خبردار ہو واسطے اللہ کے ہی عبادت خالص شرکت سے یعنے لائق ہی اسکے کہ طاعت اسکی خالص ہو کیونکہ وہ صفات الوہیت مین اکیلا ہی وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اور جن لوگون نے پکڑے ہین سوا خدا کے دوست یعنے اور خدا کہہ دوست رکھتے ہین انکو عام ہی کہ فرشتے ہون یا بت ہون یا سوائے انکے ہون اور کہتے ہوین مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی نہین عبادت کرتے ہم انکی مگر تو کہ نزدیک کرین ہمکو طرف اللہ کے نزدیک کرنا کہ یعنے شفاعت کرین ہماری جناب باری مین تو کہ انکی سفارش سے ہمین مقام عالی ملے اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِیْ مَا ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان انکے بیچ اس چیز کے کہ وہ بیچ اسکے اختلاف کرتے ہین معبودون سے یعنے کوئی آج فرشتون کی عبادت کرتا ہی جیسے بنی ملیح اور کوئی آدمی کی جیسے یہود اور نصاری اسیطرح کوئی سورج کی کوئی ستارون کی کوئی گوسالے کی کوئی درخت کی کوئی پتھر کی کوئی جن کی کوئی آتش کی اور ہر ایک کا مدعا یہہ ہی کہ معبود اسیکا حق ہی اور باقی باطل پس حق تعالی دن قیامت کے درمیان انکے حکم کریگا اور بطلان انکا ظاہر فرماویگا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا اس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہی اور کہتا ہی کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت کرینگے ناشکر ہی کہ منعم حقیقی کا انکار کرتا ہی لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ سُبْحٰنَہٗ اگر ارادہ کرتا اللہ یہہ کہ پکڑے اولاد جیسے یہہ گمان کرتے ہین البتہ چن لیتا اس چیز سے کہ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی عزیز شئی سے نہ خسیس سے اور کامل سے کہ بیٹے ہین نہ ناقص سے کہ بیٹیان ہین لیکن مخلوق مانند خالق کے نہین اور درمیان باپ اور فرزند کے ہم جنس ہونا شرط ہی پس اسکی اولاد نہین پاک ہی وہ اختیار کرنے فرزند کے سے ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ وہ ہی اللہ اکیلا وحدت ذاتی اسکی منافی ہی کہ ہم مثل اسکے کوئی ماسوا اسکے قہر کرنیوالا اور توڑنے والا ہی وہم اور خیالات مشرکون کے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھ حق کے نہ باطل کے اور کھیل کے بلکہ پیدا کین بیچ ہر ایک کے لاکھون آثار قدرت اور کروڑون اطوار حکمت رکھے ہین تو کہ اہل بینائی عبرت سے صفحات انکے مین دلائل اقسام معرفت الہی مطالعہ کرین ورق ورق ہہ بستان جہان مجلے بہار لکھا ہی فاعتبروا منہ یا اولی الابصار

يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لپیٹتا ہے رات کو اوپر دن کے اور پردہ ظلمت شب
مین نور روز چھپاتا ہے اور لپیٹتا ہے دنکو اوپر رات کے اور شعلے روشنی اسکے مین تاریکی اسکی منتہی کرتا ہے یا
تر بجاتا ہے رات سے اوپر دن کے اور دن سے اوپر رات کے اور مسخر کیا سورج کو اور چاند کو تو کہ سیر کرتے ہین
حکم اسکے سے كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ہر ایک انمین چلتا ہے ایک وقت مقرر تک کہ منتہی دوری اسکے کا ہے یہ سیر
ہر دو نکے اور ہر مہینے کے اور ہر سال کے یا تا وقت انقطاع سیر انکے کے یعنے دن قیامت تک أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ
خبردار ہو وہی غالب ہے سب چیزون پر اور سب عالم مغلوب اسکا ہے بخشنے والا ہے کہ یہ نعمتین نہین چھین لیتا اوسے
سے باوجود اسکے کہ شرک لاتے ہین عصیان کرتے ہین خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ پیدا کیا تمکو ایک جی سے آدم تن تنہا سے کہ
آدم علیہ السلام ہے ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ پھر پیدا کی اس سے یعنے جنس اسکی سے
یا استخوان پہلو سے حب اسکی سے زن اسکی حوا لکھا ہے کہ پہلے اولاد آدم کی پشت اسکے سے نکالی پھر حوا کو پیدا کیا
اور اتارے واسطے تمھارے یعنے پیدا کئے چارپایون مین سے آٹھ قسم نر اور مادہ اونٹ اور گائے اور بھیڑ اور بکری سے
تو کہ لیتے فائدہ انکا و لباب مین ہے کہ بہشت سے زمین پر اتارے يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي
ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ پیدا کرتا ہے تمکو بیچ پیٹون ماؤن تمھاری کے ایک پیدایش پیچھے دوسرے پیدایش کے یعنے نطفہ
لوہو جما پھر لوہو ٹھہرا گوشت کا پھر ہڈی پھر گوشت اسپر چڑھاتا ہے پھر جسد برابر فرماتا ہے بیچ اندھیرون تین کے اندھیر
پیٹ کا اور اندھیر رحم کا اور اندھیر اجھلی کا ہے وہ جھلی ساتھ بچے کے نکلتی ہے ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ یہ جو
ایسے کام کرتا ہے اللہ ہے پروردگار تمھارا واسطے اسکے ہے بادشاہی کہ اسکو نہ زوال ہے نہ تباہی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو تم راہ حق سے باوجود ان دلیلون روشن
کے إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ اگر کفر کرو تم اے اہل مکہ پس تحقیق اللہ بے پروا ہے ایمان اور عبادت
تمھارے سے وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اور نہین پسند کرتا کفر [illegible] اور نہین فرماتا واسطے بندون اپنے کے کفر
اور عدم رضا اسکی ساتھ کفر کے اسواسطے نہین کہ اسکو کچھ ضرر پہنچتا ہے بلکہ نہین پسند کرتا کہ بندے کو ضرر پہنچے
وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا نعمت دعوت پیغمبر پر پسند کریگا اسکو واسطے تمھارے
کیونکہ سبب فلاح تمھاری کا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا
بوجھ گناہون دوسرے کا بلکہ ہر ایک بار گناہ اپنا آپ ہی اٹھاتا ہے ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
پھر طرف پروردگار اپنے کے ہی پھر جانا تمھارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر دینا ساتھ
محاسبہ اور مجازات کے ہوگا إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو نیت اور عزم سے
اور خطرے اور خیال سے وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ اور جسوقت لگتی ہے کافر کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے

یا حذیفہ بن مغیرہ سختی یعنے مرض یا فقر یا بلا پکارتا پروردگار اپنے کو رجوع کرکر طرف اُسکے اور اُسی سے آرزو چاہتا ہے
اور بتون کی عبادت ترک کرتا ہے اور اُن سے کچھ خواہش نہین رکھتا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ پھر جب دیتا ہے
اللہ اُسکو نعمت نزدیک اپنے سے اور وہ سختی دور کرتا ہے نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ بھول جاتا ہے
جو کچھ کہ تھا پکارتا خدا کو طرف دور ہونے اُسکے کے پہلے اِس نعمت سے یعنے اُس سختی کو فراموش کرتا ہے یالعبدا
کے دعا اور زاری سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ اور مقرر کرتا ہے واسطے
اللہ کے شریک یعنے بتون کو عبادت مین اُسکا شریک کرتا ہے تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہے
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُس کافر کو کہ فائدہ اُٹھا ساتھ کفر اپنے کے تھوڑا یا تھوڑی
دیر دنیا مین یہہ امر تہدید کا ہے یعنے جس سے چاہے دنیا مین کچھ بہرہ اُٹھالے اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ تحقیق تو رہنے
والون دوزخ کے سے ہے اور لذتین دنیا کی عذاب دوزخ کے آگے بہت ہی کم ہین پس فرماتا ہے کہ آیا ایسا کافر بہتر
ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ یا وہ شخص کہ فرمانبردار ہے
مانند صدیق اور فاروق کے یا عمار کے یا سلمان کے یا عبد اللہ بن مسعود کے اور اشہر یہہ ہے کہ عثمان رضی اللہ
عنہم کے اور یہہ تقدیر قانت ہے یعنے استادہ ہے وظائف بندگی مین ساعتون رات کے مین سجدہ کرنیوالا اللہ تعالی کو
اور کھڑا نماز مین ڈرتا ہے عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہے بخشش پروردگار اپنے سے یعنے باوجود عبادت
طاعت کے متردد ہے درمیان رجا اور خشیت کے کبھی خائف کبھی امیدوار اور مرغ ایمان انہین دونو بال اقبال سے
ہوائے کمال پر ہوتا ہے طیار لو وزن خوف المؤمن ورجاءہ لاعتدلا نظم بندگی کرکر ہو امین دلا اور گنہہ سے نا امیدی
بھی نہ لا قہر اُسکا جیسا ہے حد سے فزون لطف بھی ویسا ہی ہے عد سے برون قہر سے اُسکے تو ڈرتا رہ
سدا مہر سے اُسکے تو رکھ ہر دم رجا بس یہی خوف و رجا ایمان ہے گر کم و بیشی ہے تو نقصان ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین توحید
کبریا کو اور وہ لوگ کہ نہین جانتے یگانگی خدا کو اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین
ساتھ دلیلون ہماری کے صاحب عقل خالص کے کہ آلودگی وہم سے پاک ہین قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ کہہ اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو ڈرو پروردگار اپنے سے اور بچو اعمال ناہنجار اپنے سے اور
علامت تقوے کی ارتکاب طاعت اور اجتناب معصیت ہے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ واسطے اُن
لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین ساتھ کہنے کلمۂ شہادت کے بیچ اِس دنیا کے جزا نیک ہے کہ صحت اور عافیت ہے
یا اُن لوگون کو جو متصف باخلاق الہی ہین دل اور تازگی روئے اور ثنائے جمیل اس جہان مین ہے یا اُن
لوگون کو کہ عبادت حضور سے کرتے ہین حسنہ ہے دنیا مین کہ شہود انوار تجلیات جمالی ہے اور بعضے کہتے ہین یہہ

آیت بیچ شان مہاجران حبشہ کے ہے جیسے جعفر بن ابی طالب اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اور معنے آیت کے یہہ
ہین کہ واسطے ان لوگون کے کہ ہجرت کی ہے بیچ اس عالم کے راحت ہے ابتدا سے اور نجات ہے بلا سے ان کے
وَأَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اور زمین اللہ کی واسطے ہجرت کے کشادہ ہے واسطے اسکے کہ ارادہ ہجرت کا کرے إِنَّمَا يُوَفَّى
الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ سوا اسکے نہین کہ پورا دئے جاوینگے صبر کرنیوالے اوپر جدائی وطن کے یا اذیت
غربت پر یا مشقت عبادت پر یا تحمل اذیات پر ثواب اپنا بغیر حساب کے یعنے جو شمار سے افزون اور حساب سے
بیرون ہے معالم التنزیل مین ہے کہ دن قیامت کے بلاکشان صابر کو عرصات مین حاضر کرینگے نہ انکے واسطے
ترازو کھڑی کرینگے نہ حساب سمجھینگے بلکہ انپر بتو دینگے ثواب بے حساب اور کام انکا اس درجے کو پہنچیگا کہ عافیت
والے جنہون نے دنیا مین کچھہ الم ستم نہ دیکھا ہوگا آرزو کرینگے کہ کاش کٹے تن ہمارے انکا مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے
کرتے تو کہ آج کے دن بلا والون کے ساتھی ہوتے مثنوی یہان کے غم پائے مین وہان کے ہے خوشی نہ
ان بلاؤن مین عطائین ہین چھپی زخم غم کھا کر جو مرہم جائین گے رحمت باریکا مرہم پائین گے لکھا ہے کہ کفار مکے کے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ دنیا مین آئین نکالتا ہے جو مخالف روش ہماری ہے
ہے یعنے باپ اور دادا اور سادات قوم کو دیکھ کیا عبادت لات اور عزی کی کرتے تھے تو بھی کیا کر یہہ آیت نازل
ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ کہہ کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اللہ
پاک کرنیوالا واسطے اسکے عبادت کو شرک سے یعنے موحد ہون اور بلانے والا طرف توحید کے وَأُمِرْتُ لِأَنْ
أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ اور حکم کیا گیا ہون مین اس بات کا کہ ہون مین پہلا مسلمانون اس امت کا کیونکہ
مین سبقت لیجانیوالا ہون دنیا اور آخرت مین قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ کہہ تحقیق
مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی اور شرک لاؤن اور دین تمھارا قبول کرون عذاب اس
دن کے سے کہ بڑا ہے ہول اسکا قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ کہہ اللہ ہی کو
عبادت کرتا ہون مین خالص کرنیوالا واسطے اسکے دین اپنا شرک سے یا پاک کرنیوالا عمل اپنا ریا سے پس عبادت
کرو تم اس چیز کو کہ چاہو تم سوا اسکے یہہ امر تہدید ہے اور تنبیہ ہے اوپر رسوائی اور محرومی انکے کے اور حکم اس آیت
کا منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے لکھا ہے کہ مشرکان مکہ اس آیت کو سنکر جواب مین کہنے لگے اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیان کیا تو نے بیچ مخالفت دین آبا اپنے کے یہہ آیت اتری کہ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کہہ تحقیق ٹوٹا پانیوالے وہی ہین جنہون نے ٹوٹا دیا جانون اپنے کو گمراہ ہوئے
اور تابعون اپنے کو دن قیامت کے کہ ان سے جدا ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالی نے واسطے
ہر انسان کے منزل اور اہل پیدا کی ہے پس جسنے حکم خدا اور رسول کا مانا اوسکو بہشت مین لیجاوینگے اور وہ دینگے

اور جسنے فرمان خدا اور رسول سے اعراض کیا اسکی منزل اور اہل دوسرے کے حوالہ کرینگے جو مطیع ہوگا پس کافرون قیامت کے توٹا پاوینگے منزل اور اہل مین اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ خبردار ہو یہہ بات وُہی توٹا پانا ظاہر کسی پر اہل موقف سے چھپا نرہیگا لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ واسطے اُن زیان کارون کے اوپر اُنکے سائبان ہونگے آگ کے اور نیچے اُنکے سے بھی سائبان ہونگے آگ کے دوسرے گروہ واسطے کہ نیچے کے درکے مین ہونگے اور مقرر ہی کہ سب سے تلیکا درکہ منافقون کے واسطے ہی یہان مراد کافرون سے وہی ہین یا مراد سائبانون سے بچھونے اور تکیے ہین واسطے مجاز کلام کے ظلل اُنکو بھی فرمایا ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ یہہ عذاب کہ مذکور ہوا ڈراتا ہی اللہ ساتھہ اسکے بندون کو تو کہ بچین اس چیز سے کہ اسمین انکو مبتلا کرے وُہ کیا ہی شرک ہی يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ای بندو میرے پس ڈرو مجھہ سے ایسی بات مت کرو کہ سبب غصے میرےکا ہو لکھا ہی کہ زمان جاہلیت مین بعضے وحدانیت حق کا اقرار کرتے تھے جیسے سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور زید بن نوفل رضی اللہ عنہم حق تعالی اُنکی شان مین فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بتون سے یہہ کہ عبادت کرین اُسکو اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ اور سب کی عبادت سے مُنہہ پھیر کر متوجہ بحق ہوتے ہین واسطے اُنکے خوشخبری ہی دنیا مین فرشتون کی زبانی دم مرگ اور عقبی مین ساتھہ بخشش گناہون کے اور بہشت مین رہنے ہمیشہ کی اسباب نزول مین ہی کہ جب حضرت ابو بکر صدیق ایمان لائے چھہ آدمی عشرہ مبشرہ سے کہ عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن زید رضی اللہ عنہم تھے اُنسے ملکر حقیقت اسلام پوچھنے لگے اُنھون جو باتین کین وہ سب مشرف باسلام ہوے اُنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پس بشارت دے بندون میرے کو جو سُنتے ہین بات ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پس پیروی کرتے ہین بہتر اُسکے کی مراد احسن سے حسن ہی کیونکہ باتین حضرت صدیق کی سب حسن تھین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد استماع قول سے قرآن ہی اور احسن اُسکا محکم اُسکا ہی نہ منسوخ اور عزیمت ہی نہ رخصت اتقان مین ہی کہ قرآن مین قدح اعدا ہی اور مدح اولیا ہی وُہ متابعت احسن کرتے ہین کہ مثلا طریقہ موسی ہی نہ سیرت فرعون علی ہذا القیاس لباب مین ہی کہ مراد قول اہل ملل کے ہین اور احسن سب کا اسلام ہی اور اشہر یہہ ہی کہ مراد قول سے باتین ہین کہ مجلسو مین ہوتی ہین اہل دل متابعت احسن اُن اقوالون کی کرتے ہین چنانچہ مثل ہی خذ ما صفا ودع ما کدر فرد باتین کسی کی جو سنے اُمین تامل کر ڈالا بد چھوڑ دے بہتر کو لے دع ما کدر خذ ما صفا بحر الحقائق مین ہی کہ قول عام ہی کلام اللہ کا ہو یا فرشتے کا یا انسان کا یا شیطان کا یا نفس کا اور انسان جھوٹا سچا برا بھلا سب کہتا ہی اور شیطان عصیان کی طرف بلاتا ہی اور نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہی اور فرشتہ طاعت کی

دعوت کرتا ہے اور اللہ تعالی اپنی طرف بلاتا ہے کہ وتبتل الیه تبتیلا پس بندگان خاص وہ ہین کہ حق اور الٰہی
جو خطاب رب الارباب ہے اور زبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیه وسلم سے سنا ہے پیروی کرتے ہین فیتبعون احسنه کیا بہتر وصل سے
کام ہکو قبول ہے سب جو کچھ پیام لایا اپنا پیام بر ہے اولئک الذین هدٰهم اللہ واولئک هم اولوا الالباب یہہ لوگ
پیروی کرنیوالے قول احسن کے ہین جنکو ہدایت کی ہے اللہ نے اور یہہ لوگ وہی ہین صاحب عقلون خالص کے کہ
وہم کا جسمین میل نہین افمن حق علیه کلمة العذاب کیا پس جو شخص کہ ثابت ہوئی ہے اوپر اسکے بات عذاب کی
یعنے کلمہ وعید کہ متشیر بعذاب ہے جیسے لاملئن جہنم اور ہولاء فی النار ولا ابالی کہ نہین ثابت ہوی اوپر انکے یہہ بات
افانت تنقذ من فی النار کیا پس تو اے محمد صلے اللہ علیه وسلم پھیر اوبگا اسکو بیچ دوزخکے ہے یعنے کر سکتا ہے
ہو کہ اسکو مسلمان کرکے آتش دوزخ سے بچاوے تاکید ہے انکار مین یعنے یہہ کار تیرے اختیار مین نہین کہ دوزخیون
کو رہائی دے ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ مراد دوزخیون سے ابولہب ہے اور عتبہ بیٹا اسکا لکن الذین اتقوا
ربهم لهم غرف من فوقها غرف مبنیة تجری من تحتها الانهار لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عذاب پروردگار
اپنے سے اور ساتھ ایمان اور طاعت کے متصف ہوے واسطے انکے بالاخانے ہین بہشت مین اوپر انکے اور بالاخانے ہین
مستحکم بنائے ہوئے چلتی ہین نیچے انکے نہرین وعد اللہ وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ کرنا لا یخلف اللہ المیعاد نہین
خلاف کرتا اللہ وعدے اپنے کو الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فسلکه ینابیع فی الارض کیا نہین دیکھا تو نے تحقیق اللہ نے
اتارا آسمان سے مینہہ پس چلایا اسکو بیچ چشمون کے کہ بیچ زمین کے ہین ثم یخرج به زرعا مختلفا الوانه پھر نکالتا ہے اس سے
کھیتی کہ مختلف ہین قسمین اسکی جیسے گندم اور جو اور مسور اور چاول یا جدا ہین رنگ اسکے جیسے سبز اور سرخ اور سیاہ
ثم یهیج فتراه مصفرا ثم یجعله حطاما پھر خشک ہو جاتی ہے وہ کھیتی بعد سبزی کے پس دیکھتا ہے تو اسکو زرد
ہوئی پھر کرتا ہے اللہ اسکو ریزہ ریزہ ان فی ذلک لذکری لاولی الالباب تحقیق بیچ مینہہ برسانے اور گیاہ اگانے کے البتہ
نصیحت ہے واسطے صاحب عقلون کے یا پند ہے واسطے ہوشمندون کے کہ دنیا کو مثل کشت تر و تازہ کے جانتے ہین اور
اسپر اعتماد نہین کرتے کہ تھوری مدت مین طراوت اسکی خشکی سے بدل جاتی ہے اور کٹ کر برابر ہو جاتی ہے
مثنوی مال و دنیا جان شکل سبزہ زار تازگی رکھتا ہے در فصل بہار جب خزان کی باد اسپر آتی ہے زرد ہو
جاتا ہے اور کھلاتی ہے افمن شرح اللہ صدره للاسلام فهو علی نور من ربه کیا پس وہ شخص کہ کھول دیا اللہ نے
سینہ اسکا واسطے قبول اسلام اور فرمان رب السلام اور متابعت سید انام علیه الصلوٰة والسلام کے پس وہ اوپر نور معرفت
کے ہے پروردگار اپنے سے یا اوپر یقین اور بصیرت کے ہے اسباب نزول مین ہے کہ یہہ آیت بیچ شان علی اور حمزہ رضی اللہ
عنہما کے ہے کہ حق تعالٰی نے دل انکے اور معرفت سے روشن کیے پھر ابولہب کے حق مین اور فرزند بے ادب اسکے کہا فویل
للقاسیة قلوبهم من ذکر اللہ پس وای ہے واسطے ان لوگون کے کہ سخت ہین دل انکے یاد اللہ کی سے یا خالی

ہین اُس سے اُولٰئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ یہہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنے اُنکی گمراہی جو کچھہ بھی عقل رکھتا ہے اُسپر روشن ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علامت شرح صدر اور کشادگی دل توجہ بآخرت ہے اور اعراض دنیا سے یعنے دنیاے پرہیز کرنا اور موت کی تیاری کرنی پہلے واقع ہونے اُسکے سے لطائف شرح سینہ کرتا ہے اعراض دنیا سے لگانا دھیان اپنا ہر گھڑی ہر آن مولا سے اُدھر سے مُنہہ پھیرا دل کی توجہ بس اُدھر رکھنا رضائے حق طلب کرتا ہے دنیا اور عقبی سے لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی کہ کیا خوب ہو جو ہم سے کلام آپ فرماوین اور طوطی روح ہماری کو حدیث لب شکر بار اپنی سے شیرین کرین فرد شکرافشان لب شیرین کو ہو گویا کر کر اہل اذواق کو ہی آپ کی ہر بات نبات یہہ آیت اُتری کہ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ اللہ نے اُتارا ہے نیک تر سخن کہ کتاب ہے متشابہ ایک دوسرے کے یعنے قرآن کہ آیتین اُسکی متشابہ ہین ایک دوسرے کی اعجاز یا درستی چستی الفاظ مین اور صحت معنی مین یا بعض اُسکا سچا کرنیوالا بعض دوسرے کا ہے اور اُسمین تناقض اور اختلاف نہین دوہرائے جانیوالے یعنے پھر پھر اُسمین امر اور نہی اور وعدہ اور وعید مسطور ہے اور بہشت اور دوزخ اور عذاب اور ثواب اور مومن اور کافر مذکور ہے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بال کھڑے ہو جاتے ہین اُس سے یعنے خوف اور وعید سے جو اُسمین ہے کھال پر اُن لوگون کے کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ پھر نرم ہو جاتے ہین چمڑے دل اُنکے طرف یاد کرنے رحمت اور مغفرت خدا کے امام قشیری نے کہا کہ لرزتے ہین ہیبت الٰہی سے اور ساکن ہوتے ہین اُنس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ لرزہ اور آرام آثار قبض اور بسط سے ہوتا ہے یا بسبب استتار اور تجلی کے کشف الاسرار مین ہے کہ تقشعر منہ جلودہم صفت مبتدیان راہ ہے اور تلین جلودہم وقلوبہم وصف نواختگان لطف اللہ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یہہ کتاب کہ قرآن ہے ہدایت اللہ کی ہے یعنے ارشاد خدا ہے واسطے خلق کے راہ دکھاتا ہے ساتھہ اُسکے جسکو چاہتا ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو چھوڑ دے اللہ البتہ وادی گمراہی مین پڑے پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ اُسکو گمراہی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ آیا پس جو شخص کہ بچاتا ہے ساتھہ مُنہہ اپنے کے برا عذاب یعنے شعلہ آتش دن قیامت کے مثل اُس شخص کے کہ بیغم ہو عذاب سے اور راحت سے گذارے وسیط مین ہے کہ مراد ابو جہل ہے کہ اُسکو دوزخ مین لیجاوینگے ہاتھہ گردن مین باندھے ہوئے اور وہ ساتھہ مُنہہ اپنے کے چاہیگا کہ آگ سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ اور کہا گیا واسطے ظالمون کے چکھو جو کچھہ کہ تھے تم کماتے یعنے وبال اُس چیز کا کہ کرتے تھے تکذیب پیغمبر سے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ جھٹلایا تھا جنھون نے کہ پہلے تھے کفار مکہ سے اپنے پیغمبرون کو پس آیا اُنکو عذاب

الہی انس جگہہ سے کہ نجانتے تھے اور توقع نہین رکھتے تھے فاذاقهم الله الخزی فی الحیوة الدنیا پس چکھائی
انکو اللہ نے رسوائی اور خواری بیچ زندگانی دنیا کے ساتھہ قتل اور قید اور اجلا وغیرہ کے ولعذاب الاخرة اکبر اور البتہ
عذاب آخرت کا کہ واسطے انکے تیار کیا ہے بہت بڑا ہے عذاب دنیا سے کیونکہ وہ دائم اور غیر منقطع ہوگا لو کانوا
یعلمون کاش کے ہوتے جانتے کہ عبرت پکڑتے اور اپنی جان کو عذاب سے بچاتے ولقد ضربنا للناس فی هذا القرآن من کل
مثل لعلهم یتذکرون اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے لوگون کے یا اہل مکہ کے بیچ اس قرآن کے ہر ایک مثال
سے کہ کام آوے وہ دین مین تو کہ وہ نصیحت پکڑین ساتھہ اسکے اور اس قرآن کو کہ بھیجا ہمنے قرانا عربیا
غیر ذی عوج لعلهم یتقون ٥ قرآن ہے عربی زبان مین بن کجی والا یعنے بے عیب اور بے خلل اور بے نقصان
فقیہ ابو اللیث نے ساتھہ اسناد اپنی کے ابن عباس رض سے نقل کیا کہ غیر مخلوق ہے تقدیر نازل کیا تو کہ وہ سبب
تامل کرنے بیچ معانی اسکی کے پرہیز کرین کفر اور تکذیب سے اور ڈرین تعذیب سے ضرب الله مثلا رجلا فیه
شرکاء متشاکسون بیان کی اللہ نے مثال واسطے [illegible] مشرک اور موحد کے ایک مرد کی کہ بیچ اسکے شر
ہین یعنے ایک غلام کی کہ کئی خواجہ اسمین شریک ہین بدخو ناسازگار کہ ہر ایک اسکو ایک کام فرماتا ہے اور کسی کا
کام نہین تمام ہوتا سب اس سے ناراضی رہتے ہین ورجلا سلما لرجل اور ایک مرد سلامت شریکون سے
واسطے ایک مرد کے یعنے ایک غلام کہ اسکا ایک خواجہ ہے کوئی اسمین نہین جھگڑتا اور وہ بفراغت متوجہ طرف
اپنے مالک کے ہے اور اسے خوش رکھتا ہے هل یستویان مثلا کیا برابر ہوتے ہین یہہ دو غلام از روے
مثال کے بے شک نہین برابر ہوتے کیونکہ ایک جھگڑے مین بہت سے خواجاؤن کے عاجز ہین اور ہر ایک
خواجہ اس سے ناراضی ہے اور دوسرا شرکت سے خواجاؤن کے بچا ہے ایک خواجہ رکھتا ہے سو وہ خوش ہے
اس سے پہلی مثال مشرک کی ہے کہ عبادت مین بہت سے معبودون کے دل چل چل رکھتا ہے اور پریشان خاطر
ہے اور دوسری مثال موحد کی ہے کہ عبادت کرتا ہے ایک معبود کی اور اسیکو دوست رکھتا ہے اور سوا
اسکے کسی سے امید نہین رکھتا فرد ایک کار افت ہو ایک ہی یار کافی ہے تجھے ایک دل رکھتا ہے ایک دلدار
کافی ہے تجھے الحمد لله نہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ اکیلا ہے بل اکثرهم لا یعلمون بلکہ اکثر انکے نہین
جانتے کہ وہ واحد لاشریک ہے اسیکو مالکیت ہے نہ غیر اسکے کو لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے نتربص به ریب المنون
امیدوار ہین ہم کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاوین اور ہم انسے چھوٹ جاوین حق تعالی نے فرمایا انک ٥
میت وانهم میتون تحقیق تو بھی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مرنے والا ہے اور تحقیق مشرک بھی مرنے والے
ہین یا تو جیئے گا اور یہہ مردے ہین یعنے جلد مرینگے پس انتظار کرنا انکا دوسرے کے موت کا باوجود اسکے کہ آپ مرنیوالے ہین
عین جہالت ہے ثم انکم یوم القیمة عند ربکم تختصمون پھر تحقیق تم اے مسلمون کافرون سے دن قیامت کے نزدیک

پروردگار اپنے کے جھگڑوگے امر دین میں اور تحقیق غالب رہوگے اُنپر یعنے کہتے ہیں کہ جھگڑنا عام ہے کہ بعضے
جھگڑینگے قضا یا دنیوی میں اور سب اپنے اپنے حق کو پہنچینگے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاۗءَهٗ
پس کون شخص ظالم تر ہے اُس سے کہ جھوٹھ باندھتا ہے اوپر اللہ کے اور اُسکے زن اور فرزند اور شریک ٹھہراتا ہے
اور جھٹلاتا ہے سچ کو کہ قرآن ہے جب آیا اُسکے پاس یا مراد ذی الصدق ہے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا ہے
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ کیا نہیں ہے یعنے ہے بیچ دوزخ کے جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے وَالَّذِيْ جَاۗءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ بات کے اور جس نے مان لیا اسکو یہہ لوگ وہی
ہین پرہیزگار آنیوالا جبرئیل اور سچ بات قرآن اور باور کرنیوالا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم یا آنیوالا پیغمبر اور تصدیق
کرنیوالا اصدیق ہے رضی اللہ عنہ تبیان میں مجاہد سے منقول ہے کہ مصدق علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ سب مسلمان ہین لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے ہے جو چاہین نعمت اور کرامت نزدیک پروردگار
اپنے کے ذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الْمُحْسِنِيْنَ یہہ ہے بدلا احسان کرنیوالونکا یعنے اہل تصدیق کا اور اللہ تعالی اُنکو جزا دیتا ہے
لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا تو کہ دور کریگا اللہ تعالی اُنسے بدترین اُس کام کا کہ کیا اُنھون نے ذکر لفظ اسوء کی
واسطے مبالغہ کے ہے یعنے جو بہت بد ہے اسکو دور کر ڈالیگا تو کہ بد کو بطریق اولی دور کریگا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور بدلا دیوے اُنکو ثواب اُنکا ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے یعنے ایمان یا احسن اعمال
اُنکیکا ثواب زیادہ دیوے اور باقی عملونکا اسی دستور پر عطا فرماوے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ کیا نہین اللہ
کفایت کرنیوالا بندے اپنے کو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل یہہ ہے کہ کفایت کریگا شر دشمنون کے سے
اور فتح دیگا مشرکون پر اور غالب کریگا دین اُنکے کو سب دینون پر لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عیب
بتون کے بیان کرتے تھے مشرکون نے کہا کہ یہہ باتین مت کرو ایسا نہو کہ ہمارے خدا تمکو کچھ رنج پہنچاوین اور
تم تباہ ہو جاؤ حق تعالی نے فرمایا کہ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اور ڈراتے ہین تجھکو مشرک ساتھ اُن شخصون کے
کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ تعالی تو کہ ڈر آوے لوگون کو
بتون سے کہ نہ نفع دے سکتے ہین نہ ضرر پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ سیدھے رستہ پر لاوے
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اور جسکو راہ دکھاوے اللہ تو کہ سوا اُسکے کسی سے نہ ڈرے پس نہین واسطے اُسکے کوئی
گمراہ کرنیوالا کہ سیدھی راہ سے پھیراوے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ کیا نہین اللہ غالب دشمنون پر بدلا لینیوالا
کافرون سے وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مشرکان مکے سے کہ کسنے پیدا کیا ہے
آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے کہ اللہ نے کیونکہ ظاہر ہین دلیلین اُسکی یگانگیت پر اور پیدا کرنے پر قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ
مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

ممسکات رحمتہ کہہ کیا پس دیکھا ہے تمنے اُن چیزکو کہ پکارتے ہو سوا خدا کے یعنے بتون کو کہ اگر ارادہ
کرے مجھکو اللہ ساتھہ سختی اور محنت کے کیا ہین وہ بت کھولنے والے اور دور کرنیوالے ضرر اسکے کو یعنے اُس سختی کو
کہ خدا نے ساتھہ میرے چاہی ہے یا اگر خدا ارادہ کرے مجھکو ساتھہ راحت اور منفعت کے کیا ہین وہ بند کرنیوالے رحمت
اسکی کو مجھہ سے مقاتل نے کہا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ سوال مشرکون سے کیا وہ چپ ہو رہے حق تعالی نے
فرمایا کہ قل حسبی اللہ کہہ کہ کفایت ہے مجھکو اللہ بھلائی پہچانے مین اور برائی دور کرنے مین علیہ یتوکل المتوکلون
اوپر اُسکے نہ اوپر غیر اُسکے کے توکل کرتے ہین توکل کرنیوالے اور کام سب اپنے سپرد کرتے ہین اُسکو حسبنا اللہ نعم الوکیل
نعم المولی و نعم النصیر قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہہ اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے تحقیق
مین بھی عمل کرتا ہون فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم پس البتہ جان لوگے تم کون شخص
ہے ہمارے تمھارے مین سے کہ آویگا اُسکو عذاب کہ رسوا کریگا اُسکو اور اُتریگا اوپر اُسکے عذاب ہمیشہ رہنے
والا سمجھہ لیجئے کہ بدر کے لڑائی مین عذاب رسوائیکا مشرکون پر آیا کہ بہت مارے گئے بہت ذلیل ہوے پکڑے آئے
انا انزلنا علیک الکتاب للناس بالحق تحقیق ہمنے اُتاری ہے اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن واسطے لوگون کے
ساتھہ حق کے یا بسبب بیان حق کے کیونکہ اسمین وہ باتین ہین جو معاد اور معاش مین کام آوین فمن اھتدی
فلنفسہ پس جسنے راہ پائی ساتھہ قرآن کے یعنے عمل کیا اُسپر پس واسطے جان اپنے کے ہے یعنے فائدہ اسکا اُسکو ہے
ومن ضل فانما یضل علیہا اور جو کوئی گمراہ ہو یعنے قرآن سے پھر اپس سوا اُسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر
جان اپنی کے یعنے وبال اُسکا اُسی پر ہے وما انت علیہم بوکیل اور نہین تو اوپر اُنکے نگہبان کہ گمراہی مین نہ پڑنے
دے بلکہ تجھہ پر فقط پہنچا دینا ہے احکام الہی کا اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا اللہ قبض کر
لیتا ہے جانون کو وقت موت اُنکے کے اور جو نہین موے قبض کرتا ہے اُنکو بیچ نیند اُنکی کے محی السنہ نے معالم
التنزیل مین لکھا ہے کہ ہر آدمیکے دو نفس ہین نفس حیات اور نفس تمیز نفس حیات جدا ہوتا ہے اُسکا اُس سے
دم مرگ اور اُسکے جانے سے نفس تمیز بھی جاتا رہتا ہے اور نفس تمیز مفارقت کرتا ہے وقت خواب اور اُسکے جانے
سے نفس حیات نہین جاتا اتحاف مین ابن جبیر سے منقول ہے کہ حق تعالی جمع کرتا ہے درمیان ارواح احیا
اور اموات کے تو کہ ساتھہ ایک دوسرے کے نشان آشنائی کا دیتے ہین فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری
الی اجل مسمی پس بند رکھتا ہے اُس عالم مین اُس نفس کو کہ پہلے اس سے مقرر کی ہے اوپر اُسکے موت اور
بھیج دیتا ہے اور نفسون کو کہ جنسے زندگانی ہے طرف بدنون اُنکے کے ایک وقت مقرر تک کہ اجل اُنکی پہنچے اور نزدیک جمہور
مفسرون کے امساک اور ارسال واسطے اُن نفسون کے ہے کہ خواب مین قبض کئے جاوین ان فی ذلک لایات
لقوم یتفکرون تحقیق بیچ قبض کرنے جانون کے اور نگاہ رکھنے اُنکے کے اور طرف بدنون کے پہنچے کے البتہ نشانیان ہین اوپر کمال

قدرت کے اور علامتین ہین واسطے حشر اور بعث کے واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہین موت مین کہ مشابہ نیند کی ہے اور
زندگی مین کہ مثل جاگنے کے ہے توریت مین مذکور ہے کہ اے فرزند آدم جیسا کہ سو جاتا ہے تو مر جاویگا اور جیسا
کہ جاگ جاتا ہے تو زندہ ہوگا بعد موت کے اور کافر اسمین تامل نہین کرتے اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ کیا پکڑے
ہین اُنھون نے سوا اللہ کے سفارش کرنیوالے کہ وہ کہکر بچا لینگے قُلْ اَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُونَ ٥
کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہین اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ سمجھتے ہون اپنے پجاریون کو یعنے توقع شفاعت
کی رکھتے ہو پتھرون سے کہ علم اور قدرت سے بےنصیب ہین قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا کہہ واسطے خدا کے ہے سفارش
سب یعنے حکم اُسکا کہ کوئی بے اذن اُسکے کے کسیکی شفاعت نکر سکیگا لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اُسکے ہے
بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پھر طرف اُسکے پھیرے جاوگے تم دن قیامت کے وَاِذَا
ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ اور جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ کو اکیلا بغیر یاد بتون کے جیسے
کہ کہین لا اله الا اللہ نفرت کرتے ہین دل اُن لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ
دُونِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ اور جسوقت یاد کئے جاتے ہین وہ جو معبود اُنکے ہین سوا اللہ کے ناگہان وہ خوش
ہو جاتے ہین بسبب غافل ہونیکے حق سے اور مشغول ہونے کے ساتھ باطل کے لیکن معاملہ مومن کا برعکس اُسکے ہے
کہ یاد خدا سے خوش ہوتا ہے اور ذکر ما سوا سے غمگین مثنوی جب یاد تیری آئی تو دل خرم ہو اور غیر کا ذکر ہو تو
کیا کیا غم ہو گر نام تیرا لون تو خوشی کے مارے عالم مین رہون وے عجب عالم ہو قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ کہہ کہ اے اللہ
اے پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا درمیان بندون
اپنون کے قیامت کو بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے امر دین مین وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا
فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور اگر ہو واسطے اُن
لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے کافر ہوے ہین جو کچھ بیچ زمین کے ہے مال متاع سارا اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے البتہ
بدلا دیوین اُسکو برائی عذاب کے سے دن قیامت کے وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ اور ظاہر ہو
جاویگا واسطے اُنکے اللہ کی طرف سے جو کچھ کہ نہ تھے گمان کرتے یعنے گمان اُنکا یہہ تھا کہ بتون کی شفاعت سے رتبہ قرب کا
پاوینگے جو عذاب مین گرفتار ہونگے خلاف اپنے گمان کے معلوم کرینگے نقل ہے کہ ایک مشائخ وقت سے دم مرگ
رویا پوچھا کہ سبب کیا ہے کہا کہ ڈرتا ہون ایسی چیز ظاہر ہونے سے کہ مین جسکو حساب مین نہین لاتا تھا سفیان
ثوری رح سے منقول ہے کہ جب یہہ آیت پڑھتے تھے کہتے تھے ویل لاہل الریا فرد مرجائے جانتا جس جس عمل کو اپنے
احسن ہے بوقت مرگ سمجھیگا خلاف اُسکے جو کچھ ظن ہے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ٥

اور مین نے یہہ سب کچھہ کئے ہین یہہ آیت اُتری کہ الا من تاب و امن و عمل عملا صالحا وحشی نے کہا یہہ شرط شدید ہی
مین طاقت اسکی نہین رکھتا کچھہ اس سے سوا اور بھی ہے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ان اللہ لا یغفر ان
یشرك بہ و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء اُسنے کہا مین نہین جانتا کہ مجھے بخشیگا یا نہین اللہ تعالی نے یہہ آیت اُتاری
قل یا عبادی الذین اسرفوا تا آخر مسلمانون نے عرض کیا کہ یہہ خاص وحشی کے واسطے ہے یا ہم سب کے فرمایا حضرت نے
واسطے عام مسلمانون کے خذ کلامہ سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت بڑی امید کی ہے قرآن شریف مین حدیث مین ہے
کہ دوست نہین رکھتا مین دنیا اور ما فیہا کو کہ مجھے ہو عوض اس آیت کے کیونکہ یہہ آیت دنیا سے اور جو کچھہ دنیا مین
ہے اس سے بہتر ہے معالم مین ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ واعظ مذکور دوزخ
کا اور طوق و سلاسل اُسکا کرتا ہے فرمایا اے واعظ کیون لوگون کو نا امید کرتا ہے نہین پڑھا تونے کہ حق
تعالی فرماتا ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا الآیۃ فصول مین ہے کہ امیدواری کی اس آیت مین تین چیزین ہین
اول لطف خطاب ہے کہ فرمایا یا عبادی اور نکہا یا ایہا العصاۃ دوسری نرمی عتاب ہے کہ فرمایا اسرفوا
اور نفرمایا اخطاؤ تیسری تنبیہ بالسباب ہے کہ فرمایا لا تقنطوا فتوحات مین ہے کہ لا تقنطوا نہی ہے اور جس سے
حق تعالی نے نہی فرمائی باز رہنا اُس سے لازم ہے پس نا امیدی کسیطرح روا نہین مصرعہ نکر نا امیدی کہ
ہے کفر راہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا تحقیق اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ ساری کتنی ہی بہت ہون سوا
شرک کے کہ مطلقا نہین بخشا جاتا بعضے علما کہتے ہین کہ غفران ذنوب بشرط توبہ ہے یہہ قول خلاف ظاہر ہے
وسیط مین ساتھہ اسناد اپنے کے لایا ہے اسما بنت زید رضی اللہ عنہا سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا و لا یبالی انہ ہو الغفور الرحیم تحقیق وہ ہے بخشنے والا گناہون کا
مہربان بندون پر یہہ آیت غریق بحر عصیان کو ساحل نجات پر لگاتی ہے اور مریض جرائم کو معجون شفا کھلاتی ہے
نظم ملا ہے ہمکو راحت توشہ راہ عجب لا تقنطوا من رحمۃ اللہ سراپا گرچہ ہین ہم غرق عصیان یہہ ہے ہمکو
امید فضل رحمان خدا نے خود کہا ہے میرے بندو میری رحمت سے نا امید مت ہو پھر اس بخشش سے نا امید ہونا نہین ہے
کچھہ مگر ایمان کھونا وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب اور رجوع کرو ساتھہ طاعت کے یا دعا اور
زاری کے طرف پروردگار اپنے کے اور مطیع رہو واسطے امر اُسکے کے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین پہلے اس سے
کہ آوے تمکو عذاب ثم لا تنصرون پس نہ مدد دئے جاؤ گے یعنے عذاب دور کرنے مین تمہاری مدد نکرے گا
واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃ و انتم لا تشعرون ۵ اور پیروی
کرو بہتر اس چیز کی کہ اُتاری گئی ہے طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے یعنے عزیمت کو اختیار کرو نہ رخصت کو اور
ناسخ کی پیروی کرو نہ منسوخ کی پہلے کہ اس سے کہ آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم نہ جانتے ہو آنا اُسکا تو کہ کچھہ تدارک کرو

یہہ لوگ وہی ہین زیان پانیوالے کہ مرجع انکا دوزخ ہے لکھا ہے کہ کفار قریش پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف
دین اباء انکے کے دعوت کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ کہہ کیا
پس سوا اللہ کے حکم کرتے ہو مجھکو کہ عبادت کرون مین بعد ان سب دلیلون ظاہر کے اے جاہلو وَلَقَدْ أُوحِيَ
إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیرے اور طرف ان لوگون کے
کہ پہلے تجھہ سے تھے پیغمبر یعنی تجھہ سے اوپر ہر ایک پیغمبر سے کہا گیا ہے کہ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ اگر شریک لاویگا یعنی ساتھہ فرض محال کے اور اصح یہہ ہے کہ مخاطب ظاہر مین پیغمبر مین اور حقیقت
مین افراد مسلمانان است انکے ہین ہر ایک کو فرماتا ہے کہ اگر شریک لاویگا تو البتہ کھوئے جاوینگے عمل تیرے
جو بوقت ایمان واقع ہوے ہین اور البتہ ہو جاویگا تو زیان پانیوالون سے کہ بعد نعمت دین کے لذت شرک
مین پڑیگا بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ بلکہ اللہ ہے پس عبادت کر اور ہو شکر کرنیوالون سے نعمت توحید
اور عبادت پر ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ ایک عالم یہودی نے حضرت سے عرض کیا کہ اے محمد جانتا ہے کہ اللہ
تعالی قیامت کے دن آسمانون کو ایک انگلی پر رکھیگا اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہارون کو ایک پر اور آب و
خاک کو ایک پر پس ہلا کر انگلیان فرماویگا این الملک واین الملوک حضرت نے سنکر تعجب سے تبسم فرمایا
یہہ آیت اتری کہ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ اور نہ قدر پہچانی یہود نے اللہ کی حق قدر اسکا وَالْأَرْضُ جَمِيعًا
قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ اور زمین ساری مٹھی مین ہے اسکے دن قیامت کے اور آسمان
لپٹے ہوئے ہین بیچ سیدھے ہاتھہ اسکے کے معالم مین ابن عمر سے منقول ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالی آسمانون کو لپیٹیگا دن قیامت کے اور کھولیگا سیدھے ہاتھہ لپیٹے ہین اور فرماویگا این الملوک واین
الجبارون واین المتکبرون پس لپٹے ہوؤن کو کھولیگا معتقد اہل ایمان کا اسطرح کے کلام سے تنزیہ سے تشبیہ سے
بحر الحقائق مین ہے کہ مذہب ہمارا بیچ تحقیق اس آیت کے یہہ ہے کہ چھوڑ دین اسکو اللہ کے مراد پر کیونکہ اسطرح
کے کلمات متشابہات سے ہین ان پر ایمان لایا چاہیے اور حقیقت مین انکے کلام نکیا چاہیے سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى
عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہے وہ وصف جواہر اور اعراض اور اجسام سے اور برتر ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے
ہین وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پہلے بار انکے قول
پر کہ دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اسکو نفخہ صعوق کہتے ہین کہ جب پھونکا جاویگا بیہوش ہو جاوینگے اور اصح یہہ ہے
کہ مر جاوینگے جو کہ بیچ آسمانون کے اور جو بیچ زمین کے ہین مگر جسکو چاہے اللہ کہ اٹھانے والے عرش کے ہین یا نگہبان
بہشت اور دوزخ کے ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ پھر پھونکا جاویگا بیچ صور کے دوسرے بار اور اسکو
نفخہ بعث کہتے ہین اس پھونک سے سب مردے جی اٹھینگے پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے کنارے قبرون کے دیکھتے ہونگے ہر طرف

ظاہر انکا پاکیزہ ہو جاویگا وہ دوسرے کا پانی پینگے باطن انکا مطہر اور منور ہو جاویگا اسوقت فرشتے کہینگے پاک
ہوئے تم ساتھ ظاہر اور باطن کے پس داخل ہو بہشت مین ہمیش رہنے والے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا
وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ اور کہینگے مسلمان جب بہشت مین داخل ہونگے
سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے سچا کیا وعدہ اپنے کو ساتھ ثواب کے اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا
تو کہ جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت مین جہان چاہین ہم فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ پس بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والونکا
یعنے فرمانبردارون کا سمجھہ لیجئے کہ بہشتیون کو حکم ہوگا کہ جہان چاہین رہین لیکن ہر ایک وہی مقام چاہیگا جو
اُسکے واسطے مقرر ہے وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور دیکھیگا تو اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم جب مقام قرب مین ہوگا فرشتونکو کھڑے ہوے گرد عرش کے یعنے طواف کرتے ہوئے چہارون طرف
اُسکے پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف اُسکی کے یعنے کہتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ ساتھ تسبیح کے نفی کرتے ہین اُن
چیزون کی جو لائق جناب کبریا کے نہین ہین اور حمد سے اثبات کرتے ہین اُن صفاتونکا جو سزاوار حضرت مولی
ہین وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور فیصل کیا جاویگا درمیان خلق کے ساتھ حق کے یعنے
ہر ایک کو اُسکے مقام پر اُتارینگے اور کہا جاویگا یعنے فرشتے یا مومن کہینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ
پروردگار عالمونکا ہے سمجھہ لیجئے کہ جیسا ابتداء خلق آسمان وزمین مین ثنا اپنی کہی کہ الحمد للہ الذی خلق السموات
والارض ویسا ہی وقت قرار پکڑنے اہل آسمان اور زمین کے منزلون اپنا مین وہی تعریف اپنی کی تو کہ جانا جاوے
کہ فاتحہ اور خاتمہ لائق اُسیکے تعریف کے ہے فرد کلمہ حمد تیری شان مین چسپ آتا ہے کسکا قد ہے کہ سرو
پایہ درست آتا ہے سورۃ مومن مکی ہے پچاسی آیتین ہین ایک ہزار ایکسو ننانوے کلمے ہین چار ہزار نوسو
ساٹھہ حرف ہین فواصل اُسکی من علق دبر ہین اور ربط اُسکا سورہ زمر سے یہہ ہے کہ افتتاح دونونکا بذکر تنزیل
قرآن ہے اور ساتون حمیمون مین یہہ پہلی ہے حصن حصین مین مستدرک سے منقول ہے ا بروایت معقل بن
یسار رض کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا گیا ہون مین سورہ طہ اور وہ سورتین جنکی اول طس ہے
یعنے سورہ شعراء اور نمل اور قصص اور حم ساتون الواح موسی سے کہ وقت مناجات کے اللہ تعالی نے انکو دین تھین
تفسیر امام ابو اللیث مین باسناد مذکور ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے چرنے روضہائے
بہشت مین پس چاہئے کہ حامیمون کو پڑھے معالم مین ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ جس حم مین پڑتا ہون گویا
کہ چمن بہشت مین پڑتا ہون کہ زمین نرم مین واقع ہے اور تعجب سے اُسمین نظر کرتا ہون اور ابن عباس نے
فرمایا کہ اللہ تعالی قسم کھاتا ہے ساتھ حکم نافذ اور ملک باقی اپنے کے کہ ہر شے کا لباب ہے اور لباب قرآن
کا حمیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین سے منقول ہے کہ یہہ حوامیم عرائس قرآن ہین واللہ اعلم

سورة المؤمن مكية وهي — بسم الله الرحمن الرحيم — ثمانون وخمس آية

حٰمٓ بعضے علما کہتے ہین کہ حروف مقطعہ اشارت طرف کلمون کے ہین کہ حق تعالی نے قسم کھائی ہے الحی اور عز
جزو کلمہ کو تعبیر ساتھ کل کے کرتے ہین پس یہان حرف حا اشارت طرف حکم حق کے ہے کہ کسی کے پھیرنے سے نہین
پھرتا اور میم ایما ساتھ ملک اسکے کے ہے کہ زوال اور فنا اسمین راہ نہین پاتا اور جواب قسم کا یہ ہے کہ
تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ اتارنا کتاب کا یعنے قرآن کا اللہ غالب جاننے والے سے ہے کہ وہ قادر ہے اتارنے
پر اور عالم ہے کہ کسوقت مین کسپر اتارے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ بخشنے والا گناہ
اُس کیکا کہ تصدیق دل سے کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قبول کرنیوالا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے سخت
کرنیوالا عذاب کا اُس کیکو کہ کلمہ توحید سے پھرے صاحب بخشش اور انعام کا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق
عبادت کے مگر وہ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ طرف اُسیکے ہے پھر جانا سب بندونکا واسطے جزا کے مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللّٰهِ
إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ نہین جھگڑتے بیچ آیتون اللہ کے یا آیتون کتاب خدا کے
بعد اسکے کہ اتارنا اُنکا محقق ہوا مگر وہ لوگ جو کافر ہوے اور چھپاتے ہین حق کو پس چاہیئے کہ نہ فریب دے تجھکو پھرنا
اُنکا بیچ شہرون شام اور یمن کے واسطے تجارت کے یعنے خیال مت کر کہ اُنکو مہلت اور فرصت ہے تا آل کار اور
خاتمہ روزگار اُنکا بہت برا ہوگا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ جھٹلایا پہلے قوم تیری سے
قوم نوح کی نے نوح علیہ السلام کو اور گروہون نے بعد قوم نوح سے پیغمبرون اپنون کو مانند قوم عاد اور ثمود کے
وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ اور قصد کیا تھا ہر ایک امت نے اُنمین سے ساتھ پیغمبرون اپنے کے
تو کہ پکڑ لیوین اُسکو اور جو ایذا چاہین پہنچاوین وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ اور
جھگڑا کرتے تھے پیغمبرون اپنے سے ساتھ جھوٹھ بات کے تو کہ دھاویں ساتھ اُسکے سچی بات کو کہ ماننا
جسکا واجب ہے پس پکڑ لیا مین نے اُنکو اور ہلاک کیا عوض مین اُسکے فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر ہوا عذاب
میرا اُن پر وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ اور جس طرح ثابت ہوا عذاب مکذبان
امم ماضیہ پر اسیطرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اور عقاب کے اوپر اُن لوگون کے جو کافر ہوے قوم
تیری سے یہہ کہ وہ رہنے والے آگ کے ہین یعنے سزا اور عذاب اُس جہان کے بھی ہین اور اگر قوم تیری نے
عبادت حق سے اعراض کیا تو کچھ زیان اُسکے ملک کو نہین پہنچا کیونکہ عبادت کرنیوالے اور ثنا کہنے والے اُسکے
بہت ہین خواص مخلوقات سے کہ اُنمین سے الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وہ جو اُٹھا رہے ہین عرش کو اور وہ اشراف ملائکہ ہین کشاف مین ہے کہ حق تعالی سب فرشتون کو فرماتا ہے
بہیبت اجلال اور اکرام صبح و شام عرش حاملون کو سلام کرین اور جو کوئی کہ گرد اگرد عرش کے ہین کروبیون سے کہ طواف

کرتے ہین اور وہ ستر ہزار صف ہین عرش کو درمیان لئے ہوئے پاکی بیان کرتے ہین ساتھہ تعریف پروردگار اپنے
کے یعنے اللہ کا ذکر کرتے ہین ساتھہ جامع ثنائے صفات جلال اور اکرام کے معالم مین ہے کہ حملہ عرش مین سے
چار کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور چار کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک
اور گویا کہ وہ یہہ نسبت کرم الٰہی ساتھہ ذنوب بنی آدم کے یہہ کلمات کہتے ہین وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اور ایمان لاتے ہین ساتھہ پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اللہ سے واسطے ان لوگون کے جو ایمان
لائے ہین اور کہتے ہین رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا اے پروردگار ہمارے سما لیا ہے
تو نے ہر چیز کو از روئے بخشش اور علم کے یعنے رحمت اور علم تیرا سب شئ کو پہنچا ہے پس بخش واسطے ان لوگون کے
کہ توبہ کی وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِہِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور پیروی کی راہ تیرے کی کہ دین اسلام ہے اور بچا انکو عذاب
دوزخ سے رَبَّنَا وَاَدْخِلْہُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّہُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِہِمْ وَاَزْوَاجِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ
اے پروردگار ہمارے اور داخل کر انکو بہشتون ہمیش کی رہنے کے مین جو وعدہ دیا ہے تو نے انکو اور داخل کر
ساتھہ انکے بہشت مین اسکو جو لائق ہے بہشت کے یعنے مسلمان ہے باپون انکے سے اور بی بیون انکی سے اور
اولاد انکے سے تو کہ سرور انکو انکے دیکھنے سے تمام ہو اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تحقیق تو ہی ہے غالب
حکمت والا وَقِہِمُ السَّیِّاٰتِ اور بچا انکو برائیون سے یعنے گناہون سے دنیا مین وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَہٗ اور جسکو بچایا تو نے برائیون سے آج کے دن اس جہان مین پس تحقیق رحمت کی تو نے آخرت مین اسکو
وَذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ اور یہہ بچایا تیرا وہی ہے مراد پانا بڑا کیونکہ جو صاحب دولت کہ یہان پناہ عصمت الٰہی مین
ہوگا وہان سایہ رحمت نامتناہی مین ہوگا مثنوی پاوے جو کوئی آج تیرا دست پناہ بخشش کی ملے نہ کیونکہ
فردا اسے راہ یہان جسے نہین ہے مہر سے تیری نگاہ وہان کیون نہ وہ حسرت سے بھرے نالہ و آہ اِنَّ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ مَّقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَی الْاِیْمَانِ فَتَکْفُرُوْنَ تحقیق وہ لوگ
جو کافر ہوئے پکارے جاوینگے بزبان ملائکہ سے یعنی جب کافر دوزخ مین جاوینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی آغاز کرینگے زبان ملامت
اور عتاب کھولینگے کہ کیون زمانہ اختیار مین ایمان نہ لائے فرشتے انکو پکارینگے اور کہینگے البتہ ناخوش رکھنا اللہ کا بہت
بڑا ہے ناخوش رکھنے تمہارے سے اپنے آپ کو اور اللہ تمکو ناخوش رکھتا تھا جس وقت کہ پکارے جاتے تھے تم طرف ایمان کے
پس کفر کرتے تھے تم اور ایمان نہین لاتے تھے قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ کہینگے کافر کہ اے پروردگار
ہمارے مارا تو نے ہمکو دو بار اور جلایا تو نے ہمکو دو بار یعنے پہلا مارنا وقت اجل آنے کے تھا دنیا مین اور پہلا جلانا قبر
مین اور دوسرا مارنا قبر مین اور دوسرا جلانا بعث مین تبیان مین ہے کہ اولاد آدم کو پشت انکی سے نکال کر عہد لیا پھر
مارا پہلا مارنا وہ ہے پھر رحم مین نطفہ مرد کے سے زندہ کر کر دنیا مین مارا دوسرا مارنا وہ ہے پھر آخرت مین زندہ کریگا

یہہ دوبار جلانا ہے پہر تقدیر کا فر مارنے اور جلانے کے قایل ہونگے اور کہینگے فاعترفنا بذنوبنا فہل الی خروج
من سبیل پس اقرار کیا ہمنے ساتھہ گناہوں اپنی کے کہ انکار کرنا اور جھٹھانا بعث کا تھا پس آیا ہے طرف نکلنے
ہمارے کے دوزخسے کوئی راہ کہ اُس سے نکل کر بہشت کو پہنچین مراد انکی قبول ایمان اور توبہ ہے پس فرشتے انکو
ناامید کر کر کہینگے ذلکم بانہ اذا دعی اللہ وحدہ کفرتم یہہ بند ہونا تمہارا دوزخ مین بسبب اسکے ہے کہ دنیا مین
جب پکارا جاتا تھا اللہ کو اکیلے کفر کرتے تھے تم ساتھہ یگانگی اسکے کے اور کہتے تھے اجعل الالہۃ الہا واحدا
وان یشرک بہ تؤمنوا اور اگر شریک لایا جاتا تھا ساتھہ اللہ کے بتون کو اور کہتے تھے ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ اقرار
کرتے تھے اور ایمان لاتے تھے تم ساتھہ بت پرستون کے فالحکم للہ العلی الکبیر پس حکم اللہ کا ہے کہ برتر ہے اس سے
کہ اسکا شریک ٹھہراوین بزرگتر ہے اس سے کہ انکا ہمسر بتاوین ہو الذی یریکم آیاتہ وینزل لکم من السماء رزقا
وہی خدا جو کمال قدرت سے دکھاتا ہے تمکو نشانیان دال اوپر وحدانیت اسکی کے اور اتارتا ہے واسطے تمہارے
آسمان سے رزق یعنے باران یا فرشتے کہ تدبیر کرتے ہین اس چیز کی جو سبب رزق کی ہے وما یتذکر الا من ینیب
اور نہین نصیحت قبول کرتا اور عبرت پکڑتا ان آیتون پر مگر جو شخص کہ رجوع کرتا ہے طرف خدا کے یعنے گناہ سے پھر کر
منہہ لاتا ہے طرف عبادت کبریا کے فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون پس پکارو اللہ
اور عبادت کرو اسکی درانحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اسکے عبادت اپنی کو شرک اور ریا سے اگرچہ ناخوش رہین
کافر اخلاص توحید تمہارے کو کیونکہ وہ ساتھہ نعمت ایمان کے کافر ہین اور تم اسپر شاکر ہو پس درمیان تمہارے اور انکے غیر
قول اور فعل تمہارے انکو برے لگتے ہین جیسے کہ گفتار کردار انکے تمکو مکروہ معلوم ہوتے ہین رفیع الدرجات وہی ہے بلند کرنیوالا
درجون بندونکا دنیا مین اور عقبی مین یا رافع درجات انبیا ہے بلند کرتا ہے درجہ آدم کا ساتھہ صفوت کے اور نوح کا ساتھہ
دعوت کے اور ابراہیم کا ساتھہ خلت کے اور موسی کا ساتھہ قربت کے اور عیسی کا ساتھہ زہادت کے اور حضرت مصطفی کا
ساتھہ شفاعت کے علیہ وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات سلمی نے کہا ہے کہ درجہ جسکا چاہے بلند کرے ساتھہ معرفت اللہ
پہچاننے اپنے کے بحر الحقائق مین ہے کہ بلند کرنیوالا درجے محبون کے ہے ساتھہ فنا کے محبت سے اور لقا کے ساتھہ محبوب
کے ایک بزرگ نے کہا کہ نہین پائی جاتی لقا مگر ساتھہ فنا کے جب تک شربت فنا نہ پیئیگا خلعت لقا نہ پہنیگا فرد
گر ہمی لقا چاہتا جام فنا نوش کر ملنا خدا کا ہے یہہ اپنے خودی سے گذر ذو العرش صاحب عرش کا ہے یعنے خالق
اور مالک اسکا یا ملک اور سلطنت والا ہے یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ڈالتا ہے روح کو حکم اپنے
سے یا بھیجتا ہے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر جسکے کہ چاہتا ہے بندون اپنے سے رتبہ نبوت کا عطا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
لینذر یوم التلاق یوم ہم بارزون تو کہ ڈراوے وہ جسپر وحی آئی ہے لوگون کو دن ملاقات ایک دوسرے
کے سے یعنے اسدن سے کہ روحین جسمون سے ملینگی یا اہل آسمان اور زمین ملاقات کرینگے یا اولین اور آخرین یا معبودان

اور عابدون کی ملاقات ہوگی یا ظالم اور مظلوم ملینگے یا ہر عامل ملاقات کریگا عمل اپنے سے جسدن کہ بندے ظاہر
ہونگے قبرون سے لَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْھُمْ شَیْءٌ نہ چھپیگا اوپر اللہ کے بندون سے اور احوال انکے سے باوجود کثرت
انکے کچھ بلکہ سب کو جانیگا اور موافق اعمال کے جزا دیگا اور پکارنیوالا پکاریگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ واسطے کس کے ہے
بادشاہی آج کے دن پس سب بندے متفق ہوکر جواب دینگے لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ واسطے اللہ کے اکیلے غالب کے
ہے یہہ جواب سب مسلمان دینگے بلکہ کفار بھی کہ علم ضروری وحدانیت حق پر انکو حاصل ہوگا اس جواب مین
مومنون کے موافق ہونگے اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر جی ساتھ اس چیز
کے کہ کما یا تھا لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ط نہین ظلم آج کے دن نہ ثواب کسیکا کم کرینگے نہ عذاب بڑھاوینگے نہ کسیکو کسیکے گناہ
پر پکڑینگے نہ بھلائی کا بدلا برائی دینگے اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب اور جزا
ہر ایک کی دیگا قیامت کو شتاب وسیط مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی فرماویگا
کہ مین بادشاہون جزا دینے والا نہین ہے کہ کوئی بہشتی بہشت مین جاوے اور نہ کوئی دوزخی دوزخ مین جبتک
کہ جس کسینے کسی پر ظلم کیا ہے اسکا قصاص نکرلون پس یہہ آیت پڑھی کہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم
مثنوی ظالم کا قیامت مین ٹھکانا ہے برا ✽ ہے حال بد اور وبال پایا ہے برا ✽ ہیچ ظلم سے رافتا کہ دن محشر کے
لا ظلم الیوم نازیا ہے برا ✽ وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ کٰظِمِیْنَ اور ڈرا کافرون کو عذاب دِن
نزدیک آنیکے سے یعنے روز قیامت سے کہ البتہ آنیوالا ہے اور جو آنیوالا ہے وہ نزدیک ہے پہنچنے مین جسوقت کہ
دل نزدیک حلق انکے کے ہونگے غم بھرے ہوئے یعنے خوف سے اُسدن کے دل اپنی جگہہ سے قصد نکلنے کا کرکر حلق
تک آوینگے اور وہین ٹھہر جاوینگے نہ پھر کر اپنے مقام پر آوینگے کہ صاحب انکا راحت پاوے اور نہ باہر نکل جاوینگے
کہ مخلصی ہاتھ آوے ایسے دل والے ہونگے غم بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ نہین واسطے
ظالمون کے یعنے کافرون کے اُسدن کوئی دوست کہ عذاب انسے دفع کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ کہا اُسکا مانا جاوے
اور شفاعت اسکی قبول ہو یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ ط جانتا ہے خیانت آنکھون کی یعنے نگاہ کرنی اُن چیزون پر
کہ حرام ہے یا آنکھہ مارنی لوگون کے عیب پر یا دروغ گوئی دیکھنے اور نہ دیکھنے پر امام قشیری رح نے کہا ہے کہ خیانت
محبون کے آنکھون کی یہہ ہے کہ وقت مناجات کے جھپک جاوین چنانچہ زبور مین ہے کہ جھوٹھا ہے جو
کوئی دعوی محبت کرے اور رات کو سورہے **نظم** من نام عشق نام عند وصالنا ✽ نظم عاشقون کو خواب سے کیا کام
ہے وہان خیال یار صبح وشام ہے ✽ نالہ وزاری ہے بیتابی کے ساتھہ ✽ اشکباری وہان ہے بیخوابی کے ساتھہ
شمع سان روتا ہے ساری رات ہے ✽ کاٹنا جل جل کے بس اوقات ہے وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ اور جانتا ہے اللہ جو کچھہ
چھپاتے ہین سینے فردوسی کی باتین ہین وہ سب پہچانتا جو چھپے ہین رازوہ ہے جانتا وَاللّٰہُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ اور

اللہ حکم کرتا ہی ساتھ حق کے بیچ جزا دینے نیک کار اور بدکار کے وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ
اور جن کو کہ مشرک پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے نہین حکم کرتے وہ ساتھ کسی چیز کے کیونکہ اگر بت
ہین تو جماد ہین انکو قدرت بات کی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق ہین اور مخلوق مملوک کو طاقت حکم رانی کی
کہان اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تحقیق اللہ وہی ہی سُننے والا بات بندون کی دیکھنے والا کام انکے اَوَلَمْ
یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ قَبْلِھِمْ کیا نہین سیر کی مشرکان مکہ نے اور سفر نہین کرتے
بیچ زمین شام اور یمن کے واسطے تجارت کے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کام ان لوگون کا کہ تھے پہلے ان سے جیسا ہوئے
جیسے قوم عاد اور ثمود اور اہل موتفکہ کہ دیار انکے رستے مین تجار قریش کے ہین کَانُوْا ھُمْ اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً وَّاٰثَارًا فِی
الْاَرْضِ فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِھِمْ تھے وہ سخت زیادہ اُنسے بیچ قوت کے اور نشانیون کے بیچ زمین دیار اپنے کے یعنے قلعے محکم
اور شہر برے رکھتے تھے پس پکڑا انکو اللہ نے اور عذاب کیا بسبب گناہون انکی کے یعنے کفر اور تکذیب کی
وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ وَّاقٍ ہ اور نتھا واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا کہ دفع کرتا انسے اسکو ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ
کَانَتْ تَّاْتِیْھِمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَکَفَرُوْا فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ یہہ گرفت بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ تھے کہ آتے تھے
انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ حجتون روشن اور معجزون ظاہر کے پس کفر کیا انھون نے اور انکار کیا پس پکڑا انکو اللہ نے
اور عذاب دیا اِنَّہٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق وہ زور آور ہی جو چاہے کرے سخت عذاب کرنیوالا ہی منکرون کو
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنے کے
تو معجزے تھے اور غلبہ ظاہر اور حجت ہویدا کی کہ عصا ہی اور علاحدہ لانا اسکا واسطے تعظیم اسکے کہی یا آیات
دعوت کی ہی اور سلطان مبین معجزہ انکا یعنے ساتھ دعوت اور حجت کے بھیجا ہمنے اسکو اِلٰی فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ
وَقَارُوْنَ طرف فرعون کے کہ اعظم عمالقہ مصر تھا اور دعوی خدائی کا کرتا تھا اور ہامان وزیر اسکا تھا اور قارون
کہ مقرب اور مشیر اسکا تھا انکو دعوت طرف حق کے کی اور معجزے دکھائے انھون نے جھٹلایا اور ایمان نہ لائے
فَقَالُوْا سٰحِرٌ کَذَّابٌ پس کہا یہہ جادوگر ہی جھوٹا جو معجزے دکھاتا ہی جادو سے دکھاتا ہی اور جھوٹھ
بولتا ہی کہ خدا ہی اور مین رسول اسکا ہون فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ
پس جب آیا انکے پاس موسی ساتھ پیغام سچ کے نزدیک ہمارے سے کہا انھونے مار ڈالو بیٹے ان لوگون کے جو ایمان لائے
ہین ساتھ موسی کے فرعون نے پہلے حضرت موسی کے پیدا ہونے سے فرزندان بنی اسرائیل کو قتل کرتے تھے بعد
پیدا ہونے کے موقوف کیا تھا جب حضرت موسی آئے اور دعوی نبوت کا کیا پھر امر اسے فرعون نے کہا کہ پسران
بنی اسرائیل کو قتل کرو تو کہ دل انکے شکستہ ہون اور موسی کی مدد نکرین وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَھُمْ اور جیتا رکھو عورتون
انکی کو یعنی بیٹیون کو تو کہ خدمت زنان قبطیان کی کرین انھون نے یہہ مکر کیا وَمَا کَیْدُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ہ

اور نہین مکر کا فرعون کا بہ نسبت پیغمبرون اور مومنون کے مگر بیچ گمراہی اور بیہودگی کے یعنے کچھہ پیش نہین جاتا ہے اور
وبال اسکا انہین پر آتا ہے پس فرعون نے حضرت موسی کے حق مین اپنے مصاحبون سے مشورہ کیا اور کہا اسکو
مار ڈالا چاہیے سب نے کہا کہ اپنے قاتل پر اسنے جادو کیا ہو اور اس سے خلل تمھین پہنچے یا یہہ کہ لوگ کہین فرعون اس سے
معارضہ نکر سکا مروا ڈالا صلاح یہہ ہے کہ جادوگرون کو بلاوین تو کہ اس سے مقابلہ کرین فرعون کو یہہ بات پسند
آئی اور سمجھا کہ وہ پیغمبر ہے قتل سے اسکے ڈرا لیکن قوم کے روبرو اپنا دبدبہ ظاہر کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْ
اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھکو تو کہ ذلت سے مار ڈالون موسی کو اور چاہیے کہ
پکارے خدا اپنے کو تو کہ قتل میرے سے اسکو بچاوے اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝
تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمھارے کو اور عبادت میری سے باز رکھے یا یہہ کہ ظاہر کرے بسبب
دعوت اپنی کے بیچ زمین کے فساد یا ظاہر ہو بسبب دعوت اسکی کے بیچ زمین مصر کے تباہی یہہ پچھلی معنے موافق قرات ایک
ہین کہ آئی ہے وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور کہا موسی نے اپنی قوم
کو یہہ خبر سنکر تحقیق مین نے پناہ پکڑی ساتھہ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے شر ہر تکبر کرنیوالے کے سے کہ
بسبب سرکشی کے نہین ایمان لاتا ساتھہ حساب کے فرعون کا نام نہ لیا ایسی وصف سے ذکر کیا کہ اسکو اور اسکے مصاحبون کو
شامل ہو اور جب خبر قتل موسی علیہ السلام کی فاش ہوی دوست غمگین اور دشمن شاد ہوئے وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اور کہا ایک مرد ایمان والے نے لوگون فرعون کے مین سے یعنے خربیل یا شمعان نے
کہ مدت سے چھپاتا تھا فرعون اور مصاحبون اسکے سے ایمان اپنے کو لکھا ہے کہ سو برس سے ایمان رکھتا ہے اور
چھپاتا تھا جب خبر سنی کہ فرعون قصد قتل کا موسی کے کرتا ہے کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ کیا
مار ڈالوگے تم ایک شخص کو اسواسطے کہ کہتا ہے پروردگار میرا اللہ ہے وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ اور تحقیق آیا ہے
تمھارے پاس ساتھہ دلیلون ظاہر کے پروردگار تمھارے سے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ اور اگر ہے وہ
جھوٹھا ہے پس اوپر اسکے ہے وبال جھوٹھہ اسکا اور وہ اسے ہلاک کریگا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ
الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اور ہے وہ سچا پہنچے گی تمکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتا ہے تمکو یعنے کہتا ہے کہ عذاب دنیا اور آخرت کا
تمکو پہنچیگا پس اگر سچا ہے تو بعضے سخت اس وعدے دئے سے کہ عذاب دنیا ہے جلد تمکو پہنچیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ تحقیق اللہ تعالی نہین ہدایت کرتا یعنے توفیق راہ پانے کی نہین دیتا اس شخص کو
کہ حد سے نکل جانے والا ہے قتل کرنے مین کودکان بے گناہ کے جھوٹھا ہے دعوئے خدائی مین يٰقَوْمِ لَكُمُ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ اے قوم میری واسطے تمھارے ہے بادشاہی آج درالحال کہ غالب ہو بنی اسرائیل پر
بیچ زمین مصر کے فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَاۗءَنَا ۭ پس کون مدد دیگا ہمکو اور حمایت کریگا عذاب خدا کے سے اگر

آجاوے ہمپر پس قصد قتل کا موسی علیہ السلام کے مت کرو اور ہاتھ اُس سے اُٹھاؤ وَقَالَ فِرْعَوْنُ مَا اُرِيْكُمْ اِلَّا مَا
اَرٰى وَمَا اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ کہا فرعون نے اُس شخص کو کہ مومن تھا اور قتل موسی سے ہنین کرتا تھا اور اور
لوگون کو جو نزدیک اُسکے حاضر تھے ہنین دکھاتا مین تمکو مگر جو کچھ دیکھتا ہون مین یعنے تمھین دکھاتا ہون مین راہ صواب
کی اُسکے قتل مین اور دیکھتا ہون مین صلاح اِسی مین اور ہنین بتاتا مین تمکو مگر راہ بھلائی کی خبرئیل نے جو یہ بات
سُنی غصے ہو کر قوم کو ڈرانے لگا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ
اور کہا اُس شخص نے جو ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے بسبب جھٹلانے موسی کے
اور بعرض حال اُسکے کے مانند دن اُن لشکرون کے سے کہ تکذیب پیغمبرون کی کی تھی مراد روز ہلاک ہونے اُنکے
کا ہے پھر تفصیل اُسکی فرماتا ہے کہ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مانند عادت قوم
نوح علیہ السلام کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی اور قوم عاد کی کہ باد صرصر سے ہوئی اور گروہ ثمود کی کہ جبرئیل علیہ السلام
کے چیخ سے غارت ہوئی اور مانند حال اُن لوگون کے کہ پیچھے اُن سے تھے جیسے اہل موتفکہ کہ شہر الٹا الٹ گیا اور
اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلمت مین گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ اور ہنین اللہ تعالی ارادہ کرتا ظلم کا
واسطے بندون اپنے کے یعنے اُنکو بے گناہ عذاب ہنین دیتا پس تم بھی ظلم مت کرو تو کہ عذاب نہ پاؤ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ اور اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن پکارنے کے
سے ایکدوسرے کو یعنے دن قیامت کے سے کہ بعضے پکارینگے ساتھ فریاد کے بعضون کو اور کوئی کسیکی فریاد کو ہنین
پہنچیگا یا اہل بہشت اور دوزخ ایکدوسرے کو ندا کرینگے چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا یا بعد ذبح کرنے موت کے ندا کرینگے کہ اے
بہشت والو ہمیشہ رہو اور ہنین موت اور اے دوزخیو ہمیشہ رہو اور ہنین موت یا اُسدن پکارنیوالا پکاریگا
کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بدبخت نہوگا اور فلانا بدبخت ہوا کہ تا ابد نیک بخت نہوگا يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ
اُسدن کہ پھر جاؤگے تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر طرف دوزخ کے مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ہنین واسطے
تمھارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو چھوڑ دے گمراہی مین
اللہ پس ہنین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ منزل مقصود کو پہنچاوے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ
فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ اور البتہ تحقیق آیا تھا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما
السلام پہلے موسی علیہ السلام سے ساتھ دلیلون کے پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے اُس چیز سے کہ آیا تھا تمھارے
پاس ساتھ اُسکے امر دین سے لکھا ہے کہ فرعون موسی کا وہی فرعون زمانہ یوسف کا تھا اور یوسف علیہ السلام نے
اُسکے گھوڑے بڑے قیمتی کو کہ مر گیا تھا جلایا تھا وہ ایمان اُسپر لایا تھا جب حضرت یوسف کا اس عالم سے انتقال ہوا
وہ دین سے پھر گیا اور زمانہ موسی علیہ السلام تک زندہ رہا پس مومن نے کہا کہ یوسف علیہ السلام پہلے موسی کے

سے آئے اور معجزے کھلے دکھلائے مثل احیائے فرس کے اور شہادت طفل کی اوپر بے گناہی اُنکے کے اور بعضون نے کہاہے کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا اولاد سے اُس فرعون کے تھا جو زمانہ یوسف مین تھا اور حق تعالیٰ نے یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب کو ساتھ رسالت کے طرف اُنکے بھیجا اور بیس برس وہ درمیان اُنکے رہا اور معجزے دکھلائے لیکن اُسپر ایمان نہ لائے پس مومن آل فرعون نے اسباب سے آگاہ کیا کہ تم ہمیشہ شک مین رہے حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا یہان تک کہ جب وہ اس عالم سے گذر گیا کہا تمنے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ پیچھے اس سے کوئی پیغمبر یعنے اس رسول کی ہمنے بات نہ سُنی تو دوسرا کوئی رسول ہمپر نہ آئیگا اس خوف سے کہ اُسکی بات بھی ہم نہین مانینگے كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ اسیطرح گمراہ کرتاہے اللہ اُس شخص کو کہ وہ ہے حد سے نکل جانیوالا انکار مین شک لانیوالا اُس چیز مین جو معجزون سے ثابت ہوے پس اسراف اور شک والون کی وصف مین کہتاہے الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ وہ جو جھگڑے مین پیغمبرون سے بیچ باطل کرنے آیتون خدا کے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اُنکے پاس كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بہت بڑا ہے یہہ جدال اُنکا ازروئے ناخوشی کے نزدیک اللہ کے اور نزدیک اُن لوگون کے جو ایمان لائے یعنے اللہ سخت دشمن رکھتاہے جدال اُنکے کو اور مسلمان بھی دشمن رکھتے ہین كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ اسیطرح مہر رکھتاہے حق تعالیٰ اوپر ہر دل تکبر کرنیوالے سرکش کے پس بیچ نصیحتین مومن کی سُنکر فرعون اندیشناک ہوا کہ مبادا کلام اُسکا سامعون پر اثر کرجاوے وزیر کو بلایا اور اپنے آپکو اور لوگون کو اور ہی طرف مشغول کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا واسطے میرے ایک محل تو کہ جا پہنچون مین رستون کو اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا رستون آسمان کے پر پس جھانکون مین طرف خدائے موسیٰ کے یا واقف ہون مین احوال اُسکے سے اور تحقیق مین گمان کرتاہون موسیٰ کو دروغ گو دعوی رسالت مین یا اسمین کہ اُسکا خدا ہے سید اکرنیوالا آسمانونکا پس محل بنانے کی تیاری کی حضرت موسیٰ پر روئے وحی ہوئی کہ غم مت کھاؤ کہ جو کچھ یہ کیا کرتاہون اُس سے پھر حق تعالیٰ نے بعد تمام ہونے اُسکے کے خراب کیا اُسکو چنانچہ قصہ اُسکا سورہ قصص مین گذرا وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ اور اسیطرح زینت دی گئی تھے واسطے فرعون کے بُرائی عمل اُسکے کی اور بند کیا گیا تھا راہ راست اور طریق صواب سے وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ اور نہین مکر فرعون کا محل بنانے مین اور قوم کے بد راہ کرنے مین مگر بیچ ہلاک کے وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ اور کہا اُس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنے خربیل نے اے قوم میری پیروی کرو میری تو کہ دکھاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ اے قوم میری سوا اسکے نہین کہ یہہ زندگانی

دنیا کی فائدہ ہے کم جلد جانیوالا فرد بساط زندگی پر بیٹھ کر دم بھر نکر غرہ کہ فراش اجل استادہ ہے اسکے
اٹھانے کو وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ اور تحقیق آخرت وہ ہے گھر رہنے کا کہ نہ اسکو زوال ہے نہ وہان سے انتقال ہے
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا جسنے کیا عمل برا پس نہ جزا دیا جاویگا مگر مانند اسکے اور یہہ عدل ہے حق کا نہ
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور جسنے عمل کیا
اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور حال آنکہ وہ ہے مومن کیونکہ اصل قبول اعمال مین ایمان ہے پس یہہ لوگ
داخل ہونگے بہشت مین اور بصیغہ مجہول بھی قرات ہے یعنے داخل کئے جاوینگے بہشت مین رزق دیئے جاوینگے
بیچ اسکے پاکیزہ میووں سے اور لذیذ کھانوں سے اور خوشگوار شرابوں سے بیشمار اور بحساب یعنے لندازہ اعمال
پر نہین بلکہ زیادہ تر اس سے اور یہہ فضل ہے انکا قوم فرعون نے باتین خربیل کی سنکر سمجھ لیا کہ یہہ ایمان لایا ہے
ملامت کرنے لگے کہ شرم نہین رکھتا تو کہ عبادت فرعون سے اعراض کرکر اور کی عبادت کی طرف متوجہ ہوتا ہے
خربیل نے پھر وہی باتین شروع کین کہ شاید مستی غفلت سے ہشیار اور خراب شہوت سے بیدار ہون اور کہا
وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ اور اے قوم میری کیا ہے مجھکو کہ پکارتا ہون تمکو طرف
نجات کے عذاب خدا سے ساتھ ایمان لانے کے اسپر اور متابعت کرنے کے اسکے پیغمبر پر اور پکارتے ہو تم مجھکو طرف
آگ کے یعنے اس عمل کے کہ جسکے سبب سے دوزخ مین جاؤن یعنے عبادت فرعون کی تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ
وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ پکارتے ہو تم مجھکو تو کہ کافر ہوؤن ساتھ خدا کے اور واسطے اسکے کہ شریک لاؤن
ساتھ اسکے اس چیز کو کہ نہین مجھکو ساتھ ربوبیت اسکے کے علم مراد نفی علم سے نفی معلوم ہے یعنے مین بغیر اسکے
کوئی خدا نہین جانتا پھر کیونکر اور کو اسکا شریک کرون وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ اور مین پکارتا ہون تمکو
طرف غالب بخشنے والے کے یعنے طرف اللہ کے کہ قادر ہے اوپر تعذیب مشرکون کے اور محو کرنیوالا ہے گناہ مومنون
کی لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ
اَصْحٰبُ النَّارِ نہین کچھ شک بیچ اسبات کے جو چیز کہ پکارتے ہو تم مجھکو طرف عبادت اسکے کے نہین واسطے
اسکے پکارنا کہ اجابت کو پہنچا ہو بیچ دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور تحقیق پھر جانا ہمارا طرف اللہ کے ہے اور وہ ہمکو
جزا دیگا اور تحقیق حد سے نکل جانیوالے گمراہی مین وہی ہین رہنے والے دوزخ کے پھر فرعونیان اسپر غصہ
کرنے لگے اور مارنے کے درپے ہوئے اسنے کہا فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ پس البتہ یاد کروگے تم وقت دیکھنے
عذاب کے جو کچھ کہ کہتا ہون مین واسطے تمہارے یعنے صدق قول میرا یاد کروگے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ
اور سونپتا ہون مین کام اپنا طرف اللہ کے اور اسی پر توکل کرتا ہون مین تو کہ مجھکو شر تمہارے سے بچاوے
اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ تحقیق اللہ دیکھنے والا ہے بندون کو اور کامون انکے کو لکھا ہے کہ فرعون نے کہا

کہ مجھکو

نصف

کہ اسکو مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر نماز پڑھنے لگا لشکر درندونکا گرد اسکے پاسبانی کرنے لگا نتیجہ تفویض کا
جلد ظاہر ہوا کشف الاسرار مین ہے کہ فرعون نے اپنے مصاحبون کو بھیجا کہ اسکو پکڑ لاؤ انھون نے جا کر دیکھا کہ نماز
پڑھتا ہے اور درندے گرداگرد چوکی دیتے ہین ڈرے اور احوال فرعون سے ظاہر کیا فرعون نے کہا چپ رہو
دیکھو اس احوال سے کسی کو آگاہ نکرو نگا حق تعالی اس مومن کا احوال بیان فرماتا ہے کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ
سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ پس بچالیا اسکو اللہ نے برائی اس چیز کے سے کہ اندیشہ کرتے ہین
بیچ حق اسکے اور گھیر لیا لوگون کو فرعون کے کہ اسکے پکڑنے کو گئے تھے برے عذاب نے کہ قتل ہے یا مراد
آل فرعون سے سب قبطی ہین اور عذاب بدغرق ہونا ہے انکا اور بعضے کہتے ہین کہ سوء عذاب آتش ہے کیونکہ
بدل اس سے ہے اَلنَّارُ دیگر آل فرعون کو سوء عذاب نے یعنے آتش نے يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا
حاضر کیئے جاتے ہین اوپر آتش دوزخ کے صبح اور شام عین المعانی مین ہے کہ انکے رہنے کی جگہہ دوزخ مین صبح
و شام انکو دکھاتے ہین ابن مسعود رض نے کہا روحین فرشتون کی مرغان سیاہ مین ہین شام اور سحر دوزخ
انکو دکھاتے ہین قیامت تک یہی حال رہیگا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت اور روحین
انکی بدنو مین انکے ڈالینگے اللہ تعالی فرشتون کو فرماویگا اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ داخل کرو لوگون فرعون
کے کو سخت تر عذاب مین بہ نسبت سابق کے اور ادخلو الضم اول اور کسر خا بھی قرات ہے یعنے فرشتے کہینگے
داخل ہو آل فرعون سخت تر عذاب مین کہ عذاب دوزخ ہے وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ اور یاد کر جس وقت جھگڑینگے
دوزخی بیچ آگ کے پس کہینگے بیچارے ناتوان واسطے ان لوگون کے کہ سرکش اور معظم تھے یعنے تابع متبوعون
کو کہینگے کہ تحقیق تھے ہم واسطے تمھارے تابع اور فرمانبردار ان چیزون مین جو تم ہمین بتاتے تھے شرک اور
تکذیب سے غرض یہہ ہوگی کہ سبب دوزخمین پڑنے کا ہمارے تم ہو پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے ایک حصہ
آگ سے قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ کہینگے وہ لوگ جو سرکش تھے یہہ کیا باتین کرتے ہو تحقیق
ہم سبھی بیچ دوزخ کے ہین کیونکر تم سے عذاب دفع کرین اگر ہمین قدرت ہوتی تو اپنے جان سے ہی دفع کرتے
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ تحقیق اللہ نے تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندون کے اور ہر ایک کو جس جگہہ کے
لائق تھا وہان بھیجا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ اور
کہینگے وہ لوگ جو بیچ آگ کے ہین بعد اسکے کہ نا امید ہونگے ایک دوسرے سے واسطے چوکیدار دوزخکے
کہ ہمارے لئے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کردے ہم سے مقدار ایک دن کے ایام دنیا سے عذاب
سے کچھ شئ تو کہ آرام پائین ہم قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ کہینگے وہ چوکیدار

دوزخ کے انکو کہ دنیا مین کیا نہ آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھارے ساتھ دلیلون ظاہر کے اور تمکو طرف
حق کے بلاتے تھے قَالُوْا بَلٰی کہینگے ہان آئے تھے لیکن ہمنے انکو جھٹھلایا تھا قَالُوْا فَادْعُوْا کہینگے وہ جو کیدار جو جال
ہی ہے پس دعا کرو تم اور تخفیف عذاب کی چاہو کہ ہمین حکم نہین تم جیسے کے واسطے دعا کرنے کا پس وہ آپ
دعا کرینگے اور قبول ہوگی وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ اور نہین دعا کافرون کی مگر بیچ گمراہی کے اور قبول
ہونے کی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا تحقیق ہم البتہ مدد دیتے ہین پیغمبرون اپنون کو
اور ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین بیچ زندگانی دنیا کے یعنے اس عالم مین بھی انکی مدد کرتے ہین ہم کہ
انکے دشمنون کو ہلاک کرتے ہین اور انکو نجات دیتے ہین انکا بدلا لیتے ہین انکے قاتلون سے
جیسے حضرت یحیی کے قتل کے بدلے ستر ہزار کو قتل کیا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ اور مدد کرینگے ہم انکی اس دن کہ
کھڑے ہونگے گواہی دینے والے اوپر لوگون کے اور وہ انبیا ہونگے اور فرشتے اور امت حبیب اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ جسدن کہ نہ نفع دیگا ظالمون
کو عذر لانا انکا اور واسطے انکے دوری ہے رحمت خدا سے اور واسطے انکے برا گھر ہے یعنے دوزخ وَلَقَدْ
اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ هُدًی وَّذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی
کو ہدایت یا وہ چیز کہ جس سے راہ پائی جائے معجزون سے اور کتاب سے اور احکام شرایع سے اور وارث
کیا ہمنے بنی اسرائیل کو توریت کا یعنے باقی رکھی ہمنے انمین توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت دینے والی
واسطے صاحب عقلون سالم کے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر
ایذائے کفار کے تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھ نصرت انبیا اور ہلاک اعدا کے سچ ہے خلاف اسمین نہین
اور استشہاد کر ساتھ حال موسی اور فرعون کے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ اور بخشش مانگ واسطے خطا اپنی کے
کہ واقع ہوئی ہو بسبب ترک اولی کے وسیط مین ہے کہ مقصود اس امر سے یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بخشش کرین استغفار مین واسطے زیادتی درجون کے اور بعد آپکے امت کو یہہ سنت
ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مین ستر بار یا زیادہ استغفار کرتے تھے تبیان مین
ہے کہ معنی آیت کی یہہ ہین کہ بخشش چاہ واسطے گناہ امت کے کہ تیری جناب سے امید رکھتے ہین
نظم لب تیرا شفاعت مین اگر مل جاوے ہر مجرم بدکار یہہ رتبہ پاوے بخشش جسے کہتے ہین سو
از راہ کرم لینے کو وہ اسکے آپ دوڑا آوے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ اور پاکی بیان
کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے تیسرے پہر اور شام صبح کو یعنے سبحان اللہ وبحمدہ کہہ لکھا ہے کہ
کفار قرآن اور بعث مین جھگڑتے تھے کہ قرآن کلام خدا نہین اور مر کر اٹھنا محال ہے حق تعالی نے یہہ آیت

اتاری کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰھُمْ اِنْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ اِلَّا کِبْرٌ مَّا ھُمْ بِبَالِغِیْہِ تحقیق وہ لوگ جو جھگڑتے ہین بیچ سلطان آیتون خدا کے اور دفع مین اسکے کوشش کرتے ہین بے حجت کہ آئی ہو انکے پاس آسمان سے یا بغیر دلیل کے کہ رکھتے ہون ادلہ عقلیہ سے نہین بیچ سینون انکے مگر تکبر اور سرکشی کلام حق سے یا ارادہ سرداری اور حکومت کا کہ ہرگز نہین وہ پہنچنے ولے اسکے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر انکے سے اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تحقیق اللہ وہ ہی سننے والا باتین انکی دیکھنے والا کام انکے لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ البتہ پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا بہت بڑا ہی نزدیک تمھارے پیدا کرنے آدمیون کے سے پس جو قدرت رکھتے پیدایش زمین و آسمان پر باوجود اس برائی اور جبلائی کے پہلے بار بن اصل اور مادے کے البتہ قادر ہوگا انسان کے پیدا کرنے پر دوسری بار اصل اور مادے سے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ یہہ پیدا کرنا آسان ہی بعضے مفسرین کہتے ہین کہ جدال کرنے ولے یہود ہین کہ حضرت کو کہتے تھے تو صاحب ہمارا نہین بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہی یعنے دجال کہ سلطنت اسکی بحر اور بر مین پہنچ جاویگی اور نہرین پانی کی اسکے ساتھ چلینگی اور پادشاہی ہماری طرف پھریگی اور وہ ایک آیت ہوگا آیات خدا سے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ جھگڑتے ہین بیچ حق دجال کے اور اسکو آیت خدا کہتے ہین انکے دلومین کبر ہی یعنے خواہش حکومت کی اور سلطنت کی کہ اسکو نہین پہنچنے کے پس تو پناہ پکڑ ساتھ خدا کے شر دجال کے سے اور دوسرے کہتے تھے کہ جثہ اسکا بڑا ہوگا جتنے آدمیون کے سے حق تعالی نے فرمایا کہ پیدایش آسمان اور زمین کی بڑی ہی پیدایش اسکی سے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ دجال ایک مخلوق ہیبتے سے سمجھہ لیجئے کہ دجال آدمی ہی جسیم قد اور ایک چشم اور ظہور اسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانیان ظہور اسکے کی بیان فرمائین ہین کہ لوگ تین سال پہلے خروج اسکے سے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تہائی اناج پیدا ہوگا اور اسیقدر مینہہ برسیگا دوسرے برس دو تہائی تیسرے سال مطلق نہ آسمان سے مینہہ برسیگا نہ کچھہ زمین سے اناج اور گھاس پیدا ہوگا پھر دجال نکلیگا اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ قوم یہود سے ہوگا لقب اسکا لوگونمین مسیح مشہور ہوگا داہنی آنکھہ مین اسکے پھلی مانند انگور کے بلند ہوگا اور بال مڑوڑے دار ہونگے اور گدہا سواری کا بہت بڑا ہوگا پہلے شام و عراق سے خروج کریگا اور وہان دعوی نبوت کا کریگا پھر اصفہان مین آویگا ستر ہزار یہود اصفہانی رفیق اسکے ہونگے اور دعوی خدائی کا شروع کریگا بہت زمین پر پھریگا اور لوگون کو اپنی خدائی کی طرف بلاویگا اور کرامات اور معجزات حکم خدا سے واسطے آزمایش بندون کے اس سے ظاہر ہونگے اور باوجود خرق عادات کے لفظ کافر کا اسکے ماتھے پر لکھا ہوگا ایمان والا پڑھا اور بن پڑھا معلوم کریگا اور بے ایمان نہین پہچانیگا اور ایک آگ اسکے ساتھ

ہوگی نام اسکا دوزخ ہوگا اور ایک باغ بنام بہشت ہوگا اعدا کو لیکے آگ مین ڈالیگا اور احبا کو باغ مین لیکن آگ
حقیقت مین باغ ہوگی اور باغ آگ ہوگا اور بعد تھارے سالہ کے وہ نکلیگا ڈھیر روٹیو کا اور پانی کا اسکے ساتھ ہوگا
جسکو چاہیگا دیگا اور اسوقت تسبیح اور تہلیل مومنون کو بجائے طعام و شراب ہوگی تشنگی اور گرسنگی سے نجات
بخشیگی اور جس فرقے پر گذریگا اگر اُسکے خدائی کا اقرار کرینگے بدلی کو کہیگا برس برسنے لگیگی زمین کو کہیگا کھیتی لا
کھیتی لاویگی اور درختون کو کہیگا پھل لاؤ پھل لاوینگے بکریون کو کہیگا فربہ اور شیردار ہوجاؤ ہوینگی اور اگر مخالفت اسکی
کرینگے مینہ اور کھیتی بند کریگا میوہ اور دودھ موقوف کردیگا جانور بیلے ہوجاوینگے اور خزانون کو زمین کے کہیگا نکل
آؤ نکل آوینگے اور اسکے ہمراہ چلینگے اور بعضے لوگون کو کہیگا کہ اگر مان باپ تمھارون کو مین جلادون اور وہ حقیقت
میرے پر گواہی دین تو مانوگے پھر شیطانون کو کہیگا کہ زمین دھس کر نکل او وہ اُنکے مان باپ کی صورت بنکر نکل
آوینگے اور کہینگے اے بیٹو اسپر ایمان لاؤ اور اسیطرح مسلمانون کو طرح طرح کی ایذا دیگا اور کتنے ہی ملکون پر گذریگا
یہانتک کہ یمن مین آویگا اور مرتد بہت ساتھ لیگا ہر جگہہ سے جب نزدیک مکہ معظمہ کے پہنچیگا مکہ کے اندر فرشتون
کی نگہبانی کے سبب نہ آسکیگا وہان سے قصد مدینے کا کریگا اُسوقت مین مدینہ منورہ کے سات دروازے ہونگے حق تعالے
ہر دروازے پر دو فرشتے کھڑے کردیگا تلوارین ننگی لئے ہوئے وہ اسکی فوج مین سے کسیکو اندر آنے نہ دینگے
اور اسوقت مین مدینہ منورہ مین تین بار بھونچال آویگا بداعتقاد اور منافق شہر سے باہر نکل جاوینگے
ساتھی ہونگے دجال کے ایک جوان مدینہ مین ہوگا وہ واسطے مقابلے دجال کے نکلیگا تب کروالون سے اُسکے
پوچھیگا کہ دجال کہان ہے لوگ اُسکی بے ادبی دیکھکر قصد مارنیکا کرینگے بعضے سپاہی کہینگے کہ پروردگار تمھارے
نے منع کیا ہے کہ کسیکو بن حکم میرے کے مت مارنا پھر لوگ دجال کو خبر کرینگے کہ ایک شخص بے ادب حضور مین
حاضر ہوا چاہتا ہے دجال بلالیگا وہ شخص منہہ اسکا دیکھکر کہیگا کہ مین نے تجھکو پہچانا تو وہی دجال ملعون ہے
کہ پیغمبر ہمارے نے تیرے احوال کی خبر دی ہے اور جھوٹھ اور گمراہی تیری بیان کی ہے دجال غصے مین
آویگا اور کہیگا کہ آرہ لاکر اسکے سر پر دھر و پھر آرہ سے اسکو دو ٹکڑے کرکر ایک ادھر ایک اُدھر ڈالیگا
اور بیچ مین آپ راہ چلیگا پھر امراؤن سے اپنے کہیگا کہ اگر مین اس مردے کو جلادون تو تمکو اوپر خدائی میرے
کے یقین کامل ہوا ہیر کہینگے کہ ہمکو اب بھی کچھ شبہہ نہین اور اگر ایسا ہو تو اور یقین زیادہ ہو پھر دونون
ٹکڑون کو آپسمین ملاکر کہیگا جی اٹھہ حکم الٰہی سے جی اٹھیگا اور کہیگا اب مجھکو یقین کامل ہوا کہ تو وہی دجال
ملعون ہے کہ ہمارے پیغمبر نے حقیقت تیری بیان فرمائی ہے دجال دوبارا غصے ہوکر کہیگا کہ اسکو ذبح کرو
ہتیرا لوگ چھری حلق پر پھیراوینگے وہ ہرگز نہ کٹیگا دجال شرمندہ ہوکر حکم کریگا کہ دوزخ مین ڈال دو دوزخ
مین ڈالدینگے حق تعالی آگ کو اُسکے حق مین برد اور سالم کریگا پھر دجال کسی مردے کو نہ جلاسکیگا

اور یہان سے قصد ملک شام کریگا جب نزدیک دمشق کے پہنچیگا حضرت امام مہدی دمشق مین ہونگے اور
سامان لڑائی کا کیا ہوگا سو دن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری مین مشغول ہونگے کہ حضرت عیسی علیہ
السلام دو فرشتونکے مونڈھون پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے اوپر منارہ شرقی جامع مسجد کے اُترینگے اور پکارینگے
کہ سیڑھی لاؤ لوگ سیڑھی لگا وینگے آپ اُتر آوینگے اور حضرت امام مہدی سے ملاقات فرماوینگے حضرت
امام کہینگے یا نبی اللہ امام ہو حضرت عیسی فرماوینگے امامت مخفین کرو اسواسطے کہ بعض تمھارے اوپر بعض کے
امام ہین یہہ شرافت اسی امت کو حق تعالی نے عنایت کی ہے پھر حضرت امام مہدی امامت کرینگے اور حضرت
عیسی علیہ السلام پیچھے کھڑے ہوینگے بعد نماز کے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ آراستگی لشکر کی اب اختیار مین
آپ کے ہے جسطرح سے چاہو آراستہ کرو حضرت عیسی فرماوینگے کہ نہین لڑائی تمھارے ہی ہاتھ مین ہے مین
فقط مارنے کو دجال کے آیا ہون اسکا قتل میرے ہاتھ سے مقدر ہے جب شب گذرجاویگی اور صبح نمود ہوگی
تو حضرت امام ساتھ لشکر کے واسطے لڑائی کے نکلینگے اور حضرت عیسی کہینگے گھوڑا اور نیزہ لاؤ کہ اُس کافر پر حملہ
کرون پھر حضرت عیسی لشکر اہل اسلام لے حملہ کرینگے بڑا جنگ واقع ہوگا اُسوقت خاصیت دم عیسوی یہہ ہوگی
کہ جس کافر پر دم انکا پہنچیگا بیمار ہو کر ہلاک ہو جاویگا دجال مقابلہ سے بھاگیگا اور وہ پیچھے دوڑینگے یہان تک
کہ ایک مقام پر نیزہ مار کر کام اسکا تمام کرینگے اور خون اُسکا لوگون کو دکھاوینگے اور اگر جلدی مارنے مین
نکرین تو آپ گل جاوے جیسی نمک پانی مین پھر لشکر اسلام قتل لشکر دجال مین مشغول ہوگا اور یہود ون
لشکر والون اسکے کو کہین بچاؤ نہوگا یہان تک کہ اگر کسی درخت کے پیچھے کوئی یہودی چھپیگا یا کسی پتھر کے
تو وہ درخت اور پتھر پکاریگا کہ اے بندگان خدا لو اس یہودی کو اور ٹھہرنا دجال کا روے زمین پر اس
شر اور فساد کے ساتھہ چالیس دن ہوگا لیکن ایکدن برابر ایک برس کے اور ایکدن برابر ایک مہینے
کے اور ایک دن برابر ہفتے کے اور اوردن برابر دنون کے اور بعضے روایات مین ہے کہ درازی دن کے
موافق خواہش دجال کے ہوگی جو وہ ملعون سورج کو تھام رکھیگا تو حق تعالی قدرت کاملہ اپنی سے اسکو
ٹھہرائے رکھیگا اصحابون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اُسدن جو برابر سال کے ہوگا نماز
ایکدن کی ادا کرین یا سال کی فرمایا انکل سے تخمینا نمازین ایک برس کی ادا کرین وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
اور نہین برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا یعنے غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَلَا الْمُسِيءُ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے اور نہ برے کام کرنیوالا یعنے یکسان نہین ہوتا
مومن صالح اور کافر طالح مراد یہہ ہے کہ اعمی اور بصیر دنیا مین مساوی نہین اور مومن اور کافر عقبی مین کہ ایک
مقیم درجات بہشت ہے اور دوسرا ساکن درکات دوزخ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑا نصیحت پکڑتے ہو اور سبب

پس اچھی کین صورتین تمھاری یعنے قد سیدھا منھہ پاکیزہ اعضا مناسب پیدا کئے وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
اور رزق دیا تمکو پاکیزہ سے یعنے کھانے لذیذ تمھارے واسطے بنائے بخلاف اور حیوانون کے بحر الحقائق مین ہے
کہ حسن صورت انسان یہہ ہے کہ آیت جہان نما ہے جامع حقائق علوی اور سفلی اور مجموعہ دقائق صوری
اور معنوی ہے مظہر آثار ذات اور مصدر انوار صفات آئینہ تجلیات وجود مرات ظہورات شہود ہے فرد
عدم مین جلوہ گر آثار و انوار وجودی ہین عجب ہے نسخہ جامع جسے انسان کہتے ہین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ہے جسنے
ایسی صورت بنائی وہ ہے اللہ پروردگار تمھارا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ پس بہت برکت والا ہے اللہ
پروردگار عالمون کا هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وہی ہے زندہ بحیات ازلی نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ پس عبادت کرو اسکو درانحال کہ خالص کرنے والے ہو واسطے اسکے دین اپنے کو
شرک سے یا عبادت اسکی دور رکھو ریا سے اور کہو الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سب تعریف واسطے اللہ پروردگار
عالمون کے ہے قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن
رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کافرون کو جو کہتے ہین کہ دین آبا
و اجداد پر ثابت رہ کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ
کے جب آئین میرے پاس دلیلین ظاہر پروردگار میرے سے اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ مطیع ہون مین
واسطے پروردگار عالمون کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو مٹی سے یعنے باپ تمھارے آدم علیہ السلام
کو پھر تمکو اے فرزندان آدم نطفے سے پھر خون بستہ سے کہ منی بعد چالیس دن کے ہو جاتی ہے پھر نکالتا ہے
رحم مادر سے بچے پھر پالتا ہے تمکو تو کہ پہنچو تم جوانی اپنی کو پھر اس درجے سے زیادہ بڑھاتا ہے تو کہ ہو جاؤ تم بوڑھے
وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور بعضا تم مین سے وہ ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے
پہلے جوانی سے یا بڑھاپے سے اور تو کہ پہنچو تم وقت مقرر کو کہ وقت موت ہے اور تو کہ تم عقل پکڑو اور فکر کرو
پیدائش اپنی مین درجے بدرجے هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا
فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ پس جسوقت کہ مقرر کرتا ہے کچھہ کام پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہے واسطے
اسکے ہو پس ہو جاتا ہے بے مہلت فرد وہ ایسا خالق مطلق ہے جسکو خلق مین حاجت نہ علت کی
نہ عدت کی نہ فرصت کی نہ کلفت کی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللّٰهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ کیا نہین دیکھا تو
نے طرف ان لوگون کے کہ جھگڑتے ہین بیچ رد کرنے آیتون خدا کے کہان سے پھیرے جاتے ہین ایمان لانے
سے الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین اور نہین ایمان لاتے

ساتھ کتاب کے کہ قرآن ہی یا جنس کتاب کہ آسمان سے اُتری ہین اور ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا ہے ہمنے
ساتھ اُسکے پیغمبرون اپنون کو احکام اور شرایع سے فسوف یعلمون اذ الاغلال فی اعناقهم والسلاسل
پس شتاب جانینگے مال تکذیب اور انکار کا جسوقت کہ طوق آتشین ہوگا بیچ گردنون اُنکے کے اور زنجیرین بھی
آتشین پڑی ہونگی یسحبون فی الحمیم ثم فی النار یسجرون کھینچے جاوینگے زمین پر اُن زنجیرون سے توکہ
ڈالدین اُنکو بیچ پانی کھولنے کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاوینگے یعنے طرح طرح کے عذاب سے پانی اور آگ کے
معذب ہونگے ثم قیل لهم این ما کنتم تشرکون من دون الله پھر کہا جاویگا واسطے اُنکے کہان ہے وہ جو تھے
تم شریک کرتے سوا اللہ کے قالوا ضلوا عنا بل لم نکن ندعوا من قبل شیئا کہینگے دوزخی کہ وہ شریک کھوئے
گئے ہم سے ہم نہین پاتے اُنکو اور ہم اُنسے توقع مدد کی رکھتے تھے اُنھون نے ہمکو بلا مین چھوڑ دیا بلکہ نہ تھے ہم پکارتے
اور عبادت کرتے سوا اللہ کے پہلے اُس سے دُنیا مین کسی چیز کی کذلک یضل الله الکافرین جسطرح جھگڑنے
والون کو چھوڑا اسیطرح گمراہ چھوڑ دیتا ہے اللہ کافرون کو توکہ نہ راہ چلین ایسی کہ اُنکو آخرت مین نفع دے
پس اُنکو کہو ذلکم بما کنتم تفرحون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تمرحون یہہ ذلت اور خواری تمھاری آج آخرت
مین سبب اسکے ہے کہ تھے تم خوش ہوتے بیچ زمین کے یعنے دنیا مین بغیر حق کے یعنے ساتھ اُس چیز کے
کہ حق نہتی یعنے شرک اور سرکشی اور سبب اسکے کہ تھے تم اتراتے اور اکڑ کر تکبر سے چلتے ادخلوا ابواب جهنم
خالدین فیها داخل ہو دروازون مین دوزخ کے کہ تمھارا حصہ مقرر کردیا ہے یعنے ہر گروہ ایک درکے
مین اُور ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے فبئس مثوی المتکبرین پس بری ہے جگہہ تکبر کرنیوالون کی دوزخ
فاصبر ان وعد الله حق پس صبر کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایذاے قوم پر تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھ نصرت
اولیا اور ہلاک اعدا کے سچ ہے بے شک واقع ہوگا فاما نرینک بعض الذی نعدهم او نتوفینک فالینا
یرجعون پس اگر دکھلاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم اُنکو قتل اور قید سے تو خود جان لے
تو یا قبض کرلیوین ہم تجھکو پہلے ظہور اُس عذاب کے سے پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے دن قیامت کے
اور سزا جزا اپنی پاوینگے یعنے کسیطرح نچھوٹینگے اور حق تعالی نے یہان دنیا مین بعضے عذاب کفار کے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائے قتل اور قید اور قحط وغیرہ سے اور باقی عذاب اُنکے آخرت مین اُنکو دیگا فرد
دوست اُسکے یہان بھی شادان وہان بھی خوش اور ہین دشمن یہان وہان درکش مکش لکھا ہے کہ کفار
مکے کے عناد اور فساد سے نئے نئے معجزے چاہتے تھے جیسے جاری ہونا چشمونکا اور کھلنا باغون کا اور چڑھنا
آسمان پر حضرت اُنکے حضور اسیطرح ہے کہ سورہ بنی اسرائیل مین گذرا حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری ولقد ارسلنا
رسلا من قبلک منهم من قصصنا علیک ومنهم من لم نقصص علیک ط اور البتہ

تحقیق بھیجے تھے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھ سے بعضا اُنمین سے وُہ ہے کہ قصہ اُسکا بیان کیا ہے ہم نے
اوپر تیرے اور وہ اٹھیس پیغمبر ہین اور بعضا اُنمین سے وُہ شخص ہے کہ نہین بیان کیا ہے ہمنے قصہ اُنکا اوپر
تیرے لیکن نام اُنکا جانتا ہے توُ جیسے الیسع وغیرہ اور بعضے اُنمین سے وُہ ہین کہ نہ نام اُنکا توُ جانتا ہے
نہ قصہ اُنکا سُنا ہے سمجھ لیجئے کہ تسمیہ اعداد انبیا علیہم السلام مین اقتصار عدد معین پر نکرے اگرچہ بعضے
احادیث مین واقع ہوا ہے کہ تمام انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین کیونکہ آیت شریفہ سے صریح نکلتا ہے کہ
بعضے ایسے ہین کہ قصہ اُنکا تجھ سے نہین بیان کیا اور نام نہین بتایا اور ہوسکتا کہ یہہ خبر اُسوقت مین ہو پھر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کردیا ہو پھر وجہ احتیاط ابہام مین ہے اور بعضون لکھا ہے کہ سب پیغمبر آٹھ ہزار
ہین چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار اور تمام عالم مین واللہ اعلم اور ایمان مین تعین عدد اور شناخت
نسب اور اسم اُنکے کے شرط نہین وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہتا مقدور کسی رسول کو یہہ
کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنے تم پیغمبر میرے سے معجزے طلب کرتے ہو اور وُہ خود مختار نہین
اس امر مین بلکہ امر میرے سے وُہ کرتا ہے اور مین عدم و وقوع مین اُسکے حکمت دیکھتا ہون فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ
اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ پس جب آیا حکم اللہ کا ساتھ عذاب کے معجزہ مانگنے والون کو بعد
واضح ہونے آیات کے فیصل کیا گیا ساتھ حق کے یعنے مشرک مبطل معذب ہوئے اور مومن محق نے نجات
پائی اور زیان مین پڑے اُسوقت جھوٹے معاند کہ بعد دیکھنے معجزون کے کہ دال اوپر نبوت کے تھے اور معجزے
مانگتے تھے اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ اللہ وُہ ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے
چارپائے جیسے اونٹ بکری گائے توکہ سوار ہو تم بعضے اُنکے پر جیسے اونٹ اور بعضے اُنمین سے کھاتے ہو جیسے
بکری اور بعضا وُہ ہے کہ کھانے اور سواری دونون کی لیاقت رکھتا ہے جیسے بیل وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا
عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ اور واسطے تمھارے ہین بیچ چارپایون کے فائدے بہت
جیسے دودھ اور پشم اور سوا اُسکے اور پیدا کیا اُنکو توکہ پہنچ جاؤ اوپر اُنکے سفر مین یعنے بعض اُنکے پر حاجت کو
کہ بیچ سینون تمھارے کے ہے سود منفعت اور اوپر اُنکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے دریا مین سوار کئے جاتے
ہو وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ اور دکھاتا ہے تمکو اللہ نشانیان قدرت اپنے کی فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ پس کون
سی نشانی کو دلائل قدرت سے یا معجزات نبوت سے مانند شق ہونے قمر کے اور خبر دینے غیب کے انکار کرتے ہو
أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین سیر کیا اُنھون نے بیچ زمین
عاد اور ثمود کے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگونکا کہ پہلے اُنسے تھے كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا
فِي الْأَرْضِ تھے وُہ پہلی اُمتین زیادہ تر اُنسے عدد مین اور سخت تر قوت مین اور فزون تر نشانیون مین بیچ زمین کے

اٰیتیں امر اور نہی اور وعدے اور وعید کے سے درانحال کہ قرآن ہے زبان عربی کہ آسان پڑھا جاوے اور سمجھہ میں آوے اور آیتیں اسکی جدی جدی ہیں واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہیں علم والوں سے اور پہچانتے ہیں اللہ کی طرف سے اترا ہے خوشخبری دینے والا اسکو جو اس پر عمل کرے ڈرانے والا اسکو جو اسپر ایمان نلاوے فَاَعْرَضَ اَکْثَرُھُمْ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ پس منہہ پھیرا بہت مشرکوں نے قبول کرنے اسکے سے پس وہ نہیں سنتے گوش قبول سے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَیْہِ وَفِیْ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَیْنِنَا وَبَیْنِکَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ اور کہا مشرکوں نے کہ ہمیشہ دل ہمارے بیچ پردوں کے ہیں سمجھتے اُس چیز کے سے کہ پکارتا ہے تو ہمکو طرف اسکے یعنے قرآن ہم نہیں سمجھتے اور بیچ کانوں ہمارے کے بوجھہ ہے جو آیتیں تو پڑھتا ہے ہم نہیں سنتے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردا ہے کہ جمال نبوت تیرا نہیں دیکھتے ہم یا حجاب ہے کہ ہمکو تیرے ملنے سے مانع ہے وسیط میں ہے کہ ابو جہل نا اہل نے جامے کا درمیان اپنے اور حضرت کے پردہ کرکر کہا کہ تو اُدھر اور ہم اِدھر پس عمل کر تو اپنے دین پر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہیں اپنے دین پر یا تو جو کر سکے ہمارے حق میں کر ہم بھی جو کر سکینگے کرینگے یا تو اپنی آخرت کے واسطے عمل کر ہم اپنے دین کے واسطے عمل کرتے ہیں قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ کہہ سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمھارے نہ فرشتہ ہوں نہ جن کہ بات میری نہ سمجھو اور میں ایسے چیز کی طرف دعوت نہیں کرتا کہ تمھاری سمع کو کراہت اور طبع کو نفرت ہو بلکہ وحی کیا جاتا ہے طرف میرے یہہ کہ معبود تمھارا معبود اکیلا ہے پس سیدھے چلو طرف اُسکے ساتھہ توحید اور طاعت کے بیت استقامت کرو شریعت پر لاؤ ایمان اُسکی وحدت پر اور بخشش مانگو اُس سے گناہوں اپنوں کی کہ بعد اسلام کے صادر ہوئی ہیں موضح میں ہے کہ استقامت مساوات افعال اور اقوال اور احوال کی ہے یعنے چاہئے کہ ظاہر و باطن ایک ہو اور جب مرتبہ استقامت کو پہنچو استغفار کرو رویت اعمال سے کہ رویت اعمال گناہ عظیم اور خطائے بزرگ ہے وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور واے ہے اور عذاب سخت ہے واسطے شریک لانے والوں کے وہ لوگ جو نہیں دیتے زکوٰۃ یعنے ساتھہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے زکوٰۃ نفس ہی متکلم نہیں ہوتے مراد یہہ ہے کہ اپنی جان کو پلیدی شرک سے ساتھہ توحید کے پاک نہیں کرتے یا یہہ کہ زکوٰۃ مال کی نہیں دیتے اور وجہ تخصیص منع زکوٰۃ کی سب صفات ذمیمہ اُنکے میں سے یہہ ہے کہ مال محبوب اُنکا ہے اُنکا دینا نفس پر اُنکے سخت تر ہے اور اعمال سے اور اس صفت کے لانے میں اشارہ ہے طرف بخل اُنکے کے اور عدم شفقت اُنکی کے اوپر خلق کے اور بخل اکبر ذمائم اور اعظم رذائل ہے لکھا ہے کہ جو تونگر سخاوت نہیں رکھتا مانند اُس تن کے ہے کہ جان نہیں رکھتا اور اُس درخت کے ہے کہ پھل نہیں رکھتا

فرد جو کہ ممسک ہے اور تونگر ہے۔ تن بیجان درخت بے بر ہے وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ اور وہ مشرک ساتھہ آخرت کے

وہ ہین کافر اسواسطے نفقہ نہین دیتے کہ جزا ومان ملنے کا اعتبار نہین کرتے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے واسطے اُنکے ثواب ہے نہ گھٹنے والا یا غیر محسوب معالم
مین ہے کہ یہہ آیت بیمارون اور عاجزون اور ناتوانون کی شان مین ہے کہ حالت ضعف اور عجز مین ادائے عبادات
نہین کر سکتے حق تعالی وہی ثواب طاعت کا کہ زمانہ صحت مین کرتے تھے عطا کرتا ہے پس غیر ممنون غیر موقوف
ہونے والا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ
اوپر طریقے نیک کے ہو عبادت سے پس جب بیمار ہو حق تعالی فرشتے کو جو موکل اُسپر ہے فرماوے لکھ واسطے اُسکے
مانند اس عمل کے کہ حالت صحت مین کرتا تھا یہان تک کہ بندہ مرض سے چھوٹے اون مین اور یا بیچ درگاہ اپنی کے بلاوے مین
قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اُس شخص کے کہ پیدا
کیا ہے اُسنے زمین کو بیچ دو دن کے امام ابو اللیث نے کہا کہ یکشنبے کو زمین پیدا کی اور دوشنبے کو بچھائی اور کرتے ہو تم
واسطے اُسکے شریک ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ یہہ ہے پیدا کرنیوالا زمین کا پروردگار عالمون کا وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ
مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ اور پیدا کئے بیچ اُسکے پہاڑ اوپر اُسکے سے تو کہ دیکھنے والے
نظر کر کر قدرت کاملہ مشاہدہ کرین اور برکت رکھی بیچ پہاڑون کے کہ معادن اُسمین پیدا کئے یا برکت رکھی بیچ زمین
کے کہ باغ اور کھیتی اور انعام اور انہار بنا دیئے اور مقرر کئے بیچ زمین کے قوت اہل زمین کی جیسے گندم جو چاول گوشت
دال کہ غالب قوت ہر ملک والون کا ہے اور یہہ رزق مقرر کیا بیچ تتمے چار دن کے یعنے اور دو دن مین کہ سہ شنبہ
اور چہارشنبہ ہے سَوَاۤءً لِّلسَّاۤئِلِيْنَ برابر ہوا جواب برابر ہونا کر واسطے پوچھنے والون کے مدت پیدائش زمین
کی اور اُسکی جو اُسمین ہے یعنے جواب سائلون کا بے کم و زیادہ کہا گیا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَاۤءِ وَهِيَ دُخَانٌ پھر قصد کیا
طرف بنانے آسمان کے اور حال یہہ ہے کہ وہ دھوان تھا یعنے بخار پانی کا دھوئین کی شکل زاد المسیر مین ہے
کہ جب اللہ تعالی نے آب اور آتش کو پیدا کیا باد کو اُسپر چلایا وہ شورش مین اُسکو لائی بخار اُس سے بلند ہوا
حق تعالی نے اُس سے آسمان پیدا کیا عین المعانی مین ہے کہ اللہ تعالی نے جوہر سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے
اُسکو دیکھا وہ گل کر بہنے لگا آگ کو اُسپر مسلط کیا تو کہ جوش مین آیا کف اور بخار اُس سے پیدا ہوا کف سے زمین
اور بخار سے آسمان بنایا فرد کف سے زمین بخار سے پیدا آسما کیا پروردگار میرے نے دیکھو تو کیا کیا فَقَالَ لَهَا وَ
لِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا پس فرمایا اللہ نے بعد پیدا کرنے آسمان کے واسطے آسمان کے اور واسطے زمین کے
کہ دونو آؤ ساتھ اُس چیز کے کہ تمکو حکم کیا مین نے از روے فرمانبرداری کے یا ناخوشی کے یعنے خواہ نخواہ آؤ مراد اس سے
اظہار قدرت ہے نہ اثبات خوشی اور ناخوشی اُنکے کی لکھا ہے کہ آسمان کو کہا کہ سورج چاند ستارے بینے ظاہر کر اور زمین کو
حکم کیا کہ نہرین جاری کر درختون سے نکال بار و برقَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَاۤئِعِيْنَ کہا اُن دونون نے آئے ہم دونون ساتھ اُس چیز کے

کہ فرمایا تونے خوشی سے لکھا ہے کہ اول موضع کعبہ معظم زاد اللہ شرفا وکرامتہ نے تمام اجزائے زمین میں سے بات کی
پھر آسمان نے کہ برابر اسکے ہے اجزائے آسمان سے اسی سبب سے وہ مقام کعبہ اسلام اور قبلہ انام ہوا اور جب آسمان
پیدا ہوا اسکو پھاڑ ڈالا فقضٰھن سبع سمٰوات فی یومین واوحی فی کل سماء امرھا پس مقرر کیا انکو ساتھ آسمان اور
سب کام انکے بنالیے بیچ دو دن کے پنجشنبے اور جمعے کو اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اسکا یعنے مقرر کر دی شان
ہر فلک کی اور جو کچھ اسمین پیدا ہویا اہل ہر آسمان کو الہام کیا کہ اسطرح عبادت کرو وزینا السماء الدنیا
بمصابیح وحفظا ط اور زینت دی ہمنے آسمان نزدیکتر والے کو ساتھ چراغوں کے یعنے ستاروں کے
کہ چراغوں کی طرح روشن ہیں اور محافظت کی ہمنے آسمان کی محافظت کرنا کر آفتوں سے یا شیطانوں سے
کہ سننے کو کلام ملائکہ قصد چڑھنے کا کریں ذلک تقدیر العزیز العلیم یہہ جو مذکور ہوا پیدا کرنا اور اندازہ کرنا خداوند غالب
کا ہے کہ اپنے ملک میں اپنی قدرت کاملہ سے جو چاہے کرے جاننے والا کہ جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے فان اعرضوا
فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود پس اگر منہہ پھیریں کافر مکے والے ایمان سے باوجود اس
بیان کے پس کہہ ڈراتا ہوں میں تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب آسمانی کے قوم عاد کے کہ باد صرصر تھی اور عذاب
قوم ثمود کے کہ صیحہ جبرئیل تھا تخصیص ان دونوں قوموں کی اسواسطے ہے کہ قریش سفر موسم گرما اور سرما مین
مقاموں پر ان دونوں گروہ کے گذر کر آثار عذاب کے مشاہدہ کرتے تھے اور وہ مستحق صیحہ اور صاعقہ کے ہوئے اذ جاءتھم
الرسل من بین ایدیھم ومن خلفھم الا تعبدوا الا اللہ جسوقت کہ آئے تھے انکے پاس پیغمبر ہود اور صالح علی
نبینا وعلیہما السلام آگے انکے سے اور پیچھے انکے سے یعنے سب طرف سے ساتھ نرمی اور گرمی اور نصیحت اور فضیحت
کے آئے اور دعوت کی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کو قالوا لو شاء ربنا لانزل ملئکۃ فانا بما ارسلتم بہ کفرون
کہا کافروں نے جواب میں انکے اگر چاہتا پروردگار ہمارا البتہ اتارتا فرشتوں کو تمہاری جگہہ پس تحقیق ہم ساتھ اس
چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کافر ہیں کیونکہ تم بھی مثل ہمارے آدمی ہو کچھہ تمکو فضیلت شرافت ہمپر نہیں
نظم مت گروہ نے انبیا کو دیکھ کر مثل اپنے جہل سے جانا بشر صورت انکی ظاہری دیکھا کئے معنی باطن سے بس
غافل ہے راقما صورت پہ تو مت کر نگاہ دیکھ معنی تا ہو وا سرالہ چشم صورت بین کو لیکے کرے بند نور معنی سے ہو تو
ناہیرہ مند اب قصہ انکا حق تعالی فرماتا ہے فاما عاد فاستکبروا فی الارض بغیر الحق پس جو تھی قوم عاد پس تکبر
کیا انھوں نے بیچ زمین احقاف کے بلاد یمن میں بغیر حق کے یعنے استحقاق تکبر کا نہیں رکھتے تھے پھر حضرت
ہود نے انکو ڈرایا عذاب سے انھوں نے تکبر سے انکے کہنے پر التفات نکیا وقالوا من اشد منا قوۃ اور کہا انھوں نے کہ کون
ہے سخت تر ہم سے از روئے قوت کے عادی مغرور ہوئے اپنی قوت شوکت پر کیونکہ جسم انکے طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ
سے کھود کے اکھیڑ ڈالتے تھے اولم یروا ان اللہ الذی خلقھم ھو اشد منھم قوۃ ط کیا نہیں دیکھا

اور نہین جانا ان مغروروں نے کہ تحقیق اللہ جسنے پیدا کیا انکو وہ سخت تر ہے ان سے قوت مین وَکَانُوْا بِاٰیٰتِنَا
یَجْحَدُوْنَ اور تھے عادی تعصب سے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے باوجود اسکے کہ جانتے تھے کہ حق
ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے باد تند کو بیچ دنوں نحس کے عشرہ اخیر
شوال مین چارشنبہ سے آخر چارشنبہ دوم تک کہ آٹھ دن سات راتین تھین اور باد صرصر کو بھیجا لِّنُذِیْقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا تو کہ چکھاوین ہم انکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور سب کو ہلاک کریں
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنیوالا ہے اور وہ نہ مدد دیے جاوینگے
عذاب دور کرنے میں اسدن وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ اور جو تھی قوم ثمود پس راہ دکھائی ہمنے خیر اور شر کی انکو یا دلالت
کی ہمنے انکو طرف راہ راست کے فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی پس اختیار کیا انھوں نے اندھے پن کو یعنے جہل اور ضلالت
اور کفر کو اوپر علم اور ہدایت اور ایمان کے فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ پس پکڑا انکو کڑک
عذاب رسوا کرنیوالے کے یعنے چیخ نے جبرئیل کے ہلاک کیا بسبب اسکے کہ تھے کماتے تکذیب صالح علی نبینا و
علیہ السلام سے اور پانوں کاٹنے ناقہ کے سے وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ اور نجات دی ہمنے صاعقہ
سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے صالح پر اور تھے پرہیز کرتے شرک سے وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَی النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ
اور یاد کر اسدن کو کہ اکٹھے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے طرف آگ کے پس وہ قسم قسم کئے جاوینگے
دوزخ میں ڈالنے کو یا پہلو انکو جدا کرینگے پچھلوں سے تو انتظار کرینگے کہ سب کو دوزخ کی طرف ہانکے گے حَتّٰٓی اِذَا مَا جَآءُوْهَا
شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس گواہی دیوینگے
اوپر انکے کان انکے ساتھ اس چیز کے کہ سنتے ہونگے اور آنکھین انکی ساتھ اس چیز کے کہ دیکھتے ہونگے اور چمڑے
انکے یعنے اعضا انکے اور پہلے سب عضووں سے ران چپ بولے گی اور ہتھیلی راست اور بعضوں نے کہا ہے
کہ شرم گاہین انکی گواہی دیونگی ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا اور کہینگے کافر
تعجب سے یا غصے سے واسطے چمڑوں اپنے کے کیوں گواہی دی تمنے اوپر ہمارے کہ ہم تمھین راحت سے رکھتے تھے زحمت
سے بچاتے تھے قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ کہینگے اعضا انکے کہ ہمپر غصہ مت کرو ہم اپنے اختیار سے
نہین بولے بلکہ گویا کیا ہمکو اللہ نے جسنے گویا کیا ہر چیز کو وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور حال انکہ اسنے پیدا کیا تمکو
پہلے بار عدم سے وجود دکھایا وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اسیکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزا کے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ
اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ
اور نتھے تم چھپا سکتے اس بات سے کہ گواہی دیوین اوپر تمھارے کان تمھارے اور نہ آنکھین تمھاری اور نہ اعضا
تمھارے ولیکن گمان کیا تمنے یہہ کہ اللہ نہین جانتا بہت اس چیز سے کہ کرتے ہو تم زاد المسیر مین ہے کہ کفار

کہتے تھے کہ جو ظاہر کرتے ہین ہم اسکو خدا جانتا ہے اور چھپے کرتے ہین ہم اس سے آگاہ نہین حق تعالی نے فرمایا
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور ایسی گمان تمھارے نے جو گمان کیا تھا تمنے
دنیا مین ساتھ پروردگار اپنے کے کہ چھپے کام ہمارے نہین جانتا ہلاک کیا تمکو آخرت مین پس ہوگئے تم زیان
پانے والون سے فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ پس اگر صبر کرین کافر یا جزع کرین پس آتش دوزخ ہے جگہہ رہنے انکی کی
وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ اور اگر توبہ کرین وہ پس نہین وہ توبہ قبول کئے جاوینگے وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ
فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اور مقرر کئے ہین ہمنے واسطے مشرکون کے ہمنشین شیطان پس زینت
دلاتے ہین وہ واسطے انکے جو کچھ کہ آگے انکے ہے دنیا اور متابعت نفس اور ہوا سے توکہ طلب مین اسکے قائم
ہین اور جو کچھ کہ پیچھے انکے ہے امور اخروی سے اور وعدے اور وعید سے توکہ اسکے منکر ہین وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اور ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی ساتھ امتون
دوسرون کے کہ گذری ہین پہلے انسے جنون سے اور آدمیون سے کہ ان سب نے یہی عمل کئے تھے یعنی جیسے
وہ امتین جھٹلانے والیان عذاب کے لائق تھین ایسے ہی یہہ گروہ سزاوار عذاب کے ہے کشف الاسرار
مین ہے کہ اللہ بندے سے جو بھلائی چاہتا ہے تو ہمنشین اسکا صالح کرامت فرماتا ہے توکہ طاعت
مین مددگار اسکا ہو اور جو بندے سے برائی چاہتا ہے تو مصاحب اسکا فاجر کرتا ہے توکہ معصیت مین
اسکو دلاوے اور مخالفت حق مین حرص دلاوے جیسا کہ شیطانون کو ہمنشین کافرونکا کیا اور سزاوار
عذاب کے ہوئے إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ تحقیق کافر تھے زیان پانیوالے دونون جہان مین لکھا ہے کہ کفار
قریش آپسمین ایک دوسرے کو وصیت کرتے تھے کہ جب محمد کو دیکھو قرآن پڑھتے ہوئے تو ایسی تشویش
دلاؤ کہ غلط پڑھ جاوے پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے تو بعضے انمین سے تالیان
بجاتے شعر پڑھتے کلام بیہودہ بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا
فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے مت سنو تم اس قرآن کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
پڑھتے ہین اور بک بک کرو بیچ اسکے توکہ تم غالب ہو تلاوت پر انکے اور وہ پڑھنے سے بند ہو جاوین فَلَنُذِيقَنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ پس البتہ چکھاوینگے ہم ان لوگون کو جو کافر
ہوئے مراد اس گروہ سے قایل ہین یا عام کافرون کو عذاب سخت یعنے بہت اور ہمیشہ اور البتہ جزا دینگے
ہم انکو بدتر اس چیز کا کہ تھے وہ عمل کرتے ذٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللّٰهِ النَّارُ یہہ عذاب بدتر ہے جزا دشمنان
خدا کی آگ النار عطف بیان جزا ہے لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ واسطے انکے بیچ دوزخ کے گھر ہمیشہ رہنے کا ہے
جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ بدلا دئے جاوینگے بدلا دینا کر بسبب اس چیز کے کہ تھے ساتھ نشانیون

اور اغیار بار نہ پاوے نعظم طلب کر نور افت یہی استقامت کہ یہہ استقامت ہے فوق کرامت نہ دلمین وراتے
سولئے خدا نہ جی مین سماوے بجز کبریا اگر دھیان ہو تو اسیکا ہو دھیان سوا اسکے مت جائے وہم و
گمان نہ دلمین خیال آئے اغیار کا اگر عمر نوحی ہو اسکو عطا وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور کون شخص ہے بہتر از روئے بات کے اُس شخص سے کہ پکارتا ہے خلق کو طرف طاعت اللہ کے
اور کرتا ہے عمل اچھے اور کہتا ہے تحقیق مین مسلمانون سے ہون یہہ آیت حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کی شان مین ہے کہ خلق کو دعوت بحق فرماتے تھے امام ابو اللیث نے کہا کہ مراد اس سے علما ہین کہ احکام
دین کے لوگون کو سکھاتے ہین اور عمل صالح اُنکے یہہ ہین کہ عمل پر عمل کرتے ہین یا محتسب ہین کہ امر معروف
اور نہی منکر سے ڈراتے ہین اور عمل نیک اُنکا یہہ ہے کہ جو اسمین رنج اور ایذا پہنچتی ہے صبر اور تحمل فرماتے
ہین بعضون نے کہا ہے کہ سب امام اور مشائخ اس ایت مین داخل ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہانے فرمایا کہ نہین دیکھتی مین اس آیت کو مگر بیچ شان مؤذنون کے صاحب عین المعانی نے کہا
کہ جب بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے یہود کہتے تھے کہ گدھا آواز کرتا ہے اور نماز کے واسطے بلاتا ہے اور
بیہودہ باتین بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی بہر تقدیر کہ مراد موذن ہون عمل صالح انکا یہہ ہے کہ درمیان اذان
اور قامت کے دو رکعت نفل پڑھتے ہین وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور نہین برابر ہوتی نیکی اور نہ بدی جزا
سزا مین یعنے توحید اور شرک مساوی نہین کہ وہ موجب رفع درجات اور یہہ سبب افتادن درکات
ہے اور بعضو نے کہا ہے کہ حسنہ نرمی اور خوش خلقی ہے اور سیئہ سختی اور بدخوئی یا حسنہ سے مراد
علم ہے اور سیئہ سے جہل اور تفسیر ماوردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہے کہ حسنہ حب آل پیغمبر ہے
اور سیئہ عداوت انکی اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ پس دفع کر بدی کو ساتھ اُس خصلت کے کہ نفس الامر مین
وہ نیکتر ہے یعنے غضب کو ساتھ حلم کے تسکین دیئے اور گناہ کو ساتھ عفو کے محو کر اور لغو سے ساتھ تغافل
کے درگذر فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ جب ایسا کرے تو ناگہان وہ شخص کہ
درمیان تیرے اور درمیان اسکے دشمنی ہے گویا کہ وہ دوست ہے قرابتی اخفاف مین امام اعظم رح سے
منقول ہے کہ مین جو سنتا ہون کہ کوئی شخص میری برائی کرتا ہے تو اسکے حق مین یہان تک بھلائی کرتا ہون
کہ وہ مجھے بھلا کہنے لگتا ہے وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اور نہین سکھلائی جاتی یہہ خصلت کہ مقابل بدی
کے نیکی کرنا ہے مگر ان لوگون کو کہ صبر کرتے ہین ایذا پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا
ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ اور نہین سکھایا جاتا یہہ صفت اور عادت مگر بڑے نصیب والا کہ جسکو بہرہ تمام ایمان سے ہے یا کمال
نفس سے یا خیر سے یا اخلاق حسنہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ حظ عظیم بہشت ہے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

فاستعذ باللہ اور اگر چوک دے تجھکو شیطان کی طرف سے کوئی چوک دینے والا یعنے اگر وسوسہ شیطان چاہے
کہ یہہ خصلت تیری اڑا دے پس پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کے شر اُسکے سے انہ ھو السمیع العلیم تحقیق اللہ وہی
ہے سننے والا استعاذہ تیرا جاننے والا نیت تیری ومن ایٰتہ اللیل والنھار والشمس والقمر اور
نشانیوں قدرت اُسکی سے رات ہے اور دن کہ پے درپے آتے ہیں دن واسطے آرائش کے اور رات واسطے
آسائش کے اور سورج اور چاند کہ اندازہ مقرر اور سیر مقدر پر آتے جاتے ہین لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون مت سجدہ کرو واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے کہ یہہ مخلوق ہین
مانند تمھارے اور سجدہ کرو واسطے اللہ کے جسنے پیدا کیا ہے انکو اگر ہو تم ساتھہ یگانگی کے اُسکو عبادت کرتے
کیونکہ سجود اخص عبادات ہے اور وہ خالق کو چاہیے نہ مخلوق کو امام شافعی یہین سجدہ کرتے ہین تا کہ سجدہ
متصل امر کے ہو جاوے فان استکبروا فالذین عند ربک یسبحون لہ باللیل والنھار وھم لا یسئمون پس اگر تکبر کرین
وہ سجدہ کرنے سے حق تعالیٰ کے پس جو کوئی کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین فرشتون سے نماز پڑھتے ہین
تسبیح کہتے ہین واسطے اُسکے رات اور دن اور وہ نہین تھکتے کثرت عبادت سے امام اعظم رح یہان سجدہ کرتے ہین
کیونکہ سخن سجدہ یہین تمام ہوا ہے اور یہہ روایت ابن عباس اور ابن عمر سے ہے رضی اللہ عنہما اور وہ مذہب شافعی
موافق روایت عبد اللہ ابن مسعود رض کے تھا سمجھہ لیجئے کہ یہہ سجدہ گیارواں ہے باتفاق علما محی الدین ابن عربی
نے فتوحات مین اسکو سجدہ اجتہاد کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر آخر آیت اولیٰ مین سجدہ کرین سجدہ شرط
کیونکہ مقارن ان کنتم ایاہ تعبدون کے ہے اور اگر بعد آیتہ دوسری سجدہ کرین سجدہ نشاط اور محبت ہے کیونکہ متصل
وھم لا یسئمون کے ہے ومن ایٰتہ انک تری الارض خاشعۃ فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت وربت اور نشانیوں
قدرت اُسکی سے ہے یہہ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو دبی ہوئی اور خشک پس جب اُتارتے ہین ہم اوپر اُسکے پانی ہلتی
ہے سبب اوگنے نباتات کے اور پھولتی ہے ان الذی احیاھا لمحی الموتی تحقیق جسنے زندہ کیا زمین
مردہ کو البتہ زندہ کرنیوالا ہے مردون کو انہ علی کل شیء قدیر تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے مارنے جلانے سے قادر
ہے اور اُسکی قدرت کے آگے سب یکسان ہے ان الذین یلحدون فی ایٰتنا لا یخفون علینا تحقیق وہ لوگ
کجراہی کرتے ہین بیچ آیتون کتاب ہماری کے یعنے طعن کرتے ہین یا تاویل باطل کر کر راہ صواب سے پھیرتے ہین نہین چھپے
اوپر ہمارے یعنے ہم جانتے ہین اور سزا الطعن اور الحادکی انکو دینگے افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی اٰمنا یوم القیٰمۃ
کیا پس جو کوئی ڈالا جاوے بیچ آگ کے یعنے ابو جہل کہ باتفاق مفسرین ہے بہتر ہے یا جو کوئی کہ آوے امین دوزخ سے دن
قیامت کے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا حمزہ یا عمر یا عثمان یا عمار رضی اللہ عنہم اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون
بصیر کرلو جو چاہو تم یہہ امر تہدید ہے کفار کو تحقیق وہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے جزا سزا اسکی دیگا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے کہ بہترین ذکر ہے جب آیا
اُنکے پاس یہی لوگ معاند ہیں وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ تحقیق قرآن البتہ کتاب ہے عزت والی اور بزرگ نزدیک
اللہ کے یا کثیر النفع یا بے مثل امام قشیری نے کہا کہ قرآن عزیز ہے اسواسطے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہے اور
فرشتہ عزیز لایا ہے واسطے امت عزیز کے یا نامہ دوست کا ہے طرف دوست کے اور نامہ دوست نزدیک
دوستوں کے عزیز ہوتا ہے **فرد** جان و دل سے ہے مجھے بلکہ وہ محبوب عزیز نامہ ہے اُسکا عزیز اور ہے مکتوب عزیز
لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ نہیں آتا اس کتاب پاس جھوٹھ آگے اُسکے سے اور نہ پیچھے اُسکے
سے یعنے کسی جہت سے جھوٹھ کو اُسمین دخل نہیں یا زیادہ اور نقصان اسمین راہ نہیں پاتا یا اخبار گذشتہ اور آیندہ
اُسکی بیچ دروغ نہیں سماتا تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ اور اُتاری گئی ہے حکمت والے تعریف کئے گئے کی طرف سے
مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ نہیں کہا جاتا واسطے تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے نہیں
کہتے تجھکو کفار قوم تیری کے مگر جو تحقیق کہا گیا تھا یعنے کافروں نے کہا تھا واسطے پیغمبروں کے پہلے تجھ سے حق تعالیٰ
تسلی اپنے حبیب کی فرماتا ہے کہ کافروں کے باتوں سے ملال خاطر عاطر پر نہ لا کہ پہلے تجھ سے جو پیغمبر
ہوا ہے منکران قوم اُسکے نے اسیطرح اُسکو کہا ہے اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ تحقیق پروردگار تیرا
البتہ بخشنے والا ہے پیغمبروں کو اور اُنکے تابعوں کو اور عذاب دردناک دینے والا ہے منکروں کو اور جھانیوں کو
لکھا ہے کہ کفار کہتے تھے قرآن عجمی میں کیوں نہ اُترا کچھ زبان عرب میں ہوتا کچھ زبان عجم میں تو کہ دونوں فرقے
حظ اُٹھاتے یہہ آیت اُتری کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ اور اگر کرتے ہم اُسکو قرآن عجمی
زبان کا البتہ کہتے کافر عرب کے کیوں نہ جدا جدا اور سید اور ہویدا کی گئیں آیتیں اُسکی ایسی زبان میں کہ ہم سمجھتے
ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ کیا عجمی بولی اور عربی لوگ کہ جنکو خطاب ہے قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ کہہ قرآن
واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں راہ دکھانیوالا ہے طرف حق کے اور شفا بخشنے والا ہے بیماری شک
اور شبہ کی سے وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی اور جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے قرآن پر
بیچ کانوں اُنکے کے بوجھ ہے گویا بہرے ہوتے سے نہیں سنتے اور وہ قرآن اوپر اُنکے اندھاپا ہے جلوہ جمال کمال
اُسکا نہیں دیکھتے اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍۭ بَعِیْدٍ یہہ لوگ کہ سننے دیکھنے حقیقت قرآن کی سے بہرے اندھے
ہیں پکارے جاتے ہیں مکان دور سے یعنے مثل اُنکی ایسی ہے کہ کسی شخص کو دور سے پکارے کہ نہ وہ آواز
پکارنیوالے کی نہ صورت دیکھے پھر کیا نفع اُس سے اُٹھاوے **فرد** وا ماندہ کیا منزل مقصود کو پہنچے آواز ہی جسکو
کہ نہ بس آئی جرس کی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت
پس اختلاف کیا گیا بیچ اُسکے جیسے قرآن میں کہ بعضوں نے مانا اور بعضوں نے جھٹلایا وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

انکا عجب خیال محال ہے یہہ امام ثعلبی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ کافر کو دو آرزوئین عجب ہین ایک دنیا مین کہ کہتا ہے قیامت کو بہشت کی نعمتین مجھے ملینگی اور ایک عقبی مین کہ کہیگا اے کاش کے مین ہوتا مٹی اور ایک کام ان دونون مین سے ظہور نہوگا فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا پس البتہ خبر دوینگے ہم ان لوگون کو کہ کافر ہوئے ساتھہ عمل انکے کے کفر اور تکذیب سے اور خبر دینا ساتھہ عذاب کے ہوگا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور البتہ چکھاوینگے ہم انکو عذاب گاڑھی سے اور وہ پاوینگے برعکس اعتقاد اپنے کے نعمت اور کرامت سے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ اور جس وقت نعمت رکھتے ہین ہم اور در عافیت کھولتے ہین اوپر کافر کے منہہ پھیر لیتا ہے شکر سے اور دور کر لیتا ہے کروٹ اپنی کو راہ حق سے یا شکر گذاری سے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ اور جب لگتی ہے اسکو برائی اور بلا پس دعا کرنیوالا ہے چوڑی یعنی لمبی دعا کو تشبیہ دی عریض سے واسطے وسعت اور کثرت اسکے کے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکھا تمنے اگر ہو یہہ قرآن نزدیک اللہ کے سے پھر کفر کیا تمنے ساتھہ اسکے بے تامل کون ہے بہت گمراہ اس شخص سے کہ وہ بیچ خلاف کے ہے دور خدا سے وضع موصول بجائے صلہ شرح حال اور تعلیل مزید اضلال انکی ہے تفسیر امام ابو اللیث مین ہے کہ ابو جہل نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ معجزہ دکھا آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابو جہل نے کہا اے قریش محمد نے تم پر سحر کیا تم لوگون کی اطراف مین روانہ کرو وہان جا کر پوچھین اگر اور شہرون والون نے بھی یہہ صورت مشاہدہ کی ہو تو آیت احدی ہے والا سحر محمدی پھر قاصد ہر طرف بھیجے اور سب نے اس معجزہ کے واقع ہونے کی خبر دی ابو جہل نے کہا ہذا سحر مستمر یہہ جادو تمام آفاق مین پہنچا ہے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ شتاب دکھاوینگے ہم انکو یعنے کفار قریش کو نشانیان قدرت اپنی کہ ایک ان مین سے شق قمر ہے بیچ ملکون کے اور کنارون جہان کے ہے اور بیچ جانون انکی کے بھی یعنے مکے مین یہان تک کہ روشن ہو جاویگا واسطے انکے کہ تحقیق رسول ہمارا حق ہے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ آیا نہین کفایت پروردگار تیرے کو یہہ کہ وہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہے یا گواہ ہے یعنے اگر کفار انکار معجزات تیرے کا کرین اللہ گواہ تیرا کفایت ہی بعضے کہتے ہین کہ دلائل اخبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے حوادث آئندہ کے جیسی فتح روم اور یمن اور فارس اور آیات انفسی وہ جو درمیان اہل مکہ کے واقع ہوا قحط اور خوف اور قتل وغیرہ سے معالم التنزیل مین ہے کہ دلائل آفاقی وقائع امم ماضیہ ہے کہ حضرت نے خبر دی ہے اور انفسی واقعہ بدر ہے اور فصول مین محمد بن کعب سے نقل ہے کہ آفاقی غلبہ دین اسلام ہے وقت ظہور مہدی مین اور انفسی وہ جو زمانہ کرامت نشانہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین تھا فتح مکہ وغیرہ سے اور بعضے ضمیر کو طرف آدمیون کے

اُن لوگون کے کہ پہلے تجھ سے تھے پیغمبرون سے اللہ غالب کہ کوئی وحی اُتارنے مین اُسکو منع نہین کرسکتا
حکمت والا کہ جسکو لائق وحی کے دیکھتا ہے اُسپر نازل کرتا ہے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے اُسکے ہے
جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وہی ہے برتر بزرگتر فرد رفعت و عظمت
اُسکی شان ہے وہ علیم قادر و سبحان ہے تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِہِنَّ نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ
جاوین اوپر اپنے سے یعنے پہلے آسمان اوپر والا سب سے شق ہو پھر اُس سے نیچیکا پھر اُس سے ہیبت اور جلال کبریائی
کشاف مین ہے کہ یہہ حال ظہور کبریا اور جلال و عظمت مین ہے کیونکہ بالائے آسمان بلند عرش ہے اور کرسی
اور صفوف ملائکہ پس شق ہونا وہان سے دلیل بڑی ہے آثار عظمت کبریا پر وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ
وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ اور فرشتے عرش اُٹھانیوالے پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف پروردگار اپنے
کے اور بخشش مانگتے ہین واسطے اُن لوگون کے جو بیچ زمین کے ہین مسلمان اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
خبردار ہو تحقیق اللہ وہی ہے بخشنے والا گناہ بندون کی مہربان اُنپر ساتھ قبول کرنے توبہ کے اور اُسکی بخشش اور
مہربانی سے یہہ بھی ہے کہ فرشتون کو واسطے استغفار کرنے گنہگارون کے فرمایا وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ
اَوْلِیَآءَ اللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْہِمْ اور جن لوگون نے کہ پکڑے ہین سوا خدا کے دوست یعنے شریک اور مانند کہ ساتھ
دوستی کے اُنکی عبادت کرتے ہین اللہ نگہبان ہے اوپر اقوال اور افعال اور احوال اُنکے کے پس جزا دیگا اُنکو ساتھ
اُسکے وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِوَکِیْلٍ اور نہین تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اُنکے داروغہ تو کہ نگہبانی اُنکے
اعمال کی کرے مگر تجھ پر بلاغ ہے اور بس وَکَذٰلِکَ اور جیسے کہ وحی کی ہر پیغمبر پر ہمنے زبان قوم اُسکی مین اسطرح
اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَہَا وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن اوپر زبان قوم
تیری کے کہ عربی ہے تو کہ ڈراوے تو اہل مکے کو اور جو کہ گرد اُسکے ہین یعنے اہل سب شہرون کے کیونکہ تمام
زمین مکہ سے بچھ کر ہوئی اسیواسطے اُسکو ام القری کہتے ہین یعنے ماں سب شہرون کی پس سب گرد اگرد اُسکے
ہین وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْہِ اور ڈراوے تو دن اکٹھے کرنیکے سے کہ روز قیامت ہے نہین شک
بیچ آنے اُسکے کے اور روز جمع اسواسطے اُسکو کہا کہ خلق پہلی پچھلی سب اُسدن جمع ہوگی یا روحین ساتھ بدنو
نکے اکٹھی ہونگی یا عامل ساتھ اعمال اپنے کے جمع ہونگے اور بعد جمع کرنے سب خلق کے پھر اُنکو متفرق کرینگے
فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ایک فرقے کو بیچ جنت کے لیجاوینگے کہ مومن اور موحد ہین اور ایک فرقے
کو بیچ دوزخ کے ڈالینگے کہ منافق اور مشرک ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَہُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ
اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا سب خلائق کو گروہ ایک اوپر طریق ہدایت کے یا اوپر راہ ضلالت کے و لیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
راہ دکھا کر اور توفیق عبادت کی دیکر بیچ رحمت اپنی کے یعنے بیچ بہشت اپنی کے وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَہُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ

اور ظالم یعنے کافر اور منافق نہین واسطے اُنکے کوئی دوست کہ متولی اُنکے کامونکا ہو اور نہ یاری دینے والا کہ عذاب
سے اُنکو بچاوے اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِيَآءَ کیا بلکہ پکڑے ہین کافرون نے سوا اللہ کے دوست مانند بتون کے اور لاف
دوستی اُنکیکا مارتے ہین فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى پس اللہ وہ ہی دوست اور کارساز ساتھ حق کے
جواب شرط محذوف ہے یعنے اگر ارادہ کرو ولی بحق کا پس اللہ ہی ولی بحق کہ دوستون کی دستگیری کرتا ہے اور وہ ہی
زندہ کرتا ہے مردون کو ساتھ قدرت کے نسبت عاجز کافرون کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہے اور بت کچھ قدرت نہین رکھتے وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور جو کچھ کہ اختلاف کروتم
بیچ اُسکے ای مسلمانو کسی چیز سے ساتھ کافرون کے دین اور دنیا کے کامون مین پس حکم اُسکا طرف اللہ کے
ہے قیامت کو سب فیصل کردیگا بیضاوی مین ہے کہ کہا گیا ہے جو کچھ اختلاف کرو تم بیچ اُسکے تاویل متشابہ
سے پس رجوع کرو بیچ اُسکے طرف محکم کے کتاب اللہ سے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یہہ کہ
حکم کرتا ہے ساتھ حق کے صفت اُسکی ہی اللہ پروردگار میرا اوپر اُسیکے توکل کیا مین نے سب کامون مین اور طرف
اُسیکے رجوع کرتا ہون مین سب حالتون مین فرد فی الحقیقت نہین ہے بندیکا کوئی مرجع کہین بجز اُسکے فَاطِرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہے آسمانون کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا پیدا کئے مین واسطے
تمہارے جنس تمہارے سے جوڑے عورتین وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا اور پیدا کئے چارپایون سے جنس اُنکی سے
جوڑے یا پیدا کئے واسطے تمہارے چارپایون سے قسم قسم طرح طرح کے یا مادہ اور نر يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ بہت کرتا ہے
تمکو ذریات سے بیچ اِس کارخانے کے یعنے بیاہ کرنے اور اولاد ہونے کے بیضاوی مین ہے کہ یذرؤکم یعنے یکثرکم
ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نہین مانند اُسکے کوئی چیز لفظ مثل کا کلام عرب مین زاید آتا ہے جیسے فان امنوا بمثل ما
امنتم بہ یا مثل بمعنی ذات ہے جیسے کہتے ہین مثلك لا يفعل كذا چنانچہ بیضاوی مین ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے واسطے ہر چیز کے کہ سُنی اور دیکھی جاوے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے
اُسکے کنجیان خزانون آسمانون کی اور زمین کی ہین فرد ہین مفاتیح رزق اُسکے ہات جس سے نکلتے زمین سے
وے ہی نبات يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بمقتضاے ارادت
اور تنگ کرتا ہے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بوفق مشیت اللہ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے دانا
ہے پس کرتا ہے جیسا کہ لائق جانتا ہے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ مقرر کیا واسطے تمہارے
طاعت اور عبادت اور اصل توحید سے وہ کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ اُسکے نوح علیہ السلام کو اور جو وحی کیا ہے ہمنے طرف
تیرے کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم یعنے اصل مشترک دین ہے کہ درمیان نوح کے اور تیرے تھی اور جو کچھ حکم کیا تھا ہمنے ساتھ اُسکے

ابراہیم کو

ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اصول دین سے یہہ ہے کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہے ساتھ ان چیزون کے
کہ تصدیق جنکی واجب ہے اور فرمانبرداری ہے احکام الٰہی کی اور مت اختلاف کرو اور متفرق ہو بیچ اس اصل کے کہ توحید
اور طاعت ہے سمجھہ لیجیے کہ اصل دین ایک ہے اور فروع شرائع مین اختلاف ہے موافق زمانے اور وقتون کے
اور مصالح بندگان کے چنانچہ فرمایا ہے لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ بہت بری
اور دشوار ہے اور سخت اور گران بار اوپر شریک لانے والون کے وہ چیز کہ پکارتا ہے تو انکو طرف اسکے توحید
اور نفی شرک سے اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ اللہ کھینچ لیتا ہے طرف اپنے جسے
چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے ساتھ توفیق اور ارشاد کے طرف اپنے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے طرف اسکے
اور منہہ موڑتا ہے غیر اسکے سے فرد راقم غیر خدا سے منہہ پھیر لیتا ہے جو اپنی جانب صاف اسکو راہ دکھا دیتا ہے وہ
سمجھہ لیجیے کہ ایک راہ اجتبا ہے اور ایک راہ انابت راہ اجتبا کو راہ جذب کہتے ہین اور راہ انابت کو راہ سلوک
اور ولایت اتم اور اکمل ساتھ ان دونون کے ہوتی ہے بعضون کو بعد سلوک کے جذب واقع ہوتا ہے بعضون کو
بالعکس فرقہ اولی سالکان مجذوب ہین اور طائفہ ثانیہ مجذوبان سالک چنانچہ اہل طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ
جذب انکا مقدم ہے سلوک پر اور دل کا انتہا انکا ابتدا ہے اسیواسطے فرمایا ہے خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ
بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ نے کہ ما نہایت را در بدایت درج میکنیم اور فرمایا ہے کہ ما قطعیانیم یا مرادانیم راہ مرادی
راہ جذب ہے اور راہ مریدی راہ سلوک وہ بردن ہے یہہ رفتن نظم بردن و رفتن مین ہے فرق عظیم سوچ لے گر
تجھکو ہے عقل سلیم جسکا ہو جذب عنایت کارساز اسکو چلنے کا ہو کیا سوز و گداز نی ہے منزل کا تعب نی
رنج راہ جذب حق ہم کھینچے لئے جاتا ہے راہ وَمَا تَفَرَّقُوا اور نہین متفرق ہوئے پہلے امتون والے جیسے عاد اور ثمود
اور اصحاب ایکہ اور سوا انکے دین مین بیضاوی مین ہے کہ کہا گیا ہے نہین متفرق ہوئے اہل کتاب چنانچہ فرمایا ہے
وما تفرق الذین اوتوا الکتاب إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اسکے کہ آیا انکے پاس علم پیغمبرون کے بتانے سے
یا دین سے نہین پھیرے یہود اور نصاری مگر بعد جاننے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو توریت اور انجیل کی آیاتون سے
ہے یا بعد علم کے ساتھ اسباب کے کہ اختلاف کرنا محض گمراہی ہے بَغْيًا بَيْنَهُمْ اور یہہ متفرق ہونا از روے سرکشی
کے واقع ہے درمیان انکے واسطے دنیا کے یا حسد کے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے ہین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہوئی ہے یعنی وعدہ پروردگار تیرے سے
مہلت دیئے ہین انکے ایک وقت مقرر تک کہ دم آخر عمر ہے یا دن قیامت کا ہے البتہ فیصلا کیا جاتا درمیان انکے
ساتھ عذاب مبطل کے اور نجات محق کے وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ وارث کئے گئے ہین قرآن کے
پیچھے امتون گذری ہوئی کے مراد کافر ہین زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قرآن شریف انکو دیا اور وہ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ

جو ہیں البتہ بیچ شک کے ہیں دین سے یا قرآن سے یا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے شک خلق میں ڈالنے والے
کے فَلِذٰلِكَ فَادْعُ پس واسطے اس اختلاف کرنے انکے کے یا واسطے علم کے یا دیا ہی تجھکو پس پکار تو خلق کو با اتفاق
ملت اسلام پر وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ اور قائم رہ سیدھا اوپر دعوت کے جیسا کہ حکم کیا گیا ہی تو ولید بن مغیرہ نے حضرت
سے کہا کہ دعوت سے اور دین اپنے سے کہ رکھتا ہی تو پھر جا آدھا مال میں تجھے دونگا اور شیبہ بن ربیعہ نے کہا کہ اگر
دین آبا پر اپنے آجاویگا تو اپنی دختر عقد نکاح میں دونگا یہہ آیت اتری کہ اپنی دعوت پر مقیم اور دین پر مستقیم رہ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور مت پیروی کر خواہشوں باطلہ انکے کی وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ اور کہہ
ایمان لایا میں ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری ہی اللہ نے کتاب سے مجھہ پر اور تمام انبیا پر یعنے سب کتابوں پر جو نازل ہوئی
ہیں ایمان رکھتا ہوں میں نہ مثل اور کفار کے کہ ایمان لاتے ہیں بعض پر اور کفر کرتے ہیں ساتھہ بعض کے اور سب
کتابوں میں امر کیا ہی ساتھہ توحید کے وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ اور حکم کیا گیا ہوں میں کہ عدل کروں میں درمیان
تمھارے تبلیغ شرائع اور حکومت میں اور اشراف اور ارزل کو طرف حق کے یکسان بلاؤں اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ
اللہ پروردگار ہمارا اور پروردگار تمھارا ہی لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ واسطے ہمارے ہی جزا عمل ہمارے کی اور
واسطے تمھارے ہی سزا اعمال تمھارے کی لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ نہیں جھگڑا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے
کہ جب حق ظاہر ہوگیا حجت نرہی پھر جو کوئی خلاف کرے عناد اور ستمگاری سے ہی اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا اللہ اکٹھا کریگا
درمیان ہمارے دن قیامت کے وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور طرف اسیکے ہی پھر جانا سب کا بیضاوی میں ہی کہ حکم اسکا منسوخ
ہی ساتھہ آیت قتال کے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور جو لوگ
کافر کہ جھگڑتے ہیں بیچ دین خدا کے بعد اسکے کہ قبول کئے گئے ہیں واسطے قول خدا کے یعنے میثاق کے دن اقرار کر لیا ہی
ربوبیت پر یا مراد یہود ہیں کہ سخن حق کو قبول کر لیا ہی توریت میں اور حضرت مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان
لائے ہیں یا وہ لوگ کہ جھگڑتے ہیں بعد اسکے کہ قبول کی ہی اللہ نے دعا رسول اپنے کی ظاہر کرنے میں ان معجزوں کے
کہ صدق پر اسکے دلالت کرتے ہیں حجت انکی زائل باطل ہی نزدیک پروردگار انکے کیونکہ بعد ظہور آیات کے ایراد
دلائل عناد محض ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور اوپر انکے غضب ہی اللہ کا بسبب انکے کہ جھگڑتے ہیں
دین کے باطل کرنے میں اور واسطے انکے عذاب سخت ہی دوزخ میں بسبب کفر انکے کے اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
وَالْمِيْزَانَ اللہ تعالی وہ ہی جسنے اتارا کتاب کو آسمان سے ساتھہ حق کے اور ترازو کو تا کہ تولنے کی چیزیں اس سے تولیں کہ لین
دین میں ستم نہ واقع ہو بیضاوی میں ہی کہ میزان شرع ہی کہ اس سے وزن کئے جاتے ہیں حقوق لوگوں کے یا عدل ہی معاملات
عین المعانی میں ہی کہ مراد میزان سے پیغمبر خدا صلعم ہیں کہ قواعد عدل کے انسے ظاہر ہوئے اور انزال ارسال [illegible]
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو اور کیا جانا تو نے شاید کہ قیامت نزدیک ہی یا لعل بمعنی تحقیق ہی

یعنے تحقیق وقت قائم ہونے قیامت کا نزدیک ہے پس متابعت کر کتاب کی اور عمل کر شرع پر اور التزام کر عدل پر پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ وزن کئے جاوینگے جسمین اعمال تیرے اور پوری دی جاویگی جزا تیری ۞ یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا شتابی کرتے ہین ساتھ آنے قیامت کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اسکے از روئے استہزا اور تکذیب کے یا چاہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت مقرر کرین تو کہ وہ وقت گذر جاوے اور قیامت نہ آوے اور انکو اسپر حجت ہو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر ڈرتے ہین قیامت سے کیونکہ نہین جانتے کہ خدا کیا انسے کرے اور کس طرح حساب سمجھے اور جانتے ہین یہہ کہ آنا اسکا حق ہے اَلَا اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۞ خبردار رہ تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ آنے قیامت کے بیچ گمراہی کے ہین دور صواب سے اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ اللہ مہربان ہے ساتھ بندون اپنے کے رزق دیتا ہے ساتھ لطف اپنے کے جسے چاہتا ہے فصول مین ہے کہ لطیف کے چار معنے ہین اول مہربان امام قشیری نے کہا کہ لطف اسکے سے ہے کہ زیادہ حاجت سے دیتا ہے اور کم قوت سے کام فرماتا ہے دوم نوازش کرنیوالا اور کون سی نوازش برابر اسکے ہوگی کہ بندون کی اپنے طرف اضافت فرمائی فرد بندہ اپنا اسنے فرمایا تو پھر کیا رہ گیا واچھڑے جی واچھڑے کس کیطرف منسوب ہون سیوم باریک دان اور دوربین فرد اسرار صدور جانتا ہے پوشیدہ ظہور جانتا ہے چہارم پوشیدہ کار فرد قضا و قدر سے اسکے نہین کوئی آگاہ کسی کو دخل نہین اسکے کام کی راہ موضح مین ہے کہ لطیف وہ ہے کہ عواقب امور کو علم سے جانے اور جرائم جمہور کو حلم سے بخشے کشف الاسرار مین ہے کہ اللہ لطیف ہے نعمت بقدر خود دے اور شکر بقدر بندہ چاہے وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۞ اور وہ ہے زور آور اور لطف اور رحمت مین غالب حکم اور ارادت مین مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ جو کوئی چاہتا ہے ساتھ عمل دینے کے کھیتی نیکی آخرت کی زیادہ دیتے ہین ہم اسکو بیچ کھیتی اسکی کے یعنے نیکی اسکی سے یا ثواب اسکے کے تشبیہ دی ثواب کو کھیتی سے اسواسطے کہ جیسے کھیتی سے اناج بڑھتا ہے اسیطرح عمل مومن کا اللہ کے نزدیک زیادہ ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ ذرہ سے برابر کوہ احد ہو جاتا ہے حرث اصل مین بیج ڈالنا ہے زمین مین یہان جسنے عمل کیا بیج ڈالا واسطے آخرت کے مین کہ پھل اسکا وہان پائیگا اسیواسطے کہا ہے الدنیا مزرعۃ الآخرۃ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۞ اور جو کوئی چاہتا ہے ساتھ عمل اپنے کے کھیتی دنیا کی اور کوشش کرتا ہے حاصل کرنے مین اسکے دیتے ہین ہم اسکو کچھ اسمین سے جتنا اسکی قسمت مین لکھا ہے اور نہین واسطے اسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ کیونکہ اعمال موقوف مین نیتون پر و لکل امرئ ما نوی مراد اس سے کافر ہین کہ دنیا ہی چاہتے ہین یا منافق ہین کہ غزاون مین مومنون کے ساتھ رہتے تھے غنیمت لینے کو پس اس آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہے جسقدر کہ واسطے اسکے

مقدار کی ہے دینگے ہم اور نعمت آخرت سے بےنصیب رکھینگے ہم اور جو کوئی آخرت طلب کرے دنیا سے بھی اپنا حصہ لیگا اور
آخرت میں زیادہ سے زیادہ پاویگا کہ ایک کے بدلے دس اور سات سو اور زیادہ تر اس سے دیا جاویگا مثنوی تا کی طلب
مال میں گھبراویگا چھوڑ اسکو دلا کہ یہہ نہ کام آویگا دنیا مانگیگا تو ملیگی کم سے عقبیٰ چاہیگا دو جہان پاوے گا نو
ام لھم شرکٰؤا شرعوا لھم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ د کیا واسطے انکے شریک ہیں معصیت میں شیطان
کہ مقرر کیا ہے ان شیطانون نے واسطے انکے یعنے زینت دی ہے انھون نے انکے دلون میں دین جاہلیت میں سے
جو کچھ کہ نہیں اذن دیا ہے ساتھ اسکے اللہ نے کہ کسی کو مانند شرک اور انکار بعث کے اور عمل کرنے کے واسطے دنیا کے
اور تحریم بحیرہ اور سائبہ کے اور سوا انکے یہان ہمزہ واسطے تقریر کے ہے بعضون نے کہا ہے کہ شرکاء انکے بت ہیں
اور اضافت طرف انکے واسطے پکڑنے انکے کے ہے شریک ولولا کلمۃ الفصل لقضی بینھم اور اگر نہوتی بات
فیصل کرنے والی یعنے قضائے سابق ساتھ ڈھیل دینے جزا انکے کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان کافر اور مومن کے یا
درمیان مشرکون اور شریکون انکے کے اور ہر ایک اپنی جزا سزا پاتا نہیں وعدہ فیصل کرنیکا ہے دن قیامت کے
وان الظالمین لھم عذاب الیم اور تحقیق ظالم یعنے کافر واسطے انکے ہے عذاب دردناک دن قیامت کے کہ ہمیشہ رہیگا
تری الظالمین مشفقین مما کسبوا وھو واقع بھم دیکھیگا تو مشرکون کو دن قیامت کے ترسان غم زدہ جزا اس
چیز کی سے کہ کمائی انھون نے اور وبال اعمال انکے کا لاحق ہوگا ساتھ انکے والذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت فی
روضٰت الجنٰت اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ باغون بہشتون کے ہیں پاکیزہ تر بقعون میں اور صاف تر
مکانون میں لھم ما یشاؤن عند ربھم واسطے انکے ہے بہشت میں جو کچھ چاہیں تیار اور مقرر نزدیک پروردگار انکے کے
ذٰلک ھو الفضل الکبیر یہہ کرامت بہشتون کی کہ مذکور ہوئی وہ ہے فضل بڑا کہ حق تعالیٰ نے بندون پر فرمایا کہ جسکے ساتھ
نعمتیں خانہ دنیا کی کچھ چیز نہیں ذٰلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت یہہ ثواب ہے جو بشارت
دیتا ہے اللہ ساتھ اسکے بندون اپنے کو وہ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے مثنوی تقدیم خیر با ہین کراست مومن کے
لئے ہے بجز فرحت اعمال نکو کر کہ یارو وہان انکی جزائے نیک پاؤ امام ثعلبی نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ کتنے
مشرک جمع ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ کچھ جانتے ہو محمد دعوت پر ان اعمال کے کہ خبر بشارت میں ہیں مزدوری چاہتا ہے
یا نہیں یہہ آیت اتری کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانگتا میں تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے
کچھ بدلا اور کسی نبی نے پہلے اس سے بھی مزدوری اس بات کی نہیں کہائی تبیان میں ابن عباس رض سے منقول ہے کہ جب
حضرت مدینے میں تشریف لائے انصار نے عرض کیا کہ آپ ہمارے بھانجے ہیں اور دین میں ہمارے پیشوا ہیں اور
خرچ انکا بہت ہے اور آمد کم حکم ہو تو ہم اپنے مال میں سے جمع کر کر نذر گذرانیں تا کہ خاطر عاطر کو فراغ کل حاصل ہو یہہ آیت
اتری کہ کہہ میں پیغام پہنچانے پر کسی سے مزدوری نہیں چاہتا الا المودۃ فی القربیٰ مگر دوستی چاہتا ہون بیچ قرابت کے

یعنے قریش چاہیئے کہ مجھے دوست رکھیں کیونکہ قرابت اُنسے رکھتا ہوں اور مددگاری کریں اعدا پر اور دشمنی نہ رکھیں
یا دوستی ثابت ہے بیچ قرابت والوں کے یعنے پانا مزدوری رسالت کی نہیں چاہتا مگر دوست رکھیں میرے قرابت والوں
کو ابن عباس رض سے منقول ہے کہ صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہیں قرابتی آپکے جنکی محبت
ہمپر لازم ہے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم تفسیر ثعلبی میں ہے کہ قرابتی حضرت کے بنی ہاشم ہیں اور یہی
مطلب کہ خمس کی تقسیم آپنے اُنپر فرمائی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد قربی سے تقرب ہے بخدا یعنے دوست رکھو انکو
جو تقرب بخدا کرتے ہیں ساتھ اعمال صالحہ کے وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا اور جو کوئی کہ کماوے نیکی یعنے
طاعت عین المعانی میں ہے کہ حسنہ یہاں حب آل رسول ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نازل ہوی ہے یہہ آیت
بیچ شان حضرت ابوبکر صدیق رض کے اور محبت اُنکی ہے ساتھ آل پیغمبر کے پس فرماتا ہے حق تعالی کہ زیادہ دیتے ہیں ہم
اُسکو بیچ اُس حسنہ کے نیکوی یعنی دوچند کرتے ہیں ثواب اُس نیکی کا اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گنہگاروں
کو قبول کرنیوالا ہے طاعت فرمانبرداروں کی اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بلکہ کہتے ہیں کافر کہ باندھہ
لیا ہے محمد نے صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اللہ کے جھوٹھہ ساتھ دعوے نبوت کے یا نزول قرآن کے فَإِنْ يَشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ
عَلَىٰ قَلْبِكَ پس اگر چاہتا اللہ تعالی مہر کر دیتا اوپر دل تیرے کے تو اگر جھوٹھہ باندھتا اللہ پر اور قرآن تجھہ سے بھلا دیتا یا مہر
کر دیتا دلپر تیرے صبر کی کہ ایذائے قوم سے نہ گھبراتا احقاف میں سہل بن عبد اللہ تستری رح سے منقول ہے کہ
مہر شوق ازلی اور محبت لم یزلی کی دلپر رکھتا تا کہ غیر کی طرف التفات ہی نکرتا وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
اور مٹا دیتا ہے اللہ جھوٹھہ کو اور ثابت کرتا ہے حق کو ساتھہ باتوں اپنی کے کہ وحی ہے یا ساتھہ حکم قضا کے کہ کسیکو دفع
کرنے کی اُسکے قدرت نہیں اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو یعنی راستی اور انکا
گمان کہ تجھہ پر جھوٹھہ باندھنے کا کرتے ہیں اُسپر کچھہ چھپا نہیں ہے عین المعانی میں ابن عباس رض سے روایت ہے
کہ بعد نزول آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا کے بعضے لوگوں کے دلمیں گذرا کہ پیغمبر ہمکو ساتھ محبت اقربا اپنے کے فرماتے
ہیں تو کہ بعد آپ کے اُنکے ہم تابع رہیں اور وہ ہمپر حاکم رہیں جبرئیل علیہ السلام نے یہہ آیت لاکر آپکو خبر کی اُس خطرے
کی آپنے اُنسے کہا اُنھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہیں ہم کہ آپ سچے ہیں اور اس اندیشہ
سے توبہ کی ہمنے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ
اور اللہ وہ ہے جو قبول کرتا ہے توبہ بندوں اپنے سے جب گناہ کر کر نادم ہوتے ہیں اور اسکی طرف رجوع کرتے
ہیں اور معاف کرتا ہے برائیوں سے یعنے بعد توبہ کے گناہ بخشتا ہے اور جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہو تم گناہ اور توبہ
سے اور یفعلون ساتھ یا کے بھی قرأت ہے وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ اور قبول
کرتا ہے عمل اور دعائیں اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے یعنے

وہ عنایت کرتا ہے جسکے مانگنے کی جرأت نہین رکھتے وہ دیدار ہے واسطے مسلمانون کے وَالْکٰفِرُوْنَ لَہُمْ عَذَابٌ
شَدِیْدٌ اور کافر واسطے اُنکے ہے عذاب سخت کہ دیدار سے محروم ہین اور دوام عذاب سے مغموم اور کوئی عذاب بڑے
ذلت حجاب سے نہین فرد دوری جانان عذاب سخت ہے جو جدا ہے وہ بڑا کمبخت ہے اصحاب صفہ کے خاطر مین
گذرا کہ فقر اور فاقہ ہم کھینچتے ہین کیا خوب ہو جو ہم تونگر ہو جاوین اور مال نیک جگہہ دین یہہ آیت اُتری کہ
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ اور اگر کشادہ کرتا اللہ رزق واسطے بندون اپنے کے البتہ سرکشی
کرتے بیچ زمین کے اور تکبر اور فساد کرتے سمجھہ لیجیے کہ یہہ باعتبار اغلب کے ہے کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمان
رضی اللہ عنہما بڑے مالدار تھے اور ہرگز یہہ امور اُنسے ظاہر نہین ہوئے لکھا ہے کہ مال دُنیا کا مینہہ کی مثل ہے کہ تمام
زمین پر برستا ہے اور ہر قطرے سے گیاہ جدی پیدا ہوتی ہے بیان اسکا یہی شعر سعدی کا ہے فرد باران
کہ در لطافت طبعش خلاف نیست درباغ لالہ روید و در شورہ بوم خس اور جو اغلب طبایع خلق کے مائل ہین بہوا و ہوس
پرورش صفات سبعی اور بہیمی اُنپر غالب ہے ازبس اور مال دُنیا اس حق مین قوی ترین اسباب ہے پس اگر حق
تعالی رزق خلق پر فراخ کرتا ہے اکثر باغی طاغی ہو جاتے اُسکو حکمت سے قسمت کیا چنانچہ فرمایا وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ
مَّا یَشَآءُ اور لیکن اُتارتا ہے رزق ساتھہ اندازے کے جو کچھہ چاہتا ہے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ
خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ تحقیق وہ ساتھہ بندون اپنون کے خبردار ہے دیکھنے والا جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کسی کو کیا
چاہیے کتنا چاہیے کب چاہیے وَہُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ اور اللہ وہ ہے
جو اُتارتا ہے مینہہ پیچھے اُسکے کہ ناامید ہوے اُترنے اُسکے سے اور پھیلاتا ہے رحمت اپنی یعنے باران بستی اور ویرانے
مین برساتا ہے وَہُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ اور وہ ہے دوست مسلمانونکا اور کارساز بندونکا ساتھہ برسانے باران کے
اور پھیلانے رحمت اور احسان کے تعریف کیا گیا ساتھہ ہر زبان کے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ
فِیْہِمَا مِنْ دَآبَّۃٍ اور نشانیون قدرت اُسکی سے ہے پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھہ پھیلایا ہے بیچ ان
دونون کے جانورون سے یعنے جاندارون سے کہ فرشتے اور آدمی اور جن اور سب حیوانات ہین وَہُوَ عَلٰی جَمْعِہِمْ اِذَا
یَشَآءُ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر اکٹھے کرنے اُنکے کے میدان حشر مین جس وقت چاہے قادر ہے وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ
مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ اور جو کچھہ پہنچتی ہے تمکو اے مومنون مصیبت سے ساتھہ مال اور جان
اور اہل و عیال کے پس بسبب اُس چیز کے ہے کہ کمایا ہاتھون تمہارے نے یعنے شامت معاصی سے ہے اگرچہ
میری قضا سے ہے لیکن عقوبت تمہارے گناہون کی ہے اور معاف کرتا ہے بہت گناہون سے اور اگرچہ
جرم تمپر آفت آوے تو اجر اُسکا زیادہ بڑھتا ہے تفسیر امام ابو اللیث مین ہے کہ علی مرتضی رض نے فرمایا کہ امیدوار
تر آیتون کی کہ اللہ نے پیغمبر پر نازل کین یہی ہے کیونکہ خبر دی کہ سبب بعضے گناہ کے مصیبت پہنچانا

ہوتین اور اکثر معاف فرماتا ہون مین اور وہ کریم تر ہے ایکبار گناہ بخش کر دیتا ہین پھر عذاب نکریگا اُسپر
آخرت مین نظم رافتاست رکھہ عمر جرم کبیر نص قاطع ہے ویعفو عن کثیر کو پڑے ہاین اور بہت تیری گناہ منہ
بھر گئے ماہی سے لیعنے تا بادہ پر کرم کے آگے اُسکے ہین قلیل وہ بڑا ہے مہربان رب جلیل وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
فِي الْاَرْضِ اور نہین تم عاجز کرنیوالے ہی کافر واللہ کو کہ حکم اُسکا ٹالدو یا عذاب اُسکا اپنے سے قطع کر دیجے زمین
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست یا کارساز ہو دنیا
مین اور نہ مددگار کہ عذاب دفع کرے عقبی مین وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ اور نشانیون قدرت
اُسکی سے ہین کشتیان چلنے والی بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے بڑائی مین اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى
اگر چاہے اللہ ٹھہرا رکھے باد کو جو سبب ہے کشتی چلنے کی پس ہو جاوین کشتیان تھمی ہوئی اوپر پیٹھہ پانی کے اور کشتی
والے بحر غم مین غوطے کھاوین ریاح بھی قرات ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اس تسخیر
باد اور روانگی کشتی کے البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بیچ کشتی کے شکر کرنیوالے کے اتر کر کشتی
سے اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ یا اگر چاہے ہلاک کرے کشتیون کو یعنے اہل انکی کو بسبب اُسکے
جو کمایا اُنھون نے گناہون سے اور معاف کرے بہت گناہون سے کشتی والون کے یا نجات دے بہت
لوگون کو غرق ہونے سے پس اگر چاہئے مومنون کو بچادے اور اگر چاہے کافرون کو ڈبو دے تاکہ بدلا اُنسے لے
وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ نشانیون قدرت ہماری کے کہ
محل نزول بلا ہین مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ نہین واسطے اُنکے کوئی جگہہ بھاگنے کی عذاب سے فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس جو کچھہ دیئے گئے ہو تم کسی چیز سے اس عالم کے پس فائدہ ہے وہ زندگانی
دنیا کا فرد جب تلک زندہ ہو کھاؤ اُسکا پھل بعد پھر جاویگی قبضے سے نکل وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور جو کچھہ نزدیک اللہ کے ہے ثواب آخرت اور نعیم بہشت سے بہتر ہے
اور پائندہ تر ہے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین وَالَّذِيْنَ
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ اور جو لوگ جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور
بے حیائیون سے اور جسوقت غصے ہو جاتے ہین لوگون پر بسبب ایذا اور دکھہ کے کہ انکو پہنچاتے ہین وہ بخش
دیتے ہین اُنکو اور معاف کرتے ہین انکو بیضاوی مین ہے کہ علی مرتضی رض سے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے مال اپنا سب براہ خدا دیا ایک جماعت نے ملامت کی انکو یہہ آیت نازل ہوئی اور تبیان مین بھی ہے
کہ یہہ آیت حضرت صدیق رض کی شان مین اتری ہے کہ انفاق تمام مال پر لوگ ملامت کرتے تھے اور ستم وہ
حکم کئے جاتے تھے فرد دیا ہے جسنے جرعہ تیرے صہبا محبت کا نہ طعن غیر سے عار اور نہ ننگ اُسکو ملامت کا

لباب میں ہے کہ یہہ آیت حضرت عمرؓ کی شان میں آئی کہ مکے میں لوگ گالیاں اُنکو دیتے تھے اور وہ غصے کو
سنبھال کر تحمل کرتے تھے فرد تیری خاطر سے ہم کیا کیا یہہ کچھ آلام سہتے ہین اُٹھاتے خلق کے غصے ہین اور
دشنام سہتے ہین وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور واسطے اُن لوگون کے کہ قبول کیا اُنھون واسطے
پروردگار اپنے کے بیضاوی مین ہے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ شان انصار کے کہ حضرت نے دعا کی واسطے ایمان
اُنکے کے اُنھون نے فی الحال برغبت کمال قبول کیا اور قائم رکھتے ہین نماز کو وقت مین اُسکے ساتھ شرائط اور ارکان
کے وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ اور کام اُنکا مشورت ہے درمیان اُنکے یعنے جب کچھ کام کرتے ہین تو مشورہ کر کر
آپسمین کرتے ہین اور یہہ فرط تدبیر اُنکی سے ہے وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ اور اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو
مال سے خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ اور واسطے اُن لوگون کے کہ جب
پہنچتی ہے اُنکو کراہت ذلت کافرون سے وہ بدلا لیتے ہین اُنسے کیونکہ وصف اُنکا شجاعت ہے اور عوض لینا
کافرون سے لازم اور جہاد کرنا اُنسے واجب ہے وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اور بدلا برائی کا برائی ہے مانند
اُسکے دوسری جگہہ لفظ سیئہ کا واسطے ازدواج کلام کے ہے نہ سیئہ ہے جیسے فَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ
فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ پس جس شخص نے کہ معاف کیا ستم گار اپنے سے کہ مسلمان ہے اور عوض نہ لیا اور صلح کی در
میان اپنے اور ظالم اپنے کے پس ثواب اُسکا اوپر اللہ کے ہے سمجھہ لیجئے کہ وعدۂ مبہم شرف اور عظمت عود
پر دلالت کرتا ہے تبیان مین حسن بصری رح سے منقول ہے کہ قیامت کو ندا آویگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہے
کھڑا ہو جاوے کوئی نہین اُٹھیگا مگر جسنے کہ معاف کیا ہوگا ظالم سے ظلم پہنچا ہوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ تحقیق
اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو جو پہلے ظلم کرتے ہین یا ظلم کے عوض مین حد سے گذرتے ہین وَلَمَنِ انْتَصَرَ
بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ اور البتہ جس کسی نے کہ عوض کیا ظلم سے پیچھے مظلوم ہونے
اپنے کے پس وہ لوگ نہین اوپر اُنکے کچھہ راہ ملامت کی یا معصیت کی إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ
فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ سوا اُسکے نہین کہ راہ ملامت کی یا معصیت کی اوپر اُن لوگون کے ہے کہ پہلے ظلم کرتے ہین لوگون پر
اور سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے ناحق أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یہہ لوگ واسطے اُنکے عذاب ہے دردناک یعنے
عذاب دوزخ کا وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ اور البتہ جس کسی نے صبر کیا ایذا پر لوگون کے
اور بخش دیا اپنے ظالم سے بدلا نہ لیا تحقیق یہہ صبر اور غفران البتہ ہمت کے کام مین سے ہے امام زاہد نے کہا ہے
کہ یہہ کام مردان مرد کے سے ہے ہر ایک کو طاقت نہین کہ جفا کھینچے اور وفا کرے فرد نہ پوچھے ہم سے لیکے
دل کو کہئے اب آپ کیا کرینگے جفا کروگے وفا کرینگے دعا کروگے دعا کرینگے یہہ روش خاندان عالیشان
نقشبندیہ ہے قدس اللہ اسرارہا کہ عوض برائی کے بھلائی کرنا اور کسی سے نہ آزردہ ہونا کسیکو آزردہ کرنا

مصرعہ ما نہ تنہا ہم و ہم نہ تنہا ہم قول بزرگان طریقت ہے کہ درویشی حیثیت خاکی است پختہ و آبی بر وریختہ نہ پشت
یار از وگردی نہ کف پا راز ودردی قہر و جفائیں کھینچتے ہین اور خفا ہوتے ہین رافت کہ رنجیدی طریقت مین ہمارے
جرم اکبر ہے ومن یضلل اللہ فما لہ من ولی من بعدہ اور جسکو چھوڑ دے گمراہی مین اللہ پس نہین واسطے اسکے
کوئی دوست کارسازی کرے پیچھے اسکے وتری الظالمین لما راوا العذاب یقولون ھل الی مرد من سبیل ہ
اور دیکھیگا تو ظالمون کو یعنے کافرون کو جسوقت دیکھینگے عذاب دن قیامت کے کہینگے کیا ہے طرف پھر جانے
دنیا کے کوئی راہ کہ جا کر پچھلی خطاؤنکا تدارک کرین ہم وتراہم یعرضون علیہا خاشعین من الذل ینظرون من
طرف خفی ط اور دیکھیگا تو کافرون کو کہ اسدن حاضر کئے جاوینگے اوپر آتش دوزخ کے درانحال کہ عاجزی
کرتے ہونگے ذلت سے دیکھتے ہونگے طرف آگ کے نظر چھپی سے یعنے کن انکھیون سے دوزخ کو دیکھینگے اور ہیبت
دہشت سے نہ اٹھا سکینگے ضحاک نے کہا کہ جب کافرون کو دوزخ کی طرف ہانکینگے دزدیدہ نگاہ کرینگے کبھی طرف
فرشتون کے کبھی طرف دوزخ کے بعضے کہتے ہین کہ مراد طرف خفی سے دل ہے کہ کافر اندھے اٹھینگے پس حال
دوزخیون کا دل سے پہچانینگے جیسے یہان دنیا مین نابینا اٹکل سے احوال معلوم کرتا ہے وقال الذین امنوا ان
الخسرین الذین خسروا انفسہم واھلیہم یوم القیمۃ اور جب کافرون کو اس حالت پر دیکھینگے کہینگے وہ لوگ جو
ایمان لائے تحقیق زیان پانیوالے وہی شخص ہین کہ ٹوٹا دیا جانون اپنی کو اور لوگون اپنے کو دن قیامت کے
سمجھہ لیجئے کہ زیان جانون کا یہہ ہے کہ بتون کو پوج کر اپنے آپ کو دوزخی کیا اور زیان اپنے لوگون کا یہہ ہے
کہ اگر دوزخی ہین تو انکو ایمان سے باز رکھا اور اگر بہشتی ہین تو انکے دیدار سے محروم رہے الا ان الظالمین
فی عذاب مقیم ہ خبردار ہو تحقیق ظالم یعنے مشرک بیچ عذاب ہمیشہ رہنے والے کے ہین وما کان لھم من
اولیاء ینصرونھم من دون اللہ ط اور نہین ہے واسطے مشرکون کے کوئی دوست کہ بوقت عذاب
مدد دیوے انکو سوا اللہ کے یعنے کوئی عذاب سے نہ چھڑا سکیگا سوا خدا کے اور خدا عذاب نہین دور کرنے کا ہے
ومن یضلل اللہ فما لہ من سبیل ہ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ چھٹکارے
کی استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ ط قبول کرو واسطے پروردگار اپنے کے جو کچھہ حکم کیا ہے
اسنے ایمان اور توحید سے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہین پھرنا واسطے اسکے نزدیک اللہ کے سے
یعنے پھیر اوسکا اسکو اللہ بعد حکم کرنے کے من صلہ یاتی کا ہے ای من قبل ان یاتی یوم من اللہ لا یمکن ردہ یعنے
پہلے اس سے کہ آوے وہ دن نزدیک اللہ کے سے کہ نہین ممکن پھیرنا اسکا ما لکم من ملجا یومئذ
وما لکم من نکیر ہ نہین واسطے تمہارے کوئی جگہہ پھر جانے کی اسدن اور نہین واسطے تمہارے کچھہ انکار
اپنے اعمال مین کہ کراما کاتبین نے لکھے ہونگے اور اعضا تمہارے گواہی دینگے فان اعرضوا فما ارسلنک

وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہے فرد جو چاہے بات دور کرے حکمت سے کرے ہی جو کرے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور اسیطرح جیسے پہلے تجھ سے پیغمبرون پر وحی کی تھی وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن کو حکم لینے سے قرآن شریف کو روح فرمایا اسواسطے کہ اس سے دل زندہ ہوتے ہین جیسے کہ بدن روح سے حیات پاتے ہین مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ نہین جانتا تھا تو پہلے وحی سے کہ کیا ہے کتاب یعنے قرآن یا نوشتہ ازلی بیچ سعادت اور شقاوت کے تجھے معلوم نتھا اور نہین جانتا تھا تو دعوت کرنی طرف ایمان کے یا اہل ایمان کو نہین پہچانتا تھا کہ کجھ پر کون ایمان لاویگا یا شرایع ایمان تجھے معلوم نتھے وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا و لیکن کیا ہے ہمنے قرآن کو یا ایمان کو روشنائی کہ راہ دکھلاتے ہین ہم ساتھہ اسکے جسے چاہتے ہین ہم بندون اپنون سے یعنے جو اسکو قبول کرین دین کی راہ پاوین وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق تو ساتھہ وحی ہماری کے البتہ بلاتا ہے اور رہنمائی کرتا ہے تو طرف راہ سیدھی کے دعوت تجھہ سے عام ہے اور ہدایت مجھہ سے خاص جسکو چاہون راہ پر لے آون اور صراط مستقیم دین اسلام ہے یا وہ راہ ہے کہ منزل مقصود کو پہنچاوے صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ راہ اللہ کی ہے وہ اللہ کہ واسطے اسکے جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ خبردار ہو طرف اللہ کے پھیر جاتے ہین تمام کام خلائق کے آخرت مین اور نزدیک محققون کے بازگشت سب کامون کی سب وقت اور سب احوال مین اسیکے طرف ہے بعد رفع حجب اسباب و سائط کے یہہ بات کھل تی ہے **قطعہ** پردہ وحدت نہ تو کثرت کو کر تیری ہی غفلت ہے حجاب حضور دیدہ دل کھول کے رافت تو دیکھہ سر الی اللہ تصیر الامور سورۃ زخرف مکی ہے نواسی آیتین ہین تین سو تیس کلمے ہین تین ہزار چار سو حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین اور ربط اسکا سورۃ شوریٰ سے یہہ ہے کہ اختتام دونون کا بذکر پایان کار عباد ہے کیونکہ آیت الا الی اللہ تصیر الامور آخر شوریٰ مین ہے اور آیت فسوف یعلمون آخر مین زخرف کے ہے کہ دونون آیتین متضمن منتہا ہین

سورۃ الزخرف مکیہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثمانون وسبع اٰیہ

حٰمٓ حروف مقطعہ واسطے تنبیہ اور اعلام کے ہین کہ سامع کو خواب غفلت سے ہشیار کرین اور مویداسی کا ہے قول ثعلبی کہ کہا ہے حروف ہجی واسطے تنبیہ کے آتے ہین الا کی جگہہ پس یہان خبردار کرتا ہے سامع کو اوپر سننے کلام عظیم کے کشف الاسرار مین ہے کہ حا اشارت طرف حیات حق کے ہے اور میم طرف ملک اسکے کے قسم کھا کر حیات بے زوال اور ملک بے انتقال اپنے کی فرماتا ہے وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے قرآن روشن کی یا روشن کرنیوالے کی احکام شرع کو اور جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق کیا ہے ہمنے اسکو قرآن عربی تو کہ تم کہ عربی زبان والے ہو سمجھو معانی اسکی یا صحت نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی فصاحت بلاغت دیکھہ کر

وَاِنَّہٗ فِیٓ اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ اور تحقیق قرآن بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے البتہ بلند مرتبہ حکمت بھرا ہے
یا محکم کیا گیا ہے کہ اسمین تناقض نہین یا ناسخ ہے ہرگز منسوخ نہوگا اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا
مُّسْرِفِیْنَ کیا باز رکھینگے ہم تم سے قرآن کو باز رکھنا اسواسطے کہ ہو تم قوم حد سے نکلے ہوے یعنی اس سبب سے کہ تم
نہین مانتے قرآن یا وحی اپنی بند کر لینگے ہم بلکہ پیاپی بھیجینگے ہم تمھارے الزام دینے کو تبیان مین ہے کہ بسبب شرک
تمھارے کے قرآن کو آسمان پر نہ اٹھا لیجاوینگے ہم کیونکہ جان لیا ہے ہمنے کہ جلد ایسے لوگ آوینگے کہ اسپر ایمان لاوینگے
اور اسکے احکام پر عمل کرینگے وَکَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی بیچ پہلے لوگون کے اگرچہ
مشرک تھے اور شرک انکا ہمکو مانع ارسال رسل نہوا وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہ آیا تھا
کفار گذشتہ کے پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے مگر تھے عناد رکھنے والے اس قوم کے ساتھ اسکا ٹھٹھا کرتے جیسے کہ جاہلان
قریش تیری جناب مین بے ادبی کرتے ہین یہہ آیت واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آئی استہزا
قوم سے فَاَهْلَکْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ پس ہلاک کئے ہمنے بسبب استہزا کے اشد انکے
سے از روے قوت کے یعنی انکو ہلاک کیا ہمنے اور انکی شدت شوکت نے ہمین عاجز نہ کیا اور گذر گئی ہے قرآن
مین کئی جگہہ مثال اور وصف خبر اور قصہ اور خبر پہلون کی کہ انھون نے اپنے پیغمبرونکے ساتھ کیا کیا اور ہمنے انکے ساتھ کیا
کیا ہان وعدہ پیغمبر کو ہی ساتھ نصرت کے اور وعید دشمنون کو ساتھ عقوبت کے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ اور البتہ اگر پوچھے تو تو قوم اپنی سے کہ کسنے پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو البتہ
کہینگے پیدا کیا ہے انکو عزت والے علم والے نے کیونکہ یہہ پیدایش کام جاہل اور عاجز کا نہین اس آیت مین خبر دی
کمال جہل انکے کی کہ اقرار کرتے ہین اوپر خالق قوی دانا کے اور عبادت غیر اسکے کی کرتے ہین پس حق تعالی اپنی وصف
مین فرماتا ہے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ خدا سچا وہ ہے جسنے پیدا کیا واسطے
تمھارے زمین کو بچھونا کر اور کین واسطے تمھارے بیچ اسکے راہین تو کہ تم رستہ پاؤ طرف شہرون اور بستون کے
کہ چاہو سو کوفیون نے مہادا ساتھ الف کے پڑھا ہے وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ اور جسنے اتارا آسمان سے
پانی ساتھ اندازے حاجت اور مصلحت کے یعنی نہ ایسا بہت کہ سب ڈوبینگا ہو مانند طوفان نوح اور نہ اتنا کم کہ نہ پیدا ہو کھیتی
فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا پس زندہ کیا ہمنے بسبب اس پانی کے شہر مردہ کو یعنی زمین خشک اور افسردہ کو کہا گیا
اگلا سمجھ لیجئے کہ التفات غیب سے طرف تکلم کے واسطے اختصاص کے ہے ساتھ اس معنی کے کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ
مانند اس زندہ کرنے کے نکالے جاؤگے تم قبرون سے جلا کر وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفُلْکِ وَ
الْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ اور جسنے پیدا کین قسمین مخلوقات کی ساری بن یار اور مددگار کے اور بنائی واسطے تمھارے کشتیون سے
اور چارپایون سے وہ چیز کہ سوار ہو تم اسپر تری اور خشکی مین لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّکُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ

تو کہ چڑھ بیٹھو تم اوپر پیٹھوں اُن سواریوں کے پھر یاد کرو نعمت پروردگار اپنی کو جسوقت کہ سوار ہو تم اوپر اسکے
وتقولوا سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اور کہو پاک ہے وہ اللہ جسنے مسخر کیا واسطے
ہمارے اس کشتی اور اس جانور کو تو کہ مدد اسکی سے بحر اور بر قطع کریں ہم اور نہ تھے ہم واسطے اسکے طاقت پانیوالے
اور فرمانبرداری کرنیوالے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھر جانیوالے ہیں آخر عمر میں مرکب جنازہ پر
کہ آخر سواریوں دنیا کی سے ہے فرد عمر بھر تخت سلیمان پہ رہیگا تو سوار تختۂ تابوت پر آخر تجھے لیجاوینگے ۔
حدیث میں ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکاب میں پاؤں ڈالتے تھے کہتے تھے بسم اللہ اور
جب پشت مرکب پر بیٹھ جاتے تھے فرماتے تھے الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون موضح
میں ہے کہ سوار کو چاہئیے کہ کلمہ الحمد للہ کہے کشف الاسرار میں ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک
شخص کو دیکھا کہ سوار ہو کر پڑھتا تھا سبحان الذی سخر لنا تا آخر آپنے فرمایا کہ کیا تجھکو یہہ فرمایا ہے اسنے عرض
کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا فرمایا ہے کہا ان تذکروا نعمۃ ربکم یہہ کہ یاد کرو نعمت پروردگار
اپنے کی سواری میں اسمیں اشارہ ہے کہ حمد حق سے غافل مت ہو مقرنین بتشدید بھی قرات ہے اور معنے
دونوں کے ایک ہیں وجعلوا لہ من عبادہ جزءا اور مقرر کیا کافروں نے واسطے اللہ کے بندوں اسکے میں سے
کہ فرشتے ہیں ایک جزو یعنے کہتے ہیں کہ فرشتے دختران حق ہیں یہہ عجب جہالت ہے کافروں کی کہ بعد اقرار
خالقیت اور عزت اور علم اسکے کے واسطے اسکے اثبات ولد کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ولادت صفات

اجسام سے ہے اور وہ خالق سب جسموں کا ہے ان الانسان لکفور مبین تحقیق کافر البتہ ناشکر گذار
ہے ظاہر کہ واسطے خداوند عالم کے اثبات فرزند کرتا ہے اور دوسری جہالت اسکی یہہ ہے کہ بیٹیاں اسکی
ٹھہراتا ہے اور بیٹے اپنے کیا کفر ہے معاذ اللہ پس اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ام اتخذ مما یخلق بنات واصفکم بالبنین
کیا پکڑا ہے اللہ نے واسطے اپنے اس چیز سے کہ پیدا کیں میں بیٹیاں کہ اخس اور انقص ہیں اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ
بیٹوں کے کہ اشرف اور اکمل ہیں واذا بشر احدھم بما ضرب للرحمن مثلا ظل وجھہ مسودا وھو کظیم اور جسوقت
خبر دیا جاتا ہے ایک منکر کو ساتھ اس چیز کے کہ بیان کی ہے واسطے اللہ مہربان کے مثال یعنے بیٹیاں کہ اللہ کے
ثابت کرتے ہیں کہ فی الحقیقت یہہ مثل اور مانند اللہ کے ٹھہراتا ہے ہو جاتا ہے منہہ اسکا کالا الکحال اندوہ سے اور وہ غم
سے بھرا ہوا ہوتا ہے حاصل یہہ ہے کہ ایسی بری چیز کہ اپنے یہاں جسکے پیدا ہونے سے غم کھاتے ہیں وہ جناب
باری کے واسطے ٹھہراتے ہیں اس سے زیادہ کفر کیا ہے اور اس سے جہالت کیا ہے بری اومن ینشؤ فی
الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین کیا جو شخص پالا جاتا ہے بیچ گہنے کے یعنے ناز و نعمت میں پرورش پاتا ہے اور اسکو
قوت لڑائی کی نہیں ہوتی اور وہ بیچ جھگڑے کے ظاہر ہوتا عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اغلب عمر زینت

علیہ وسلم کی ہے پھر فرمایا ہے اگر پیروی باپوں کی کرتے ہو تو ابراہیم علیہ السلام کی کرو کہ اشرف آباء تمہارے
کے ہیں وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ اور یاد کرو جس وقت
کہا ابراہیم نے غار سے نکل کر واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے جب بتوں کو پوجتے دیکھا کہ تحقیق میں بیزار ہوں
اُس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم اُسکو مگر اُس سے کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پس تحقیق وہی شتاب ہدایت کریگا
مجھکو یا وہ ثابت رکھیگا مجھکو ہدایت پر وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اور کیا ابراہیم نے
کلمہ توحید کو بات باقی رہنے والی بیچ اولاد اُسکی کے اسی سبب سے اولاد خلیل اللہ میں موحد اور واعظ ہوتے
یا مراد عقب ابراہیم سے آل محمد ہیں یا اُمّت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بعضے کہتے ہیں کہ خدا نے کلمہ توحید باقی رکھا
نسل ابراہیم میں تو کہ مشرک شرک سے پھر آویں اور توجہ طرف دین اُسکے لاویں بَلْ مَتَّعْتُ هٰؤُلَآءِ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ بلکہ فائدہ دیا ہمنے کفار قریش کو کہ زمانہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم میں
ہیں اور باپوں اُنکے کو ساتھ طوالت عمر اور کثرت نعمت کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قرآن یا دین اسلام
اور آیا پیغمبر ظاہر ساتھ دلائل اور معجزات کے یا بیان کرنیوالا توحید ساتھ حجج اور آیات کے وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور جب آیا اُنکے پاس حق تو بجائے شکرگذاری انکار کر کر کہا اُنھوں نے یہہ
جادو ہے اور تحقیق ہم ساتھ اُسکے کافر ہیں اور باور نہیں رکھتے کہ یہہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ اور کہا اُنھوں نے کیوں نہ اُتارا گیا یہہ قرآن اگر اللہ کے نزدیک سے ہے
اوپر ایک مرد کے اِن دونوں بستیوں میں سے کہ مکہ اور طائف ہے مرد بڑے کے کہ دولت مال و جاہ جلال
رکھتا مکہ والوں میں ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ یا اخنس بن شریف اور طائف والوں میں عروہ بن مسعود ثقفی
یا حبیب بن عمر اور مدعا اُنکا یہہ تھا کہ رسالت منصب بڑا ہے چاہیئے کہ کسی مرد بزرگ کو دیا جاتا اور بزرگی اُنکے
نزدیک مال و اسباب دنیویہ پر منحصر تھی یہہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت رتبہ عالیہ ہے مستحق اُسکا وہ ہے کہ
فضائل روحانیہ اور کمالات قدسیہ رکھتا ہو اور باوجود اُسکے ساتھ فضل خاص حضرت حق کے اختصاص پاوے
کہ مثل ہندی ہے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن ہو فرد نگاہ فضل اپنی جسپہ وہ محبوب کرتا ہے ہزاروں
اُسمیں پیدا انیک تر اسلوب کرتا ہے اسیواسطے حق تعالی نے اُنکے جواب میں فرمایا کہ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ
رَحْمَتَ رَبِّكَ کیا یہہ قسمت کرتے ہیں رحمت پروردگار تیرے کی کہ نبوت ہے یعنے اُنکے ہاتھ میں رسالت نہیں ہے
کہ جسکو چاہیں دیویں نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ہم بانٹتے ہیں درمیان اُنکے معیشت اُنکی
بیچ زندگانی دنیا کے یعنے وہ چیزیں کہ زندگانی بسر کریں ساتھ اُنکے ہم اُنکو دیتے ہیں اور وہ اُنکی تدبیر سے عاجز ہیں پھر منصب
رسالت کہ اعلاے مراتب انسانیہ ہے کیونکر اُنکی اختیار میں ہو اور کیا اُسمیں دخل کر سکیں وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ

نظر کی تو ہر ایک کے سر پر کو ابیٹھا نظر آیا بعضو نکی آنکھوں مین پر ڈالا تھا بعضونکی آنکھو ںمین کبھی پر ڈالتا تھا کبھی نکال لیتا تھا
شیخ نے کہا کہ یہہ کیا ہی جسنے کہا یہہ آیت نہین پڑھی تونے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین
یہہ شیاطین ہین انکے سرون پر بیٹھے اور ہر ایک پر بقدر عظمت اُسکی کے غلبہ پاتے ہین لطیفہ جو حق کو بھولا
ٹھکانا کہین نہین اُسکا درست اُسکا نہ مذہب ہی اور نہ دین اُسکا سوائے نفس بد و دیو گمرہ و الخبث نہ ہم نفس
ہی نہ ہمدم نہ ہمنشین اُسکا وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور تحقیق شیطان البتہ بند
کرتے ہین ہمنشینون اپنون کو راہ حق سے اور گمان کرتے ہین کافر آدمی یہہ کہ وہ بسبب متابعت شیطانون کے
راہ پانے والے ہین یا گمان کافرون کا یہہ ہی کہ شیطان ہدایت والے ہین اور اسی گمان مین رہینگے حَتّٰٓى
اِذَا جَآءَنَا یہان تک کہ جب آویگا ہمارے پاس عاشی یعنے کافر اندھا جو اندھا ہی ہماری یاد سے اور قرأت
حجازیون کی اور ابن عامر اور ابو بکر کی جاءَانا ہی یعنے عاشی اور شیطان قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ
فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ کہیگا عاشی واسطے شیطان کے ای کاش کے درمیان میرے اور درمیان تیرے ہوتی دوری دو
مشرق کی سے یعنے مشرق اور مغرب کی یہان مشرق کو غلبہ دیا ہی موضح مین ہی کہ مراد ایک مشرق سے ایام
سرما اور ایک سے ایام گرما ہین اور درمیان انکے بھی بہت دوری ہی غرض کافر کہیگا کہ کاشکے تو مجھہ سے دور
ہوتا پس بُرا ہمنشین ہی تو پھر کہنے والا کافرون سے کہیگا وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي
الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ اور ہرگز نہ نفع کرے تمکو آج آخرت مین یہہ آرزو جسوقت صحیح ہوا یہہ کہ تمنے ظلم کیا تمنے جانون
اپنے پر دنیا مین اسواسطے کہ تم بیچ عذاب کے شریک ہو شیطانون کے جیسے شریک تھے سب عذاب مین
بعضون نے کہا ہی کہ نفع نہین دیگا تمکو یہہ کہ شریک ہو کہ تخفیف عذاب شرکت نہین کرنے کی لکھا ہی کہ
حضرت بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لاوے اور جسقدر دعوت اسلام کرتے تھے وہ انکار عناد مین فزون ہوتے
تھے یہہ آیت اُتری کہ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کیا پس تو سناتا ہی بہرون
کو یا دکھاتا ہی اندھون کو اور انکو جو ہین بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے تو قدرت نہین رکھتا کہ دل کے بہرون کو حق
بات سنا سکے اور دل کے اندھون کو راہ حق دکھا سکے اور گمراہون کو راہ پر لاوے پھر اسقدر رنج اپنی جان پر کیون
کھینچتا ہی فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ پس اگر لیجاوین ہم تجھکو اس عالم سے پہلے اس سے کہ عذاب
انکا تجھے دکھاوین تو دل خوش رکھہ پس تحقیق ہم اُنسے بدلا لینے والے ہین ساتھہ عذاب کے اَوْ نُرِيَنَّكَ
الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ یا دکھاوین ہم تجھکو وہ جو وعدہ دیتے ہین ہم انکو عذاب کا پس تحقیق ہم
اوپر عذاب انکے کے قادر ہین یعنے ہر حال مین وہ عذاب پاوینگے حالت حیات تیری مین یا بعد وفات تیری
کے فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ پس محکم پکڑ آپس چیز کو کہ وحی کی گئی ہی طرف تیرے آیات اور

احکام سے اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تحقیق تو اوپر راہ سیدھی کے ہی کہ نہین کجی اسمین جلد مقصود کو پہنچتی ہی *
وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ اور تحقیق قرآن البتہ شرف اور عزت ہی واسطے تیرے اور واسطے قوم تیری کے کہ قریش
ہین مجاہد نے کہا ہی کہ تمام عرب مراد ہین اور شرف انکا یہہ ہی کہ قرآن انکی زبان مین اترا ہی اور قریش کو
خصوصیت ہی کہ پیغمبر انہین سے ہین اور بنی ہاشم کو زیادہ تر کہتے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد قوم سے امت
ہی وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ اور البتہ سوال کئے جاوگے دن قیامت کے اس نعمت سے اور شکر گذاری سے اسکے
وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَا اور سوال کر تو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم احوال انکے سے کہ بھیجا
ہمنے پہلے تجھ سے پیغمبرون ہمارے سے یعنے امتون انکی سے یا علمائے دین انکے سے پوچھ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ اٰلِہَۃً یُّعْبَدُوْنَ کیا مقرر کئے ہین ہمنے سوا اللہ کے معبود کہ عبادت کئے جاوینگے یعنے پوچھ کہ کبھی ہمنے کو
حکم کیا ہی ہمنے ساتھ عبادت بتون کے اور کسی ملت مین پہلی ملتون مین سے پرستش کسیکی سوا اللہ کے مقرر نہین
مراد اس کلام سے استشہاد ہی باجماع انبیا اوپر توحید کے معالم مین ہی کہ شب معراج سب پیغمبرون کو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع کیا اور کہا پوچھ انسے آپ کو کچھ اسمین شک نتھا پوچھا صاحب عین
المعانی نے کہا ہی کہ آثار مین آیا ہی کہ جبرئیل نے میکائیل سے پوچھا کہ سرور انبیا علیہ الصلواۃ والسلام نے انبیا
یہہ سوال کیا تھا میکائیل نے کہا کہ یقین آپ کا کامل تر اور ایمان محکم تر تھا اس سے کہ پوچھین [illegible] مین
کشف انہین کیا ہی احتیاج دلیل دلیل کے جو ہین محتاج وہ ہین سخت ذلیل وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا
اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے کہ معجزے تھے دلالت
کرتے اوپر نبوت اسکی کے طرف فرعون کے اور سردارون اسکے کے پس کہا موسی نے انکو تحقیق مین بھیجا ہوا ہون پروردگار
عالمون کی طرف سے فَلَمَّا جَآءَہُمْ بِاٰیٰتِنَآ اِذَا ہُمْ مِّنْہَا یَضْحَکُوْنَ پس جب آیا موسی انکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے
ناگہان وہ اس سے ہنستے تھے وَمَا نُرِیْہِمْ مِّنْ اٰیَۃٍ اِلَّا ہِیَ اَکْبَرُ مِنْ اُخْتِہَا اور نہ دکھاتے تھے ہم انکو کوئی نشانی مگر وہ بڑی تھی
بہن اپنی سے یعنے ایک سے ایک نشانی بڑی تھی وَاَخَذْنٰہُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ اور پکڑا ہمنے انکو ساتھ
عذاب قحط اور جراد اور قمل وغیرہ کے توکہ وہ پھر آوین دین باطل سے طرف حق کے لیکن وہ نہ پھرے اور جب عذاب دیکھ لیا
مقام استغاثے مین آئے وَقَالُوْا یٰاَیُّہَا السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَہِدَ عِنْدَکَ اِنَّنَا لَمُہْتَدُوْنَ اور کہا انہون نے
ای جادوگر پکار واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ عہد کیا ہی تیرے پاس یعنے تجھ سے عہد کیا ہی کہ دعا تیری
قبول کریگا سو دعا کر واسطے دفع عذاب ہمارے کے تحقیق ہم البتہ راہ پر آوینگے یعنے عذاب اگر ہم سے دفع ہوا تو ایمان تجھ پر لاوینگے ساحر کہہ کر حضرت
موسی کو اس واسطے پکارا کہ عادت اس لفظ کی تھی سو وہی زبان سے نکلا یا تعظیم کی راہ سے کہا کیونکہ سحر انکے نزدیک بڑا علم اور کمال تھا یا بسبب حماقت سے
کہا فَلَمَّا کَشَفْنَا عَنْہُمُ الْعَذَابَ اِذَا ہُمْ یَنْکُثُوْنَ پس جب کھول دیا ہم نے انسے عذاب دعائے موسی سے ناگہان وہ پھر جاتے

ہین عہد سے اور فرعون حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہونے سے خوف کھانے لگا کہ مبادا لوگ اسپر ایمان لے آوینگے پس اپنی
قوم کو جمع کر کر آپ بلندی پر چڑھ گیا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ اور پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے بعد دفع عذاب کے
قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ کہا اے قوم میری فقط مجکو کیا نہین ہے واسطے
میرے ملک مصر کا اور یہہ نہرین چلتی ہین نیچے میرے محلون کے دریاے نیل کے تین سو ساٹھ نہرین تہین چار نہرین
بڑی انکے باغ مین آئی تہین اور محلون کے نیچے سے بہتی تہین انپر فخر کیا کہ یہے نہرین میرے باغون اور محلون کے
تلے بہتی ہین اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہین دیکھتے تم بڑائی میری اور موسیٰ یہہ نہین رکھتا اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ
هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ بلکہ مین بہتر ہون اس شخص سے کہ ملک مین میرے وہ ذلیل اور نہین نزدیک
کہ صاف بیان کرے بات کیونکہ زبان مین اسکے لکنت ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ فرعون نے جھوٹھ کہا کیونکہ حق تعالی
نے انکی دعا سے کہ واحلل عقدة من لسانی ہے لکنت انکی زبان کی دور کردی تھی لیکن قوم کو معلوم تھا کہ پہلے
رسالت کے لوگون پر لکنت ظاہر تھی فَلَوْلَا اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ پس کیون نہ ڈلے گئے اوپر اسکے
کڑے سونے کے سے سمجھ لیجئے کہ اس زمانے مین جسکو مہتری اور سرداری دیتے تھے اسکے ہاتھ اور گردن مین کڑے
ہنسلی سونے کی ڈال دیتے تھے سو وہ فرعون نے کہا کہ اگر موسیٰ کو رئیس قوم کا کیا ہے تو خدا نے کیون ہنسلی
کڑے سونے کے نہین دئے اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ یا کیون نہ آئے ساتھ اسکے فرشتے پرا باندھ کر واسطے یاری
اور مددگاری اسکے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ پس سبک عقل کر دیا فرعون نے اس مکر سے قوم اپنی کو یعنے یہہ
فریب انمین اثر کر گیا پس کہا مان گئے اسکا اور متابعت موسیٰ علیہ السلام سے دل اٹھا لیا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ تحقیق وہ تھی قوم فاسق فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ پس جب غصہ مین لائے وہ ہمکو
بہت گناہ کر کر یا غضب مین لائے رسول ہمارے کو نہایت جھگڑ جھگڑ کر بدلا لیا ہمنے انسے پس ڈبو دیا ہمنے انکو سب
دریاے نیل مین فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ پس کیا ہمنے انکو پیشوا کافرونکا جو پیچھے انکے ہونگے اور مثال واسطے
پچھلون کے یعنے قصہ فرعون اور قوم اسکا عجب ہی اسکو قائم مقام مثال کے کیا کہ کہا جاوے کافرون کو تم ایسے ہو
جیسے قوم فرعون پاوینگے اور وعظ کہا کہ پچھلے لوگ اسکو سنکر عبرت پکڑین اور نافرمانی حق سے ڈرین اور سمجھین
کہ جسپر فرعون کو فخر تھا اسمین ڈوبا نہرون پر اپنے کیا کیا نازان تھا سو دریا مین معہ لشکر غرق ہوا فرد تو تکبر کرتا ہے
اے ہمنشین اسکا نخل بیترا نہین لگتا کہین اسباب نزول مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش
کو فرمایا کہ جسکو سوا خدا کے پوجتے ہو اسمین کچھ خیر نہین ایک جماعت نے کہا کہ عیسی معبود نصاری کا ہے اور وہ سوا خدا
کے ہے اور تم خود قایل ہو کہ وہ بندہ صالح ہے قریش پکارے اور گمان کرنے لگے کہ آپ ملزم ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ اور جب بیان کیا گیا بیٹا مریم کا مثال ناگہان قوم تیری اس مثال سے

عل مجازی تھی اور ایک قول سبب نزول آیت مین یہہ ہے کہ قریش نے کہا کہ عیسی مخلوق ہے اور معبود نصاری ہے پس
ہمارے بھی معبود مخلوق ہوں تو کیا ہے یا تشبیہ دی کہ جب عیسی کا دین اللہ ہونا روا ہے تو فرشتون کا بنات
اللہ ہونا کیون ناسزا ہے اور اصح یہہ ہے کہ بعد نزول آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے ابن زبعری نے
کہا کہ عیسی کو بھی سوا اللہ کے پوجتے ہین جب وہ دوزخ مین جاویگا تو ہم اور معبود ہمارے بھی جاوین یہہ آیت اتری
اور موید اسی قول کا یہہ جو فرماتا ہے وقالوا ءالہتنا خیر ام ہو اور کہا مشرکون نے آیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی جب
وہ جہنم مین ہوگا یہہ بھی ہوں ماضربوہ لک الا جدلا نہین بیان کرتے وہ اس مثال کو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑا
کے نہ واسطے تمیز حق کے باطل سے بل ہم قوم خصمون بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو ان ہو الا عبد انعمنا علیہ وجعلنہ مثلا
لبنی اسرائیل نہین ہے عیسی مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہے ہمنے اوپر اسکے ساتھہ نبوت اور رسالت کے اور کیا ہے ہمنے
اسکو نمونہ قدرت الہی کا واسطے بنی اسرائیل کے کہ بن باپ پیدا ہونا ایک امر عجیب ہے ولو نشاء لجعلنا منکم ملئکۃ
فی الارض یخلفون اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم بدل تمسے فرشتون کو یعنے تمھین ہلاک کرکر انہین لاتے کہ بیچ
زمین کے جانشین ہوتے بعد تمھارے وانہ لعلم للساعۃ اور تحقیق عیسی البتہ علم ہے واسطے آنے قیامت کے کیا
علامت قیامت کی ہے نزول اسکا کہ بعد خروج دجال کے آسمان سے اتریگا مسجد دمشق کے منارہ شرقی پر
رنگین کپڑے پہنے دو ہاتھہ فرشتون کے بازو پر دھرے ساتھہ چہرہ عرق آلودہ کے جس کافر کو اسکا دم پہنچیگا
مرجاویگا اور نفس اسکا مد نظر تک جائیگا دجال کو ولایت شام مین جاکر ہلاک کریگا خنازیر ماریگا صلیب توڑیگا
کنیسا خراب کریگا نصاری کو قتل کرے مگر جو شخص کہ ایمان لاویگا اسپر اور بیضاوی مین ہے کہ بعض کہتے ہین
کہ ضمیر راجع طرف قرآن کے ہے پس تحقیق بیچ اسکے اعلام ہے واسطے قیامت کے اور دلالت ہے اسکے آنے پر
فلا تمترن بہا واتبعون پس مت شک لاؤ اور مت جھگڑو ساتھہ آنے قیامت کے اور پیروی کرو ہدایت میری کی
یا شرع میرے کی یا رسول میرے کی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یعنے
پیروی کرو میری ہذا صراط مستقیم یہہ ہے جو بتلاتا ہوں مین تمکو طرف اسکے راہ سیدھی کہ نہین گمراہ ہوتا ہے
اسکا ولا یصدنکم الشیطان اور چاہئے کہ نہ بند کرے تمکو شیطان سلوک راہ مستقیم سے ساتھہ وسوسے اپنے کے پس
متابعت اسکی مت کرو اور قدم اسکی مخالفت مین رکھو انہ لکم عدو مبین تحقیق وہ واسطے تمھارے دشمن ہے ظاہر
ولما جاء عیسی بالبینت قال قد جئتکم بالحکمۃ ولابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ اور جب آیا عیسی
ساتھہ آیتون انجیل کے یا معجزون ظاہر کے کہا بنی اسرائیل کو کہ تحقیق لایا ہوں مین واسطے تمھارے شریعت کہ شامل
ہے اوپر حکمت قولی اور فعلی کے اور تو کہ بیان کرون مین واسطے تمھارے وہ سب چیزین کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اسکے
امور دین سے یا احکام توریت سے فاتقوا اللہ واطیعون پس ڈرو اللہ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو مین کہون نہ

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ تحقیق اللہ وہ ہے پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا پس عبادت کرو اسکی ساتھ یگانگی کے
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ یہہ ہے راہ سیدھی کہ ہرگز نہین رکھتی کجی فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے
درمیان ترسایون کے مانند یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ پس ویلے ہے واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین ان فرقون مین عذاب دردناک
ایکدن کے سے هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ نہین انتظار کرتے یہہ فرقے مگر قیامت کا یہہ کہ آوے
اُنکے پاس ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون آنا اُسکا بسبب غفلت اور شغل دنیاوی کے الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ دوست اُسدن بعضے بعضون کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ایماندار یعنے کافر جو آپس مین
دوستی رکھتے ہین واسطے کفر اور معصیت کے مددگاری کے سو آپس مین روز قیامت کے دشمن ہونگے ویلعن بعضهم بعضا
اور مسلمان کہ محبت واسطے خدا کے رکھتے ہین الفت اُنکی قائم رہیگی تو کہ ایکدوسرے کو شفاعت کرین تاویلات
کاشفی مین ہے کہ خلت چار قسم ہے اوّل خلت تامہ حقیقیہ ہے کہ محبت روحانیہ ہے کہ مناسبت ارواح سے پیدا
ہے جیسے محبت انبیا اور اولیا اور شہدا اور اصفیا کی آپس مین دوم محبت قلبیہ کہ مناسبت اوصاف کاملہ اور
اخلاق فاضلہ سے ہویدا ہے جیسے محبت صلحا اور ابرار کی آپس مین دوستی امتون کی انبیا سے اور مریدون کی
مشائخ سے یہہ دونون قسم کی محبت خلل پذیر نہ دنیا مین ہے نہ آخرت مین اور نتیجے اور فائدے دیتی ہی ظاہر
اور باطن سیوم محبت عقلیہ ہے کہ متعلق بتحصیل معاش اور مصالح دنیا ہے جیسے محبت تجار اور صناع کی آپسمین
خادمون کی مخدومون سے اور محتاجون کی دولتمندون سے چارم محبت نفسانیہ ہے کہ بواسطہ لذائذ حسیہ اور باعث
شہوات ہوا ہے پس دن قیامت کہ اسباب ان دونون قسمون محبت کے مٹ جاوینگے وہ محبت بھی زائل ہوجاوےگی
بلکہ جب غرض حاصل ہوگی اور آرزو ظہور مین نہ آویگی وہ دوستی دشمنی سے بدل جاویگی نظم بے شائبہ غرض ہو الفت
ورنہ تو ہزار اسمین کلفت الفت جو غرض بھری ہوئی ہے آخر جیسی وہ جون سوئے ہے وہ دوستی دشمنی ہے رافت
بچ اُس سے اگر تو چاہے راحت خالص الفت برائے حق کر طومار غرض کو اپنے شق کر چاہے جسے اُسکو بہر حق چاہ الیمن
من احب للہ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ پکارنے والا اُسدن پکاریگا پرہیزگارون کو کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ای بندو میرے نہین ڈر اوپر تمھارے آج کے دن کسی اذیت کا اور نہ تم غمگین ہوگے فوت مقاصد سے پس
صفت اُن پکارے گیون بندون کی فرماتا ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ وہ لوگ ہین جو ایمان
لائے ساتھ آیتون کلام ہماری کے اور تھے مسلمان مطیع بفرمان پھر پکارنیوالا کہیگا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَ
أَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ داخل ہو بہشت مین تم اور بی بیان مسلمانیان تمھاری کہ بناؤ کروائے جاؤگے يُطَافُ عَلَيْهِم
بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ لئے پھرینگے اوپر بندون کے جب بہشت مین داخل ہوجاوینگے طباق سونے کے

قسم قسم کے کھانے بھرے اور آبخوری رنگ رنگ کے شرابون سے لبریز وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ
اور بیچ بہشت کے ہے جو کچھ کہ چاہے اُسکو جی اور لذت پکڑیں آنکھیں سمجھ لیجئے کہ اِن دو کلموں مین تمام نعمتین بہشت
کی بیان ہین کیونکہ نعم جنان یا نصیب نفس ہے یا بہرہ عین اور بہرہ عین کیا ہے بمشاہدہ جمال با کمال محبوب ہے
فرد لذت چشم نہین جز تیرے دیدار کی یار کیا مزا ہے جو تیری دید ہو اور جی ہو نثار امام قشیری نے کہا ہے کہ
لذت دیدار کی موافق اشتیاق کے ہے عاشق کو جتنا شوق زیادہ لذت دیدار بیشتر ذو النون مصری رح نے کہا ہے
شوق ثمرہ محبت ہے جسکو محبت بیشتر شوق اسکا ساتھ دیدار محبوب کے زیادہ تر زبور مین ہے ای [illegible] بہشت میری
واسطے مطیعون کے ہے اور کفایت میری واسطے متوکلون کے ہے اور زیادت میری واسطے شاکرون کے ہے اور انس
میرا واسطے طالبون کے ہے اور رحمت میری واسطے محبون کے ہے اور مغفرت میری واسطے تائبون کے ہے اور مین
خاص مشتاقونکا ہون شعر طال شوق الابرار الی لقائی وانا الیهم اشد شوقا فرد دل ہی مشتاق تیرا شوق تیرا جی
اور دل زندگی کا یہی مایہ ہے یہی ہے حاصل پھر واسطے کمال نعمتون اور لذتون بہشت کے فرماتا ہے کہ
وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور تم بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہو اور وہان کمال نعمت ہے بے بیم زوال وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي
أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور یہہ ہے وہ بہشت جو وارث کئے گئے ہو تم اُسکے بمقتضاے وعدہ نورث من
عبادنا من کان تقیا بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے دنیا مین خیرات اور طاعت جزا کو بلفظ میراث لایا کہ خاص
ہے باستحقاق ہاتھ آئی ہے لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ واسطے تمہارے ہے بیچ بہشت کے میوہ بہشت
اُسمین سے کہ کھاتے ہو ہمیشہ معالم مین ہے کہ حدیث مین واقع ہے کہ کوئی کسی درخت بہشت کے سے میوہ نہ توڑیگا
مگر اُسیدم مثل اُس میوہ کے اُسی درخت مین لگ جاویگا إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ تحقیق کافر بیچ عذاب
دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ نہ سست اور سبک کیا جاویگا اُنسے عذاب
اور وہ بیچ عذاب کے ناامید ہین رحمت اور نجات اور خفت عقوبات سے وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ اور نہین
ظلم کیا ہمنے انکو عذاب دینے مین ولیکن تھے وہی ظالم کہ شرک لائے تھے اور عبادت کو غیر محل مین رکھا تھا نہ
وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور پکارینگے کہ ای مالک چاہ اللہ سے کہ موت ڈالدے اوپر ہمارے
پروردگار تیرا تو کہ چھوٹ جاوین ہم عذاب سے قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ کہیگا مالک خازن دوزخ جواب مین اُنکے بعد ہزار
سال کے یا بعد چالیس دن کے ایام آخرت سے تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو نہ دوزخ سے نکلوگے نہ عذاب ہلکا ہوگا
پھر حق تعالی بعد جواب مالک کے فرماویگا لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ البتہ تحقیق لائے ہم تمہارے
پاس حق بات پیغمبر کی زبانی اور لیکن اکثر تمہارے واسطے حق بات کے ناخوش رکھنے والے ہین أَمْ أَبْرَمُوا
أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ بلکہ مقرر اور محکم کیا ہے کافرون نے کچھ کام رد اور باطل کرنے حق بات کے مین یا فریب واسطے

پیغمبرون کے پس تحقیق ہم بھی مقرر اور محکم کرنے والے ہین کام کے واسطے بدلے انکے کے اور رد کرنے مکر انکے کے اور فتح
دینے پیغمبرونکے ام یحسبون انا لا نسمع سرهم ونجوٰهم کیا گمان کرتے ہین مکار کفار یہہ کہ ہم نہین سنتے آہستہ بولنا
دلومین انکا اور مصلحت کرنا انکا بلیٰ ورسلنا لدیهم یکتبون یون نہین بلکہ بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے حفظہ
نزدیک انکے لکھتے ہین اسکو فرمان ہمارے سے پھر جبکہ ہمارے فرشتون پر کچھ بات انکی چھپی نہین تو ہم پرکہ
خداوند ہین کیونکر پوشیدہ رہے قل ان کان للرحمٰن ولد کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر ہووی واسطے اللہ کے
اولاد جیسا کہ گمان تمہارا ہے فانا اول العابدین پس مین پہلا عبادت کرنیوالونکا ہون ساتھہ یگانگی کے جاہیے
کہ مین جانون اور مین جو نہین جانتا اسکا فرزند تو تم کہان سے اثبات کرتے ہو صاحب کشاف نے معنو مین اس آیت کے
کہا ہے کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور برہان صحیح اور حجت روشن سے ثابت ہوتا پس اول مین تعظیم کرنیوالون کا ہوتا
اسکو یہہ بات بسبیل تمثیل ہے اور مبالغہ نفی اولاد رب العباد مین امام زاہد نے لکھا ہے کہ ایک دن نضر بن حارث
بیٹھا تھا اکثر سردار قریش کے حاضر تھے ایک آیت قرآنی مین خوض کرکر استہزا کرنے لگا ولید بن مغیرہ نے کہ ان
دنون طرف اسلام کے مائل تھا اور مدح قرآن کیا کرتا تھا کہا اے نضر قرآن پر ہنستا ہے قسم ہے خدا کی نہین
کہتا محمد مگر حق نضر نے کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہے لا الہ الا اللہ مین بھی کہتا ہون لا الہ الا اللہ لیکن
اضافت کرتا ہون مین کہ فرشتے بنات اللہ ہین یہہ بات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت ناخوش ہوئے
جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے نضر نے ولید کے سامھنے یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ خدائے محمد نے میری تصدیق
کی اس آیت مین کہ ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ولید نے کہا اے احمق خدائے محمد نے تیری تکذیب کی کیونکہ
ان معنے نفی ہی کہتا ہے کہ نہین اور نتھا واسطے خدا کے ولد پھر فرمایا کہ مین اول موحد ونکا ہون سبحان رب
السمٰوٰت والارض رب العرش عما یصفون پاکی بے عیبی ہے پروردگار آسمانون کے اور زمین کے کو پروردگار
عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر یعنے فرزند ٹھہراتے ہین فذرهم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومهم
الذی یوعدون پس چھوڑ دے انکو تو کہ سعی کرین باطل مین اور کھیل مین مشغول ہون بیچ دنیا کے یہان تک کہ ملین
اس دن سے جو وعدہ دیئے جاتے ہین ملاقات اسکیکا کہ روز قیامت ہے وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله
اور وہی ہے اللہ ساتھہ استحقاق کے بیچ آسمانونکے معبود فرشتونکا ہے اور بیچ زمین کے معبود جن اور انس کا ہے
وهو الحکیم العلیم اور وہ ہے حکمت والا علم والا ہے وتبارک الذی له ملک السمٰوٰت والارض وما بینهما
اور بہت برکت والا ہے وہ کہ واسطے اسکے ہے پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہے یعنے سب
حکم انکا ساری جاری ہے وعنده علم الساعة اور نزدیک اسکے ہے علم اس ساعت کا کہ قیامت جسمین قائم ہوگی
والیه ترجعون اور طرف اسکے پھر کے جاوینگے سب خلائق ہمدن ولا یملک الذین یدعون من دونه الشفاعة

اور نہین اختیار مین رکھتے اُسدن وہ لوگ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا خدا کے شفاعت کرنا یعنے معبود کفار
کے فرشتے اور جن اور انس اور بت کہ مشرک اُنکی شفاعت کی امید رکھتے ہین اُسدن شفاعت کر سکینگے اِلّا
مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ مگر وہ شخص کہ گواہی دی ساتھہ حق کے جیسے فرشتے اور عیسی اور عزیر علیہم السلام
کہ انکو رتبہ شفاعت کا ہے کیونکہ اُنھون نے گواہی ساتھہ حق کے دی ہے اور وہ جانتے ہین انکو کہ زبان سے
گواہی دیتے ہین اور انکی شفاعت نکرینگے مگر مومنان گنہگار کی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ
اور اگر پوچھے تو عابدون یا معبودون کو کہ کسنے پیدا کیا ہے انکو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ کمال ظہور سے اس جواب کے
جھگڑہ نہین سکتے کہ کہان سے پھرے جاتے ہین مشرک عبادت حق سے طرف عبادت غیر اُسکی کے وَقِيْلِهٖ
يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ اور بہت کہا کرتا ہے پیغمبر یا قسم ہے اس کہنے کی پیغمبر کے یا نزدیک
اللہ کے ہے جاننا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ کہا ہے پروردگار میرے تحقیق یہہ معاندان قریش ایک
قوم ہین کہ نہین ایمان لاتے از روے عناد اور جھگڑے کے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ پس منہہ پھیرلے تو اُنسے یعنے دعوت
انکی سے یا بدلے اُنکے سے اور کہہ کہ سلامتی مانگتے ہین ہم یہہ حکم ساتھہ آیت سیف کے منسوخ ہے فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ پس البتہ جان لیوینگے سرانجام کفر اپنے کا جب عذاب اُتریگا دنیا مین دن بدر کے اور عقبی مین وقت
دخول نار کے سورہ دخان مکی ہے اُنسٹھہ آیتین ہین تین سو چالیس کلمے ہین چار سو اکتیس حرف ہین فصل اُسکے
من مین اور ربط اسکا سورہ زخرف سے یہہ ہے کہ افتتاح دونون کا ساتھہ ذکر قرآن کے اور اختتام دونونکا ساتھہ ذکر قرآنکے ہے واللہ اعلم

سورة الدخان مكية — بسم الله الرحمن الرحيم — وهي خمسون وتسع آيات

حٰمٓ امام محمد حکیم ترمذی سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہے کہ حق تعالی نے سب احکام اور قصص
حروف مقطعات مین کہ اوایل سور مین مجملا جمع فرمائے ہین اور جو اُسکو نہین جانتے مگر اہل نبوت اور ولایت
پس واسطے تفہیم عوام کے تمام سورتون مین تفصیل کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حروف اشارت طرف کلمات کے ہین
چنانچہ حم مین کہا ہے کہ حمیت الحبیبن حمایت کی مین نے دوستون اپنے کی توجہ رکھنے سے طرف ماسوا کے یعنے التفات
غیر کا اُنکے دل سے دور کیا اور بعضے یہہ معنے کہتے ہین حم الی قضی یعنے کام بن بنا کیا اور ہم ہو ہو چکے وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے کتاب
بیان کرنیوالے کی یعنے قرآن کی کہ محض کرم سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ تحقیق
ہمنے اُتارا ہے اُسکو بیچ رات برکت والی کے کہ شب قدر ہے اور کونسی برکت برابر اسکے ہو کہ کتاب کریم جو سبب نفع
دینی اور دنیوی اور باعث فائدہ صوری اور معنوی ہے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اُتری تحقیق ہم ہین ڈرانے والے اسکے
اُتارنے قرآن کے اس رات مین بعضے کہتے ہین کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے کہ شب نصف شعبان ہے اور برکت اسکی یہہ ہے
کہ فرشتے اُترتے ہین دعائین قبول ہوتی ہین جیسے موتی تقریبا فی ہین رزق بٹتے ہین فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ بیچ اس شب کے

جدا اور فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا یا ہر کام کہ حکم کیا گیا ہے بیچ سارے برس کے رزقون اور اجلون سے سمجھے کہ شب برات بڑی بزرگ راتون سے ہے کہ حق تعالی نے اس امت کو عنایت فرمایا ہے حدیث مین ہے کہ اس شب بخشے جاتے ہین گنہگار ساتھ شمار بالون کے گوسفندان بنی کلب کے ہین اور اس رات آب زمزم زیادہ ہوتا ہے صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حدیث مین ہے جو کوئی اس شب سو رکعت نماز پڑھیگا حق تعالے اسّو فرشتے اتاریگا کہ اسکے ہمراہ ہین تیس فرشتے اسے بشارت بہشت کی دینگے اور تیس فرشتے اسکو عذاب دوزخ سے امین کرینگے اور تیس فرشتے آفات دینوی اس سے ٹالینگے اور دس فرشتے مکر شیطان کی اس سے دفع کرینگے اور اس رات وظیفے نعمت کے اوپر بندون کے قسمت کرتے ہین اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا حکم کیا ہمنے حکم کرنا ساتھ فیصل کرنے قضایا کے اس شب مین نزدیک اپنے سے اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ تحقیق ہم ہین بھیجنے ولے تجھکو کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت پروردگار تیرے کی طرف سے اوپر خلق کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمین یا ہم بھیجنے والے ہین جبرئیل کو ساتھ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتون کو اس رات مین ساتھ سلام مومنان کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق اللہ سننے والا ہے سب باتین بندون کی جاننے والا ہے نیتین انکی رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا پروردگار آسمانون کے اور زمین کے طرف سے اور جو کچھہ درمیان انکے ہے پس جانو اے لوگو اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین لانیوالے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ پروردگار تمھارا اور پروردگار باپون تمھارے پہلونکا بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ بلکہ کافر بیچ شک کے ہین قرآن سے کھیلتے اور ٹھٹھا کرتے ساتھ اسکے فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ پس منتظر رہ واسطے انکے اس دن کے کہ لاویگا آسمان دھوان ظاہر عرب والے شر غالب کو دخان کہتے تھے پس مراد عذاب ہے کہ اتریگا عین المعانی مین ہے کہ مراد غبار ہے کہ فتح مکے کے دن چڑھا تھا بعضے کہتے ہین مراد زمانہ قحط ہے کہ پیغمبر کی دعا سے کافرون پر آیا تھا یہان تک کہ کتے موئے ہوئے استخوان سمیت کھاتے تھے شدت بھوکھہ کی سے انکی آنکھون کی آگے اندھیرا آگیا تھا اسکو بغیر دھوئین سے فرمایا اور مقرری کہ ہوگا ضعف بصر سے درمیان اپنے اور آسمان کے دھوئین کی شکل کچھہ تحقیق تبیان مین ہے قحط کے برس سبب خشک سالی کے غبار سیاہ زمین سے اٹھتا تھا دھوئین کی شکل اسیواسطے سال قحط کو سنة الغبر کہتے ہین اور وجہ تسمیہ عام الرمادکی بھی یہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ دھوان ایک علامات قیامت سے ہوگا چنانچہ حدیث اشراط الساعة مین ہے اور وہ دھوان ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک يَّغْشَى النَّاسَ ڈھانک لیگا لوگون کو چالیس دن تک مسلمانون کو مثل زکام کے ایک حالت ہوگی اور کافر بیہوش اور سراسیمہ ہو جائینگے اور فرشتے کہینگے کافرون کو هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہہ ہے عذاب دردناک کہ حق تعالی نے وعدہ کیا تھا و ذراینے زیادہ

کہینگے ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون اے پروردگار ہمارے کھول دے ہم سے عذاب تحقیق ہم ایمان لانے والے
ہین بعد رفع عذاب کے یعنے جو یہہ بلا ہم سے دور ہو تو ایمان لاوین حق تعالی فرماویگا انی لہم الذکری وقد جاءہم
رسول مبین کہان ہے واسطے انکے نصیحت پکڑنا آنے عذاب کے اور حال انکا آیا انکے پاس پیغمبر بیان
کرنیوالا احکام اور ظاہر کرنیوالا معجزات اور وہ اس سے پند پذیر نہوئے ثم تولوا عنہ وقالوا معلم مجنون
پھر پھر گئے اس سے اور ایمان نہ لائے اور کہنے لگے سکھلایا ہوا ہے یعنے جبر اور یسار نے قرآن سکھا دیا ہے دیوانہ
ہے دماغ مین خبط واقع ہوا ہے اور باوجود اسکے جو وعدہ ایمان کا دیتے ہین وہ انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم
عائدون تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب انسے تھوڑا سا کھولنا یا تھوڑا سا زمانا ساتھہ دعا پیغمبر کے تا آخر عمر
انکی کے لیکن کچھہ فائدہ ندیگا تحقیق تم پھرنے والے ہو طرف کفر کے لکھا ہے کہ وقت قحط کے قریش نے مدینے مین اگر
حضرت کو قسم دلوا کر دعا کروائی آپ نے دعا کی قحط دفع ہوا اور وہ ویسے ہی کفر پر قائم رہے اور موافق قول انکے کہ دخان
کو علامات قیامت سے لیتے ہین جب لوگ دعا اور زاری کرینگے بعد چالیس دن کے دھوان دور ہوگا اور وہ پھر جاوینگے
اس حال پر کہ رکھتے تھے شرک اور فسق سے یوم نبطش البطشۃ الکبری یاد کر اسدن کو کہ پکڑینگے ہم کافرون کو پکڑنا
بڑا یعنے روز قیامت کو بعضے کہتے ہین مراد روز بدر ہے حق تعالی وعید کرتا ہے مشرکون کو کہ بڑی عقوبت قتل اور
قید سے تمیر لاوینگے انا منتقمون تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین اسدن ولقد فتنا قبلہم قوم فرعون وجاءہم رسول
کریم ان ادوا الی عباد اللہ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے پہلے کفار مکہ سے قوم فرعون کی کو کہ قبطی تھے اور آیا تھا انکے پاس پیغمبر
بزرگوار حسب نسب مین یعنے موسی ابن عمران علی نبینا وعلیہ السلام یہہ کہ ادا کرین یعنے ہاتھہ انسے اٹھاؤ اور حوالہ کرین طرف
میرے بندگان خدا کو یعنے بنی اسرائیل کو انی لکم رسول امین وان لا تعلوا علی اللہ تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر ہون
امانت والا وحی مین اور خیر خواہ خلق کا اور یہہ کہ نہ سرکشی کرو اوپر اللہ کے اور نہ ہلکا جانو وحی کو انی اتیکم بسلطن مبین
تحقیق مین لانے والا ہون تمھارے پاس دلیل روشن اوپر صدق مدعا اپنے کے فرعونیون نے بعد سننے اس بات کے قصد آزار
موسی علیہ السلام کیا حضرت موسی نے کہا وانی عذت بربی وربکم ان ترجمون اور تحقیق مین نے پناہ پکڑی ہے ساتھہ
پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے اس سے کہ سنگسار کرو تم مجھکو یا قتل کرو یا دشنام دو اور وہ نگہبان میرا ہے وان
لم تؤمنوا لی فاعتزلون اور اگر نہین یقین لاتے تم ساتھہ میرے پس ایکطرف ہو جاؤ مجھسے اور مت ستاؤ مجھکو مصرعہ
امید خیر نہین تم سے شر نہ پہنچاؤ انھون نے بات حضرت موسی کی نہ قبول کی اور ہاتھہ اور زبان سے ایذا دینے لگے فدعا
ربہ ان ہؤلاء قوم مجرمون ۵ پس دعا مانگی موسی نے پروردگار اپنے سے تحقیق یہہ گروہ قبطی قوم ہین ثابت کفر
اور کبیرہ پر یعنے انکو ہلاک کر کہ مشرک ہین حق تعالی نے دعا موسی علیہ السلام کی قبول کی اور فرمایا فاسر بعبادی لیلا
انکم متبعون پس لیچل بندون میرے کو رات کو مصر سے تحقیق تم پیچھا کئے جاؤ گے یعنے تم جب چلے جاؤ گے تو فرعون کو خبر ہوکر

تمہارے پیچھے آویگا اور تم دریا پر پہنچے ہوگے تو عصا دریا میں مارنا دریا پھٹ جاویگا راہیں پیدا ہونگی تو کہ بنی اسرائیل
گذر جاویں وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چھوڑ دے دریا کو خشک اسی نمط کہ راہیں اسمیں بنی ہوں یعنے دوسرے بار عصا مت
مار کہ بحال اول رجوع کرے اور چھوڑ دے اسکو کہ قبطی اسمیں در آویں اور مت ڈر اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق وہ لشکر
ہیں کہ غرق کئے جاوینگے یعنے سب دریا میں ڈوب جاوینگے پس فرعونی سب کے سب ڈوب گئے كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ بہت کچھ چھوڑ گئے باغوں سے اور چشموں سے
اور کھیتوں سے اور مکان پاکیزہ سے اور آرام کی چیزیں کہ تھے بیچ اسکے عیش کرتے اسیطرح سے ہے کام ساتھ ہمارے
جھٹلانے والوں کا وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ اور وارث کیا ہمنے انکا قوم دوسری کو مردمان بنی اسرائیل سے
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ پس نہ روئے اوپر انکے آسمان اور زمین یعنے انکے ہلاکت کا
کسی نے غم نہ کیا اور کوئی حساب میں نہ لایا اور نہ ہوئے ڈھیل دئے گئے ایکدم سے دوسرے دم معالم التنزیل میں ہے
کہ جب مسلمان مرتا ہے چالیس صباح زمین و آسمان روتے ہیں انس بن مالک سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہیں مگر واسطے اسکے دو دروازے ہیں آسمان زمین کہ ایک میں سے رزق
اسکا اترتا ہے دوسرے میں سے عمل اسکے چڑھتے ہیں پس جب بندہ مرتا ہے یہہ دونوں درگہ نزول رزق اور عروج عمل سے
محروم رہتے ہیں اسپر روتے ہیں عطا نے کہا ہے کہ گریہ آسمان سرخی اطراف اسکے کی ہے معالم میں ہے کہ جب
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان انپر رویا اور رونا اسکا یہہ تھا کہ اطراف اور کنارے سرخ ہوگئے
فرد سرخی شفق نہیں ہے بے وجہ ماتم ہے شہید کربلا کا ملا بدر الدین سرہندی نے حضرات القدس میں لکھا ہے
کہ حضرت مجدد کے انتقال کے دن بھی آسمان سرخ ہوگیا تھا **بیت** اولیا کے غم میں روتا ہے فلک اس سبب سے
سرخ ہوتا ہے فلک بعضوں نے کہا ہے کہ رونا آسمان زمین کا مثل رونے آدمیوں کے ہے بعضے کہتے ہیں کہ جو
علامت انپر ظاہر ہوتی ہے سو دلیل ہوتی ہے اوپر حزن اور تاسف انکے جیسے گریہ کہ اغلب دال غم اور اندوہ پر
ہوتا ہے بہر تقدیر فرعونیوں کا ایسا عمل نہ تھا کہ آسمان پر جاتا اور زمین پر بھی کام بھلا نہیں کیا تھا آسمان زمین ان پر
نہ روئے **فرد** موے پر بھر ایسے کے غم خاک ہو کہ جتنا ہو خس کم جہان پاک ہو وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ مِنْ فِرْعَوْنَ اور البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنیوالے فرعون کے سے
اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق وہ تھا سرکش حد سے نکل جانیوالوں سے ایمان کے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق پسند کر لیا ہے ہمنے موسی اور ہوستان بنی اسرائیل کو ساتھ علم کے یعنے جان لیا ہے
ہمنے کہ یہہ لائق ہیں اسکے کہ پسند کریں ہم انکو اوپر عالموں کے زمانے انکے کے وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ
اور دئے ہمنے انکو نشانیوں قدرت اپنی سے وہ چیز کہ تھی بیچ اسکے آزمایش ظاہر جیسے دریا کا پھٹنا اور من اور سلوی کا

ان ہولاء لیقولون ان ہی الا موتتنا الاولی وما نحن بمنشرین تحقیق یہہ کفار قریش البتہ کہتے ہیں نہیں مآل کار اور
خاتمہ حال مگر موت ہماری پہلے دنیا میں اور نہیں ہم پھر جلائے گئے اور اٹھائے گئے بعد موت کے فاتوا بآبائنا
ان کنتم صادقین پس لے آؤ باپوں ہمارون کو اگر ہو تم سچے بعث بعد موت میں سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات انکی جہل سے تھی
کیونکہ جسکا وقوع وقت خاص میں مقرر ہو تو یہہ نہیں ہے کہ جسوقت انکا ظہور چاہو ہو جاوے پس وعدہ بعث آخرت
میں ہے اگر دنیا میں واقع ہو مضائقہ نہیں اہم خیر ام قوم تبع کیا قوم قریش بہتر ہیں قوت شوکت مال متاع میں
یا قوم تبع حمیری کہ لشکر بہایت کثرت میں بر اسان شوکت والا تھا والذین من قبلہم اور جو لوگ کہ پہلے قوم تبع سے
تھے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے جب ایمان نہ لائے اہلکناہم ہلاک کیا ہمنے انکو انہم کانوا مجرمین تحقیق وہ تھے
کافر منکر بعث حشر کے سمجھہ لیجئے کہ تبع بادشاہ تھا حمیر سے کنیت اسکی ابوکرب اور نام سعد بن ملیکرب تھا فوجین لئے
ہوئے مشرق سے مغرب پھرا تھا حیرہ کی بنا ڈالی اور بقول اشتہر سمرقند بھی اسنے بنایا ایک روایت ابن عباس رض
سے ہے کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث میں ہے کہ نہیں جانتا میں کہ تبع پیغمبر تھا یا غیر پیغمبر حضرت عائشہ سے منقول ہے
کہ دشنام مت دو تبع کو کہ اسلام لایا تھا اور اسیواسطے حق تعالی نے قوم کی اسکے مذمت کی ہے نہ اسکی بعضون نے کہا ہے
بادشاہ یمن کا تھا معالم التنزیل میں ہے کہ جسوقت میں اسکے بیٹے کو مار ڈالا اسنے ہلاک اور غارت کرنے کا اہل مدینے
قصد کر کر لشکر جمع کیا دو مرد زاہد بنی قریظہ میں سے کعب اور اسد نام یہہ خبر سنکر اسکے پاس آکر کہنے لگے کہ ایسی جرات مکر
مدینہ مقام ہجرت نبی آخر زمان ہے اور تعریف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کی اسنے لوٹ مار سے اہل مدینہ
کے توبہ کی اور پہلے آتش پرست تھا ان دونون زاہدون کے ہاتھہ پر اسلام لایا اور جماعت اہل کتاب کو لئے ہوئے یمن
کو چلا کئی شخص ہذیل سے راہ میں اسکو ملکر کہنے لگے کہ ہم تجھے وہ مقام بتاوین جہان خزانہ ہے نقرہ اور مروارید اور
زبرجد اسنے کہا کہان ہے کہا مکے میں اور غرض انکی یہہ تھی کہ خانہ کعبہ کا قصد کر کر ہلاک ہو جاوے تبع نے یہہ احوال پہلے
آدمیون سے پوچھا انھون نے کہا ہر گز یہہ خیال مت کیجو وہ عجب بقعہ متبرکہ ہے روئے زمین پر جس کسی نے اسکا قصد
کیا ہلاک ہوا تم وہان حاضر ہو کر تعظیم اسکی بجالاؤ اور قربانی کرو تبع نے خانہ کعبہ میں حاضر ہو کر غلاف چڑھایا اور
چھہ ہزار اونٹ نحر کئے اور وہان سے متوجہ طرف یمن کے ہوا قوم اسکی حمیرہ اس سے پھر گئی کہ تو دین ہمارے سے برگشتہ
ہے تبع دلائل خداپرستی کے لایا انھون نے ایک نشانی اور کہنے لگے کہ ہم ساتھہ آتش کے امتحان کرینگے اور وہ آگ وادی میں کوہ
یمن میں تھی دو شخصونکا جو آپسمیں جھگڑا ہوتا تھا اسمین کود پڑتے تھے جھوٹھا جل جاتا تھا سچا بچ جاتا تھا چنانچہ مثل
ہندی کی ہے سانچ کو آنچ نہیں القصہ پہلے آدمی کتابین اپنے لئے آگ میں کودے سلامت نکل آئے اور وہ جو گرے
سب جل گئے ارباب سیر کے نزدیک ثابت ہے کہ تبع نے نامہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا اور شاموں یہودی کو دیا کہ پیغمبر
کو اگر پاوے تو دیجو ورنہ اولاد اپنی کہ سپرد کیجو وصیت کر کر حضرت کو پہنچا دے الغرض وہ فرزند نسل شاموں سے ایوب انصاری

رضی

رضی اللہ عنہ ہوئے انھون نے منقبت نامے کی عرض کی حضرت نے تین بار فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور رقاشی رح سے
منقول ہے کہ ابو کرب اسعد حمیری تبع ایمان لایا تھا سات سو برس پہلے بعثت حضرت کے حضرت پر اور درج الدرر مین ہے
کہ ایک ہزار چالیس برس پہلے بعثت کے ایمان لایا تھا واللہ اعلم وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان انکے ہے کھیلتے ہوئے یعنے ساتھہ حکمت کے پیدا کیا ہے
نہ ساتھہ کھیل کے بلکہ سب مخلوقات حکمت کاملہ سے ظہور مین لائے ہین ہم اور حکمت نہین چاہتی کہ آدمیون کو معطل
اور مہمل چھوڑ دین ہم بن ثواب اور عقاب کے مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین پیدا کیا ہمنے ان
آسمان اور زمین کو مگر ساتھہ حق کے کہ ثواب دیتا ہے طاعت پر اور عذاب کرتا ہے معصیت پر اور لیکن اکثر مشرک
بسبب غفلت اور عدم فکر کے نہین جانتے کہ فعل حکیم کا ساتھہ حق کے ہوتا ہے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ تحقیق دن
جدا ہونے حق کا باطل سے یا جدا ہونے مومن کا کافر سے اور مطیع کا عاصی سے وعدہ ہے ان سب کا اور وقت ہے جمع
ہونے سب آدمیون کا يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ جسدن نہ دفع کریگا کوئی دوست دوست سے
کچھہ عذاب اور نہ دوست مدد دئے جاوینگے کسی دوست دوسرے سے مگر جسکو رحمت کی اللہ نے یعنے مومن مددگار ہونگے
اور آپس مین ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے ضمیر ہم کی راجع طرف مولی پہلے کے ہے باعتبار المعنی لانہ عام کما فی البیضاوی
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ غالب ہے جسکو وہ عذاب کرے کون چھڑا سکے اسکو مہربان ہے جسپر رحمت کرے اسکو نہ شفاعت دے
اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ تحقیق درخت سیند کا یعنے پھل اسکا کھانا ہے گنہگار کا یعنے ابو جہل کا اور جب اسکو
گنہگار کھاوینگے كَالْمُهْلِ مانند تانبے گلے ہوئے کے يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ جوش ماریگا بیچ پیٹون کے مانند جوش
مارنے آب گرم کے یعنے دل گردا انکا ٹکڑے ٹکڑے کردیگا پھر حق تعالی زبانیہ دوزخ کو کہیگا خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ
الْجَحِيْمِ پکڑو اس گنہگار کو پس گھسیٹو قہر اور غضب سے بیچون بیچ تک دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِيْمِ پھر ڈالو اوپر سر اسکے عذاب آب گرم سے تو کہ سارا بدن اوپر سے ساتھہ اس پانی کے معذب ہو جیسا کہ
بدن اسکا اندر سے ساتھہ زقوم کے معذب ہے اور کہینگے اسکو ذُقْ چکھہ اس عذاب کو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ
تحقیق تو ہے عزت والا نزدیک قوم اپنی کے بزرگی والا زعم اپنے مین ابو جہل نادان کہا کرتا تھا کہ مین اعز اور اکرم وادی ہون
بطحا مین مجھہ سے عزیز اور بزرگوار تر کوئی نہین ہے سو اسکو اسدن حق تعالی فرماویگا کہ چکھہ عذاب کہ تو دعوی کرتا
تھا کہ مین عزیز کریم ہون اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ تحقیق یہہ عذاب وہ چیز ہے کہ تھے تم ساتھہ اسکے شک لاتے
اب ظاہر دیکھہ لو اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ تحقیق پرہیزگار بیچ مقام امن والے کے ہین فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بہشتون کے
اور چشمون کے يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ پہنینگے نرم ریشم اور نافتہ سے در انحال کہ آمنے سامنے ہونگے
مجالس مین ایکدوسرے کے تو کہ آپسمین دیکھہ کر خوش ہون بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ مقابلہ دار الجلال مین مہمانی کے دن

ہوگا کہ حق تعالی ایک خوان پر سب مومنون کو بٹھاویگا سب آپسمین ایک دوسرے کا منہہ دیکھینگے کذٰلک اسیطرح
رہینگے نہ تغیر ہوگا نہ تبدیل وزوجنٰھم بحور عین اور بیاہ دیونگے ہم انکو ساتھہ حورون گورے رنگ اچھی انکھون
والیون کے بیضاوی مین ہے کہ اختلاف ہے بیچ اسکے کہ وہ عورتین دنیا کی ہونگی یا غیر انکے یدعون فیھا بکل فاکھۃ
اٰمنین منگالیوینگے بیچ بہشت کے ہر ایک میوے کی آرزو کرینگے در انحال کہ امن ہونگے ضرر اور نقصان انکے سے
لا یذوقون فیھا الموت الا الموتۃ الاولٰی نہ چکھینگے وہ بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلی کہ دنیا مین چکھہ چکے سمجھے
کہ لوگون کے نزدیک یہہ ہورہا ہے کہ ہر زندگی کے واسطے موت ہے سو حق تعالی خبر دیتا ہے کہ حیات بہشت کو مرگ
نہین ووقٰھم عذاب الجحیم اور بچایا حق تعالی نے بہشتیون کو اور دور کیا انسے عذاب دوزخ کا فضلا من ربک از روے
فضل کے کہ واقع ہے پروردگار تیرے سے ذٰلک ھو الفوز العظیم وہ یہہ عذاب سے بچایا اور حیات ابدی عنایت
فرمایا ہی ہے مراد پانا بڑا فانما یسرنٰہ بلسانک لعلھم یتذکرون پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہے قرآن کو اوپر
زبان تیری کے تو کہ قوم تیری سمجھین اور نصیحت پکڑین اور جو پند پذیر ہووے فارتقب انھم مرتقبون پس منتظر رہ
اس چیز کا کہ انپر اتری تحقیق وہ بھی منتظر ہین اس چیز کے کہ تجھپر نازل ہو لیکن تجھہ پر نصرت الٰہی اتریگی انپر عذاب نامتناہی
نظم دوستون کو اسکی فتح تازہ ہے دشمنون کو رنج بے اندازہ ہے انکو ہر پل وعدہ حسن الماٰب انکو ہر دم
ہیبت ذوقوا العذاب وہان ہے رحمت یہان ہے زحمت بے گمان مومن و کافر مین ہے یہہ فرق جان سورۂ
جاثیہ مکی ہے سینتیس آیتین ہین چار سو اٹھاسی کلمے ہین تین ہزار ایک سو اکانوے حرف ہین فواصل اسکی ن م
اور نظم اور تطبیق اسکی سورہ دخان سے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ذکر قرآن تھا افتتاح اسکا بھی ساتھہ ذکر قرآن کے ہے اور
یہہ بھی ہے کہ ختم سورہ دخان کا ساتھہ مذکور انتظار آثار قدرت کے تھا شروع اسکا ساتھہ ذکر اظہار فطرت کے ہوا واللہ اعلم

## سورۃ الجاثیۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی سبع وثلثون

حٰمٓ لکھا ہے کہ حروف مقطعہ اختصار اسماء الٰہی ہین حا حی اور حفیظ کی مختصر ہے اور میم ملک اور مجید کی لطائف مین ہے
کہ حا حکمت ازلی کی ہے اور میم مملکت ابدی کی حق تعالی ان دونون کی قسم کھا کر فرماتا ہے تنزیل الکتٰب من اللہ
العزیز الحکیم اتارنا قرآن کا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے ان فی السمٰوٰت والارض لاٰیٰت للمؤمنین تحقیق
بیچ آسمانون کے اور زمین کے البتہ نشانیان ہین واسطے ایمان والون کے اوپر وحدت اور قدرت صانع بر
حق کے وفی خلقکم وما یبث من دابۃ اٰیٰت لقوم یوقنون اور بیچ پیدائش تمہاری کے نطفے سے اور تغیر تمہاری
ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ اس چیز کے کہ پھیلاتی ہے بیچ زمین کے جانورون سے نشانیان
ہین قدرت کاملہ حضرت باری کی واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین واختلاف اللیل والنھار وما انزل
اللہ من السماء من رزق فاحیا بہ الارض بعد موتھا وتصریف الریٰح اٰیٰت لقوم یعقلون اور بیچ اختلاف رات

اور دن کے ساتھ رنگت اور اندازے کے اور بیچ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے آسمان سے یا ابر سے رزق سے
یعنے مینہ کہ سبب رزق کا ہے پس زندہ کیا ساتھ اُسکے زمین کو بعد موت اُسکی کے کہ خشکی اور پژمردگی ہے اور بیچ پھیر
باؤن کے کہ شرقی اور غربی اور جنوبی اور شمالی ہین اور کوئی سرد ہے کوئی گرم نشانیان واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے
ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ یہہ دلیلین دلائل قدرت حضرت سبحان ہین یا یہہ آیتین آیات قرآن
ہین کہ پڑھتے ہین ہم اُنکو اوپر تیرے ساتھ حق کے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ پس ساتھ کس بات کے
بعد کلام خدا کے کہ قرآن ہے اور نشانیون قدرت اُسکی کے ایمان لاوینگے اگر اس کلام پر اور آیات پر ایمان نہین
لاتے اور نشانیون ساتھ دیکے بھی قرآن ہے وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ واے ہے واسطے ہر جھوٹھ باندھنے والے
سخت گنہگار کے یعنے نضر بن حارث ہے کہ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا سنتا ہے آیتون
اللہ کی کو کہ پڑھی جاتی ہین اوپر اُسکے پھر استادگی کرتا ہے کفر اپنے پر تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے اُس پر گویا کہ نہین
سنا اُسکو فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر دے اُسکو ساتھ عذاب دردناک کے کہ دوزخ مین ہوگا وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا
شَيْئَا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا اور جب جانتا ہے اور سنتا ہے آیتون کتاب ہماری سے کوئی چیز یعنے کوئی
آیت قرآنی جو اُسکو پہنچتی ہے پکڑتا ہے اُسکو ٹھٹھا اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یہہ لوگ ٹھٹھے والے واسطے اُنکے ہے
عذاب رسوا کرنیوالا مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ پیچھے سے اُنکے دوزخ ہے یعنے بعد موت کے دوزخ مین جاوینگے یا آگے اُنکے دوزخ
ہے کہ اُسکی طرف متوجہ ہین وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ اور نہ دفع کریگا اُنسے جو کمایا
ہے اُنھون نے اموال اور اولاد سے کچھہ ذرا عذاب خدا سے اور نہ دفع کرینگے وہ جنکو پکڑا ہے سوا اللہ کے دوست
اور معبود وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے بڑا کہ شدت اُسکی حد سے ہے سوا هٰذَا هُدًى یہہ قرآن
ہے راہ دکھانے والا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ آیتون پروردگار
اپنے کے کہ قرآن ہے یا دلیلین قدرت اور حکمت اُسکے کی ہین واسطے اُنکے ہے عذاب سخت تر قسم سے درد دینے
والا اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اللہ وہ ہے جسنے مسخر
کیا واسطے تمھارے دریا کو یعنے سطح اُسکا ہموار کیا تو کہ چیزین متخلل مثل لکڑی کے اُس پر ٹھہر جاوین یا تسخیر اُسکی
یہہ ہے کہ تیرنے اور سیر کرنے سے اپنے پر منع نہین کرتا تو کہ چلین کشتیان بیچ اُسکے ساتھ حکم اللہ کے اور تو کہ
طلب کرو فضل الہی سے طرح طرح کے فائدہ مانند تجارت اور غواصی اور صید ماہی کے اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا
اوپر ان نعمتون کے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اور مسخر کیا واسطے تمھارے یعنے پیدا کیا
واسطے منفعت تمھاری کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے چاند سورج تارے باران سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے
ہے درخت پھل پانی پہاڑ بیابان سے سارا اپنی طرف سے یعنے اُسنے بنایا سب کچھہ نہ غیر اُسکے نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لآیٰت لقوم یتفکرون تحقیق بیچ مسخر کرنے اُن چیزون کے البتہ نشانیان ہین واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے
ہین نظم دیکھئے قدرت الٰہی کو حکمت وعلم پادشاہی کو جو ہو ئی اُس سے چیز ظاہر ہے بس عجیب وغریب نادر ہے
پتّے پتّے مین اُسکی حکمت ہے ذرہ ذرہ گواہ قدرت ہے لکھا ہے کہ جہجاہ غفاری نے مکّے مین حضرت عمر کو دشنام
دی عزت اُنکی تاب تحمل نہ رکھہ سکی انتقام کو اوٹھے یہہ آیت اتری قل للذین اٰمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین بخش دیوین واسطے اُن لوگون کے
کہ نہین امید رکھتے دن ہلاک اور عذاب خدا کے کی یعنے ان دنون کی کہ جنمین ہلاک ہونگے کافر لیجزی قوما بما
کانوا یکسبون تو کہ جزا دیوے ایک قوم کو ساتھہ اُس چیز کے کہ تھے کماتے عفو اور درگذر کرنے سے کشاف مین
سعید بن مسیب رضہ سے منقول ہے کہ مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک قاری نے یہہ آیت
پڑھی حضرت عمر نے کہا لیجزی عمر بما صنع اور بعضے کہتے ہین کہ سبب نزول اس آیت کا قصہ جہجاہ غفاری اور سنان
جہنی کا ہے کہ تتمہ اُسکا سورہ منافقون مین مذکور ہوگا اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہا جاوے کیونکہ یہہ سورت
باتفاق مکی ہے اور تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہے کہ بعد نزول آیت ومن ذی الذی یقرض اللہ کے فنحاص یہودی
نے کہا طعن سے کہ خدا مگر محتاج ہوا کہ قرض مانگتا ہے یہہ خبر حضرت عمر کو پہنچی تلوار کھینچ کر چلے کہ جہان پاونگا اُسکو
قتل کرونگا جبرئیل نے یہہ آیت لائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلوایا وہ حاضر ہوئے آپ نے فرمایا
اے عمر تلوار رکھہ کہ حق تعالی نے حکم ساتھہ عفو کے فرمایا اور یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا یا رسول صلے اللہ علیہ
وسلم قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے تمکو ساتھہ حق کے طرف خلق کے بھیجا پھر اثر غضب کا منہہ پر میرے نہ دیکھوگے
اور بدلے گناہ سوا عفو کے مجھہ سے نہ مشاہدہ کروگے مثنوی دم فقیر مین جو کہ بھرے ہین عوض جرم عفو کرتے ہین
بلکہ وہ چاہتے ہین بات ایسی کہ بدی کے عوض کرے نیکی بعضے کہتے ہین کہ حکم ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہے
من عمل صالحا فلنفسہ جو کوئی عمل کرے نیک پس واسطے جان اپنی کے ہے یعنے ثواب اُسکا اُسیکو ملیگا
ومن اساء فعلیہا اور جو کوئی برائی کرے پس اوپر اُسکے ہے وبال اُسکا ثم الی ربکم ترجعون پھر طرف
پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤگے واسطے جزا سزا پانے کے قول فعل اپنے کی ولقد اٰتینا بنی اسرائیل الکتٰب
والحکم والنبوۃ ورزقنٰھم من الطیبٰت اور البتہ تحقیق دی ہمنے اولاد یعقوب کو توریت اور حکم کرنا بیچ دین کے اور پیغمبری یعنے ان
کو پیغمبر کیا اور جتنے انمین پیغمبر ہوئے ہین کسی قوم مین نہین ہوئے اور رزق دیا ہمنے انکو پاکیزہ حلال چیزون سے
یا مراد اس سے من اور سلوی ہے وفضلنٰھم علی العٰلمین اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر عالمون زمانے اُنکے کے
واٰتینٰھم بینٰت من الامر اور دی ہمنے انکو دلیلین روشن امر دین سے یا معجزے یا آیات بیان ظاہر معاملے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم مین تو کہ انکو پہچانین اور حکم انکا مانین پھر جو نبوت پیغمبر کی اُنپر ثابت ہوگئی فما اختلفوا الا من بعد

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ پس اختلاف کیا انھون نے بیچ امر پیغمبر کے مگر بعد اس سے کہ آیا انکے پاس علم یعنی حقیقت
حال اور حقیقت احوال انکے کہ مقرر وہی پیغمبر ہین جنکا توریت مین مذکور ہے اور اسکو پوشیدہ کیا ازروے
بغاوت اور عداوت کے کہ درمیان انکے ہے اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ٥
تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے وے بیچ اسکے اختلاف کرتے یعنے
ان کلمون مین کہ بیچ توریت کے نعت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم مین آئے تھے ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى
شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ پھر کیا ہمنے تجھکو بعد بنی اسرائیل کے اوپر راہ کے دین امر سے پس پیروی کر اسی راہ کی اور اوسی شریعت پر چل اور مت پیروی کر خواہشون ان لوگون کی کہ نہین جانتے
حقیقت توحید کو یعنے روساء قریش کا کہا مت مان کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہین اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ
مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا تحقیق وہ ہرگز نہ دفع کرینگے تجھسے اللہ سے عذاب کچھ جو وہ تجھ پر لاویگا وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ تحقیق ظالم بعضے انکے دوست ہین بعض کے اور دوستی انکی آپسمین ہم جنس ہونے سے ہے اور تجھکو جو انسے
جنسیت نہین تو انکی خواہشون کی طرف مت جا مصاحب اپنے جنس کا طلب کر فرد یار وہ ہے کہ اپنا ہو
ہم جنس الس رافت ہو جن کو کیونکہ یا انس وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ اور اللہ دوست ہے پرہیزگارون کا تو بھی انکو دوست
رکھ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ یہہ پیروی شریعت کی بینائیان ہین واسطے لوگون کے یعنے
خبرین ہین روشن کہ راہ حق جنسے نظر آئی اور راہ دکھانیوالی ہے گمراہی سے اور بخشش ہے جناب الہی سے
واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین معالم التنزیل مین ہے کہ کئی مشرکان مکہ نے مومنون سے کہا کہ جو کچھ تم
بعث اور حشر کا احوال کہتے ہو اگر سچ ہے اور ہمین اس جہان مین لیجا دینگے تو وہان بھی ہم مال اور جاہ
مین تمسے زیادہ ہونگے جیسے یہان اس جہان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا نہین اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا
السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ کیا گمان کرتے
ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معصیت کے یہہ کہ کردین ہم انکو آخرت مین مانند ان لوگون کے
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے یعنے شرک بزرگی مین مثل مومنون کے ہونگے برابر ہی زندگی آدمیون کی اور
موت انکی دنیا اور آخرت مین یعنے جو کوئی ایمان پر مریگا ایمان پر زندہ ہوگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر مبعوث
ہوگا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ برا ہے جو کچھ کہ حکم کرتے ہین وہ اور ثمرہ شرک اور توحید کا مساوی جانتے ہین نظم
شور و شیرین آب کو یکسان بجان　یہہ کہان اور وہ کہان اے جان جان　ساغر زہر ہلاہل کو ہے ایک جرعہ
آب بقا نامی ہے لیک اسکا بھل ہے اور اسکا حیات　شرک اور توحید کی ایسی ہی بات کچھ مساوات انکو آپسمین
نہین فرق دیکھ انکا کہین کا ہے کہین وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ تدبیر حق اور عدل کے اور عدل یہہ چاہتا ہے کہ درمیان نیک
اور بد اور موحد اور مشرک کے تفاوت ہو اور تو کہ جزا دیا جاوے ہر جی ساتھ اُس چیز کے کہ کمائی اُسنے بھلائی اور برائی
سے اور وے حال یہ کہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ گھٹانے ثواب اور بڑھانے عقاب کے بلکہ ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا
پاویگا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ کیا دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ پکڑا ہے اُسنے معبود اپنا خواہش اپنی کو کہ اُسکے پیچھے
جاتا ہے اور اُسکا کہا مانتا ہے جیسے کہ اللہ کا حکم مانا چاہیے یا معبود اپنا آرزو اپنی کو کیا ہے کہ ایک بت پوجتا ہے
اور دوسرا بت جو اُس سے خوش شکل دیکھہ لیتا ہے تو پہلے کو چھوڑ کر اُس دوسرے کو پوجنے لگتا ہے وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ
عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً اور گمراہ کیا اُسکو اللہ نے اور چھوڑ دیا اوپر علم کے
اُس جناب مقدس کو ہی عاقبت اُسکے کا اور مہر رکھی اوپر شنوائی اُسکی کے کہ حق بات نہ سنے اور اوپر دل اُسکے
کہ دریافت حق بات نکرے اور کر دیا اوپر بینائی اُسکی کے پردہ کہ نظر اعتبار سے نہ دیکھے پھر اُس شخص کیونکر ہدایت پائے
فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ پس کون ہدایت کریگا اُسکو پیچھے چھوڑ دینے اللہ کے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم
یعنے نصیحت پکڑو اور متنبہ ہو وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا اور کہا اُنھوں نے یعنے منکران بعث نے نہیں
یہہ مگر زندگانی دنیا کی کہ ہم اُسمین مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنے کوئی ہم مین سے مرتا ہے کوئی جیتا ہے اور احتمال ہے کہ
یہہ بات کہنے والے مذہب تناسخ کا رکھتے ہین کہ اُنکے نزدیک جو کوئی مرتا ہے روح اُسکی دوسرے بدن مین در آتی ہے
اور پھر یہان دنیا مین ظہور کرتا ہے اسیطرح پھر مرتا ہے پھر آتا ہے نام کور بی سے کہ اُنکی زعم مین پیغمبر سے نقل
کرتے ہین کہ اُسنے کہا مین نے خود کو ایک ہزار سات سو قالب مین دیکھا اور وہ جو بعضے صوفیہ نے کہا ہے فرد ہیک
صد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام وہ باعتبار تجلیات جلالیہ اور جمالیہ کے ہے کہ ہر آن عالم پر
فائض ہو کر موجب فنا اور بقا اُسکی کے ہوتے ہین فرد یہہ وہ صہبا ہے کہ مینا ہے جدا ہے جسکا کیفیت اور ہی اور نشہ
بینا ہے جسکا یا باعتبار تجلی اور استتار کے ہے کہ عاشق کے لئے باعث موت اور حیات ہے فرد زندہ ہو جاتے ہین تم کھڑ
دکھانے سے تیرے اور مر جاتے ہین ہمارے منہہ چھپانے سے تیرے اور یہہ ہی مشرک کہتے ہین وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا
الدَّهْرُ اور نہین ہلاک کرتا ہمکو مگر زمانا کہ بڑھاپے کا آتا ہے مر جاتے ہین وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اور نہین واسطے
کافرون کے ساتھ اِس نسبت کرنے فعل کے طرف زمانے کے کچھ علم کیونکہ پھیر اینوالا زمانے کا اللہ ہے زمانا کسی کام مین کچھ
اختیار نہین فرد مالک و مختار زمان من ہے وہ خالق مطلق دو جہان مین ہے إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ نہین وے مگر گمان
کرتے اور محض تقلید سے ہین بے دلیل بات کرتے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر اُنکے آیتین
کتاب ہماری در الحال کہ روشن اور واضح الدلالہ ہین بعث کے مقدمے مین جیسے قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ اور
إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ اور مانند اُنکے مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ نہین ہے دلیل

انکی مگر یہہ کہ کہتے ہین لے آؤ باپون ہمارون کو اگر ہو تم سچے زندہ ہوئے نہین خلق کے بعد موت کے دن قیامت کے اور یہہ
بات جہل اور عناد سے کہتے تھے کیونکہ جلانا بعد مرگ کے مقرر وقت خاص مین موافق حکمت کے ہے پھیر زمان
خواہش مین انکے اگر نہ ظہور کرے تو محمول عجز پر نہین ہو سکتا قل الله يحييكم ثم يميتكم ثم يجمعكم الى يوم القيامة
لا ريب فيه ولكن اكثر الناس لا يعلمون کہہ کہ اللہ زندہ کرتا ہے تمکو رحم امہات مین پھر مارتا ہے تمکو دنیا مین پھر اکٹھا
کریگا تمکو جلا کر قبرون سے اٹھا کر طرف دن قیامت کے کہ نہین شک بیچ آنے اس دن کے اور لیکن اکثر لوگ
نہین جانتے قصور نظر اور فتور فکر سے ولله ملك السموات والارض اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانو
کی اور زمین کی ويوم تقوم الساعة يومئذ يخسر المبطلون اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت اسدن زیان پاوینگے
جھوٹھے اور زیان انکا یہہ ہوگا کہ دوزخ مین پڑینگے مارے کوئے وترى كل امة جاثية اور دیکھیگا تو اسدن ہر ایک امت
کو زانو پر کھڑے ہوئے مارے عاجزی کے بعضون نے کہا ہے کہ جثو خاصہ کفار ہے اور اصح یہہ ہے کہ عام ہے کیونکہ
ہر ایک کو ہیبت اسدن کی ہوگی كل امة تدعى الى كتابها ہر ایک امت پکاری جاویگی طرف اعمال نامے اپنے کے
اور انکو کہینگے اليوم تجزون ما كنتم تعملون آج جزا دئے جاؤگے جو کچھ کہ تھے تم کرتے هذا كتابنا ينطق
عليكم بالحق یہہ کتاب ہماری کہ کراماً کاتبین سے لکھوائی ہے ہمنے بولتی ہے اوپر اعمال تمہارے کے ساتھ راستی کے
بے کم و بیشی انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ تھے تم کرتے یعنے ہم کراماً کاتبین سے لکھواتے
جاتے تھے اور معالم مین ہے کہ جب فرشتے عمل نامے انسان کے آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی ثواب عقاب انمین
لکھہ دیتا ہے اور لغو اور بیہودہ مٹا دیتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ لکھنا لوح محفوظ کا ہے کہ سال بسال نسخہ
اعمال بنی آدم فرشتون کو سپرد ہوتا ہے فاما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فيدخلهم ربهم في رحمته پس جو لوگ
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس داخل کریگا انکو پروردگار انکا بیچ رحمت اپنی کے کہ اسمین سے بہشت ہے
ذلك هو الفوز المبين یہہ داخل کرنا رحمت مین وہی ہے مراد پانا آشکارا واما الذين كفروا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے
انکو کہینگے افلم تكن آياتي تتلى عليكم فاستكبرتم وكنتم قوما مجرمين کیا پس نہ تھین آیتین میری پڑھی جاتی اوپر تمہارے
یعنے پیغمبر مین نے بھیجے تھے وہ آیتین میرے کتاب کی تمپر پڑھتے تھے پس تکبر کیا تمنے اور ایمان اسپر نہ لائے اور تھے
تم قوم شرک لانے والے واذا قيل ان وعد الله حق اور جب کہا جاتا تھا تمکو اے قوم تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور حساب
اور ثواب اور عقاب کا حق ہے والساعة لا ريب فيها اور قیامت نہین شک بیچ اسکے قلتم ما ندري ما الساعة
کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کہ کیا ہے قیامت ان نظن الا ظنا وما نحن بمستيقنين نہین گمان کرتے ہم قیامت
قائم ہوسکنا مگر گمان تھوڑا سا اور نہین ہم یقین لانیوالے وبدا لهم سيئات ما عملوا وحاق بهم ما كانوا به يستهزئون
اور ظاہر ہونگی آخرت مین واسطے انکے برائیان اس چیز کی کہ تھے کرتے دنیا مین اور اتر پڑیگا ساتھہ انکے عذاب اس چیز کا

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ آخرت کے اُس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین
اہوال بعث اور اہوال حشر سے منہہ پھیرنیوالے ہین نہ اسمین فکر کرتے ہین نہ اُسکا آنا باور رکھتے ہین قُلْ اَرَءَيْتُمْ
مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو کہ کیا دیکھا تمنے اُس چیز کو کہ پکارتے ہو تم سوا
اللہ کے جیسے ملائکہ اور بت اور سوا انکے اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ دکھا دو مجھکو کہ کیا چیز پیدا
کی اُنھون نے زمین سے اور اجزا اُسکے سے یا واسطے اُنکے ساجھا ہے بیچ آسمانون کے پیدایش کے اور یہہ بات
ظاہر ہے کہ معبود تمھارے عاجز ہین زمین آسمان مین انکا کچھہ تصرف نہین پھر کیون انکو پوجتے ہو اور شریک ہمارا
کرتے ہو اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ لے آؤ میرے پاس کتاب جو تمکو آئی ہو پہلے آنے قرآن سے کہ اُسمین شرک لانے
کا فرمایا ہو اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یا لے آؤ کچھہ نقل علم سے پہلونکے یا روایت انبیاے گذشتہ
سے کہ دلالت کرے انکے عبادت کرنے پر اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جو مشرک اس حجت مین عاجز ہوے
تو حق سبحانہ تعالی انکی گمراہی مین فرماتا ہے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اور کون شخص بہت گمراہ ہے اُس شخص سے کہ پکارتا ہے سوا اللہ کے اُس شخص کو کہ نہ جواب دیگا اُسکو قیامت کے
دن تک حاصل یہہ ہے کہ مشرک اپنے جھوٹھے معبودون کو تمام عمر دنیا کی پکارا کرین کچھہ جواب اُنسے نہ سنینگے
وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ اور بت پکارنے اُن بت پرستون کے سے بیخبر ہین اور جب سنتے ہی نہین تو جواب کیا دینگے
بڑا بدبخت وہ ہے کہ عبادت سے خدا کے شنونده اجابت کننده کے ہاتھہ اُٹھا کر پتھرون کو کہ نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین

فرد پوجے صمد کو چھوڑ کر سوئے صنم جو سر جھکاتا ہے وہ اندھا چشمۂ حیوان سے ظلمت کو جاتا ہے

وَاِذَا حُشِرَ
النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً اور جسوقت کہ اکٹھے کئے جاوینگے لوگ ہووینگے وہ بت واسطے پوجنے والون اپنے
کے دشمن بخلاف انکے گمان کے کہ شفاعت اور مددگاری کا رکھتے ہین وَكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ اور ہونگے
پوجے گئے ساتھہ عبادت پوجنے والون کے انکار کرنیوالے یا عابد ہونگے عبادت اُن معبودون کی سے منکر یعنے
بت کہینگے کہ یہہ ہمین نہین پوجتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ويوم القيمة يكفرون بشرككم یا بت پرست
کہینگے کہ ہم انکی پرستش نہین کرتے تھے چنانچہ خدا سبحانہ ارشاد کرتا ہے واللہ ربنا ما کنا مشرکین وَاِذَا
تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر
کافرون کے آیتین کتاب ہمارے کی اُس حالت مین کہ ظاہر ہوتی ہین دلیلین معجزات انکے کی کہتے ہین وہ لوگ
کہ کافر ہوئے واسطے سخن حق کے جب آیا انکے پاس یہہ جادو ہے ظاہر اور فقط جادو ٹھہرانے پر اکتفا نہین کرتے
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ بہتان باندھہ لیا ہے محمد نے قرآن کو اللہ پر اور آپ بنایا ہے قُلْ اِنِ
افْتَرَيْتُهٗ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر باندھہ لیا ہے مین نے اسکو بطور فرض محال تو بڑا گناہ واقع ہوا میرے

عذاب سخت ہوگا فلا تملکون لی من اللہ شیئا پس نہین تم مالک واسطے میرے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے
یعنے تمھین قدرت نہین عذاب دفع کرنے کی اگر مجھہ پر اللہ کی طرف سے آئے پھر مین کیون ایسی بات کرون اور
کس کے بھروسے پر اس کام پر دلیر ہوون ھو اعلم بما تفیضون فیہ وہ خدا دانا تر ہی ساتھہ اس چیز کے
کہ شروع کرتے ہو تم بیچ اسکے یعنے طعن مارتے ہو قرآن پر اور سحر اور بندش ٹھہراتے ہو کفی بہ شہیدا بینی
وبینکم کفایت ہی خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے میرے واسطے گواہی دیگا ساتھہ سچے کلام
کے اور پہنچانے احکام کے اور تمھارے لئے ساتھہ کذب اور عناد اور انکار اور فساد کرنے کے وھو الغفور الرحیم
اور وہ ہی بخشنے والا اس شخص کو کہ شرک سے توبہ کرے مہربان ہی اس پر کہ ایمان پر ثابت رہے قل ما
کنت بدعا من الرسل کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہین ہون مین نیا آیا پیغمبرون سے یعنے مین کچھہ پہلا پیغمبر
نہین آیا مجھہ سے پہلے بھی پیغمبر آچکے ہین پھر میری نبوت کے تم کیون منکر ہو وما ادری ما یفعل
بی ولا بکم اور نہین جانتا مین جو کچھہ کہ کیا جاویگا ساتھہ میرے راحت اور محنت سے یا اقامت اور ہجرت سے
یا انتقام لے قوم سے اور نہین جانتا مین جو کچھہ کیا جاویگا ساتھہ تمھارے خسف و مسخ قتل اسیری وغیرہ سے معالم
مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو مشرک سنکر خوش ہوئے کہ ہم اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے
نزدیک ایک ہین جیسے ہم نہین جانتے اپنا انجام کام کا ویسے ہی وہ بھی خبر نہین رکھتے اگر اللہ کی طرف سے
آئے ہوتے تو البتہ اللہ انکو آگاہ کرتا کہ مین تم سے یہہ معاملہ کرونگا یہہ آیت نازل ہوئی کہ لیغفر لک اللہ ما
تقدم من ذنبک وما تاخر اور اسباب نزول مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا
کہ ہجرت فرماتے ہی ایسی زمین مین کہ جہان پانی اور درخت اور نخلستان ہی صحابہ یہہ سنکر خوش
ہوئے پھر جو واقع ہونے مین اسکے تغیر کے دیر ہوئی اور مشرکون سے ایذا انکو بہت پہنچی تو ہجرت مین جلدی
کرنے لگے یہہ آیت آئی کہ نہین جانتا مین کہ مجھے اور تمھین حق تعالی ہجرت کا حکم فرماویگا یا نہین ان
اتبع الا ما یوحی الی نہین پیروی کرتا مین مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے یعنے وحی
جو آتی ہی مین وہی کرتا ہون اس سے خلاف نہین کرتا وما انا الا نذیر مبین اور نہین مین مگر ڈرانیوالا عذاب
خدا سے ظاہر اور مین انجام کام کا اور مآل حال بغیر وحی کے نہین جانتا مثنوی رافت یہہ سوچ خوب اپنے
جی مین صد لوس فکر لائے کہ تیزی مین پر پائے نشان عاقبت کیا ممکن سرگشتہ نہی ہین وادی
ما ادری مین قل ارءیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ وشہد شاہد من بنی اسرائیل
علی مثلہ فامن واستکبرتم کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا ہی تمنے
اگر ہووے قرآن نزدیک اللہ کے سے اور کفر کیا تمنے ساتھہ اسکے اور گواہی دی ہی ایک شاہد نے بنی اسرائیل

مین سے یعنے برے شخص نے بنی اسرائیل مین سے جیسے عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ اوپر قرآن کے کہ اللہ
کی طرف سے ہے پس ایمان لایا وہ اور تکبر کیا تمنے اور ایمان نہ لائے تم اسپر بعضے مفسرین نے لکھا ہے
کہ شاید عبد اللہ ابن سلام نہین اور نہ اور صحابہ سے ہے بنی اسرائیل کے علماؤن مین سے کیونکہ ابن سلام ایمان
مدینے مین لائے اور یہہ سورہ مکے مین نازل ہوئی بلکہ یہہ آیت جھگڑے مین اُتری ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور قریش کے درمیان واقع ہوا تھا اور شاہد موسی علیہ السلام ہین اور مثل قرآن توریت ہے پس معنی
آیت کی یہہ ہین کہ اگر قرآن نزدیک خدا کے سے ہے اور تم اسپر ایمان نہین لاؤگے اور موسی علیہ السلام نے
گواہی دی توریت مین کہ وہ نزدیک اللہ کے سے ہے اور وہ قرآن پر ایمان لائے اور تمنے سرکشی کی اور
ستم کیا اپنی جان پر اس کام مین اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت
کرتا قوم ستمگارونکو لکھا ہے کہ جب قبائل جہنیہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور اشد
اور اشجع طعن کرنے لگے اُن پر یہہ آیت آئی کہ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور کہا اُن لوگونے کہ کافر ہین
مانند بنو عامر وغیرہ کے واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے مثل جہنیہ وغیرہ سے لَوْ کَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْہِ
اگر ہوتا یہہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم سے طرف اُسکے لوگ ارذل قبائل کے بلکہ ہمین سابق ہوتے
کیونکہ رتبہ ہمارا بڑا ہے اُنسے یا یہود بعد اسلام عبد اللہ ابن سلام کے اور یارون اُنکے کے کہتے تھے کہ اگر دین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اچھا ہوتا تو اور ہمپر سبقت نکر سکتے کیونکہ عقل ہماری اُنسے زیادہ ہے وَاِذْ
لَمْ یَھْتَدُوْا بِہٖ اور جسوقت نراہ پائی کفار نے یا یہود نے ساتھ قرآن کے یا دین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے فَسَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَآ اِفْکٌ قَدِیْمٌ پس البتہ کہینگے یہہ جھوٹھ ہے قدیم یعنے پہلے بھی مثل اسکے کہتے
تھے وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰٓی اِمَامًا وَّرَحْمَۃً اور حال انکہ پہلے قرآن سے کتاب تھی موسی کی توریت
کہ کیا تھا ہمنے اُسکو پیشوا اہل دین کا اور سبب رحمت کا ایمان والون کے واسطے وَھٰذَا کِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ
لِّسَانًا عَرَبِیًّا لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور یہہ قرآن کتاب ہے سچا کرنے والی توریت کو تمام کتب منزلہ
سمیت بولی عربی مین توکہ ڈراوے اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنی جانپر ساتھ کفر اور معصیت کے
وَبُشْرٰی لِلْمُحْسِنِیْنَ اور خوشخبری دینے والی ہے واسطے نیک کارون کے ساتھ رضامندی خدا کے نہ
اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تحقیق جن لوگون نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم
رہے اسی پر اور اس سے نہ پھرے یعنے جمع کیا دونون کو ایک توحید اختیار کی کہ خلاصہ علم ہے
دوسری استقامت کہ منتہاے عمل ہے اور استقامت بجوارح ٹھہرانا ارکان شریعت ہے بجا لانا
اور بنفوس تادیب باداب طریقت ہے اور بقلوب تصفیہ تعلقات سے ہے اور بروح تحلیہ بانوار صفات

اور یہہ توحید ذات اور نفی سلب صفات خود و لقا بحق اور باطنی تخلق باخلاق کبریا یہہ ہے کمال استقامت
حق تعالی بیہ فرمائے فرد کرامت ہے رافت باین استقامت یہی استقامت ہے عوض کرامت
فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون پس نہین ڈر اوپر مومنون استقامت والون کے کسی بات کا اس
جہان مین اور نہ وہ غم کہاوینگے کچھ چیز نہ ملنے سے اولئک اصحٰب الجنۃ خالدین فیہا یہہ لوگ ہین بسان
مستقیم رہنے ولے بہشت کے ہمیشہ ہونے والے بیچ اسکے جزاء بما کانوا یعملون بدلا دئے جاوینگے بدلا
دینگا بسبب اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا اور حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھ
مان باپ اپنے کے احسان کرنا حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا اٹھاتی ہے مان اسکی تکلیف سے
اور جنتی ہے اسکو مشقت اور محنت سے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور مدت پیٹ مین رکھنے اسکے
کی اور زمانہ دودھ چھوڑنے اسکے کا تیس مہینے ہین اگر کوئی چاہے کہ مدت دودھ کی کامل کرے یہان سے
معلوم ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل کی چھہ مہینے ہین کیونکہ زمانہ رضاع کا دو برس ہے چنانچہ اور آیت مین
مذکور ہے حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ یہان تک کہ
جب پہنچا آدمی جوانی اپنی کو کہ تنتیس برس ہین اور بقول بعضے اٹھارہ سے چالیس تک اور پہنچا چالیس برس
قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضٰہ و
اصلح لی فی ذریتی کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر کرون مین نعمت تیری کا وہ جو کرم سے
انعام کی ہے تونے اوپر میرے نعمت اسلام کی اور اوپر مان باپ میرے کے کہ حیات اور قدرت ہے
یا نعمت اسلام اور توفیق دے یہہ کہ کرون مین عمل نیک جو پسند کرے تو اسکو اور اصلاح کر واسطے
میرے بیچ اولاد میری کے انی تبت الیک وانی من المسلمین تحقیق مین نے توبہ کی طرف تیرے اس
چیز سے کہ جسمین رضا تیری نہین اور تحقیق مین قبول کرنے والون سے ہون حکم تیرا سمجھ لیجئے کہ اکثر
مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت خاص امیر المومنین ابو بکر صدیق رض کی شان مین ہے کہ چھہ مہینے
وہ پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اٹھارویں برس حضور نبوی مین حاضر ہوئے اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیس برس کے تھے پھر سفر اور حضر مین رفیق آپ کے رہے جب حضرت
چالیس برس کے ہوئے اور یہہ اڑتیس برس کے تو مشرف باسلام ہوئے پھر چالیس
برس کے ہوئے تو دعا کی توفیق کی اپنی نعمت پر اور والدین کی اور کسی مہاجر اور انصار کے مان
باپ مشرف باسلام نہین ہوئے سوا انکے اور توفیق عمل صالح کی حق تعالی سے چاہی سو دی
اللہ تعالی نے کہ نو غلامون کو بسبب دین کے عذاب کرتے تھے انھون نے خرید کر آزاد کر دئے انہین سے

ایک بلال حبشی ہین رضی اللہ عنہ اور دعا کی انھون نے واسطے اصلاح اولاد اپنی کے سو وہ بھی قبول
ہوی حضرت عائشہ انکی بیٹی رضی اللہ عنہا بشرف فراش اشرف رسل صلے اللہ علیہ وسلم مشرف ہوئین
اور عبد الرحمن انکا بیٹا اور ابو عتیق انکا پوتا دولت خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز
ہوئے لکھا ہے کہ چار پشت کسیکی صحابہ نہین مگر ابو قحافہ اور ابو بکر اور عبد الرحمن اور ابو عتیق رضی اللہ
عنہم اور بہت گروہ انکی اولاد سے عالم مین موجود ہین اکثر انمین عالم صالح متقی ہین اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نَ
تَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا یہہ لوگ ہین کہ ماں باپ سے نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے قبول کرتے
ہین ہم اُن سے بہتر اس چیز کا کہ عمل کیا انھون نے بعضے کہتے ہین کہ احسن بمعنی حسن ہے یعنے سب
عمل نیک اُن کے قبول کرتے ہین ہم وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ اور درگذرتے ہین ہم گناہون انکی سے
اور گنتے ہین ہم انکو فِيْ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ بیچ رہنے والون بہشت کے وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ
وعدہ کیا خدا نے وعدہ سچا نیکیان قبول کرنے کا اور برائیان معاف فرمانے کا وہ وعدہ جو تھے تم دنیا
مین وعدے دئے جاتے وہ آیۃ وعدے کی یہہ ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ الاٰیۃ وَالَّذِيْ
قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا اور جس شخص نے کہ کہا واسطے ماں باپ اپنے کے جو وقت اسکو کہا کہ ایمان آخرت
پر لا بیزار ہون مین تم سے بحر مواج مین ہے کہ اف صوت ہے کہ دلالت بتضجر حرف کرے اور سامع
کو ناخوش لگے اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ کیا وعدہ دیتے ہو مجھکو یہہ کہ نکالا جاؤن مین قبر سے یعنے بعد
مرنے کے قبر سے زندہ اٹھاوین وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ اور تحقیق گذر گئے ہین بہت قرن
پہلے مجھہ سے اور اُن مین سے کوئی جیا نہین وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اور وہ دونون یعنی
ماں باپ اسکے فریاد کرتے ہین اللہ سے وائے ہے تجھکو ایمان لا قیامت پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ نہ
تحقیق وعدہ اللہ تعالی کا قیامت اور بعث اور حشر ہونے کا سچ ہے فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَا
طِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ پس کہتا ہے وہ شخص نہین ہے یہہ کہ تم مجھے کہتے ہو مگر کہانیان پہلو نکی اور جھو
قصے کہ لکھے ہین یہہ آیت ایک کافر کی شان مین نازل ہے کہ عاق والدین تھا اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ
عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یہہ لوگ ہین کہ ثابت ہوئی اوپر ان کے
بات عذاب کی بیچ گروہون کافرون کے کہ گذرے ہین پہلے انسے جنون سے اور آدمیون سے
اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ تحقیق یہہ اور وہ ہین زیان پانے والے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے
ہر ایک کے ان دونون فرقون سے درجے ہین اُس چیز سے کہ کیا انھون نے اہل خیر کی بلندی
کی طرف اور اہل شر کی پستی کی جانب وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور یہہ مقرر کیا خدا نے

تو کہ پوری دے انکو جزا عمل انکے کی اور وہ نہ ظلم کئے جاوین ثواب مین ساتھہ نقصان کے اور عقاب
مین ساتھہ زیادتی کے ویوم یعرض الذین کفروا علی النار اور یاد کر اس دن کو کہ روبرو لائے جاوینگے
وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے اور انکو کہینگے اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا و
استمتعتم بہا لے گئے اور کہا گئے تم نیکیان اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اٹھالیا تمنے ساتھہ انکے یعنے دنیا
ہی مین سب حظ اٹھالئے کچھہ آخرت کے واسطے نچھوڑے فالیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تستکبرون
فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون پس آج جزا دئے جاؤگے تم عذاب رسوائی کا بسبب اسکے
کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھہ ناحق کے اور دنیاء فانی کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے خط فرمان
پر سر نہین رکھتے دائرہ امر سے قدم باہر نکالتے تھے یہہ تنبیہ ہی طالبان نجات کو کہ حد شرع سے
تجاوز نکرین نظم رافت خط فرمان الہی پہ تو سر دھر رکھہ دائرہ امر سے باہر نہ قدم کو سن سخن نفس
نہ غافل ہو یہہ دمباز دم دیتا ہی صانع نکر ایک اپنے تو دم کو واذکر اخا عاد اور یاد کر بھائی عاد کے کو حق
تعالی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہی کہ حضرت ہود علیہ السلام کو کہ قبیلہ عاد سے تھے یاد کر اور
انکا اور ان کے قوم کا احوال معاندان قریش سے کہہ اذ انذر قومہ بالاحقاف جس وقت کہ
ڈرایا قوم اپنی کو عذاب خدا سے بیچ ریگستان کے ولایت یمن مین وقد خلت النذر من بین
یدیہ ومن خلفہ اور تحقیق گذرے تھے پیغمبر ڈرانے والے آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے بھی آئے
نہ وہ پہلا پیغمبر تھا نہ پچھلا جب اسکو قوم عاد پر بھیجا اسنے نصیحت کی انکو الا تعبدوا الا اللہ یہہ کہ نہ
عبادت کرو مگر اللہ کو کہ لائق عبادت کے وہی ہی انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم تحقیق مین
ڈرتا ہون اوپر تمہارے عذاب دن بڑے ہیبت والے کے سے قالوا اجئتنا لتافکنا عن الہتنا
کہا عادیون نے کہ ای ہود کیا آیا تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دے ہمکو پوجنے بتون ہمارے کے سے ڈرا
فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصدقین کہ لے آ ہمارے پاس جو کچھہ وعدہ دیتا ہی ہمکو عذاب کا اگر ہی
تو سچون سے وعدے لینے مین قال انما العلم عند اللہ کہا ہود علی نبینا وعلیہ السلام نے کہ عذاب کا علم
نزدیک اللہ کے ہی مجھے کچھہ اسمین دخل نہین وابلغکم ما ارسلت بہ ولکنی اریکم قوما تجہلون
اور پہنچاتا ہون مین تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھہ اسکے اور سوا پہنچانے کے میرا کچھہ کام نہین اور لیکن مین دیکھتا ہون
تمکو قوم جہالت کرتے ہو اور عذاب شتاب مانگتے ہو سورہ اعراف مین گذرا ہی کہ پہلے اس سے ایک جماعت
عادیون کی حرم شریف مین جا کر منہہ مانگنے لگی تین بادل آئے اور ایک آواز ہوئی کہ ایک انمین سے لے لو انھون
نے سیاہ بادل لیا وہ انکے ساتھہ چلا آیا انکے ملک تک فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا

پس جب دیکھا اُس چیز کو کہ وعدہ دیئے گئے تھے عذاب سے بادل سا پھیلا ہوا آسمان مین منہہ کئے ہوئے
جنگلون اُن کے کو کہا اُنھون نے یہہ بادل ہے منہہ برسانے والا ہود علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہہ منہہ برسانیوالا
بادل نہین ہے بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ بلکہ یہہ وہ چیز ہے کہ شتابی کرتے تھے تم ساتھہ اسکے رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ یہہ باؤ ہے اُسکے عذاب ہے درد دینے والا اور یہہ باد بکمال تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ
رَبِّهَا ہلاک کرتی ہے ہر چیز کو ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے پھر وہ باؤ چلی تندی تیزی سے اور ریت کے ٹھل ٹھر
ڈالے سات راتین آٹھہ دن وہ ہمین دبے پڑے رہے پھر ریت کو اُنپر سے اوڑا اُن کی لاشون کو دریا مین پھینک
دیا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ پس ہو گئے اس حالت پر کہ کوئی جو اُن کے وہان جاتا نہ دکھائے دیتے تھے
مگر گھر اُن کے حاصل یہہ ہے کہ سب ہلاک ہو گئے خالی گھر رہ گئے كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح جیسے
اُن کو جزا دی جزا دیتے ہین ہم قوم کافرون اور جھٹلانے والون کو وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَا اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ اور البتہ تحقیق قدرت
دی تھی ہم نے اُن کو بیچ اُس چیز کے کہ نہین قدرت دی ہم نے تمکو بیچ اسکے یہہ کافران قریش کو خطاب ہے کہ قوم عاد کو جو
قوت دی تھی وہ تمھین نہین دی اُن کا زور اور شوکت اور مال تھا وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً اور دیئے ہم نے
واسطے اُن کے کان سننے کو اور آنکھین دیکھنے کو اور دل سمجھنے کو اُنھون نے نہ کان سے حق بات سُنی نہ آنکھون سے
دلیلین ہماری قدرت کی دیکھین نہ دل سے وحدانیت کو ہمارے سوچا پھر جب عذاب اُنپر اترا فَمَا اَغْنٰى عَنْهُمْ
سَمْعُهُمْ وَلَا اَبْصَارُهُمْ وَلَا اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ پس نہ کفایت کیا یعنی نہ دفع کیا اُن سے کان اُن کے نے اور نہ آنکھون
اُن کے نے اور دلون اُن کے نے کچھہ چیز عذاب خدا سے اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ جس وقت کہ تھے
وہ انکار کرتے ساتھہ آیتون اللہ کے یا معجزون پیغمبر کے وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور گھیر لیا اُن کو ساتھہ اُس
چیز کے کہ تھے ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنی عذاب کو ٹھٹھا جانتے تھے سو اُنپر آپہنچا وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ
الْقُرٰى اور البتہ تحقیق ہلاک کئے ہم نے اے اہل مکہ جو کچھہ گرد اگرد تمھارے تھین بستیون سے جیسے حجر اور مؤتفکہ وَ
صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور طرح طرح سے پھیرین ہم نے آیتین اور حجتین اُن بستیون والون پر تو کہ وہ رجوع
کرین کفر سے وہ نہ پھرے کفر سے اور ہلاک ہوگئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً
پس کیون نہ مدد کی اُن کے تئین اُن لوگون نے کہ پکڑے تھے اُن ہلاک ہونے والون نے اُن کو سوا اللہ کے واسطے تقرب
خدا کے معبود یعنے اُن کے بتون نے اُن کو مدد کیون نہ کی عذاب کے وقت بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ بلکہ کھوئے
گئے مدد اُن کی سے یعنے ناامید ہوئے بتون کی مدد سے وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور یہہ ہے بتون کا
ماننا جھوٹھہ اُن کا اور جو کچھہ تھے باندھہ لیتے اور مخلوق عاجز کو الٰہ ٹھہراتے اور خالق سے منہہ پھراتے تھے فرد
جسنے ڈھونڈھا غیر تیرے رائگان کی جستجو ٭ منہہ پھرایا جسنے تجھہ سے کھوئی اپنی آبرو ٭ لکھا ہے کہ پیغمبر خدا

ع

صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے آتے ہوئے بطن نخلہ مین اُترے رات کو اُٹھکر تہجد پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت
مین مشغول ہوئے جن نصیبین سے یمن کو جاتے تھے وہان جو آئے قرات آپ کی سنی اور اپنے آپ کو ظاہر کیا اور
ایمان لائے وہ قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اور یاد
کر جس وقت کہ پھیر لائے ہم طرف تیرے جماعت کو جنون مین سے سنتے تھے قرآن کو اور کان رکھتے تھے وہ
سات تھے یا نو یا دس یا بارہ یا ستر فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا پس جب حاضر ہوئے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہنے لگے آپس مین کہ چپ رہو تو کہ سنین اچھی طرح لکھا ہے کہ نہایت شوق استماع سے ایک
دوسرے پر گرتے تھے فَلَمَّا قُضِيَ پس جب تمام ہوا پڑھنا ایمان لائے حضرت پر اور کچھ کچھ حضرت نے یعنی آپ نے
بتائین اور فرمایا کہ اپنی قوم مین جا کر ترغیب اسلام کی کرو وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ پھر گئے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوے
اور بلاتے ہوئے طرف اسلام کے قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى کہنے لگے اے
گروہ ہمارے تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب کہ اللہ تعالی کے نزدیک سے اُتاری گئی ہے پیچھے کتاب موسی
کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ سچا کہنیوالی اُس چیز کو آگے اُسکے ہے کتابون سے یا موافق ان کتابون کے ہے
اور انزل من بعد موسی اسواسطے کہا کہ وہ جن یہود تھے انجیل کے اُترنے کی ان کو خبر نہ تھی یا اعتبار اسکا نہین کرتے
تھے يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ راہ دکھاتی ہے طرف حق کے اور طرف راہ سیدھی کے
کہ پہنچانیوالی ہے طرف مقصود کے يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ اے قوم ہماری قبول کرو بلانے والے
اللہ کی طرف سے تو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اللہ کی طرف سے بلاتا ہے اور ایمان لاؤ ساتھ اسکے اور سچ
جانو اسکی باتون کو يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ تو کہ بخشے اللہ واسطے تمھارے گناہ تمھاری وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ اور پناہ دے تم کو عذاب درد دینے والے سے وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ
اور جو کوئی نہ مانے پکارنے والے اللہ کی طرف کے کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس نہین عاجز کرنے والا بیچ زمین
کے یعنے جسنے پیغمبر کو نہ مانا عذاب اُسپر آوے گا اور عاجز نہین کر سکتا اللہ کو اپنے عذاب دینے سے
وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اور نہین واسطے اسکے سوا اللہ کے کوئی دوست اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
یہہ لوگ نہ ماننے والے بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنی ان کی گمراہی سب پر آشکارا ہے سمجھ لیجیے کہ حکم مین
مؤمنان جن کے علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ثواب ان کا یہی ہے کہ آگ مین نہ جلین
چنانچہ فرمایا ہے ویجرکم من عذاب الیم سفیان ثوری سے منقول ہے کہ ثواب جنکا آگ سے بچنا ہے
اور ان کو خاک کر دینا بہائم کی طرح سے اور امام اعظم بھی یہی کہتے ہین اور امام مالک کہتے ہین کہ ان کو نیکیون پر
ثواب ہے جیسے برائیون پر عقاب اور ضحاک سے منقول ہے کہ بہشت مین جاوین گے کھائینگے

یعنی کی اور تفسیر امام ابو بکر نقاش مین حدیث مذکور ہے کہ بہشت مین جا وینگی اور امام ابو بکر نقاش سے پوچھا کہ یہہ کھانے پینے بھی بہشت کے کھاوینگے کہا کہ حق تعالی تسبیح اور ذکر ان کو کھلاویگا اُس مین نہ ایسی لذت پاوینگے جیسے بنی آدم نعم بہشت سے حظ اُٹھاوینگے معالم مین ہے کہ ضمرہ بن حبیب سے پوچھا کہ مومنان جن کو بھی ثواب ہے کہا کہ ہان ہے اور یہہ آیت پڑھی لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان اور فرمایا کہ انسیات واسطے انس کے اور جنیات واسطے جن کے ہین اور یہہ بھی معالم مین عمر بن عبد العزیز سے نقل کی ہے کہ مومنان جن گرد اگرد بہشت کی فصیلون کے ہونگے نہ بہشت مین اور قاضی نے انوار مین لکھا ہے کہ اظہر یہہ ہے کہ جن توابع تکلیف مین مانند انس کے ہین واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَمۡ یَعۡیَ بِخَلۡقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکرون بعث کے نے یہہ کہ اللہ جس نے پیدا کئے ہین آسمان اور زمین اور نہین تھکا ساتھ پیدا کرنے اُن کے کے قادر ہے اوپر اس کے کہ زندہ کرے مردون کو کیون کہ نہ قدرت اس کی ثابت ہے اور نقصان کو اُس کی درگاہ مین راہ نہین حاصل یہہ ہے کہ کیا اللہ باوجود اس قدرت کے مردے جلانے پر قادر نہین بَلٰۤی اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ یعنی ہان ہے تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے نے عجز اور مشقت کے وَیَوۡمَ یُعۡرَضُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَلَی النَّارِ اور یاد کر جس دن روبرو کئے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے یعنے آگ کو اُن کے سامھنے کر دینگے یہہ قلب خلاف مقتضی ظاہر ہے واسطے مبالغے اور تاکید کے لائے ہین پھر اُن کو کہینگے اَلَیۡسَ هٰذَا بِالۡحَقِّ کیا نہین یہہ عذاب برحق اور تم نہین باور کرتے تھے قَالُوۡا بَلٰی کہینگے ہان سچ ہے پھر قسم کھاوینگے وَرَبِّنَا قسم ہے پروردگار ہمارے کی یہہ حق تھا قَالَ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ فرماویگا حق تعالی یا نگہبان دوزخ کا کہے گا اُن کو پس چکھو عذاب بہ سبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے ساتھ قیامت کے اور باتین پیغمبر کی نہین مانتے تھے فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جفائے قوم پر جیسے کہ صبر کیا صاحب عزم نے رسولون سے سمجھ لیجے کہ اولو العزم وہ رسول ہین کہ جو نئی شریعت لائے ہین اور قاعدے احکام کے اجتہاد سے نکالے ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اولو العزم وہ ہین جنکو حق تعالی نے ایک مقام پر اخذ میثاق مین بتخصیص ذکر فرمایا ہے وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَهُمۡ وَمِنۡكَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ اور دوسری وضع شرع مین کہ شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوۡحًا وَّالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ وَمَا وَصَّیۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسٰۤی اور ایک قول یہہ ہے

اٹھارہ تن میں جنکا نام حق تعالی نے سورہ انعام مین بیان فرمایا ہے وتلك حجتنا اتيناها ابراهيم
على قومه نرفع درجت من نشاء ان ربك حكيم عليم ووهبنا له اسحق ويعقوب كلا هدينا
ونوحا هدينا من قبل ومن ذريته داود وسليمان وايوب ويوسف وموسى وهارون وكذلك
نجزي المحسنين وزكريا ويحيى وعيسى والياس كل من الصلحين واسمعيل واليسع ويونس ولوطا یعنے سب نبی ہین حضرت یونس کے سب اولوالعزم
ہین کیون کہ شتابی کرکر قوم سے نکل گئے تھے حق تعالی نے فرمایا ولا تكن كصاحب الحوت تو مت
ہو مثل یونس کے بے صبری مین اور یہان بھی فرماتا ہے کہ صبر کرو ولا تستعجل لهم اور مت شتابی کر واسطے کفار قریش کے
عذاب نازل ہونے مین کہ اسکے وقت پر بے شبہ نازل ہوگا كانهم يوم يرون ما يوعدون گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے
جو کچھ وعدے دئیے جاتے ہین عذاب سے یعنے جب ہول قیامت کے مشاہدہ کرینگے تو ایسا معلوم
ہوگا کہ انھون نے لم يلبثوا الا ساعة من نهار نہین ڈھیل کی دنیا مین مگر ایک ساعت دن کے یعنے دنیا
مین رہنے کو اپنے بہت کم جانینگے بلاغ جو کچھ اس سورہ مین کہا پہنچانا ہے پیغام کا اور یہہ پند کافی ہے
فهل يهلك الا القوم الفسقون پس کیا ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے جب نازل ہوگا یعنے
نہین کئے جاوینگے مگر قوم فاسق کہ دائرہ فرمان سے قدم باہر دھرتے ہین اور احکام پر عمل نہین کرتے ہین
سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدنی ہے اٹھتیس آیتین ہین کلمات اس کے چھ سو انچالیس
اور دو ہزار تین سو انچاس حرف ہین فواصل اسکی ما ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ احقاف کے یہہ ہے کہ ابتدا اسکا ساتھ ذکر
کافرون کے تھا ابتدا اسکی بھی اسی سے ہوئی ؞ سورۃ محمد ص مکیۃ ومدنیۃ وهي ثلثون وثمانية ايۃ

بسم الله الرحمن الرحيم

الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله اضل اعمالهم جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے لوگونکو راہ اللہ کی سے باطل
کردیا خدا نے عملون ان کے کو وہ بارہ شخص تھے سردار عرب کے جیسے ابوجہل و نضر اور عتبہ وغیرہم اسلام مین داخل ہونے سے لوگون کو منع کرتے تھے
ان کے اعمال کہ برے جانتے تھے وہ باطل کردی جیسے صلہ رحم کرتے تھے قیدیونکو چھڑاتے تھے ہمسایونکی محافظت کرتے تھے
دوستونکی ضیافت کرتے تھے والذين امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل على محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جیسے کھانا
کھلانا فقیر کو اور صلہ رحمی کرنا اور ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ اتارا گیا ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے
قرآن مجید وهو الحق من ربهم اور وہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین پروردگار ان کے سے
طرف ان کے آئے كفر عنهم سيئاتهم واصلح بالهم دور رکھین ان سے اللہ نے برائیان ان کی اور سنوارا
حال ان کا دین و دنیا مین یا دل ان کا صلاح مین لایا تو کہ گناہ نہ کرین ذلك بان الذين كفروا اتبعوا الباطل
وان الذين امنوا اتبعوا الحق من ربهم یہہ گمراہ کرنا اور اصلاح مین لانا اسواسطے ہے

کہ جو لوگ کہ کافر ہوئے پیروی کی اُنھوں نے شیطان کی کہ باطل ہے اور یہہ کہ جو لوگ کہ ایمان لائے
پیروی کی اُنھوں نے حق کی کہ قرآن ہے آیا اُنکے پاس پروردگار اُنکے سے كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ
اسیطرح سے بیان کرتا ہے اللہ واسطے لوگوں کے مثالیں اُنکی یعنے دونوں فرقوں کا احوال ظاہر کرتا ہے فَاِذَا
لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ پس جب ملاقات کرو تم اے مومنوں اُن لوگوں سے کہ کافر
ہیں وقت جنگ کے پس مارو گردنیں اُنکی حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ یہانتک کہ جب چور کردو
اُنکو پس محکم کرو قید کرنا یعنے بعد قتل کے پکڑ کر قید کرو خوب مضبوط کہ بھاگ نہ جاویں فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً
حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا پس یا احسان کیجو احسان کرنا کر پیچھے قید کے یعنے آزاد کیجو بن عوض کے یا
بدلا لیجو بدلا لینا کر یہانتک کہ رکھہ دیوے اہل حرب سلاح حرب کی یعنے دین اسلام سب مقام پر
پہنچ جاوے اور حکم قتل نہ رہے یہہ بات نزدیک نزول عیسی علیہ السلام کے ہوگی کیونکہ حدیث میں وارد ہے
کہ آخر قتل امت میری کے کا ساتھہ دجال کے ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہہ حکم منسوخ ہے یا مخصوص
جنگ بدر پر تھا اور اب یا قتل متعین یا استرقاق اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک امام مخیر ہے قتل اور
استرقاق اور اطلاق اور فدیہ میں ذٰلِكَ بات یہہ ہے نگاہ رکھو اِسکو وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ اور
اگر چاہے اللہ البتہ بدلا لیوے تمھارے دشمنوں سے بن لڑنے تمھارے کے وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ
بِبَعْضٍ اور لیکن حکم جہاد کا کیا تو کہ آزماوے بعض تمھارے کو بعض سے یعنے معاملہ آزمانے والوں کا کرے
مومن کو بکافر مبتلا کرے تا جہاد کرکے ثواب پاوے اور کافر کو بمومن گرفتار کرے تا گوشمالی پاکر کفر سے پھرے
وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ کہ مارے جاتے ہیں بیچ راہ اللہ کے پس
خدا ہرگز نہیں ضایع کریگا عملوں اُنکے کو یہہ قرأت امام حفص کی ہے قُتِلُوا بضم قاف اور کسرہ تاء مثناۃ فوقانیہ بصیغہ
مجہول اور اوروں نے قاتلوا پڑھا ہے یعنے وہ لوگ کہ لڑائی کریں براہ خدا سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ شتاب
اللہ راہ دکھاویگا اُنکو دنیا میں نیک کاموں کی اور آخرت میں بڑے درجے اور مقاموں کی اور سنواریگا
حال اُنکے وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ اور داخل کریگا اُنکو بہشت میں تعریف کردی ہے اُس بہشت
کی واسطے اُنکے تو کہ مشتاق ہوں اُسکے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر اگر مدد کرو تم دین خدا کی کو اور پیغمبر اُسکے کو مدد دیویگا تمکو خدا کہ اعدا
پر فتح پاؤ اور ثابت کریگا قدموں تمھارے کو میدان جنگ میں تا شکست نکھاؤ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا
لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے پس خواری اور نگونساری ہے واسطے اُنکے اور گمراہ
کردیا ہے عملوں اُنکے کو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ یہہ خواری اور گمراہی عمل کی

انکے سبب اسکے ہی کہ انھون نے مکروہ رکھا تھا اُس چیز کو کہ نازل کیا ہی اللہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم پر وہ امر توحید کا اور احکام شرع کے ہین پس کھو دیئے خدا نے عمل انکے جنکو وہ حساب مین
رکھتے تھے جیسے عمارت کعبہ معظمہ اور طواف اسکا اور یتیمون پر شفقت کرنا اور مظلومون کا مددگار ہونا اور مہمانداری
کرنا افلم یسیروا فی الارض کیا پس نہین سیر کی کافرون نے عرب کے بیچ زمین کے یہان استفہام بمعنے
امر ہی یعنے سیر کرین اور زمین سے مراد ثمود اور عاد کے بلاد ہین فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین
من قبلہم پس دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام ان لوگونکا کہ پہلے اُنسے تھے کافرونمین سے دمر اللہ علیہم ہلاکی
ڈالی اللہ نے اوپر انکے وللکفرین امثالہا اور کافرون کو ہوتا رہتا ہی مانند اسکے یہہ کفار مکے کو سنایا ہی
ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکفرین لا مولی لہم جو مذکور ہوا احوال عقاب دشمنان اور نصرت
دوستان سبب اسکے ہی کہ اللہ دوست ہی ان لوگونکا کہ ایمان لائے پس انکی مدد کرتا ہی اور یہہ جو کافر
ہین نہین دوست واسطے انکے پس انسے عذاب نہین دفع کرتا ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا
الصلحت جنت تجری من تحتہا الانہار تحقیق اللہ داخل کریگا فضل اپنے سے ان لوگون کو جو ایمان لائے
ہین اور عمل کئے ہین اچھے بیچ باغستون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے نہرین والذین کفروا
یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ اٹھاتے ہین اسباب دنیا سے اور کھاتے
ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے جانور حاصل یہہ ہی کہ ہمت انکی کھانے ہی کے طرف مصروف ہی اور
چاہیئے یہہ کہ کھانا واسطے قوت اداے طاعت کے کھائے کہ تا بدن تقویت پائے اور عبادت مین کسل نہ
آئے کھانا ہی زیست کے اور ذکر کے کرنے کے لئے یہہ نہین زیست ہی کچھ پیٹ ہی بھرنیکے لئے والنار مثوی
لہم اور آگ دوزخ کی جگہہ رہنے کی ہی واسطے کافرون کے وکاین من قریۃ ہی اشد قوۃ من قریتک
التی اخرجتک اور بہت صاحب بستیون کے سے کہ وہ سخت تھے قوت مین اہل بستی تیری سے وہ بستی کہ
نکال دیا تجھکو اہل اسکی نے یعنے مکہ اہلکنٰہم فلا ناصر لہم ہلاک کیا ہمنے انکو پس نہوا مدد دینے والا
واسطے انکے کہ ہلاکت کے وقت انکو تھام رکھتا افمن کان علی بینۃ من ربہ کمن زین لہ سوء عملہ
واتبعوا اہواءہم پس جو شخص کہ ہی اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے جیسے پیغمبر اور مسلمان مانند اس شخص کے
زینت دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اسکا شرک اور معصیت سے اور پیروی کی اسنے خواہشون اپنی کی جیسے
ابوجہل نااہل اور مشرک مثل الجنۃ التی وعد المتقون صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین ساتھ
اسکے پرہیزگار فیہا انہار من ماء غیر اسن بیچ اسکے نہرین ہین پانی سے بن بگڑا ہوا یعنے بو اور رنگ
اور مزہ کو اسکے تغیر نہین ہوا بخلاف اب دنیا کے کہ متغیر ہو جاتا ہی وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ اور نہرین

ہین دودھہ کی کہ نہین بدلا گیا ہے مزہ انکا یعنے طول زمانہ کے سبب ترشی و بدمزگی نہین آئی وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ خَمۡرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيۡنَ اور نہرین ہین شراب کی مزہ دینے والین واسطے پینے والون کے کہ لذت رکھتے ہین اور خمار نہین
وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین شہد صاف کئے گئے کی نہ وہ صاف کہ آگ پر کرین بلکہ مصفا پیدا کیا
موم اور آلائش سے وَلَهُمۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اور واسطے پرہیزگارونکے ہین بیچ بہشت کے ہر طرح کے میوے صاف
رنگ لذیذ خوشبو وَمَغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ اور بخشش اور پوشش گناہون کی ہے پروردگار انکے سے سمجھہ لیجئے
کہ جیسے چار نہرین زمین بہشت مین زیر شجر طوبی جاری ہین ایسے ہی انہار اربعہ باطن صوفی ہین بزیر شجرہ
طیبہ اصلها ثابت و فرعها فی السماء روان ہین منبع قلب سے آب انابت اور ینبوع صدر سے لبن صفوت اور
خمخانہ سر سے خمر محبت اور مجری روح سے عسل مودت اور بحر الحقائق مین ہے کہ آب اشارت بحیات دل ہے اور
کنایت بفطرت اصلیہ اور شراب جوش و خروش محبت اور عسل مصفی حلاوت قرب اور ثمرات عبارت ہے
مکاشفات سے اور مغفرت غفران ذنب وجود ہے نظم تا کہ قائم ہے انا ای رافت جو عبادت ہے سو ہے جرم
کے سات بیخودی مین بخدا ہے شہراہ جان توحید کو اسقاط آیاءات بعد ذکر بہشتیون کے دوزخیون کا حال
بیان فرماتا ہے كَمَنۡ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوۡا مَآءً حَمِيۡمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَهُمۡ کیا وہ مانند اس شخص کے ہے کہ وہ
ہمیشہ رہنے والا ہے بیچ آگ دوزخ کے اور پلائے جاوینگے بجائے شربت بہشتیان پانی گرم کھلتا پس کاٹ ڈالے
گا وہ پانی انتریون انکی کو لاحا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے تو بعضے منافق مسجد سے
نکل کر علمائے صحابہ سے بطریق استہزا پوچھتے تھے کہ ہم کچھہ سمجھے نہین کیا کہا اب انھون نے حق تعالے
انکے حال کی خبر دیتا ہے وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُ اِلَيۡكَ اور بعضے ان منافقون مین سے وہ شخص ہین کہ کان رکھتے
ہین طرف خطبے تیرے کے روز جمعہ وغیرہ کو حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ قَالُوۡا لِلَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مَاذَا
قَالَ اٰنِفًا یہان تک کہ جب باہر نکلتے ہین نزدیک تیرے سے کہتے ہین واسطے ان لوگون کے کہ دئیے
گئے ہین علم اصحاب مومنین سے جیسے عبد اللہ بن مسعود اور ابو درداء وغیرہ رضی اللہ عنہم کیا کہا تھا پیغمبر نے ابھی ہم
کچھہ سمجھے نہین انکی بات اور یہہ کہنا انکا بطریق سخریہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین بھی انہین
علمائے صحابہ سے ہون کہ منافق جنسے پوچھتے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَاتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ
یہی لوگ ہین جو کہ بحکم ازل مہر کی اللہ نے اوپر دلون انکے کے ساتھہ نفاق اور شک کے اور پیروی کی انھون نے
خواہشون نفس اپنے کی اسی جہت سے خیال مین نہ لائے کلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وَالَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا
زَادَهُمۡ هُدًى وَّاٰتٰٮهُمۡ تَقۡوٰٮهُمۡ اور جن لوگون نے راہ پائی یعنے مومن زیادہ دی استماع سخن پیغمبر نے انکو
ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری انکی یعنے وہ چیز جو پرہیزگاری زیادہ کرے اور اسپر ثابت رکھے فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا

السّاعة ان تاتیهم بغتة پس نہین انتظار کرتے منافق اور کافر مگر قیامت کا یہہ کہ آوے اُنکے پاس ناگہان
فقد جاء اشراطها پس تحقیق آئی ہین نشانیان اُسکی جیسے پیغمبر آخر زمان کا ظہور فرمانا اور شق قمر کا ہونا فانّی
لهم اذا جاءتهم ذکریٰهم پس کہان سے ہوگا واسطے اُنکے جب آویگی قیامت اُنکے پاس نصیحت پکڑنا اُنکا اور توبہ
کرنی یعنے جب قیامت آجاویگی تو توبہ اور پند پذیر ہونا کچہہ فائدہ نہین رکھیگا فاعلم انّه لا اله الّا الله پس
جان تو کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ یعنے جو سعادت موحدون کی اور شقاوت مشرکون کی اور منافقون
کی دریافت کری ہوتے پس ثابت رہ اس وحدانیت پر کہ جانتا ہے لکہا ہے کہ عالم کو جو اعلم کہین تو مراد
ذکر اور یاد دلوانا ہوتا ہے اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ جان تو یہہ کہ کوئی ثواب نہین برابر ثواب اُسکے
کے کہ کہے لا اله الّا الله واستغفر لذنبک اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنی کے سمجھ لیجئے کہ حضرت صلی الله
علیه وسلم مغفور ہین اور یہان جو باستغفار مامور ہین سو اسواسطے کہ امت اُنکی پیروی کرکر گناہون کی
مغفرت طلب کرے یا یہہ معنی ہین کہ عصمت مانگ خدا سے تا گناہون سے بچاوے وللمؤمنین والمؤمنات
اور بخشش مانگ واسطے ایمان والون کے اور ایمان والیون کے یہہ بڑا فضل الٰہی ہے اس امت پر کہ
اُنکے پیغمبر کو اُنکی گناہون کی استغفار کا امر فرمایا سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو امر فرمایا استغفار
امت اور خلاف امر الٰہی آپ سے ہونا متصور نہین ہے استغفار کیا ہی ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسا
کریم نہین کہ اپنے محبوب کو ارشاد کرے کہ فلانی چیز مجھہ سے مانگ اور وہ مانگے اور پھر نہ دے پس اس سے
صریح نکلتا ہے کہ دولت مغفرت نصیب امت ہو **نظم** آپ سا جسکا پیشوا ہووے اُسکو خوف
عذاب کیا ہووے جب شفاعت مین لب ہلاوینگے سب کو غم سے وہین چھڑاوینگے مغفرت
یہان نصیب امت ہے کہ قبول آپ کی شفاعت ہے والله یعلم متقلّبکم ومثوٰکم اور اللہ جانتا ہے جگہہ
پھرنے تمہارے کی دنیا مین اور رہنے تمہارے کی عقبیٰ مین یا جانتا ہے یہان دنکو تم پھرتے ہو اور رات
کو آرام کرتے ہو ویقول الّذین امنوا لولا نزّلت سورة اور کہتے ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے اور جہاد کرنے پر
بہت حرص رکھتے ہین کیونکر نہین اُتاری جاتی سورت جہاد کی فاذا انزلت سورة محکمة پس جس وقت
اُتاری جاوے کوئی سورت ثابت کہ جسمین متشابہ نہو وذکر فیها القتال اور ذکر کیا جاوے بیچ اُسکے
امر لڑائی کا رایت الّذین فی قلوبهم مرض دیکھیگا تو اُن لوگون کو بیچ دلون اُنکے بیماری ہے شک
اور نفاق کی یا سستی دین کی ینظرون الیک نظر المغشیّ علیه من الموت دیکھتے ہین طرف تیرے
جیسے دیکھتا ہے وہ شخص کہ بیہوشی آئی ہے اوپر اُسکے صدمے مرگ سے یعنے حیران پریشان
سرسان ہوتے ہین فاولیٰ لهم پس وائی ہے اُنپر دوزخ واسطے اُنکے طاعة وقول معروف کام اُنکا

فرمانبرداری ہی اور بات معقول جیسے سمعنا واطعنا فاذا عزم الامر پس جب مقرر ہوا حکم قتال کا
اور اصحاب تیار ہوے اُنھوں خلاف کیا اور عورتوں کے ساتھ گھر مین بیٹھ رہے فلو صدقوا اللہ
لکان خیرا لھم پس اگر سچ بولین اللہ سے ظاہر کرنے مین جہاد کی حرص کو البتہ بہتر ہووے واسطے اُن کے
فھل عسیتم ان تولیتم پس کیا ہو تم نزدیک اسبات سے یعنے تم سے یہی توقع ہی منافقو کہ اگر پھیرو
تم حکومت پر یعنے تمکو حکومت ہو یا اگر اعراض کرو تم قرآن سے اور مُنہہ پھیراؤ فرمان سے ان تفسدوا فی
الارض وتقطعوا ارحامکم یہہ کہ فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹو ناطے آپنے تکبر کی جہت سے اولئک الذین لعنھم
اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم یہہ لوگ مفسد اور معرض ہین جنکو لعنت کی ہی اللہ نے اور بھرا دیا انکو تاکہ
حق بات نہ سنین اور اندھا کردیا آنکھون انکی کو تاکہ دلیلین عبرت اور قدرت کی نہ دیکھین افلا
یتدبرون القرآن کیا پس نہین فکر کرتے بیچ قرآن کے اور نہین دھیان کرتے پند اور وعظ اسکی پر کہ نافرمانی
سے بچین ام علی قلوب اقفالھا کیا اوپر دلونکے قفل ہین لنکے لکھا ہی کہ نعت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہودون نے توریت مین دیکھی تھی یقین کامل صحت نبوت پر آپ کے رکھتے تھے اور قبل بعثت سے
آپ کی صفت مین بیان کیا کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر دیتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے اور مدینے
مین تشریف لائے آپ سے پھر گئے انکے حق مین یہہ آیت اُتری ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد
ما تبین لھم الھدی الشیطٰن سول لھم تحقیق جو لوگ کہ پھر گئے اوپر پیٹھون اپنے کے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
منکر ہوئے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوی واسطے انکے ہدایت یعنے نبوت آپ کی ساتھ دلیلون روشن کے
شیطان نے زینت دلائی واسطے انکے انکار اور عناد کی واملی لھم اور ڈھیل دی اللہ نے واسطے انکے
عذاب کرنے مین جلدی نفرمائی کہ اور بھی گناہون مین غرق ہون ذلک بانھم قالوا للذین کرھوا ما
نزل اللہ یہہ ڈھیل دینا واسطے اسکے ہی کہ کہا تھا یہود نے واسطے ان لوگون کے کہ ناخوش رکھتے تھے اس
چیز کو کہ اُتاری ہی اللہ نے قرآن اور احکام دین سے یعنے منافق حاصل یہہ ہی کہ یہود نے منافقون کو
کہا تھا مخفی سنطیعکم فی بعض الامر البتہ کہا مانینگے ہم تمہارا بیچ بعضے کامون کے یعنے مدد کرینگے ہم تمہاری
اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑوگے واللہ یعلم اسرارھم اور اللہ تعالی جانتا ہی آہستہ بات کرنی
انکی کو فکیف اذا توفتھم الملئکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم پس کیونکر ہوگا حال انکا جب قبض کرینگے جان
انکی کو فرشتے مارتے ہونگے مُنہہ انکے کو کہ حق سے پھرایا تھا اور پیٹھین انکی کو کہ اہل حق کی طرف کئین ہین
ذلک بانھم اتبعوا ما اسخط اللہ یہہ قبض روح انکا اس خرابی سے بسبب اسکے ہی کہ پیروی کی انھون
نے اس چیز کی کہ ناخوش کرتی ہی اللہ کو اور موجب غضب الٰہی کا ہوتی ہی جیسے چھپانا نعت اور

بیان حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مددگاری منافقون اور مت کون کی وگر ھوا رضوانہ اور سبب
اسکے ہی کہ مکروہ رکھی رضامندی اللہ کی یعنے وہ عمل کہ بسبب رضائے الہی ہو جیسے اظہار نعت پیغمبر اور اقرار
نبوت اور فرمان برداری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ پس باطل کر ڈالے خدا نے عمل انکے
اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ کہ بیچ دلون
انکے بیماری ہی نفاق کی یہہ کہ ہرگز نہ نکالیگا اللہ یعنے نہ ظاہر کریگا اللہ کینے انکے کہ دلونمین چھپائے رکھتے
ہین پیغمبر اور مومنون سے وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ اور اگر ہم چاہین البتہ دکھلاوین ہم تجھکو انکو نشانیان ظاہر
کرکے پس البتہ پہچان لیوے تو انکو ساتھ چہرے انکے کے علامت سے کہ نفاق پر انکے دلالت کرے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ
اور البتہ پہچان لیویگا تو انکو بیچ لحن بات کے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ اور اللہ جانتا ہی کامون تمہارے کو اور
مناسب اسکے جزا دیگا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا بعد نزول اس آیت کے کوئی منافق
ایسا نتھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نہ پہچانتے ساتھ چہرے اور بات اسکی کے بعضے مفسرین نے
انس بن مالک سے نقل کیا ہی کہ ایک گروہ مین نو شخص منافق تھے رات کو سوئے صبح کو جو اٹھے تو ہر ایک
کی پیشانی پر ہذا منافق لکھا ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ
اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو جہاد کا حکم کر کر یعنے معاملہ آزمانیوالونکا کرینگے تم سے یہانتک کہ ظاہر کر دیوینگے ہم جہاد کرنے
والون کو تم مین سے اور صبر کرنیوالون کو مشقت حرب پر اور آزماوینگے ہم خبرین تمہاری کو کہ ایمان مین کہتے ہو
سچ جھوٹھ سب پر ظاہر ہو جاوے یہہ قرأت امام حفص کی ہی کہ تینون جگہہ نون پڑھا ہی اور اورون نے
بصیغہ غائب یعنے خدا آزماتا ہی تمکو تو کہ جانے مجاہدون کو تم مین سے اور صابرون کو اور آزماتا ہی خبرون تمہاری
کو اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر
اور بند کیا انھون نے اپنی قوم کو راہ خدا کی سے کہ دین اسلام ہی وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی
اور مخالفت کی رسول خدا کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے راہ حق کی کہ توریت مین پڑھی اور جانی تھی لَنْ
یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـا ہرگز نہ ضرر کرینگے خدا کو کچھہ یعنے انکے کفر اور ضد سے کچھہ دین خدا کو اور رسول خدا کو ضرر
ہوگا بلکہ شر ر شرارت انہین کو جلاد یگا وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ اور جلد باطل کریگا اللہ ثواب عبادت اور عمل انکے کو
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا جو حکم فرماوے اور
کہا مانو رسول کا جو ارشاد کرے وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ اور مت باطل کرو عملون اپنے کو ساتھ ریا اور سمعہ کے یا کبیرہ
اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ تحقیق وہ لوگ کہ کافر
ہوئے اور بند کیا انھون نے لوگونکو راہ اللہ کی سے پھر مر گئے جنگ بدر مین اور حال انکہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا

اللہ اکثر نزول اس آیت کا کفار بدر کی شان میں ہے اور حکم اسکا عام ہے جو کافر مرے فلا تہنوا و تدعوا
الی السلم پس مت سستی کرو تم ای مومنون اور مت بلاؤ کافروں کو طرف صلح کے کہ اپنے صلح کا پیغام کرنا
نشانی ضعف اور ذلت تمہارے کی ہے وانتم الاعلون اور حال آنکہ تم غالب ہو واللہ معکم ولن
یترکم اعمالکم اور اللہ ساتھ تمہارے ہی مددگار ہیں اور ہرگز نہ چھین لیگا تم سے ثواب عملوں تمہارے کا
انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو سوا اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی بازی ہے ناپائدار اور مشغولی ہے بے اعتبار
وان تؤمنوا وتتقوا یؤتکم اجورکم ولا یسئلکم اموالکم اور اگر ایمان لاؤ تم دل سے خدا اور رسول پر اور
پرہیزگاری کرو دیوےگا تمکو ثواب تمہارا آخرت میں اور نہیں مانگیگا تم سے خدا عوض میں ثواب دینے کے سب
مال تمہارے کو ان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا اگر مانگے وہ تم سے سارے مال کو پس تنگ کرے تمکو یعنے کہے
کہ سب کو میری راہ میں دو بخیلی کرنے لگو تم اور ندو دلکی چاہت سے ویخرج اضغانکم اور نکال دیگا خدا اور
ظاہر کردیگا مانگنے کے سبب یا تمہارے بخل کے سبب بدنیتیں تمہاری کو ھانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا
فی سبیل اللہ خبردار ہو تم ای مخاطبو وہ لوگ ہو تم کہ پکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو مال کو بیچ راہ خدا کے یعنے زکوۃ
دو یا اسباب جہاد کا تیار کرو فمنکم من یبخل پس بعضا تم میں سے وہ شخص ہے کہ بخیلی کرتا ہے ومن یبخل
فانما یبخل عن نفسہ اور جو کوئی بخیلی کرے نفقہ واجب کے دینے میں پس سوا اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہے
جان اپنے سے کہ اسکو ثواب سے محروم رکھتا ہے واللہ الغنی وانتم الفقراء اور اللہ بے پروا ہے
تمہارے نفقے صدقے سے اور تم محتاج ہو اسکی نعمتیں لینے کے پس آج تم دنیا میں ایک دو اور اسکے عوض کل
آخرت میں دس لو کہ اسکا خزانا کرم کا کم نہوگا اور تم مراد کو پہنچوگے وان تتولوا اور اگر پھر جاؤ تم نفقہ واجب سے یا اسلام
اور قبول احکام سے یستبدل قوما غیرکم بدل کریگا ایک قوم غیر تمہاری یعنے تمہیں ہلاک کرکر اور قوم پیدا
کریگا ثم لا یکونوا امثالکم پھر نہوگی وہ قوم مانند تمہارے بلکہ حکم بردار پرہیزگار ہونگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا کہ وہ پرہیزگار حکم بردار کون ہیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس بیٹھے تھے دست
مبارک انکی ران پر مارکر فرمایا کہ یہہ ہے اور قوم اسکی حدیث میں ہے کہ اگر دین معلق ہو ثریا تک تو لے آئیں
اسکو پارس والے اور لباب میں ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ بعد قرات اس آیت کے کہتے تھے البشروا یا بنی فروخ
مراد اس پارس والے ہیں اور فضائل حضرت سلمان کین بہت احادیث صحیحہ میں وارد ہیں چنانچہ ایک
بڑی فضیلت انکی یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق اہل بیت میں اپنے فرمایا ہے کہ سلمان
منا اہل البیت سمجھ لیجئے کہ اہل بیت تین قسم ہیں ایک اصل اہل بیت ہیں وہ ازواج مطہرات اور اولاد
آپ کی ہیں دوسرے داخل بیت میں وہ علی مرتضے اور حسنین ہیں تیسرے لاحق اہل بیت ہیں کہ بسبب کمال

یا پہلے فتح سے اور پیچھے فتح سے یا قبل نزول اس آیت کے اور بعد اسکے امام ابو اللیث نے کہا ہے کہ گناہ گذشتہ
خطا آدم اور حوا کی ہے اور گناہ آیندہ جرائم امت کی اسکو برکت سے آپ کے بخشا اور اسکو شفاعت سے سلمی نے
کہا کہ ذنب آدم کی اضافت آپ کی طرف فرمائی کیونکہ وقت خطا آپ انکی صلب میں تھے اور گناہ امت کی بھی
اسناد آپ کے طرف کی کہ پیشوا اور کار رواہیں مثنوی ہم سر اسر خطا کے سالک ہیں آپ لیکن ہمارے مالک
ہیں ہم سوالی ہیں آپ ہیں مولی کیون نہ اسناد ہو ادھر اولی وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ اور تمام کرے نعمت اپنی
اوپر تیرے ملک فتح کرکے یا دین اسلام بلند کرکر یا شفاعت تیری قبول فرماکر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا اور دکھلاوے
تجھکو راہ سیدھی یعنے ثابت رکھے اسپر وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا اور مدد کرے تجھکو اللہ تعالی مدد غالب جبکہ
لیجئے کہ صلح حدیبیہ میں صحابہ متردد تھے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ
وہی ہے جس نے اتاری تسکین بیچ دلون ایمان والون کے لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ توکہ بڑھ جاوین
ایمان میں ساتھ ایمان اپنے کے یعنے اصول دین پر ایمان رکھتے ہیں فروع شرع پر اور زیادہ کرین وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہیں لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہیں اور زمین کے کہ مسلمان ہیں جہاد کرنے والے
پس اے مومنو جہاد کرو اور اسکی مدد پر بے غم رہو کہ جسکے حکم میں لشکر آسمان زمین کا ہے وہ اپنے دوستون کو
غلبے اعدا میں عاجز کرکے نہیں چھوڑیگا فرد رافت طلب کر اسکی نصرت کہ جسکی قدرت پتے کو صفدری دے
ذرہ کو پہلوانی وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے اللہ جاننے والا مصلحت خلق کی حکمت والا سب کام اسکے
حکمت کے ساتھ ہیں انہین سے یہہ ہے کہ تسکین قلوب مومنین میں ڈالے لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ توکہ داخل کرے ایمان والون کو اور ایمان والیونکو
رسوخ دین اور ثبات عقیدے کی برکت سے بہشتون میں کہ چلتے ہیں نیچے محلون یا درختون انکے کے نہرین ہمیشہ
رہنے والے ہیں بیچ اسکے اور توکہ دور کرے انسے برائیان انکی پہلے بہشت میں پہچانے سے کہ ناپاک صاف ہوکر
روضۂ رضوان میں خرامان ہون وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا اور ہے یہہ وعدہ انکو نزدیک اللہ کے
یعنے بحکم خدا مراد پانا اور غم سے چھوٹنا مقصود سے ملنا ہے وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ اور توکہ عذاب کرے نفاق
والون اور نفاق والیون کو اہل مدینے سے وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ اور شرک کرنیوالون کو اور شرک کرنے
والیونکو اہل مکہ سے الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ گمان کرنیوالے ساتھ اللہ کے گمان برا مشرکون میں بنی اسد اور
غطفان اور بعضے منافق گمان کرتے تھے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کو جاتے ہین وہان سے سلامت مدینے کو
نہین آئینگے اور لشکر بھی انکا تباہ ہوجاویگا جب آپ عافیت سے مدینہ میں تشریف لائے حق تعالی نے فرمایا عَلَيْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ اوپر ان گمان کرنیوالون کے ہی گردش برائی کی یعنی مغلوب ہونگے وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ

واعدلھم جہنم اور غصے ہوا اللہ اوپر انکے اور دور کیا اپنی رحمت سے انکو اور تیار کیا ہے واسطے انکے دوزخ وساءت
مصیرا اور بری ہے جگہہ پھر جانیکی دوزخ وللہ جنود السموات والارض اور واسطے اللہ کے ہے لشکر آسمانوں
اور زمین کا تکرار اس آیت کی واسطے وعدے مومنوں کے ہے کہ حضرت حق پر امید رکھیں اور وعید ہے کافروں منافقوں
کی ہے کہ عذاب الہی سے ڈرتے رہیں وکان اللہ عزیزا حکیما اور ہے اللہ غالب اپنے حکم میں با حکمت والا
انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا بتحقیق بھیجا ہمنے تجھکو گواہی دینے والا اوپر قول اور فعل امت اپنی کے اور خوشخبری
دینے والا انکو جنکے دلوں پر سکینہ القا کی اور ڈرانیوالا انکو جنھوں نے گمان بد کیا پس تو امت کو کہہ دے کہ بشیر اور نذیر دنیا
اور خوف دلانا اسواسطے ہے لتؤمنوا باللہ ورسولہ تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے وتعزروہ
وتوقروہ اور قوت دو دین اسکے کو اور بڑا جانو حکم اسکیکو وتسبحوہ بکرۃ واصیلا اور تسبیح کرو اللہ کو یا نماز
پڑھو واسطے اسکے صبح اور شام بعضوں نے کہا ہے کہ ضمیر تعزروہ اور توقروہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے راجع ہے یعنے نصرت دو انکو اور تعظیم انکی بجالاؤ صبح شام کہ فی الحقیقت تعظیم الہی ہے کیونکہ اسیکے امر سے ہے
ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوا اسکے نہیں کہ بیعت
کرتے ہیں اللہ سے کیونکہ مقصود بیعت سے اللہ اور رضاے اللہ ہے مراد اس سے بیعت الرضوان ہے کہ حدیبیہ میں واقع
ہوئی قصہ اسکا آگے آویگا اور صوفی کہتے ہیں کہ یہہ بیان مقام جمع کا ہے حق تعالی نے تصریح اسکی سوا اس اشرف
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کے نہیں فرمائی اور اسی مقام کی وہ بات ہے کہ فرمایا من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ فرد جنے کہی ہے بیعت انہنے اپنے خدا سے بیعت کی رافت اسمیں خوض کی چاہیے سوچ تو کیا
ہے اشارت کی ید اللہ فوق ایدیھم ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھوں انکے کے ہے جنھوں نے بیعت کی پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ مطلع ہے انکی مبایعت پر پس جزا دیگا انکو اسپر معالم میں لکھا ہے کہ وقت
بیعت کے ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پکڑتے تھے اور ید اللہ اوپر ہاتھوں انکے کے تھا مبایعت میں
فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ پس جسنے عہد توڑا اس سوا اسکے نہیں کہ اسنے عہد توڑا اوپر جان اپنی کے
کہ ضرر اسکا اسیکو پہنچتا ہے سمجھ لیجئے کہ تین چیزیں راجع طرف صاحب اپنے کے ہوتی ہیں ایک مکر کہ ولا
یحیق المکر السیئ الا باہلہ دوسرے ستم کہ انما بغیکم علی انفسکم تیسری نقض عہد فمن نکث فانما
ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما اور جسنے وفا کی ساتھ اس چیز کے کہ عہد کیا ہے اوپر
آخرت کے کہ بہشت ہی لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کو بنیت عمرہ چلے تھے تو بعضے
قبائل عرب کو دہات کے جیسے اسلم اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع فرمایا تھا کہ اس سفر میں ہمراہ ہوں
وہ جنگ قریش سے ڈر کر کنارہ کش ہوتے تھے انکا حال حضرت ذو الجلال اپنے محبوب کو ارشاد کرتا ہے کہ

جب تو مدینے میں پہنچیگا سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا شتاب کہینگے
واسطے تیرے پیچھے چھوڑے گئے رہے ہوئے باہر والوں سے یعنے وہ قبائل کہ پیچھے مذکور ہوئے عذر لاوینگے
کہ مشغول کیا تھا ہمکو مالوں ہمارے نے کہ کوئی غمخوار نہ تھا اگر چھوڑ جاتے ضایع ہوجاتا اور جورووں اور فرزندوں
ہمارے نے کہ ہم جاتے تو وہ تباہ ہوجاتے پس بخشش مانگ واسطے ہمارے اسپر کہ ہم یہاں رہ گئے اور آپکے
ساتھ نہ گئے يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ کہتے ہیں ساتھ زبانون اپنی کے وہ چیز کہ نہیں
بیچ دلون انکے کے یعنے یہہ عذر اور استغفار زبان سے کرتے ہیں دل سے غافل ہیں قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا کہہ جواب میں انکے پس کون مالک ہوگا واسطے تمہارے
یعنے منع کریگا تم سے سوا حکم خدا تعالی کے اس چیز کو کہ ارادہ کریگا اللہ ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ
تمہارے نفع کا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا بلکہ ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار جانتا ہے
جو قصد تمہارا تخلف میں تھا بہانا مال اور فرزند کا کر رہ گئے تھے انکے سبب سے نہیں رکے تھے بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ
إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ ہرگز نہ پھیر اوینگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طرف
لوگون اپنے کے کبھی بلکہ مشرکون کے ہاتھ سے مارے جاوینگے وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ اور زینت دیا گیا
یہہ گمان یعنے شیطان نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کا مارے جانا ٹھہرادیا بیچ دلون تمہارے کے
وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ اور گمان کیا تھا تمنے گمان برا کہ دین اللہ کا باطل ہو اور ملت اسلام کی برہم ہو وَكُنْتُمْ
قَوْمًا بُورًا اور تھے تم سبب اس گمان کے قوم ہلاک ہونیوالی کہ نیت بد اور عقیدہ فاسد رکھتے ہو وَمَنْ
لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا اور جو کوئی نہیں ایمان لایا دل سے ساتھ اللہ کے
اور رسول اسکے کے پس تحقیق ہمنے تیار کیا ہے واسطے کافروں کے دوزخ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور
واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ
بخشتا ہے بڑی گناہ واسطے جسکے چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے ساتھ چھوٹی گناہ کے جسے چاہتا ہے وَكَانَ اللَّهُ
غَفُورًا رَحِيمًا اور ہے اللہ بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو مہربان اُنپر سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ
إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ شتاب کہینگے پیچھے رہے ہوئے یعنے وہ لوگ جو حدیبیہ میں
نہیں گئے تھے بہانہ کرکر رہ گئے تھے جب چلوگے تم طرف غنیمتون کے کہ فتح خیبر میں ہاتھ لگینگی چھوڑ دو
ہمکو کہ پیروی کرینگے ہم تمہاری اس سفر میں لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ میں چھٹے برس
ہجرت سے حدیبیہ سے تشریف لائے اور محرم میں ساتوین سال ہجرت سے غزوہ خیبر کی تیاری کی حکم ہوا کہ جو حدیبیہ
میں حاضر تھا وہی اس سفر میں بھی ساتھ جائے نہ اور قبائل مخلفین جو حدیبیہ کو نہیں گئے تھے کہنے لگے کہ

ہمین چھوڑ دو تاکہ ہم موافقت کرین تمھاری اور پیغمبر کو چلین یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلٰمَ اللّٰہِ ارادہ کرتے ہین
وہ قبائل جو حدیبیہ کو نہین گئے تھے یہہ کہ بدل ڈالین کلام اللہ کا کہ اُسنے فرمایا ہے غیر اہل حدیبیہ اس حرب
مین نجاوین قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ کہہ کہ ہرگز نہ پیروی کروگے تم ہماری یہہ نفی بمعنی نہی ہے
یعنے ہماری پیروی نکرو اور ہمارے ساتھہ نہ چلو اسیطرح کہا ہے اللہ تعالی نے پہلے تیاری تمھارے سے
یا پہلے آنے ہمارے سے مدینے مین فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا پس شتاب کہینگے وہ خدا نے یہہ حکم نہین کیا
بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر تاکہ غنیمت مین تمھارے شریک ہوون ہم اور یہہ بات نہین ہے جو یہہ کہتے ہین
بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا بلکہ وہ ہین کہ نہین سمجھتے ہین مگر تھوڑا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ
اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ کہہ واسطے پیچھے رہنے ہوئے اہل بادیہ سے شتاب بلائے جاؤگے تم طرف جنگ قوم کے
سخت لڑائی والون کے کہ اہل یمامہ ہین مسیلمہ کذاب کے متابعت والون مین سے یا قبائل عرب ہین کہ مرتد
ہوگئے ہین بعد وفات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے یا ہوازن اور غطفان ہین کہ حیات مین آپکے وادی حنین
مین حرب کیا بعضون نے کہا ہے مراد اہل فارس اور روم ہین فارس کہ ہمت سے زبردست سلطنت ہی
حضرت عمر اور عثمان رض کے وقت مین وہ ملک فتح ہوا اور کچھہ لوگ بن لڑے بھی مسلمان ہوے وہان سے غنیمت
بہت آئی حاصل یہہ ہے کہ تم بلائے جاؤگے طرف جنگ قوم سخت لڑائی والون کے کہ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ
يُسْلِمُوْنَ لڑوگے تم انسے یا وہ مسلمان ہو جاوینگے فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا پس اگر کہا مانو
تم بلانے والیکا اپنی طرف واسطے لڑائی اُس گروہ کی دیویگا تمکو اللہ تعالی ثواب اچھا کہ غنیمت ہی دنیا مین اور
جنت ہے عقبی مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور اگر پھر جاؤ تم اور بلانیوالے کو پشت
دو جیسے پھر گئے تھے تم پہلے اس سے سفر حدیبیہ مین عذاب کریگا خدا انکو عذاب درد دینے والا سمجھ لیجے
کہ جب متخلفون پر یہہ وعید آیا عاجز اور ضعیف مسلمان ڈرے کہ ہم عجز اور ضعف کے سبب سے جہاد کو نہین جا
سکتے کیا حال ہمارا ہوگا تو حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ
وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ نہین ہے اوپر اندھے کے گناہ اگر جہاد کو نجاوے اور اوپر لنگڑے کے گناہ اور نہ اوپر بیمار کے گناہ کیونکہ
یہہ معذور ہین وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی
اور رسول اسکے کی جہاد وغیرہ مین داخل کریگا خدا اسکو بہشتون مین کہ ہمیشہ چلتے ہین نیچے مکانون انکے سے نہرین
وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا اور جو کوئی پھر جاویگا فرمان خدا اور رسول کے سے عذاب کریگا اسکو خدا عذاب
درد دینے والا کہ ہرگز منقطع ہنوگا لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین نزول فرماکر خراش بن امیہ
کو مکے کو بھیجا کہ وہان لوگون کو جتاوے کہ آپ عمرہ کے واسطے تشریف لائے ہین ارادہ حرب کا نہین رکھتے

مکے والون نے نہ خراش کو آنے دیا نہ اُسکی بات سنی آپ نے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا یہہ وہان گئے
اُنکے قتل ہونیکی خبر جھوٹھی مشہور ہوئی آپ نے اصحاب کو بلایا بقول اصح وہ پندرہ سو بیس تھے کیکر کے
درخت کے تلے بیٹھ کر اُنسے بیعت کی اس بات پر کہ قریش سے لڑین اور نہ بھاگین اگرچہ مارے جاوین کشاف
مین ہے کہ حضرت کیکر نیچے بیٹھے تھے ایک شاخ اُسکی آپکے پشت مبارک پر لٹکی عبد اللہ مغفل رضی اللہ
عنہ کہتے ہین مین کھڑا تھا اُس شاخ کو اُٹھائے ہوئے اور صحابہ بیعت مرگ اور قتل پر کرتے تھے کہ ہرگز نہین
بھاگینگے حضرت نے فرمایا کہ آج تم بہترین اہل زمین ہو معالم التنزیل مین جابر رضی اللہ عنہ سے منقول
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین کوئی ایک نہین جاویگا اُن مین سے کہ درخت کے
نیچے بیعت کی ہے اور یہی بیعت رضوان ہے کہ حق تعالی راضی ہوا ہے چنانکہ فرمایا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالی مسلمانون سے جس وقت
کہ بیعت کرتے تھے تجھ سے نیچے درخت کیکر کے میدان حدیبیہ مین قریب مکے کے فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ
السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا پس جانا جو کچھ ہے دلون اُنکے کے تھا اخلاص اور وفا اور صدق
اور صفا پس اُتاری تسکین اوپر اُنکے اور ثواب دیا اُنکو فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہے یا فتح مکہ یا ہجرت وَ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور دوسری جزا دی اُنکو فضل اپنے سے لوٹین بہت یعنے خیبر سے يَاْخُذُوْنَهَا لیوین
اُسکو فضل خدا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستون کو حکم
کرنیوالا مغلوب ہونے پر دشمنون کے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا وعدہ کیا ہے تمکو
اللہ نے اے اُمت والو غنیمتون بہت کا فارس اور روم کے اور اور ملکون کی لوگے اُسکو قیامت تک
فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ پس شتاب دی تمکو یہہ لوٹ خیبر کی وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ اور بند کئے ہاتھ
لوگون کے یعنے اہل خیبر کے اور حلفا اُنکے کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے تم سے کہ حلفاء یہود ڈر کر جنگ کو نہ
آئے تم سلامت رہے وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور تو کہ ہو وہ غنیمت نشانی واسطے ایمان کے اور صدق
قول پیغمبر کے فتح خیبر پر اور قول حق کے وعدہ غنایم پر وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا اور دکھلاوے تمکو راہ
سیدھی کہ راہ توکل ہے فرد واقعات دہر کو اُسکے رضا پر چھوڑ دے کام سب اپنے تو ای رافت خدا پر
چھوڑ دے سمجھ لیجئے کہ حدیبیہ سے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بموجب وعدہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
کے حرب خیبر بان کی تیاری کی ایک ہزار چار سو آدمیون سے نکل کر چلے صبح کو اُنکے قلعون کے نزدیک
پہنچے وہ لیئے ہل اور پھاوڑے لیکر باغ اور کھیتون کی طرف نکلے تھے جو ہین لشکر اسلام کو دیکھا قسم
کھا کر کہنے لگے کہ محمد کا لشکر آن پہنچا اور اپنے قلعون کو بھاگنے لگے حضرت نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر

انا اذا نزلنا بساحت قوم فساء صباح المنذرین بعد مسلمانون نے انکو گھیر لیا پہلے اہل نطاة سے جنگ
کیا وہ قلعہ لیکر قلع شق فتح کیا بعضون کہا ہے کہ خیبر قلعون مین سے اول قلعہ ناعم فتح ہوا پھر نطاة اور
شق پھر یہود صعب بن معاذ کے قلعے مین متحصن ہوئے بہت لڑائی سے وہ فتح ہوا وہان سے
اسباب بہت مسلمانون کے ہاتھ لگا پھر قلعہ قموص کو گھیرا وہ قلعہ بہت محکم تھا اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو درد سر تھا سوار نہین ہو سکتے تھے بہت جنگ ہوا آخر حضرت مرتضی علی رض نے فتح کیا
مرحب خیبری کو مارا غنیمت بہت ملی وہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برہ بریان زہر آلودہ دیا وہ
بھونا ہوا بول اٹھا کہ آپ مجھین سے مت کھاؤ مجھے زہر آلودہ کیا ہے فـ قـ لو الہ معجزہ خوان سے تو اگر
چاہے تو بات برہ بریان کی ما حضر ہے س وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا اور وعدہ کیا
ہے خدا نے تمکو اور غنیمتو نکا یا اور شہرونکے فتح ہونیکا کہ ابھی نہین قادر ہوے تم اوپر انکے اور نہین
جانتے تم انکو تحقیق گھیر لیا ہے علم خدا نے اسکو وہ غنائم فارس اور روم کی ہین مجاہد نے کہا ہے
کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو میسر ہوگی وہ سب اسمین داخل ہے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرًا اور ہے اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح کرنے پر غنیمت دینے پر قادر وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا
الْاَدْبَارَ اور اگر لڑتے تم سے حدیبیہ مین وہ لوگ جو کافر ہوئے مکے والون مین سے اور صلح نکرتے
البتہ پھیر لیتے پیٹھون کو اور شکست کھاتے ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا پھر نہ پاتے کوئی دوست اور
نہ یاری دینے والا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ عادت اللہ کی ہے جو تحقیق گذری ہے
پہلے اس سے اور امتون مین کہ سب انبیا انپر غالب ہوئے ہین وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا اور
ہر گز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا نہ اسے تغیر ہے نہ تبدل ہے وقوف ہے کہ اسکو
پھراوے اور کسکو قدرت ہے کہ نوشتہ ازلی کو مٹاوے لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
حدیبیہ مین تھے تو اسی آدمی اہل مکے سے صبح کے وقت جبل تنعیم سے صحابہ پر شب خون مارنے کو
اترے مسلمانون نے غلبہ کر کر پکڑ لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین آزاد کر دیا یہ آیت
اتری کہ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ اور وہ ہے
خدا جن نے کرم سے بند کیئے ہاتھ کفار مکے کے تم سے کہ صلح کر لے اور باز رکھے ہاتھ تمھارے انسے بیچ سرحد مکے
کے یعنے حدیبیہ کے پیچھے اسکے کہ غالب کیا تمکو اوپر انکے مراد اس سے وہ اسی شخص ہین کہ شب خون مارنے
کو پہار سے اترے تھے وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم قتال
کفار سے واسطے رضائے الہی کے یا رہائی سے انکے واسطے تعظیم حرم شریف کے دیکھنے والا جزا اسکی تمھین دیگا

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ط وہی لوگ
ہین جو کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے تمکو طواف مسجد حرام سے اور منع کیا اسکو بھی کہ قربانی کو لائے تھے
درانحال کہ رد کئے ہوئے تھے اسباب سے کہ نہ پہنچے جگہہ حلال ہونے اپنے کو کہ منا ہے حاصل یہہ ہے کہ کفار مکہ
نے عمرے سے منع کیا تمکو اور قربانی کو منا مین نچھوڑا ان حرکتون سے لائق قتل کے ہین لیکن اس سال مومنون
کے سبب سے کہ مکے مین ہین انکے قتل سے تمکو منع کرتے ہین ہم وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ
لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اور اگر نہوتے مرد مسلمان اور عورتین مسلمانیان کہ نہین جانتے تم انکو یعنی مرد اور عورتین تھین
کہ ایمان اپنا چھپائے رکھتے تھے سو حق تعالی نے فرمایا کہ تم انکو نہین جانتے ہو کیونکہ بہت کون ہین ملے چلے ہین
اور خطرہ ہے اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط یہہ کہ کچل ڈالو تم انکو وقت قتال کے پس پہنچ
جاوے تمکو ان سے یعنے انکے ہلاک ہونے کے سبب ایذا یعنے غم کہ مسلمان مارے گئے یا کفارت اور دیت
دینے پڑی بے خبری سے یعنے بے خبری مین انکو مارو اسواسطے قتل مکہ سے منع کیا ہمنے تمکو اور انکی اسواسطے نگاہ
داشت کی لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ تو کہ داخل کرے اللہ بیچ رحمت اپنی کے جسے چاہے رحمت دین
اسلام ہے یا توفیق زیادتی حسنات لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اگر جدا ہو جاتے
وہ مسلمان کافرون سے اور مکے مین نہوتے البتہ عذاب کرتے ہم ان لوگون کو جو کافر ہوئے اہل مکہ سے عذاب
درد دینے والا آخرت مین اور دنیا مین قتل اور قید کا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کیا ان لوگون نے جو کافر ہوئے بیچ دلون اپنے کے تعصب جاہلیت
کا کہ بندے کو حکم مولی سے باز رکھے یعنے انہون نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکے ساتھیونکو مکے مین نچھوڑین
کیونکہ بدر اور احد مین ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہے جب یہہ تعصب کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ پس اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مومنون کے تا کہ مقاتلہ نکیا صلح پر
راضی ہوکر معاودت کی اور سہیل بن عمرو نے کہ باعث صلح نامے کا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے ندیا اور نراضی
ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھین حق تعالی نے فرمایا ہے وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا اور ثابت رکھا اللہ نے مسلمانون کو اوپر کلمہ تقوی کے کہ کلمہ توحید ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے
یا محمد رسول اللہ ہے صلعم اور ہین مسلمان سزاوار تر ساتھ اس کلمے کے اور لائق اسکے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا اور ہے اللہ تعالی ساتھ ہر چیز کے دانا بعد پھرنے کے حدیبیہ سے بعضے صحابہ نے کہا کہ تعبیر خواب رسالت
مآب کی راست نہوی کہ طواف خانہ کعبہ ہمنے نکیا یہہ آیت اتری لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ البتہ
تحقیق سچ دکھلایا اللہ تعالی نے رسول اپنے کو خواب ساتھ حق کے لیکن اس برس ٹھہر و اگلے سال سے لَتَدْخُلُنَّ

المسجد الحرام البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین ان شاء اللہ امنین محلقین رؤسکم اگر چاہا اللہ تعالی نے
امن سے مونڈاتے ہوے سرون اپنے کو ومقصرین اور کترواتے ہوے نہ ڈرتے ہونگے کسی سے
یعنے بعضے سر منڈاوینگے بعضے کترواینگے امن چین سے خانہ کعبے مین داخل ہوینگے کسیکا ڈر خوف نہوگا فعلم ما لم
تعلموا فجعل من دون ذلک فتحا قریبا پس جانا اللہ نے جو کچھ نجانا تمنے سبب تاخیر عمرے کا پس کرن دیا واسطے
تمھارے اگے دخول مسجد حرام کے کہ واسطے قضاء عمرے کے جاؤ فتح نزدیک فتح خیبر ہے توکہ غم سے عمرے قضا کے خالی
ہوکر اہل اسلام کے دل فتح سے خوش ہون هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی
الدین کله وہی اللہ جس نے بھیجا پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین ساتھ راہ دکھلانے خلق کے
یا بیان کرنے احکام کے اور دین حق کے کہ اسلام ہے توکہ غالب کرے اس دین اسلام کو اوپر دین سارے کے یعنے
سب دینون پر اگر دین حق ہو تو اسے منسوخ کردے اور اگر باطل ہو تو زائل کردے بعضون نے کہا ہے کہ یہ بات
وقت نزول عیسی علیہ السلام کے ہوگی کہ سب دین جاکر ایک دین اسلام رہ جاویگا وکفی باللہ شهیدا اور
کفایت ہے اللہ گواہ اوپر نبوت تیری کے سہیل کے کہنے پر ملال خاطر نلا کہ کہتا تھا محمد بن عبد اللہ لکھے
کلام صدق التیام پیرایش کہ فرماتا ہون مین محمد رسول اللہ محمد بھیجا گیا اللہ کا ہے ساتھ حق کے والذین
معه اشداء علی الکفار اور جو لوگ کہ ساتھ اسکے ہین سخت ہین اوپر کافرون کے رحماء بینهم تراهم ركعا
سجدا مہربان ہین آپس مین درمیان ایک دوسرے کے دیکھتا ہے تو انکو رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے یعنے اکثر
اوقات نمازمین مشغول رہتے ہین یہہ مناقب صحابہ کے ہین لیکن خاص اشارہ چارون یارون کی طرف ہے والذین
معه مدح صدیق ہے کہ رفیق غار تھے اور اشداء علی الکفار صفت فاروق ہے کہ سختی انکی اہل شرک اور نفاق
پر اظہر من الشمس ہے اور رحماء بینهم نعت ذی النورین ہے کہ رحم اور حیا اور حلم اور وفا انکی مشہور ومعروف ہے
اور رکعا سجدا بیان حال علی مرتضے ہے کہ طاعت عبادت انکی کمال تھی رضی اللہ عنہم اجمعین یبتغون فضلا
من اللہ ورضوانا چاہتے ہین یہہ اکابر فضل اللہ سے یعنے زیادتی ثواب کی اور رضامندی خدا کے جناب کی
سیماهم فی وجوههم من اثر السجود علامتین انکی بیچ مونہون انکے کے ظاہر ہین اثر سجدون کے سے نور
نورانی چہرہ کیونکہ ہوویں نمازسے راضی وہ بے نیاز ہے دلکے نیاز سے ذلک مثلهم فی التورىة یہہ جو مذکور
ہوی صفت ہے انکی بیچ توریت کے کہ کتاب موسی ہے ومثلهم فی الانجیل اور صفت ہے انکی بیچ انجیل کہ
کتاب عیسی ہے یا صفت انکی توریت اور انجیل مین کزرع اخرج شطأه مانند کھیتی کے ہے کہ پہلے نکالے شاخ اپنی کو
فآزره پس قوی کرے اسکو فاستغلظ فاستوى على سوقه پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے
اوپر جڑ اپنی کے یعنے ڈنڈے سے پہیل گیا نکلے پھر رفتہ رفتہ درخت ہو جاوے یعجب الزراع خوش لگے اور

تعجب مین لائے کھیتی کرنیوالون کو قوت اور سٹا یا اور خوبی اسکی یہہ مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ہے
کہ اول اسلام ضعیف تھا پھر ہوتے ہوتے قوت پکڑ گیا اور سبب تعجب کا ایک عالم کے ہوا حق تعالی نے یہہ تمثیل فرمائی
لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تو کہ غصے مین لاوے اللہ سبب ان مسلمانون کے کافرونکو یا تو کہ غصہ پکڑین ساتھہ صحابہ کے
کافر امام قشیری نے کہا کہ یہہ آیت صحابہ کی ثنا مین ہے پس جو کوئی انسے دشمنی رکھے اور غصے ہو کفار مین داخل ہوگا
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگون
کو جو ایمان لائے ہین اور عمل کئے اچھے انہین سے یعنے اول سے آخر تک بخشش اور ثواب بڑا سورۂ حجرات مدنی ہے
اٹھارہ آیتین ہین تین سو تینتالیس کلمے ایک ہزار چار سو ستہتر حرف ہین فواصل اسکی نمر ہین اور ربط اسکا ساتھہ
سورہ فتح کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر ترقی مومنین کے اور وعدے مغفرت انکے اور وعدے قوت پکڑنے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور غالب ہونے اسلام کے تھا افتتاح اسکا بیچ رعایت اداب نبوی کے اور نہی تقدم سے بیچ افعال اور اقوال مصطفوی کے ہوا

سورة الحجرات مکیۃ ومدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهی ثمان عشر آية

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑھو بات مین
آگے قول خدا اور رسول خدا سے یعنے حضرت کی بات کے پہلے بات نکرو یا جلدی اور نہی مین مت پہلے حضرت سے
یا معنوں مین اور تاویل مین کتاب اور سنت کے پیش دستی مت کرو پیغمبر سے کہ وہ بڑے جاننے والے
ہین اسکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بڑھنے مین پیغمبر سے قول و فعل مین اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق
اللہ سننے والا ہے بات تمھاری جاننے والا ہے کام تمھارے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازین اپنے کو اوپر آواز نبی کے کیون کہ بے ادبی ہے
وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اور مت آواز بلند کرو واسطے اسکے بیچ بولنے کے یعنے آواز بلند سے
پیغمبر کو مت پکارو جیسے بلند آواز سے پکارتے ہین بعض تمھارے واسطے بعض کے بلکہ آواز اپنی پست کرو کہ مقتضائے
ادب ہے اور بعضون کہا ہے کہ نام اور کنیت سے آپ کو مت پکارو جیسے آپسمین ایک دوسرے کو پکارتے ہو
بلکہ یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ اور یا حبیب اللہ کہو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ تاکہ نہ کھوئے جاوین
عمل تمھارے بے ادبی کے سبب سے اور تم نہ سمجھتے ہو کہ عمل جاتے رہے ترک ادب سے **فرد** راقت یہہ سچ ہے قول
بزرگان باصفا مردود باب تارک آداب ہے سدا سچ ہے کہ **فرد** رہ عشق مین عجز سے رکھئے گام ادب ہے
ادب بس طریقت تمام لکھا ہے کہ ثابت بن قیس رضی بلند آواز تھے مجلس نبوی مین پکار پکار کر باتین کیا
کرتے تھے بعد نزول اس آیت کے اپنے گھر بیٹھہ رہے اور گریہ وزاری کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنکر بلوایا اور فرمایا کہ ای ثابت کیا حال ہے انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین گرانی گوش رکھتا ہون

آپ کے حضور مین بلند آواز سے کلام کرتا ہون ڈرتا ہون کہ عمل میرے حبط ہو جائین آپنے فرمایا کہ تو راضی نہین کہ
جئے خیر سے اور مرے خیر سے یعنے شہید ہو اور تو اہل بہشت سے ہی عرض کیا کہ خوش ہوا مین اس بشارت
سے ہرگز آواز آپ کے حضور مین بلند نکرونگا یہہ آیت نازل ہوی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی تحقیق وہ لوگ کہ نیچا کرتے ہین آوازون اپنے کو نزدیک رسول خدا کے
اور آہستہ ادب سے باتین کرتے ہین وہ لوگ ہین وہ جو آزمایا ہے خدا نے دلون انکے کو واسطے پرہیزگاری کے محققون
نے کہا ہے کہ آزمانے کی معنی پاک کرنے کی ہین یعنے پاک کیا ہے انکے دلون کو نہ قبول تقوی کے لئے جیسے طلائی کو
گھریا مین رکھکر میل جلا کر خالص کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ زر آزمایا ہوا ہے فرد بوتے تین امتحان کرم کے لائق
عشق ہون ﷺ کریم کے مجھے بے غش بنائے ہے لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ واسطے اس گروہ پاکیزہ و مون کے ہے بخشش
گناہون کی اور ثواب بڑا لکھا ہے کہ بنی تمیم اپنے قیدی چھڑانے کو مدینے مین آئے دوپہر کے وقت حضرت آرام
فرماتے تھے وہ ہر ایک حجرہ شریفہ کے باہر کھڑے ہو کر پکارنے لگے کہ ای محمد باہر نکل ہمارے اسیرون کی
رہائی کرو یہہ کلام انکا بے ادبانہ تھا بے ادبی کی کسی کی زبانی کہلا بھیجتا تھا یا ٹھہر جاتا تھا کہ آپ برآمد ہوتے تب
عرض کرتے آخر آپ بیدار ہو کر باہر رونق افزا ہوئے اور انکا فیصلہ کر دیا آدھونکا فدیہ لیا اور آدھون کو آزاد
کیا یہہ آیت اتری اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ پکارتے ہین تجھکو
باہر سے حجرون کے اکثر انکے نہین عقل رکھتے اور ادب نہین جانتے وَلَوْ اَنَّہُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْہِمْ لَکَانَ
خَیْرًا لَّہُمْ اور اگر تحقیق وہ صبر کرتے یہان تک کہ نکلے تو طرف انکے البتہ ہوتا بہتر واسطے انکے کہ تمام قیدیون کو
آزاد کر دیتا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور خدا بخشنے والا ہے اسکو جو توبہ کرے بے ادبی سے مہربان ہے ادب کرنے
والون پر قطعہ رافت آوار سے سردار کھہ کام کہ ادب ہے طریق اہل کرام باادب با نصیب ہر جا ہی بے ادب
بے نصیب رہتا ہی جاذب رحمت خدا ہے ادب متضمن ہی اسمین بخشش رب نکتہ یہہ کیا عجب ہے
درباب کہ طریقت تمام ہے ادب لکھا ہے کہ حضرت نے نوین برس ہجرت کی ولید بن عقبہ کو طرف بنی
المصطلق کے بھیجا کہ زکوٰۃ لے ولید مین اور انمین جاہلیت مین خون واقع ہوا تھا انھون نے وہ عداوت چھوڑ
کر طرح محبت کی ڈالی اور اسکے استقبال کو باہر نکلے اسنے سمجھا کہ ستانے کو آئے بھاگ کر حضرت کے پاس آیا
اور کہا کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے میرے قتل کو نکلے تھے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہین آپ نے خالد بن ولید
کو لوگ ساتھ دیکر بھیجا اور فرمایا کہ احتیاط کرنا جلدی نکرنا خالد نے جا کر پہلے ایک شخص کو احوال دریافت
کرنے واسطے بھیجا اسنے دیکھا کہ وہ اذان کہتے ہین نماز بجماعت پڑھتے ہین اسلام کی باتین سب ظاہر ہین
پھر آیا اور خالد سے کہا خالد نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ

فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر
آوے تمھارے پاس کوئی فاسق دروغ گو خبر لیکر بری کہ ہو جب تم کا ہو پس تحقیق کر لو ایسا نہو کہ ایذا پہنچاؤ
تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے کہ کافر جان کر انسے حرب کرو اور وہ مسلمان ہوں پس ہو جاؤ اوپر اس چیز کے
کہ کی ہے تمنے پشیمان یعنے سنتے ہی فاسق کی بات جلدی مت کرو کانوں میں جب تک کہ سچ ظاہر نہو یہاں
سے معلوم ہوتا ہے کہ فاسق کی گواہی درست نہیں اور فاسق وہ ہے جو گناہ کبیرہ ظاہر کرے وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جانو یہہ کہ درمیان تمھارے رسول اللہ کا ہے اسکا ادب یہہ چاہتا ہے کہ سخن دروغ نہو
اسکی خدمت میں نہ عرض کرو لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ اگر کہا مانا کرے پیغمبر تمھارا یعنے تمھارا
قول سنکر عمل کرے البتہ ایذا میں پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ و لیکن خدا نے
دوست کیا ہے طرف تمھارے ایمان کو وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور زینت دی ہے اسکو بیچ دلوں تمھارے
کے دلیلیں قائم کر کر وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اور مکروہ اور دشمن کیا ہے طرف تمھارے
حق کے چھپانے کو اور سیدھی راہ سے نکلنے کو اور نافرمانی کرنیکو فسق گناہ کبیرہ ہے اور عصیان گناہ صغیرہ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ وہ لوگ جو خبروں کی تحقیق کر لیتے ہیں وہی ہیں راہ راست پانے والے اور زینت دینا
ایمان کا اور مکروہ کرنا کفر کا فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً فضل ہے اللہ کی طرف سے اور نعمت وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے سچ جھوٹھ خبر دینے والوں کا محکم کار ہے بندوں کے کاموں میں اور اسکی حکمت
سے ہے کہ تحقیق کرنیکو خبروں کے فرمایا ہے کیونکہ سخنان دروغ سے بہتیرے فتنے برپا ہوتے ہیں نظم تو جب
گر راہ حق کا سالک ہے صدق ناجی ہے کذب ہالک ہے جو سخن راست ہو وہ منہہ سے نکال گوہر بے
بہا ہے صدق مقال راست گو کو ہمیشہ راحت ہے اور جھوٹھے پہ لاکھہ آفت ہے جلالین میں لکھا ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمار پر سوار ابن ابی کی طرف گذرے حمار نے بول کیا اسنے اپنی ناک بند کیا
عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ بول حمار کا آپ کے خوشبو تر ہے تیرے مشک سے دونوں میں
قضیہ واقع ہو قوم دونوں کی جمع ہوئی نوبت ضرب اور قتال کو پہنچی یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اور اگر دو گروہ مسلمانوں سے لڑیں آپسمیں پس صلح کرو درمیان
ان دونوں کے ساتھہ نصیحت کے اور حکم خدا انکو بتاؤ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى پس اگر ستم کرے اور زیادتی
کرے ایک ان دونوں میں سے اوپر دوسرے کے اور صلح پر راضی نہو اور حکم الٰہی سے عدول کرے فَقَاتِلُوا
الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ پس لڑو اس گروہ سے جو سرکشی کرتا ہے یہاں تک کہ پھر اوے طرف
حکم خدا کے فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا پس اگر پھر آوے وہ گروہ سرکش راہ حق پر اور سرکشی

چھوڑ کر حکم خدا پر راضی ہو پس صلح کرو درمیان انکے ساتھ عدل کے یعنے کسیکی طرف داری مت کرو اور حق کو
مت چھوڑو اور انصاف کیا کرو سب کامون مین اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
انصاف کرنے والون کو نظم ملک دین عدل سے آباد ہے جہان عدل کرتا کہ ہو وے ویران رعایت قانون
عدالت کے تا بمقدور ضرور ہے کہ عادل یہہ بشارت محبت سرور ہے ہے شگفتہ عدل سے گلزار دین عدل ہے
بار بہ آئین یقین اِنَّمَا عادل خدا کا دوست ہے نص ہے ان اللہ یحب المقسطین اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ سوا اسکے نہین کہ مسلمان بھائی ہین آپس مین ایک دوسرے کے دین مین پس اصلاح کرو
درمیان دو بھائیون تمھارے کے جو وقت کہ جھگڑا ہو تخصیص ذکر دو بھائیون کی اسواسطے ہے کہ اول جماعت
مین جو جھگڑا واقع ہو دو ہین یا مراد ابناے اوس اور خزرج ہین کہ دو بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
اور ڈرو عذاب اللہ سے مخالفت فرمایش کے تو کہ تم رحم کئے جاؤ فرد حق سے ڈر رحمت سے مت محروم ہو متقی
ہو رافت اور مرحوم ہو مفسرین نے لکھا ہے کہ بعضے بنی تمیم فقراء مسلمین پر ہنستے تھے مثل عمار اور بلال
اور صہیب کے رضی اللہ عنہم یہہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا
خَیْرًا مِّنْهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ نہ ٹھٹھا کرے اور نہ خفیف اور حقیر جانے کوئی قوم کسی قوم سے
دوسرے شاید کہ وہ ہووین جنکی حقارت کیجاتی ہین بہتر انسے جو حقارت کرتے ہین اور بعضے عورتین حضرت ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قامت کوتاہ پر ہنستی تھین اور ام المومنین حضرت صفیہ کے یہودیت پر عیب
کرتی تھین انکے حق مین فرمایا وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ اور نہ چاہیے کہ ٹھٹھا کرین
بیبیان بیبیون سے شاید کہ وہ ہووین بہتر انسے اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کسی اصحاب کا عیب
کہتے تھے اس سے نہی وارد ہوئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اور مت عیب لگاؤ آپسمین نفسون اپنون کو
یعنے ہم دینون اپنون کو کیونکہ مسلمان آپس مین مانند نفس واحد کے ہین پس جسنے دوسرے کو عیب
لگایا اپنی جان کو عیب لگایا مثنوی سبحہ سان منسلک یک رشتے مین کل ہین مومن بلکہ سب ایک ہین
ہو نہ تشویش جون ہو یک ہے اِنَّمَا سوچہ کر یہہ بد نہ کسی کو کہئے عیب جسکا تو کرے تیری طرف
عاید ہے ابو مالک انصاری رض نے عبد اللہ بن ابی حدرد رض کو کہا کہ ای نصرانی انسنے جواب مین کہا ای
یہودی حکم الہی ہوا وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور مت نام کرو ساتھ ایک دوسرے کے لقبون ناخوش کو
یعنے یہود اور نصاری جو مسلمان ہو جاوین تو انکو یہود اور نصاری کہکر مت پکارو ایسے ہی مسلمان کو
یا فاسق یا منافق کہکر مت بلاؤ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ برا نام ہے کسی کو یاد کرنا ساتھ فسق کے
یعنے یہود اور نصاری کہنا پیچھے داخل ہونے انکے بیچ ایمان کے وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور

جس شخص نے نہ توبہ کی اُن منہیات سے پس یہہ لوگ وہی ہین ظالم اپنے نفس پر کہ اُسکو غضب الٰہی
مین ڈالتے ہین یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ہے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سارے
گمانون سے تحقیق بعضا گمان گناہ ہے سمجھ لیجیے کہ گمان چار قسم پر ہین اول ماموربہ ہے وہ حسن ظن ہے
خدا اور مومنون پر اور حدیث مین آیا ہے کہ ان حسن الظن من الایمان دوم حرام ہے وہ گمان بد ہے خدا
اور مومنون پر وہی موجب اثم ہے سیوم مندوب الیہ ہے وہ تحری ہے امر قبلہ مین اور بنا رکھنا غلبہ ظن
پر امور اجتہادیہ مین چہارم مباح ہے وہ ظن ہے امور دنیا اور مہمات معیشت مین اور اس صورت
مین بدگمانی موجب سلامت اور انتظام مہام ہے لکھا ہے دو شخصون نے اکابر صحابہ سے سفر مین سلمان
کو حضرت پاس بھیجا کہ کچھ سالن یا کھانا لاوے حضرت نے اسامہ پر حوالہ کیا اسامہ نے کہا اسوقت
میرے پاس کچھ کھانے کی چیز موجود نہین سلمان نے جاکر جواب کہا انھون نے غیبت سلمان کی کی اور کہا
کہ سلمان کا ایسا قدم ہے کہ جو کنوے پر آپ پر جاوے خشک ہووے پھر تلاش کیا کہ اسامہ
سچ کہتا تھا کہ میرے پاس کھانا نہین یا جھوٹھہ دوسرے دن جو حضرت کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا
کہ کیا ہے یہہ کہ سرخی گوشت کی تمھارے دانتون کی دیکھتا ہون مین انھون نے عرض کیا کہ ہمنے گوشت
نہین کھایا فرمایا گوشت کھانے کا نہین کہتا مین گوشت آدمی کا کہتا ہون اور یہہ آیت نازل ہوئی نہ
ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا اور مت جاسوسی کرو جیسے اسامہ کے کھانا نہ دینے مین بد
گمان ہوے تھے اور تجسس کرتے تھے اور نہ غیبت کرین بعضے تمھارے بعضون کی جیسی سلمان کی
کئی اور غیبت وہ ہے کہ غائبانہ کسی کو ایسی بات کہے کہ وہ بات اگر روبرو کہے برا مانے پھر حق تعالے
تمثیل دیتا ہے اسکے برائی کی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ کیا دوست رکھتا ہے
کوئی تم مین سے یہہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا دران حال کہ مردہ ہو وہ بھائی پس ناخوش
رکھوگے تم اسکو اور تمھارا دل بچاہے گا اُسکے کھانے کو پس جیسے اُس گوشت سے تنفر کرتے ہو ایسے ہی
غیبت سے بھی بچو اور برا سمجھو نظم کہے عیب یہہ کس کا کردہ ہے اکل لحم اخی مردہ ہے ایسے کھانے
کو کب کا جی چاہے دائی ہے اُسپہ جو اُسے چاہے چار حرف اسمین بھی ہے رافت یہہ ہے کھانا
گناہ بے لذت واتقوا اللہ اور ڈرو عذاب خدا سے بسبب غیبت کرنے کے ان اللہ تواب رحیم تحقیق
اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اُن لوگونکا جو غیبت سے توبہ کرین مہربان ہے اُنپر جو غیبت سے بچین لکھا ہے
کہ فتح مکے کے دن بلال بام بیت الحرام پر اذان دیتے تھے بعضے غیبت انکی کرنے لگے کہ کیا محمد کو اور کوئی نہین
ملا جو اس کلاغ سیاہ کو اذان پر مقرر کیا یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی

اے لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد اور عورت سے کہ آدم اور حوا ہین پھر جب ایک ماں باپ سے
ہوئے تو ایک نسب پر فخر کرنا اور دوسرے پر طعنے مارنا نادانی ہے اور جو اپنے کنبے اور قبیلوں پر نازاں ہین
وہ یہہ سمجھ لین کہ یہہ واسطے پہچان کے مقرر کئے ہین نہ واسطے فخر کے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَجَعَلْنٰکُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اور کئے ہمنے تمکو کنبے یعنے جماعتین بڑی منسوب بیک اصل اور قبیلے منسوب
کنبوں کی طرف تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو اور امتیاز کرو جیسے دو شخص ہوں ایک نام کے تو قبیلہ سے معلوم
ہوں کہ یہہ زید تمیمی ہے اور یہہ زید قریشی سمجھ لیجئے کہ شعوب مشتمل ہے قبائل کو جیسے خزیمہ شعب ہے
مشتمل کئے قبیلوں کو کہ ایک اُنمین سے کنانہ ہے اور قبائل مشتمل عمائر پر ہے جیسے قریش ایک عمارہ ہے
کنانہ سے پھر عمائر بطون کو شامل ہے جیسے لوی کہ ایک بطن ہے قریش سے پھر افخاذ ہے مشتمل بطون
جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہے لوی سے پھر عشائر ہے جیسے عباس ہاشم سے پھر فصیلہ ہے وہ اہل بیت
ہے جیسے بنی عباس غرض اصل طبقات نسب سے شعب ہے بفتح شین اور آخر فصیلہ ہے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ شعوب قحطان سے ہے اور قبائل عدنان سے اور ایک قول یہہ ہے کہ شعوب عجم سے ہے اور
قبائل عرب سے غرض ہر طرح اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک
اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہے نظم متقی ہو کہ تا فضیلت ہو بارگاہ خدا مین عزت ہو علم سے شرف اور ادب
سے ہے اصل سے نہی ہے نہ نسب سے ہے رافنا یاد رکھیہ یہہ بات سدا وہی اکرم ہے جو کہ ہے اتقا
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ تحقیق اللہ جاننے والا اصل اور نسب تمہارے کا ہے خبردار از علم اور ادب تمہارے سے
لکھا ہے کہ کچھ لوگ بنی اسد کے مدینے مین اگر کلمہ شہادت پڑھہ کر کہنے لگے یا رسول اللہ تمام عرب تنہا
آپ پاس آتے ہین اور ہم اہل و عیال سمیت حاضر ہوئے ہین اور اکثر عربوں نے آپسے قتال کیا ہے اور ہمنے
یہہ بے ادبی نہین کی غرض اپنے ایمان لانے پر بہت احسان جتلاتے یہہ آیت اُتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا کہا گواروں نے کہ ایمان لائے ہم قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ نہین ایمان لائے تم کیوں کہ ایمان اقرار زبان
کا ساتھہ تصدیق دل کے ہے تمہارا فقط اقرار ہے بے تصدیق پس مت کہو کہ ایمان لائے ہم وَلٰکِنْ
قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور لیکن کہو کہ اسلام لائے ہم یہان اسلام لغوی مراد ہے کہ عبارت انقیاد سے ہے اور
دخول اسلام سے اور کلمہ شہادت پڑھنے سے مطلب انکا قتل اور قید سے بچنا تھا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ
فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور ابھی نہین داخل ہوا ایمان بیچ دلوں تمہارے کے اسواسطے تمہارا دل موافق زبان کے
نہین وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اور اگر فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے
کی دل سے اور نفاق چھوڑ دو نہ کم دیگا خدا ثواب عملوں تمہارے مین سے کچھ بلکہ تمام اور کمال تمہین عطا کریگا

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ تحقیق اللہ بخشنے والا اطیعون کے گناہ کا ہے مہربان اُنپر ثواب کم نہین کرنیکا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سوا اِسکے نہین کہ ایمان والے سچے وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے صاف دل خالص نیت سے پھر نہ شک لائے اقرار کے بعد اور واسطے تحقیق ایمان کے جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے کہ غازیون کے خرچ کو دیا یا ہتھیار خرید کر بند ھوائے اور ساتھ جانون اپنے کے کہ خود لڑائی کو کافرون کے چڑھائے بیچ راہ رضامندی خدا کے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہہ لوگ مسلمان مجاہد وہی ہین سچے دعوی ایمان مین بعد نزول اِس آیت کے وہ لوگ بنی اسد کے اگر قسم کھانے لگے کہ ہم مؤمن صادق ہین یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ وہ کہہ کیا معلوم کرواتے ہو تم اللہ کو دین اپنا جھوٹی قسم کھا کر ایمان پر وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور حال یہہ ہے کہ خدا جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اور اللہ ساتھ سب چیزون کے دانا ہے اُس سے کچھ نہین چھپا تمھارے ظاہر کرنے کا محتاج نہین ہے یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا احسان کرتے ہین اوپر تیرے یہہ کہ مسلمان ہوئے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ کہہ احسان رکھو اوپر میرے مسلمان ہونے اپنے کا نہ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ بلکہ اللہ ہی احسان رکھتا ہے اوپر تمھارے یہہ کہ ہدایت کیا تمکو طرف ایمان کے اگر ہو تم سچے اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ جانتا ہے چھپی چیزین آسمانون کی اور زمین کی وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم اظہار ایمان کا اور ابطال نفاق کا سورۂ ق مکی ہے پینتالیس آیتین ہین کلمات اُسکے تین سو تہتر ہین اور ایک ہزار چار سو ستے اسی حرف ہین فواصل اسکی طب خط جرد ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ حجرات کے یہہ ہے کہ آغاز اُسکا ساتھ نگاہ رکھنے آداب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا افتتاح اسکا بھی ساتھ مذکور اُسی جناب کے ہوا

سورۃ ق مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اربعون وخمس اٰیۃ

ق یہہ حرف مقطعہ ہے اور جہان حروف مقطعات اوائل سور کلام اللہ مین آئے ہین وہ فرق کرنیکے واسطے ہین درمیان کلام منظوم اور منثور کے کہ پڑھنے والا دیکھتے ہی اور سنتے ہی دریافت کرلے کہ بعد اسکے کلام کے نثر ہے نہ نظم اور اِن حروف کے لانے مین رد ہی اُن لوگو نکا کہ قرآن شریف کو شعر بناتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ قاف نام ہے ایک اللہ تعالیٰ کے نامون مین سے یا نام قرآن کا ہے یا اسم قادر قدیر قدوس قہار قابض قوی قیوم ہی باشارہ ہے ساتھ کلمہ قف کے یعنے ٹھہر اے محمد عمل کے کرنے پر اُن چیزون کے کہ تو مامور ہے امام ابو اللیث نے کہا ہے کہ معنے ق کی اللہ قائم بالقسط ہین اور بعضے کہتے ہین قاف نام پہاڑ کا ہے جو کرۂ زمین پر محیط ہے

زبرجد سبز کا بنا ہے اُسکی حق تعالی نے قسم کھائی ہے یا اپنی قدرت کی قسم کھائی ہے یا اپنے قرب کی کہ
نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس سورۃ میں وارد ہے یا حق تعالی قسم کھاتا ہے قوت قلب حبیب اپنے کی
والقرآن المجید قسم ہے قرآن بزرگوار کی کہ سب آدمی قبروں سے اُٹھینگے اور کافر اُسپر ایمان نہیں لاتے بل
عجبوا ان جاءہم منذر منہم فقال الکافرون ھذا شیء عجیب بلکہ تعجب کیا اُنھوں نے یہہ کہ آیا اُنکے پاس پیغمبر
ڈرانیوالا جنس اُنکی سے پس کہا کافروں نے یہہ چیز ہے اچنبھے کی کافروں ظاہر لائے موضع ضمیر میں
واسطے تقبیح حال اُنکے کے اوپر کفر کے ائذا متنا وکنا ترابا کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے مٹی تو پھر
جلاوینگے ہمیں اور جان ڈالینگے ہمارے بدن میں ذلک رجع بعید یہہ بازگشت ہے دور عادت سے عقل سے
امکان سے پس حق تعالی نے رد انکا فرمایا قد علمنا ما تنقص الارض منہم تحقیق جانتے ہیں ہم جو کچھ کہ
کم کردیتی ہے زمین گوشت پوست استخوان اُنکے میں سے بعد مرگ اُنکے کے وعندنا کتاب حفیظ اور
نزدیک ہمارے کتاب ہے یاد رکھنے والی تفصیل اشیا کی جو کچھ اسمیں سے خاک ہو گیا ہے وہ ہم سب
جانتے ہیں اور نام سب کے اُسمیں لکھے ہیں اور تغیر سے محفوظ ہے پس ہمپر مار کر جلانا کچھ دشوار نہیں اور
جو یہہ کافر کہتے ہیں وہ نہیں بل کذبوا بالحق لما جاءہم فہم فی امر مریج بلکہ جھٹلایا اُنھوں نے اور نہ ایمان
لائے ساتھ حق کے کہ قرآن ہے یا پیغمبر آخر زمان ہے جب آیا اُنکے پاس اور معجزے دکھائے پس وہ بیچ
بات مختلف کے ہیں کبھی قرآن کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی افسانہ اور پیغمبر کو کبھی کاہن کبھی مفتری کبھی
دیوانہ افلم ینظروا الی السماء فوقہم کیف بنیناہا وزیناہا وما لہا من فروج کیا پس نہیں دیکھتے
منکر بعث اور حشر کے طرف آسمان کے جو واقع ہے اوپر اُنکے کہ بمحض قدرت کیونکر بنایا ہمنے اسکو طبقے پر
طبقے اور زینت دی ہمنے اسکو ستاروں سے اور نہیں ہے واسطے اُسکے کچھ شگاف پس پیدا کرنا ایسی بڑی
چیز کا بے عیب بے شگاف دلیل ہے کمال قدرت پر اور نہایت دانائی اور حکمت پر والارض مددناہا
والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل زوج بہیج اور زمین کو پھیلایا ہمنے پانی پر اور ڈالے ہمنے
بیچ اُسکے پہاڑ بلند محکم اور اگائے ہمنے بیچ اسکے ہر ایک قسم سے نبات بارونق اور یہہ سب کیا ہمنے تبصرۃ
وذکری لکل عبد منیب دکھانے کو واسطے تمھارے قدرت اپنی اور یاد دلانے کو واسطے ہر بندے رجوع
کرنیوالے کے ونزلنا من السماء ماء مبارکا فانبتنا بہ جنات وحب الحصید اور اتارا ہمنے جانب آسمان سے پانی
برکت اور منفعت والا پس اُگائے ہمنے ساتھ اسکے باغ اور اناج کاٹنے کے جیسے گیہوں اور جو اور دھان
والنخل باسقات لہا طلع نضید اور کھجوریں بلند واسطے اُنکے خوشے ہیں تر بتر رزقا للعباد واحیینا بہ
بلدۃ میتا رزق واسطے بندوں کے اور زندہ کیا ہمنے ساتھ اُس پانی کے زمین مردہ کو پس جیسے کہ زمین

پژمردہ کو ہمنے جلایا کَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسیطرح سے نکلنا ہے تمھارا قبروں سے اور زندہ ہوکر میدان محشر
مین حاضر ہونا اگر کوئی غور سے دیکھے دانے کو کہ مثل مردہ کے خاک مین دفن ہوکر روئیدہ ہوتا ہے تو پھر
زندہ ہونے مین کچھ تعجب نجانے نظم گور سے ہمکو وہ اُٹھاویگا اور اچنبھا نہین ہے کچھ اُسکا خاک سے دانہ جو
اُگاتا ہے زندہ کرنا بھی اُسکو آتا ہے شمس کو وہ غروب کر ہر شام صبح کو پھر نکالتا ہے مدام اُسکی
قدرت نہین کچھ اخفا ہے ذرہ ذرہ مین آشکارا ہے پھر واسطے تسلی دل مبارک پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کے کہ جھٹلانے سے قوم کے گرد ملالت کہ آئینہ خاطر دریا مقاطر پر جمی تھی احوال مکذبان امم سابقہ کا بیان
فرمایا کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ جھٹلایا پہلے اہل مکہ سے قوم نوح کی نے کہ بنی شیث اور بنی قابیل تھے حضرت
نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبُ الرَّسِّ اور جھٹلایا اہل چاہ یمامہ نے یا بیر معطلہ والوں نے اپنے نبی کو جو حنظل
بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُوْدُ اور جھٹلایا قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو وَعَادٌ اور قوم عاد نے
حضرت ہود علیہ السلام کو وَفِرْعَوْنُ اور فرعون نے حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام کو وَاِخْوَانُ لُوْطٍ
اور بھائیون لوط کے نے حضرت لوط علیہ السلام کو وَاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اور بن کے رہنے والون نے حضرت شعیب
علیہ السلام کو وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع کے نے تبع کو تبع کی نبوت مین اختلاف ہے حضرت ابن عباس
سے روایت ہے کہ وہ پیغمبر تھے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ قوم تبع کو برا نہ کہو کہ وہ ایمان لایا تھا
اسیواسطے حق تعالی نے اسکو برا نہین کہا اُسکے قوم کو کہا ہے اور قصہ اسکا سورہ دخان مین گذرا اور
اسیطرح ہر ایک کا احوال اپنے اپنے مقام مین مسطور ہوا كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ ان سب نے جھٹلایا سب
پیغمبرون کو کیونکہ انبیا سچا کرنیوالے ایک دوسرے کے ہین پس ایک کو جھٹلانا سب کا جھٹلانا ہے
اور جب اُنھون نے جھٹلایا فَحَقَّ وَعِيْدِ پس ثابت ہوا اور اُترا اُنپر وعید عذاب میرا اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ
الْاَوَّلِ کیا تھک گئے ہین ہم ساتھ پیدائش پہلی کے کہ پیدائش دوسری سے عاجز ہون مشرکان
عرب قایل تھے کہ سب چیز حق تعالی نے پیدا کی ہے اور پھر قبرون سے اُٹھانے اور جلانے سے انکار کرتے
تھے حق تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی قادر ہو پیدا کرنے پر بن مادے اور مددگار کے اوسکو دوسری بار جلانا
کیا دشوار ہے مین قادر ہون اعادہ حیات پر بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ بلکہ کافر بیچ شک کے
ہین بسبب وسواس ڈالنے شیطان کے پیدائش نئی سے کہ بعث اور حشر ہے کیونکہ مخالف عادت
کے دیکھتے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو اور
جانتے ہین ہم جو کچھ کہ خطرہ کرتا ہے ساتھ اُسکے دل اُسکا برے اندیشون سے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اُسکے رگ جان سے سات اُسکے سمجھ لیجئے کہ یہ نزدیکی

ساتھ علم اور قدرت کے ہے نہ ساتھ مکان اور مسافت کے بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ حبل الورید اقرب
اجزاے نفس انسانی ہے ساتھ انسان کے پس اسبابت مین ایا ہے کہ حق تعالی اقرب ہے اس سے
بھی جو اقرب ہے بندہ ہے چنانچہ انسان جب اپنے آپ کو ڈھونڈھتا ہے پاتا ہے ایسے ہی جب اللہ تعالی
کو طلب کریگا پاویگا الاسن طلبنی وجدنی زبور مین وارد ہے اور کیونکر نہ پاوے کہ وہ تو اسکی جان سے بھی
نزدیکتر ہے ساتھ اسکے سمجھ لیجے کہ سر اقربیت کا کسی نے بیان نہین کیا اور عقل و فکر سے بھی یہہ معاملہ
وراہے کیونکہ اپنے آپ سے نزدیکتر خیال مین نہین آتا ہے مگر سالک بعد طی کرنے ولایت صغری کے
کہ ولایت اولیا ہے قدم ولایت کبری مین جو ولایت انبیا ہے جب رکھتا ہے اور وہ متضمن ہین دوائر
اور ایک قوس کے اسکے پہلے دایرہ کے سیر مین اسرار اسکے مکشوف ہوتے ہین اور اپنی جان سے بھی
نزدیکتر حضرت حق کو پاتا ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے جلد ثالث کے اول مکتوب مین
بیان اسکا خوب لکھا ہے اور بدلائل عقلی اقربیت حضرت حق ثابت کی ہے جسکو شوق ہو دیکھ لے اذ
یتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید ۝ اور یاد کر جس وقت کہ لے لیتے ہین دو فرشتے لینے والے
قول عمل مکلفون کے اور لکھ لیتے ہین ایک داہنے سے اور ایک بائین طرف سے بیٹھا ہے نگہبانی کو ما
یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید ۝ نہین بولتا کچھ بات مگر نزدیک اسکے نگہبان ہین تیار ہیں وقت
لکھ لیتے ہین لباب مین لکھا ہے کہ تعجب ہے پسر آدم سے کہ دو فرشتے تیار لکھنے کو بیٹھے ہین زبان اسکی
قلم انکی ہے اور آب دہن اسکا سیاہی انکی پھر کیونکر بیہودہ بات کرتا ہے حدیث مین آیا ہے من حسن
اسلام المرء ترکہ مالایعنیہ مثنوی الہی ہے حرف زدن اے پسر حرف گفتار کرتا ہے کر بند بولنا رکھنا زبان
کا ہے بکام جیسے ہی شمشیر اولی در نیام اور یہہ دونون فرشتے نگہبان بندے کے ہین اور لکھتے ہین نیک
اور بد باتین اسکی یہان تک کہ اجل اسکی آتی ہے وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور آویگی بیہوشی
موت کی ساتھ حکم اللہ کے کہ حق ہے اور کہینگے اسکو ذلک ماکنت منہ تحید یہہ ہے وہ چیز کہ تھا تو
اس سے بھاگتا اور ڈرتا ونفخ فی الصور اور پھونکا جائیگا بیچ صور کے دوسری بار اور اس پھونک سے مرد
زندہ ہو کر قبرون سے اٹھینگے اور فرشتے کہینگے ذلک یوم الوعید یہہ ہے دن وعدہ عذاب کا وجاءت
کل نفس معہا سائق وشہید اور آویگا اسدن میدان محشر مین ہر جی کہ ساتھ اسکے ہانکنے والا فر
ہوگا جو ہانک کر حساب گاہ مین لیجاویگا اور ساتھ اسکے گواہی دینے والا ہوگا کہ نیک اور بد عملون کی تنا دی
پھریگا اور وہ فرشتہ ہوگا یا اسکے اعضا ہونگے اور کسیکو نہ سائق سے قرار میسر ہوگا اور نہ شاہد سے انکار
منشور پھر حق تعالی کی طرف سے ہر ایک کو خطاب ہوگا کہ لقد کنت فی غفلۃ من ہذا البتہ تحقیق تھا تو دنیا مین

بیچ غفلت کے اِس دِن سے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ پس کھول دیا ہمنے اور اُٹھا دیا آنکھ تیری سے
پردہ جہل اور غفلت تیری کا تو کہ جو سنا تھا تو نے دیکھ لے فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ پس نظر تیری آج بسبب
دور ہونے پردے کے تیز ہے بعضوں نے کہا ہے کہ بینائی یہاں بمعنے دانائی ہے یعنے جو دنیا میں احوال
بعث اور حشر کا تجھ پر چھپا تھا آج دکھلایا ہمنے تجھکو اور تو دانا ہوا ساتھ اُسکے وَقَالَ قَرِينُهُ هَذَا مَا لَدَيَّ
عَتِيدٌ اور کہیگا ہمنشین اُسکا یعنے وہ فرشتہ کہ اُسپر موکل تھا یہہ ہے جو کچھ میرے پاس تھا حاضر یعنے
دفتر اعمال کا تیرے پھر خطاب پہنچیگا سایق اور شہید کو أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ڈالدو تم
دونوں بیچ دوزخ کے ہر ایک کافر عنادکرنیوالے کو مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ منع کرنیوالے کو بھلائی سے یا
رکھنے والے مال کے حقوق مفروضہ سے نکل جانے والے کو حدود الٰہی سے شک لانے والے کو بیچ وحدانیت کے
نِ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ جس نے مقرر کیا ساتھ اللہ کے معبود پس ڈال دو تم
دونوں اُسکو بیچ عذاب سخت کے بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ آیت ولید پلید کی شان میں اُتری ہے اور مراد
خیر سے دین اسلام ہے وہ منع کیا کرتا تھا اپنی اولاد اقربا کو مسلمانی سے اور یہہ صفاتین کفر کی اُسمین
تھین غرض جب اُس کافر کو دوزخ مین ڈالینگے کہیگا میرا کیا گناہ ہے شیطان نے میرے مجھے بدراہ
کیا تھا پھر اُس شیطان کو حاضر کرینگے قَالَ قَرِينُهُ کہیگا ہمنشین اُسکا یعنے وہ شیطان جو دنیا مین
اُسکے ساتھ تھا رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ اے پروردگار ہمارے نہین سرکش کیا
تھا مین نے اُسکو ولیکن وہی تھا بیچ گمراہی دور کے اور اُس سے نہ پھرا قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ کہیگا اللہ
تعالیٰ مت جھگڑو میرے پاس کہ کچھ فائدہ جھگڑنے مین نہین ہے وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ اور تحقیق
پہلے بھیج دیا تھا مین نے طرف تمھارے وعید اپنے عذاب کی کتابوں مین پیغمبروں کی زبانوں پر اب تمکو کچھہ
حجت نہین رہی اور عذر تمھارا مسموع نہین مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ نہین بدلی جاتی بات میری جو
وعدہ اور وعید کیا ہے مین نے اُسے تبدیل نہین وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ اور نہین ہون ظلم کرنے والا
واسطے بندون کے کہ بیموجب اِنکو عذاب کرون يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ یادکر اُس دن کو کہ کہینگے ہم
واسطے دوزخ کے یہہ قرأت امام حفص کی ہے نون سے اور بعضے قاریون نے یقول بیا پڑھا ہے یعنے
کہیگا اللہ دوزخ کو کیا بھری تو یعنے مین نے وعدہ کیا تھا کہ تجھکو کفار جن و انس سے بھردونگا سو تو بھری یا نہین
وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ اور کہیگی دوزخ کیا کچھ ہے زیادتی یہہ استفہام بمعنے سوال ہے غرض یہہ ہوگی کہ زیادہ
کر پھر حق تعالیٰ اور کافرون کو اُسمین ڈال کر بھردیگا اور ایک قول یہہ ہے کہ حتیٰ تضع الجبار قدمیہ فیہا
فتقول قط قط دوزخ کسیطرح سے نہین بھرنے کی یہان تک کہ جناب الٰہی قدم مبارک اپنا اُسمین

رکھہ دیگا پس کہیگی بس بس اب مین پر ہوگئی اور امام زاہدی وغیرہ نے کہاہے کہ یہان استفہام بمعنے
نفی ہے یعنے لا مزید بہر گئی مین زیادتی کی گنجائش نہین وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ اور نزدیک
کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے نہ دور غیر بعید واسطے تاکید کے ہے اور یہہ معاملہ لیجانے بہشت
مین لیجانے سے ہوگا کہ اول بہشت کو اپنی دکہاوینگے اور وہان کے مکان اور نعمتین انکی نگاہ مین نو
رچاوینگے تو کہ لذت اسکی زیادہ ہو پھر فرماوینگے هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ یہہ ہے جو وعدہ
دیے گئے تھے تم دنیا مین اور اسکو آمادہ کیاہے ہمنے واسطے ہر ایک رجوع کرنیوالے کے شرک سے تا
توحید کے یا معصیت سے ساتھہ طاعت کے نگاہ رکھنے والے احکام شرع کے یا رعایت کرنے والے امر
اور نہی کے یا محافظت کرنے والے عہد الٰہی کے بعضون نے کہاہے کہ آداب رجوع کرنیوالے خلق سے
طرف حق کے ہے اور حفیظ نگہبانی کرنے والا ہر دم کا ہے کہ کوئی سانس غفلت مین اللہ تعالیٰ سے نہ
گذرے نظم پاس انفاس رافتاہی ضرور کوئی گذرے نہ دم بغیر حضور آہ جو دم کتے بغفلت ہے باعث
حسرت وندامت ہے دھیان اسکا ہر نفس ہووے نی ہوا اور فی ہو بس ہووے یاد حق بن اوکا
ایک نہ دم تا بحشر ہو ندیم ندم مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ جو شخص کہ ڈرتا ہے اللہ سے
بن دیکہا اور آتا ہے ساتھہ دل رجوع کرنیوالے کے یا ڈرتاہے اللہ سے چھپے ہوئے یعنے عمل اپنے خلق
سے چھپاتا ہے یا نہان و آشکارا سے ایک ہی جیسے ظاہر ڈرتا ہے ویسے ہی دلمین ڈرتا ہے اسکو
کہینگے ن ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ داخل ہو بہشت مین ساتھہ سلامتی کے یا ساتھہ سلام خدا اور فرشتون کے
ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ یہہ دن ہمیشہ رہنے کا ہے یعنے اسمین موت نہین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ واسطے اہل بہشت کے ہے جو کچھہ چاہین نعمتین اور لدینا بیچ بہشت کے اور نزدیک ہمارے
زیادتی ہے کہ دیدار سے مشرف کرینگے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ اور بہت لوگ ہلاک
کئے ہمنے پہلے قوم تیری سے اہل قرن سے کہ وہ بحسب واقع هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا وہ سخت تر تھے
ان کفار مکہ سے از روے قوت کے مثل عاد اور ثمود کے فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ پس چھید ڈالے انھون
نے بیچ شہرون کے راہ کاٹ کاٹ اور سفر کرکر واسطے تجارت کے اور مال اور متاع بہت حاصل کیا
هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ کیا تھی انکو جگہہ بھاگ جانے کی مرگ سے اور قضاے خدا سے جس وقت انکے موت کا
حکم آیا کسی چیز نے انکی دستگیری نکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ بہ تحقیق بیچ اسکے
جو مذکور ہوا اس سورہ مین البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہے واسطے اسکے دل آگاہ
حضرت شیخ شبلی سے منقول ہے کہ سوا استماع قرآن کو دل حضور والا چاہیئے کہ ایکدم غافل نہو

اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ یا ڈالا اُسنے کان کو کہ کان لگاکر سُنا اور اعتبار کیا وَھُوَ شَھِیْدٌ اور وہ حاضر ہے وقت
استماع کے تو کہ فہم معانی کا کرلے شیخ ابو سعید خراز رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ القائے سمع وقت
استماع قرآن ایسا چاہیئے کہ گویا پیغمبر سے سُنتا ہے بلکہ اور فہم تیز کرے گویا جبرئیل سے سُنتا ہے
بلکہ اور فہم بلند کرے گویا حق سبحانہ سے سُنتا ہے شیخ الاسلام نے کہا کہ یہہ بات درست ہے اور
اسکا گواہ قرآن مبین ہے کہ شہید فرمایا ہے اور شہید وہ ہے جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سُننے نہ خبر
دینے والے سے کیونکہ غائب مخبر سے سُنتا ہے اور حاضر متکلم سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ سے منقول ہے کہ مین تکرار کرتا ہون قرآن شریف کو یہان تک کہ متکلم سے سُنتا ہون وَلَقَدْ
خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو
اور جو کچھہ درمیان اُن دونون کے ہے بیچ چھے دن کے یکشنبہ سے شنبے تک وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ
اور نہ لگی ہمکو پیداایش انکی مین ماندگی یہہ رد قول یہود کا ہے کہ کہتے تھے حق تعالی ماندہ ہوگیا تھا انکے
بنانے مین روز شنبہ کو استراحت فرمائی کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ بات سُنکر
رنگ سرخ ہوگیا حق سبحانہ نے یہہ آیت نازل کی کہ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ پس صبر کر اوپر اُس چیز
کہ کہتے ہین یہود یا اوپر بات منکرون کے جو انکار بعث مین کہتے ہین یا تیری شان مین جو سخن
ناشائستہ اُنسے صادر ہوتے ہین کہ نسبت شعر اور سحر اور جنون کی کرتے ہین یا جو تیری جناب
مین بے ادبی کرتے ہین کہ شریک اور ولد ٹھہراتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ
اور نماز پڑھہ ساتھہ امر پروردگار اپنے کے پہلے سورج نکلنے کہ نماز صبح ہے اور پہلے سورج ڈوبنے کے کہ نماز عصر کی
ہے وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور نماز پڑھہ بعضے رات سے کہ نماز مغرب اور عشا کی ہے اور نماز
پڑھہ پیچھے سجدون کے امام زاہدی نے حضرت امیر سے نقل کی ہے کہ ادبار السجود نماز دو رکعت بعد
نماز شام ہے اور بعضونے کہا ہے کہ اِس سے وتر مراد ہے بعد عشا کے یا نوافل ہین بعد فرائض کے
وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ اور سُن اُسدن کہ پکارے پکارنے والا یعنے اسرافیل علیہ السلام
مکان نزدیک سے ساتھہ آسمان کے وہ مکان صخرہ بیت المقدس ہے کہ سب روی زمین سے اٹھارہ
میل نزدیکتر ہے آسمان سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکان قریب اسواسطے فرمایا کہ آواز اسرافیل
کی ہر جگہہ پہنچیگی گویا کوئی مکان اُس سے دور نہو گا حدیث مین وارد ہے کہ اسرافیل صخرہ پر چڑھہ کر
انگشت بگوش کر کے کہینگے کہ اے استخوانہائے ریزیدہ اور اے گوشتہائے از ہم رفتہ اور اے
مو ہائے پریشان بندہ دان ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ جمع ہو واسطے جزا اور قضا کے یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ

الصیحۃ بالحق اس دن کہ سنینگے آواز سخت یعنی کو کہ نفخہ دوسرا ہے ساتھ اس چیز کے کہ حق ہے یعنے
اٹھنا قبرون سے اور کہینگے سننے والون کو کہ ذلک یوم الخروج یہہ ہے دن نکلنے کا قبرون مین سے انا نحن
نحیی ونمیت والینا المصیر تحقیق ہم جلاتے ہین مردون کو یعنے نطفہ مردہ کو حیات بخشتے ہین اور ہم مارتے
ہین انکو دنیا مین اور طرف ہمارے ہے باز گشت انکی دوسری بار کہ واسطے حساب کے زندہ کرینگے ہم
یوم تشقق الارض عنہم سراعا یاد کر اس دن کو کہ پھٹ جاویگی زمین اور دور ہوگا آدمیون سے یعنے
مردون سے نداکرنے والا پس نکلینگے قبرون سے جلدی کرتے ہوئے طرف نداکرنے والے کے ذلک
حشر علینا یسیر یہہ زندہ کرنا قبرون سے اکٹھا کرنا اور اٹھانا ہے اوپر ہمارے آسان نحن اعلم
بما یقولون ہم خوب جانتے ہین جو کچھ کہتے ہین کافر انکار قیامت سے اور افترا ہمارے حق مین اور نالائق
باتین تیری شان مین وما انت علیہم بجبار اور نہین ہے تو اوپر انکے زور کرنے والا کہ زبردستی
انکو ایمان پر ثابت رکھے فذکر بالقرآن من یخاف وعید پس نصیحت دے ساتھ مواعظ قرآن کے
اس شخص کو کہ ڈرتا ہے وعید میری سے کیونکہ پند پذیر سوا اس گارون کے نہین ہوتا سورۃ
ذاریات مکی ہے ساٹھ آیتین ہین تین سو ساٹھ کلمات ہین ایک ہزار دو سو ستاسی حرف ہین
فواصل اسکی قفاک سعن ہین تطبیق اسکی ساتھ سورہ قاف کے یہہ ہے کہ آخر اسکے مذکور
بعث اور نشر کا تھا ابتدا اسکی بھی اسی سے ہوی

سورۃ الذاریات مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وھی ستون آیۃ

والذاریات ذروا قسم ہے ان باؤن کی کہ پراگندہ کرتے ہین بخار زمین سے پراگندہ کرنا اور دانون کو
کاہ سے جدا کرتے ہین یا قسم ہے فرشتون کی جو اٹھاتے ہین باؤن کو فالحاملات وقرا پھر ان
باؤن کی کہ اٹھاتے ہین بادل بوجھ والے کو یا ان فرشتون کی جو بادلون کو اٹھاتے ہین فالجاریات
یسرا پھر چلنے والیون کی ساتھ آہستگی کے یعنے کشتیون کے یا ستارون کے جو اپنی منزلون مین
چلتے ہین فالمقسمات امرا پھر بانٹنے والیون کی ایک چیز کو یعنے قسم ہے ان فرشتون کی کہ تقسیم
امور مینہ کی اور رزق کی ساتھ انکے متعلق ہے بعضون کہا ہے کہ مراد اس سے چار ملک مقرب ہین
کہ اپنے اپنے کام پر ہر ایک متعین ہے جبرئیل وحی پر میکائیل ابر رحمت پر عزرائیل موت پر اسرافیل
نفخ صور پر انھون کی قسم حق تعالی نے کھائی ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے انما توعدون لصادق وان
الدین لواقع سوا اسکے نہین کہ جو کچھ وعدہ دئیے جاتے ہو تم حشر نشر ثواب عقاب سے البتہ سچا ہے نہین
کچھ خلاف نہین اور تحقیق جزا اور حساب البتہ ہونیوالا ہے بے شک و شبہ والسماء ذات الحبک قسم ہے

آسمان صاحب زینت کی یا خداوند استحکام اور شدت کی یا خوش آئندہ نیک صورت کی یا راہون والے کی
کہ ستارون کی سیرگاہ ہے تبیان مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ مراد اس سے آسمان ہفتم ہے اور
حق تعالی قسم کھا کر فرماتا ہے اِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ تحقیق تم اے اہل مکہ البتہ بیچ بات مختلف کے ہو سیرے
پیغمبر کی شان مین کبھی شاعر ٹھہراتے ہو کبھی ساحر بناتے ہو کبھی کاہن کبھی مجنون یا تمہارا قول قرآن شریف کے
حق مین مختلف ہے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی کہانیان پہلے لوگون کی کہتے ہو يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ پھیر اجاتا ہے
اُس سے یعنے ایمان پیغمبر پر لانے سے یا قرآن پر لانے سے وہ شخص کہ پھیر اگیا ہے علم خدا اور حکم قضا مین ایمان
لانے سے ساتھ پیغمبر کے اور قرآن کے یعنے جو علم الہی مین محروم ہے ایمان بکتاب و پیغمبر سے وہ محروم ہے
فرد علم ازلی مین جو رہا ہے محروم پایا اُنسے راہ راست رافت معلوم قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ لعنت کی گئی جھوٹھ
بولنے والے مختلف باتون والون مین سے مراد اس سے وہ لوگ ہین جو راہون مین جا بیٹھے تھے جو قافلہ
آتا تھا جھوٹھی جھوٹھی باتین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس سے بیان کر کے خدمت سے حضرت کے محروم رکھتے
تھے حق تعالی نے اُنپر لعنت کی اور فرمایا اَلَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ دروغ گو وہ ہین جو کمال جہالت اور نہایت
غفلت مین بھولے ہوئے ہین اوامر اور نواہی الہی کو يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ پوچھتے ہین وہ پیغمبر سے اور
مومنون سے کب ہوگا دن جزا کا کہ تمہارے خدا نے قسم کھا کر کہا ہے ان الدین لواقع اور یہہ بات
جھٹھلانے کی راہ سے اور تمسخر کی کہتے ہین حق تعالی نے فرمایا کہ جزا واقع ہے يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ جس دن کہ
کافر اوپر آگ کے گرفتار کئے جاوینگے اور جلینگے اور معذب ہونگے اور خزنہ دوزخ انکو کہینگے ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ
چکھو تم گمراہی اپنی کو اور عذاب اپنے کو هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ یہہ ہے وہ چیز کہ تھے تم دنیا مین
ساتھ اُسکے جلدی کرتے اور کہتے تھے متی ہذا الوعد اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ تحقیق پرہیزگار اُس دن بیچ
باغون کے ہونگے اور چشمون رواں کے یعنے ایسے باغون مین ہونگے جہان نہرین جاری ہونگی آخِذِينَ
مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ لینے والے اُس چیز کو کہ ساتھ فضل اپنے کے دیا انکو پروردگار اُنکے نے ثواب اچھے قول
فعل اُنکے کا إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ تحقیق وہ تھے پہلے داخل ہونے بہشت کے نیک کار فرمایا
كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ تھے وہ تھوری رات سے سوتے تھے باقی نماز پڑھتے تھے یعنے اکثر رات
عبادت مین گذارتے تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مغرب اور عشا مین نماز نوافل پڑھتے
تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کم رات اُنپر نہین گذرتی تھی مگر یہہ نماز پڑھتے تھے اول مین
یا اوسط مین یا آخر مین اور اشہر یہہ ہے کہ سوتے تھے جب تک نماز عشا کی نہ پڑھ لین اور نماز عشا بہت رات
گئے پڑا کرتے تھے وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ اور تھے وہ بیچ سحرون کے استغفار کرتے تھے یعنے باوجود کم سونے

اور بہت عبادت کرنے کے جب سفیدی سحر کی ظاہر ہوتی تھی طلب بخشش کی حق تعالیٰ سے کرتے تھے
اسطرح سمجھے کہ گویا تمام رات گناہوں میں گذاری ہے اور یہہ دلیل ہے اپنے عمل پر غرور نکرنے کی اور حجاب میں
ندلانے کی فرد طاعت ناقص ہیری کب موجب غفران ہے جو عبادت اپنی ہے سو بدتر از عصیان ہے
وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور بیچ مالوں انکے کے نصیبہ اور بہرہ ہے واسطے سوال کرنیوالوں کے اور نہ سوال
کرنیوالوں کے سمجھ لیجئے کہ محروم بے سوال لوگ مستحق ہیں کہ کسی سے کچھ مانگتے نہیں تونگری کا گمان کرکے
کوئی انکو صدقہ نہیں دیتا یا وہ لوگ ہیں کہ انکی کشت میں زراعت میں نقصان آگیا ہے یا وہ فقیر ہیں کہ بیٹیاں
رکھتے ہیں بیاہنے کو یا وہ غلام ہیں کہ انکے میاں انکو روٹی کپڑا نہیں دیتے اور ہر تقدیر پر وہ اپنے مال میں سے
انکا حق مقرر کرتے ہیں وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ اور بیچ زمین کے نشانیاں ہیں دلیل پکڑنے پر اوپر قدرت
الٰہی کے واسطے یقین لانیوالوں کے جیسے معادن ہیں کہ جواہر طرح طرح کے انمیں سے نکلتے ہیں اور نباتات ہیں
کہ قسم قسم کے انمیں سے اناج اور ساگ پیدا ہوتے ہیں اور حیوانات ہیں کہ نوع نوع کے انمیں جانور موجود
ہیں اور نفس زمین میں بھی دلائل قدرت موجود ہیں کہ کوئی قطعہ اشجار ثمر سے سرسبز اور شاداب ہے اور
کوئی خشک بے آب وتاب ہے کہیں ہوا سرد ہے کہیں گرم اور کہینکی زمین سخت ہے اور کہینکی نرم کسی جگہہ کی
ہوا حار ہے اور کسی جا کی مرطوب ہے کہینکی سبب خفقان ہے اور کہینکی موجب راحت قلوب وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا
تُبْصِرُوْنَ اور نشانیاں ہیں بیچ جانوں تمہاری کے کیا پس نہیں دیکھتے تم یہہ استفہام بمعنی امر ہے یعنی نظر
عبرت سے دیکھکر نشانیاں کمال صنعت الٰہی کی اپنے بیچ مشاہدہ کرو کہ جو کچھ تمام عالم میں ہے وہ تم میں
موجود ہے سیر انفسی کرو اگر سیر آفاقی مقصود ہے نظم جو کہ عالم میں ہے وہ تجھ میں ہی سب رافت لیئے ہیں
دیکھ قدرت رب سر تیرا ہی نمونہ افلاک خاک ہی تو ولی ہے مظہر پاک دونوں آنکھیں تیری ہیں
مہر و ماہ تجھ میں روشن ہی قدرت اللہ رگ و ریشے تیرے ہیں جوں اشجار خون بدن میں ہی صورت
انہار دل تیرا انکل عرش بالا ہے مورد نور حق تعالیٰ ہے تو صغیر اور کبیر ہی عالم پر تیرا ہی کچھ اور ہی عالم
جو تجلی کہ تیرے اندر ہے فرش سے عرش تک وہ کب ہے تیری جس جا تلک رسائی ہے وہاں تلک بار
کسنے پائی ہے تو سراپا ہی مظہر باری واسطے تیرے سب ہے گلکاری باغ گیتی تیرے لیئے ہی کھلا چمن
دہر ہی شگفتہ ہوا گوہر بے بہا عجب ہے تو جانتا آپ کو یہ کب ہے تو آپ اپنے کی آبرو کھو مت منہ جیب طرف
ہو مت دیکھ اپنے ہی سینے میں سب کچھ چمکے ہی اس نگینے میں سب کچھ دل ترا صاف آئینے سا ہے
جلوہ گر اسمیں ایزد یکتا ہے رافت اب آور بس کچھ کہیئے ہی کافی ہے نکتہ چپ رہیئے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ اور بیچ آسمان کے ہی اسباب
رزق تمہارے کا جو مینہ ہے یا جو کچھ تمہاری قسمت میں رزق ہے وہ لکھا ہوا ہے لوح پر کہ آسمان چہارم پر ہے وَمَا تُوْعَدُوْنَ

ع

اور جو کچھ وعدہ دئے جاتے ہو تم ثواب بہشت اور نعمتون اسکا وہ بھی آسمان ہفتم مین ہی نزدیک
سدرۃ المنتہی کے فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ پس قسم ہی پروردگار آسمان کی
اور زمین مین کی تحقیق وہ جو مذکور ہوا رزق اور ثواب البتہ حق ہی مانند اسکے کہ بولتے ہو تم یعنے جیسا کہ شک
نہین ہی تمکو اپنی بات کہنے مین ویسا ہی شک نہین ہی میرے رزق دینے مین هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ
ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ کیا آئی ہی تیرے پاس بات مہمانون ابراہیم علیہ السلام کی کہ گیارہ فرشتے تھے قوم
لوط علیہ السلام کے ہلاک کرنے کو نازل ہوئے تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ چار ملک مقرب تھے جبرئیل
میکائیل اسرافیل عزرائیل سلام ہو جو اُنپر الْمُكْرَمِيْنَ مہمان حرمت کئے ہوئے نزد پروردگار کے یا نزدیک
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے کہ خود بنفس نفیس انکی خدمت مین کھڑے ہوئے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ
فَقَالُوْا سَلٰمًا جو وقت کہ داخل ہوئے مہمان اوپر ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے
سلام کرنا کر قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے سلام کرتا ہون مین اوپر تمھارے قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ گروہ
ہو نہ پہچانے ہوئے یعنے تمھاری شکل کے جیسا کوئی شخص نہین دیکھا مین نے صورت مین قامت مین
تم کون ہو کہان سے آئے ہو انھون نے کہا ہم مہمان ہین فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ پس پھر آئے
حضرت ابراہیم طرف اہل اپنی کے اسطرح سے کہ مہمانون نے نہ جانا کہ کہان گئے پس لے آئے گاے کا بچہ موٹا بھنا ہوا
فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ پس نزدیک کیا اسکو طرف اُن مہمانون کے جب انھون نے اسکی طرف میل نکیا
قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ کہا حضرت ابراہیم نے کیا نہین تم کھاتے ہو یعنے کھاؤ انھون نے کہا ہم نہین کھاتے فَاَوْجَسَ
مِنْهُمْ خِيْفَةً پس خاطر مین پکڑا ابراہیم نے اُن مہمانون سے ڈر یعنے آپ جی مین ڈرے کہ مبادا یہ چور ہون
اور میرے زیان کے واسطے آئے ہون کیونکہ اُس زمانے مین جو کوئی کسی سے عداوت رکھتا تھا اُسکے گھر کا
کھانا نہین کھاتا تھا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم کو خوفناک دیکھا قَالُوْا لَا تَخَفْ کہا مت ڈر کہ ہم خدا کے
بھیجے ہوئے ہین حضرت ابراہیم نے کہا کہ تم نے پہلے سے کیون نہین کہا کہ مین اس گوسالے کو ذبح نکرتا اور
اسکی مان سے نہ چھڑاتا جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اُس گوسالہ بریان پر لگا دیا وہ کود کر اپنی مان کی طرف
بھاگا بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے در کے اوٹ سے یہ سارا حال مشاہدہ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
متعجب ہوئے فرشتے پھر باتین کرنے لگے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم کو ساتھ لڑکے
علم والے کے یعنے تمھارے پسر متولد ہوگا بی بی سارہ سے اسحق نام اور جب وہ بلوغت کو پہنچیگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ
امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ پس آئی بی بی اسکی سارہ بیچ حیرت کے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ پس طمانچہ مارا منھ پر اپنے
جیسی بی بیان تعجب کے وقت اپنے منھ پر مارتی ہین اور کہا کیا جنیگی مین بوڑھی بانجھ قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ کہا

فرشتون نے کہ اسیطرح کہ خوشخبری دی ہے ہمنے کہا ہے پروردگار تیرے نے اور ہم اسکے کہے سے کہتے ہین
انہ ھو الحکیم العلیم تحقیق وہ حکم کرنیوالا ہے ساتھ فرزند کے تجکو دانا ہے ساتھ عقیم ہونے تیرے کے اور
جو حکم کار اور دانا ہوتا ہے وہ البتہ قادر بھی ہوتا ہے اصلاح پر نظم جو کام مین تیرے ہووے دانا اتمام مین بھی وہ ہو
توانا ہر کام مین اسپہ رکھہ توکل وہان کچھہ نہین کارگر تعقل تو کیا ہے جو عقل تیری وہان جائے وہ اس سے
ہو جو نہ فہم مین آئے دانے سے درخت جو اگاوے کام اسکا بعقل کیونکہ آوے اور جب حضرت ابراہیم نے سمجھا
کہ یہہ فرشتے ہین اور انکا اترنا سوا کسی بڑے کام کے نہوگا قال فما خطبکم ایھا المرسلون کہا اس کیا ہے فہم تمہارا
ای رسولو قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین کہا فرشتون نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف ہلاک کرنے ایک گروہ
گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ سب گناہون کا کفر ہے اور ہم آئے ہین لنرسل علیہم حجارۃ من طین تو کہ
بھیجین ہم اوپر انکے بعد ہلاک کرنے انکے کے اور زیر زبر کرنے شہر انکے کے پتھر یعنے کنکر مٹی کے مسومۃ
عند ربک للمسرفین نشان کئے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے حد سے نکل جانے والون کے
بیچ کفر اور فجور کے لکھا ہے کہ ان کنکرون پر خط سفید اور سیاہ تھے یا نام ہر ایک کا لکھا تھا جو اس سے
ہلاک ہو اور یہہ سنگ باری ان پر بعد ہلاک ہونے انکے کے ہوئی اور اصح یہہ ہے کہ انہین سے جو لوگ شہر
مین تھے انپر پتھر برسے یہانتک کہ سب ہلاک ہوگئے سمجھہ لیجے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
معلوم کیا کہ یہہ فرشتے طرف مؤتفکہ کے جاتے ہین قوم لوط کے ہلاکت کو تو دل مبارک انکا واسطے برادر
زادے کے غمگین ہوا کہ حال اسکا اس بلا مین دیکھئے کیا ہو فرشتون نے کہا کہ تم کچھہ غم نہ کہاؤ لوط اور بیٹیان
انکی سلامت رہینگی فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین پس نکال دیا ہمنے اس شخص کو کہ تھا بیچ ضلع
مؤتفکہ کے ایمان والون سے فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین پس نہ پایا ہمنے بیچ اس ضلعے کے
سوا ایک گھر کے مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور دونون بیٹیان انکی تھین بعضون نے کہا ہے کہ
سوا ایک شخص کے قوم لوط مین سے کہ مدت بیس برس کی مین وہ ایمان لایا تھا وترکنا فیہا آیۃ للذین
یخافون العذاب الالیم اور چھوڑ دی ہمنے بیچ اس دیہات کے نشانی عذاب کی واسطے عبرت ان لوگون
کے کہ ڈرتے ہین عذاب درد دینے والے سے سمجھہ لیجے کہ وہ نشانی پانی کالا اور الٹ جانا اس طبقے زمین
کا ہے وفی موسی اذ ارسلناہ الی فرعون بسلطان مبین اور بیچ قصے موسی علیہ السلام کے بھی ہے نشانی
ہے واسطے ترسندگان کے جسوقت بھیجا ہمنے اسکو طرف فرعون کے ساتھ معجزے ظاہر کے مانند ید بیضا
اور عصا کے فتولی برکنہ وقال ساحر او مجنون پس پھر گیا فرعون ساتھ قوت اپنی کے کہ خزانہ اور لشکر رکھتا
تھا اور کہا موسی جادوگر ہے چشم بندی کرکر خوارق عادات دکھاتا ہے یا دیوانہ ہے کہ اپنے حال کا اندیشہ

نہین کرنا سمجھہ لیجئے کہ طعن فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دلیل ہی اُسکے جہل پر اسواسطے کہ دو چیزونکے
ساتھہ اُسنے طعن کیا جو ضدین ہین سحر کو تو کمال عقل رسا اور ذہن دراک چاہیئے اور دیوانگی کو جہل اور
زوال عقل اور کمال عقل اور زوال عقل دونون الیسمین ضد ہین پس جب فرعون پھر ا موسیٰ علیہ السلام سے
طعن کرتا ہوا اور قوم اُسکی اُسکے ساتھہ ہوئی فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ
پس پکڑا ہمنے اُسکو ساتھہ غضب اپنے کے اور لشکر اُسکے کو پس پھینک دیا ہمنے اُسکو بیچ دریا کے یعنے ڈبو دیا اور
فرعون مستحق ملامت کے تھا یا ملامت کرنیوالا اپنے آپ کو کہ کیون موسیٰ سے پھرا اور طعنہ زن اُسپر ہوا اور اسی
سبب سے کہا آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ
اور بیچ ہلاک ہونے عاد کے پند اور عبرت ہی واسطے اہل اعتبار کے جسوقت بھیجا ہمنے اوپر اُنکے باد کو بانجھ یعنے
نفع اور بے خیر کو کہ نہ بارور کرے درخت کو اور نہ بر لائے ابر کو مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ
نہ چھوڑا اُس باد نے کسی چیز کو کہ گذرے اوپر اُسکے مگر یہہ کہ کر دیا اُسکو مانند ہڈی گلی ہوئی کے یا گھاس خشک کے
وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِیْنٍ ۝ اور بیچ قصے قوم ثمود کے بھی نشانیان ہین واسطے ڈرنے والون کے
جسوقت کہا گیا واسطے اُنکے بعد جھٹلانے صالح علیہ السلام کے اور پانون کاٹنے ناقہ کے کہ تم فائدہ اُٹھاؤ
زندگانی اپنی سے تا وقت عذاب کہ تین روز بعد ہوگا فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس سرکشی کی اُنھون نے حکم
پروردگار اپنے کے سے اور اپنے حال کا کچھہ تدارک نہ کیا فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ پس پکڑا
اُنکو کڑک نے کہ عذاب ہلاک کرنیوالا تھا بعد تین دن کے اور وہ دیکھتے تھے یا انتظار کرتے تھے مراد صاعقہ سے
صیحہ جبرئیل ہی علیہ السلام کا فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ پس نکر سکے کھڑا ہونا یہہ کنایہ
اُنکے عجز سے ہی یعنے اِتنی قدرت نہ ہوئی کہ اُٹھہ کر بھاگ جائین عذاب سے یا کھڑے رہ کر دفع عذاب کی تدبیر کرین
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اور ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو پہلے قوم عاد کے اور ثمود کے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ
تحقیق وہ تھے قوم فاسق وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور آسمان کو بنایا ہمنے ساتھہ قوت
الوہیت کے یا ساتھہ قدرت کے کہ اُسکے پیدائش پر رکھتے تھے ہم اور تحقیق ہم اُسکو کشادہ کرنیوالے ہین وَالْاَرْضَ
فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ اور زمین کو بچھایا ہمنے پس اچھا بچھونا کرنیوالے ہین وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا
زَوْجَیْنِ اور ہر چیز سے جو موجودات ہی پیدا کیا ہمنے دو قسمین کہ ایک جوڑا دوسرے کا ہی پھر وہ یا تو بحسب
شکل ہی جیسے مرد اور زن یا بحسب ضد ہی جیسے نور اور ظلمت یا اگے پیچھے آنیوالا ہی جیسے رات دن یا بطریق
مخالفت ہی جیسے تر اور خشک اور اسی پر قیاس کر لیجئے آسمان زمین بحر بر گرمی سردی جن انس کو اور صفات
سے علم اور قہر جبن اور شجاعت جود اور بخل کو اسیطرح جیسے ہی حق اور باطل کفر اور ایمان شقاوت اور سعادت

حلو اور مرض اور صحت غنا اور فقر ضحک اور بکا فرح اور غم موت اور حیات اور سوا انکے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ
تو کہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ وحدانیت صفت میری ہے کیونکہ تعدد خواص ممکنات کے سے ہے اور مین
واجب بالذات ہون اور واجب قابل تعدد اور انقسام کے نہین رباعی قسمت سے تعدد کے منزہ ہے وو
اشتراک سے پاک وحدت حق سمجھو واحد متکثر نہین ہوتا رافت وہ ایک ہی دخل وہان دوئی کا مت دو
فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ پس بھاگو کفر سے طرف توحید خدا کے یا عذاب سے اسکے طرف ثواب اسکے کے یا گناہ سے طرف طاعت
اسکی کے یا ماسوی اللہ سے طرف اللہ کے یا بھاگو طرف اللہ کے ساتھ قطع تعلقات کے یا اپنی صفاتون سے طرف صفات
حق کے بلکہ اپنی خودی سے فرار کرو اور بخدا اقرار پکڑو نظم تا نہ بھاگو گے خودی سے نہ ملوگے بخدا قطع اس راہ کا وابستہ
بخود رفتن ہے فضل جب آپ سے رافت ہو میسر ہی او وصل جسکو کہتے ہین گسستن وہی پیوستن ہے اِنِّيْ
لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ تحقیق مین واسطے تمھارے عذاب خدا سے ڈرانے والا ہون ظاہر یا بیان کرنے والا ہون
وہ چیز جس سے ڈرنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت مقرر کرو ساتھ اللہ کے معبود اور اِنِّيْ
لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ تحقیق مین واسطے تمھارے خدا سے بیچ عبادت غیر اسکی کے ڈرانے والا ہون انکارا
كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ اسیطرح کہ قوم تیری تجھے
نسبت سحر اور جنون کی کرتی ہے نہ آیا تھا ان لوگون کو جو پہلے ان سے تھے یعنے ان کفار مکہ سے کوئی پیغمبر مگر کہا
انھون نے کہ وہ جادوگر ہے یا دیوانہ جو اسنے معجزہ دکھایا تو اسے جادو بنایا اور جو بعث اور حشر کا احوال سنایا
تو اسکو دیوانہ ٹھہرایا اَتَوَاصَوْا بِهٖ کیا ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہین ساتھ اس بات کے کہ یہہ سب
ہی کہتے ہین یہہ استفہام بمعنے نفی ہے یعنے پہلے لوگون نے پچھلون کو وصیت نہین کی بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ
بلکہ وہ ایک قوم ہین نافرمان سرکش اور سرکشی کی جہت سے اس بات پر ملے ہین فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لے
تو انسے یعنے انکی مکافات سے روگردانی کر جب تک کہ حکم قتال کا اسکے نہ آوے فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ پس نہین ہے تو
ملامت کیا گیا نزدیک خدا کے بسبب اعراض کے انسے معالم مین لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی نہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ غمناک ہوئے کہ شاید وحی منقطع ہوئی اور عذاب نزدیک آیا حق
تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی
ہے ایمان والون کو یعنے کافرون کے عناد کے سبب تربیت سے مومنون کے غفلت نہ کیجیے جسطرح پند اور
وعظ کرتے آئے ہو اسپر ثابت رہیے کہ نصیحت مین فائدے بہت ہین فصول الین لکھا ہے کہ کلام واعظ دس
چیزون کے مشتمل چاہیے تو کہ سامعون کو نفع پہنچاوے اول نعمت الہی لوگون کو یاد دلاوے تا شکر اسکا ادا کرین
دوسرے ثواب جنت اور بلا کا ذکر کرے تو کہ اسپر صبر کرین تیسری گناہون کا عذاب بیان کرے تو کہ لوگ باز رہین

اور توبہ کرین چوتھے فریب اور مکر شیطان کی بتاوے توکہ اُس سے حذر کرین پانچوین فنا اور زوال اور بے
اعتباری دنیائے پریشان کی روشن کرے توکہ دل اُس سے نہ لگائین چھٹی موت کو یاد دلوائے تاکہ وہان کے
جانے کی تیاری کرین ساتوین مذکور قیامت کا ہوت کرے تاکہ اس دن کے کامون مین مشغول رہین آٹھوین
درکات دوزخ کے اور عقوبات وہان کے بیان کرے تاکہ اُس سے ڈرین نوین درجات بہشت کے اور قیام
وہان کے نعمتون کے شمار کرے تاکہ اُسپر راغب ہون دسوین بنا کلام کی اوپر خوف اور رجا کے رکھے
کبھی عظمت کبریا اور ہیبت الٰہی بیان کرے کہ لوگ ڈرین اور کبھی رحمت اور مغفرت اور مہربانی اور شفقت
حق تعالیٰ کی تقریر کرے کہ امیدوار ہون اُسکی جناب سے پس یہہ باتین جس پند اور وعظ مین ہونگی وہ بہت
نافع اور سودمند ہوگا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اور نہین پیدا کیا جن کو اور آدمی کو اہل ایمان
مین سے مگر واسطے اِسکے کہ عبادت کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے اِسکے کہ امر کرون مین ساتھ
عبادت کے اور امر عبادت کیا ہے وما امروا الا لیعبدوا اللہ اور مجاہد نے کہا کہ نہین پیدا کیا مین نے جن اور
انس کو مگر واسطے اِسکے کہ پہچانین مجھے اور سب پہچانتے ہین اللہ کو اتنا فرق ہے کہ بعضے فرمانبرداری کرتے ہین
اُسکی اور بعضے عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اور نہین
چاہتا مین اُنسے کچھ رزق اور نہین چاہتا مین یہہ کہ کھلاوین مجھکو بلکہ رزق اور طعام دینا میری صفت ہے
اور کسیکی نہین سوا میرے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ تحقیق اللہ وہی ہے رزق دینے والا
نہ غیر اُسکا اور استوار قدرت اپنی مین نظم وہی رزاق مطلق رزق سب کو دینے والا ہے نوال فضل سے
اُسکے ہر ایک پاتا نوالا ہے کسی صورت فتور اُسکی نہین ہے کارسازی مین کسی عنوان قصور اُسکی
نہین بندہ نوازی مین فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ پس تحقیق واسطے اُن لوگون کے
کہ ظلم کیا اُنھون نے اوپر اپنے کفر اختیار کر کر یعنے اہل مکہ ایک ڈول ہے عذاب سے مثل ڈول یارون
اُنکے کے جو کافر گذرے ہین پہلے اُنکے یعنے اُنپر بھی وہی پہنچیگا جو اُنپر پہنچا تھا پس چاہیئے کہ نہ جلدی مانگین
مجھہ سے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پس واے ہے واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے
عذاب دن اُنکے سے جو وعدے دیئے گئے ہین ساتھہ اُس دن کے کہ قیامت کا ہے یا دن بدر کا ہے ۞
سورۃ طور مکی ہے انچاس آیتین ایک ہزار پچاون حروف ہین تین سو بارا کلمات ہین فواصل اُسکی مین
رعا ہین تطبیق اُسکی ساتھہ سورہ ذاریات کے یہہ ہے کہ ختم اُسکا بذکر قیامت تھا آغاز اِسکا بذکر وقوع عذاب ہوا

سورۃ الطور مکیۃ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　اربعون و تسع آیۃ

وَالطُّوْرِ قسم ہے کوہ طور سینا کی کہ جبل زبیر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اُسپر کلام الٰہی سنتے تھے اور بعضون نے

کہا ہے کہ مراد اس سے مطلق پہاڑ ہین کہ زمین کی میخے ہین فائدے نفعے انکے بہت ہین وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ
اور قسم ہے کتاب لکھی ہوئی کی فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بیچ صحیفے کھلے ہوئے کے مراد اس سے قرآن شریف
ہے یا لکھا ہوا لوح محفوظ کا ہے اس تقدیر پر رق منشور مجاز ہے کیونکہ لوح زمرد سبز کی ہے اور رق کی
معنی نامے کی ہین اور چلنے گواہون کے بھی کہتے ہین یا مراد الواح موسی علیہ السلام ہین یا کتاب توراۃ کہ
کہ اسمین نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسطور تھی یا کتاب حفظہ یا کتاب فرشتون کی کہ حق تعالی نے انکو
لکھہ دی ہے علم گذشتہ اور ابتداء اسمین پڑھہ لیتے ہین وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ اور قسم ہے گھر آباد کی وہ کعبہ
[illegible] ہے کہ طواف کرنیوالون سے اور مجاورون سے معمور ہے یا صراح ہے کہ مقابل خانہ کعبہ کے نہ
آسمان ہفتم پر واقع ہے اور کثرت ملائکہ سے معمور ہے وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ اور قسم ہے چھت بلند کئے گئی کی
کہ آسمان ہے مجمع انوار حکمت اور مخزن اسرار فطرت یا عرش عظیم ہے وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اور قسم ہے دریا
جھونکے ہوئے اور گرم کئے ہوئے کی کہ جہنم ہے یا بحر محیط ہے یا بحر الحیوان ہے کہ زیر عرش ہے چالیس صباح
قبرون پر ترشح اسکا بعد نفخہ اول کے کرینگے یا نفخہ ثانیہ مین لوگ اس سے اٹھین سمجھ لیجئے کہ نزدیک صوفیہ
کے طور نفس ہے کہ کلیم قلب حق تعالی سے اسپر مناجات کرتا ہے اور کتاب مسطور ایمان ہے کہ رق منشور قلب
پر رحمت ازلیہ سے لکھا گیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کتب فی قلوبهم الایمان اور بیت المعمور لطیف سیر عارفان
ہے یا سیر صوفیان ہے کہ تجلیات الہیہ سے آباد ہے اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہے کہ سقف خانہ دل
ہے اور بحر مسجور دل عشاقان کبریا ہے کہ شعلہ شوق سے گرم کیا گیا ہے نظم جو یہان نفس ہے سو رافت
وہ طور سینا ہے کلیم قلب مناجات اسپہ کرتا ہے کتاب جوہر ایمان ہے جو کہ ہے مسطور میان قلب
کہ ہے وہ صحیفہ منشور وہ گھر تجلی حق سے سدا ہے جو معمور وہ گھر ہے عارفونکا جو کہ ہے سراسر نور ہے جسکی
شان ہین وارد کہ سقف ہی مرفوع وہ سقف خانہ دل ہی بلند مرتبہ روح جسے کہ کہتے ہین دریائے شور افزا
کرم بنا زعشق خدا دل ہی وہ سراپا کرم اور جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ وتحقیق عذاب
پروردگار تیرکا البتہ ہونیوالا ہے مَّا لَهُ مِنْ دَافِعٍ نہین ہے واسطے اس عذاب کے کوئی ٹالنے والا بلکہ
وہ ہر طرح ہر حال ہوگا يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا جسدن کہ پھٹ جاویگا آسمان پھٹ جانا کر وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ
سَيْرًا اور چلنے لگین گے پہاڑ چلنا کر فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ پس وائے ہے اسدن واسطے جھٹلانیوالون کے
کہ خدا اور رسول کی باتونکو جھٹلاتے ہین الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ وہ جو بیچ جھگڑے کے ہین جھوٹی
باتون مین کہ قرآن شریف کو کہانیان بناتے ہین اور یہی آخر زمانکو جھٹلاتے اور بعث مین انکار لاتے ہین بازی
کرتے ہین یعنے مرتکب ان باتونکے ہوتے ہین غفلت کی سببے اور بیہودہ بکتے ہین يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ

دَعًّا ۔ ڈرو اُس دن سے کہ دھکے دئے جاوینگے کافرونکو طرف آگ دوزخ کے دھکے دینا کر لکھا ہے کہ ہاتھ
کافرون کے اُنکی گردنوں مین باندھ پیشانی پشت پا پر رکھہ کر دوزخ مین دھکا دیکر گراوینگے اور کہینگے هٰذِهِ النَّارُ
الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ یہہ وہ آگ ہے کہ دنیا مین تھے تم اُسے جھٹلاتے اور باور نہین کرتے تھے اور
وحی پیغمبر کو سحر جانتے تھے اَفَسِحْرٌ هٰذَا اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ کیا جادو ہے یہہ کہ دیکھتے ہو تم یا نہین دیکھتے
یہان جیسے دنیا مین کہتے تھے کہ ہماری نظر باندھ دی ہے اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ
داخل ہو دوزخ مین پس صبر کرو اوپر عذاب اُسکے کے یا نہ صبر کرو اور چیخو چلاؤ تم برابر ہے اوپر تمھارے صبر اور بے
صبری کہ اس سے چھوٹ نہ سکوگے ہمیشہ اسی عذاب مین رہوگے اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہین
کہ جزا دئے جاؤگے تم وہ چیز کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ تحقیق پرہیز کرنیوالے شرک
اور کفر سے بیچ بہشتون کے اور نعمتون کے ہین فٰكِهِيْنَ بِمَا اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ خوشی کی باتین کرتے ہین اور خوش
پانیوالے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہے اُنکو پروردگار اُنکے نے کرامتون ہمیشگی کے سے وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
عَذَابَ الْجَحِيْمِ اور بچالیا اُنکو پروردگار اُنکے نے عذاب دوزخ کے سے اور خزنہ بہشت ہمیشہ اُنکو کہینگے كُلُوْا وَ
اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا کھاؤ کھانے بہشت کے اور پیو شرابین وہان کی پچتی ہوئی بغیر بدہضمی کے اور یہہ بدلا ہے
واسطے تمھارے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم دنیا مین عمل کرتے سمجھ لیجئے کہ اگرچہ یہہ وعدہ ہمارے
اعمال پر ہے لیکن اصل فضل الٰہی ہے نظم نہین اعمال مین یہان زور بازو کہ تیرے عدل سے ہون ہم تو تراز و
تو فضل اپنے سے کیجو استگاری نہ عدل اپنے سے کیجو شرمساری مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ تکیہ لگائے ہوئے
بہشت مین متقی اوپر تختون زر سے بنے ہوئے کہ ہین یا اوپر تختون صف باندھے ہوون گے وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ
اور بیاہ دیا ہمنے اُنکو ساتھ کواریون اچھی آنکھون والیون کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اور جو کہ
ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پیروی کی اُنکی اولاد خورد اُنکی نے بیچ ایمان کے روز میثاق مین ہم نے
اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ملایا ہمنے ساتھ اُنکے اولاد اُنکی کو بہشت کے جانے مین یا درجات پانے مین یعنے اگر
آباؤن کے درجے بلند ہونگے تو اولاد کے بھی ویسے ہی درجے بلند کرینگے تاکہ باپون کی آنکھین ٹھنڈی ہون
اولاد کو دیکھ کر وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہ کم دیا ہمنے باپون کو اس ملانے کے سبب سے ثواب عملون اُنکے
سے کچھ یعنے اولاد کو آبا کے درجے دینگے بغیر نقصان ثواب آبا کے کچھ آبا کو ثواب مین کمی نہوگی اپنے فضل سے ہم اولاد
کے درجے بڑھاوینگے كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ہر آدمی عاقل بالغ مکلف بیچ اُس چیز کے کمایا ہے
گرفتار ہی دن قیامت کے یعنے ہر ایک اپنے عمل کے ثواب سے وابستہ ہے اُن جیسے گنہگار یا نامحال ہے اور زن مکلف
کا بھی یہی حال ہے وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ اور مدد دی ہمنے متقیون کو یعنے جو کچھ دیا تھا اُسپر

اور زیادہ کیا ساتھہ میوون کے جس نوع کے چاہین اور گوشت کے اس چیز کے کہ خواہش رکھتے ہین یتنازعون
فیہا کاسًا ایک دوسرے سے چھین لیوینگے بیچ بہشت کے یعنے آپسمین دینگے اور لینگے پیالے بھرے ہوے
شراب بہشت سے اور اصح یہہ ہے کہ یہان کاس بمعنے شراب اور ہے ہی تسمیہ محل باسم حال واقع ہے
یعنے سب کو بلاوینگے ہی کہ لا لغو فیہا ولا تاثیم کہ نہین بیہودہ بکنا بیچ اسکے اور نہ گنہگاری یعنے وقت
پینے کے قضیہ جھگڑا نکرینگے بیہودہ لغو نہ بکین گے اور کچھہ فعل ان سے صادر ہوگا کہ موجب گناہ کا ہو ویطوف
علیہم غلمان لہم اور طواف کرینگے اوپر انکے یعنے گرد انکے پھرینگے واسطے خدمت کے غلام خادم جو واسطے
انکے ہین لڑکون کی شکل خوب صورت کانہم لؤلؤ مکنون گویا کہ وہ صفا اور لطافت مین موتی ہین پوشیدہ
صدف مین کہ ہاتھہ کسیکا انہین نہین پہنچا اور تصرف کسیکا انپر نہین ہوا معالم التنزیل مین قتادہ
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کسی نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ خادم جب ایسے ہونگے تو مخدوم
کیسے ہونگے فرمایا فضل مخدوم کا خادم پر مثل ماہ بدر کے ہے تمام ستارون پر واقبل بعضہم علی بعض
یتساءلون اور منہہ کرینگے بعضے انکے یعنے بہشتون سے اوپر بعضون کے پوچھتے ہوئے احوال اعمال
انکے کا قالوا انا کنا قبل فی اہلنا مشفقین کہینگے وہ کہ تحقیق تھے ہم پہلے اس سے بیچ اہل اپنی کے دنیا مین
ڈرنے والے عذاب خدا سے یا بدی قضا سے یا خاتمہ کار اور مآل حال اپنے سے فمن اللہ علینا ووقنا عذاب
السموم پس احسان رکھا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھہ رحمت کے یا توفیق عصمت کے اور بچایا ہمکو عذاب آتش
کہ مثل باد گرم کے مسام مین نفوذ کرتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ سموم نام جہنم کا ہے انا کنا من قبل
ندعوہ تحقیق ہم تھے ہم پہلے اس سے دنیا مین پکارتے اسکو اور دوزخ سے امن چاہتے پس اسنے قبول
فرمائی دعا ہماری انہ ہو البر الرحیم تحقیق وہ ہے احسان کرنیوالا بندون پر مہربان دعا کرنیوالون پر لکھا ہے
کہ بعضے لوگ راہو نمین مکے کے جا بیٹھتے تھے اور قافلے عرب والون کے جو آتے تھے تو انکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پھراتے تھے اور نسبت سحر و اور شعر اور کہانت اور جنون کی آپکے جناب مقدس کو ٹھہراتے
تھے ان باتون سے آپ خاطر عاطر پر ملالت لاتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ فذکر پس نصیحت کر اے
محمد ساتھہ قرآن کے اہل مکہ کو اور ثابت رہ اسپر اور باتون پر مشرکون کے غم مزاج اشرف پر نہ لا فما انت
بنعمت ربک بکاہن ولا مجنون پس نہین ہے تو ساتھہ نعمت پروردگار اپنے کے کاہن کہ خبر دے
غیب کی بغیر نزول وحی کے اور نہ دیوانہ کہ ہوش اڑ گیا ہو یا جنون گرفتہ ہوا ام یقولون شاعر نتربص بہ
بلکہ کہتے ہین کہ شاعر ہے نبی انتظار رکھتے ہین ہم ساتھہ اسکے ریب المنون حادثہ روزگار کا یعنے امیدوار
ہین کہ مر جاوے جیسے اور شاعر مر گئے یا موت اسکی مثل موت آبا اسکے کے ہو کہ جلد مر جاوے کو نہ پہنچے نہ

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم منتظر رہو مرگ میرے کے پس تحقیق
مین بھی ہلاکت کا تمھارے انتظار کرتا ہون جیسے کہ تم میرے ہلاکت کے منتظر ہو اَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا آیا
کیا حکم کرتے ہین انکو عقلا انکے ساتھہ اس تناقض کے کہ تجھے کاہن کہتے ہین اور کہانت کو عقل درکار ہے
اور مجنون ٹھہراتے ہین اور جنون کا جمع ہونا ساتھہ عقل کے دشوار ہے اور نسبت بشعر کرتے ہین اور ساتھہ
کمال فکر اور تیزی ہوش کے وابستہ مضمون اشعار ہی اہل جنون سے موزون ہونا دور از کار ہے پس یہہ
باتین مقتضائے عقل سے بعید ہین اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ بلکہ یہہ گروہ حد سے گذر نیوالے ہین جھگڑے مین
اور عناد مین اَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بلکہ کہتے ہین کہ بنا لیا ہے قرآن کو اپنی طرف سے اسنے اور یہہ نہین
ہے جو یہہ کہتے ہین بَلْ لَّا يُؤْمِنُونَ بلکہ تکبر اور حسد سے نہین ایمان لاتے فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ
پس چاہیئے کہ لے آوین بات مانند قرآن کے اگر ہین سچے اسمین کہ قرآن کو اپنی طرف سے بناتے ہین پس
انمین جو فصحا اور بلغا ہین وہ بھی مثل اسکے بناوین اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ کیا پیدا کئے گئے ہین یہہ بن
کسی چیز کے یعنے بن ماباپ کے غرض یہہ ہے کہ یہہ بھی آدمی ہین کچھہ جماد نہین ہین کہ عقل نہین رکھتے اور بعضون
نے یہہ معنے کہے ہین کہ کیا یہہ مخلوق ہین بن خالق کے اور یہہ محال ہے کہ محدث بن محدث کے ہو اَمْ هُمُ
الْخَالِقُونَ کیا وہ وہی ہین پیدا کرنیوالے اپنے آپ کو اور یہہ ظاہر جھوٹھہ ہے کہ نیست کیونکر ہستی دیگا
اَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کیا پیدا کیا ہے انھون نے آسمانون کو اور زمین کو اور یون نہین بَل لَّا
يُوقِنُونَ بلکہ وہ نہین یقین لاتے اور اپنے آپ کو گمانون مین بھٹکاتے ہین اَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ کیا
نزدیک انکے ہین خزانے پروردگار تیرے کے یعنے خزانے فضل کے یا نبوت کے تو کہ جسے چاہین دیوین یا
خزانے علم کے تو کہ معلوم کرین کہ لائق منصب نبوت کے کون ہے اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ کیا وہ دارو غہ ہین کہ جو
چاہین کرین اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ کیا واسطے انکے سیڑھی ہے کہ اسپر چڑھہ کر آسمان پر جاکر
سنتے ہین بیچ اسکے فرشتون کی باتین اور جو کچھہ غیب سے انپر وحی آتی ہے اور جو ایسا ہے فَلْيَأْتِ
مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ پس چاہیئے کہ لے آوے سننے والا انکا کہ آسمان پر جاکر کلام غیب سناوے دلیل ظاہر
کہ صدق استماع پر اسکے گواہ ہو اَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ کیا واسطے اللہ تعالے کے ہین بیٹیان اور واسطے
تمھارے بیٹے اس فقرے مین بے وقوفی اور جہل مشرکون کا بیان فرمایا ہے اور یہہ مضمون بہت گذرا ہے
اَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ کیا مانگتا ہے تو انسے اوپر تبلیغ رسالت کے بدلا تاوان زدہ ہون پس
وہ الزام تاوان کے سبب بوجھل ہون اور اسلئیے تجھہ سے پھر اوین اَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک
انکے علم غیب ہی یا لوح محفوظ جسمین غیب مکتوب ہے پس وہ لکھہ لیتے ہین کہ پیغمبر قیامت اور بعث کے خبر مین

باطل مین یا لکھہ لیتے ہین کہ موت تیری کب آویگی اور ایسا نہین اَمْ یُرِیْدُوْنَ کَیْدًا بلکہ ارادہ کرتے ہین مکر
تیرے حق مین فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا هُمُ الْمَکِیْدُوْنَ پس جو لوگ کہ کافر ہین وہ ہی مکر کیے گئے ہین یعنے سزا اور
وبال مکر کا اُنکے اُنہین کی طرف پھریگا اور جنگ بدر مین مارے جاوینگے اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ کیا واسطے اُنکے معبود
ہے سوا اللہ کے کہ عذاب اُنکے سزای مکر کا اُن سے دور کرے سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ پاک ہے اللہ
اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین فرد دیدہ غیر سے بری دامن پاک یار ہے شرک کا وہان تلک رسا کرد
نے غبار ہے لکھا ہے کہ معاندان قریش کہتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فاسقط علینا کسفا
من السماء یعنے گرا اوپر ہمارے ٹکڑا آسمان سے اگر راست گو ہے تو وعدہ عذاب مین حق تعالی نے یہہ آیت نازل
کی وَاِنْ یَّرَوْا کِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْکُوْمٌ اور اگر دیکھین ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا اوپر
سر اُنکے کے کہینگے عناد اور تکبر کے سبب سے کہ یہہ ٹکڑا آسمان کا نہین بلکہ یہہ بادل ہین تہ بتہ حاصل یہہ ہے
کہ آثار عذاب بھی اگر دیکھینگے تو بھی اپنے کفر سے باز نہ رہینگے فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے انکو جنگ وجدل
مت کر کہ ہنوز اُنکے قتال پر مامور نہین ہے تو اور اُن سے بدلا لینے کا ارادہ مت کر حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ
الَّذِیْ فِیْهِ یُصْعَقُوْنَ یہان تک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے وہ دن جو بیچ اُسکے بیہوش کیے
جاوینگے یا ہلاک کئے جاوینگے نفخہ اولی سے یَوْمَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ کَیْدُهُمْ شَیْئًا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ جسدن
کہ نہ کفایت کرے گا اُنسے مکر انکا کچھ عذاب سے اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے یعنے کوئی بار عذاب سے نہ چھڑاویگا
اور اُسدن سے مراد دن قیامت کا ہے یا روز بدر وَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِکَ اور تحقیق واسطے
اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے عذاب ہی غیر عذاب آخرت کے سے کہ عذاب قبر ہے یا مواخذہ دنیا مین ساتھ قتل کے
یا قحط ہفت سالہ کے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن بہت کفار نہین جانتے اُسکو وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ
فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے بیچ مہلت دینے کافرون کے اور رنج کھینچنے اپنے کے پس
تحقیق تو بیچ آنکھون ہماری کے ہے یعنے ہماری نگاہداشت مین ہے ہم حفاظت تیری کرتے ہین
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ حِیْنَ تَقُوْمُ اور نماز پڑھ ساتھ فرمان پروردگار اپنے کے اُسوقت کہ اُٹھے خواب سے
یا پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے جسوقت کہ کھڑا ہو تو واسطے نماز کے یعنے سبحانک اللہم وبحمدک
وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پڑھ یا جسوقت کہ مجلس سے اُٹھے کہہ سبحانک اللہم وبحمدک
اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حدیث مین ہے کہ جو کوئی یہہ کلمات اُٹھتے ہوئے مجلس سے پڑھیگا
جو لغو اور لہو کہ اُس مجلس مین واقع ہوا ہوگا اُسکا کفارہ ہو جاویگا وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ اور بعضے رات سے پس نماز
پڑھ واسطے اللہ کے یا تسبیح کہہ اسکی کہ عبادت شب کی ریا سے دور اور نفس پر سخت ہے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ

اور نماز پڑھ پیچھے چھپ جانے تاروں کے روشنی صبح سے یعنے دو رکعت سنت قبل صلوٰۃ فجر ادا کر اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے نماز صبح ہے۔ سورۂ نجم مکی ہے اٹھاسٹھ آیتیں ہیں تین سو ساٹھ کلمات ہیں گیارہ سو چھیالیس حروف ہیں فواصل اسکی اہوان ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ طور کے ظاہر ہے کہ اختتام اسکا ادبار النجوم تھا افتتاح اسکا والنجم اذا ہوا ہوا

سورۃ النجم مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ستون واثنا آیۃ

جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام ظاہر فرمانے لگے مشرک طعن کرنے لگے کہ محمد نے راہ گم کیا اور آبا کا رستہ چھوڑ دیا حق تعالی نے فرمایا وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى قسم ہے ستارے کی جب طلوع ہو یا غروب ہو مراد اس سے سب ستارے ہیں کہ بحر اور بر میں جنسے مسافر راہ پہچانتے ہیں یا وہ کواکب ہیں جو وقت ولادت ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آگئے تھے بزمین یا وہ نجم ہیں جو رجم ہیں برای شیاطین اور بعضوں کے نزدیک ستارہ ثریا ہے یا زہرہ یا زحل اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد نجم سے قرآن ہے اور ہوی بمعنے نزل ہے یعنے قسم ہے سور اور آیات قرآنی کی جب نازل ہوں اور حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ مراد نجم سے ستارہ وجود باجود مصطفوی ہے کہ اترا ہے آسمان سے شب معراج میں اور لباب میں ہے کہ مراد وہی جناب رسالت مآب ہیں جب چڑھے معراج کو کیونکہ ہوی سے دونوں معنے نکلتے ہیں اور محققین نے کہا ہے کہ قسم ہے ستارہ دل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ فلک توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا اور جواب قسم کا یہ ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى نہیں بہک گیا صاحب تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا صاحب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسواسطے کہ آپ مامور تھے ساتھ صحبت کرنے کافروں کے واسطے دعوت کرنے انکے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اور نہیں بولتا ہے خواہش نفس اپنی سے اور از روے طبع اپنے سے یعنے باطل باتیں نہیں کہتا یا بولنا اسکا ساتھ قرآن کے اسکی خواہش سے نہیں اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى نہیں وہ کلام اسکا مگر وحی ہے کہ بھیجی جاتی ہے اسپر عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى سکھائی اسکو یہہ وحی اور لایا اسپر فرشتہ سخت قوت والا یعنے جبرئیل علیہ السلام اور قوت اسکی یہہ ہے کہ تمام شہر لوط علیہ السلام کا اکھیڑ کر اپنے پر پر اٹھا نزدیک آسمان کے لے گئے اور ایک آواز سے انکے تمام قوم ثمود مر گئی ذُوْ مِرَّةٍ صاحب شکل اچھی نیک کا فَاسْتَوٰى پس سیدھا کھڑا ہوا جبرئیل اس چیز پر کہ مامور ہے یا مستقیم ہوا اپنے کام میں یا پورا نظر آیا اوپر شکل اصلی اپنی کے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى اور وہ بیچ کنارہ بلند تر کے تھا آسمان سے یعنے نزدیک مطلع آفتاب کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا اور کسی نے جبرئیل کو صورت ملکی پر نہیں دیکھا سوا آپکے اور آپنے دو بار دیکھا ایکبار تو یہیں کہ دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے پھر جو ہوش میں آئے تو جبرئیل کو اپنے پاس کھڑا پایا ایک ہاتھ سینہ

بے کھینچے پر آپکے دھرے ہوئے اور ایک شانے پر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ دَنیٰ پھر نزدیک آئے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے کہ دیکھکر آپ بیہوش ہوگئے تھے فَتَدَلّٰی پس سر جھکایا واسطے باتیں کرنیکے
فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پس تھی مسافت درمیان جبرئیل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو کمان
کے یا زیادہ نزدیک اس سے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی پس وحی پہنچائی جبرئیل نے طرف بندۂ خدا کے کہ محمد ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم جو وحی کی اللہ نے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے یہہ معنی لکھی ہیں دنی یعنے نزدیک
ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ پروردگار اپنے کے بکیف فتدلی پس اٹھایا حجاب کو اور گذر گئے پھر اور
حجاب قطع کر گئے پھر اور یہانتک کہ کسی ملک مقرب نے آپکو نہ دیکھا دیکھا گیا کوئی بار یاب ہی تنہا تنہا تھے
کہ ستر ہزار حجاب نور کے اور ستر ہزار حجاب ظلمت کے اور ستر ہزار حجاب زمرد کے اور ستر ہزار حجاب موتی کے
اور ستر ہزار حجاب یاقوت کے سے گذر گئے حتی کان بین الحبیب والمحبوب قاب قوسین اور اگر اسی پر اکتفا فرماتے
تو وہم مکان کا ہوتا اسواسطے فرمایا او ادنی بلکہ قریب تر اس سے بھی تا کسیکو وہم مکان نرہے اور شرح عوارف
میں لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے جدا ہوئے سات مقاموں پر گذرے کہ ہر مقام
سو ہزار درجے عرش سے تا تحت الثری تھا جبرئیل امین کہ محرم اسرار سید المرسلین تھے مقام اول سے بھی
خبر نہیں رکھتے تھے پھر باقی کے مقام سنہ سے کیا آگاہ ہوں **فرد** جبرئیل ہے یہاں نادان اس سر کو خدا سمجھے
آغاز میں حیران ہے انجام کو کیا سمجھے نقل ہے کہ جب آپ قدم بڑھاتے تھے ندا ہوتی تھی کہ اے دوست میرے
میں مکان میں نہیں ہوں کہ دو تو میری طرف قدم سے ہو آخر حضرت نے عرض کیا خداوندا میرے ہاتھ میں نہیں
ہے دلنوی حقیقی متعلق تجھ سے ہے خطاب ہوا کہ **نظم** فرش سے عرش تلک عرش سے تا دور و دراز ہمت سوچ
ولیہ نگہہ کر کہ یہیں ہے سب ساز یہی خلوت کدہ ناز ہے اے دوست یہی محنت زدہ عشق ہے اور جائے نیاز
علمائے لطائف اور اشارات نے معنے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی میں بہت لطیفے لکھے ہیں
انہیں سے کئی لطیفے یہاں تحریر ہوتے ہیں لطیفہ اولی معنے دنی کی یہہ ہیں کہ نزدیک ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
بجناب قدس الہی ساتھ قرب منزلت کے اور کرامت کے فتدلی پس سجدہ کیا اسکو اور کہا کہ جو سعادت میں نے
پائی برکت خدمت سے ہے پس وہاں پہنچے کہ تمام لوگوں نے نجانا کہ قدمگاہ آپکا کہاں ہے اور قدم نے نجانا
کہ نفس کہاں ہے اور نفس نے نجانا کہ دل کہاں ہے اور دل نے نجانا کہ روح کہاں ہے اور روح نے نجانا
کہ سر کہاں ہے **فرد** تن سے نفس اور نفس سے دل دل سے جان اور جان سے سر بیخبر پایا ہوا مکشوف جب
اس جا کا سر کون طلب قدم میں آپ کے تھا اور قدم طلب نفس میں اور نفس طلب دل میں اور دل طلب
جان میں اور جان طلب سر میں اور سر مقام وصل الحبیب الی الحبیب میں لطیفہ ثانیہ دنی اشارہ بمقام نفس

حضرت ہے اور فتدلیٰ اشارت بمقام قلب اور قاب قوسین اشارت بمقام روح اور او ادنیٰ اشارت بمقام
سر ہے اور ان چاروں مقام میں سے چاروں مطلوب کو پہنچے مثلاً نفس مقام خدمت میں تھا اور دل مقام محبت
میں روح مقام قربت میں سر مقام مشاہدے میں محو تھا فسر د نفس بخدمت دل بمحبت روح بقرب و
سر بحضور چاروں مقام میں چاروں اٹھاتے تھے عجب کچھ ذوق و سرور لطیفۂ ثالثہ شیخ ابوالحسن نوری نے
کہا کہ حقیقت اس معنے کی فہم و ادراک سے باہر ہے کہ دنیٰ بعد بعد سے ہوتا ہے وہاں بعد کہاں اور تدلی امکان
میں ہوتا ہے مکان کا وہاں کیا امکان اور مکان عبارت زمانے سے ہے زمانہ وہاں گم ہے اور قاب اشارت
بمقدار ہے مقدار وہاں صرف توہم ہے اور قوسین کنایت مثال سے ہے مثال وہاں معدوم ہے اور او کلمہ
شک ہے شک وہاں محروم ہے اور ادنیٰ ہے مبالغہ دنو میں کون دنی کون مدلو علوم سب علما کے تفسیر میں
اس آیت کے عاجز ہیں اور معارف سب عرفا کے تقریر میں اس معنے کے قاصر نظم وصف حال میں تیرے قاصر
زبان ہے صحرائے عشق میں تیرے گمراہ جان ہے درگاہ حق میں آپکا القدری مرتبہ کیا قرب کیا مقام ہی کیا
عز و شان ہے لطیفۂ رابعہ قوسین کنایت حاجبین سے ہے اور او ادنیٰ عبارت قرب سیاہی چشم سے سا سفیدی
چشم کے یعنے قرب حضرت کا حق سبحانہ الی ہوا جیسے قرب دو ابرو کا آپس میں بلکہ اس سے بھی نزدیکتر کہ عبارت
سفیدی چشم سے ہے بسیاہی چشم لطیفۂ خامسہ دنیٰ ای ترک نفسہ فی السماء فتدلیٰ ای ترک قلبہ فی سدرۃ المنتہی
وترک روحہ لقاب قوسین فبقی سرہ وربہ قالت النفس این القلب وقال القلب این الروح وقال الروح این السر
وقال السر این الحبیب قال اللہ تعالیٰ یا نفس لک النعمۃ والمغفرۃ ویا قلب لک العشق والحب ویا روح
لک الکرامۃ والقربۃ ویا سر انا لک وانت لی فذلک قولہ او ادنیٰ لطیفۂ سادسہ حکمت اسمین کیا ہے
کہ قوسین یہاں ذکر فرمایا ہے سہمین نکہا باوجود اسکی کہ کمان میں کجی ہے اور تیر میں استقامت اور راستی
اسمیں بہت حکمتیں اور نکتے ہیں اول تو یہی ہے کہ قیمت قوس کی اعلیٰ ہے قیمت سہم سے دوسرا اگر سہمین
کہتے تو مشابہ تقیم جست دو تیر کا ہوتا کمان سے چنانچہ عرف میں درمیان لوگوں کے اگر کہتے ہیں کہ مقدار دو تیر کے
راہ ہے تو مراد دو پرتاب تیر ہوتا ہے اور جو کہتے ہیں مقدار دو کمان کے ہے تو غرض مقدار دو قد کمان کے
ہوتا ہے تیسری قوس متحد ہے اور سہام متعدد ایک کمان کے ہزار تیر ہوتے ہیں نہ بالعکس اسمیں اشارت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثال بادشاہ کے ہیں کہ ہزاروں غلام اُنکے ہیں اور حکم انکا سب پر جاری ہے
اور انکو کسیکی متابعت لازم نہیں سبکو انہیں کی اطاعت واجب ہے پھر اگر کوئی کہے کہ یہہ اشارت ایک قوس
میں متحقق تھی احتیاج تثنیہ کی کیا ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ تثنیہ اسواسطے لایا تا دلالت کرے کہ حق تعالیٰ
کے لاکھوں بندے ہیں اور رسول اللہ صلعم کے ہزاروں امتی کہ ان بندوں کا سوا اللہ کے کوئی خدا نہیں اور اس

امت کا سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہین پہونچتے تیر منفک ہوتا ہے اور کمان ملازم و ملازم الزم
اشرف من المنفک پانچوین اگرچہ کمان کج ہے لیکن زہ اسکی راست ہے اسکی استقامت جبر نقصان کجی
کمان کا کرتی ہے اشارہ اسمین یہہ ہے کہ نفس بندے کا اگرچہ معاصی مین کجی رکھتا ہے لیکن دل اسکا
ہنوز جو مستقیم ہے امید ہے کہ کجی نفس کی ساتھہ استقامت دل کے ضرر نہ پہنچاوے چھٹے مرد دانا کمان کی کجی پر
نظر نہین رکھتا بلکہ نظر استقامت تیر پر رکھتا ہے کہ کمان سے چلتا ہے یہہ اشارہ ہے کہ نظر الہی سبحانہ معاصی
اور کجی نفس پر نہین بلکہ استقامت کلمہ شہادت پر ہے کہ منہہ سے نکلتا ہے الیہ یصعد الکلم الطیب لطیفہ
سابعہ بعضون نے کہا ہے کہ قاب قوسین اشارہ طرف دنیا اور نفس کے ہے اور جب تک تیر کمان کے ساتھہ ہے ہرگز
مراد کو نہین پہنچا جب قوس سے جدا ہوا نشانہ پر لگا یہہ اشارت ہی کہ جب تک سر ساتھہ نفس کے یاد ناکے ہے
حق تعالی کو نہین پہنچا جب نفس اور دنیا سے جدا ہوا اللہ سے ملا **فرد** چھوڑے جو خودی خدا کو پائے اس سر کو
نہ سمجھے تا نہ سر جائے اور یہہ بھی اشارت ہی کہ جب تک تیر انداز کمان مین عمل نکرے کمان اور تیر دونو
فعل سے عاجز ہین اور مقصود حاصل نہین ایسے ہی تا توفیق الہی دستیاری نکرے نہ نفس سے خدمت ہو سکے
نہ قلب سے محبت **فرد** چاہے خدا تو ہاتھہ سبھی مدعا لگے رامی ہو تو تیر نشانی پہ کیا لگے لطیفہ ثامنہ عرب مین
مشہور ہے کہ جب دو گروہ مین نزاع واقع ہوتا ہے اور چاہتے ہین کہ صلح ہو جاوے تو رئیس دونون گروہ کے
زہ اپنی اپنی کمان کی اتار کر اسکی زہ وہ لپیٹے کمان پر چڑھا لیتا ہے اسکی زہ یہہ اپنا کمان پر [کمانکو] گھر مین لیجا کر لٹکا
دیتے ہین قتال موقوف ہو جاتا ہے امن و امان دونون فرقون مین پیدا ہوتا ہے پس گویا کہ حق تعالی فرماتا ہے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری کمان شفاعت کی ہے میری کمان رحمت کی تو زہ میری رحمت کی اپنی
کمان شفاعت پر باندھہ مین زہ تیری شفاعت کی اپنی کمان رحمت پر باندھون اور دونون کمانون کو ساق
عرش پر لٹکا دون جب تک کہ عرش باقی ہے عقد محبت اور صلح کا ساتھہ تیری امت کے جانبین سے باقی
رہے لطیفہ تاسعہ گویا کہ حق تعالی فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تیر شفاعت کا میرے قوس رحمت پر
جامین تیر رحمت کا قوس شفاعت پر تیری جاؤن پھر لوٹ ہم عنایت کا درمیان لشکر کبایر امت کے لگا
مین تیر کرامت کا درمیان معرکہ صغایر امت تیری کے لگاؤن تا جنود کبایر انکا مدد شفاعت تیری سے بھاگ
اور لشکر صغایر کا ہجوم رحمت میری سے دفع ہو **نظم** عجب رحمت عجب رافت عجب احسان ہوا ہے عجب فضل و
عنایت ہے عجب اکرام و اعطا ہے غرض ہر نوع سے مد نظر راحت رسانی ہے بہانا واسطے بخشش کے کرنا نام
اسکا ہے محققون نے تفسیر مین آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے لکھا ہے کہ فرمایا حق تعالی نے بندے
اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو کچھہ فرمایا اظہار نہین کیا کہ کیا کہا اسواسطے کہ درمیان دوستون کے

اسرار پوشیدہ ہنر ہے لہذا فرمایا قاب قوسین او ادنیٰ یعنے مقدار دو کمان کے یا کمتر کیفیت اور کمیت اور
تعین مسافت کچھ ذکر نہین کی مبہم چھوڑا اور احوال سدرۃ المنتہی پر پہنچنا اور وہان کے عجائبات دیکھنے کا بھی پوشیدہ
ہی رکھا اسی قدر کہہ دیا اذ یغشی السدرۃ ما یغشی بیان ما یغشی کچھ نفرمایا اور آیات بینات دکھانے مین بھی
بطریق ابہام مرعی رکھہ کر فرمایا لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ اور تکلم مین بھی فاوحی الی عبدہ ما اوحی اتنا ہی کہا ہے
پس علمائے اہل احتیاط تعین مین ان کلمات کے دخل نہین کرتے اور اس راز سر بمہر کو مفتاح بیان سے
نہین کھولتے مگر بعضون نے روایات صحیحہ پاکر کچھ بیان کیا ہے اور اس بات کا جو خلوت گاہ خاص مین درمیان
محبوب اور محب کے ہوئی نشان دیا ہے انہین سے کئی قول یہان لکھتا ہون قول اول مراد اس سے
ایجاب صلوۃ خمسہ اور فضائل ثواب اسکے ہین قول دوم مراد خواتیم سورہ بقرہ ہے قول سیوم حق تعالی نے فرمایا
کہ اے محمد بعد نماز کے یہہ دعا پڑھا کر اللہم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین وان
تغفرلی خطیئتی وترحمنی وتتوب علی واذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنی غیر مفتون قول چارم اللہ تعالی نے فرمایا محمد
انا وانت وما سوی ذلک خلقتہا لاجلک مقصود مین اور تو سوا اسکے سب مخلوق واسطے تیرے ہے قول پنجم
حضرت حق سبحانہ نے آپ پر وحی کی کہ بہشت حرام ہے سب انبیا پر جب تک کہ تو نہ جائے اور حرام ہے سب
امتون پر جبتک کہ تیری امت داخل نہو لطف کر تو نہ قدم رکھے جنان مین کیا دخل کہ کوئی جاسکے وہان نہ
کیسا ہی نبی ہو یا کہ مرسل ممکن نہین دخل پاسکے وہان قول ششم حق تعالی نے کہا اے محمد مال تیری
امت کو بہت نہین دیا مین نے تا حساب قیامت مین لنبے بہت نہو اور عمر انکی بڑی نہین کی تا دل ان کے
محکم نہون اور مرگ مفاجات سے انکو ہلاک نہین کیا مین نے تا بے توبہ نہ مرین اور سب امتون کے بعد انکو
آخر زمانے مین پیدا کیا تا مکث انکا قبر مین بہت نہو قول ہفتم وحی کی حق تعالی نے کہ زندگانی کر جیسی چاہیے
کہ آخر مرنا ہے دوستی کر جس سے چاہیے کہ آخر اس سے جدا ہونا ہے عمل کر جو کچھ چاہیے کہ جزا اسکی ملنی ہے
اگر نیکی کریگا جزا نیکی کی پاویگا اگر بدی کریگا سزا بدی کا دیکھیگا سب خلق سے نا امید ہو کہ بد ہی کچھ نہین
ہمت مین میرا ہو کہ آخر میری ہی طرف بازگشت ہے دل اپنا دنیا سے متعلق نہ رکھہ کہ تجھے واسطے اسکے
نہین پیدا کیا قول ہشتم حق تعالی نے فرمایا کہ تیری امت کے گناہون پر نظر کی مین نے تو سوا عفو کے
کچھ چارہ نہ دیکھا فرد بیچارون کے ہم سے جو گناہ دیکھی خدا نے جز عفو کے کچھ اور نہ چارا نظر آیا قول نہم اللہ تعالی
نے فرمایا اے محمد میرے واسطے کیا تحفہ لایا حضرت نے عرض کیا دو قبضے ایک قبضے مین تقصیرات طاعات امت
دوسرے قبضے مین جفا و معصیت امت فرمایا تقصیر طاعت امت بخشی مین نے رحمت سے اور جفا و معصیت امت
کی معاف کی تیری شفاعت سے فرد روز حساب مین مجھے کیا ڈر حساب کا فدوی ہو مین جناب رسالت مآب کا

قول دہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ حساب امت کا دن قیامت
کے میرے سپرد ہو ارشاد ہوا کہ ای محمد تیری عرض کیا ہے عرض کیا مین نے کہ الہی امت میری فضیحت ہو
فرمایا کہ ای محمد مین حساب انکا ایسا کرونگا کہ تو بھی قبایح اعمال سے انکے مطلع نہوگا جب مین گناہ انکی تجھہ
سے کہ پیغمبر شفیق ہے چھپاؤن بیگانون پر کسطرح ظاہر کرونگا ای محمد تو اگر انپر شفقت رسالت رکھتا ہے تو
مین رحمت ربوبیت تو اگر پیغمبر اور رہنما انکا ہے تو مین معبود اور خداوند ہون جو نگاہ الطاف انکو دیکھتا ہے میری
نظر عنایت ازل سے انکے حال پر ہے نظم مجھہ سا غافر نہ ہے نہوگا نہوا مجھہ سا قاہر نہ ہے نہوگا نہوا
رافت کی گناہ بخش اور عیب چھپا مجھہ سا ستر نہ ہے نہوگا نہوا قول یازدہم حضرت فاطمہ رضہ نے کہا کہ جن نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سبحان سر بمہر سے پوچھا آپنے فرمایا کہ حق تعالی نے میری امت کی کئی
شکایتین کین اول یہہ کہ مین ضامن رزق کا ہون اور یہہ اعتماد نہین کرتے طلب رزق مین سرگردان ہین
فرد رازقا ہر دم تو غم کھایگا ناحق کھائے ہے رزق کا ضامن ہی حق پھر کس لئے گھبرائے ہے دوسری
ہمت تیرے اور تیری امت کے واسطے ہے اور امت تیری اسطرف رغبت نہین کرتی یعنے اعمال نیک
مین تقصیر کرتی ہے فرد ای دل دیوانہ گلگشت چمن کر گل کو دیکھہ دشت کے خارون مین کیون دامن تو
الجھائے ہے تیسری دوزخ کو واسطے تیرے اعدا کے پیدا کیا ہے امت تیری سعی کرتی ہے وہان کے
جانے کی یعنے میری نافرمانیان کرتی ہے فرد دشمنون کے واسطے جو گھر بنا اسکی طرف دوستو ہی ہے دل
نافہم دوڑا جائے ہے چوتھے خلوت مین گناہ کرتے ہین مجھہ سے شرم نہین کرتے اور لوگون مین عصیان
سے بچتے ہین ملامت سے انکے اذیت کرتے ہین فرد خلوت وجلوت مین یکسان نہ بچ گنہ سے رازقا خلق کا
ننگ اسکو کیا خالق سے جو شرمائے ہے پانچوین مین انسے آج کل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہہ کل کا رزق
بلکہ ہفتے مہینے کا بلکہ برسونکا مانگتے ہین فرد آج وہ کل کا عمل تجھہ سے طلب کرتا نہین رزق فردا کے لئے
کیون ہاتھہ توپھیلائے ہے چھٹی مین روزی انکی کسیکو نہین دیتا یہہ طاعت میری غیر کو دیتے ہین کہ ریا
کے واسطے کرتے ہین فرد تیری روزی اور کو وہ دے یہہ عادت ہے نہین پھر عبادت مین شریک
حق تو کیون ٹھہرائے ہے ساتوین عزیز کرنیوالا مین ہون اور یہہ اور سے عزت چاہتے ہین فرد عزت اس
جاہ ایدل وہی عزت بخش ہے ہاتھہ سے اسکے ہر ایک عالم نے عزت پائی ہے آٹھوین نعمت مین
دیتا ہون شکر اور کا کرتے ہین فرد نعمتین جسنے عنایت کین اسیکا شکر کر غیر کے توصیف جن کیون
سا چلائے ہے نوین یہہ نافرمانی میری کرتے ہین مین شکایت انکی فرشتون مین نہین کرتا اور تھوڑی سی
برائی بھی جو انپر لاتا ہون تو دفتر شکایت کے لوگ مین کھولتے ہین فرد جرم کا تیرے تو وہ رافت گلہ کرتا نہین

تو بلا پر اسکے کیون لب پر شکایت لائے ہی مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى نہین جہوٹھہ بولا دل محمد کا محمد کے دلنے
جو کچھہ دیکھا مرئی بقول اول جبرئیل ہین اور بقول ثانی رب جلیل جاتا نہ اکثر صحابہ اسی پر ہین کہ حضرت نے
شب معراج مین اللہ کو دیکھا اور معالم مین ہی کہ نزدیک ایک جماعت کے یہہ ہی کہ حق تعالی نے بصر پیغمبر کو
دل مین رکھہ دیا اور دیدہ دل سے آپ نے مشاہدہ کیا منقول ہی کہ جب آپکے قدم بساط انبساط قدم پر دہ ہرا
تن خدمت مین دل مقام قربت مین جان مشاہدے مین سر مواصلت مین ہوا دیدۂ حس اور سمع ظاہر بیکار
رہے عالم غنایت سے کلام غیبی سنا سلام ملک علام جل ذکرہ بیواسطہ سمع مین پہنچا علم عین ہوا مسافت اور
مقابلہ درمیان سے اٹھا نور ربوبیت نے خرق حجب کیا وجود آپکا سراپا آئینہ بنا دل نے آئینے مین مشاہدہ جمال
بے زوال کیا نظم دیکھا وہ جو عقل مین نہ آوے نحی وہم و نہ درک مین سماوے جو گفت و شنید سے ہی باہر
نظارہ و دید سے باہر اوہام سے خلق کے ورا ہی ادہام سے عقل کے سوا ہی دور اسسے کسی مین جو ذرا او
پاس اسکے جو دور اسکو پاوے انظار کے مس سے پاک از بس دیدار سے چشم کے مقدس دیکھا اسنے اپنے
بدیدہ فی الفور ہوئے خود رسیدہ بیخود ہو بخود نگاہ جو کی جو بات تھی وہان یہان بھی وو تھی یہہ آئینہ تھے وہ جلوہ گر
تھا یہہ شکل صدف تھے وہ گوہر تھا نحی نحی نہ صدف نہ آئینہ تھے کیا جانئے بن گئے یہہ کیا تھے کچھہ تھی بھی کہ کچھہ
نہین رہی تھی معلوم نہین کہ کیا ہوی تھی رافت یہہ ہی راز فہم سے دور ادراک سے پاک فہم سے دور یہان
کام ہی ہی گفتگو کا بولا جو زیادہ یہان سوچو کا أَفَتُمَارُونَهُ عَلَى مَا يَرَى کیا پس جھگڑتے ہو تم محمد سے اوپر
اس چیز کے کہ دیکھا ہی شب معراج مین اور جھگڑا یہہ تھا کہ صفت بیت المقدس کی اور احوال اپنے قافلے
کا پوچھتے تھے وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى اور البتہ تحقیق دیکھا ہی اسنے جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلی پر ایکبار
اور دوسرے بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى نزدیک درخت سدرة المنتہی کے وہ درخت ہی کہ علم خلائق کا ساتھہ انکے
منتہی ہوتا ہی اور اعمال انکے بھی وہین تک جاتے ہین آگے گذر نہین جاتے یہہ معنے ہین کہ دیکھا اللہ تعالی کو
دوسرے بار جب نزدیک سدرة المنتہی کے پہنچے اور قول ابن عباس موید اسیکا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
دیدہ دل سے دیکھا اللہ کو دو بار شب معراج مین اور معالم مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین عروجات بجہت تخفیف صلواۃ واقع ہوئی شاید کہ رویت ثانیہ بعضے عروجات مین ہوئی ہو عِنْدَهَا جَنَّةُ
الْمَأْوَى نزدیک سدرہ کے ہی بہشت کہ آرامگاہ متقیان ہی یا ماوای ارواح شہیدان اور حضرت نے
دیکھا جبرئیل کو یا اللہ تعالی کو إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى جسوقت کہ ڈھانکا تھا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانکا
تھا وہ فرشتے تھے کہ وہان جمع تھے ہر پتے پر مثل ملخ زرین بیٹھے تھے اور مانند شمع روشن تھے اور لتے تھے
کہ علم انکا سوا اللہ کے کسیکو نہین یا پوشیدہ نور الہی تھا تجلیات گوناگون سے عرش کو چھپا لیا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ

كفايت كرتي سفارش انكي كچھ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ مگر پيچھے اسكے كه حكم ديوے خدا بيچ شفاعت كے لِمَنْ يَّشَآءُ
واسطے جس شخص كے كه چاہے فرشتے كو حكم فرماوے تو وہ شفاعت كرے اور آدمي كو ارشاد كرے تو وہ شفيع ہو
وَيَرْضٰى اور پسند كرے الله اسكو واسطے شفيع ہونے كے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ
تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى تحقيق وہ لوگ كه نہيں ايمان لاتے ساتھ آخرت كے البتہ نام ركھتے ہيں فرشتوں كا نام ركھنا
عورتوں كا يعنے كہتے ہيں بنات الله وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اور نہيں انكو ساتھ اسكے كه فرشتوں كو عورتيں كہتے ہيں
كچھ علم اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہيں پيروي كرتے اس قول ميں مگر گمان كي وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ
شَيْئًا اور تحقيق گمان نہيں كفايت كرتا سخن حق سے كچھ چيز كو يعنے حق بات سوا علم كے پانا دشوار ہے اور
گمان معرفت حقائق ميں بے اعتبار ہے فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا پس منہہ پھير لے اس شخص
سے كه منہہ پھير ليا اسنے ذكر ہمارے سے كه قرآن ہے وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اور نہ چاہا ساتھ عمل اپنے كے مگر
زندگاني دنيا كو ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ يہہ دوستي دنيا كي ہے اور اختيار كرنا دنيا كا رسائي انكے علم سے
اور اس سے تجاوز نہيں كرسكتے بلكه ہمت بھي ركھتے ہيں كه جمع كرتے جائيں دنيا كو بعضے علما حكم اعراض كو
ساتھ آيت قتال كے منسوخ كہتے ہيں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقيق پروردگار تيرا وہي ہے
خوب جانتا ہے اس شخص كو كه گمراه ہو گيا راه اسكي سے كه دين اسلام ہے وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى اور وہي
خوب جانتا ہے اس شخص كو كه جسنے راه پائي ساتھ حق كے اور ہر ايك كو اسكے لائق جزا ديگا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے الله كے ہے جو كچھ بيچ آسمانوں كے ہے موجودات علويه سے اور جو كچھ بيچ زمين
كے ہے مخلوقات سفليه سے اور وہ مالك سب كا ہے اور قادر جزا پر پس قيامت لائيگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا
بِمَا عَمِلُوْا تو كه بدلا ديوے ان لوگوں كو كه برا كرتے ہيں يعنے كافر ہوتے ہيں ساتھ عقوبت اس چيز كے كه كيا ہے
انھوں نے بيچ آتش دوزخ كے وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى اور جزا ديوے ان لوگوں كو كه نيكي كرتے ہيں اور
ساتھ توحيد كے قايل ہيں ساتھ بدلے نيك كے كه بہشت ہے اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وہ لوگ كه بچتے
ہيں بڑي گناہوں سے جن كے حق ميں وعيد وارد ہے يا حد مقرر ہے وَالْفَوَاحِشَ اور بيحيائيوں سے جيسے زنا
كه اكبر فواحش ہے اِلَّا اللَّمَمَ مگر نزديك ہو جاتے ہيں ان گناہوں كے اور بچ جاتے ہيں يا خطره گذرتا ہے اور
ظہور ميں نہيں آتا وہ معاف ہے اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ تحقيق پروردگار تيرا كشاده بخشش والا ہے كه
اسكي مغفرت سب گناہوں كو پہنچتي ہے فرد تيره آفاق ہوا روسيه سے ہے ميرے ليك رحمت تيري صد
چند گنہ سے ہے ميرے هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وہ خوب جانتا ہے احوال تمھارے كو جسوقت
كه پيدا كيا تھا تمكو يعنے باپ تمھارے كو خاك سے سمجھ ليا تھا احوال اقوال تمھاروں كو وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

ربع

اور جسوقت کہ تم بچے تھے بیچ پیٹون ماؤن اپنے کے عالم تھا کیفیت امور تمھارے کا فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس
مت پاک کہو جانو اپنے کو یا مت تعریف کرو نفسون اپنے کی ساتھ بیگناہی کے سمجھ لیجیے کہ یہود کا جو لڑکا
مرتا تھا وہ کہتے تھے یہہ صدیق ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین کوئی بچہ
شکم مادر مین نہین ہے مگر یہہ کہ سعید ہے یا شقی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ دانا تر ہے تمھارے احوال کا
ابتداء خلقت مین اور اسوقت کہ تم بچے ماں کے پیٹ مین ہوتے ہو پس اپنی تعریف مت کرو اور ایک قول
یہہ ہے کہ بعضے لوگ کہتے تھے کہ نماز اور روزہ اور حج ہمارا ہے فرمایا اپنی تعریف نکرو هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وہی خوب
جانتا ہے اُس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہے اور اخلاص عمل مین رکھتا ہے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا اور آپ کی باتین سنا کرتا تھا مشرک اسکو طعن کرنے لگے کہ دین آبا کا اسنے
چھوڑ دیا اور گمراہ ہو گیا اسنے جواب دیا کہ مین کیا کرون عذاب الہی سے ڈرتا ہون ایک کافر نے کہا کہ اتنا مال
تو مجھکو دے جو عذاب خدا تجھہ پر آویگا تو مین اُٹھا لونگا ولید نے شرط کر کر کچھہ مال دیا اور باقی جو کچھہ رہا اسکے
دینے مین بخل کیا یہہ آیت نازل ہوئی اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى کیا پس دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ پیروی حق کے
سے پھر گیا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى اور دیا تھوڑا سا مال رشوت مین کہ عذاب اُس سے دور ہو اور بند کر دیا باقی کو پس
جہل اور بخل کو جمع کیا اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى کیا نزدیک اسکے ہے علم غیب کا پس وہ دیکھتا ہے یعنے جانتا ہے
کہ مال لیکر عذاب اُٹھالیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا نہین خبر دیا گیا ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ صحیفون
موسی کے ہے یعنے توریت مین وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى اور بیچ صحیفون ابراہیم کے جن نے قول اپنا پورا کیا اور نفس
اور روح اور مال اور ولد اپنا براہ خدا دیا یا فطرت اسلام کو پورا کیا جو دس چیزین ہین یہہ صفت ابراہیم کی ہے
اور معنے آیت کی یہہ ہین کہ ولید خبر نہین رکھتا اُس سے جو صحف موسی اور ابراہیم مین ہے اور وہ کیا بات ہے
کہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى یہہ کہ نہین اُٹھاتا کوئی جی اُٹھانے والا بوجھہ گناہون جی دوسرے کا پس وہ کیونکر
اپنا بوجھہ دوسرے کے حوالے کرتا ہے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور یہہ کہ نہین واسطے آدمی مگر ثواب اُس چیز
کا کہ سعی کی حاصل یہہ ہے کہ جیسے عذاب ایک کا دوسرا نہین اُٹھا سکتا ایسا ہی ثواب بھی ایک کا دوسرے
کو نہین ملتا تبیان مین ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے سورہ طہ کی آیت سے کہ اُسمین مذکور ہے کہ اولاد کو سبب صلاحیت
آبا کے رفعت درجہ کرامت فرماوینگے وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى اور یہہ کہ سعی اُسکی یعنے وہ عمل جسمین سعی کی
ہے البتہ دیکھا جاویگا میزان عدالت مین دن قیامت کے ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَاۗءَ الْاَوْفٰى پھر بدلا دیا جاویگا وہ
اسکو بدلا پورا اگر عمل نیک ہی تو جزا نیک اور اگر بد ہے تو سزا بد وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى اور یہہ کہ
طرف پروردگار تیرے کے ہے نہایت سب خلائق کی اور رجوع سب کی وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى اور تحقیق

وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے یعنے شاد اور غمگین کرتا ہے یا ہنساتا ہے اہل بہشت کو بہشت مین اور وہ رلاتا ہے
اہل دوزخ کو دوزخ مین یا زمین کو پھولون سے خندان اور ابر کو باران سے گریان کرتا ہے یا ہنساتا ہے بوعدہ
اور رلاتا ہے بوعید یا ہنساتا ہے بطاعت اور رلاتا ہے بمعصیت وَاَنَّہٗ ھُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا اور تحقیق وہی
مارتا ہے اور جلاتا ہے یعنے قدرت رکھتا ہے مارنے اور جلانے پر مارتا ہے وقت اجل کے دنیا مین اور جلاتا ہے
قبر مین یا وہی ہے مہیا کرنیوالا اسباب موت اور حیات کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مردہ کرتا ہے کافر کو
ساتھ نہ پہچان نے کے اور زندہ کرتا ہے مومن کو ساتھ پہچاننے کے یا مارنا جلانا ساتھ جہل اور علم کے ہے
یا ساتھ بخل اور جود کے یا عدل اور فضل کے اور محققون نے کہا ہے کہ مارتا ہے ساتھ استتار کے اور جلاتا ہے
ساتھ تجلیات کے امام قشیری نے کہا کہ مارتا ہے نفوس زاہدان کو باثار مجاہدہ اور زندہ کرتا ہے قلوب عارفان
کو بانوار مشاہدہ یا جس کسیکو کہ بمرتبہ فنا فی اللہ پہنچاتا ہے جام بادہ بقا باللہ اسکو پلاتا ہے نظم جسکو کرتا
فنا سے ہی اگاہ دیتا ہے ساغر بقا باللہ تشنگان فراق کو وہ حیات وصل سے دے کہ پھر نہ آئے ممات
وَاَنَّہٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی اور صحف ابراہیم اور موسی مین یہ ہے کہ تحقیق اللہ نے پیدا کئی ہین
دو قسمین نر اور مادہ مِنْ نُّطْفَۃٍ اِذَا تُمْنٰی ایک بوند منی سے جسوقت کہ ڈالی جاتی ہے رحم مین آدم اور حوا
اور عیسی اس سے مستثنی ہین وَاَنَّ عَلَیْہِ النَّشْاَۃَ الْاُخْرٰی اور تحقیق اوپر خدا کے ہے پیدا کرنی پچھلی کہ بعث ہے
قیامت مین وَاَنَّہٗ ھُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی اور تحقیق اسی نے دولتمند کیا اور خزانے والا کیا یا غنی کیا بقناعت اور راضی
کیا ساتھ اسکے وَاَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی اور تحقیق وہی ہے پروردگار شعری کا شعری نام ستارے کا ہے بعضے
لوگ اسکی پرستش کرتے تھے چنانچہ ابوکبشہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے تھا قریش بتون کو
پوجتے تھے وہ مخالفت کرتا تھا قریش کی اور شعری کو پوجتا تھا اسواسطے حضرت کو قریش ابن ابی کبشہ کہتے تھے
کہ آپ بھی مخالف قریش کے تھے اور شعری دو ستارے ہین ایک کا نام عمیصا ہے وہ شامیہ ہے ایک کا
نام عبور ہے وہ یمانیہ ہے واللہ اعلم وَاَنَّہٗ اَھْلَکَ عَادَ اِنِ الْاُوْلٰی اور تحقیق اسی نے ہلاک کیا قوم عاد پہلی کو
کہ امت ہود علیہ السلام کی تھی اور اسی قوم مین سے بنو لقیم تھے جب عادی ہلاک ہوئے تو وہ مکے مین
تھے بعد اسکے انھون نے ظہور کیا انہین عاد پچھلے کہتے ہین وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰی اور ہلاک کیا قوم ثمود کو پس باقی
نچھوڑا انمین سے کسیکو وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّھُمْ کَانُوْا ھُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے عاد اور ثمود سے
تحقیق وہی تھے وہ بہت ظالم اور بہت سرکش کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کو انھون نے بہت ایذا دی اور
نوسو پچاس برس مین تھوڑے سے انپر ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی اور الٹائے گئے بستیون کو دے
پٹکا یعنے شہر سنان قوم لوط کو بعد اسکے کہ جبرئیل نے اٹھایا تھا دے مارا فَغَشّٰھَا مَا غَشّٰی پس ڈھانکا اس

شہر کو اس چیز نے کہ ڈھانکا یعنے مینہ پتھروں نشاں دار کا اسپر برسایا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی پس بیچ
کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھگڑتا ہی اور شک لاتا ہی مخاطب ولید بن مغیرہ ہی یا ہر ایک هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ
النُّذُرِ الْاُوْلٰی یہہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک ڈرانے والا ہی ڈرانیوالوں پہلوں سے جو پیغمبر گذرے ہین
جو وہ کہتے تھے وہ یہہ کہتا ہی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ نزدیک آئی قیامت نزدیک آنیوالی لَیْسَ لَهَا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ نہین واسطے وقت پہنچنے اسکے کے سوا اللہ کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ
کیا پس اس بات سے کہ قرآن ہی تعجب کرتے ہو تم وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ اور ہنستے ہو تم ٹھٹھے سے اور نہین
روتے تم ڈر سے وعید کے جو اسمین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ اور تم غفلت مین ہو یا بازی کرنیوالے ہو یا گانیوالے ہو
کافر قرات قران کے وقت گانے لگتے تھے تو کہ لوگون کو سننے سے باز رکھین فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا پس سجدہ
کرو واسطے اللہ کے اور عبادت کرو اسکی اور نہ جھوٹھے الہون کی یہہ بارھوان سجدہ ہی قرآن کے سجدون مین سے
معالم مین لکھا ہی کہ سجدون کی سورتون مین پہلے یہی سورت نازل ہوئی ہی جب یہہ سورۃ نازل ہوئی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہی اور مومن اور مشرک جن اور انس سب نے سجدہ کیا فتوحات مکیہ مین
اسکو سجدہ عبادت لکھا ہی سورۃ قمر مکی ہی پچپن آیتین ہین کلمات اسکے تین سو چالیس اور ایک ہزار چار سو
بائیس حرف ہین فواصل اسکی مربن اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ نجم کے یہہ ہی کہ ابتداء اسکی بذکر نجم تھی آغاز اسکا بذکر قمر ہوا

سورۃ القمر مکیۃ وهی   بسم اللہ الرحمن الرحیم   خمسون وخمس آیۃ

لکھا ہی کہ کفار قریش حج کے دنونمین آدھی رات کو جمع ہو کر حضرت سے معجزہ طلب کرنے لگے حضرت نے چاند کو
دیکھا وہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا مشرق کو گیا ایک مغرب کو جب خوب سب نے دیکھ لیا تو مل گیا حق تعالے
نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند قرب قیامت کے نشانیون
مین سے ایک پھٹ جانا چاند کا بھی ہی اور یہہ پہلی کتابون مین بھی مذکور ہی معالم مین ہی کہ دو بار
شق قمر مکے مین واقع ہوا اور یہہ سورۃ نازل ہوئی امام زاہد نے لکھا ہی کہ ابوجہل اور ایک یہودی پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے ابوجہل نے کہا کہ کچھ معجزہ دکھاؤ آپ نے فرمایا کیا چاہتا ہی ابوجہل تامل ادھر
ادھر دیکھنے لگا کہ کچھ ایسی چیز چاہون جسکا کرنا دشوار ہو یہودی نے کہا ای ابوجہل یہہ ساحر ہی تو
اس سے کہہ کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دے کیونکہ سحر زمین پر چلتا ہی آسمان پر ساحر کا تصرف نہین ابوجہل
نے آپکو کہا کہ چاند کو شگافتہ کرو آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا ادھا وہین
رہا ادھا اور طرف گیا پھر اسنے کہا کہ دو ٹکڑون کو ملا دو آپ نے پھر اشارہ کرکے ملا دیا فرد ہلال قدرت حق
اسکی انگشت شہادت ہی   سدا ہی منتظر شق القمر جسکے وہ ایما کا   یہودی یہہ معجزہ دیکھکر ایمان لایا

اور ابوجہل نااہل کہنے لگا کہ یہہ سحر سے چشم بندی کردی ہے اگر معجزہ ہوگا تو اطراف سے لوگ آنے والے خبر دینگے جب لوگوں نے دور دور سے آکر کہا کہ فلانی شب معتبر قمر دو نیم ہوا تھا تو پھر کہنے لگا کہ جادو انکا نہایت قوی ہے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھیں کافر کوئی نشانی قدرت ہماری کی معجزے میں پیغمبر کے جو انکے کہنے کے موافق ہو منہہ پھیر لیویں اور ایمان نہ لاویں اور کہتے ہیں یہہ جادو ہے چلا آتا ہمیشہ کا وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جھٹلایا انھوں نے پیغمبر کو اور پیروی کی خواہشوں اپنے کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے اپنے وقت پر یعنے سعادت مومنون کی مقرر ہوی ہے انکو پہنچیگی اور کافروں کو عذاب بھی ایک وقت آویگا وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ اور البتہ تحقیق آئی مکے والوں کے پاس قرآن میں خبروں سے پہلے لوگوں کے یا باتوں سے آخرت کے وہ چیز کہ بیچ اسکے ڈانٹ ناہے برائیوں سے حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ وہ حکمت تمام ہی پہنچنے والی حد کمال کو پس نہیں نفع کرتی انکو ڈرانے والی یعنے پیغمبر اور نصیحتیں قرآن کی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس تو منہہ پھیرلے انسے جب تک کہ حکم انکے مارنے کا نہ آوے اور منتظر رہ انکی سزا پہنچنے کے لئے يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ اُس دن کہ پکاریگا ایک پکارنے والا یعنے اسرافیل انکو طرف صعب ترین اور زشت ترین چیزوں کے کہ اہوال قیامت ہیں خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ نیچے ہونگی نظریں انکی ہول سے نکلینگے قبروں میں سے گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں پراگندہ اور پریشان اور پھرینگے ہر طرف حیران اور سرگردان مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ دوڑتے ہونگے طرف پکارنیوالے کے یعنے جدھر سے بلانیکا آواز سنینگے ادھر دوڑینگے يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ کہینگے کافر یہہ دن ہے سخت ہمیں كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ جھٹلایا تھا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے پس جھٹلایا انھوں نے بندے ہمارے نوح کو اور کہا انھوں نے وہ دیوانہ ہے اور جھڑکا سمجھئے کہ حضرت نوح جب اپنی قوم کو کہتے تھے ایمان لاؤ تو وہ آپ کو ایذا دیتے تھے اور پتھر مارتے تھے یہاں تک کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے اور ایمان کی طرف بلانے سے ٹھہر رہتے تھے فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ پس پکارا نوح نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق میں مغلوب قوم اپنے کا ہوں اور انسے بدلا نہیں لے سکتا پس تو بدلا لے میرا انسے فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ پس کھول دئے ہمنے واسطے عذاب انکے دروازے آسمان کے ساتھ پانی برسنے والے کے کہ چالیس دن رات برسا ایسی جھری لگی کہ چالیسویں دن تھمی وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اور پھاڑ دیا ہمنے زمین کو چشمیں تو کہ اسمیں سے بھی پانی بہہ نکلے پس مل گیا پانی آسمان کا اور زمین کا اوپر کام کے کہ مقدر کیا گیا تھا انپر یعنے

کہا ہمنے فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ پس انتظار کر انکا اور دیکھ کہ ناقے کے ساتھ کیا کرتے ہین اور صبر کر قوم کے عذاب
آنے مین وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَاۤءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اور خبر دے انکو تحقیق پانی چاہ کا تقسیم کیا ہوا ہے درمیان انکے
اور ناقے کے کُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ہر بار پانی پلانے کی حاضر کی گئی ہے سمجھ لیجئے کہ اونٹنی جسوقت پانی پر جاتی
تھی اور جانور وہان سے بھاگ جاتے تھے حق تعالی نے باری مقرر کر دی کہ ایک دن وہ جاوے اور ایک دن
اور سب جانور جاوین فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ پس پکارا قوم ثمود نے یار اپنے کو کہ قدار ابن سالف تھا
پس پکڑی اسنے شمشیر اور سر راہ گھاٹ مین ناقے کے بیٹھا پس کوچین کاٹین ناقہ کے سمجھ لیجیے کہ دو عورتین
تھین صدوق اور عنیزہ انکے مواشی بہت تھے صدوق نے اپنے چچا کی بیٹے مصدع بن مہرج کو کہ اس سے
چھپی لگاوت رکھتا تھا اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹی قدار بن سالف کو دینے کہی ہے دونون
مرد گھات لگا کر راہ مین بیٹھ گئے جب اونٹنی پانی پیکر چلی پہلے مصدع نے تیر لگا کر دونون پانو اونٹنی کے
پرو لئے پھر قدار تلوار لیکر نکلا اور کوچین کاٹ دین پھر ٹکرے ٹکرے کر کر قوم مین تقسیم کیا اور اسکا بچہ
کوہ صنوبر پر چڑھ کر آواز کر کر آسمان کی طرف چلا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ بھی مارا گیا پھر بعد
تین دن کے قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا قوم ثمود پر
اور ڈرانا میرا زبانی صالح علیہ السلام کے اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ تحقیق
بھیجی ہمنے اوپر انکے ایک چیخ جبرئیل کی پس ہو گئے دہشت سے اس آواز کے مانند بھوس ملے ہوئے کے
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے یاد کرنے کے
تو کہ سہولت سے حفظ کر لین پس کیا ہے کوئی یاد کرنیوالا اسکا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ جھٹلایا
قوم لوط علیہ السلام کی نے لوط علیہ السلام کو ساتھ ڈرانے اور نصیحت کرنے انکے کے قوم کو اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ تحقیق بھیجا ہمنے اوپر انکے مینہ پتھر برسانے والا اور سب کو ہلاک کر دیا مگر
لوط اور بیٹون اسکے کو نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا نجات دی ہمنے انکو عذاب سے وقت سحر کے کہ عذاب
اترا انعام کر اپنے پاس سے كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ اسیطرح جیسے کہ لوط پر اور اسکے بیٹون پر انعام کیا ہمنے
جزا دیتے ہین ہم ساتھ نعمت اور رحمت کے اس شخص کو کہ شکر کرتا ہے نعمت میری کا کہ رسولونکا بھیجنا
اور کتابونکا اتارنا ہے اور اسپر ایمان لاتا ہے وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ اور البتہ
تحقیق ڈرایا تھا لوط علیہ السلام نے قوم اپنی کو پکڑنے ہمارے سے ساتھ عذاب اور ہلاک کے پس جھگڑے
ساتھ ڈرانیوالون کے یا شک لائے ساتھ دہشت دلانے کے وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ اور البتہ
تحقیق بلایا لوط کو مہمانون اسکے سے کہ فرشتے تھے یعنی کہا کہ آ ہمین دو لوط علیہ السلام نے نمانا اور انکو پند دینے لگے وہ ایک خانہ

لکھے کے ہونے مین ہہ جان کہ قال و قیل نہین تقدیر پہ رافت رہ اسمین تغیر نہین تبدیل نہین وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اور نہین حکم ہمارا کسی چیز کو کہ اسکا ہونا چاہین ہم مگر ایک کلمے سے کہ کن ہی یا نہین امر ہمارا بقیام قیامت مگر ایکدفعہ جیسی نظر کرنا ساتھہ آنکھہ کے یعنے اگر چاہین ہم تو قیامت کو ایک پلک مارنے مین قائم کر دین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہمنے ہم مذہبون تمھارے کو اہے کافرو زمانہ گذشتہ مین چنانچہ اس سورت مین تم سن چکے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے عبرت اٹھائے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِى الزُّبُرِ اور جس چیز کو کہ کیا ہے کفار گذشتہ نے بیچ اعمال نامون کے ہے لکھی ہوئی یا مکتوب ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور لوح محفوظ اصل سب کتابون کی ہے اسواسطے اسے زبر فرمایا وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ اور ہر چھوٹا اور بڑا قول فعل کہ خلق پہلی پچھلی سے صادر ہوا ہے اور ہوگا لکھا ہوا ہے اور اسکا بدلا ملیگا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ تحقیق پرہیزگارون قیامت کے بیچ بہشتون کے ہین اور نہرون کے یعنے ایسے بہشتون مین ہین کہ جن مین نہرین جاری ہین اور نہر کی معنے بعضے روشنی اور کشادگی کہتے ہین یعنے متقی بہشتون مین ہین اور کشادگی اور روشنی مین بخلاف کفار کہ تنگی اور ظلمت تاریکی مین ہین اور متقی ہونگے فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ بیچ مقام راستی کے کہ اسمین لغو اور گناہ نہین نزدیک بادشاہ قدرت والے کے امام جعفر صادق رض سے منقول ہے کہ حق تعالے نے اس مکان کا وصف ساتھہ صدق کے کیا ہے پس وہان اہل صدق ہی ہونگے سلمی رح نے کہا ہے کہ وہ مکان ہے کہ حق سبحانہ سچ کریگا وعدہ اپنا وہان جو اولیا سے کیا ہے بحر الحقائق مین ہے کہ مقعد صدق مقام وحدت ذاتیہ ہے کشف الاسرار مین ہے کہ عند سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل قرب فردائے قیامت وہان مختص بمقام صدق ہونگے اور پیغمبر ہمارے آج ہی یہان اختصاص اس مقام سے رکھتے ہین کہ ابیت عند ربی سے ظاہر ہے پس یہان سے مرتبہ آپکا دریافت کیجے کہ جہان فردائے قیامت خواص جاوینگے وہان پہنچنا آپکا آج ہی دنیا مین ثابت ہی اور یہہ ادنی مرتبہ ہے پھر مرتبہ اعلا آپکا جو فردائے قیامت ہوگا وہ کسے معلوم ہو اور کون وہان پہنچے **قطعہ** وصف جمال مین تیرے قاصر زبان ہے صحرائے عشق مین تیرے گمراہ جان ہے درگاہ حق مین آپکا اللہ رے مرتبہ کیا قرب کیا مقام ہے کیا عز و شان ہے سورۂ رحمن مکی ہے یا مدنی اٹھہتر آیتین ہین کلمات تین سو چوالیس اور ایک ہزار چار سو ستہتر حرف ہین فواصل اسکے مر مین اور ربط اسکا ساتھہ سورۂ قمر کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا بذکر خدائے عز و جل تھا افتتاح اسکی بھی اسی سے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ آغاز اسکا بذکر انشقاق قمر تھا ابتدا اسکی بذکر شمس و قمر واقع ہوئی

سورۃ الرحمن مدنیۃ وھی　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　سبعون وثمانیۃ ایۃ

نعم پر یا تکرار واسطے دفع غفلت کے ہی صحیح حاکم مین جابر رض سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ سورہ ہمپر پڑھی پھر فرمایا کہ کیا ہی تمکو کہ چپ ہو جن تم سے نیکتر ہین جب مین نے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰانِ پڑھا اُنھون نے جواب مین کہا ولا بشیٔ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنے کسی شئ کی نعمتون تیری سے
ای پروردگار ہمارے تکذیب نہین کرتے ہم پس واسطے تیرے ہی تعریف خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ پیدا کیا آدم کو کہ پدر انس ہی خشک مٹی سے مانند ٹھیکری کے کہ ہاتھہ مارنے
سے بجے اور پیدا کیا جان کو کہ پدر جن ہی شعلہ بے دود والے آگ سے فتوحات مین ہی کہ مارج آگ ہی ملی ہوئی
ہوا سے پس جان مخلوق ہی دو عنصر سے آگ اور ہوا اور آدم مخلوق ہی دو عنصر سے خاک اور پانی آب اور خاک
جو مل جاوے تو طین کہتے ہین اور ہوا اور آتش جو بہم ہون تو اُسے مارج کہتے ہین اور جیسے رحم مین قطرہ آب
پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہی ایسے ہی القا ہوا سے رحم مین جن اور ساٹھہ ہزار برس بعد خلقت جن پیدا ہونے کے
پیدائش آدم کی ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰانِ پس ساتھہ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے کہ تمکو مٹی اور
آگ سے پیدا کیا اور حیات دی جھٹلاتے ہوئے آدمیو اور جنو رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ پروردگار سورج
دو مشرقو نکا گرمی اور سردی کے پروردگار سورج کا دو مغربون کے گرمی اور سردی کے اور اختلاف مغربین اور مشرقین
مین بہت فائدے ہین فصلین بدلتی ہین نئی نئی چیزین پیدا ہوتی ہین اور نکلنے کا آفتاب کے موجب طلب معیشت
ہی اور ڈوبنا سبب آرام اور راحت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰانِ پس ساتھہ کون سے ان نعمتون پروردگار
اپنے کے انکار کرتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ملا دیا دو دریاؤن کو کہ ایک شیرین ہی ایک تلخ تو کہ حکم اسکے
سے ایک دوسرے سے لگ رہینگے وہ دریا ایک فارس کا اور ایک روم کا ہی کہ بحر محیط مین دونو مل گئے
ہین بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ درمیان دونون دریاؤن کے پردا ہی قدرت خدا سے یا زمین سے یا جزیرون
سے کہ بسبب اسکے ایک دوسرے پر زیادتی نہین کرتا تو کہ درمیان کی چیز غرق ہو جائے اور جو ایک دوسرے
پر زیادتی کرے نفع اُٹھہ جائے اور منافع اُن دونو دریاؤن مین بہت ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰانِ پس
ساتھہ کس ان نعمتون پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ نکلتے ہین اُن دونون مین سے
موتی اور مونگا اور یہہ نعمتین ظاہر ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰانِ پس ساتھہ کون سی نعمت پروردگار اپنے
کے جھٹلاتے ہو سمجھہ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین مراد بحرین سے دریائے آسمان اور دریائے زمین ہی کہ ہر برس
جوش کھاتا ہی ابر درمیان مین حایل ہی دریائے آسمان کو اُترنے نہین دیتا اور دریائے زمین کو چڑہنے نہین دیتا
بحر فلک سے قطرے دریائے زمین پر گر کر وہان صدف مین پڑکر در آبدار ہو جاتے ہین امام قشیری نے کہا ہی کہ
بحرین خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور پردہ قدرت حق اور نبوی احوال صافی اور موتی مونگا

لطائف و امی کشف الاسرار والاکرتاہی کہ دریائے خوف درجہ عام مسلمانونکا ہی اُس سے گوہر زہد اور ورع کا پیدا
ہوتا ہی اور بحر قبض و بسط خواص مومنونکا ہی اُس سے جوہر فقر اور وجد نکلتا ہی اور بحر انس وہیبت انبیاء و
صدیقونکا ہی اُس سے در فنا ظاہر ہوتا ہی کہ صاحب اُسکا مقام بقا کو پہنچے فرد غوطہ بحر فنا مین گر کھاوے
کیون نہ پھیر گوہر بقا پاوے وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ اور واسطے خدا کے ہی چلانا کشتیون اور
جہازون اونچے کھڑونکا بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے منشآت بفتح شین قرات حفص کی ہی اور بکسر شین
اورون کی اور پیدا کرنے اور روان کرنے مین کشتی اور جہاز کے دریاؤ مین بہت نفع خلقت کا ہی کہ مسافت
بڑی تھوڑی مدت مین قطع ہوتی ہی اور تجارات اور معاملات کے لئے آنا جانا سہل ہو جاتا ہی اور یہہ بڑی
نعمتین ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹھاتے ہو تم دونو
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جو کوئی اوپر زمین کے ہی روح والا فنا ہونے
والا ہی اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی کی اور صاحب انعام کی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کی کہ تمھارے فنا کی خبر دی تو کہ تیاری وہان کی کرو اور
اپنے بقا کی کہ رجوع ادھر رکھو اور پھیرو سا غیر بزرگ و جھٹھاتے ہو تم دونون اے جن و آدم يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ مانگتے ہین اُس سے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین اور زمین کے ہین
بروقت وہ بیچ درست کرنے کام کے ہی دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہی سائل کو دیتا ہی درماندے کو
نجات بخشتا ہی غمگین کو شاد کرتا ہی بیمار کو صحت دیتا ہی کسیکو توفیق توبہ کی عطا کرتا ہی کسیکی گناہ معاف
کرتا ہی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ توبہ قبول کرتا ہی
گناہ بخشتا ہی جھٹھاتے ہو تم دونون ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زمانہ تمام اللہ تعالی کے نزدیک دو دن
ہی کل مدت دنیا کی ایکدن ہی اور اِس دن مین شان اُسکی امر اور نہی اور منع اور اعطا اور خلق اور رزق اور
امانت اور احیا اور اعزاز اور اذلال ہی اور دوسرا دن آخرت کا ہی اور اُس دن مین شان اُسکی حساب اور
عتاب اور جزا اور سوال اور عقاب اور صواب ہی اور صوفی کہتے ہین کہ یوم بمعنی آن ہی اور شان تجلی الٰہی
ہی کہ ہر آن مین مناسب استعداد تجلی کے ظہور کرتی ہی اور تجلیات بے نہایت ہین فرد لمعہ حسن اُسکا ہر
آن عیان ہی اُسکا کل یوم ہو فی شان نشانا ہی سَنَفْرُغُ لَكُمْ شتاب حساب کرینگے ہم واسطے
تمھارے فراغ یہان بمعنے قصد محاسبہ ہی نہ وہ فراغ کہ بعد شغل ہو اور یہہ کلام بطرق تہدید اور وعید
ہی أَيُّهَ الثَّقَلَانِ اے دو گروہ بزرگ کہ جن اور انس ہو عرب والے چیز بزرگ قدر اور قیمت کو ثقل
کہتے ہین اور کہا گیا ہی کہ ثقل گران بار ہی اور جن اور انس بتکلیف شرعی گران بار ہین یا بار گناہان سے

گران ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تہدید بحساب ہے تو کہ
اعمال بد سے بچو اور تعریف بخطاب ہے تاکہ کرم الٰہی کی اسید رکھو تکذیب کرتے ہو تم دونون ای جن و آدم یٰا
مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ای جماعت جنون کی اور آدمیون کی اگر طاقت رکھتے ہو تم یہہ کہ نکل بھاگو تم کنارون آسمانون
کے سے اور زمین کے سے قضا میری سے یا موت سے بچ کر نکل بھاگو نہ نکل سکو گے تم مگر ساتھ غلبے کے اور تمکو یہہ
قوت نہین بلکہ جہان جاؤگے تم موت ساتھ ہے اسکے نہ آنیکا کچھ علاج نہین کر سکتے تم کہتے ہین دن
قیامت کے فرشتے اہل محشر کے گرد حلقہ باندھینگے اور منادی ندا کریگا کہ ای آدمیو اور جنو یہہ عرصہ محشر
ہے اگر بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ لیکن نہین بھاگ سکوگے مگر ساتھ حجت اور برہان کے سو تمھارے
پاس کہان فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تمکو خبردار کیا کہ
دنیا مین تم عاجز ہو اور آخرت مین بے بس اور یہان وہان تمھارا انکو بے یار ہے نہ مددگار اور اسکی طرف
متوجہ رہو جھٹھلاتے ہو تم دونون یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ بھیجے جاتے ہین اوپر
اسکے جو گنہگار اور مشرک ہو تم مین دونون سے شعلے خالص آگ سے اور دھوان یعنی ایکبار خالص
شعلے بھیجتے ہین اور ایکبار تیرے دھوان پس نہین مدد کر سکتے تم ایک دوسرے کی اور نہین باز رکھتے عذاب
ایکدوسرے کا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ڈراتا ہے تمکو
شعلے اور دھوین سے تو کہ باز رہو نافرمانی سے اسکے اور اسکی عبادت کرو جھٹھلاتے ہو تم دونون فَاِذَا
انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ پس جسوقت پھٹ جاوے آسمان واسطے نزول ملائکہ کے پس ہو جاوے
سرخ مانند زری کے یا مثل روغن زیت کے کہ ہر ساعت رنگ بدلے فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس
ساتھ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر کی تمکو آسمان کے پھٹنے کی اور رنگ بدلنے کی تو کہ یہہ احوال
سنکر خوف کھاؤ اور پناہ ساتھ اسکے پکڑو جھٹھلاتے ہو تم دونو فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَاۤنٌّ
پس اسدن نہ پوچھا جاویگا گناہ اپنی سے آدمی اور نہ جن یعنی انسے سوال نکرینگے کہ کیا گناہ کیا بلکہ سوال تو
بیخ کا کرینگے کہ کیون گناہ کیا یا گنہگارون کو علامت سے پہچان لیوینگے حاجت سوال کی نہوگی یا قبرون سے
نکلنے کے وقت نہ پوچھینگے اور وہ جو حق تعالی نے فرمایا ہے لنسألنهم اجمعین وہ موقف حساب مین ہوگا
کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ہول قیامت
کا بتادیا تو کہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو کہ نجات انہین مین ہے جھٹھلاتے ہو تم دونو یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ پہچانے جاوینگے کافر ساتھ چہرے اپنے کے کہ کالا ہوگا اور انکھین کبود

یا آثار غم اور اندوہ کا انکی شکل سے ظاہر ہوگا پس پکڑا جاویگا ہر ایک انکا ساتھ موئے پیشانی کے ایک بار
اور قدموں کے ایکبار یعنے کبھی موئے پیشانی پکڑکر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانوں پکڑکر کھینچینگے اور
دوزخ میں ڈالینگے اوندھے مُنہہ فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ خبر
کی تمکو کافروں کے پکڑنے کی اور دوزخ میں ڈالنیکی تو کہ کفر سے بچو جھٹلاتے ہو تم دونو جب دوزخ میں مشرکوں
کو ڈال دینگے تو فرشتے کہینگے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ یہی ہے دوزخ جو عناد کے سبب جھٹلاتے
تھے ساتھ اسکے مشرک اور باور نہیں کرتے تھے یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ پھرینگے دوزخی درمیان
دوزخ کے اور درمیان پانی کھولتے نہایت گرمی پہنچے ہوے کے یعنے جب دوزخی آگ میں بہت فریاد کرینگے
تو انکو نکال کر ایسے پانی میں ڈالینگے کہ بند بند انکا جدا ہوجاویگا فصد و رافت لکھا ہی کلام کریم میں پیوستہ
وہ رہینگے جحیم و حمیم میں فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ آگاہ کردیا
تمکو عذاب سے دوزخیوں کے تو کہ کفر سے بچ کر متصف بایمان ہوکر اس سے نجات پاؤ جھٹلاتے ہو تم دونو
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہی کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے
دو بہشتیں ہیں یعنے جو کوئی کہ موقف حساب سے ڈریگا اور گناہ نکریگا اُسکو دو جنتیں دینگے جنت عدن اور
جنت نعیم اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک جنت آدمیوں کو ملیگی ایک جنوں کو اور موضح میں ہے کہ دو باغ ملینگے
بہشت میں سو سو برس کے عرض طول والے انھوں میں مکانات زیبا اور حوریں رعنا ہونگی محمد حکیم نے لکھا ہے
کہ ایک بہشت دینگے بجہت خوف الٰہی اور دوسری بسبب ترک مناہی یا ایک خاص محل ہوگا انکے رہنے
کا اور دوسرا عام بجہت خدام فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے
کہ بہشتیں دیگا بسبب اداے طاعت کے اور ترک معصیت کے تکذیب کرتے ہو تم دونو اے جن اور آدم
ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ دونوں بہشتیں شاخوں والی ہیں یعنے درخت بہت ہیں انمیں میووں سے لدے ہوے
فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ بہشتیں درختوں میوہ دار کی
بندوں کو عنایت کرتا ہے جھٹلاتے دو فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ بیچ ان دونوں کے دو چشمے ہیں ایک سلسبیل
ایک تسنیم چلتے ہیں جہاں بہشتی چاہیں بالاخانوں پر یا تہہ خانوں میں اور معالم میں ہے کہ ایک چشمہ
آب صاف کا اور ایک شراب لذیذ کا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے
کے کہ ایسے چشمے تمھاری راحت اور لذت کے واسطے رواں فرماتا ہے جھٹلاتے ہو تم دونو فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ
فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ بیچ ان دونو جنتوں کے ہر میوے سے دو قسمیں ہیں ایک دنیا کی دیکھی ہوی سنی ہوی دوسری
عجیب غریب نہ دیدہ نہ شنیدہ فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے

کہ طرح طرح کے میوے اور پھل بندوں کو کھلاتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونو مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ
ڈرنے والے بہشتوں مین تکیہ کئے ہوئے ہونگے اوپر بچھاونوں کے کہ استر انکے ریشم کے ہین ایک بزرگ سے پوچھا کہ جو استر
ریشمین ہین تو اوپر کس چیز کے ہین کہا نور کے وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ اور میوہ دونون بہشتونکا نزدیک ہی کھڑے
بیٹھے لیٹے کا ہاتھ پہنچتا ہے اور کہتے ہین کہ تکیہ لگائے لیٹے ہونگے اور جس میوے کو جی چاہیگا شاخ اُس درخت کے
جھک جائیگی وہ میوہ مُنہہ مین آرہیگا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے
کے کہ شاہانہ فرشون پر بیٹھاتا ہے اور میوے لطیف لذیذ کھلاتا ہے انکار کرتے ہو فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ
يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ بیچ محلون اور مکانون اُن بہشتون کے بند رکھنے والی ہین نظر کو یعنے حورین کہ آنکھ
کسی پر سوا اپنے شوہر کے نہین ڈالتین نہین نزدیک ہوا اُنکے کوئی آدمی پہلے اُنسے اور نہ جن بہشت مین
یعنے جو حورین کہ واسطے انس کے مقرر ہین ہاتھ کسی آدمی کا اُنکے دامن کو نہین لگا اور جو جن کے لئے مقرر ہین
کسی جن نے تصرف اُنپر نہین کیا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی
کہ ایسی حورین بندونکو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو اور باور نہین کرتے تم دونون كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ گویا کہ وہ حورین
یاقوت صاف اور مرجان شفاف ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے
کے کہ حورین اس صفائی اور پاکیزگی کی تمھارے واسطے پیدا کین جھٹھلاتے ہو تم دونو هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ
نہین بدلا نیکی کرنیکا کہ عمل مین ہو مگر نیکی کرنا ثواب مین یا نہین بدلا کلمہ طیب پڑھنے کا اور اُسپر ثابت رہنے کا
مگر بہشت حاصل یہہ ہے کہ جزا نیکی کی نیکی ہے پس طاعت کی جزا درجے ہین اور شکر کی زیادتی اور تقوے کی
فرح اور توبہ کی قبول اور دعا کی اجابت اور سوال کی عطا اور استغفار کی مغفرت اور خوف دنیا کی امن آخرت
اور خدمت کی نعمت بحر الحقائق مین ہے کہ نہین بدلا فنا فی اللہ کا مگر بقا باللہ فرد مریگا اُسپر تو جیئیگا جو زندگی
ہوگا تو وہ پیئے گا فنا کا گر جام تو پیئے گا تو جرعہ دیگا جی بقی کا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ توفیق احسان کی دی اور جزا اُسکی مقرر فرمائی جھٹھلاتے ہو تم دونون اور انکار کرتے ہو
وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ اور سوا اِن دونون جنتون کے کہ بہشتین مذکور ہوئین پا نیچے اُنکے دو بہشتین اور ہین ۝
لکھا ہے کہ پہلی دونون بہشتین سونے کی ہین واسطے سابقین کے اور یہہ دونون چاندی کی واسطے اصحاب
یمین کے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ یہہ دو بہشتین نیکون کے
واسطے ٹھہرائین منکر ہوتے ہو مُدْهَامَّتَانِ دونو بہشتین نہایت سبز ہین بکمال سبزی کے سبب سیاہی
مارتے ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی کہ ایسی بہشتین سبز دنیا کی
اور سبزی موجب روشنی چشم ہے انکار کرتے ہو تم دونو فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ بیچ اُن دونون بہشتونکے

دو چشمے ہین ابلتے جوش مارنیوالے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے
کے کہ ایسے دو چشمے ہین تمھارے واسطے مقرر کئے ہین جھٹھلاتے ہو تم فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بیچ ان دونون
بہشتون کے میوہ ہے اور کھجورین اور انار تخصیص کھجور اور انار کی سب میوون مین واسطے انکے بڑائی کے فرمائی کیونکہ
خرمہ میوہ ہے اور میٹھا ہے اور انار میوہ ہے اور دوا ہی فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار
اپنے کے کہ ایسے میوے نافع بندون کو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونون فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ بیچ ان چارون
بہشتون کے اچھی عورتین ہین خوب صورت نیک سیرت فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی
نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی حورین تمکو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ حورین ہین بٹھائی ہوئی
بیچ خیمون کے یا مراد خیمون سے حویلیان ہین یا محلات ہین محل وہ گھر ہے جو آراستہ کیا ہو واسطے دلہن
اور دولھے کے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی بیبیان پاکیزہ
بہشتیونکو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونو لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ نہین ہاتھ لگایا انکو کسی آدمی نے پہلے
ان شوہرونکے کہ جنکی نامزد کردین ہین اور نہ جن نے بلکہ سب باکرہ ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس
ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ حورین پاکیزہ ایمان والون کے نامزد کرتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونو
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اصحاب ہین تکیہ کئے ہوئے اوپر قالینون سبز کے اور بچھونون
قیمتی نفیس نادر کے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی ایسی آرائشین
فرماتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونون تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ بہت برکت والا ہے نام پروردگار تیرے
کا صاحب بزرگی اور بخشش و انعام کا اس نام ہی سے عظمت اور بڑائی اسکی ذات مبارک کی دریافت کرو
والا مرتبہ ذات کا اسکے ایسا نہین کہ بیان مین آوے عقل سب عقلاکی وہان حیران ہے اور ادراک سب کا
دشت تحیر مین سرگردان ہے نظم کہون کیا وہ کیا ہی ابا ہی کہان خیال رسا نارسا ہے وہان نہ
کرے درک اسنے کسکا ادراک ہے کہ وہ پاک ہے پاک ہے پاک ہے گمان سے پرے وہم سے دور ہے
ورا فکر سے فہم سے دور ہے اور جلال اشارہ بصفات قہریہ اور اکرام بصفات لطیفہ ہے پس ذو الجلال
والاکرام ایسا نام ہے کہ جامع صفات تمام ہے اسیواسطے اسکو اسم اعظم کہا ہے حصن حصین مین ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا تھا یاذا الجلال والاکرام فرمایا اجابت ہوئی واسطے تیرے پس مانگ
جو مانگتا ہو سورۃ واقعہ مکی ہے چھیانوے آیتین ہین تین سو اٹھہتر کلمے ہین ایک ہزار سات سو حرف فصل
اسکے لابد سے ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ رحمٰن یہہ ہے کہ اختتام اسکا بذکر نیران اور جنان تھا آغاز
اسکا بذکر قیامت اور اہوال اسکے کا ہوا ٭٭

سورۃ الواقعۃ مکیۃ وقیل مدنیۃ وھی تسع وستون آیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ یاد کر جس وقت واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنے قیامت آئیگی لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَۃٌ
نہین ہے بیچ واقع ہونے اُسکے کے جھوٹھہ بولنے والا بلکہ جو خبر اُسکے آنے کی دیتا ہے سچا ہی اور وہ قیامت
خَافِضَۃٌ نیچے لیجانے والی ہے بہتون کو اسفل السافلین مین عدل سے رَّافِعَۃٌ اونچا کرنیوالی ہے بہتون کو
اوپر اعلاء علیین کے فضل سے یا نیچا کرنیوالی ہے اعدا اور اہل نفاق کو اور اونچا کرنیوالی ہے اولیا اور ارباب
وفاق کو یا پست کرنیوالی ہے اُن لوگون کو کہ دنیا مین تکبر سے اپنے آپ کو بلند کرتے ہین اور بلند کرنے والی
ہے اُن لوگون کو کہ اس عالم مین اپنے آپ کو پست کرتے ہین اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا یاد کر جس وقت کہ
ہلائی جاویگی زمین ہلانی کر اس طرح سے کہ جو اُس پر بنا ہے سب اُکھڑ جاویگی وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا اور اڑا
جاوینگے پہاڑ اڑائے جانا کر فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا پس ہو جاوینگے پھٹ کر غبار پراگندہ ہبا غبار ہے کہ شعاع
آفتاب کے سبب روزن در سے نظر آوے وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً اور ہو جاؤگے تم ای مکلفو قسمین تین
فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَۃِ مَا اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَۃِ پس صاحب دست راست کے کیا ہین صاحب دست راست کے یہہ تعظیم ہے انکی
جیسے کہتے ہین کہ فلانی قوم بزرگ ہے اور کیا بزرگ ہی لو اور اس استفہام مین معنے تعجب کے بھی ہین اور اصحاب
یمین وہ لوگ ہین کہ وقت نکلتے ذریت کے پشت آدم علیہ السلام سے یہہ داہنے طرف حضرت آدم کے کھڑے
تھے یا وہ لوگ ہین جنکا اعمال نامہ دست راست مین دینگے تو کہ بہشت مین یمین عرش چلے جاوین اور بعضون
نے کہا ہے کہ میمنت کی معنے یمن اور برکت کی ہین یعنے یہہ لوگ میمون اور مبارک قدم ہین وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ
مَا اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب دست چپ کے اور دست چپ والے وہ لوگ
ہین جو وقت اخراج ذریات کے بائین طرف حضرت آدم کے تھے یا وہ لوگ ہین جنکے اعمال نامے دست چپ مین
دینگے تو کہ دوزخ مین چلے جاوین اور دوزخ چپ عرش ہی اور بعضون نے کہا ہے مشئمہ الشام سے ہے یعنے وہ
گروہ شوم اور نامبارک قدم ہین وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اور آگے نکل جانے والے سب گروہون سے یا آگے
جانے والے بہشت مین آگے نکل جانے والے ہین ایمان مین جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور
انبیاؤن سمیت یا مثل ابوبکر اور علی مرتضے رضی اللہ عنہما کے کہ پہلے ایمان لائے ہین یا وہ لوگ ہین جنھون نے
دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہے یا جو صف جہاد مین آگے بڑھے رہتے ہین یا جو سبقت کرتے ہین تکبیر
اولی مین اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ یہہ لوگ ہین مقرب برحمت الہی اور بکرامت نامتناہی فِیْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بیچ بہشتون
کے جو مشتمل ہین طرح طرح کی نعمتون پر ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ بڑی جماعتین ہین پہلون مین سے یعنے انبیاء
گذشتہ کی امتین وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور تھوڑے ہین پچھلون مین سے یعنے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم حاصل یہہ ہے کہ سابقین پہلے امتون کے زیادہ ہین اس امت کے سابقین سے تبیان مین لکھاہے کہ مراد
اُنسے لوگ ہین جو انبیاء کی خدمت مین ایمان لاکر حاضر ہوئے ہین نہ تمام امت اسواسطے کہ امت ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب امتون سے زیادہ ہے چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ انا اکثر الناس تبعا یوم القیمۃ اور حدیث
بریدہ مین مذکور ہے کہ بہشت والے ایک سو بیس صفین ہونگے اسی صفین اس امت کی اور چالیس صفین
اور تمام امتون کی الغرض یہہ سابقین پہلے پچھلے بہشت مین ہونگے عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ اوپر پلنگون بنے
ہوئے سونے کے تارون جڑے ہوئے موتی اور یاقوت اور زمرد سے مُتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ تکیہ کیے ہوئے
اوپر ان پلنگون کے آمنے سامنے تا کہ ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہون يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ پھرینگے
اوپر انکے واسطے خدمت کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے اوپر عمر لڑکپن کی کیونکہ خدمت گار لڑکا زیادہ بہتر ہے اور وے
لڑکے پوشاک اور زیور سجے پہنے ہونگے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ لڑکے مشرکون
کے ہین کہ بہشتیون کی خدمت کے واسطے مقرر ہوئے ہین پھرینگے وہ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ساتھ
آبخورون کے اور آفتابون کے اور پیالون کے شراب صاف سے یا می سے کہ جاری ہے بہشت مین لَا يُصَدَّعُوْنَ
عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ نہ سر دکھائے جاوینگے اس شراب سے اور نہ بے عقل اور بے ہوش ہوکر بہکینگے وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ اور پھرینگے وہ لڑکے ساتھ میوون کے اس قسم سے کہ پسند کرینگے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ
اور ساتھ گوشت جانور پرندون کے اس قسم سے کہ چاہینگے بھنے ہوئے کباب یا پکے ہوئے قورمین اور گوشت
پرندونکا اسواسطے فرمایا کہ الطف لحوم ہے وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ اور اوپر سابقین کے جنت
مین پھرینگے خدمت کے واسطے عورتین گوری اچھی آنکھون والی کہ ہونگی لطافت اور صفائی مین مانند مروارید
پوشیدہ کے بیچ صدف کے کہ نہ پہنچا ہے اسپر غبار اور نہ پہنچا ہے اسکو دست اغیار جَزَاۤءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بدلا دیئے
ہین ہم انکو بدلا دینا کر سبب اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے وہ دنیا مین لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا نہ سنینگے بیچ
بہشت کے باتین بیہودہ نہ وہ کلام کہ موجب گناہ ہو جیسے فحش اور دشنام اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا مگر سنینگے کہنا
سلام سلام تکرار اس لفظ کا دلیل ہے کہ بہشتی مدام سلام سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ اور اصحاب
داہنے ہاتھ والے کیا ہین اصحاب داہنے ہاتھ والے یعنے کیا بزرگ ہین اور وہ ہونگے فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ بیچ بیرون
کانٹے دور کئے ہوئے کے بخلاف دنیا کے کہ جو درخت کناری پر خار ہے لکھا ہے کہ طائف مین بیرونکا جنگل ہے
مسلمانون نے دیکھ کر کہا کہ کیا اچھا ہو جو مثل اسکے ہمین ملے یہہ آیت نازل ہوئی کہ بہشتیون کے واسطے
کنار بے خار ہونگے وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ اور درخت کیلے کے کہ میوے انکے تہ بتہ ہونگے جڑ سے تا شاخ میوون سے
لدے ہونگے وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور سایہ کھینچا ہوا ہمیشگی زائل نہوگا مراد ظل سے راحت اور آرام ہے وَّمَاۤءٍ مَّسْكُوْبٍ

اور

اور پانی گرتا ہوا یعنے جنت عدن سے گریگا اور جلنون پر وَّفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ لَّا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ اور میوے بہت نہ کاٹا گیا یعنے کسی زمانے مین منقطع ہوگا بخلاف میوۂ دنیا کے کہ کسی فصل مین ہوتا ہے کسی مین نہین اور نہ منع کیا گیا یعنے کسی نوع کھانا اسکا منع نہین بخلاف میوے دنیا کے کہ بن مول نہین ملتا وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ اور بچھونے بلند کئے ہوئے بقیمت یا بلند مرتبے بعضون نے کہا ہے کہ فرش کنایت عورتون سے ہے اور مرفوعہ بلند تختون پر بیٹھی ہوئین اِنَّا اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً تحقیق ہمنے پیدا کی ہین عورتین عجب پیدا کرنا کہ دنیا کی بوڑھیان جوان کر دی ہین فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا پس کیا ہے ہمنے انکو کواریان یعنے جب انکے خاوند انکی پاس جاوینگے کواریان پاوینگے عُرُبًا اَتْرَابًا سوہاگنین یا اپنے خاوندون کی عاشق یا ناز اور کرشمے والیان یا شیرین سخن اَتْرَابًا ہم عمر تینتیس تینتیس برس کی سب اور شوہر بھی انکے اسی عمر کے لکھا ہے کہ لڑکیون کو جو بہشت مین لیجاتے ہین تو اسی عمر کی کرکر شوہرون کو دیتے ہین اور بوڑھیا وُنکا بھی یہی سن و سال کر دیتے ہین پھر وہ اگر دنیا مین خاوند نہین رکھتین یا خاوند رکھتی ہین لیکن وہ بہشتی نہین ہین جیسے فرعون کی جورو تو کسی ایک بہشتی کو دیتے ہین اور اگر شوہر انکے بہشتی ہین تو انہین کو دیتے ہین اور اگر ایک شوہر سے زیادہ رکھتی ہون اور سب وہ بہشتی ہون تو آخر کے شوہر کے حوالے کرتے ہین اور فرماتا ہے حق تعالی کہ ان عورتون کو پیدا کیا ہمنے لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ واسطے اصحاب دست راست کے اور گویا سائل پوچھتا ہے کہ کیا ہے اصحاب دست راست کے پھر حق تعالی فرماتا ہے کہ وہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ جماعتین بہت ہین پہلون مین سے اور جماعتین بہت ہین پچھلون مین سے اسباب نزول مین ہے کہ جب وہ پہلی آیت ثلۃ من الاولین و قلیل من الآخرین نازل ہوئی تو حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا یا رسول اللہ ہم تم پر ایمان لائے اور ہم مین سے نجات نہین پاوینگے مگر تھوڑے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ثلۃ من الآخرین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کے روبرو پڑھی حضرت عمر نے کہا رضینا عن ربنا راضی ہوئے ہم پروردگار اپنے سے پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے مجھ تک ایک ثلہ ہے اور مجھ سے قیامت تک ایک ثلہ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ ارجوا ان تکونوا النصف اہل الجنۃ اور پیچھے حدیث کے روایت گذری ہے کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس صفین ہونگی انین سے اسی اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون کی یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اس امت کا دوزخ مین نجاویگا فرد دوزخ کی آگ سے ہے رافت پھر انکو کیا ڈر جنکے نبی ہین ایسے سردار روز محشر وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب چپ کے یعنے کیا خوار اور بے اعتبار اسدن ہونگے فِیْ سَمُوْمٍ بیچ آتش سوزان کے یا باد گرم کے وَّحَمِیْمٍ اور پانی گرم کے لکھا ہے کہ حرارت سموم کی جب انکی رگ و ریشے کو جلاویگی تو پناہ پکڑینگے ساتھ حمیم کے جیسے دنیا مین گرمی کے مارے پانی ڈھونڈھتے ہین پھر حمیم مین جب

پڑینگے تو زیادہ تر ایذا پاوینگے پھر سایے مین جاوینگے اُس سایہ کو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ
وَّلَا کَرِیْمٍ اور سایہ سیاہ دھوین گرم سے نہ ٹھنڈھا اور سایون کی مانند اور نہ نفع اور راحت پہنچانے والا بعضے
کہتے ہین کہ یحموم پہاڑ ہی دوزخ مین اُسکے سایہ مین دوزخی پناہ پکڑینگے اور یہہ عذاب انکو اسواسطے ہی کہ اِنَّهُمْ
کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ تحقیق وہ تھے پہلے اس سے دنیا مین ناز و نعمت مین پلے ہوئے اور تنعم انکا تھا بجہت [illegible]
اور تابع شہوات وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ اور تھے استادگی کرتے اوپر گناہ بری کے کہ شرک ہی یا اقامت
کرتے تھے اوپر خلاف قسم بری کے یا سوگند دروغ کھاتے تھے کہ حشر نہین ہویگا وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَ
کُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اور تھے کہتے تھے کیا جب مرجاوینگے ہم ہوجاوینگے ہم متی اور ہڈیان بن گوشت
پوست کے کیا ہم پھر اٹھائے جاوینگے قبرون سے اور زندہ ہونگے استفہام کا تکرار واسطے مبالغے کے ہی یا انکار
اَوَاٰبَاؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا باپ ہمارے پہلے بھی اُٹھینگے قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین انکے کہ تحقیق پہلے باپ تمھارے اور سوا انکے اور لوگ اور پچھلے تم اور سوا
تمھارے اور البتہ جمع کئے جاوینگے طرف وقت مقرر ہوئے ایکدن معلوم کے کہ قیامت ہی یا جمع کئے جاوینگے
قبرون مین واسطے میقات حشر کے کہ روز معلوم ہی یا جمع کئے جاوینگے مکان حساب مین یا زمان حساب مین اس دن
کہ معلوم ہی حق تعالی کو ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ پھر تحقیق تم ای گمراہو جھٹلانے والو بعث اور
نشور کو یہہ خطاب مکے والون کو اور اور امثال انکے کو ہی کہ تم قیامت کو لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ البتہ
کھانیوالے ہو درخت سینڈھ کے سے یعنے تمکو جلاوینگے اور اس درخت سے کھلاوینگے فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ
پس بھرنے والے ہو پیٹ اس درخت کے سے پیٹون کو فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ پس پینے والے ہو اوپر زقوم کے
گرم پانی سے لکھا ہی کہ عذاب بھوک کا دوزخیون کو دینگے کہ بھرلین پیٹ اپنے زقوم سے پھر پیاس غلبہ
کریگی آب گرم پلاوینگے فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ پس پینے والے ہو حمیم سے مانند پینے پیاسے اونٹون کے کہ بد
سے پانی پیا ہو یا مثل ریت کے کہ جتنا پانی ڈالو سوکھتا جاوے کچھ اثر ظاہر ہو حاصل یہہ ہی کہ دوزخی کتنا ہی
حمیم پین گے پیاس انکی نہ بجھے گی هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ یہہ کھانا پینا مہمانی ہی انکی دن جزا کے
کہ واسطے مہمان کے پہلے جو حاضر کرتے ہین بعد اسکے اور طرح طرح کے کھانے پینے دوزخ کے جو انکو کھلاوینگے بیان
انکے عذاب اور شدت کا نہین ہوسکتا پناہ مین رکھے اللہ نَحْنُ خَلَقْنٰکُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ہمنے پیدا کیا تمکو
پہلے اور تم انکا اقرار کرتے ہو پس کیونکر نہین باور کرتے تم پچھلے پیدا کرنے کو کہ بعد مرگ کے ہی جو عقل رکھتا ہی اسپر ظاہر ہی
کہ جسنے پہلے بنایا ہی اسکو پھر جلانا کیا دشوار ہی اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ کیا دیکھا تمنے پانی کو کہ ٹپکاتے ہو رحم زنان مین
ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ کیا تم پیدا کرتے ہو بچون کو اس سے یا ہم مین پیدا کرنیوالے انکے اور تم آپ اقرار کرتے ہو اسکا کہ خالق

خلق کا مین ہون کیونکہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا بچہ پیدا نہین ہوتا بلکہ جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہوتا ہے
نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین ہمین نے بعد پیدا کرنے تمھارے کے مقدر اور مقرر کیا ہے درمیان
تمھارے زمانہ موت کا ہر ایک سے اور نہین ہین ہم عاجز پیچھے رہے گئے یعنے کسیکو ہمارے حکم پر سبقت نہین اور
موت جو مقرر کر دی ہے اُس سے چھٹکارا نہین اور یہہ مرگ ہمنے مقدر کی ہے علی ان نبدل امثالکم اوپر اسبات
کے کہ بدل ڈالین ہم مثلین تمھاری یعنے تمھین مارین اور اور ونکو پیدا کرین وننشئکم فیما لا تعلمون اور پیدا کرینگے
دوسری بار تمکو بیچ اُس صورت اور ہیئت کے کہ نہین جانتے تم آج یعنے کافرون کو بری شکل اور مسلمانون کو
اچھی صورت سے ولقد علمتم النشاۃ الاولی فلولا تذکرون اور البتہ بتحقیق جانتے تھے تم پیدایش پہلی کو نطفہ
سے علقہ ہونے تا آخر اور اسپر اقرار رکھتے ہو پس کیون نہین نصیحت پکڑتے اور حق تعالی کو قادر پیدا کرنے پر پچھلے نہین
جانتے کیونکہ جو پہلی آفرینش پر قادر ہے وہ پچھلی پیدایش پر کب عاجز ہوگا افرءیتم ما تحرثون کیا پس دیکھا تمنے
جو بوتے ہو ءانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون کیا تم اگاتے ہو تخم کو یا ہم اگانیوالے ہین حرث کہ بونا ہے بیج کا فعل
بندے کا ہے اور زرع کہ کھیتی سرسبز کرنا اور اگانا تخم کا ہے فعل اللہ تعالی کا ہے لو نشاء لجعلناہ حطاما فظلتم
تفکہون اگر چاہین ہم البتہ کر دیوین اس چیز کو کہ بویا ہے ریزہ ریزہ پہلے پھلنے سے یا گھاس بن دانے
کی پس ہو جاؤ تم باتین بناتے اور اندوہ ناک یا کوشش اپنے سے پشیمان ہو اور کہو انا لمغرمون تحقیق ہم تاوان
دیئے گئے ہین اور پڑھا ہے ابو بکر نے ءانا ساتھ ہمزہ استفہام کے بل نحن محرومون بلکہ ہم محروم ہوئے
روزی سے افرءیتم الماء الذی تشربون کیا پس دیکھا تمنے پانی جو پیتے ہو پیاس بجھنے کے واسطے اور زندگانی
تمھاری اسپر ہے ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون کیا تمنے اتارا ہے اسکو بادل سفید سے یا ہم اتارنے
والے ہین پانی شیرین لطیف لو نشاء جعلناہ اجاجا فلولا تشکرون اگر چاہین ہم کر دیوین اس پانی کو کڑوا اور
نفع اسکا دور کر دیوین پس کیون نہین شکر کرتے تم ہمارا اس نعمت پر افرءیتم النار التی تورون کیا پس دیکھا
تمنے آگ کو جو روشن کرتے ہو ءانتم انشاتم شجرتہا ام نحن المنشئون کیا تمنے پیدا کیا ہے درخت
اُس آگ کا کہ مرخ اور عفار ہے یا ہم ہین پیدا کرنیوالے اہل بوادی ایک شاخ درخت مرخ کی لیتے تھے ایک عفار کی
دونون کو ملا کر گھستے تھے حق تعالی اُن دونون شاخون تر مین سے پانی کی جگہہ آگ نکالتا تھا سمجھ لیجئے کہ
مرخ باول مفتوح اور ثانی ساکن نام درخت کا ہے اور نیچے کی شاخ کو کہتے ہین اُن دو شاخون مین سے کہ آگ نکلتی
اور آگ نکلے اور عفار باول مفتوح و تشدید فا نام درخت ہی اور اوپر والی شاخ کو کہتے ہین اُن دو شاخون کو آتش زن
ملا کر گھستے ہین اور آتش پیدا ہو نحن جعلناہا تذکرۃ ومتاعا للمقوین ہمنے پیدا کیا ہے آگ کو نصیحت کر جو اسے دیکھین
آتش دوزخ کو یاد کرین اور فائدہ یعنے سبب نفع پکڑنے کا واسطے مسافرون کے بعضون نے تذکرہ بمعنی تبصرہ کہا ہے یعنے بینے

کہا ہے اُسکو تبصرہ تو کہ اہل بصیرت جانتے ہین کہ جو درخت سبز و تر سے آگ نکالتا ہے وہ اگر شجر وجود ہمارے کو بعد خشک اور
پژمردگی کے تر و تازہ فرماوے تو کیا عجب ہے فرد بعد مرنے کے جلاوے گا اور اسمین کچھ شبہ نہین ہے یارو اور
مسافرون کو بیان فرمایا مقیمون کو ترک کیا یہ اکتفا باحد الضدین ہے جیسے سرابیل تقیکم الحر فسبح باسم ربک
العظیم پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگ کے فلا اقسم بمواقع النجوم پس قسم کھاتا ہون مین
ساتھ گرنے تارون کے یا مواقع بمعنے مغارب ہے یعنے ساتھ ڈوبنے تارون کے اور ڈوبنا دلیل اوپر وجود ڈوبنے والے
کے ہے یا بمعنے مطالع ہے یا مجاری کہ ان سب مین قدرت کاملہ الٰہی ظاہر ہے یا مواقع بمعنے اوقات نزول ہے اور نجوم
قرآن شریف ہے حق تعالیٰ نے اوقات نزول قرآن شریف کی قسم کھائی ہے یا مواقع دل انبیاؤن کے ہین کہ مورد
الٰہیہ ہین یا نجوم قرآن ہے اور موقع قلب مبارک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اگرچہ ایک ہے دل آنحضرت کا لیکن نجوم قرآنی
بہت ہین ہر نجم کا گویا ایک موقع ہے اور قرات امام حمزہ و کسائی کی موید اسکے ہے کہ اُنھون نے بموقع النجوم پڑھا ہے
اور نزول قرآنی دل مقدس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نص سے ثابت ہے کہ نزل بہ الروح الامین علی قلبک ہے
یا مواقع سے مراد مساجد اور مقابر اصحابون کے ہین کہ انکو ستارون سے مشابہت خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے
اصحابی کالنجوم یا مواقع منزلین ستارون کی ہین کہ بروج آسمان ہین والسماء ذات البروج یا شعلے ستارون کے ہین کہ رجم
شیاطین ہی وانہ لقسم لو تعلمون عظیم اور تحقیق وہ کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے قسم کھائی ہے البتہ قسم ہے اگر جانو تم
بڑی اور معتبر اور جواب قسم کا یہ ہے انہ لقرآن کریم تحقیق وہ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمپر پڑھتے ہین ہر آئینہ قرآ
ہے کرامت والا نفع مند اسواسطے کہ اسمین ایسے علم ہین کہ تمھاری معاش اور معاد کے حق مین کام آوین یا قرآن گرامی ہے نزدیک
اللہ کے اور فرشتون کے اور مومنون کے یا حافظ اور قاری اسکا معزز اور مکرم ہے اور وہ قرآن شریف لکھا ہے فی کتاب
مکنون بیچ کتاب پوشیدہ اور نگاہ رکھی گئی کے نزدیک خدا کے یعنے لوح محفوظ مین لا یمسہ الا المطہرون نہ ہاتھ
لگاوے اُس لوح کو یعنے خبردار ہوں اُس چیز سے کہ اسمین لکھی ہے مگر پاک یعنے فرشتے کہ پاک ہین بری صفتون سے یا ضمیر
لا یمسہ کی عاید ہے طرف قرآن کے اور مراد اس سے مصحف ہے یعنے نچھوویں مصحف کو مگر پاک لوگ اور یہان نفی بمعنے نہی ہے
یعنے جنب اور محدث کو چاہیے کہ نہ مس کریں مصحف کو سمجھ لیجیے کہ نزدیک امام اعظم کے محدث اور جنب اور حایض و نفسا مس
مصحف نکریں مگر بغلاف منفصل اور امام مالک اور شافعی والے حمل مصحف اور مس محدث اور جنب اور حایض کو تجویز نہین کرتے
اور حنابلہ کہتے ہین کہ جنب اور محدث کو حمل اور مس مصحف روا ہے اور حایض کو نہین اور نوادر مین مذکور ہے کہ جنب اور حایض کو
بقول امام ابو یوسف جایز ہے لکھنا قرآن کا اگر لوح زمین پر ہو اور امام محمد کے نزدیک کسی وجہ سے روا نہین اور بعضے مس کو حمل قرات
پر کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ دوست تر میرے نزدیک یہ ہے کہ قرآن نہ پڑھے مگر پاک محمد بن فضل رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہے کہ مراد اس طہارت سے توحید ہے یعنے قرآن نہ پڑھے مگر مومن اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد مس سے اعتقاد ہے یعنے

معتقد قرآن کے نہین مگر پاکیزہ دل کہ مومن ہین یا عمل کرنیوالے قرآن پر مراد ہین یعنے نگاہ رکھنے والے احکام قرآن کے
نہون مگر وہ لوگ کہ پاک صاف ہین کدورت شرک سے یا جاننے والے معانی قرآن کے مراد ہین یعنے تفسیر اور تاویل
قرآن شریف کی نہین جانتے مگر وہ لوگ کہ جنکو صفائے سر حاصل ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ پاکی سر نفی ماسوی اللہ ہے نظم آئینہ سر کو پہلے کر صاف انکار خیال ماسوا سے تا ذوق اٹھائے راقتا تو معنے کلام کبریا سے
بحر الحقائق مین ہے کہ اسرار قرآن نہین کھلتے مگر اُس کسیکو کہ پاکیزہ ہو لوث توہم غیر اور غیریت سے اور مقام شہود کو
پہنچ کر مرات کائنات مین مشاہدہ ذات کرے اور معنی سوائے فنائے شاہد المنت ہو اور استہلاک قاصد بمقصود بالجمد
ہے فقد تا ہوگا فو از خود رافت بارگاہ خداوند دیکھیگا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے جلد ثالث کے مکتوب
چہارم مین لکھا ہے کہ مساس نکرے اسرار مکنونہ قرآنی کو مگر وہ جماعت کہ لوث تعلقات بشریت سے پاک ہو اور
رمز دوسری اسمین یہہ ہے کہ قرآن کو نچاہیئے کہ پڑھین مگر وہ گروہ کہ نفوس اُنکے ہوا و ہوس سے مزکی ہون اور شرک
جلی اور خفی اور آلہ آفاقی اور انفسی سے مطہر ہون بیان اسکا یہہ ہے کہ مناسب حال مبتدی سلوک ذکر ہے اور
نفی ماسوائے مذکور یہان تک کہ کچھ ماسوائے سے علم اسکے نرہے اور کچھ چیز غیر حق سبحانہ سے مراد اسکی نہو اگر
بتکلیف اشیا کو یاد دلاوین یاد اسکو نہ آوے اور مقصود اُسکا نہو جو یہہ حالت پیدا ہو تو شرک سے پاک آلہ آفاقی اور
انفسی سے آزاد ہوا اسوقت سزاوار ہے کہ بجائے ذکر تلاوت قرآن کرے اور بدولت قرآن ترقیات فرمائے پہلے حصول اِس حالت کی
کہ گذری تلاوت قرآن کرنا داخل اعمال ابرار ہے اور بعد حصول اس حالت کے منجملہ اعمال مقربین چنانچہ ذکر پہلے حصول اِس
نسبت کی اعداد عمل مقربین سے تھا اور اعمال ابرار منجملہ عبادات ہے اور اعمال مقربین منجملہ تفکرات اور تفکر ایک ساعت بہتر ہے
عبادت ہفتاد و شش سال سے تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستۃ وسبعین سنۃ اور تفکر عبادت حجاب ہے باطل سے طرف حق کے
جسقدر کہ فرق درمیان ابرار اور مقربین کے ہے عبادت اور تفکر مین انکے بھی اسیقدر تفاوت ہے سمجھ لیجئے کہ جو ذکر مبتدیکا اعمال
مقربین مین شمار ہے وہ یہہ ہے کہ شیخ کامل مکمل سے اخذ کیا ہوا اور مقصود اسکا سلوک طریقہ ہو والا وہ ذکر بھی منجملہ اعمال
ابرار ہے واللہ سبحانہ اللہم الصواب تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ قرآن اتارا ہوا ہے پروردگار عالمون کیطرف سے أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ
أَنتُم مُّدْهِنُونَ کیا پس ساتھ اس بات کے کہ قرآن ہے تم اے اہل مکہ سستی کرتے ہو یا انکار کرتے ہو یا ایمان نہین لاتے وَتَجْعَلُونَ
رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ اور کرتے ہو تم روزی اپنی قرآن سے یہہ کہ تم جھٹلاتے ہو فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ
تَنظُرُونَ پس کیون نہین جسوقت کہ پہنچتی ہے جان حلق کو وقت مرگ کے اور تم اسوقت دیکھتے ہو مرنے والے کو وَنَحْنُ
أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اُس مرنے والے کے تم سے ولیکن نہین دیکھتے
تم اور نہین جانتے اور وہ قرب ساتھ علم اور قدرت اور رویت کے ہے فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ پس کیون نہین اگر ہو تم غیر جزا دینے کے قیامت مین پھیر لاتے جان کو جسم مین اگر ہو تم سچے حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ اگر ہو تم

ال ہین اسکے کام آوے جیسے مان باپ دوسرا وہ جو آخر زندگانی مین دستگیری کرے جیسے آل اولاد تیسری وہ کہ ظاہر شریک حال ہو جیسے دوست یار مصاحب چوتھا وہ جو جھی معاش رکھے جیسے جورو اور لونڈیان پس گویا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ اعتماد اُنپر مت کرو اور اپنا کارساز اُنھون کو نجانو کہ اول مین ہون جو تمھین عدم سے وجود مین لایا ہون اور آخر مین ہون میری ہی طرف تمھارے سب کی بازگشت ہوگی اور ظاہر مین ہون صورتین تمھاری کیا اچھے ڈول کی مین نے بنائی ہین اور باطن مین ہون دلونمین تمھارے کیا کیا اسرار حقائق رکھے ہین مین نے
نظم اوّل توئی آخر توئی ظاہر توئی باطن توئی ہے تو ہی تو ہر حال مین دیکھا تو اے بے چند و چون اول ہے تو بے ابتداء آخر ہے تو بے انتہی ظاہر تعقل سے بری باطن تفکر سے برون بحر الحقائق مین ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین اور ظاہر ہے عین باطنت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ اللہ سبحانہ کو کس چیز سے پہچانا تمنے کہا اس سے کہ ضدین جمع فرمائی ہین پھر یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ متصور نہین ہے جمع اضداد حیثیت واحدہ مین مگر اُسی واحد مین نظم وہ ہے اوّل اور اول مین آخر وہ باطن تھا اور باطن مین ظاہر وراسب سے ہی اور سب مین نمودار عجب کچھ اُسکے اے راقف ہین اسرار ہے سب کے ساتھ اور سب سے جدا ہے سب مین ظاہر اور سب سے چھپا ہے وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ساتھ سب چیزون کے دانا ہے اوّل اور آخر اسکے علم مین برابر ہے ظاہر اور باطن ایک ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وہی ہے جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اپنی قدرت سے بیچ چھہ دن کے تو کہ فرشتے انکا بنانا دیکھین پھر قصد کیا اوپر تدبیر عرش کے اور وہان جو کچھ چاہا کیا يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ جانتا ہے جو کچھ داخل ہوتا ہے بیچ زمین کے جیسے تخم اور قطرے مینہہ کے اور خزانے اور مردے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہے جو کچھ نکلتا ہے زمین سے مثل سبزہ بوٹے کے اور کانون کے اور دفینون کے دنیا مین اور بعضے خزانون کے اور تمام مردون کے آخرت مین وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اور جانتا ہے جو کچھ اترتا ہے آسمان سے جیسے مینہہ اور اولے اور برق اور فرشتے اور احکام وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا اور جو کچھ کہ چڑھتا ہے اور داخل ہوتا ہے بیچ آسمان کے جیسے اعمال صالحہ اور دعائین اور فرشتے لکھنے والے عمل بندون کے وَهُوَ مَعَكُمْ اور وہ ساتھ تمھارے ہے علم اور قدرت سے عام اور فضل اور رحمت سے خاص أَيْنَ مَا كُنْتُمْ جہان ہو تم معیت اُسکے علم اور قدرت کی کسی حال مین تم سے جدا نہین اور یہہ معیت عقل سے دریافت نہین ہوتی بلکہ ذوق اسکا کشف سے اُٹھتا ہے فرد یہہ معیت بیان سے ہی افزون کہ زمان و مکان سے ہے بیرون وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھتا ہے اور اسکی جزا دیگا لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ واسطے اُسیکے ہے پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف اللہ تعالی کے پھیرے جاتے ہین سب کام يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے ایام گرما مین اور داخل کرتا ہے دنکو بیچ رات کے ایام سرما مین وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور وہ جانتا ہے سینے والی بات کو جو چھپی ہوئی ہے آمِنُوا

که پہلے جو ایمان لایا اور نفقه دیا اور کفار سے مقاتله کیا وہی تھے فرد سر دفتر سابقان ہیں صدیق قطب ہمه صادقان
ہیں صدیق ہیں مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ کون شخص ہے جو قرض دیوے الله کو یعنے الله کی راہ پر مال اپنا خیرات کرے باُمید
ثواب کیونکه عوض مال کے ثواب چاہتا گویا قرض دیتا ہے قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنے دلکی اخلاص سے
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ پس دونا کرے خدا اُس قرض کو واسطے اُسکے یعنے اجر اور ثواب اُسکا دو چند کرے وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ
اور واسطے اُسکے ہے ثواب باکرامت که جنت ہے يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
یاد کر اُسدن کو که دیکھیگا تو ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو پل صراط پر اور اُسدن دوڑتا ہوگا نور اُنکا یعنے روشنی توحید
اُنکے آگے اُنکے که آسانی سے گذر جاویں اور داہنے طرف اُنکے تاکه بہشت کی راہ دکھائے حضرت ابن مسعود رضی
الله عنه سے منقول ہے که نور ہر ایک کا موافق عمل کے ہوگا کسیکا وہاں سے بہشت تک کسیکا مثل کوہ کسیکا مانند چمکارے
کے که چمک چمک کر راہ دکھاویگا غرض کوئی مومن نور سے خالی نہوگا اور فرشتے اُنکو کہینگے بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا خوشخبری ہے تمکو آج داخل ہونا ہے بہشتوں میں که ہمیشه چلتے ہیں نیچے منزلوں اور
درختوں اُنکے سے نہریں اور ہوگے تم ہمیشه رہنے والے بیچ اُنکے ذَٰلِكَ یہه خوشخبری ہمیشه رہنے کی بہشت میں هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ یہه ہے مراد پانا بڑا که قیامت کے دھرکوں سے بچ کر جنت میں پہنچکر دیدار محبوب حقیقی سے مشرف ہوتا ہے فرد
ست نظر رافت کسی تو اور سه پارے په کر لاکھه جانیں اپنی صدقے اُسکے نظارے په کر ابو امامه رضی الله عنه نے کہا ہے که مومنوں
کو پل صراط پر نور دیوینگے اور کافروں اور منافقوں کو اندھیرے میں چلاوینگے اور مومن جب پھر کر دیکھینگے تمام پل صراط روشن
ہو جاویگا پھر منافق اُنسے عرض کرینگے که ذرا ٹھہرو که ہم بھی تمھاری روشنی میں چلے آویں چنانچه حق تعالی فرماتا ہے
يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ یاد کر اُسدن کو که کہینگے منافق مرد اور منافق
عورتیں واسطے اُن لوگوں کے که ایمان لائے ہیں انتظاری کرو ہماری یا نظر کرو ہمپر تاکه ہم بھی روشنی لیویں نور تمھارے
سے قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا کہا جاویگا یعنے مومن کہینگے یا فرشتے کہینگے منافقوں کو که پھر جاؤ پیچھے اپنے
یعنے دنیا میں جاؤ پس ڈھونڈھ لاؤ نور کو که یہاں محشر میں نور نہیں کسب کیا جاتا دنیا سے اپنے ساتھه لاؤ تو یہاں کام
آئے نظم جاؤ دنیا میں اگر ہو سکے تو لاؤ نور کسب کی جاتے وہی حشر تو ہے جائے ظہور منافق یہه بات نہیں سمجھنے سکے وہ
جانینگے که ہمارے پیچھے نور ہے مُنہه پھراوینگے فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ پس مارا جاویگا یعنے فرشتے حکم الہی سے
مارینگے درمیان منافقوں اور مومنوں کے کوٹ که واسطے اُسکے دروازہ ہوگا مومنوں کے جانے کے واسطے بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ
اندر کی طرف اُس کوٹ کے که مومن جاوینگے اُسکے بیچ رحمت ہوگی کیونکه بہشت سے نزدیک ہے وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ
اور باہر کی طرف اُس دیوار کے که منافق ہونگے اُسطرف سے ہوگا عذاب کیونکه دوزخ کے نزدیک ہے اور منافق جو پیچھے پھر کے
دیکھینگے اور روشنی نه نظر آویگی اندھیرا پاوینگے تو پھر مومنوں کیطرف مُنہه پھراوینگے وہاں دیوار حائل دیکھینگے درمیان اپنے

اور انکے پھر رونق دار سے جہانکینگے مومنون کو بہشت کیطرف جاتے دیکھینگے ینادونہم الم نکن معکم پکارینگے انکو ازاری
سے اور کہینگے ایہ مومنو کیا نہ تھے ہم ساتھ تمھارے دنیا مین نماز جماعت کی تمھارے ساتھ پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے
تم مین ملکر قالوا بلی ولکنکم فتنتم انفسکم کہینگے مومن ہان تھے تم ظاہر مین ساتھ ہمارے ولیکن تمنے فتنے مین ڈالا
تھا جانون اپنی کو بسبب نفاق کے وتربصتم وارتبتم اور انتظار کرتے تھے تم ہمارے برائیون کا یا توقف کرتے تم توبہ
کرنے مین اور شک لاتے تھے تم نبوت مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وغرتکم الامانی اور فریب دیا تمکو
آرزون تمھاری نے یعنے تم دور دور کے منصوبے باندھنے لگے اور بندوبست کرنے لگے حتی جاء امر اللہ یہان تک
کہ آیا حکم خدا کا جان نکالنے کو تمھاری وغرکم باللہ الغرور اور فریب دیا تمکو ساتھ اللہ تعالی کے شیطان فریب دینے
والے نے یا دنیا نے فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ ولا من الذین کفروا پس آج نہ لیا جاویگا تم سے ای منافقو بدلا کچھ
فدا اپنی کرکر عذاب سے چھوٹ جاؤ اور نہ ان لوگون سے جو کافر ہوے ماوٰکم النار جگہہ رہنے کی تمھارے اور
انکے آگ ہے ہی مولٰکم وہ آگ ہے رفیق تمھاری وبئس المصیر اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے آگ لکھا ہے
کہ مسلمان مکے مین فاقے کھینچتے تھے اور عبادت بہت کرتے تھے بعد ہجرت کے جو مال ہاتھ لگا قصور اور فتور عبادت مین
آگیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق کیا نہین
آیا وقت واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یہہ کہ عاجزی کرین دل انکے واسطے ذکر کرنے خدا کے اور واسطے
اس چیز کے کہ اتار خدا نے کلام اپنے سے بعضے کہتے ہین کہ جب صحابہ آپسمین مزاح اور ہنسی بہت کرنے لگے
تو یہہ آیت اتری اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ منافقون کی شان مین اتری ہے کہ کیا نہین آیا وقت واسطے ان لوگونکے کہ
ایمان لائے ہین زبان سے یہہ کہ دل انکے ڈرین اور اخلاص پیدا کرین ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور
نہ ہووین مانند ان لوگون کے کہ دئے گئے تھے کتاب پہلے اس سے یعنے یہود اور نصاری کے مانند ہو کہ انکو توریت
اور انجیل دی تھی فطال علیہم الامد فقست قلوبہم پس دراز ہوئی اوپر انکے مدت یعنے عمر بڑی پائی اور منصوبے دور
دور کے باندھے پس سخت ہوگئے دل انکے اور ڈر اور ترس نرہا وکثیر منہم فاسقون اور بہت انمین سے خارج ہین
دین سے اور تارک ہین احکام کتاب کے جو انپر اتری ہے قساوت قلبی کی سند سے لکھا ہے کہ علامت سختی
دل کی غفلت ہے اور نرمی دل کی توجہ بطاعت فرد نتیجہ سختی دل کا ہے غفلت نشانہ نرمی دل کا ہے طاعت
اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا جانو ای منکرو بعث کے یہہ کہ خدا تعالی زندہ کرتا ہے زمین کو پیچھے موت اسکے
اور اسیطرح جلاویگا مردون کو قد بینا لکم الآیات لعلکم تعقلون تحقیق روشن کین ہمنے واسطے تمھارے
نشانیان قدرت اپنی کی تو کہ تم عقل پکڑو ان المصدقین والمصدقات تحقیق خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے
والی عورتین یہہ قرأت امام حفص کی ہے تشدید صاد اور اورون نے بتخفیف صاد پڑھا ہے یعنے تصدیق کرنیوالے مرد اور تصدیق

کرنے والیان عورتین وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ اور حال یہہ ہے کہ قرض دیتے ہین اللہ کو
قرض دینا اچھا پاک مال سے دوچند کیا جاویگا واسطے انکے دس سے سات سو تک اور زیادہ اس سے بھی اور
واسطے انکے ہے ثواب باکرامت یعنے جنت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور جو
ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے اور شک نہ لائے خبرون اور حکمون مین انکے یہہ لوگ وہی ہین
سچے وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور گواہ دن قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے اوپر انبیا اور امت انکی کے یا شہیدا
جو ہوئے ہین راہ حق مین نزدیک پروردگار انکے کے لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ واسطے انکے ہے ثواب انکا جو وعدہ
کیا ہے ہمنے اور نور انکا کہ قیامت کے دن انکے ساتھ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ
اور جنہون نے کہ چھپایا حق کو اور انکار نبوت پیغمبرونکا کیا اور جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
اُتاری ہین ہمنے یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ جانو اے طالبو دنیا
کے یہہ کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور دل بہلانا ہے **فرد** لعب طفلان ہے یہہ متاع دہر حلو ظاہر ہے
اور باطن زہر نیک آغاز اور بد انجام صورتا پختہ سیرتا ہے خام دوری ہر شکل اس سے ہے اولی تا ہو
رافت تقرب مولی وَّزِيْنَةٌ اور بناؤ کرنا ہے اور آرائش ہے مزیدار کھانون مین نفیس لباسون مین ہوادار مکانون
مین راہوار سواریون مین وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ اور بڑائی کرنی ہے آپسمین اور فخر کرنا ہے
اوپر زیادتی کے بیچ مالون کے اور اولاد کے سمجھ لیجئے کہ زمانہ اندک مین یہہ لہو اور لعب اور یہہ فرح اور طرب
رنج و تعب سے بدل جاتا ہے پھر سب آرایش اور بناؤ اور تمام چرچے اور چاؤ دور ہوکر تفاخر تکاثر خاک کی راہ
نکل جاتا ہے پس مثال اسکی جلد جانے مین كَمَثَلِ غَيْثٍ مانند مینہہ کے ہے کہ اچھے کمائے ہوئے زمین پر برسے
اور جو تخم اسمین ہے جلد رویدہ ہو پھر لہلہائے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ خوش لگے کھیتی کرنیوالے کو اوگنا
اسکا ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا پھر خشک ہوجاوے کسی آفت آسمانی یا زمینی سے پس دیکھے تو
اُس لہلہانے کو پھر زرد ہووے بعد سبزی کے پھر ہوجاوے بعد زردی کے ریزہ ریزہ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
اور بیچ آخرت کے عذاب ہے سخت دشمنان خدا کو تمام عمر طلب دنیا مین کھوتے ہین اور حق کو بھول جاتے ہین
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ اور بخشش ہے اللہ کی طرف سے اور رضامندی دوستان خدا کو کہ جستجوے مولی مین
ترک دوسرا کرتے ہین اور اسیکے خیال مین جیتے اور مرتے ہین **فرد** کہان کی دنیا کدھر کی عقبی خیال تیرا
بسا ہے دلمین عجب ہے دہیان اور عجب تصور عجب خیال رسا ہے دلمین وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ
الْغُرُوْرِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ فریب کا سمجھ لیجئے کہ جو دنیا کو ہواے نفسانی مین صرف کرے
نہ رضاے رحمانی مین اسکے واسطے متاع غرور ہے اور جو رضاے زمانے مین صرف کرے نہ ہواے نفسانی مین

اسکے لئے متاع سرور ہے فریب نفس ہے یہہ متاع الغرور بے حقیقت ہے متاع السرور سابقوا الی
مغفرۃ من ربکم جلد چلو اور دوڑو طرف اسبابون بخشش کے کہ واقع ہے پروردگار تمھارے سے اور اسباب
مغفرت کے توبہ یا استغفار یا ادائے صلواۃ یا روزہ یا صدقہ یا جہاد یا تکبیر اولی یا حضور جماعت ہے سلمی نے کہا ہے
کہ وسیلہ مغفرت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس حق تعالی فرماتا ہے کہ دوڑو آپ کی متابعت
مین کہ سبب مغفرت ہے وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض اور بہشت کہ چوڑائی اسکی مانند چوڑائی
آسمان اور زمین کے ہے بشرطیکہ سب کو باریک ورق کر کر آپسمین ملاوین اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ
تیار کی گئی ہے ایسی بہشت واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہہ ہے فضل خدا کا اور کرم اسکا کہ دیتا ہے اسکو جسے چاہتا ہے واللہ ذو الفضل
العظیم اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے مومنون پر کہ دنیا مین توفیق ایمان کی دیتا ہے اور آخرت
مین بخشتا ہے ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراہا نہین پہنچتی کوئی مصیبت
بیچ زمین کے مثل قحط اور گرانی اور نقصان مال اور کھیتی وغیرہ کے اور نہ بیچ جانون تمھاری کے مانند بیماری اور ضعف
اور فقر اور مرگ اولاد وغیرہ کے مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہے پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اس مصیبت کو یا زمین
کو یا جانون تمھاری کو ان ذالک علی اللہ یسیر تحقیق یہہ لکھنا لوح محفوظ پر باوجود بہت ہونے کے اوپر اللہ کے
آسان ہے اور یہہ بکمال مہربانی سے تمکو بتا دیا تو کہ جانو کہ تقدیر راست ہے اسکے احکام مین تغیر نہین اور لکھا ہے
اسواسطے ہے لکیلا تاسوا علی ما فاتکم تو کہ نہ غم کھاؤ تم اوپر اس چیز کے کہ چوک گئے تم اور جاتی رہی تم سے
ولا تفرحوا بما آتاکم اور نہ خوش ہو تم ساتھ اس چیز کے کہ دیا تمکو مال متاع دنیا سے یہہ اخبار ہے بمعنے نہی یعنے
دنیا کے آنے سے خوش ہو اور نہ جانے سے دلگیر کہ اقبال اور ادبار اسکا بے قرار و بے مدار ہے نظم نہ آنے مین دنیا
ہی ثابت قدم نہ جانے مین اسکے دوام وقدم کبھی آتے ہی اور کبھی جاتی ہی چمک برق کی سی یہہ دکھلائی ہے
نہ اقبال کو اسکے ہے کچھ قرار نہ ادبار کا اسکے ہی اعتبار خوشی اسکے آنے کی رافت مگر نہ جانے سے تو اسکے ہو
نوحہ گر حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو کوئی اس آیت پر کام کریگا زاہدی اپنی تمام کریگا واللہ لا یحب
کل مختال فخور اور اللہ نہین دوست رکھتا ہر ایک متکبر نیوالے کو فخر کرنیوالے کو اور وہ کیسے ہین الذین
یبخلون وہ ہین جو بخل کرتے ہین باوجودیکہ مال اسباب ہے اور براہ خدا نہین دیتے ویامرون الناس بالبخل اور باوجود اپنے بخیلی کے
حکم کرتے ہین لوگون کو ساتھ بخل کے بعضے کہتے ہین کہ مراد اس آیت سے یہود ہین کہ بخل کیا انھون نے علم کا یہہ جانتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے صفاتین اور احوال اور انسے چھپایا اور اورون کو بھی چھپانے کا حکم کیا ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید اور جو کوئی
پھر جاوے مال براہ خدا دینے سے یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پروا اس سے اور

اسکے مال سے تعریف کیا کیا ذات صفات مین پھر نا دشمنون دین کا اُسے ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا
بِالْبَيِّنٰتِ البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون کو یعنے فرشتون کو پیغمبرون پر ساتھ دلیلون ظاہر کے کہ معجزے ہین
یا شرعیتین روشن ہین وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور اُتاری ہمنے ساتھ انکے کتاب دین دنیا کے فائدون سے بھری
ہوی وَالْمِيْزَانَ اور اُتاری ہمنے ساتھ انکے ترازو لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ تو کہ قائم ہون لوگ ساتھ عدل کے ترازو
حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانے مین اُتری تھی کہ آپسمین معاملے کے وقت برابر حق بانٹ لین اور بعضے کہتے
ہین کہ مراد انزال میزان سے اسباب اسکے اور حکم کرنا اسکا ہے وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور اُتارا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام
پر معالم مین ہے کہ چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر اُتاری ہین آگ پانی نمک لوہا فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ بیچ لوہے
کے لڑائی سخت ہے یعنے اسباب اور آلات جو لڑائی مین کام آوین خواہ دشمن کے مارنے کے جیسے بندوق تلوار
برچھی کٹار خواہ اپنی جان بچانے کے جیسے زرہ خود دستانے چار آئنے وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور فائدے ہین واسطے
لوگون کے کیون کہ جو صنعتین ہین انمین لوہا کام آتا ہے کوئی حرفت ایسی نہین جسمین آہن کو دخل نہو اور بڑا فائدہ
اسکا یہ ہے کہ کفار مسلمانون کے تلوار سے ڈرتے ہین اسی سبب سے اکثر بلاد مین اہل اسلام امن وامان سے بیٹھے ہین پس حق
تعالی نے لوہا اُتارا کہ کافر ڈرین اور ترازو اُتاری تا معاملات براستی فیصل کرین اور کتاب نازل کی تا حق اور جھوٹھ
پہچان لین وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اور تو کہ ظاہر کرے اللہ اُس شخص کو کہ مدد کرتا ہے دین اسکے کی
اور پیغمبرون اسکے کی سلاح سے کہ جہاد کفار مین ساتھ غیب کے یعنے جو وقت کہ پیغمبر حاضر ہون کیونکہ منافق پیغمبر کے
حضور مین تو مددگار ہوتے تھے اور غیبت مین کنارہ کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق اللہ زور آور ہے دشمنون
کے ہلاک کرنے مین غالب ہے سب پر حکم مین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ اور البتہ
تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو قابیل پر اور ابراہیم کو نمرودیون پر اور کی ہمنے بیچ اولاد اُن دونون کے پیغمبری وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
مُّهْتَدٍ اور وحی کی ہمنے اُنپر کتاب کہ نامزد انکی تھی پس بعضے اُنمین سے کہ انبیا اُنپر آئے راہ پانیوالے ہین وَ
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت اُنمین سے فاسق ہین یعنے ایمان کسی کتاب اور رسول پر نہین رکھتے ثُمَّ قَفَّيْنَا
عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ پھر پیچھے لائے ہم اوپر قدمون نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اور اصون انکی کے بِرُسُلِنَا پیغمبر اپنے
چنانچہ بعد نوح کے ہود اور صالح اور لوط علیہم السلام آئے اور بعد ابراہیم کے اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور یوسف علیہم
السلام وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ اور پیچھے لائے ہم اس رسالت کو اور تمام کین ہمنے انبیا بنی اسرائیل
کے ساتھ عیسی بیٹے مریم کے اور دی ہمنے اسکو کتاب انجیل وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً اور ڈالی ہمنے
بیچ دلون ان لوگون کے کہ پیروی کرتے تھے عیسی علیہ السلام کی شفقت اور مہربانی ساتھ ایکدوسرے کے یعنے انکے
تابعدارون اور خواصون کو آپسمین ایکدوسرے پر مہربان کیا وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا اور گوشہ گیری کہ آپ نکالا تھا انہونے
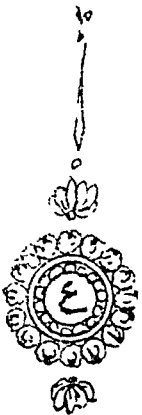
لکھا ہے کہ ایکدن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خولہ بنت ثعلبہ سے کہ اُسکی زوجہ تھی خلوت چاہی اُسنے نہ مانا اُسنے
کہا کہ انت علی کظہر امی یعنے تو اوپر میرے مانند پشت ماں میری کے ہے اور اسے ظہار کہتے ہین یہہ ایام جاہلیت مین
طلاق تھی خولہ نے یہہ احوال جناب رسالت مآب مین آکر عرض کیا آپنے فرمایا کہ تو اُسپر حرام ہوگئی اُسنے عرض کیا کہ اُسنے
مجھکو طلاق نہین دی آپنے فرمایا گمان نہین لیجاتا مین مگر یہہ تو اُسپر حرام ہوگئی خولہ نے بجہت کثرت اطفال اور مفارقت
انیس دیرینہ غمناک ہوکر پھر عرض کیا آپنے وہی جواب پہلا دیا آخر اُسنے روکے نیاز بحضرت بے نیاز لاکر جانب آسمان دیکھکر
کہا اللھم انی اشکو الیک اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْ اِلَی اللّٰہِ
تحقیق سنی اللہ نے بات اُس عورت کی کہ جھگڑتی تھی تجھہ سے بیچ کام خاوند اپنے کے اور شکایت کرتی تھی طرف اللہ تعالےٰ
کے وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا اور خدا سنتا ہے جواب سوال تمھارا دونون کا تم کہتے تھے تو اُسپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی
مجھے طلاق نہین دی اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ تعالیٰ سننے والا ہے باتین لوگون کی دیکھنے والا ہے احوال اُنکے
اَلَّذِیْنَ یُظَاھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِھِمْ مَّا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ جو لوگ کہ ظہار کرتے ہین تم مین سے بی بیون اپنی سے اور
کہتے ہین کہ پشت تیری اوپر میرے مانند پشت ماں میری کے ہے نہین ہوجاتین مائین اُنکی فی الحقیقت اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ
اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَھُمْ نہین مائین اُنکی مگر وہ عورتین جنھون نے جنا ہے اُنکو اور ازواج پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور دائیان بھی حکم ماں کا رکھتی ہین وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا اور تحقیق مرد البتہ کہتے ہین
نامعقول بات سے اور جھوٹھہ کیونکہ جورو ماں نہین ہوتی وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ معاف
کرنیوالا ہے گناہ توبہ کرنیوالون کا اِس بات نامعقول سے بخشنے والا ہے اُنکو ساتھہ قبول کرنے کفارے کے سمجھہ
لیجئے کہ ظہار تشبیہ دینا ہے خاوند کا اپنی جورو کو ساتھہ اپنی ماں کے پیٹھہ کے یا ساتھہ اور محرمات کے یا تشبیہ دینا جورو کو اور ایسے
اعضاے محارم سے جنپر نگاہ کرنی حرام ہے اور محارم خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی اور اعضا جیسے ظہر ہے بطن ہے فخذ ہے فرج
ہے چنانچہ کہے کہ تو مجھہ پر مانند پیٹھہ ماں میری کے ہے یا مثل پیٹ ماں میری کے ہے یا ران ماں میری کے ہے
یا شرمگاہ ماں میری کے ہے یا ماں کی جگہہ اور کسی محارم کا نام لیا جیسے خالا پھپھی بہن بھانجی تو ان کلمات
کے کہنے سے آدمی مظاہر ہوجاتا ہے اور اسکا مسئلہ یہہ ہے وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا
قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہین بیبیون اپنی سے پھر عود کرتے ہین ساتھہ تورنے اُس
چیز کے کہ کہا تھا پس اوپر اُنکے آزاد کرنا ہے ایک گردن کا اِس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھہ لگادین اور اسمین خطے اُٹھاؤ
سمجھہ لیجئے کہ عود کرنا نزدیک امام اعظم کے ارادہ کرنا وطی کا ہے اور نزدیک امام شافعی کے امساک کرنا عورت کا ہے زوجیت پر
عقب ظہار اگرچہ لحظہ ہو اور نزدیک امام مالک کے وطی کرنا ہے اور ہر تقدیر پر کفارہ ہے اور وہ آزاد کرنا غلام کا ہے خواہ مومن
ہو خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ مسلمان کو آزاد کیا چاہیے اور یہہ کفارہ

قبل مس کے ہے مس کنایت جماع سے ہے جماع قبل کفارے کے حرام ہے ذٰلکم توعظون بہ یہہ حکم کفارے کا کہ مامور
ہوے ساتھہ اسکے نصیحت دئے جاتے ہو ساتھہ اسکے تو کہ باز رہو ایسے الفاظ کہنے سے واللہ بما تعملون خبیر اور اللہ
ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اور اسپر چھپا نہیں رہتا فمن لم یجد پس جو کوئی نہ پاوے غلام یا غلام
ہے لیکن آپ خدمت کو محتاج ہے یا اسکے پاس روپیے ہیں کہ غلام مول لے لیوے لیکن احتیاج نفقے کی رکھتا
ہے وہ امام شافعی کے نزدیک یہہ ہے کہ روزے رکھے اور امام مالک کے نزدیک لازم ہے غلام ہی آزاد کرنا اور امام
اعظم کے نزدیک اگر غلام رکھتا ہے تو آزاد کرے اگرچہ محتاج خدمت کا ہے اور روپیہ رکھتا ہے اور محتاج نفقہ کا ہے تو
فصیام شہرین متتابعین پس اوپر اسکے روزے ہیں دو مہینے کے پے درپے کہ درمیان میں افطار نکرے بغیر عذر کے
اور جو افطار کرے بے عذر تو پھر سر نو سے شروع کرے اور جو عذر سے افطار کرے تو اسمین اختلاف ہے اور یہہ روزے
رکھنا چاہیے من قبل ان یتماسا پہلے اس سے کہ ایکدوسرے کو ہاتھہ لگاوین ساتھہ مباشرت کے فمن لم یستطع فاطعام
ستین مسکینا پس جو کوئی نرکھہ سکے روزے پس اوپر اسکے ہے کھانا کھلانا ساٹھہ فقیروں کا ہر ایک کو نیم صاع
گندم اور ایک صاع اور غلہ دے اور بمذہب شافعی کھانا کھلائے سمجھہ لیجیے کہ ظہار ذمی کا امام اعظم اور امام مالک
کے نزدیک صحیح نہیں اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک صحیح ہے اور صحیح نہیں ظہار مولا کا اپنی کنیزک
سے خلافا للمالک اور ظہار غلام کا باتفاق صحیح ہے لیکن کفارہ روزہ رکھکر ادا کرے اور نزدیک امام مالک کے کھانا
کھلواسے اگر اسکے مولا نے اسے مالک کیا ہو طعام کا ذٰلک لتؤمنوا باللہ ورسولہ یہہ احکام جو مقرر ہوے ہیں اسواسطے
ہیں تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے ساتھہ قبول کرنے امر اور نہی کے وتلک حدود اللہ اور یہہ
حکم حدین ہیں خدا کی کہ ان سے نگذرا جاے وللکافرین عذاب الیم اور واسطے کافروں کے کہ حکم قبول نہیں کرتے عذاب
درد دینے والا ہے آخرت میں ان الذین یحادون اللہ ورسولہ تحقیق جو لوگ کہ خلاف کرتے ہیں خدا کا اور رسول اسکے کا
یعنے حد امر اور نہی سے نکل جاتے ہیں کبتوا کما کبت الذین من قبلہم ہلاک کئے گئے اور ذلیل اور رسوا ہوے جیسے ہلاک
کئے گئے تھے وہ لوگ کہ پہلے ان سے تھے کفار گذشتہ سے وقد انزلنا آیات بینات اور تحقیق اتاری ہمنے دلیلین
ظاہر یعنے قرآن اور معجزے دال اوپر صدق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وللکافرین عذاب مہین اور واسطے
کافروں کے عذاب ہے رسوا کرنیوالا ہر وقت میں اور ہر زمانے میں یا آخرت میں یوم یبعثہم اللہ جمیعا فینبئہم بما
عملوا یاد کر اسدن کو کہ اٹھاویگا انکو اللہ تعالی قبروں سے سب کو کہ ایک بن اٹھے نرہیگا پس خبر دیگا انکو ساتھہ
چیز کے کہ کی تھی انہوں نے احصٰہ اللہ ونسوہ گن رکھا تھا عمل کو انکے اللہ نے اور بھول گئے تھے وہ واللہ علی کل شیء
شہید اور اللہ اوپر ہر چیز کے اعمال اور اقوال بندوں کے سے گواہ ہے اور مناسب اسکے سزا جزا دیگا اور کوئی اسکی گواہی
رد نکر سکیگا کشاف میں لکھا ہے کہ ایکدن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اسکا بھائی صفوان بن امیہ سے باتیں کرتے تھے ایک نے کہا

کیا خدا جانتا ہے جو ہم باتین کرتے ہین دوسرے نے کہا بعضے بات جانتا ہے اور بعضے نہین تیسرا بولا اگر بعضے جانین
تو سبھی جانے کیونکہ بھیر بجانے کا کیا مانع ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ کیا نہ دیکھا تو نے تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے ملائکہ اور نجوم اور ارواح سے اور جو کچھہ
بیچ زمین کے ہے معادن اور نباتات سے اور حیوانات سے مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ نہین ہوتی مصلحت
تین شخص کی مگر اللہ تعالی چوتھا انکا ہی ساتھہ علم کے یعنے تین شخص جو آپسمین راز کہتے ہین تو چوتھا انکا اللہ ہے کیونکہ
رفیق انکا ہے اور انکے ساتھہ ہی اور انکی سب باتین جانتا ہے وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ اور نہ پانچ راز کہنے
والے مگر اللہ چھٹا انکا ہے ساتھہ دانش اور بینش کے وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا اور
نہ کم تین عدد سے اور نہ زیادہ پانچ تن سے مگر وہ ساتھہ انکے ہے علم مین جہان کہین ہووین وہ زمین کے تہون
مین یا آسمان کے طبقون مین کیونکہ علم کو اسکے ساتھہ اشیا کے قرب مکانی نہین ہے تو کہ باختلاف امکنہ تفاوت
ہو تو نظم اسکی معیت ہے ورائے قیاس رکھہ نہ قیاس اپنے مین انکے اساس ساتھہ وہ ہے سب کے یہہ کیفیت ہے
اُس سے جو غافل رہین حد حیف ہے ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر خبر دیوےگا انکو ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا مین
واسطے نصیحت کرنے انکے بیچ دن قیامت کے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھہ ہر چیز کے گفتار کردار سے
دانا ہے اور نسبت اسکی علم کے ساتھہ سب معلومات کے یکسان ہے جیسے حالات اہل زمین کے جانتا ہے ویسے ہی
اہل آسمان کے جیسے معاملے ظاہر کے دیکھتا ہے ویسے ہی پنہان کے نظم علم ہے اسکا ہمہ کائنات سمجھے ہی وہ
جو دلون کی ہے بات باطن و ظاہر اسے یکسان ہے اوّل و آخر اسے یکسان ہے تفسیر زاہدی مین ہے کہ
یہودون اور منافقون کی عادت تھی کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم لشکر اسلام کو کہین واسطے لڑائی کے
بھیجتے تو سر راہ بیٹھہ جاتے اور آپسمین چپکے چپکے باتین کرتے مسلمانون کو گمان ہوتا کہ شاید لشکر اسلام پر کچھہ صدمہ
آیا یہہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے منع فرمایا وہ تین روز باز رہے پھر بطریق سابق عمل مین لائے
یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگون کے کہ منع کئے گئے تھے
مصلحت کرنے سے آپسمین ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ پھر عود کرتے ہین وہ ساتھہ اُس چیز کے کہ منع کئے گئے ہین اس سے
وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور مصلحت کرتے ہین ساتھہ گناہ کے یعنے غیبت مسلمانون کی کرتے ہین
اور اس سبب سے گنہگار ہوتے ہین اور ساتھہ تعدی کے بیچ حق اہل ایمان کے اور اندوہ دینے انکے اور ساتھہ نافرمانی
پیغمبر کے اور نہ ماننے انکی بات کے معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ایک گروہ یہود نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا السام علیک
حضرت نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سنکر کہا السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم آپ نے فرمایا آہستہ ہو
عائشہ اور نرم خوئی اختیار کر عائشہ نے کہا یا رسول اللہ مگر تم نے نہین سنا کہ انہنے کیا کہا آپ نے فرمایا مگر تو نے نہین سنا کہ مین نے جواب مین کیا کہا

اُسکی بات اُسی پر رد کی اور میرا کہنا انکے حق مین قبول ہے اور انکا کہنا میرے حق مین نامقبول حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ
وَاِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اور جس وقت آتے ہین تیرے پاس یہود دعا دیتے ہین تجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ نہ
دعا دی تجھکو ساتھ اُسکے اللہ نے یعنے اللہ تعالی نے تجھے فرمایا وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اور یہہ یہود کہتے ہین السام
علیک اور سام لغت یہود مین مرگ ہے یا قتل بشمشیر وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ اور کہتے
ہین یہود بیچ دلون اپنے کے یا درمیان ایکدوسرے کے کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہین
ہم اُسکے پیغمبر کے حق مین حاصل یہہ ہے کہ اگر نبی ہوتے تو ہم انکی اہانت جو کرتے ہین اسکے سبب ہمین عذاب کرتا
حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ کفایت ہے انکو دوزخ واسطے عذاب کے يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ داخل ہونگے بیچ اسکے پس بد ہے جگہہ
پھر جانے کی دوزخ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ای لوگو جو
ایمان لائے ہو جس وقت مصلحت کرو تم آپس مین پس مصلحت کرو تم ساتھ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کے
جیسی کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور مصلحت کرو ساتھ نیک کاری اور پرہیزگاری کے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو کرتے ہو وہ اللہ کہ تم طرف اُسکے اکٹھے کیے جاؤگے اور تمکو
تمہارے کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سوا اسکے نہین ہے کہ مصلحت کرنا آپس مین اور
دشمنون سے وسوسہ شیطانون کے سے ہے کہ تمہاری نظرون مین آراستہ کرتا ہے اور اسپر رغبت دلاتا ہے تو غمگین کرے
اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ضرر کرنیوالا مومنون کو کچھ مگر ساتھ حکم
خدا کے اور اُسکے ارادے اور قضا کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ تعالی کے نہ اوپر غیر اسکے کے پس چاہئے کہ
توکل کرین ایمان والے اور اپنے سب کام اسی پر چھوڑین اور مصلحت کرنے یہود اور منافق کی کو شمار مین نہ لاوین کہ
کردار کو اُنکے مقدار اور اخبار کو اعتبار نہین ہے فرد عدو کے کہنے کا رافت کچھہ اعتبار نہین کہ اہل بزم مین اپنے تو
وہ شمار نہین ایکدن اہل بدر کے کچھہ لوگ مجلس نبوی مین حاضر ہوے صحابہ گرد اگرد آپکے بیٹھے تھے وہ سلام کر کر کھڑے
ہوے حضرت نے فرمایا نام لیکر کہ ای فلان ای فلان اُٹھو جگہہ بدر والون کو دو منافق طعن کرنے لگے حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہا جاوے واسطے
تمہارے جگہہ کشادہ کرو بیچ مجلسونکے جیسی مجلسین ذکر کی اور تلاوت کی اور نماز کی فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ پس کشادگی کرو جگہہ
کی اوپر لوگون کے کشادہ کریگا اللہ واسطے تمہارے قبرون مین جگہہ یا بہشت مین مکان یا فراخ کریگا دلون تمہارے
کو ضیق سے وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا اور جس وقت کہا جاوے تمکو اُٹھو کھڑے ہو پس اُٹھ کھڑے ہو تفسیر موضح مین لکھا ہے
کہ لوگ مجلس مبارک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین بیٹھے تھے پھر انکو کسی کام کے واسطے اُٹھاتے تو سستی کرتے تھے انکے حق مین
یہہ آیت نازل ہوئی اور بعضون نے لکھا ہے کہ نماز جمعہ کی حق مین یہہ آیت آئی ہے یعنے جب ندا کرے تو اُٹھ کھڑے ہو

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ بلند کریگا اللہ درجے بہشت مین اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے مومن کے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور بلند کریگا اُن لوگونکے کہ دیئے گئے ہین علم ساتھہ ایمان کے درجے فوق تر درجون مومنون سے کہ بے علم ہین کیونکہ مومن عالم افضل ہین مومن بے علم سے کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ کونسا عمل بہتر ہی اعمال مین سے کہا کہ کوئی درجہ بلند علما کے درجہ سے نہین دیکھا مین نے اور اُس سے درجہ اندوہناک کا ہی یہہ خواب موافق آیۃ شریفہ کے ہی سچ ہی کہ علماء دین کے درجے بلند ہین دنیا مین بھی ساتھہ مرتبے اور شرف اور وراثت انبیا علیہم السلام کے اور عقبی مین بھی ساتھہ فضل اور قدر اور موافقت اصفیا علیہم الرحمۃ کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کے درجے بلند کرینگے اوپر درجون غیر عالم کے اسقدر کہ اسپ تیزرو ستر سال مین وہان تک پہنچے حدیث ابی داؤد مین مذکور ہی کہ فضل عالم کا اوپر عابد کے مثل قمر شب بدر کے ہی اوپر تمام کواکب کے نظم مصابیح الانام بکل ارض هم العلماء ابناء الکرام کیونکہ عالم ہو رفیع القدر علم رخشان ہی اسکا صورت بدر علم ہی صیقل نگینہ دل اس سے ہوتی ہی صد صفا حاصل ظلمت جہل و زنگ اُسکا کر دور کرتا ہی سر سے پاؤن تک ایک نور وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اس بات مین بیم اور امید اور وعدہ اور وعید ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت سے مصلحت بہت کرتے تھے اور ہر طرح کی بات آپ سے آکے پوچھتے تھے آپ تنگ ہوگئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو وقت کہ مصلحت کرنے لگو تم رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کرو آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ یہہ صدقہ دینا مستحقون کو پہلے مصلحت سے بہت بہتر ہی واسطے تمہارے کہ طاعت کو بڑھاتا ہی اور پاکیزہ تر ہی کہ گناہون کو مٹاتا ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس اگر نپاؤ تم کچھہ چیز کہ صدقہ دو پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہی اس شخص کا کہ یہہ گناہ کرے یعنے بے صدقہ مصلحت کرے مہربان ہی بندون کو تکلیف مالایطاق نہین فرماتا حدیث مین ہی کہ منع دس دن رہا امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دینار سرخ تھا اُسکے دس درم کر کر رکھے تھے ایک ایک درم روز خیرات کرتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر کچھہ چیز پوچھتے تھے پھر یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور سوا حضرت امیر کے اور سے یہہ کام نہین ہوا چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہی کہ یہہ مناقب حضرت امیر سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک ساعت یہہ حکم رہا ہی حضرت امیر نے اُسپر عمل کیا پھر آیت آئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ کیا ڈر گئے تم یہہ اور دشوار ہوا تمکو یہہ کہ آگے بھیجو تم آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ پس جسوقت نکیا تمنے یہہ کام اور پھر ا ساتھہ توبہ کے اللہ اوپر تمہارے یعنے تمسے معاف کیا یہہ صدقہ دینا پس قائم رکھو نماز فرضیہ کو اور دو زکوٰۃ واجبہ کو اور فرمانبرداری کرو

اللہ کی اور رسول کی اسکے برحال ہین کہ یہہ عوض انکا ہوجاویگا واللہ خبیر بما تعملون اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے
کہ کرتے ہو حدیث مین وارد ہے کہ عبد اللہ بن نبتل منافق تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نشست برخاست
رکھتا تھا اور آپ کی باتین یہود سے کہتا تھا ایکدن آپ حجرے مین صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے فرمایا آپنے کہ ابھی دیکھو
تمھارے پاس ایک مرد آتا ہے کہ دل اسکا متکبر سرکش ہے ناگاہ ابن نبتل آیا آپنے فرمایا کہ تو ہمین کیون دشنام
دیتا ہے اور فلانے فلانے اصحاب تیرے اسنے قسم کھائی اور اپنے یارون کو لاکر قسم کھلائی کہ ہم ہرگز یہہ بے ادبی
نہین کرتے تب یہہ آیت آئی الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم کیا نہ دیکھا تونے طرف ان لوگون کے یعنے
منافقون کے کہ دوستی کرتے ہین اس قوم سے کہ غضب ہوا اللہ اوپر انکے وہ قوم یہودی ہین ما ہم منکم ولا منہم
نہین ہین وہ منافق تم مین سے کہ مسلمان ہو اور نہ ان مین سے کہ یہود ہین ویحلفون علی الکذب وہم یعلمون
اور قسم کھاجاتے ہین منافق اوپر جھوٹھ کے اور وہ جانتے ہین کہ ہم جھوٹھ کہتے ہین یعنے قسم کھاتے ہین جو بھی کہ ہم
مسلمان ہین اور خیر خواہ پیغمبر آخر الزمان ہین اعد اللہ لہم عذابا شدیدا تیار کیا ہے اللہ نے واسطے انکے عذاب
سخت دنیا مین ساتھ خواری اور رسوائی کے اور آخرت مین ساتھ آتش دوزخ کے انہم ساء ما کانوا یعملون تحقیق
یہہ لوگ برا ہے جو کچھ کہ ہین یہہ کرتے اور اسپر ہے اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ پکڑا انہو
نے قسمون اپنی کو کہ کھاتے ہین ڈھال کہ جان و مال اپنے اس سے بچاتے ہین پس بند کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگونکو
وقت امنی اپنے کے راہ خدا کے سے ساتھ فتنہ انگیزی کے اور سخن چینی کے یا بددل کرتے ہین انکو تاکہ جہاد دینے سے رہین
فلہم عذاب مہین پس واسطے انکے ہے عذاب رسوا کرنیوالا لن تغنی عنہم اموالہم ولا اولادہم من اللہ شیئا
ہرگز نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا انسے دن قیامت کے مال انکا اور نہ اولاد انکی عذاب خدا کے سے کچھ چیز
اولئک اصحاب النار ہم فیہا خلدون یہہ لوگ منافق رہنے والے آگ کے ہین وے بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھ لیجیے
کہ منافق بھی خلود نار مین حکم کافر کا رکھتے ہین بلکہ درکہ دوزخ انکے واسطے مشترک ہے بھی تلے ہے اور عذاب انکا سخت
تر ہے یوم یبعثہم اللہ جمیعا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم یاد کر اسدن کو کہ اٹھاویگا منافقون کو اللہ سبکو قبرون سے
انکی پس قسمین کھاوینگے واسطے خدا کے اوپر اسلام اخلاص اپنے کے جیسے کہ قسم کھاتے ہین واسطے تمھارے ویحسبون
انہم علی شیء اور وہ اسدن گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اوپر کسی چیز کے ہین اور کام کرتے ہین کہ قسم کھاتے اور
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ الا انہم ہم الکذبون خبردار ہو تحقیق وہی ہین جھوٹھے استحوذ علیہم الشیطان
فانسہم ذکر اللہ غالب آیا ہے اوپر انکے شیطان اور وسوسے ڈالے ہین گناہون کے پس بھلاوے انکو یاد خدا کی تو
کہ دل سے یاد کرین نہ زبان سے اولئک حزب الشیطان یہہ لوگ بھولے ہوئے اللہ کی یاد کو لشکر شیطان
کے ہین الا ان حزب الشیطان ہم الخسرون خبردار ہو تحقیق لشکر شیطان کے وہی ہین زیان پانے والے ان الذین

چھوڑ کر عذاب مخلد میں پڑے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ تحقیق جو لوگ کہ مقابلہ
کرتے ہیں اللہ کا اور رسول کا اُسکے وہ گروہ بیچ بہت ذلیل ہونے والوں کے ہیں کہ دنیا میں ساتھ قتل اور خواری کے
گرفتار ہیں اور عقبیٰ میں رسوا اور رسیاہ رو اور بے اعتبار ہیں کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لکھ رکھا ہے اللہ نے
لوح محفوظ میں اور حکم فرمایا ہے کہ ہر حال ہیں البتہ غالب آؤنگا میں اور پیغمبر میرے سمجھ لیجئے کہ غلبہ رسولونکا اگر
مامور بحرب ہیں تو ساتھ قہر اور زجر کے اور نہیں تو بدلیل و حجت ہے اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ تحقیق اللہ تعالیٰ توانا
ہے اوپر نصرت انبیا کے غالب ہے جس حکم میں کہ چاہے کوئی اُسکے منع کی قدرت نہیں رکھتا سمجھ لیجیے کہ حق تعالےٰ نے
بعد ذکر منافقوں کے کہ یہہ دشمنان خدا سے اور رسول سے دوستی رکھتے ہیں مذکور مخلصین کا فرمایا ہے کہ یہہ کسی
اعداے دین سے مطلقا اخلاص نہیں رکھتے اگرچہ انکے اقارب ہوں یہہ عقارب جانتے ہیں چنانچہ ارشاد
کرتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ نہ پاویگا تو اور نہ چاہیے
کہ پاوے اُس قوم کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے دوستی کریں اُس شخص کی کہ مقابلہ
کرتا ہے اللہ کا اور رسول اُسکے کا یعنے مسلمان کافروں اور منافقوں کو کہ خلاف خدا اور رسول کا کرتے ہیں دوست
نہیں رکھتے وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اگرچہ ہوویں باپ انکے جیسے عبیدہ بن جراح نے اپنے
باپ کو کہ عبد اللہ جراح تھا روز احد میں مارا یا بیٹے انکے مثل ابو بکر صدیق کے کہ اپنے عبد الرحمان بیٹے کو جنگ بدر میں
مبارزت کو طلب کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو مجبور آکہ اُس سے حرب کریں یا بھائی انکے مانند
مصعب بن عمیر کے کہ اپنے بھائی عبید کو جنگ میں قتل کیا یا کنبا انکا مثل عمر فاروق کے کہ بدر میں ماموں اپنے
عاص بن ہشام کو ہلاک کیا اور علی مرتضےٰ اور حمزہ اور ابو عبیدہ نے اقربا اپنوں کو مثل عتبہ اور شیبہ اور
ولید کے جنگ بدر میں جہنم کو پہنچایا اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ یہہ لوگ کہ دشمنان خدا سے دوستی نہیں
کرتے لکھ دیا ہے خدا نے یعنے ثابت کیا ہے بیچ دلوں انکے ایمان کو یا جمع کیا ہے ایمان کو ساتھ لوازم اُسکے کے
کہ اخلاص اور استقامت ہے وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ اور قوت دی ہے انکو ساتھ رحمت اور نصرت اپنی کے یا نور
ہدایت لینے کے یا ساتھ جبرئیل کے یا ساتھ قرآن کے کہ اُس سے ہے وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا
اور داخل کریگا انکو دن قیامت کے بہشتوں میں کہ چلتے ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں پانی کی دودھ کی شراب کی
شہد کی ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُسکے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُن سے ساتھ طاعت
کے کہ دنیا میں کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سبحانہ سے ساتھ کرامت کے کہ وعدہ فرمایا تھا انکو عقبیٰ میں اُولٰٓئِکَ حِزْبُ
اللّٰہِ یہہ لوگ ہیں گروہ خدا کے اور ناصر دین مصطفیٰ کے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ خبردار ہو کہ تحقیق گروہ اللہ
کے وہی ہیں فلاح پانیوالے امام ثعلبی نے جرجانی سے نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے مشائخ سے سُنا کہ حضرت داؤد

علیہ السلام نے حق سبحانہ سے پوچھا کہ بہتر گروہ کون سا ہے خطاب آیا کہ الغاضۃ ابصارھم و السلیمۃ اکفھم و النقیۃ قلوبھم اولئک
حزبی وحول عرشی جو کوئی آنکھیں اپنی نامحرموں سے بند رکھے اور ہاتھ اپنے آزار خلق کسے اور اخذ حرام سے سلامت
رکھے اور دل اپنا ماسوی اللہ سے پاکیزہ رکھے وہ گروہ میری سے ہے **فرد** جو کہ دیکھتے نہیں ہیں بے موقع آنکھ اٹھا کے اور ہاتھ
باز رکھتے ہیں مس سے ہیں نارو لکے دلمیں نہیں ہیں انکے خطرے بھی ماسوا کے پہچان رکھنہ تو اف وہ لوگ ہیں خدا کے

سورۂ حشر مدنی ہے بیست و چار آیتیں ہیں اور چار صد و چہل و پنج کلمے ہیں اور ایک ہزار پانچ سو بیس حرف ہیں اور
تین رکوع ہیں سبح للہ الم تر الی الذین نافقوا یا ایھا الذین آمنوا اور فوصل اسکے من اول ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورۂ مجادلہ کے
یہ ہے کہ اختتام اسکا بذکر مومنان با صفا تھا کہ گروہ خدا اور اہل فلاح اور ابتہاج ہیں افتتاح اسکا ساتھ ذکر کافران
اہل کتاب کے ہوا کہ لائق اجلا اور اخراج ہیں ؛

سورۃ الحشر مدنیۃ   بسم اللہ الرحمن الرحیم   وھی عشرون واربع آیۃ

سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے
ہے وھو العزیز الحکیم اور وہی غالب سب پر حکیم اور فرمان میں صواب کار اور راست کردار ہے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم چوتھے برس ہجرت سے جماعت اصحاب کو لیکر واسطے دیت دو مردوں عامری کے کہ زمان سعادت نشان آپکے
میں عمرو بن امیہ ضمیری نے اونہیں قتل کیا تھا منازل یہودی بنی النضیر میں تشریف لے گئے اور دیوار خانے انکے سے
پشت لگا کر بیٹھے پتھر لیکر وہ بام پر چڑھ گئے کہ حضرت پر گراویں جبرئیل نے آکر آپ کو خبر کی آپ مدینے کو پھر آئے اور
کہلا بھیجا کہ غدر تمہارا معلوم ہوا اب ہمارے دیار سے نکل جاؤ اور دس دن امن دیا انہوں نے اسباب سفر کا تیار کیا ابن
ابی نے انکو کہلا بھیجا کہ کیوں جاتے ہو اپنے قلعوں میں بیٹھے رہو میں دو ہزار اپنے قوم کے آدمی لیکر تمہاری مدد کرونگا وہ اس منافق کی
بات سنکر مغرور ہو کر باغی ہو گئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ کچھ لوگوں کو لیکر وہاں گئے پندرہ روز انکو گھیرا انہوں نے آخر جلا وطنی قبول
کی حق تعالی نے انکے دلوں میں دہشت ڈال دی آپنے فرمایا کہ نکل جاؤ تم اس شرط پر کہ ہتیار اپنے چھوڑ جاؤ اور جسقدر مال سواریوں پر
لدے لا و لیجاؤ انہوں نے یہہ سب قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ھو الذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتب
من دیارھم لاول الحشر وہ ہے اللہ تعالی جس نے نکال دیا ذلت دیکر ان لوگوں کو جو کافر ہوئے ہیں اہل کتاب توریت سے یعنی بنی
النضیر کو گھروں انکے سے کہ زمین مدینے میں تھے اول بار اکٹھے کرنے میں اور جلانے میں انکے جزیرہ عرب سے اور حشر دوسرا
انکا خیبر سے ہوگا یا پہلا حشر کہ لوگوں کا ساتھ شام کے ہے کیونکہ آخر زمان میں آگ جانب مشرق سے آویگی اور لوگوں کو زمین شام
کیطرف چلاویگی اور وہاں قیامت قائم ہوویگی اور وہ حشر دوسرا ہے اقرب جو بنی النضیر پہلے سب لوگوں سے محشور ہونگے پس خروج
اونکا اول حشر میں ہوگا ما ظننتم ان یخرجوا نہ گمان کرتے تھے تم اے مومنوں یہہ کہ نکل جاوینگے بنی النضیر مدینے سے کیونکہ کمال قدر
ہیبت رکھتے تھے اور شجاعت شوکت والے تھے وظنوا انھم مانعتھم اور گمان کرتے تھے تحقیق وہ بچا لیوینگے انکو حصونھم قلعے

انکے مِّنَ اللّٰہِ ازرُوے قضائے خدا کے فَاَتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا پس آیا انپر عذاب اللہ کا اُس جگہہ سے کہ نہ گمان کیا انھون نے وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ اور ڈال دیا اللہ نے بیچ دلون انکے رعب کہ وطن چھوڑنے کو تیار ہوئے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَہُمْ بِاَیْدِیْہِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ خراب کرتے ہین گھر اپنے ساتھہ ہاتھون اپنے کے اور ساتھہ ہاتھون مسلمانون کے یعنے نقض عہد کیا اور جو انکے اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوئے پس گویا کہ اپنے ہاتھہ سے اپنے گھر خراب کئے حدیث مین ہے کہ جب یہود نے وطن چھوڑنا اختیار کیا تو جانا کہ ہمارے مکان مسلمان لینگے گھرون کو کھود ڈالا اور اچھے اچھے کواڑ تختے پتھر تراشے ہوئے اُکھیڑ کر جو کچھہ سو لونٹ لاد کر اپنے ساتھہ لئے اور اپنی بہادری ظاہر کر کر گانے دف بجانے بازار مدینے سے نکلے بعضے ولایت شام کو بعضے اور اطراف کو چلے گئے فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ پس عبرت پکڑو اے آنکھون والو یعنے دیکھو انکا احوال اور عبرت کرو وَلَوْلَاۤ اَنْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَہُمْ فِی الدُّنْیَا اور اگر نہوتا یہہ کہ لکھہ رکھا تھا اللہ نے لوح محفوظ مین اور حکم کیا تھا اوپر انکے جلائے وطن کا البتہ عذاب کرتا انکو بیچ دنیا کے ساتھہ قتل کرنے اور بردہ کرنیکے وَلَہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُ النَّارِ اور واسطے انکے باوجود جلا وطن سزا دنیا کے بیچ سرائے آخرت کے عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یہہ عذاب انکو سبب اسکے ہے کہ انھون نے دشمنی کی ساتھہ خدا اور رسول اسکے کے اور مخالفت کی فرمان انکے کی وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی دشمن رکھے خدا کو اور مخالفت کرے اسکی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے انکو اور امثال انکے کو لکھا ہے کہ زمانے محاصرے مین حکم ہوا تھا کہ درخت خرمون کے انکے کاٹ ڈالین سوا عجوزہ کے اور عبد اللہ بن سلام اور ابو لیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس کہم پر مامور ہوئے ابو لیلی اچھے اچھے قسم کے درخت کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ مین منافقون کا دل شکستہ کرتا ہون اور عبد اللہ برے برے درخت قطع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالی یہہ باغ مسلمانون کو عنایت فرمائیگا پس بہتر انکے واسطے چھوڑتا ہون حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْہَا قَآئِمَۃً عَلٰۤی اُصُوْلِہَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ جو کچھہ کہ کاٹا تمنے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تمنے اسکو کھڑا اوپر جڑون اپنے کے پس ساتھہ حکم خدا کے ہے اور تو کہ رسوا اور خوار کرے یہود کو کہ باہر نکلنے والے ہین فرمان سے لکھا ہے کہ جب بنی النضیر کو نکال دیا پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین انکی رہ گئین اور اموال و عقارب انکا فی ہو یعنے تمام خاصہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تھا پھر حضرت نے جو چیز مانگی دی اور عقارات سے بعضے لوگون کو بخشا اور اکثر روایات ناظرہ اسپر ہین کہ اُسے مخمس کیا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی پر گئے ہین اور حضرت سبحانہ تعالی اسبات مین ارشاد کرتا ہے کہ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْہُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْہِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ اور جو کچھہ پھیر لایا خدا اوپر رسول اپنے کے مال اور ملک انکے سے یعنے غنیمت اللہ تعالی نے انکو دی پس نہین دوڑائے تمنے اوپر تحصیل اسکے گھوڑے اور اونٹ پیادہ ان قلعون پر آئے تم اور کچھہ لڑائی بھی ایسی واقع نہین ہوئی کہ تمھین کلفت پہنچی ہو اور تمنے لڑکر یہہ قلعے فتح نہین کئے وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ اور لیکن خدا تعالی ساتھہ مدد اپنی کے مسلط کرتا ہے پیغمبرون اپنون کو اوپر جسکے چاہتا ہے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور حق تعالی اوپر ہر چیز کے غالب کرنے مین پیغمبرون کے اور مغلوب

کرنے مین دشمنون کے قادر ہے کبھی ظاہر کے قتال جدال سے پیغمبرون کو غلبہ دیتا ہے کبھی باطن مین وحشت خوف دلمین
ڈالکر کافرون کو مغلوب کرتا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی جو کچھ کہ پھیر لایا اللہ اوپر پیغمبر اپنے کے مال اور
املاک ان بستیون والون کے سے کہ بن لڑائی ہاتھ آئین ہین فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ
پس واسطے اللہ کے ہے اور واسطے رسول کے اور قرابت والون پیغمبر کے اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافر وکے کہ بیان
ہوں سمجھ لیجئے کہ فی خاصہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور تقسیم اسکی متعلق آپکے تھی زمانہ حیات مین اپنے نفقہ اہل و عیال
کا کرتے تھے اور باقی کو جسطرح سے کہ حق تعالیٰ بتاتا دیتے تھے اور بعد وفات آپکے بعضے علما حمل ظاہر آیت پر کرکے چھ حصے
کرتے ہین ایک حصہ حضرت حق سبحانہ کا نکال کر عمارت کعبے اور مساجد مین صرف کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام اللہ
تعالیٰ کا واسطے تعظیم کے ہے اول اسکے پانچ حصہ کرتے ہین ایک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ نکالتے ہین پھر اسمین
اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ اس حصہ کو امام صرف کرے بعضے کہتے ہین مصالح مسلمانان مین صرف کیا جائے
بعضے کہتے ہین کہ قلعون اور ہتھیارون مین مجاہدون کے خرچ کرے معالم مین لکھا ہے کہ ایام جاہلیت مین دستور تھا
کہ جو غنیمت ہاتھ آتی تو چوتھائی اسکی سردار لیتا تھا اور باقی مین سے بھی جو چیز اسکو پسند آتی تھی اسے بھی کام مین
لاتا تھا اور اسکو صفی کہتے تھے اور باقی کو قوم کے حوالہ کرتا تھا تو نگر اس قوم کے بانٹ لیتے تھے درویشون کو کچھ تھوڑا سا دیتے تھے
روسا اہل ایمان نے بھی یہی طور غنائم بنی النضیر مین چاہا اور عرض کیا حضرت سے کہ آپ ربع اور صفی اپنی لے لو اور چھوڑ دو کہ باقی ہم
تقسیم کرین حق تعالیٰ نے اسے خاصہ پیغمبر کا کیا اور قسمت اسکی بطریق مذکور مقرر فرمائی اور ارشاد کیا کہ حکم فی کا ظاہر
کیا ہے کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ تو کہ ہو وے فی ہاتھون ہاتھ لینا درمیان دولتمندونکے تم مین سے
کہ زیادہ اپنے حق سے لے لین اور درویشون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے کہ زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ اور جو کچھ دیا تمکو رسول نے غنیمت سے پس لے لو اسکو کہ حق تمہارا ہے وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اور جو کچھ کہ منع کرے
تمکو اس سے پس باز رہو اس سے محققون نے کہا ہے کہ حکم اس آیت کا عام ہے اور معنے اسکی یہ ہین کہ جو کچھ امر فرماوے
پیغمبر اسکو بجا لاؤ اور جو منع کرے اس سے باز رہو کہ امر اور نہی اسکی برحق ہے جو کوئی امر بجا لایا نجات یافتہ ہوا اور جسنے نہی اسکی
نہ مانی ورطہ ہلاکت مین پڑا خضر دراقت ہوا جو تابع حضرت نہ تھی جسنے کیا خلاف پیمبر نقد ہلاک وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ کے
عذاب سے مخالفت پیغمبر مین اسلئے اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے مخالفان پیغمبر کو لِلْفُقَرَآءِ
الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ قسمت فی کی واسطے یتیمون اور مسکینون اور درویشون وطن چھوڑنیوالو کے
ہے وہ لوگ جو نکالے گئے ہین گھرون اپنون سے کہ مکے مین رکھتے تھے اور دور پڑے ہین مالون اپنے سے یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین فضل خدا کی طرف سے اور رضامندی اسکی یعنے ہجرت انکی واسطے تجارت اور اغراض دنیوی کے
نہین بلکہ طالب رحمت اور رضائے الٰہی ہین اور محبت خدا اور رسول مین ترک دیار و اموال کیا ہے وَیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور مدد دیتے ہین دین خدا کو ساتھہ جانون اور مالون اپنے کے اور نصرت کرتے ہین پیغمبر اُسکے کو ساتھہ یاری اور
ہوا داری کے اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہہ گروہ مہاجرین وہی ہین سچے دین اسلام مین قولاً اور فعلاً وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ
الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ اور دوسرے واسطے اُن لوگون کے کہ جگہہ پکڑی اُنھون نے سراے ہجرت مین یعنے مدینے مین
اور دار ایمان مین بعضون نے لکھا ہی کہ ایمان نام مدینے کا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہی مِنْ قَبْلِهِمْ
پہلے ہجرت مہاجران سے مراد اس سے انصار ہین کہ اپنے دیار مین ایمان لائے اور دو سال پہلے حضرت کے تشریف
لانے سے مسجدین بنائین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ دوست رکھتے ہین اُنکو جو وطن چھوڑتے ہین طرف دیار انکے کے اور
اُنکو گھر دیتے ہین اور مال سے مدد کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور نہین پاتے وہ بیچ دلون
اپنون کے خلش اور حسد اور دغدغہ اور حقد اُس چیز سے کہ دئے جائین مہاجرین مُراد یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے انصار کو بُلا کر فرمایا کہ تمنے مُہاجرین کے ساتھہ بہت احسان کیا اب یہہ مال جو بنی نضیر کا آیا ہی کہو تو
تمھین کو سب دون اور مُہاجرین جیسے تمھارے گھرون مین رہتے ہین رہین اور کہو تو مہاجرین کو دون یہہ
تمھارے مکانون سے اُٹھہ کر اور جگہہ گھر بنالین اور اپنی معاش آپ کرین سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے کہا
یا رسول اللہ ہم یہہ چاہتے ہین کہ یہہ سب مال بھی مہاجرین کو عنایت فرماؤ اور رہین بھی وہ ہمارے ہی گھرون مین کہ
ہمارے گھرون کی اُنسے روشنائی اور برکت ہی حضرت یہہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور دعا اُنکے حق مین کی اور حقتعالے
نے اُنکی ثنا مین یہہ آیۃ نازل کی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور ایثار کرتے ہین اوپر نفسون اپنے کے
یعنے آپ تنگی کرتے ہین اور درویشون کو دیتے ہین اور اگرچہ ہووے اُنکو حاجت اور تنگی باوجود اسکے ایثار کرتے ہین
اسباب نزول مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہی کہ سر بریان ایک صحابی درویش کو کسی نے دیا اُسنے اور ایک
محتاج تر کو دیا اُسنے اور پر ایثار کیا اسیطرح نو درویشون پاس وہ گیا یہہ آیۃ اُن درویشان تونگر دل کی ثنا مین نازل ہوئی سمجھیے
کہ دس خصلتین کہ جود اُنپر مشتمل ہی اُنمین صفت ایثار کی افضل اور اکمل ہی اور ایثار اُسے کہتے ہین کہ ایک شخص محتاج ہو ایک چیز کا
اور دوسرے کو جو مستحق اُسکا دیکھے تو آپ ترک اُسے کرے اور اُسکو بخشے بیت راقم مدح وہ جود شعار بھوکھا رہ کر جو کرے ایثار وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو کوئی بچایا جاوے بخیلی جان اپنی سے جب مال جی مین رکھے اور دینے سے ہاتھہ نہ اُٹھاوے پس یہہ لوگ وہی ہین خلاصی پانے
والے یا فیروزی یافتگان بہ ثنائے عاجل دُنیا مین اور بثوبت آجل آخرت مین بیت کونین مین سربلند جواد کا ہی یہہ رتبہ عالی یہہ رفتار اد کا ہی
وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے اُنکے یعنے مہاجر اور انصار کے مراد اسسے متابعان صحابہ ہین روز قیامت تک
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور بھائیون ہمارے کو وہ جو
آگے لائے ہم سے ایمان وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور مت کر بیچ دلون ہمارے کے کینہ
اور حسد اور خیانت واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے پہلے ہم سے یعنے اصحاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رَبَّنَآ اِنَّكَ

رؤف رحیم اے پروردگار ہمارے تحقیق توہی شفقت کرنیوالا دعا ہماری قبول کر مہربانی کرنیوالا اور ہمارے ساتھ
رحمت اپنی کے زمرۂ سابقان میں داخل کر ہمیں آمین کہا ہے علمانے کہ جس کسیکے دل میں کینہ اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہوگا وہ اہل اس آیت کا نہیں ہے صاحب انوار نے لکھا ہے کہ حق تعالی نے تین مرتبے مومنوں کے
بیان فرمائے مہاجر اور انصار اور تابعین انکے کہ موصوف ہیں بسادگی دل اور پاکی طینت پس جو کوئی اس صفت
پر نہو اقسام مومنین سے خارج ہے الم تر الی الذین نافقوا کیا نہ دیکھا تونے طرف ان لوگوں کے کہ منافق ہوئے
اور جو خلاف کہ باطن میں بھرا تھا ظاہر کیا یعنے ابن ابی و ابن نبتل و رفاعہ اور گروہ والے انکے بنی نضیر سے کہلا بھیجا
کہ ہم تمہارے شریک ہیں جو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حرب کروگے ہم تمہاری معاونت کرینگے اور یہاں تک
ہم اتفاق رکھتے ہیں تم سے کہ اگر اتفاقا وہ غالب آئے اور تمھیں دیار سے نکالا تو ہم بھی تمہاری موافقت مرافقت
کرینگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حال منافقوں کا دیکھ کہ یہہ یقولون لاخوانہم الذین
کفروا کہتے ہیں واسطے بھائیوں اپنے کے یعنے جو رشتۂ کفر میں بھائی ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے من اہل الکتاب
اہل توریت سے کہ غم مت کھاؤ لئن اخرجتم لنخرجن معکم البتہ اگر نکالے جاؤگے تم دیار اپنے سے البتہ نکلینگے
ہم ساتھ تمہارے دوستی و مصاحبت کے سبب ولا نطیع فیکم احدا اور نہ کہا مانینگے ہم بیچ مقدمہ ایذا اور آزار
تمہارے کے کسیکا کہ محمد ہیں یا اور مسلمان ابدا کبھی وان قوتلتم لننصرنکم اور اگر لڑائی کئے جاؤ تم یعنے مسلمان
تم سے لڑینگے البتہ مدد دیوینگے ہم تم کو واللہ یشہد انہم لکاذبون اور اللہ گواہی دیتا ہے تحقیق وہ منافق البتہ جھوٹے
ہیں لئن اخرجوا لا یخرجون معہم اگر نکالے گئے یہود مدینے سے نہ نکلینگے منافق ساتھ انکے اور موافقت انکی
نکرینگے ولئن قوتلوا لا ینصرونہم اور اگر لڑائی کئے گئے یہود نہ مدد کرینگے منافق اور نہ یاری دینگے انکو ولئن
نصروہم لیولن الادبار ثم لا ینصرون اور اگر بالفرض مدد دیویں اہل نفاق یہود کو البتہ پھیر لیں پیٹھ یعنے بھاگ جاویں
پھر بعد بھاگنے انکے کے بنی نضیر نہ مدد دئے جاویں یعنے انکے جب مددگار ہی بھاگ گئے پھر کیونکر منصور ہوں لانتم
اشد رہبۃ فی صدورہم من اللہ البتہ تم کہ مومن ہو زیادہ تر اور سخت تر ہو ترس اور ڈر میں بیچ دلوں انکے کے
اللہ سے یعنے منافقین تم سے بہت ڈرتے ہیں اتنا اللہ سے نہیں ڈرتے ذالک بانہم قوم لا یفقہون یہہ بسبب
ڈرنا انکا سبب اسکے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے اللہ کی عظمت کو اگر سمجھتے تو اسی سے ڈرتے لا یقاتلونکم
جمیعا الا فی قری محصنۃ او من وراء جدر نہ لڑینگے تم سے اکٹھے ہو کر یہود اور منافق مگر بیچ بستیوں قلعے
والیوں کے یا پیچھے دیواروں کے پتھروں اور پتروں سے یعنے انکو قوت یہہ نہیں کہ ساتھ تمہارے لڑیں اور یہہ انکی نامردی
سے نہیں بلکہ باسہم بینہم شدید لڑائی انکی درمیان ایک دوسرے کے انکے سخت ہی لیکن جو ہو ادرکہ خدا و رسول سے
حرب کرتا ہے نامرد ہو جاتا ہے پس انکے دلوں میں اللہ نے نامردی اور ترس جو ڈالا ہے طاقت تمہارے مقابلے کی نہیں رکھتے

چاہیے کہ مقاتلہ مقابلہ و مواجہہ کریں سو کہاں تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ گمان کرتا ہے تو یہود اور منافقون کو
مجتمع و متفق رائے اور تدبیر مین اور حال یہہ ہے کہ دل انکے پراگندہ اور پریشان ہین کیونکہ عقائد اور مقاصد انکے
مختلف ہین ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ یہہ اوصاف بد جو انمین ہین بسبب اسکے ہین کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے اس
چیز کو کہ صلاح انکی جسمین ہے پس مثل انکی كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ مانند مثل ان لوگون
کے ہے کہ تھے پہلے انسے نزدیک زمانے مین چکھا انھون نے وبال کام اپنے کا یعنے ضرر معصیت کا مراد اس سے بنی قینقاع
ہین کہ انکو مدینے سے نکالا یا اہل بدر ہین کہ مارے گئے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے انکے ہے باوجود
خواری دنیوی کے عذاب درد دینے والا آخرت مین اور مثل منافقون کی فریب دینے مین یہودون کے اور وعدہ
کرنے مین مددگاری کرنے کے كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ مانند مثل شیطان کے ہے جس وقت کہا اسنے
واسطے کافرون کے کہ کفر اپنے پر ثابت رہ کہ مین یار اور مددگار تیرا ہون فَلَمَّا كَفَرَ پس جس وقت کفر پر ثابت ہوا
قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ کہا شیطان نے تحقیق مین بیزار ہون تجھہ سے تحقیق مین
ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمون کے سے مراد شیطان سے ابلیس ہے اور انسان سے ابو جہل کہ جب بدر کو چلا قبیلہ
کنانہ سے توہم رکھتا تھا ابلیس سراقہ کی شکل بن کر کہ رئیس بنی کنانہ کا تھا اسکے پاس آکر کہا اے ابو الحکم مت ڈر مین مددگار
تیرا ہون جب بدر مین پہنچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوئے ہین بھاگا اور کہا کہ مین بیزار ہون تجھہ سے
یہہ قصہ سورہ انفال مین مذکور ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد شیطان سے ابیض ہے اور انسان سے برصیصا راہب
ابیض نے اسکو کفر پر ثابت کیا پھر اس سے بیزار ہوا قصہ اسکا بطریق اجمال یہہ ہے کہ برصیصا نے ستر برس عبادت حق کی
کئی شیطان سب اسکے کام مین عاجز آئے ابیض نے اسکا گمراہ کرنا اپنے ذمے پر مقرر کیا آدمی کی شکل بنکر اسکے صومعے مین
آکر مشغول ریاضت مین ہوا برصیصا اسکا شدت مشاہدہ کرکر متعجب ہوا اور مرید اسکا ہوا ابیض وہان سے چلا اور کئی کلمے شفائے
مرض اور دفع بلا کے واسطے اسکو سکھا گیا پھر شہر مین آکر ایک شخص کو آسیب پہنچایا اور آپ طبیب کی شکل ظاہر ہو کر
کہا کہ علاج اسکا سوا دعا برصیصا کے کچھہ نہین اسے صومعہ برصیصا مین لے گئے برصیصا نے کچھہ پڑھہ کر پھونکا شیطان نے
ہاتھہ اسکے ایذا سے کھینچا وہ اچھا ہو گیا اسیطرح اور لوگون کو آسیب پہنچاتا اور کہکر وہان پہنچواتا وہ شفا پاتے القصہ
شہزادی سے متعرض ہوا اسے بھی وہان لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اسے چھوڑ دیا اسے شفا ہوئی اس لڑکے کو
زاہد کے سپرد کیا شیطان نے برصیصا زاہد کو یہانتک وسوسہ ڈالا کہ مرتکب بفاحشہ ہوا پھر خوف فضیحت سے اسکو جان سے
مارا ابیض نے اسکے برادرون کو خبر کی برصیصا کو سولی پر کھینچا ابیض وہی پہلی اپنی شکل بنا کر سامھنے آیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر
مین تجھے بچا دونگا اسنے اسے سجدہ کیا ابیض اس سے بیزار ہوا آخر یہہ برصیصا نے سعادت بعد اتنے برس کے عبادت کے گرداب شقاوت مین
غرق ہوا فرد غافل مشو رہ گھمنڈ نہ کر اپنے زہد پر ہو جاے کچھہ کا کچھہ یہان ایک آن مین فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ

خالدین فیہا پس ہوا آخر کار اُن دونوں کا یہہ کہ وہ دونوں بیچ آگ دوزخ کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے وذلک
جزاء الظالمین اور یہہ ہے جزا ظالموں کی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد اے لوگو جو ایمان
لائے ہو ڈرو عذاب خدا سے اور اُسکی طرف متوجہ رہو اور چاہیے کہ دیکھے ہر جی اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے
فردا ے قیامت کے اگر خیرات اور طاعت کی ہے شکر بجا لاوے اور اُسکے زیادہ کرنے میں کوشش کرے اور اگر معاصی اور
سیئات ہووے توبہ کرے اور پشیمان ہووے واتقوا اللہ اور ڈرو اللہ سے تکرار امر تقوی کا واسطے تاکید کے ہے یا پہلا
واسطے ادا ے واجبات کے ہے کیونکہ عمل سے ملا ہے اور دوسرا واسطے ترک محارم کے ہے کیونکہ آگے فرمایا ہے ان اللہ
خبیر بما تعملون تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ اول اشارہ باصل تقوی ہے
اور دوم بکمال تقوی یا اول اشارہ طرف تقوی عام کے ہے کہ پرہیز کرنا محرمات سے ہے اور دوم اشارہ طرف تقوی
خاص کے ہے کہ اجتناب کرنا ہے اُس چیز سے کہ جو سوا اللہ تعالی کے ہے مطلع اصل تقوی سمجھہ دلا کیا ہے ترک
مادون حق تعالی ہے ۃ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰہم انفسہم اور مت ہو اے مومنو مانند اُن لوگوں کے کہ
بھول گئے اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور اہل شرک پس بھلا دیا اُنکو خدا نے مصلحت جانوں اُنکی کو بعضوں نے کہا ہے کہ
توفیق کا دروازہ اُن پر بند کر دیا عبد اللہ تستری قدس سرہ نے کہا ہے کہ گناہ کرنے کے وقت اُنہوں نے اللہ تعالی کو
فراموش کیا حق تعالی نے توبہ اُنپر بھلا دی اولئک ہم الفاسقون یہہ لوگ وہی ہیں فاسق یعنے باہر نکلنے والے دائرۂ فرمان
برداری سے لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ نہیں برابر نزدیک خدا کے رہنے والے آگ کے کہ جان اپنی کو خوار کر کر
مستحق دوزخ کے ہوتے ہیں اور رہنے والے بہشت کے کہ استکمال نفس میں کوشش کر کے اہلیت جنت کی پیدا کی ہے اصحاب الجنۃ ہم
الفائزون رہنے والے بہشت کے وہی ہیں مراد پانیوالے یعنے عذاب جحیم سے چھوٹکر نعیم جنت ہوتے ہیں لو انزلنا ہذا القرآن
علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ اگر اُتارتے ہم اِس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اُس پہاڑ کو فہم اور ادراک
دیتے ہم البتہ دیکھتا تو اُسکو ڈرنے والا اور فرمان اُٹھانیوالا پھٹ جانیوالا ڈر خدا کے سے اور ہیبت وعید کی سے جو قرآن میں
مذکور ہے یعنے کوہ باوجود اِس بڑائی اور سختی کے اگر فہم قرآن کرتا تو ڈرتا اور گردن جھکاتا اور دل پتھر کافروں کے اُس سے متاثر
نہیں ہوتے بیت نی سوز محبت ہے نہ کچھ گریۂ الفت ۃ پتھر سے بھی دل سخت ہے کمبخت اُنھوں کا وتلک الامثال نضربہا للناس
لعلہم یتفکرون اور یہہ مثال بیان کرتے ہیں ہم اُنکو واسطے تنبیہ مومنوں کے تو کہ وہ فکر کریں اُس میں اور فائدہ مند ہوں
اُس سے ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ کا ہے وہ اللہ جو نہیں مستحق عبادت مگر وہ عالم الغیب و
الشہادۃ جاننے والا پوشیدہ کا اور ظاہر کا یا عالم معدوم اور موجود کا یا حیات اور موت کا یا رزق اور اجل کا یا دنیا
اور آخرت کا یا حال اور استقبال کا ہو الرحمن الرحیم وہی ہے بڑا بخشش کرنیوالا کہ رحمت اُسکی عام ہے سب خلق کو مہربان مومنوں
پر برحمت خاص آخرت میں ساتھ عفو اور غفران اور رویت عطا کرے ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو وہی ہے اللہ

کہ جو کسی وجہ سے نہین کوئی لائق پرستش کے مگر وہ اَلْمَلِكُ بادشاہ کہ جلال ذات اوسکا احتیاج سے مصئون اور ادراک سے بیرون اور کمال صفات اسکا باستغنا مقرون اور بیان سے افزون ہے اَلْقُدُّوسُ پاک جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ سب نوایب اور آفات سے اَلسَّلَامُ سلامت عیوب اور علل سے مبرا عجز اور خلل سے اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا مومنون کو آگ سے یا ان کے یا بلانے والا خلق کو طرف ایمان اور امان کے یا سچا کرنیوالا پیغمبرون کو ساتھ معجزات ممبرہن اور دلائل روشن کے اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان اشیا کا یا گواہ صادق اوپر کامون خلق کے یا قائم ساتھ عدل کے یا مطلع پوشیدہ چیزون کا یا حکم کرنیوالا ساتھ حق کے لکھا ہے کہ یہہ ایسا اسم ہے کہ تاویل اسکی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا اَلْعَزِيزُ غالب حکم مین یا عزت دینے والا اَلْجَبَّارُ زبردست یا تور نیوالا کامونکا یا صلاح مین لانیوالا کامون ٹوٹے ہوونکا اَلْمُتَكَبِّرُ مستحق کبریائے اور عظمت کا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاکی ہے خدا کو اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھ اسکے کیونکہ واجب الوجود شرکت قبول نہین کرتا هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ وہی ہے اللہ پیدا کرنیوالا خلق کا موافق ارادے اور حکمت اپنی کے اَلْبَارِئُ درست کرنیوالا عدم سے وجود مین لاکر اَلْمُصَوِّرُ صورتین بنانیوالا مخلوق کا لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ واسطے اسکے ہین نام اچھے کہ جو شرعًا اور عقلًا خوب اور نیک ہوں يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اسکے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے اور سب نقصانون سے منزہ اور مقدس جانتے ہین وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور وہی ہے غالب ملک اپنے مین کہ ہرگز مغلوب اور مقہور نہو حکمت والا کہنے اور کرنے مین گفتار کردار اسکے سب موافق حکمت کے ہے عین المعانی مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا اُنھون نے کہا علیک باٰخر سورۃ الحشر پھر پوچھا پھر بھی یہی جواب سُنا مناجات یا اللہ و مومن و قدوس و جبار و سلام یا عزیز و یا ملک یا خالق جملہ انام یا مہیمن یا مصور یا حکیم و کبریا دور مجھہ رافت کی دل سے کردے سب کبر و ریا اپنے صہبائے محبت کا مجھے کر مست تو کر خودی سے نیست پہلے پھر بخود کر ہست تو نے ہے میرا وجود اور نے کچھ آثار وجود سب فنا ہون یک رہے باقی تو ہی رب الودود سورۃ ممتحنہ مدنی ہے تیرہ آیتین ہین تین سو اٹھتالیس کلمے ہین ایکہزار پانچ سو دس حرف ہین دو رکوع ہین ا یا ایھا الذین ۲ عسی اللہ فواصل اسکی لم بر دین آور ربط اسکا ساتھ سورۃ حشر کے یہہ ہے کہ اسمین ذکر منافقونکا اور دوستی کرنیکا اُن کے ساتھ کافرون کے تھا اسمین ذکر نہی کا مسلمانون کو دوستی کفار سے فرمایا

سورۃ ممتحنہ مدنیہ　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　وھی ثلث عشرۃ آیۃ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آٹھوین برس ہجرت سے بطریق اخفا عزم مکہ معظمہ کا رکھتے تھے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کو مکتوب اس مضمون کا لکھا جبرئیل نے حضرت کو خبر کی علی مرتضٰے اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا وہ سارہ سے کہ لونڈی ابی عمرو بن الضیفی کی تھی اُس مکتوب کو آپکے پاس لے آئے آپنے حاطب کو بلاکر فرمایا کہ تو نے کیا کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مومن ہون خدا اور رسول پر اور دین اسلام سے نہین پھرا لیکن میرا اپنا کوئی مکے مین نہین ہے کہ حمایت اہل اور اولاد اور مال میرے کی کرے بخلاف اور

مہاجرون کے اسواسطے مین نے چاہا کہ کچھہ حق میرا وہان کے لوگون پر ثابت ہو جاوے تاکہ میرے لوگون کی وہ محافظت کرین حضرت نے فرمایا
ای یارو حاطب تمھارا ساتھی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ مجھے حکم کرو کہ گردن اس منافق کی
اڑا دون حضرت نے فرمایا ای عمر اسکو مت آزردہ کر کہ اہل بدر سے ہی حق تعالی نے بدر والونکو مژدہ دیا ہی کہ اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لکم یہہ آیت نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت
پکڑو دشمن میرے کو اور دشمن تمھارے کو دوست کہ تلقون الیہم بالمودۃ بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو طرف دشمنون میرے
اور اپنے کے خبرین حبیب میری کی بسبب محبت کے کہ رکھتے ہو یا طرح دوستی کی ڈالتے ہو وقد کفروا بما جاءکم من الحق اور
حال یہہ ہی کہ تحقیق کافر ہوئے ہین دشمن ساتھہ اس چیز کے کہ آئی ہی تمھارے پاس سخن حق سے کہ قرآن شریف ہی یا کار
درست سے کہ دین اسلام ہی یا سزا اور متابعت سے کہ پیغمبر ہی یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم نکال
دیتے ہین پیغمبر کو اور تمکو اسواسطے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھہ اللہ پروردگار اپنے کے یہہ بسبب ایمان کے تمکو تمھارے دیار اخراج
کرتے ہین پس انسے محبت مت کرو ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی اگر ہو تم نکلے وطن اپنے سے واسطے جہاد
کے بیچ راہ میری کے اور واسطے چاہنے رضامندی میری کے تسرون الیہم بالمودۃ چھپا کے کرتے ہو تم طرف انکے ساتھہ دوستی
کے یعنے باتین چھپا کر کہلا بھیجتے ہو محبت لباس نصیحت مین وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم اور مین خوب جانتا ہون
اس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم دشمنون کے محبت سے اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم معذرت سے ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل
اور جو کوئی کرے یہہ کام تم مین سے یعنے دوستی کرے یا خبرین پہنچاوے یا اعدائے دین پس تحقیق گمراہ ہوا اور بھلا یا راہ سیدھی
کو ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء اگر پاوین تمکو کفار مکے کے یعنے تمپر فتح یاب ہو کر تمکو اسیر کر لین ہووینگے واسطے
تمھارے دشمن یعنے دوستی تمھاری فائدہ ندے گی دشمنی وہ تم سے ظاہر کرینگے ویبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم
بالسوء وودوا لو تکفرون اور کھول لینگے طرف تمھارے ہاتھون اپنے کو واسطے مارنے اور قتل کرنیکے اور زبانین اوپر
تمھارے ساتھہ برائی یعنے دشنام اور فحش کے اور دوست رکھتے ہین کہ کاش کہ تم کافر ہو جاؤ تم جیسے کہ وہ ہین لن تنفعکم
ارحامکم ولا اولادکم ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو ناتے تمھارے اور نہ اولاد تمھاری یعنے آج دوستی مشرکون سے بسبب مال اور
فرزند اور خویش و پیوند کے کرتے ہو اور وہ نفع نہ پہنچاوینگے تمکو یوم القیامۃ دن قیامت کے یفصل بینکم جدائی
ڈال دیویگا درمیان تمھارے اور اولاد اور اقربا تمھارے کے یعنے کافرونکو دوزخ کو پہنچاویگا اور مومنون کو بہشت مین لیجاویگا
واللہ بما تعملون بصیر اور اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دوستی اور دشمنی سے دیکھنے والا ہی اسپر جزا دیگا
قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ تحقیق ہی واسطے تمھارے ای مومنون سنت نیک اسکی پیروی
کرو بیچ باتون ابراہیم علیہ السلام کے اور ان لوگون کے کہ ساتھہ اسکے تھا ایمان والے اذ قالوا لقومہم انا برءؤا منکم
یاد کر جسوقت کہا انھون نے یعنے ابراہیم علیہ السلام نے مومنان اور قوم انکی نے واسطے گروہ اپنے کے جو مشرک تھے

کہ ہم سے دوستی بچا ہو تحقیق ہم بیزار ہیں تم سے کہ بتوں کو پوجتے ہو وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور دوسرے بیزار ہیں ہم اُس
چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے کَفَرْنَا بِکُمْ کافر ہوئے ہم ساتھ دین تمہارے کے یا ساتھ معبود تمہارے کے وَبَدَا
بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا اور ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے عداوت دل کی اور بغض
ہاتھ کا یعنے ہمارے تمہارے ہمیشہ یعنے درمیان ہمارے تمہارے مدام دل سے دشمنی ہاتھ سے لڑائی رہیگی حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ
وَحْدَہٗ یہاں تک کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ یکتا یگانہ کے یعنے اُسکی یگانگی پر ایمان لاؤ حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے مومنوں
کو کہ بیزار ہو مشرک سے اور اقتدا ابراہیم کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰہِیْمَ لِاَبِیْہِ لیکن بیچ اُس سخن ابراہیم کے کہ کہا واسطے باپ اپنے کے کہ سبب
وعدہ استغفار کے کہ تم سے کیا تھا میں نے وعدہ ایمان کہ تو نے مجھ سے کیا تھا لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ البتہ بخشش مانگونگا
واسطے تیرے وَمَآ اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ اور نہیں مالک ہیں ای پدر واسطے تیرے یعنے نہیں دفع کر سکتا
میں تجھ سے عذاب خدا کو کچھ چیز اگر خدا پر ایمان نہ لائے تو خلاصہ بات کا یہہ ہے کہ پیروی ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی کرو
بیزاری میں کافروں سے نہ بخشش مانگنے میں واسطے انکے کہ یہہ صورت وعدہ کی سبب واقع ہوئی سمجھ لیجئے کہ جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام اور اصحاب انکے بیزار ہوئے قوم سے کہا رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا ای پروردگار ہمارے اوپر تیرے توکل کی ہمنے
یعنے سب سے مایوس ہو کر تیرے کرم پر اعتماد کیا ہمنے وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا اور طرف تیرے رجوع کیا ہمنے وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور طرف
تیرے ہی بازگشت سب کی بیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ بعضے کہتے ہیں کہ یہہ دعا تتمہ قول ابراہیم علیہ السلام کا نہیں بلکہ حق
سبحانہ تعالیٰ مومنوں کو اس امت کے بعد منع فرمانے دوستی کفار کے امر کرتا ہے کہ جو قطع علاقہ محبت کا دشمنوں سے کیا تو
کہو الٰہی اُنسے رشتہ الفت توڑ کر تیرے لطف کے ساتھ جوڑا ہمنے فرد ماسوا تیرے ہے جو کچھ سب سے وارستہ ہیں ہم قطع کل عالم سے
کر کر تجھ سے دل بستہ ہیں ہم رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو فتنہ واسطے ان لوگوں کے
کہ کافر ہوئے یعنے انکو ہمپر مسلط مت کر اور انکے ہاتھ سے ہمیں عذاب مت دلوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اور بخش ہمکو
ای پروردگار ہمارے اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تحقیق تو تو ہی ہے غالب حکم میں پس شر انکی دفع کر دیتا ہے ساتھ کام
اپنے کے پس ہمیں بخش لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْہِمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ ابراہیم علیہ السلام اور قوم
انکی کے خصلت نیک کہ پیروی کرو اسکی یہہ تکرار واسطے تاکید کے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا میں یا
اول سے اقتدا باقوال مراد ہے اور ثانی سے اقتدا بافعال اور یہہ اقتدا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہے لِّمَنْ کَانَ
یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ واسطے اُس شخص کے کہ ہے امید رکھتا رضا خدا کی اور جزائے روز آخرت کے یا واسطے
اُس شخص کے ہے کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور دن قیامت سے وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اور جو کوئی پھر جاوے فرمان
خدا سے اور دوستی کرے دشمنان کبریا سے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پروا اُس سے اور اُسکی مدد کرنے سے دین میں کیونکہ وہ خود ناصر ہے
اپنے دین کا تعریف کیا گیا ہے بغیر تعریف کرنے خلق کے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے مومنوں نے قطع دوستی کا قرابتوں مشرکوں سے

کیا جو کہ مکے میں تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً شتاب ہے اللہ تعالیٰ
یہہ کہ کردیوے درمیان تمہارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ عداوت رکھتے ہو تم کفار مکے سے دوستی سمجھہ لیجیے کہ یہہ معاملہ یون ہوا
کہ ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور حکیم بن حزام اور سوا انکے بڑے بڑے عرب کہ دشمن عظیم تھے اسلام لائے اور انکے اپنون
کو انسے محبت تمام پیدا ہوئی وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ اور قادر ہے اسپر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل ڈالے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
اور اللہ بخشنے والا ہے اسکا جسنے دوستی کی دشمنان دین سے قبل ہی سے مہربان ہے اسپر جسنے بعد ہی کے قطع
محبت کی لکھا ہے کہ قوم خزاعہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد و پیمان تھا ہرگز قصد مسلمانوں کا نہیں کرتے
تھے اور دشمنان دین کی مدد کرنے میں سرگرم نہیں ہوتے تھے حق تعالیٰ نے انکے حق میں فرمایا لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ
عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ نہیں منع کرتا تمکو اللہ اے مومنوں ان لوگوں سے کہ نہیں لڑے تم سے بیچ کام دین کے اور لَمْ
یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اور نہیں نکال دیا تمکو گھروں تمھارے سے یعنے خزاعہ کہ مقاتلے اور اخراج میں تمھارے انھوں نے
دخل نہیں کیا یا مراد عورتیں اور لڑکے ہیں کہ قتل اور اخراج میں انکو کچھ کام نہیں اور نہیں منع کرتا اللہ تمکو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ
وَتُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْ یہہ کہ احسان کرو انسے اور انصاف کرو تم طرف انکے اور کچھ بہرہ اور حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ
تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ
مِّنْ دِیَارِكُمْ سوا اسکے نہیں کہ منع کرتا ہے تمکو اللہ ان لوگوں سے کہ لڑے تم سے بیچ دین خدا کے اور نکال دیا تمکو گھروں
تمھارے سے وَظٰهَرُوْا عَلٰۤی اِخْرَاجِكُمْ اور ہم پشت ہوئے باعدا اور مددگاری کی اوپر نکال دینے تمھارے کے خان ومان
تمھارے سے یعنے کفار مکے نے کہ بعضوں نے جنگ کیا تم سے اور بعضوں نے اخراج کیا اور بعضے مددگار ہوے انکے حق تعالیٰ منع
فرماتا ہے تمکو اَنْ تَوَلَّوْهُمْ یہہ کہ دوستی کرو تم انسے وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی دوستی کرے انسے اور
دوست رکھے انکو پس یہہ گروہ دوست رکھنے والے وہی ہیں ظالم کہ وضع دوستی کی غیر موضع میں کرتے ہیں کیونکہ دوستی
بجائے دوستان خدا چاہیئے نہ کہ اوروں کے اللهم ارزقني حبك وحب من يحبك والعمل الذي يقربني الى حبك یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب آویں تمھارے پاس مسلمان
بی بیاں ہجرت کرنے والیاں دار الکفر سے طرف دار الایمان کے پس آزمایش کرو انکو اسطرح کہ قسم دو انکو کہ وہ شوہروں کی دشمنی کے
سبب تو نہیں نکلیں اور کسی اور کی دوستی کی جہت سے تو نہیں آئیں اور سوا اسکے کچھ دنیا کی غرض تو منظور نہیں محبت خدا
و رسول کے ہی واسطے ایمان اسلام لائی ہیں سمجھہ لیجیے کہ جب حدیبیہ میں صلح واقع ہوئی تو ایک شرط یہہ بھی تھی
کہ جو مسلمان مکے سے مدینہ میں جاوے اسکو کفار مکے کے پاس بھیج دیں اور مدینے سے مکے جاوے اسے مدینے کو آپکے پاس پہنچاویں
ابھی حضرت حدیبیہ ہی میں تھے کہ کتنے مسلمان مکے سے بھاگ کر خدمت شریف میں حاضر ہوئے از انجملہ سبیعہ اسلمیہ بھی تھی
انکے پیچھے انکا شوہر مسافر نام آیا اور کہا کہ شرط صلح یہہ تھی کہ جو ہم میں سے تم میں آوے تو تم اسکو ہمارے حوالے کرو

اور جو تمہارا کوئی ہم مین جائے تو ہم اسکو تمہارے حوالے کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متامل ہوئے کہ اس عورت
مسلمان کو مشرکون کے کیونکر حوالے کرون جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ وہ شرط مردون کی ہے نہ عورتون کی روا
نہین کہ عورت مسلمہ کو حوالے مشرک فرماؤ اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن اللہ
اعلم بایمانهن اللہ خوب جانتا ہے ایمان انکے کو اور خبردار ہے چھپی باتون پر لیکن جو حکم شرع کا ظاہر پر ہے تو تم
انکو قسم دے لو فان علمتموهن مؤمنات فلا ترجعوهن الی الکفار پس اگر جانو تم انکو ایمان والیان پس مت پھیر
دو انکو طرف شوہرون کافرون انکے کے لا هن حل لهم ولا هم یحلون لهن نہ وہ عورتین حلال ہین واسطے ان کافرون
کے اور نہ وہ کافر حلال ہین واسطے ان مسلمانیون کے کیونکہ انکا دین اور انکا اور ہے فرد کافرون مسلمان ہین میل
رافتا جو نہین موجب جدائی ہے انکا یہہ تباین دین وآتوهم ما انفقوا اور دو ان شوہرون کافرون کو جو
خرچ کیا ہے یعنے جو مہر دیا ہے وہ دلواؤ عورتون سے پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور جو
سافر نے مہر دیا تھا وہ لیکر اسکے حوالہ کیا پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولا جناح علیکم ان تنکحوهن اذا آتیتموهن
اجورهن اور نہین گناہ اوپر تمہارے یہہ کہ نکاح کرلو انکو جسوقت دو تم انکو مہر انکی پس حضرت فاروق رضی اللہ
عنہ نے نکاح کرلیا پھر یہہ آیت آئی کہ ولا تمسکوا بعصم الکوافر اور مت پکڑ رکھو تم نکاح عورتون کافرون کا یعنے نکاح انکا باقی
رکھو بلکہ طلاق دو اگر ایمان نہ لاوین یہہ سنکر صحابہ نے جو عورتین کافرہ کہ نکاح مین تھین انکو طلاق دی پھر حکم ہوا واسئلوا ما انفقتم و
لیسئلوا ما انفقوا اور مانگ لو تم اس شخص سے کہ اس عورت کو نکاح مین لائے کافر جو خرچ کیا ہے تمنے مہر اسکا اسپر اور چاہیے
کہ وہ کافر سوال کرین تم سے جو خرچ کیا انھون نے مہر ازواج مہاجرات اپنے کا یعنے جب نکاح ٹوٹ گیا زن کافرہ اور مرد
مومن کا اور زن مومنہ اور مرد کافر کا پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنا مہر دیا ہوا پھیر لے ذلکم حکم اللہ یہہ حکم اللہ کا ہے
یحکم بینکم حکم کرتا ہے خدا ساتھہ اسکے درمیان تمہارے واللہ علیم حکیم اور اللہ جاننے والا ہے مصالح تمہارے
حکم کرنیوالا ہے ساتھہ اس چیز کے جسمین محض حکمت ہے بعد نزول اس آیت کے مومنون نے مہر زنان مہاجرات کا
انکے شوہرون کو دیا اور کافرون نے ادائے مہر زنان مرتدات مین انکار کیا یہہ آیت آئی کہ وان فاتکم شیء من ازواجکم
الی الکفار فعاقبتم اور اگر نکل جاوے کوئی عورتون تمہاریون مین سے اے مومنو طرف کافرون کے یعنے دار الحرب مین
چلی جاوے اور مہر اسکا تمہارے ہاتھہ نہ آوے پس غنیمت پکڑو تم اور عذاب کرو تم انکافرون کو یعنے غزا کرو عاقبت کار تمہاری فتح
ہوگی اور مال تمہارے ہاتھہ لگیگا فآتوا الذین ذهبت ازواجهم مثل ما انفقوا پس دو ان لوگون کو کہ جاتی رہین بی بیان
انکی دار الکفر کو اور مہر انھون نے نہین پایا مانند اس چیز کے کہ خرچ کیا ہے انھون نے مہر بی بیونکا معالم التنزیل مین حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے چھ مومنون مہاجرون کی بی بیان مرتد ہوکر کفار مین جا ملین تھین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مہر انکی غنیمت مین سے انکے شوہرونکو دیئے واتقوا اللہ الذی انتم به مؤمنون اور ڈرو عذاب خدا سے وہ خدا کہ تم ساتھہ

اُنکے ایمان لانیوالے ہو حکم اس آیت کا تا بائے عہد تک تھا جب عہد گیا یہہ حکم منسوخ ہوا لکھا ہے کہ روز فتح مکہ جب پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم بیعت رجال سے فارغ ہوئے نسائنے بھی خواہش بیعت کی ہوئی یہہ آیت نازل کی یا ایہا النبی
اذا جاءک المؤمنات یبایعنک اے خبر کرنیوالے اے بلند مرتبہ والے جسوقت کہ آوین تیرے پاس مسلمان عورتین
بیعت کرتی ہوین علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن اوپر اسبات کے کہ نہ شریک لاوینگی ساتھ
اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ مار ڈالین اولاد اپنی کو جیسے جنتے لڑکے کو گڑا دیتی ہین اور بیت
گرا دیتی ہین ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن اور نہ آوین ساتھ طوفان کے کہ باندھ لیوین اُسکو
درمیان ہاتھون اور پانون اپنے کے یعنے فرزند حرام زادہ نہ لاوین اور طوفان شوہرون پر نہ باندھین ولا یعصینک
فی معروف اور نہ نافرمانی کرین تیری بیچ کسی حکم جیسے نوحہ کرنا اور پیٹنا اور بال گھسیٹنی ہین غرض ان شرطون پر جو بیعت
کرین فبایعھن واستغفر لھن اللہ پس عہد بیعت کا قبول کر لیجیے اور بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے ان اللہ
غفور رحیم تحقیق اللہ بخشنے والا ان لوگونکا ہے کہ توحید پر اُسکے بیعت کرتے ہین مہربان ہے اُنپر کہ توفیق توبہ اور
ایمان کی ایک بزرگ نے کہا کہ لوگ کہتے ہین رحمت موقوف ہے ایمان پر اور مین کہتا ہون کہ ایمان موقوف ہے رحمت پر
جبتک کہ وہ اپنی رحمت سے توفیق نہین دیتا دولت ایمان کو کوئی نہین پہنچا فرد توفیق رفیق ہو تو سب ہی ورنہ نیکو ہا
کو پہنچا کب ہے سمجھ لیجیے کہ بیعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نساسے فقط باتون کی تھی ہاتھ حضرت انکو نہین لگاتے تھے
اور جیسے مردونکی بیعت کے وقت مصافحہ کرتے ہین نہین کرتے تھے زبان مبارک سے باتین سمجھا دیتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ
عورتونکی بیعت کے وقت قدح آب منگوائے انمین وہ ہاتھ ڈالتین پھر وہ ہاتھ اٹھالیتین آپ ہاتھ ڈالتے امام ربانی مجدد الف ثانی
حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ سرہ نے جلد ثالث کے اکتالیسوین مکتوب مین لکھا ہے کہ جو یہ باتین عورتون مین بہ نسبت مردونکے
زیادہ ہین اسواسطے عورتون کی بیعت کے وقت کئی شرطین جو بیعت رجال کے وقت نہین درمیان لائے اور اسوقت ان بری باتون
سے منع فرمائی شرط اول یہہ کہ کسی چیز کو ساتھ اللہ کے شریک نکرین نہ وجوب وجود مین نہ استحقاق عبادت مین اور جنکے عمل مین
ریا ہے وہ بھی شرک سے خالی نہین اور سو جادو مخلص نہین کہ حدیث مین ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتقوا الشرک
الاصغر قالوا وما الشرک الاصغر قال علیہ الصلوۃ والسلام الریاء اور بیزاری کفر سے شرط اسلام ہے اور بیزاری شائبہ شرک سے توحید اور
مدد چاہنی بتونسے اور طاغوتسے دفع امراض اور اسقام مین کہ جہلہ اہل اسلام مین شایع ہوا ہے عین شرک اور ضلالت ہے اور اپنی
حاجتین طلب کرنی سنگ تراشیدہ اور ناتراشیدہ سے نفس کفر ہے اور انکار واجب الوجود ہے چنانچہ حق تعالی نے حکایت حال بعضے
اہل ضلال مین فرمایا ہے یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلھم ضلالا بعیدا اکثر عورتین جہل کے سبب اس استمداد ممنوع مین
مبتلا ہین اور طلب دفع بلیہ ان اسماء بے مسمی سے کرتی ہین اور ادا مراسم شرک اور اہل شرک کی مین گرفتار ہین خصوصاً یہہ باتین بیچ
کے وقت اکثر اس فرقے سے وقوع مین آتے ہین کم کوئی عورت ہوگی کہ اس شرک سے بچی ہو الا من عصمها اللہ تعالی اور فرقہ رہا یہہ ابھی

بچی

کج فہمی اور جہالت سے توسل بانبیا و اولیا کو بھی اسی پر قیاس کر کے اسکو بھی منع فرماتے ہین اور یہہ قیاس انکا باطل ہے کیونکہ انبیا اولیا علما صلحا سے توسل کے باب مین بہت سی احادیث اور اقوال ایمہ دین رحمہم اللہ وارد ہین کہ جنسے جواز اسکا صراحۃً سمجھا جاتا ہے اور تعظیم کرنی ایام معظمہ یہود اور نصاری اور کفار وغیرہ کی اور انکے تہوارون مین انکی رسمین بجالانی یہہ بھی مستلزم شرک اور موجب کفر ہے جیسے دوالی ہین جاہل مسلمان خصوصًا عورتین انکی رسمین اہل کفر کی کرتے ہین اور عید مناتے ہین یا ہدیہ اور تحفہ اہل کفر کے سے اپنے بیٹون اور بیٹیون کے گھر بھیجتی ہین اور برتنو نکو رنگ لگا کر چاول سرخ بھر کر انکے یہان پہنچاتی ہین اور اسدن کو اعتبار دیتی ہین یہہ سب شرک اور کفر ہے بدین اسلام فرمایا حق تعالی نے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اور حیوانات کو جو نذر مشائخ کا کر کر انکے قبرون پر لیجا کر اس مشائخ یا پیر کے نام سے ذبح کرتے ہین تو یہہ ذبیحہ جنس ان ذبایح سے ہے کہ ممنوع شرعی ہے اور احتراز اس سے واجب اور جو اسکو اللہ سبحانہ کے نام پاک سے ذبح کرین تو اسمین کچھہ قباحت اور مانع شرعی نہین اور عورتین جو پیرون اور بی بیون کے نام کے روزے رکھتی ہین اور اکثر انکے نام روزے رکھتی ہین جنکا وجود نہین اپنی طرف سے نام بناتے ہین اور روزون کے واسطے دن مقرر کرتے ہین اور افطار کے واسطے طعام خاص بوضع مخصوص معین کرتی ہین اور ان روزون کے سبب سے اپنی بلائین ٹلنی جانتی ہین اور حاجتین بر آتی پہنچانتی ہین یہہ شرک عبادت مین ہے اور وسیلے سے عبادت غیر کے حل مشکل اپنی اس غیر سے چاہتی ہین معاذ اللہ بہت ہی برا فعل ہے حدیث قدسی مین ہے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ روزہ میرے ہی واسطے ہے کسی اور کو اس عبادت مین شرکت نہین اگرچہ کسی عبادت مین شرکت بحق تعالی کسیکو نہین لیکن تخصیص روزے کی واسطے اہتمام اس عبادت کے ہے اور یہہ حیلہ ہے ان عورتونکا کہ برائی اس عمل کی سنکر کہتی ہین کہ ہم یہہ روزے اللہ کے واسطے رکھتی ہین اور ثواب انکا پیرون کو بخشتی ہین اگر ایسا تین سچی ہین تو واسطے صیام کے تعین ایام کیا اور تخصیص طعام کیا اور اکثر عورتین بھیک مانگ کر افطار کرتی ہین اور افطار کے وقت مرتکب حرام ہوتی ہین کیونکہ بے حاجت سوال کرتی ہین اور پھر اس حرام فعل مین اپنی حاجتین بر آئی اور مرادین حاصل ہوئی جانتی ہین یہہ کیا بری گمراہی ہے معاذ اللہ سبحانہ شرط دوم نہی سرقہ سے ہے کہ گناہ کبیرہ ہے عورتون مین یہہ بہت ہوتا ہے اسواسطے اسکی نہی انکی بیعت کی شرط ہوئی کیونکہ یہہ اپنے شوہرون کے مال کو بے اذن خرچ کرتی ہین اور بے تحاشہ تصرف مین لاتی ہین اور اسکو حلال جانتی اسمین خوف کفر کا ہے کاش حرام جان کر مرتکب اس امر کے ہون تو دائرہ کفر سے تو دور رہین کیونکہ حلال جاننا حرام کا کفر ہے اسیواسطے حق تعالی نے بعد نہی شرک کے نہی سرقہ کی فرمائی اور عادت جو انکو پڑ گئی ہے بے اذن تصرف کرنیکی شوہر کے مال تو یہہ بھی کچھہ دور نہین کہ اورون کے املاک مین دلیر ہون اور خیانت اور سرقہ کرین کیونکہ خوگر ہو رہی ہین پس معلوم ہوا کہ نہی سرقہ سے عورتون کے حق مین اہم جہام اسلام سے ہے سمجھہ لیجئے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے پوچھا کہ جانتے ہو بدترین دزد و نکا کون ہے عرض کیا ہم نہین جانتے فرمایا اسرق السارقین وہ ہے کہ اپنی نماز مین سے

چراوے اور ارکان نماز کے اچھی طرح نہ ادا کرے اس سرقہ سے بھی بچنا ضرور ہے حضور دل سے بیت کرے کہ بہ نیت عمل صحیح ہمین
اور قرات درست پڑھے رکوع سجدہ قومہ جلسہ باطمینان ادا کرے تاکہ قطار اسرق السارقین مین داخل ہو شرط ثالث نہی
زنا سے ہے تخصیص بیعت نسا کے ساتھہ اس شرط کے اسواسطے ہے کہ بن عورتون کے رضا کے زنا واقع نہین ہوتا جب تک
یہہ راضی ہو مرد ہزار ڈھب لگائے ہرگز یہہ امر وقوع مین نہ آئے پس یہی اس سے عورتون کے حق مین اکدہی مردون کے کہ مرد
اس عمل مین تابع انکے ہین اسیواسطے حق تعالی نے زن زانیہ کو مرد زانی سے مقدم کیا ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد
منہما مائۃ جلدۃ اور یہہ گناہ خراب کرنیوالا دنیا و آخرت کا ہے اور سب دینون مین برا ہے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے ای لوگو زنا سے پرہیز کرو کہ اسمین چھہ خصلتین ہین تین دنیا مین
دنیا مین یہہ ہین کہ نور منہہ کا جاتا ہے فقر آتا ہے نقصان عمر مین لاتا ہے اور آخرت مین غضب پروردگار اور برے حساب اور عذاب
نار ہے اور سمجھو کہ حدیث مین وارد ہے کہ زنا ناپا کو نکا جاتا طرف محرمات کے ہے حق تعالی نے فرمایا قل للمؤمنین یغضوا
من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنون
کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی محرمات سے اور نگاہ رکھین شرمگاہ اپنے کو محرمات سے اور کہہ مسلمانیون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی کو محرمات
سے و محافظت کرین شرمگاہ اپنے کی محرمات سے معلوم کیجیے کہ دل تابع آنکھہ کے ہے جب دیکھہ لوگے تو بچنا دشوار ہے
کیونکہ دیکھا تو دل للچایا اور دل للچایا تو کب ٹھہریگا پس چشم پوشی ضرور ہے کہ خسارت دنیا و آخرت مین نہ پڑو اور
یہہ بھی ہی کلام اللہ مین وارد ہے کہ مرد بیگانی عورتون سے اور عورتین بیگانے مردون سے کلام لگاوٹ کا نکرین اور
ٹھن کر اپنی شکلین عورتین بھی نہ دکھاوین کہ موجب شہوت کا ہو اور پازیب اور کھونگرو اور کڑے اور سوا انکے زیور ایسا نہ
پہنے کہ جسکی آواز نامحرمون کو جاوے اور انکو فسق کیطرف رغبت دلاوے اور عورت اجنبیہ بھی مثل مرد کے ہے عورت عورت
بھی آپسمین خلطہ بیار فسق کا نرکھین غرض شوہر کے سوا کسیکے واسطے اپنے آپ کو آراستہ نکیا چاہئے جیسے مرد کو نظر اور مس
امردون سے بشہوت حرام ہے ویسے ہی عورت کو نظر اور مس بشہوت عورت سے حرام ہے شرط رابع نہی قتل اولاد ہے کہ
عورتین بیٹیونکو خوف فقر کے سبب مار ڈالتی ہین اسمین دو گناہ ہین ایک تو قتل نفس بغیر حق ہے دوسری قطع رحم کہ گناہ کبیرہ
ہے شرط خامس نہی بہتان اور افترا سے ہے یہہ صفت رذیلہ بھی عورتونمین بہت ہوتی ہے اسواسطے تخصیص ساتھہ انکے وقت
بیعت کے فرمائی اور یہہ کبیرہ گناہ ہے کہ متضمن کذب ہے جو سب دینون مین حرام ہے اور متضمن ایذائے مومن بھی ہے کہ اسپر بہتان
اٹھایا ہے اور ایذائے مومن حرام ہے اور مستلزم فساد بزمین بھی ہے کہ ممنوع اور حرام بنص قرآنی ہے شرط سادس نہی
معصیت اور نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس امر مین کہ وہ فرماوین یہہ شرط متضمن سب اوامر اور نواہی شرعیہ
کو ہے کیا نماز کیا روزہ کیا حج کیا زکوۃ کہ بناء اسلام کے بعد ایمان بخدا و رسول یہین چار رکن ہین پس نماز پنجگانہ بے فتور اور با حضور
پڑھے اور صوم رمضان کہ مکفر سیات سال ہین رکھے اور حج بیت اللہ کہ جسکے ثواب نہین مخبر صادق علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا ہے حج بخشواتا ہے گناہ پہلی ادا کیجئے اور زکوٰۃ مال رغبت بمصارف زکوٰۃ دیجے اور اسیطرح ورع
اور تقویٰ بھی نچھوڑیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے برپا رکھنے والا دین تمھاریکا ورع ہے اور ورع عبارت
ترک منہیات شرعیہ سے ہے لقمہ حرام کے سے پرہیز کیجئے اور اُسے مثل خمر جانئے اور غنا سے بھی اجتناب ضرور ہے کہ داخل
لہو و لعب ہے کہ حرام ہے اور اسکے حق میں وارد ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنے غنا افسون زنا ہے اور غیبت اور سخن چینی
سے بھی بچنا لازم ہے کہ ممنوع شرعی ہے اور کسی پر ہنسنا اور ایذا مومن کو دینی جس وجہ سے کہ ہو منہی عنہ ہے اس سے پرہیز
ضروری ہے اور شگون بد کا اعتبار نکیا چاہیئے اور کچھ اُسمیں تاثیر نجانئے اور یہہ بھی نہ یقین کیجئے کہ مرض ایک کا
دوسرے کو لگتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے منع فرمایا ہے لاطیرۃ ولاعدوی یعنے شگون بد کی اصل
ثابت نہیں اور مرض کا ایک کا دوسرے کو لگنا متحقق نہیں اور کاہن اور منجم کی باتوں پر اعتبار نکیا چاہیئے اور امور غیبیہ نہ بوجھا
چاہیئے اور عالم الغیب انکو نجانئے کہ شریعت میں منع اسکا بمبالغہ آیا ہے کہ قدم راسخ کفر میں رکھتا ہے کوئی کبیرہ سحر
و ساحری سے نزدیک تر بکفر نہیں ہے خوب احتیاط اسمیں ضرور ہے کہ کوئی چیز اسکی فعل میں نہ آوے کہ حدیث میں آیا
ہے کہ مسلم جب تک اسلام رکھتا ہے سحر اُس سے وجود میں نہیں آتا جب ایمان اُس سے جدا ہو جاتا ہے اعاذنا اللہ
سبحانہ اُسوقت سحر اُس سے متحقق ہوتا ہے پس گویا کہ سحر اور ایمان نقیض آپسمیں ہیں اگر سحر ہے تو ایمان نہیں اور جو ایمان
ہے تو سحر نہیں جب نساء بایعات نے یہہ سب شرطیں قبول کیں تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بمجرد قول انکے بیعت فرمائی
اور بامر الٰہی انکے واسطے دعاے مغفرت اور استغفار کیا یقینی وہ قبول ہوا اور بخشی گئیں زوجہ ابی سفیان بھی انہیں سے تھیں بلکہ سرگروہ
انکی کہ سب کیطرف سے وہی باتیں آپ سے کرتی تھیں پس عورتوں میں سے جو کوئی ان باتوں سے بچکر ان شرائط پر عمل کریگی حکماً داخل
اس بیعت میں ہوگی اور اس استغفار میں داخل فرمایا ہے حق تعالیٰ نے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم یعنے کیا کام رکھتا ہے حق
تعالیٰ ساتھ عذاب تمھارے کے اگر شکر کرو تم اور ایمان درست کرو شکر بجالانا عبارت قبول کرنے احکام شرعیہ سے ہے اور انپر
عمل کرنا طریقہ نجات کا متابعت صاحب شریعت کے ہے علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام اعتقاد میں اور عمل میں پیر اور استاد اسواسطے
کرتے ہیں کہ شریعت کی باتیں بتاوے اور اُسکی برکت سے آسانی اعتقاد اور عمل شریعت میں پیدا ہو نہ یہہ کہ مرید جو چاہیں سو کریں
اور پیر انکی ڈھال ہوں اور عذاب سے بچاویں کہ یہہ تمنا محض اور خیال باطل ہے وہاں بے اذن کوئی شفاعت کسیکی نہیں
کر سکیگا جب تک کہ مرتضی ہو شفاعت اُسکی نکریں اور مرتضی جب ہو کہ شریعت پر عمل کرے اور جو کہ مقتضای شریعت
خطا واقع ہو تو تدارک اسکا بشفاعت ممکن ہے سوال مذنب کو کس اعتبار سے مرتضی کہئے جواب جو حق تعالیٰ مغفرت
اسکی چاہے اور وسیلہ واسطے عفو اُسکے کے درمیان لائے وہ شخص فی الحقیقت مرتضی ہے اگرچہ بظاہر مذنب ہے ثم کلام الشریف
بعضے درویش مسلمان واسطے نفع دنیا کے یہود دل سے دوستی رکھتے تھے اور اہل اسلام کی خبریں انسے کہتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
یا ایھا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اس قوم سے

اور پھیر دیئے اللہ نے دلوں انکے کو صفت یقین سے اور شک ڈال دیا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور اللہ نہیں ہدایت
کرتا قوم فاسقوں کو کہ دائرہ فرمان سے نکلے ہیں وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ اور یاد کر
اسکو بھی جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اپنی قوم کو کہ اے بنی اسرائیل تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں طرف تمہارے ساتھ معجزوں
اور دلیلوں کے مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ در حالیکہ سچا بتلانیوالا ہوں اُس چیز کو کہ آگے میرے ہے کتاب توریت سے یعنی پہلے
مجھسے نازل ہوئی ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں اسکی کہ وہ اللہ کی طرف سے اُتری ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي
اسْمُهُ أَحْمَدُ اور خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ پیغمبر کے کہ آویگا دین کامل اور شرع شامل لیکر بعد زمانے میرے سے نام اسکا احمد ہے صلی اللہ
علیہ وسلم اور ترجمہ کلام عیسی کا یہہ ہے کہ اِنِّی ذَاهِبٌ إِلٰى رَبِّي وَرَبِّكُمْ وَالْفَارْقَلِيطَا یعنی میں جلنے والا ہوں طرف پروردگار اپنے اور پروردگار
تمہارے کے اور فارقلیطا آویگا فارقلیطا کا ترجمہ عربی میں احمد ہے یعنی تعریف کیا گیا بہت تبیان سے حسینی والے نقل کیا ہے کہ نام حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان سریانی میں محیا ہے اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ بھیجیگا خدا طرف تمہارے اسکو بعد میرے فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
پس جب آیا عیسی علیہ السلام انکے پاس ساتھ معجزوں روشن کے جیسے مردے کا جلانا اور اندھے کا بینا کرنا اور برص کا کھونا قَالُوا هٰذَا
سِحْرٌ مُبِينٌ کہا اکثر بنی اسرائیل نے یہہ جو ہمیں دکھاتا ہے جادو ہے ظاہر یعنی سب جانتے ہیں کہ سحر کرتا ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اور کون ہے ظالم بہت اُس شخص سے کہ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹھ یعنی پیغمبر کی اسکے تکذیب کرے اور
معجزوں کو اسکے جادو بتاوے بعضے علما کہتے ہیں کہ نضر بن حارث نے کہا کہ دن قیامت کے لات اور عزیٰ ہماری شفاعت کرینگے نزد
اللہ کے نزدیک انکی شفاعت قبول ہوگی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ کون ہے ظالم تر اُس شخص سے کہ خدا پروردگار پر
دروغ بندی کرے بتوں کی شفاعت قبول کرینگے وَهُوَ يُدْعٰى إِلَى الْإِسْلَامِ اور حال یہہ ہے کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہے یعنی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پکارتے ہیں طرف دین اسلام کے کہ مشتمل ہے اوپر بھلائیوں دنیا و آخرت کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ اور خدا نہیں راہ دکھاتا چھٹکارے کی قوم ظالموں کو لباب میں لکھا ہے کہ کئی دن وحی پیغمبر خدا صلعم پر نہ آئی کعب
بن اشرف نے کہا خوشخبری ہو تمھیں اے گروہ یہود کہ خدا نے محمد کے نور اسکا بجھا دیا کام اسکا تمام ہوگا یہہ بات سنکر آپ ملول خاطر
ہوئے واسطے دفع غبار ملال کے کہ آئینہ خاطر فیض مظاہر شمس فلک رسالت پر آیا تھا یہہ آیت نازل ہوئی کہ يُرِيدُونَ
لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہیں یہود کہ بجھا دیویں وہ نور خدا کا کہ دین اوسکا کتاب اسکی ہے یا نور رسول خدا کا ساتھ
مونہوں اپنے کے باتیں بے ادبانہ کہہ کر وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور اللہ پورا کرنیوالا ہے نور دین اپنے کو اور روشنی
شرع سید المرسلین کو پہلے قائم ہونے قیامت سے اور اگرچہ ناخوش رکھتے ہیں کافر تمام ہونے اسکے کو لیکن انکی ناخوشی کچھہ کام نہیں
آتی اور کراہت اثر نہیں دکھاتی فرد نور خدا جھا ہے کوتی بافواہم اسکا متمم ہے حق لو کرہ الکافرون هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وہ ہے خدا جسنے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے
یعنی ساتھ اُس چیز کے کہ سبب ہدایت ہے قرآن اور ساتھ دین حق کے کہ ملت حنیفی ہے تو کہ ظاہر کرے اسکو اوپر دین سارے کے یا تو کہ غالب کرے

اسی دین کو اوپر سب دینوں کے وقت نزول عیسیٰ ؑ کے سب اہل زمین دین اسلام قبول کرینگے اور اگرچہ ناخوش رکھیں مشرک اظہار
دین محمدی صلعم کو کہ شامل ہے اوپر اثبات توحید اور ابطال شرک کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ
عَذَابٍ اَلِیْمٍ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کروں میں تمکو اوپر سوداگری کے کہ نجات دیوے تمکو عذاب درد دینے والے سے وہ تجارت
یہہ ہے تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے یعنی ثابت
رہو ایمان پر اور جہاد کرو تم ساتھ کافروں کے بیچ راہ خدا کے ساتھ اموال اپنے کے کہ خرچ راہ دو اور سلاح مجاہدوں کے لئے خرید دو
اور ساتھ جانوں اپنے کے کہ خود تیار ہو کر لڑو تؤمنون اور تجاہدون دونو صیغے جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم کے ہیں اور معنے
امر یہاں واقع ہوئیں ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ جو مذکور ہوا ایمان اور جہاد سے بہت بہتر ہے واسطے تمھارے
اگر ہو تم جانتے طریقہ تجارت حقیقی کا ایک بزرگ نے فرمایا کہ اولویت اس تجارت میں یہہ ہے کہ سوا خدا کے نہ خریدے تو نفحات
میں مولوی جامی نے عبد اللہ تستری سے نقل کی ہے کہ انکے بیٹے نے اگر کہا کہ شیشہ روغن کا میں گھر سے لاتا تھا راہ میں
ٹوٹ گیا وہی سرمایہ میرا تھا انھوں نے کہا ہے پسر سرمایہ اپنا جو کر جو سرمایہ تیرے پدر کا ہے واللہ کہ پدر تیرے کا کچھہ نہیں سوا اللہ کے
دنیا و آخرت میں شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سود تمام جب تھا کہ پدر بھی انکا درمیان نرہتا نظم بازار محبت کی عجب بستی ہے
ہر چیز کی نیستی جہاں ہستی ہے وہ جاکے کیا بجز خدا خود بھی نرہ وہاں سود بس اپنے سے تہی دستی ہے پس اگر ایمان
لاؤگے اور جہاد کروگے یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ بخشیگا اللہ واسطے تمھارے گناہوں گذشتہ تمھاری کو دنیا میں وَیُدْخِلْكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور داخل کریگا تمکو عقبیٰ میں بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں انکے کے نہریں
وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ اور جگہہ رہنے کی پاکیزہ ہیں بیچ بہشتوں ہمیشہ عدن کے عدن نام اول منزل اور بانی
ساکن کے معنے مقیم ہونیکے ہیں ایک جگہہ میں یعنی بوستانہائے جاوید میں گھر ملینگے اور وہاں اقامت ہوگی ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ یہہ مغفرت پانا اور جنت میں جانا مراد پانا ہے بڑا وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا اور واسطے تمھارے ہے ایک نعمت اور دنیا میں
کہ چاہتے ہو اسکو نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ مدد خدا کی طرف سے اور فتح نزدیک مراد اس سے فتح نصرت قریش پر اور فتح مکے کی
ہے یا فارس اور روم کی ابن عطا قدس سرہ نے کہا کہ نصرت توحید ہے اور فتح نظر بجانب ملک مجید اور محققوں کے نزدیک
فتح قریب کھلنا ابواب دل کا ہے بمقامات عالیہ الٰہیہ اور غنائم اس فتح کے معارف نامتناہی ہیں یا فتح مقام شرح صدر ہے
کہ بعد تصفیہ قلب کے تزکیہ نفس کا جو ہوتا ہے تو امارہ مطمئنہ ہو کر بمقام صدر ارتفاع کرتا ہے اور یہہ تخت صدر پر بیٹھکر حکومت
کرتا ہے جیسا کہ پہلے تزکیہ کے سب پر غالب اور حاکم تھا ویسے ہی بعد تزکیہ کے سب کا سردار ہوتا ہے خیارکم فی الجاهلیة
خیارکم فی الاسلام وہاں مقام شرح صدر حاصل ہوتا ہے اور خلعت اسلام حقیقی پاتا ہے اس مقام میں سالک کا سینہ ایسا
کشادہ ہو جاتا ہے کہ گویا تمام عالم اسکے سینہ میں سما گیا نظم سینہ اگر انشراح پاوے عالم ہیں سینے میں ذرا و ریت
میں ذرا ہی یار کردوں تو ارض سے تا سما سماوے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور بشارت دے اے محبوب میرے مسلمانوں کو دنیا میں نصرت کی

اور آخرت میں جنت کی یا ایہا الذین آمنوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مخاطب گروہ انصار کا ہے جنھوں نے بیعت عقبہ
ثانیہ کے بیعت کی تھی وہ ستر آدمی تھے یا خطاب عام ہے سب مسلمانوں کو کہ کونوا انصار اللہ ہو تم مدد دینے والے دین خدا کے
اور رسول خدا کے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ اے محمد صلعم نصرت طلب کرو اپنی قوم سے کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من
انصاری الی اللہ جیسے عیسی نے نصرت مانگی اور کہا عیسی بیٹے مریم کے نے واسطے حواریوں کے کہ اسکے خواص تھے اور سب سے پہلے ایمان لائے
تھے کون شخص ہے مدد دینے والا میرا طرف دین اللہ کے قال الحواریون نحن انصار اللہ کہا حواریوں نے ہم ہیں مدد دینے والے
دین خدا کے اور واقعی نصرت کی انھوں نے دین عیسیؑ کی بعد لیجانے کے انکو آسمان پر اور خلق کو طرف خدا کے دعوت کی فآمنت
طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ پس ایمان لایا سبب دعوت انکی کے ایک طائفہ یعنی بنی اسرائیل سے حضرت عیسی پر
اور جانا اسنے کہ عیسی بندے اور رسول خدا کے ہیں اور کفر کیا ایک فرقے نے کہ اسنے عیسی کو ابن اللہ کہا اور جب حضرت رسول
اللہ مبعوث ہوئے مسلمانوں نے بھی یہی کہا کہ عیسی عبد اللہ اور رسول خدا ہیں اس طائفے پہلے نے قوت پائی حق تعالی نے فرمایا ہے
فایدنا الذین آمنوا علی عدوہم پس قوت دی ہمنے اور غالب کیا ہمنے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ عیسی کے اور رسالت
اور عبودیت اسکی کے اوپر دشمنوں انکے کے کہ قائل الوہیت عیسی کے تھے فاصبحوا ظاہرین پس ہو گئے مومن غلبہ کرنیوالے کافروں پر
سورہ جمعہ مدنی ہے گیارہ آیتیں ہیں باتفاق ایک سو اسی کلمہ ہیں سات سو اڑتالیس حرف ہیں دو رکوع ہیں
یسبح للہ یا ایہا الذین آمنوا فوصل اسکی یسبح میں ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورہ صف کے یہہ ہے کہ آغاز دونوں کا ساتھ تسبیح خدا کے ہے

سورۃ الجمعۃ مکیۃ ومدنیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وہی احدی عشرۃ آیۃ

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم پاکی بیان کرتے ہیں واسطے خدا کے جو کچھ
بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے بادشاہ کہ ملک اسکا بے زوال ہے پاک ایسا جسمیں نہ عیب نہ صفت اختلال
ہے غالب ایسا کہ کبھی مغلوب نہو حکمت والا ایسا کہ کوئی کام اسکا ایسا نہیں جو خوب نہو ہو الذی بعث فی
الامیین رسولا منہم وہ ہے جسنے بھیجا بیچ ان پڑھوں کے پیغمبر انھیں سے یعنے امی مراد ان پڑھوں سے قوم عرب ہیں
کہ اکثر پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے اور پیغمبر بھی امی بھیجا تا تہمت نکر سکیں کہ یہہ پڑھا لکھا ہے اپنے طرف سے عبارت
بنا کر سنا دیتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ امی ہونے کا آپکے یہہ وجہ ہے کہ پہلی کتابوں میں اسیطرح فرما دیا تھا کہ خاتم
انبیا امی ہوگا چنانچہ کتاب شعیب علیہ السلام میں مذکور ہے کہ میں بھیجونگا امی کو بیچ امیوں کے اور ختم کرونگا اسپر نبوت
یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم پڑھتا ہے اوپر انکے آیتیں کلام خدا کی باوجود اسکے کہ امی ہے مثل انکے اور پاک
کرتا ہے انکو پلیدی کفر سے اور خبث عقائد سے اور رذیلہ اخلاق سے ویعلمہم الکتاب والحکمۃ اور سکھاتا ہے انکو
قرآن اور احکام شریعت وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین اور تحقیق تھے یہہ لوگ کہ اب قرآن خوان ہیں اور پاک ہیں
اور احکام شرع سیکھتے ہیں پہلے آنے محمد رسول اللہ سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ شرک کرتے تھے اور دین جاہلیت کے تابع تھے

اذان اول ہے دن جمعہ کے کہ مؤذن متعدد ہوتے ہین ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ سعی اور ترک بیع بہت بہتر ہے واسطے
تمھارے معاملہ دنیا کے سے کہ اسمین نفع باقی اخروی ہے اور اسمین فائدہ فانی دنیوی اگر ہو تم جانتے نفع اور ضرر کو فَاِذَا قُضِیَتِ
الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ پس جسوقت تمام کی جاوے نماز جمعہ کی پس پھیل جاؤ تم بیچ زمین کے واسطے تجارت اور رفع احتیاج اپنے
کے یہہ امر واسطے اباحت کے ہے حاصل یہہ ہے کہ اگر اپنے کامون کو بعد نماز کے جانا ہو تو جاؤ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ اور ڈھونڈھو فضل
اللہ کے سے رزق اپنا مراد اس سے یہہ اسباب معاش ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ پھیل جانا بھی زمین مسجد مین ہے واسطے
وعظ سننے کے اور مجلس علما مین بیٹھنے کے اور بعضے کہتے ہین مراد عیادت مریض کی ہے اور حضور جنازہ اور زیارت مومنان
اور طلب علم اور اسیطرح کے جو نیک کام ہین کیونکہ ڈھونڈھنا فضل الٰہی کا ایسے ہی اعمال مین ہوتا ہے وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا
لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اور یاد کرو اللہ کو بہت ہر لحظہ ہر لمحہ کچھ نماز ہی کے وقت پر منحصر نہین تو کہ تم خلاصی پاؤ اور دونون جہان کی نیکیو
پہنچو کہ ذکر اللہ کا موجب جمعیت ظاہر اور باطن ہے اور سبب تجارت دنیا و آخرت ہے نظم مت ذکر خدا سے ایکدم رہ غافل
کیون ذکر سے خیر دو جہان ہو حاصل ذکر حق ہے کہ عاشقونکا رافت آسائش جان ہے اور آرام دل لکھا ہے کہ پیغمبر خدا خطبہ
پڑھتے تھے جو کاروان دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا بطعام بسیار شام کیطرف سے آیا ان روزون مدینے مین تنگی تھی اور یہہ دستور تھا
کہ کاروان جو سلامت پہنچتا تھا تو طبل شادیانہ بجاتے تھے صحابہ نے جو آواز طبل کاروان کا سنا مسجد سے نکل کر طعام خریدنے کے واسطے
چلے گئے بارہ آدمی رہ گئے انمین سے چار خلفائے راشدین تھے آپ نے فرمایا کہ اگر تم بھی چلے جاتے اور یہان کوئی نہ رہتا تو آگ
تمھارا پیچھا کرتی اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا جسوقت کہ دیکھتے
ہین سوداگری یا تماشا یعنے کاروان آتا ہے اور آواز نقارے کا سنتے ہین جاتے ہین طرف اسکے اور متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے
یا تماشائی کرتے ہین اسمین طرف طعام خریدنے کے اور چھوڑ جاتے ہین تجھکو کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ
کہہ جو کچھ نزدیک خدا کے ہے ثواب نماز کا اور خطبے کے سننے کا اور مجلس شریف پیغمبر خدا مین بیٹھنے کا بہتر ہے اور بہت فائدہ مند
ہے لہو سے اور نفع تجارت سے کیونکہ فائدے ثوابون کے محقق ہین اور نفعے معاملون کے متوہم وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ
اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والون سے یعنے جو وسیلے واسطے رزق پہنچانیکے دنیا مین ہین ان سب سے وہ بہتر ہے کیونکہ یہہ کاہی بخل کرتے ہین اور مصلحت وقت نہین
دیکھتے تو دست کش ہوتے ہین نقل ہے کہ بادشاہ بغداد نے بہلول کو کہا کہ تیرا روزینہ مقرر کر دیتا ہون تاکہ دل تیرا متعلق نرہے بہلول نے کہا کہ مین یہہ بات
قبول کرتا جو تجھہ مین کئی عیب نہوتے ایک تو یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کیا چاہیے دوسرے یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کب چاہیے تیسرے یہہ کہ تجھے معلوم نہین کہ مجھے
کتنا چاہیے حق تعالیٰ میری رزق کا کفیل ہے وہ یہہ سب جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ سے مجھے پہنچاتا ہے اور یہہ ہے کہ شاید تو غصے ہو کر میرا روزینہ
بند کر دے اور حق تعالیٰ بسبب گناہ میرے کے رزق میرا بند نہین کرتا فرد ایسا ہے وہ رازق کہ کسی کی رافت روزی نکرے بند خطاؤنکے سبب سے سورۃ
منافقون مدنی ہے گیارہ آیتین ہین باتفاق ایک سو اسی کلمے ہین سات سو ستر حرف ہین دو رکوع ہین اِذَا جَآءَكَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ
فواصل اسکی ان ہے اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۃ جمعہ کے یہہ ہے کہ اسمین تشنیع کافرون کی تھی اسمین مذکور منافقون کا ہے

سورة المنافقون مدنیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی احدی عشر آیۃ

لکھا ہے کہ پانچویں برس ہجرت کے پیغمبر خدا صلعم غزوہ مریسیع مراجعت کر کر ایک کوئے پر آئے وہان درمیان سنان بن وبر جہنی
کے حلیف بن عمرو بن عوف کا تھا خزرج سے اور درمیان جہجاہ غفاری کے کہ اجیر حضرت فاروق رض کا تھا جھگڑا ہو گیا یہانتک معاملہ
پہنچا کہ فتنہ برپا ہوا ابن ابی منافق نے اسوقت کچھ ناشایستہ باتین کین اور کہنے لگا کہ مہاجرونکو کچھ مت دو تو کہ مدینے سے نکل
جاوین پریشان ہوکر اور دوسرے جب مدینہ مین ہم پہنچین تو جو کوئی غالب ہے وہ نکالدے اسکو جو خوار ہے زید بن ارقم رض نے مجلس نبوی مین
اگر یہہ خبر ظاہر کی حضرت نے اگرچہ دن گرم ہو گیا تھا کوچ کا حکم کیا تاکہ فتنہ دفع ہو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا آپنے
فرمایا کہ یون معاملہ ہے اسنے آپ کی بہت تسلی خاطر کی پھر یہہ خبر ابن ابی کو پہنچی اسنے آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر جھوٹی
قسمین کھائین لوگون نے زید بن ارقم رض کو دروغ گو ٹھہرادیا حق تعالی نے زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ کی تصدیق مین یہہ سورت نازل کی
اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله جب وقت آتے ہین تیرے پاس منافق یعنے ابن ابی اور اصحاب اسکے کہتے
ہین کہ گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تو البتہ رسول اللہ کا ہے یعنے ہم منافق نہین ہین اور ہم دل سے تیری رسالت کے معتقد ہین والله يعلم
انك لرسوله اور اللہ جانتا ہے تحقیق تو البتہ رسول اسکا ہے اور اسنے تجھے بھیجا ہے والله يشهد ان المنافقين لكاذبون
اور اللہ گواہی دیتا ہے تحقیق منافق البتہ جھوٹے ہین اپنی گواہی مین کیونکہ اعتقاد انکا موافق قول انکے کے نہین پس گواہی انکی اس بات
پر کہ دل ہمارا معتقد رسالت کا ہے جھوٹھہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد شہادت سے قسم ہے یعنے یہہ قسم کھاتے ہین اعتقاد رسالت
پر تیرے اور اللہ جانتا ہے کہ یہہ جھوٹھی قسمین کھاتے ہین اتخذوا ايمانهم جنة فصدوا عن سبيل الله پکڑا منافقون نے قسمین اپنی کو
ڈھال کہ قتل سے بچین پس بند کرتے ہین وہ لوگونکو شبہے ڈالکر دین خدا کے سے یا آپ اعراض کرتے ہین جہاد راہ خدا کے سے
انهم ساء ما كانوا يعملون تحقیق منافق برا عمل ہے جو کچھہ ہین کرتے قسمین جھوٹھی کھانا حق سے پھرنا ذلك بانهم امنوا ثم كفروا
یہہ حکم اللہ کا ساتھہ برائی اعمال انکے کے سبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے ساتھہ زبان کے پھر کافر ہوئے ساتھہ دل کے یا ظاہر
مسلمانون سے کہا کہ ہم تم مین ہین اور خلوت مین اپنے رئیسون سے کفر کی باتین کین فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون پس مہر
رکھی گئی اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین سمجھتے حقیقت ایمان کی کہ اقرار ساتھہ زبان کے اور تصدیق ساتھہ دل کے ہے لکھا ہے
کہ ابن ابی مرد جسیم اور خوب صورت شیرین سخن فصیح زبان تھا اور اور منافق بھی ایسے ہی تھے جب مجلس مین پیغمبر خدا کے آتے تو آپ
انکی شکلین دیکھہ کر اور باتین سنکر خوش ہوتے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ واذا رأيتهم تعجبك اجسامهم اور جسوقت دیکھتا ہے
تو ان منافقونکو خوش لگتے ہین تجھکو بدن انکے وان يقولوا تسمع لقولهم اور اگر بات کہتے ہین کان رکھتا ہے طرف بات انکی کے
اور انکی قسمین باور کرتا ہے اور حال یہہ ہے کہ وہ بیوقوف ہین اور نہ سمجھتے ہین كانهم خشب مسندة گویا کہ وہ لکڑیان ہین
تکیے پر لگائے ہوئے یعنے فقط بدن اور شکلین ہین علم فہم نہین رکھتے يحسبون كل صيحة عليهم جانتے ہین ہر فریاد اور آواز
کو کہ مدینے مین بلند ہو کہ وہ واقع ہے اوپر انکے یعنے بدگمانی اور بد دلی اور ترس انکو یہانتک ہے کہ جو آواز سنتے ہین کہ نفاق

انکا پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہوگیا اب رسوا ہوینگے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ وہی ہین دشمن تیرے اور مسلمانون کے پس
بچ مکر انکی سے اور انسے بے غم نرہ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ مارے انکو اللہ اور لعنت کرے اونپر کہان سے پھیرے جاتے ہین
راہ حق سے معالم مین لکھا ہے کہ بعد نزول ان آیتون کے ابن ابی کی قوم نے اسکو کہا کہ یہہ آیات تیرے حق مین نازل
ہوئی ہین جا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ وہ تیرے واسطے مغفرت طلب کرین اُس منافق نے گردن پھیرائی
اور کہا کہ مجھے اُنھون نے کہا کہ ایمان لا لایا مین پھر کہا زکوۃ دے دی مین نے اب یہہ باقی رہا ہے کہ محمد کو سجدہ
کرو مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے واسطے منافقون کے
کہ آؤ ساتھ عذر کے بخشش مانگے واسطے تمھارے رسول خدا کا موڑتے ہین سرون اپنے کو یعنے مُنھہ پھیر لیتے ہین جیسے کوئی
بری چیز سے مُنھہ موڑ لے وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور دیکھتا ہے تو انکو کہ باز رہتے ہین تیری خدمت مین حاضر ہونے
سے اور وہ تکبر کرتے ہین سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ برابر ہے اوپر انکے بخشش مانگے تو واسطے
انکے ہر گز نہ بخشیگا اللہ واسطے انکے کیونکہ یہہ دھنسے ہوئے ہین نفاق مین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ تحقیق اللہ
نہین راہ دکھاتا قوم فاسقون کو هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وہی ہین جو کہتے ہین انصار کو
کہ تم مت خرچ کرو تم اوپر اُس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہین فقراء مہاجرین مین سے یہانتک کہ بھاگ جاوین غلام اپنے
صاحبون پاس اور بیٹے اپنے باپون پاس منافق مہاجرون کے دینے سے انصار کو منع کرتے ہین وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور حال یہہ ہے کہ واسطے اللہ کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے اور کنجی انکی اسیکے دست قدرت مین ہے جسے
چاہے روزی دے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ اور لیکن منافق نہین سمجھتے کہ رزق دینے والا اللہ سبحانہ ہے نہ آدمی مثنوی رازق
دیتا ہے کبریا سب کو پرورش کرتا ہے خدا سب کو ظاہر اگرچہ پردہ اسباب کھولتا ہے وہ رزق کے ابواب او جسے چاہے بے سبب
بھی دے کچھ سبب پر نہین ہے حصر اسے ہر طرح قدرت اسکی ظاہر ہے سبب و بے سبب وہ قادر ہے يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کہتے ہین منافق مراد ابن ابی ہے اگر پھرے ہم اس سفر سے طرف مدینے کے البتہ
نکال دیوینگے عزت والے مدینہ مین سے ذلت والون کو مراد ابن ابی کی اعز سے نفس اخس اسکا تھا اور اُس دوسرے لفظ سے ذات
اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
اور واسطے اللہ کے ہے عزت الوہیت اور ربوبیت اور واسطے رسول اسکے کے ہے عزت نبوت اور شفاعت اور واسطے مومنون کے ہے عزت ایمان
اور طاعت اور لیکن منافق حقیقت عزت کی نہین جانتے نقل کی ہے کہ لشکر آپکا وادی عقیق مین پہنچا عبد اللہ پسر ابن ابی کہ مومن و مخلص تھا
سر راہ کھڑا ہو گیا جب اُسکا باپ آیا تو اونٹ کو اُسکے بٹھا کر اوپر اُسکے پاؤن دھر کر کہنے لگا کہ قسم ہے تجھکو مدینہ مین نجانے دونگا جبتک
کہ پیغمبر خدا کا اذن نہوگا اور جانتا ہے تو کہ اذل تو ہے اور اعز وہ مین جب سواری حضرت کی وہان پہنچی آپنے اس احوال پر مطلع ہو کر اجازت
مدینے مین جانے کی فرمائی حق تعالی کی طرف سے یہہ آیت آئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اے لوگو جو

ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تمکو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یاد خدا کی سے کیونکہ مقتضائے ایمان کا وہ ہے کہ محبت اللہ کی غالب ہو
سب چیز کی محبت پر یہانتک کہ اگر تمام نعمتیں دنیا اور آخرت کی عوض دین دیں تو اُسے قبول نکرو فرد دنیا کی طلب ہے اللہ نہ خواہش
جمیع عقبیٰ کی عوض دونو جہان کے ہو نیز دیدار با اللہ وَمَن یَّفعَل ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الخٰسِرُونَ اور جو کوئی کرے یہہ کام کہ مال
اور اولاد کے سبب حق سے باز رہے پس یہہ لوگ ہیں وہی ٹوٹا پانیوالے کہ ایسی چیز حقیر فانی کے باعث ایسی بڑی چیز باقی سے
بے بہرہ رہیں وَاَنفِقُوا مِمَّا رَزَقنٰکُم مِّن قَبلِ اَن یَّاتِیَ اَحَدَکُمُ المَوتُ اور خرچ کرو جسکا خرچ واجب ہے اسکو اُس چیز سے کہ
دی ہے ہمنے تمکو اور ذخیرہ آخرت کا کرو پہلے اُس سے کہ آوے کسیکو تم میں سے موت فَیَقُولَ رَبِّ لَولَآ اَخَّرتَنِیٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیبٍ
فَاَصَّدَّقَ وَاَکُن مِّنَ الصّٰلِحِینَ پس کہے وہ شخص اے پروردگار میرے کیوں نہ ڈھیل دی مجھکو یعنے میری موت کو ایک وقت نزدیک تک
پس خیرات دیتا میں اور زکوٰۃ ادا کرتا اور ہوتا میں نیک مردوں سے وَلَن یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا
اللہ کسی جی کو موت سے جو وقت کہ آویگا وقت جانیکا اسکے یعنے جب عمر آخر ہوگی تو پھر زندگی کسی صورت نہیں وَاللّٰهُ خَبِیرٌ بِمَا
تَعمَلُونَ اور اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم بھلا اور برا یہہ قرأت حفص کی ہے کہ تعملون بصیغہ خطاب پڑھا ہے
اور ابوبکر نے یعملون بصیغہ غائب یعنے اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں آدمی سورۂ تغابن مکی ہے اور بقول بعض
مدنی اٹھارہ آیتیں ہیں دو سو اکتالیس کلمے اور ایک ہزار اور ستر حرف اور دو رکوع یسبح للہ تا اصاب فواصل اسکی من ر د
ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورۂ منافقین کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا مذکر خیر تھا ابتداء اسکی ساتھ ذکر تسبیح کے ہوئی

سورۃ التغابن مدنیۃ وھی — بسم اللہ الرحمن الرحیم — ثمان و عشر آیۃ

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے روحانیات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے
ہے جسمانیات سے لَهُ المُلکُ وَلَهُ الحَمدُ واسطے اسکے ہے بادشاہی کہ زمین و آسمان اور جو کچھ انمیں ہے سب اسینے پیدا کیا ہے اور واسطے
اسکے سب تعریف او پر نعمت پیدائش کے ہے وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ اور وہ او پر ہر چیز کے قادر ہے هُوَ الَّذِی خَلَقَکُم فَمِنکُم کَافِرٌ
وَّمِنکُم مُّؤمِنٌ وہی ہے جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیوں پس بعضے تم میں سے کافر ہیں ساتھ خالقیت اسکی کے جیسے دھریے اور طبیعے اور بعضے
تم سے مومن ساتھ پیدا کرنے اسکے کے جیسے مسلمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعمَلُونَ بَصِیرٌ اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے
جزا موافق اعمال تمہارے دیگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ بِالحَقِّ وَصَوَّرَکُم فَاَحسَنَ صُوَرَکُم پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو ساتھ راستی
کے یا ساتھ حکمت کے یا ساتھ کلمہ کے یا واسطے بیان حق کے یعنے یہہ سب دلائل وحدانیت کی ہیں اور انسے حق ظاہر ہوتا ہے اور صورتیں بنائیں
تمہاری پس اچھی کیں صورتیں تمہاری ساتھ درازی قامت کے اور اعتدال خلقت کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ظاہر تمہارا
آراستہ کیا ساتھ کمال قدرت کے اور باطن تمہارے کو جلا دی ساتھ جمال قربت کے اور نزدیک محققوں کے حسن انسان یہہ ہے کہ
اسکو بصفوت اوصاف کائنات آراستہ کیا اور بخلاصہ خصائص مبدعات شرف اختصاص بخشا تا نمودار جمیع موجودات ہو علوی
و سفلی اور ملکی اور ملکوتی سے پس مراد حسن معنوی ہے نہ حسن صوری نظم تو ظلمت بروی نہ نگاہ کرہ رفت بردر دل سینہ روشن ہے

تیرے چراغ خوبی کل و سرو ظاہری پر تو عشق ہی شگفتہ دیکھ کہ عجب روش کھلا ہی تیرے دلمین باغ خوبی وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف
اُسیکے ہی پھر جانا سب کا یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ جانتا ہی بعلم کامل جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہی طرح
طرح کے مکنونات اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی رنگ رنگ کے مخترعات اور جانتا ہی جو کچھ کہ پوشیدہ کرتے ہو تم اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو کچھ خطرہ ہو یا فکر ہو اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ
قَبْلُ کیا نہین آئی تمکو آگے والو خبر ان لوگون کی جو کافر ہوئے پہلے اس سے مثل اولاد قابیل اور ثمود اور اصحاب ایکہ وغیرہ کے
فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ پس چکھا اُنھون نے وبال کام اپنے کا یعنی ضرر کفر کرنیکا دنیا مین ساتھ غرق اور باد صرصر وصیحہ اور عذاب یوم
الظلہ کے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے انکے ہی آخرت مین عذاب درد دینے والا بے انقطاع ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ یہہ عقاب اور عذاب انکو سبب اسکے ہی کہ تھے آتے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلون ظاہر اور معجزون
روشن کے فَقَالُوْا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا پس کہا اُنھون نے کیا آدمی راہ دکھاوینگے ہمکو یعنی یہہ مثل ہمارے آدمی ہین ہمین کیا راہ دکھاوینگے
اور تعجب کیا حق تعالی نے آدمی پر وحی بھیجی فَکَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَی اللّٰهُ پس کافر ہوے ساتھ رسولوں کے اور منہہ پھیر لیا معجزون
سے پس خدا نے انکو ہلاک کیا اور بے پروائی رکھتا ہی اللہ ایمان خلق کے سے وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ اور اللہ بے نیاز ہی عبادت
خلق سے تعریف کیا گیا ہی بے ستایش حامدون کے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا دعوی کیا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے یہہ کہ
ہرگز نہ اٹھائے جاوینگے قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ کہہ کہ یون نہین بلکہ قسم ہی پروردگار میرے کی کہ البتہ اٹھائے جاوگے تم قیامت کو
ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ پھر البتہ خبر دیئے جاوگے تم ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہی تمنے دنیا مین اور یہہ خبر دینا محاسبہ کے ساتھ ہو گا
اور جزا اسکی ملیگی وَذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ اور یہہ اٹھانا اور خبر دینی اوپر اللہ کے سہل اور آسان ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے کہ محمد ہین ﷺ اور ساتھ نور کے جو نازل کیا ہمنے اوپر محمد ﷺ کے
مراد نور سے قرآن مجید ہی کہ روشن اور ظاہر ہی ساتھ معجزون کے اور ظاہر کرنیوالا حقائق احکام کا ہی اور روشن کرنیوالا حلال و حرام کا
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اقرار اور انکار سے خبردار ہی یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ جسدن کہ
اکٹھا کریگا تمکو اللہ دن اکٹھا کرنے کے قیامت کے دن کو دن جمع کا فرمایا ہی کہ اُس دن سب پہلے پچھلے لوگ جمع ہونگے یا انبیا اور
امتین یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت والے اور ضلالت والے یا بہشتی اور دوزخی یا شقی اور سعید اور اشہر یہہ ہی کہ فرشتے اور جن
اور انس جمع ہونگے ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ یہہ دن ہی دن غبن دینے کا اور زیان ہونے کا یعنی جو مومن مقام کافر کا بہشت مین میراث
لے لے اور کافر دوزخ مین مقام کافر مین در آوے تو غبن ظاہر ہوا اور کافر جان لین کہ زیان کار ہین بعضون نے کہا ہی کہ کافر غبن اپنا
دیکھیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور مومن زیان اپنا پاویگا بجہت قصور کرنیکے بیچ احسان کے یا وہ دن زیان ڈھونڈھنے کا ہی
ہر شخص اپنا نفع چاہیگا اور دوسرے کا زیان وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے دور کریگا اُنسے برائیان انکی

یعنے عفو کریگا اور داخل کریگا انکو بہشتوں مین کہ چلتے ہین نیچے انکی سے نہرین یعنے نیچے محلون اور درختون انکی کے در انحال
کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ تاکید خلود مین ہے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ عفو اور دخول بہشت مراد پانا ہے بڑا
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور جو لوگ کافر ہوے اور جھٹلائین نشانیان
ہماری کہ قرآن ہے یا معجزات کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کین ہمنے یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے
ہین بیچ اسکے نہ مرینگے نہ دوزخ سے نکلینگے اور بری جگہہ ہے پھر جانیکی دوزخ مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ نہین
پہنچتی کسی شخص کو کچھہ مصیبت سے بیماری اور موت اہل کی اور ولد کی مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور قضا اسکی کے بغیر حکم اسکے کسیکو کچھہ
مصیبت نہین پہنچتی اگر وہ چاہے سب مخلوق کو سلامت رکھے لیکن واسطے صلاح احوال بندون کے اور آزمایش کے کہ صبر کرتے ہین یا نہین
اور زیادتی ثواب کے اور گناہ پاک کرنیکے بلامین مبتلا کرتا ہے وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ
اللہ کے اور جانے کہ مصیبت اور رنج سب اسیکے ارادے اور حکم سے ہے ہدایت کرتا ہے دل اسکے کو ساتھہ صبر کے اور ثابت رہنے کے یعنے جب جانا
کہ بلا مراد الٰہی ہے ساتھہ جانکے قبول کرتا ہے اور اسکے آنے سے مضطرب نہین ہوتا نظم جانب یار جو رنج و اذیت آوے جان عشاق
پر وہ فرح و مسرت لاوے جام عشرت وہ پلاو توہی عشرت ہے رحمت اسکی جو طرف سے ہو تو وہ رحمت ہے وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
اور اللہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہے مصرع صابر و شاکی کو وہ ہے جانتا وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمانبرداری کرو
اللہ کی فرضون مین اور فرمانبرداری کرو رسول کے سنتون مین فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس اگر پھر
جاؤ تم فرمانبرداری سے پیغمبر کے تو انکا کیا زیان ہے پس سوا اسکے نہین کہ اوپر رسول ہمارے کے ہے پہنچانا ظاہر سو اسنے پہنچا دیا
ہمارے حکم کو اَللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اللہ ہے معبود برحق نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ مثنوی شرع مین کہتے ہین اله
اسے مستحق جو کہ ہو عبادت کے اور عبادت کے مستحق ہے وہ فی الحقیقت مین جو موثر ہو اور موثر جو فی الحقیقت ہے اسکی تعظیم
بس عبادت ہے اور عبادت مین کر شریک خدا اور کو کر دیا تو شرک ہوا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے
پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے کیونکہ مقتضاے ایمان یہہ ہے کہ سب کام اپنے خدا پر چھوڑین اور کسی شکل اس سے منہہ نہ موڑین
تکیہ اسکے کرم اور بھروسا اسکے فضل پر رکھین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ بعد ہجرت پیغمبر خدا کے بعضے
مسلمان مکے سے ارادہ مدینے کا رکھتے تھے لیکن انکے جوروین اور اولادین چھوڑتی نہتین گریہ و زاری اور نالہ و بیقراری
کرتی تھین اور وہ بھی انکی محبت کے سبب نکل نہین سکتے تھے حق تعالی نے انکے حق مین یہہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بعضے بی بیون تمھاری سے
اور اولاد تمھاری سے کہ مانع ہجرت سے ہوتے ہین دشمن ہین واسطے تمھارے پس بچو انسے اور انکے رونے پر فریفتہ ہو کر ہجرت
مت ترک کرو جب یہہ آیت انکو پہنچی تو انھون نے ہجرت کی اور آکر اپنے یارون مہاجرون کو دیکھا تو ہر ایک احکام دین
مین فقیہ کامل اور دانائے فاضل تھا افسوس کیا کہ ہم پہلے سے کیون نہ آئے جو ہم بھی ایسے ہی ہو جاتے اور نقصان

وفرزند کا بند کیا اور طریقہ شفقت اور رحمت کا چھوڑا کہ سبب لیکے ہم اس نعمت عظمی سے باز رہے حق تعالی نے یہہ آیت
اتاری کہ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اگر معاف کرو اور چھوڑ دو اور بخش دو انکی تقصیریں تحقیق اللہ
بخشنے والا مہربان ہے تم سے ویسا ہی معاملہ کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سوا اسکے نہین کہ مال تمھارے اور
اولاد تمھاری آزمایش ہے تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ کونسا تم مین سے محبت الہی چھوڑ کر و البتہ عشق زن و فرزند ہے اور کونسا
رشتہ الفت مال و فرزند توڑ کر محبت الہی پابند ہے وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور اللہ نزدیک اسکے ثواب بڑا ہے اس شخص
کو کہ جسکے دلمین محبت خدا و رسول غالب ہے الفت مال و فرزند پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پس ڈرو عذاب خدا سے اور بچو
موجبات عذاب سے جتنا ڈر سکو تم یہہ آیت ناسخ ہے اس حکم کی کہ فاتقوا اللہ حق تقاتہ ہے کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ ایک
آیت مین اشارہ بواجب امر اور دوسری مین بواجب حق ہے واجب امر جب آیا واجب حق منسوخ ہوا کیونکہ حق تعالی اپنے بندے
کو بواجب امر مطالبہ کریگا تو کہ فعل انکا دایرہ عفو مین داخل ہو سکے اور اگر اسکو بواجب حق مواخذہ کرے طاعت ہزار سالہ
اور معصیت ہزار سالہ وہان یکرنگ ہے **فرد** انکی استغنا پہ رافت کر نظر خواہ مطرب خواہ تو ہو نوحہ گر وَاسْمَعُوْا وَ
اَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ اور سنو تم کلام اللہ کا اور فرمانبرداری کرو تم اسکی اور خرچ کرو تم بہتر کو یعنے براہ خدا بہتر ہے
واسطے جانون اپنی کے کیونکہ فائدہ اسکا تمھین کو پہنچیگا وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور کوئی
بچا جاوے بخیلی جان اپنے سے یعنے حق اللہ کا بند نکرے اور اسکی راہ مین خرچ کرے پس یہہ لوگ خرچ کرنیوالے راہ خدا
مین وہی ہین خلاصی پانیوالے دنیا مین مخوفات سے اور عقبی مین عقوبات سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ
لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اگر قرض دو خدا کو یعنے صرف کرو مال اپنا اسکے فرمان بموجب قرض اچھے اخلاص سے یا صدقہ دو دل کی
خوشی سے دونا کریگا اللہ اسکو واسطے تمھارے ایک سے دس تک اور سات سو تک اور ہزار تک اور چار ہزار تک اور بغیر
حساب تک اور بخشیگا گناہ واسطے تمھارے جو پہلے اس سے ہو چکے ہین امساک سے اور نفقہ ترک کرنے سے وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ
اور اللہ جزا دینے والا ہے شکر کرنیوالون کو عطیہ جلیل بدلے صدقہ قلیل کے دیتا ہے تحمل والا ہے ممسک اور بخیل کے عقوبت
کرنے مین تعجیل نہین کرتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا اسکو معلوم ہے
جو ظاہر دیتے ہو تم صدقہ اور جو چھپاتے ہو دلمین ریا سے اور اخلاص سے غالب ہے اس شخص سے عوض لیگا جسکا صدقہ
خالص واسطے اسکے نہین حکم کرنیوالا ہے کرامت کا اس شخص کے جو صدق دل سے تصدق کرتا ہے سورۂ طلاق مکی ہے بقول
شیخ حسن بصری اور مدنی ہے بقول اکثر ائمہ اور بارہ آیتین ہین بقول کوفیان و مدنیان و شامیان اور گیارہ آیتین ہین
بقول بصریان اور مکیان دو سو سینتالیس کلمے ہین اور ایک ہزار ایک سو ساٹھ حرف ہین دو رکوع ہین یا ایہا النبی فکاین
من قریہ فواصل اسکی اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ تغابن کے یہہ ہے کہ اسمین امر متقی تھا کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم اور اس
سورۂ طلاق مین فائدہ تقوی کا بیان کیا کہ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا اور سورۂ تغابن مین امر متوکل خدا تھا کہ وعلی اللہ

فلیتوکل المؤمنون اس سورۃ میں لفظ توکل کا ارشاد کیا کہ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پس گویا کہ یہہ ہوا کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

سورۃ الطلاق مدنیۃ و | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ھی اثنا عشر آیۃ

لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو حالت حیض میں طلاق دی پیغمبر خدا نے فرمایا کہ رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہو پھر چاہے تو طلاق دے اس حق میں یہہ آیت نازل ہوئی یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن اے پیغمبر کہہ امت اپنی کو کہ تم جسوقت طلاق دو عورتوں مدخولہ اپنی کو کہ صغیرہ اور آیسہ اور حاملہ ہوں پس طلاق دو انکو بیچ عدت انکی کے یعنے طہر بے جماع میں کہ شمار کر سکیں اسکو عدت سے سمجھئے کہ طلاق رفع قید ہے جو ثابت ہے بسبب نکاح کے اور طلاق تین قسم ہے اول احسن ہے کہ مرد اپنی جورو کو ایک طلاق دے طہر بے وطی میں اور پھر طلاق نہ دے یہاں تک کہ عدت گذر جاوے پھر عورت چاہے اس سے نکاح کرے چاہے اور دوم حسن ہے کہ تین طلاق دے تین طہر میں اور یہی طلاق سنی ہے کہ زن بعد طلاق کے عدت میں آتی ہے سیوم طلاق بدعی ہے کہ حالت حیض میں یا طہر میں اسے مجامعت واقع ہوئی ہو کیونکہ وہ ایام عدت میں محسوب نہیں ہو سکتی اور زن اسوقت نہ معتدہ ہو اور نہ ذات الحمل اور عدد طلاق نزدیک امام شافعی کے اعتبار نہیں رکھتا اور نزدیک امام اعظم اور مالک کے معتبر ہے پس اگر طہر بے مباشرت کے تین طلاق دیویں تو امام شافعی کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظم اور مالک کے نزدیک بدعت اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو بالاتفاق جمہور سنت ہے واحصوا العدۃ اور نگاہ رکھو ای لوگو عدت کو عورتوں کی کہ یہہ ضبط سے حاضر ہیں یا شمار سے غافل ہیں واتقوا اللہ ربکم اور ڈرو اللہ پروردگار اپنے سے اور سنت طلاق دو اور بعد طلاق کے لا تخرجوھن من بیوتھن مت نکال دو ان زنان مطلقہ کو گھروں انکے سے جب تک کہ عدت پوری ہو ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ اور نہ نکل جاویں وہ یعنے عورتیں آپ بھی نہ نکل جاویں پس انکو نہ نکالو مگر یہہ کہ کریں بیحیائی ظاہر بعض نے کہا فاحشہ مبینہ کو بیحیائی ہے اور فاحشہ وہ گناہ ہے جسمیں حد ہو جیسے زنا اور سرقہ پس حاصل یہہ ہوا کہ نہ نکالو مگر جب کریں گناہ کبیرہ کہ ظاہر کر دیا ہے حال انکا برائی میں تو حد لگانے کے واسطے نکالو اور اوروں نے بفتح یا مبینہ کو پڑھا ہے یعنے فاحشہ ظاہر کیا گیا یا جب نکالو کہ فحش اور سفاہت سے اہل خانہ کو ایذا دیں تب بھی اخراج انکا قبل عدت سے حلال ہے کیونکہ حق ساقط ہو گیا ہو وتلک حدود اللہ اور یہہ حکم کہ مذکور ہوے حدیں ہیں اللہ کی کہ مقرر فرمائیں ہیں ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ اور جو شخص نکل جاوے حدوں اللہ کی سے پس تحقیق ظلم کیا اسنے جان اپنی کو اور اپنے آپ کو مستحق عقوبت کیا لا تدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا نہیں جانتا تو اے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا کوئی نفس شاید کہ اللہ تعالی پیدا کر دے پیچھے اس طلاق کے کچھہ بات یعنے شاید کہ پشیمان ہو مرد طلاق دیکر یا دوستی عورت کی دل میں یاد آوے اور رجوع کرنے کو لگے فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف پس جسوقت پہنچیں عورتیں وعدے اپنے کو یعنے زمانہ عدت کا آخر ہو

پس بند رکھو انکو رجعت کر کر ساتھ اچھی طرح کے اور دوسرے بار طلاق مت دو ایکے ضرر کے واسطے اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ
یا جدا کر دو انکو ساتھ اچھی طرح کے یعنے جو حق طلاق کا ہی وہ ادا کر کر وَّاَشۡهِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ وَاَقِیۡمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ
اور گواہ کر لو دو صاحب عدالت کو آپسمین مسلمانون مین سے کہ فاسق ہوویں ساتھ رجعت کے یہہ امر واسطے استحباب کے ہی اور
امام شافعی کے نزدیک واجب ہی اور درست کرو اور قائم کرو شاہدی ای گواہو وقت حاجت کے واسطے اللہ کے یعنے واسطے
طلب ثواب اور رضائے الہی کے ذٰلِكُمۡ یُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ یہہ گواہی اور شاہد مقرر کرنے تمکو نصیحت دی جاتی
ہی ساتھ اسکے جو کوئی کہ ہی ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور حکم اللہ کے اور دن پچھلے کے کہ قیامت ہی اور جو متعلق قیامت کے ہی
وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور بچے گناہ سے ظاہر کریگا اللہ واسطے اسکے راہ نکلنے کا یعنے مخلصی پاویگا غم
اندوہ دنیا اور آخرت کے سے یا جو کوئی بچیگا حرام سے پہنچاویگا اسکو اللہ وجہ حلال سے وَّیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ
اور رزق دیویگا اسکو اس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی اور جہان سے ملنا اسکے خاطر مین نہین گذرتا ہی لکھا ہی
کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا تھا اُسنے آکر پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ بیٹا میرا اسیری کفار مین گرفتار
ہوا اور علاوہ اسکے ہمین فقر و فاقہ سے سرو کار ہی آپنے فرمایا تقوی اور شکیبائی اختیار کرو اور تم دونون مان
باپ اسکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو انھون نے بقول حضرت عمل کیا چند روز مین پسر عوف قید اہل
شرک سے چھوٹ کر چار ہزار گوسفند انکے ہانکے ہوئے بخیر و عافیت مدینے مین داخل ہوا یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی
اختیار کریگا روزی حلال پاویگا وَمَنۡ یَّتَوَكَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے اور اپنا کار تمام سب
اُس پر چھوڑ دے پس اللہ کفایت ہی اسکو سب کام اسکے پورے کریگا اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ تحقیق اللہ پہنچانے والا ہی ارادے
اپنے کو جس جگہہ کہ چاہے یعنے جو اسنے چاہا وہ ہوا قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے
اندازہ کہ اُس سے کم بیش نہین یا مقدار زمانے کی کہ اس سے پس و پیش نہین ابوذر غفاری رضنے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا
نے فرمایا کہ مین ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اسکو سیکھہ کر عمل کرین سب مہمات کو کافی ہی پھر یہہ آیت پڑھی اور کئی
بار تکرار کیا سمجھہ لیجئے کہ بنا اس آیت کی اوپر تقوی اور توکل کے ہی تقوی بوی بوستان قربت ہی جسکی مشام جان مین
پہنچتی ہی پہنچاتی ہی بمقام معیت الہی ان اللہ مع الذین اتقوا اور توکل نغمہ گلستان کفایت ہی جسکے دماغ روان تک
پہنچتا ہی معطر ہوتا ہی بعطر محبت نا متناہی ان اللہ یحب المتوکلین نظم جسکو تقوی کہے ہین ای رافت نغمہ بوستان
قربت ہی جسکی پہنچی مشام جان تلک [illegible] ہوئی محبوب سے معیت ہی اور توکل بھی ایک عجب ہی شی مہمات کل
کفایت ہی لمعہ مہر حب حق وہ ہی توکل از عشق و الفت ہی نوشتہ مرکب اسکے ہین دونو جو کوئی راہی محبت کے ہی
جس وقت کہ عدت مطلقات کی نازل ہوئی کہ یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء اصحاب نے پوچھا کہ عدت ان عورتون کی کہ
حائض نہین ہوتین کیا ہی یہہ آیت آئی کہ وَالّٰٓـئِیۡ یَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِكُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُهُنَّ

ثلثة اشهر وَّالّٰٓـئِيْ لَمْ يَحِضْنَ اور وہ عورتین کہ نا امید ہو گئین حیض سے بسبب پیری کے بی بیون تمھاری عدت سے اگر شک مین ہو
تم عدت انکی سے پس عدت انکی تین مہینے ہین اور وہ جو نہین حائض ہوئین بسبب صغر سن کے انکی عدت بھی تین
مہینے ہین وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور حمل والیان مدت انکی یہہ ہے کہ رکھ دیوین حمل اپنا خواہ مطلقہ
ہون خواہ شوہر مر گیا ہو عدت انکی یہی ہے یہان تک ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے
اور اسکے حکم مانے کریگا اللہ واسطے اسکے کام اسکے سے آسانی یعنے مشکلین اسکی سہل کر دیگا ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗ
اِلَيْكُمْ یہہ جو مذکور ہوا حکم خدا کا ہے اتارا ہے اسکو لوح محفوظ سے طرف تمھاری وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا
اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور پرہیز کرے عقاب اسکے سے اور فرمان برداری کرے اسکی دور کریگا اس سے برائیان اسکی یعنے گناہ
کریگا اور بڑھاویگا واسطے اسکے ثواب یعنے ثواب زیادہ دیگا اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ
رکھو عورتون طلاق دادہ کو جسطرح رہتے ہو تم مقدور اپنے سے یعنے اپنی طاقت کے موافق رکھو اور مت ایذا دو انکو بیچ گھر رہنے کے
اور کھلانے پلانے کے کہ تنگی کرو تم اوپر انکے اور لاچاری سے انکو نکلنا پڑے وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ
اور اگر ہووین حمل والیان پس خرچ کرو اوپر انکے یہان تک کہ رکھین حمل اپنا اور مدت عدت کی پوری ہو جاوے فَاِنْ اَرْضَعْنَ
لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ پس اگر دودھ پلاوین وہ عورتین بعد انقطاع علاقہ نکاح کے فرزندون تمھارے کو پس دو انکو مزدوری
انکی وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ اور موافقت رکھو آپسمین اچھی طرح سے دودھ پلانے مین اور مزدوری دینے مین وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ
فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى اور اگر تنگ کرو تم ای پدر و مادر ایک دوسرے یعنے باپ کہے کہ مین دودھ پلانے کی اجرت نہین دونگا
یا ماں دودھ نہ پلاوے پس دودھ پلاویگی واسطے فرزند کے اور دائی یعنے والد کو چاہیے کہ زبردستی والدہ سے فرزند کو دودھ نہ پلواوے
لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ چاہیے کہ خرچ کرے کشائش والا کشائش اپنے سے موافق مقدور کے مطلقہ کو نفقہ وَمَنْ قُدِرَ
عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اور جو شخص کہ تنگ کیا جاوے اوپر اسکے رزق اسکا پس چاہیے کہ خرچ کرے اس چیز سے کہ دیا ہے
اسکو اللہ نے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا نہین تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جیو کو مگر جو کہ دیا ہے اسکو مال سے یعنے
تکلیف مالا یطاق نہین فرمایا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا شتاب ہی کریگا اللہ بعد سختی اور تنگدستی کے آسانی
اور تونگری وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا اور بہت بستیان ہین کہ سرکشی کی انھون نے حکم پروردگار اپنے سے
اور پیغمبرون اسکے سے پس حساب لیوینگے ہم انسے قیامت مین حساب سخت وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا اور عذاب کیا ہم نے
انکو دنیا مین عذاب زشت و با ہول یا عذاب کرینگے ہم انکو آخرت مین بعد حساب کے فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ
اَمْرِهَا خُسْرًا پس چکھا انھون نے یعنے ان بستیون والون نے وبال کام اپنے کا اور تھا آخر کام انکا ٹوٹا اور اس سے بدتر ٹوٹا
کیا ہوگا کہ بہشت جاودانی اور لقاے سبحانی سے محروم ہو کر گرفتار زندان جحیم ہو اور بعذاب الیم پڑے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا تیار کیا اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دو جہان مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

عذاب خدا سے اے عقلمندو وہ جو ایمان لائے ہو قد انزل اللہ الیکم ذکرا تحقیق اتارا ہے اللہ نے طرف تمھارے شرف کو
قرآن ہے اور بھیجا ہے طرف تمھارے رسولا پیغمبر کہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو شرف کہا اسواسطے کہ شرف
دنیا اور کرامت عقبی اسکے پڑھنے اور عمل کرنے میں ہے بعضے کہتے ہیں رسول بدل ہے ذکر سے ذکر وہی رسول ہے یعنے ذاکر اور تہمہ
ہے کہ سخن ذکر پر تمام ہوگیا اور رسولا منصوب بسبب محذوف کے ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ متابعت کرو رسول کی کہ ہمیشہ یتلوا
علیکم ایت اللہ مبینت پڑھتا ہے اوپر تمھارے آیتیں اللہ کی بیان کرنیوالیں یہہ قرات حفص کی ہے کہ مبینات بکسر یا پڑھا ہے
اور جمہور نے بفتح یائے پڑھا ہے انکی قرات بموجب یہہ معنی ہوئی کہ پڑھتا ہے اوپر تمھارے آیتیں اللہ کی روشن
کی گئیں اور بیان کی گئیں اور اللہ تعالی نے ذکر اور رسول بھیجا لیخرج الذین امنوا وعملوا الصلحت من الظلمت الی النور
تو کہ نکالے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں خدا پر یا قرآن پر یا رسول پر اور عمل کیئے اچھے اندھیروں گمراہی کے سے طرف
روشنی ہدایت کے یا باطل سے طرف حق کے یا جہل سے طرف علم کے ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یدخلہ جنت
تجری من تحتها الانہر خلدین فیہا ابدا اور جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے اللہ واسطے خالص بے ریا
اور بے تصنع اور بے غرض داخل کریگا اسکو اللہ بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے مکانوں انکی کے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہو نیچے
اسکے ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قد احسن اللہ لہ رزقا تحقیق اچھا تیار کیا ہے اللہ نے بہشت میں واسطے اسکے
عمل کرنیوالے کے رزق اللہ الذی خلق سبع سموت ومن الارض مثلہن اللہ وہ ہے جسنے پیدا کئے سات آسمان اور
زمین سے مانند انکے یعنے آسمان اوپر تلے بنائے اور زمین بھی اسطرح یا تمثیل عدد میں ہے کہ آسمان سات بنائے
اور زمین بھی مثل آسمانوں کے سات یتنزل الامر بینہن اترتا ہے حکم اسکا درمیان آسمانوں اور زمینوں کے یعنے
اسکے حکم سے کوئی طبقہ ارض و سما کا خالی نہیں سب کو پہنچتا ہے اور جو انمین خلقت ہے سب کو اسنے پیدا کیا ہے لتعلموا
ان اللہ علی کل شیء قدیر تو کہ جانو تم تحقیق اللہ اوپر پیدا کرنے ہر شے کے قادر ہے وان اللہ قد احاط بکل شیء علما
اور حکم اپنا سب پر جاری کیا ہے تو کہ معلوم کرو تم کہ تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو علم میں یعنے قدرت اور علم اسکا
محیط بہمہ اشیا ہے نظم پاک از رمز ہے قدرت کی تیرے کن فیکون یکساں ہے تیرے علم میں بیرون و درون پاک از ذرہ
نہ غیب دنی شہادت میں ہے علم و قدرت سے تیرے یارب بیرون سورۃ تحریم مدنی ہے بارہ آیتیں ہیں دو صد و چہل
و نہ کلمے ہیں یکہزار و شش حرف ہیں دو رکوع یا ایہا النبی یا ایہا الذین امنوا توبوا واصل اسکی رمان ہے اور ربط اسکا
ساتھ سورۃ طلاق کے ظاہر ہے کہ آغاز ہر ایک کا بخطاب پیغمبر ہے

سورۃ التحریم مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اثنا عشر آیۃ

لکھا ہے کہ پیغمبر خدا شہد کو بہت دوست رکھتے تھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے شہد اپنے یہاں سنگار رکھا جب آپ تشریف لائے
تو یہہ شربت کر کر پلائیں آپ انکے یہاں اس سبب سے زیادہ ٹھہرتے یہہ بات اور ازواج مطہرات کو معلوم ہوئی حضرت عائشہ

اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپسمین مشورہ کیا کہ ایسی بات نکالئے کہ حضرت کا وہان جانا چھوٹ جاوے پھر ایک نے کہا کہ ہم
مین سے جسکے پاس آپ آوین وہ یہہ کہے کہ آپکے دہن مبارک سے بوے مغافیر آتی ہے مغفور گوند درخت عرفط کا ہوتا ہے
بدبو اور حضرت کو بدبو سے نفرت تھی اور خوشبو سے رغبت جب حضرت شربت پی کر حضرت زینب کے گھر سے نکلے جسکے پاس گئے
اُسنے یہی کہا کہ آپسے بوے مغفور آتی ہے آپنے فرمایا کہ مین نے مغفور نہین کھایا زینب کے گھر شربت شہد پیا ہے اُسنے کہا
کہ زنبور نے شگوفہ عرفط سے شہد چوسا ہو گا جب کئی بار اسطرح کہا تو آپنے قسم کھا کر کہا کہ حرام کیا مین نے اپنے پر شہد اس سے
بعد پھر کبھی نہین کھاونگا یہہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ۚ اے پیغمبر برگزیدہ کیون حرام
کرتا ہے اُس چیز کو جو حلال کیا ہے اللہ نے واسطے تیرے یعنے شہد اور روایت اشہر یہہ ہے کہ پیغمبر خدا م حضرت حفصہ کی
نوبت مین ایک دن اُنکے گھر گئے اور حفصہ رضی اللہ عنہا انکی اجازت سے اپنے باپ کے دیکھنے کو گئین آپنے ماریہ قبطیہ کو بلا کر وہان اپنی خدمت
سے سرفراز فرمایا حفصہ اس بات سے دلگیر ہوئین حضرت نے فرمایا کہ تو راضی ہے کہ اُسکو مین اپنے پر حرام کرلون انھون نے کہا ہان
آپنے فرمایا کہ یہہ بات امانت رکھیو کسی سے نہ کہیو انھون نے قبول کیا حضرت جب گھر سے باہر نکلے انھون نے حضرت عائشہ کو کہا
کہ ماریہ قبطیہ سے تو چھوٹے جب آپ عائشہ کے گھر تشریف لائے تو انھون نے رمز اور اشارہ اس بات کا کیا حق تعالی نے یہہ سورۃ نازل
کی کہ کیون حرام کرتا ہے تو اس چیز کو کہ حلال کی ہے خدا نے تجھہ پر یعنے ماریہ قبطیہ اور قسم کھاتا ہے تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِکَ چاہتا ہے تو اس تحریم سے رضامندی بیبیون اپنی کی وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے قسم کھانے والے پر
مہربان ہے کہ کفارت قسم کا مقرر کر دیا ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ تحقیق مقرر کیا ہے اللہ نے واسطے تمھارے
کھولنا قسمون تمھاری کا ساتھ کفارت کے یعنے جو چیز قسم کھا کر بند کرو ساتھ کفارت کے وہ کھل سکتی ہے اور بیان اسکا سورۃ
مائدہ مین مذکور ہے وَاللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ اور خدا دوست تمھارا ہے اور متولی اور کارساز تمھارا جسمین صلاح تمھاری ہوتی
ہے وہ کرتا ہے وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ اور وہی ہے جاننے والا مصلحت بندونکی حکمت والا جو کہتا ہے اور کرتا ہے اُسمین
بہتری اُنکی ہوتی ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا اور یاد کرو ای مومنو جسوقت کہا چھپا کر پیغمبر نے
طرف بعضے بی بیون اپنی کے یعنے حفصہ کے ایکبات کہ ماریہ قبطیہ کا اپنے پر حرام کرلیا ہے یا شہد کا یاد کر خلافت شیخین کا
پھر اُسکو حفصہ نے عائشہ سے ظاہر کیا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ پس جب خبر کردی حفصہ نے عائشہ کو ساتھ اُس بات کے وَاَظْھَرَہُ
اللّٰہُ عَلَیْہِ اور ظاہر کی وہ اللہ نے اوپر اُس پیغمبر کے یا مطلع کیا اللہ نے پیغمبر کو اوپر اظہار اُس بات کے حفصہ سے عَرَّفَ بَعْضَہٗ
وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ جتادی پیغمبر م نے حفصہ کو بعضے اُس سے یعنے فلانی باتین جو چھپا کر مین نے تجھہ سے کہین تھین اُنمین سے
تو نے یہہ بات عائشہ سے کہہ دی یعنے قصہ تحریم ماریہ کا اور منہہ پھیر لیا پیغمبر خدا م نے بعضے دوسرے سے یعنے خلافت شیخین سے مراد
ہے کہ حضرت نے بسبب کرم کے یہہ نفرمایا کہ تو نے سب باتین بھیدکی ظاہر کردین باوجود اسکے کہ اُسنے سب سخنان سر یہ حضرت
کے ظاہر کردیئے تھے فَلَمَّا نَبَّاَھَا بِہٖ پس جب خبر کی پیغمبر خدا م نے حفصہ کو ساتھ اُس چیز کے کہ حق تعالی نے اُس سے

مطلع کیا تھا قالت من انبأک هذا کہا حفصہ نے کس نے خبر کی تمکو یہہ کہ مین نے راز تمہارا آشکار کیا قال نبأنی العلیم
الخبیر کہا پیغمبر خدا نے خبر کی مجھکو جاننے والے نے چھپی بات کے خبر رکھنے والے نے مخفیات کے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت
قلوبکما اگر توبہ کرو تم دونو اے حفصہ اور عائشہ اور پھر جاؤ طرف اللہ کے اور دل آزردہ کرنے مین پیغمبر کے ہم پشت ہو
تو تمہارے حق مین بہتر ہے پس تحقیق کج ہو گئے ہین دل تمہارے سیدھی راہ سے کہ پیغمبر کے راز افشا کرتے ہو اسرار سید الابرار
علیہ صلوات اللہ الملک الجبار کی محافظت کرو وان تظاهرا علیہ فان اللہ هو مولٰه وجبریل وصالح المؤمنین اور اگر پشت
ہوئین تم دونون اوپر مدد کی ایک دوسرے نے اوپر آزردہ کرنے دل مبارک پیغمبر کے پس تحقیق اللہ وہی ہے دوست اسکا
اور مددگار اسکا فتح مند کریگا اسکو اور جبریل رفیق محمد کا اور نیک لوگ مسلمان تابعدار اور مددگار اسکے ہین مراد صالح المؤمنین
سے سب صحابہ ہین بعضے کہتے ہین امیر المومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہین کہ پدر عائشہ اور حفصہ ہین
یار و مددگار اور بجان و دل نثار حضرت پر ہین اولاد سے کچھہ کام نہین رکھتے بلکہ رضائے پیغمبر مین اور مجاہد نے کہا ہے کہ یہان
مراد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین والملائکۃ بعد ذلک ظهیر اور فرشتے آسمان و زمین کے بعد اسکے یعنے باوجود اسکے کہ خدا
و جبریل اور صحابہ یار اسکے ہین مددگار اور معاون اور ہم پشت ہین اسکے یاری مین عسی ربه ان طلقکن ان یبدله
ازواجا خیرا منکن شتاب ہے پروردگار اسکا اگر وہ طلاق دے تمکو یہہ کہ بدل دیوے اسکو جورو ین بہتر تم سے یہہ
اختیار ہے قدرت سے نہ امر وقوعی سے کیونکہ حق تعالی جانتا تھا کہ وہ طلاق نہین دینے کے فرمایا کہ خوف کرنا واجب ہے تمپر
کہ اگر بالفرض وہ طلاق دین تمکو تو تم سے بہتر جورو ین حق تعالی انکو دیگا پھر ان بی بیون کی تعریف کرتا ہے کہ مسلمات
مؤمنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا اقرار کرنیوالیان وحدانیت پر اخلاص
والیان فرمانبردار ہین یا نماز گذار ہین توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان یا تضرع کرنیوالیان ہجرت کرنیوالیان یا
روزہ رکھنے والیان خاوند دیکھی ہوئین اور بن دیکھی ہوئین یا کرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ ثیب آسیہ زن فرعون اور بکر
مریم مادر عیسی ہین حق تعالی اپنے وعدہ فرمایا ہے کہ دونون کو بہشت مین ازواج مطہرات پیغمبر خدا مین داخل کریگا
یا ایها الذین امنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا وقودها الناس والحجارۃ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانون اپنے کو ساتھہ
ترک معاصی کے اور اہل و فرزند اپنون کو ساتھہ پند و نصیحت کے آگ سے کہ ایندھن اسکا آدمی ہین کافر اور پتھر ہین گندک کے
کہ آگ انکی تیز ہوتی ہے اور بو بدآتی ہے یا بت ہین کہ کفار پوجتے ہین یا حجر نے زر و سیم کے ہین کہ اصل اور معدن انکا
پتھر ہے لطیفہ سنگ زرد و سفید یہہ زر و سیم واقعی ہین وقود نار جحیم شتر انگیز انکی الفت ہے ضرر آمیز انکی صحبت ہے
انکے دور کین قرب ہوا ہے انکو بچاتا ہے اولی ہے علیها ملائکۃ غلاظ شداد اوپر اس آگ کے مقرر ہین
فرشتے سخت دل زور آور کہ کسی دوزخی کو انسے لڑائی کی قوت اور بھاگنے کی طاقت نہین لا یعصون اللہ ما امرهم
نہین نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کیا انکو یعنے رشوت پر فریفتہ نہین ہوتے کہ مخالفت امر الہی کی کرین ویفعلون

نافرمانی کرتے اور کرتے ہین جو کچھ کہ حکم کئے جاوین یعنے جو اللہ فرماتا ہے وہ کرتے ہین تبیان مین لکھا ہے کہ جو فرا بہشتونکو
نجات بہشت سے ہوتا ہے وہ کافرون کے عذاب دینے سے ان فرشتونکو ہوتا ہے پس وہ کافرون کو واسطے عذاب کے
کنارہ دوزخ پر لاوینگے کافر عذر معذرت کرینگے اور مخلصی چاہینگے حق تعالی فرماویگا یا فرشتے کہینگے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ اے لوگو جو کافر ہوئے ہو مت عذر کرو تم آج دن قیامت کے کہ عذر قبول نہین کچھ فائدہ نہوگا
تمکو اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ بدلا دئے جاؤگے تم جو اس چیز سے کہ تھے تم دنیا مین کرتے
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص کہ پھر گناہ
نکرو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توبہ نصوح وہ ہے کہ تائب عود معصیت نکرے جیسے دودھ عود نہین کرتا پستان
مین فرد را فا ارکہ نہ پس از توبہ قدم عصیان ہین شیر کا جب کہ پھر عود نہین پستان مین حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہین ایک ندامت گناہ گذشتہ پر دوم عزیمت ترک گناہ آئندہ پر قطعہ را فاتو بہ نصوح ہے
سن لے طالب اگر ہے راہ کا تو ہو کے نادم گناہ سے اپنے رکھ ارادہ نہ پھر گناہ کا تو عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ
شتاب ہی پروردگار تمہارا جو توبہ کرو تم شاید کہ دور کرے تم سے گناہ تمہارے وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ اور داخل کرے تمکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون انکے سے نہرین اور وہ داخل کرنا ہوگا
یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اسدن کہ نہ خجل کریگا اللہ پیغمبر کو یعنے نہ انکی ذات مبارک پر کچھ
عذاب دیگا اور نہ شفاعت انکی گنہگارون کے حق مین رد کریگا اور نہ رسوا کریگا ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ انکے
یعنے درخواست بھی انکے یارون کے حق مین قبول فرماویگا نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ نور انکا یعنے سکا جو
کہ حق تعالی نے عطا فرمایا ہے دوڑتا ہوگا آگے انکے اور جانب راست انکے جسوقت کہ پل صراط پر گذرینگے اور وہان نور منافقونکا
چھوٹ جاویگا یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا کہینگے مسلمان اے پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا یعنے باقی
رکھ تاکہ سلامت پل صراط سے گذر جاوین ہم وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور بخشش کر واسطے ہمارے یعنے ظلمت
اور پلیدی سے گناہ کے پاک کر تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے نظم تو قادر ہے اتمام انوار پر تو ماہی غفران اوزار
تو ہو راہ نما در نو نور رکھ اندھیری سے عصیان کے دور رکھ گناہون سے کر پاک سوال ہے مین دے عرفان و ادراک اپنا ہمین
یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اے پیغمبر بلند قدر جہاد کر کافرون سے ساتھ تلوار کے
اور منافقون سے ساتھ وعید کے اور سختی کر اوپر انکے یعنے دونو گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہ رہنے کا فرون اور منافقو
کی اگر ایمان نہ لاوین اور اخلاص نرکھین دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بری جگہ پھر جانیکی ہے دوزخ ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ بیان کی ہے اللہ نے مثال انلوگونکی جو کافر ہوئے اور وہ مثال عورت
حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کی ہے کہ عابلہ اسکا نام تھا اور عورت لوط علیہ السلام کی کہ واہلہ نام تھا کانتا تحت

عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ تھین دونون نیچے حکم دونون بندون کے بندون ہمارے مین سے صالحون کے فَخَانَتَاهُمَا

فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا پس خیانت کی اُن دونون عورتون نے دونون پیغمبرون کی نوح علیہ السلام کی عورت نے

قوم کو کہہ دیا کہ یہہ دیوانہ ہی اور لوط علیہ السلام کی زن نے قوم کو مہمان لوط کی خبر کر دی پس نہ دفع کیا اُن دونون پیغمبرون نے

اُن دونون عورتون سے عذاب خدا سے کچھہ چیز کو زن نوح علیہ السلام کی طوفان مین غرق ہو گئی اور زن لوط کے سر پر

پتھر برسے وَقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ اور کہا جاویگا دن قیامت کے عاملہ اور واہلہ کو کہ داخل ہو تم دونون آگ مین ساتھہ

اور داخل ہونیوالون کافرون کے حاصل اس مثال سے یہہ ہے کہ کافرونکو عذاب ہوگا رشتہ ناتا پیغمبر کا باوجود کفر کے

کچھہ نفع نہ دیگا وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور بیان کی خدا نے مثال واسطے اُن لوگون کے جو ایمان

لائے اور وہ مثل عورت فرعون کی ہے کہ آسیہ بنت مزاحم نام تھا اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

جسوقت کہا اُسنے ای پروردگار میرے بنا کر واسطے میرے نزدیک اپنے ایک گھر بیچ بہشت کے یعنے مقام قرب مین

لکھا ہی کہ جب حضرت آسیہ ایمان لائین فرعون نے تابش آفتاب مین چار میخ کر کر اُنکو لٹایا اور حکم کیا کہ ایک بڑی

سل اُنکی چھاتی پر رکھہ دو حضرت آسیہ نے دعا کی کہ یارب مجھے گھر دے جنت مین وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور نجات دے مجھکو فرعون سے اور کام اُسکے سے یعنے اُسکے عذاب سے کہ کرتا ہی اور نجات دے

مجھکو قوم ظالمون سے کہ قبطیان اور تابعان فرعون ہین حق تعالی نے دعا اُنکی مستجاب فرمائی حجاب اُٹھہ گیا اپنا

بہشت مین دیکھکر اس جہان سے انتقال کیا پتھر جب سینے پر دھرا تو جسد بیروح تھا بعضون نے لکھا ہی کہ حق نے

اُنکو جسد سمیت آسمان پر لے گیا اب بہشت مین ہین اور حاصل اس مثال کا یہہ ہے کہ باوجود ایمان کے اتصال اہل

کفر سے ضرر نہین کرتا اور بیان کی حق تعالی نے مثال واسطے ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰة

کے اور مومنون کی وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا اور مریم بیٹی عمران کی جسنے حفاظت کی شرمگاہ

اپنی کی حرام اور فاحشہ سے پس پھونکی ہمنے بیچ اُسکے یعنے بیچ گریبان جامے اُسکے کے روح اپنی سے یعنے اس روح

کو پیدا کی ہمنے وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا اور مان لی تھی مریم باتون پروردگار اپنے کو یعنے صحیفون

کو جو اللہ نے اُتارے تھے قبل انجیل کے یا وعدون کو کہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کی طرف سے

پہنچائے تھے لاہب لک غلامًا زکیا تو کہ بخشون مین تجھکو لڑکا پاکیزہ سورۂ مریم مین یہہ قصہ مذکور ہی وَکُتُبِهٖ

اور کتابون اُسکی کو یعنے جو اللہ نے کتابین نازل کین اُن سب کو مانتی تھی مریم یہہ قرات حفص کی ہی کہ بصیغہ

جمع پڑھا ہی اور اور قاریون نے کتابہ بصیغہ مفرد پڑھا ہی کہ مراد انجیل ہی یا قصہ اُنکا اور اُنکے بیٹے کا جو لوح محفوظ

مین لکھا ہی وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ اور تھی مریم فرمانبردارون سے یا مداومت کرنیوالون سے اور پر وظائف عبادت کے

تذکیر واسطے تغلیب کے ہی یا اسواسطے قانتین کو مذکر لائے کہ حضرت مریم کی طاعت عبادت مین کم طاعت سے مردون کی

کامل کے نہتی حدیث میں آیا ہے کہ مردوں میں بہت کمال کو پہنچے ہیں اور عورتوں میں کوئی کمال کو نہیں پہنچی مگر مریم
بنت عمران اور آسیہ زن فرعون رضی اللہ عنہما سورۂ ملک مکی ہے اور تیس آیتیں ہیں کوئی نہ ناسخ ہے نہ منسوخ
اور تین سو تیس کلمے ہیں اور ایک ہزار تین سو تیرہ حرف اور دو رکوع ہیں تبارک الذی ھو الذی اور اتصال
اسکی ساتھ سورۂ تحریم کے یہ ہے کہ اُسمیں ذکر مومنوں اور کافروں کا کہ ملک و ملکوت میں مظہر تصرف اور قدرت میں
اس سورۂ ملک میں تصرف اور قدرت کا بیان فرمایا اور فواصل اسکی مر میں اور سبب نزول کا اسکے پند فرمانی
امت کو ہے ساتھ یاد دلوانے موت کے کہ غافل نہوں اور افتتاح اس سورہ کا متضمن ثناء خداوند جہان اور بیان
آفرینش طبقات آسمان اور رجم شیطان بستارگان ہے اور بعد مذمت کافران مدح مومنان ہے ۔

سورۃ الملک مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — ھی ثلثون آیۃ

تبارک الذی بیدہ الملک بزرگ اور برتر اور قائم دائم ہے وہ شخص کہ بیچ دست قدرت اسکے کے ہے بادشاہی اور
تصرف امور ملک میں جو چاہے کرے وھو علی کل شیء قدیر اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے الذی خلق الموت
والحیوۃ وہ خدا کہ جسنے پیدا کیا ہے موت کو اور زندگی کو مراد اس سے موت آدمیوں کی ہے دنیا میں اور حیات
انکی آخرت میں بعضوں نے کہا ہے کہ مرگ کو کبش املح کی شکل پیدا کیا ہے جس کسی پر اسکا گذر ہوتا ہے یا بو اسکی پہنچتی
ہے وہ مرجاتا ہے اور حیات کو مادیان ابلق کی صورت پر خلق کیا ہے جس کسی پر اسکا گذر ہوتا ہے یا اسکی بو پہنچتی ہے
زندہ ہو جاتا ہے اور بعضے کہتے ہیں مراد موت اور حیات سے دنیا اور آخرت ہے کہ پیدا کیا انکو لیبلوکم ایکم احسن عملا
تو کہ آزماوے تمکو تا ظاہر ہو جاوے کہ دنیا میں کونسا تم میں سے بہتر ہے عمل میں یعنے اخلاص کسکا زیادہ ہے حدیث میں آیا ہے
کہ کونسا نیک تر ہے عقل میں اور پرہیزگار زیادہ ہے محرموں سے اور دوڑنیوالا ہے بہت فرمانبرداری میں بعضوں نے
کہا ہے کہ کون بہت ڈرتا ہے موت سے اور اکثر یاد رکھتا ہے اسکو اور اعمال بہت اسکے واسطے کرتا ہے وھو العزیز الغفور
اور وہ خدا غالب ہے اپنے ملک میں ڈرنیوالوں کو بے غم کرتا ہے بخشنے والا ہے گناہ انکی اور چھپاتا ہے الذی خلق
سبع سموات طباقا وہ خدا ہے جسنے پیدا کیا سات آسمانوں کو اوپر تلے لکھا ہے کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے
ہیں زمرد سبز کا بنا ہے رقیعا نام ہے دربان اسکا اسماعیل نام فرشتہ ہے بارہ ہزار فرشتوں کا سردار ہر فرشتے کے بارہ
بارہ ہزار فرشتے تابع ہیں تسبیح انکی سبحان الملک الاعلی سبحان العلی الاعلی سبحان من لیس کمثلہ شیٔ ہے اور آسمان دوم
کا ہے قیدوم نام ہے بواب کا اسکے اسماعیل نام ہے دو لاکھ فرشتے اسکے تابع ہیں ہر فرشتے کے دو لاکھ حکم کش
ہیں اور آسمان سیوم مرمر سفید کا ہے زیلون نام ہے خازن اسکا تین لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے ہر فرشتے کے تین لاکھ
لاکھ فرشتے فرمانبردار ہیں اور آسمان چہارم نقرہ خام کا ہے سوخیائیل وہاں کا دربان ہے چار لاکھ فرشتوں کا امیر
ہر فرشتہ چار چار لاکھ فرشتوں کا سردار اور قفل لوہا ہے اسپر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور آسمان پنجم

کنان تمکو بہت بیچے دھسا کی ہو اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا یا نڈر ہوئے ہو تم اُس شخص
سے کہ بیچ آسمان کے ہی عرش اُسکا یعنی خدائے جلیل یا مقام اُسکا یعنی جبرئیل یہہ کہ بھیجے اوپر تمھارے سنگریزے جیسے قوم
لوط علیہ السلام پر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ پس شتاب جانوگے بعد مشاہدے عذاب کے کیونکر تھا ڈرانا
میرا اور وہ جاننا تمکو کچھہ نفع نکریگا فرد یہان نڈر کی تجھے وہان حسرت نام آئیگی آج ڈر لے کل پشیمانی نہ کچھہ کام
آئیگی وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور البتہ تحقیق جھٹلایا پیغمبروں اپنوں کو ان لوگوں نے جو تھے پہلے کفار
اس زمانیکے سے یعنی جھٹلانے والے امم ماضیہ کے اور شامت تکذیب سے ہلاک ہوئے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس کیونکر
تھا اوپر انکے عذاب میرا یا انکار میرا عذاب اُتارنے مین اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ کیا
ندیکھا اُنھوں نے طرف مرغوں کے اوپر سروں اپنے کے ہوا مین صفین باندھے ہوئے پر کھولتے ہین یہان وقف لازم
اور وقف غفران اور وقف منزل ہی مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ نہین تھام لیتا انکو ہوا مین پر کھولنے سمیت نے مین
مگر خدا بخشایش والا کہ انواع انواع کے طیور پیدا کرکر ہر ایک کو شکل خاص ہیات علحدہ طبیعت جدی دی اور علت
طیران اور جولان انکے کی ہوا مین مہیا کی اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ تحقیق وہ ساتھہ ہر چیز کے دیکھنے والا ہی اَمَّنْ
هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ آیا کون ہی کہ کہا جاوے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ حمایت سے وہ
مددگار اور قابل لشکر ہو واسطے تمھارے یاری دیوے تمکو سوا خدا کی عذاب خدا اور غضب کبریا اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا
فِيْ غُرُوْرٍ نہین ہین کافر مگر بیچ فریب شیطان کے کہ کہتا ہی تمھین عذاب نہین ہوگا اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ آیا کون ہی کہ اشارت کی جاوے طرف اُسکے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ محض عنایت رزق دیتا ہی تمکو
اگر بند کر لیوے خدا تعالی رزق اپنی کو تم سے بامساک باران یا ابطال اسباب کہ حصول اور وصول رزق کے
وسایط اور وسائل ہین حاصل یہہ ہی کہ اگر خدا تمھین رزق ندے تو کون ہی ایسا کہ روزی پہنچاوے فرد
قابض و باسط رزق اور نہین جز مولا کس کا منہہ ہی کہ وہ معطی ہو جو مانع ہو خدا اور کفار جانتے ہین کہ خالق رازق
وہی ہی کفر انکا جہل سے نہین بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ بلکہ اڑے ہین بیچ عناد اور سرکشی کے اور بھاگنے کے
حق سے اور نفرت کے راستی سے اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى آیا پس وہ شخص کہ چلتا ہی گرا ہوا اوپر منہہ اپنے کے
اور پس و پیش اپنے نہین دیکھتا بہت راہ پانیوالا ہی اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یا وہ شخص کہ چلتا ہی
برابر ادھر ادھر دیکھتا ہوا اور چلنا اُسکا واقع ہی اوپر راہ سیدھی کے کہ مقصد کو پہنچانیوالی ہی مقصود اس سے ایک مثل
ہی واسطے کفار گمراہ کے کہ میدان غوایت مین حیران و سرگردان چلتے ہین اور مسلمان راہ یافتہ بطریق حق دیکھتے
بھالتے جاتے ہین نظم فرق ہی درمیان مین اسکے چشم بینا سے جو کہ چلتا ہی اور جو بے بصر ہی بین آہر ٹھوکرین
کھائے جب چلتا ہی قُلْ کہہ اے حبیب میرے مشرکون کو کہ وہ خدا جسکی طرف تمھین بلاتا ہون مین هُوَ الَّذِيْٓ

أَنشَأَكُمْ وہ وہ شخص ہے جسنے ساتھ قدرت کاملہ کے پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ اور دی واسطے
تمھارے شنوائی تا سخنان حق سنو اور آنکھیں تا دلائل قدرت اور بدائع فطرت مشاہدہ کرو اور دل تا معانی کلمات
الٰہی اور دقائق مصنوعات بادشاہی میں تفکر اور تامل کرو تم بہت سنتے ہو اور دیکھتے ہو لیکن قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ
تھوڑا سا شکر کرتے ہو تم نعمتونکا قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ کہہ اے دوست میرے کہ خدا وہ ہے جسنے بعد پیدا کرنیکے پھیلایا
تمکو بیچ زمین کے یعنے ہر ایک کو منزل مقام راہ عنایت کیا ہے تا کہ عبادت کرو اور فرمان بردار ہو وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ
اور طرف اسیکے اکٹھے کیئے جاؤگے تم تو کہ جزا اپنے کیے کی پاؤ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے
ہیں مشرک پیغمبر خدا اور یاروں آپ کے کو کب ہوگا یہہ وعدہ حشر کا اور جزا ملنے کا اگر ہو تم سچے قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ
کہہ اے پیغمبر میرے جواب میں انکے کہ سوا اسکے نہیں کہ علم وقت آنے قیامت کا نزدیک اللہ کے ہے اور کسیکو اطلاع
نہیں وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ اور سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالا ہوں ظاہر یعنے قیامت کے آنے سے تمکو ڈراتا ہوں
لیکن وقت آنیکا اسکے میں نہیں جانتا فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا پس جب دیکھینگے قیامت
کو نزدیک ہوی ساتھ اپنے بری ہو جاوینگے منہہ ان لوگونکے جو کافر ہوے ہیں یعنے اثر غم کا انکے چہروں سے ظاہر ہوگا وَقِيلَ
هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ اور کہا جاویگا یعنے دربان دوزخ کے انکو کہینگے یہہ وہ ہے جو کچھ تھے تم ہمیشہ ساتھ
اسیکے تمنا کرتے تھے اور مانگتے تھے تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ ہمیشہ کافر آرزوئے مرگ پیغمبر کرتے تھے حق تعالے
نے فرمایا کہ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا کہہ اے حبیب میرے کیا دیکھا تمنے اگر ہلاک کرے خدا مجھکو اور ان
لوگونکو جو ساتھ میرے ہیں مسلمان یا رحمت کرے ہمکو اور جو ساتھ ہمارے ہیں انکو فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ
عَذَابٍ أَلِيمٍ پس کون ہے کہ پناہ دیوے کافروں کو عذاب درد دینے والے سے یعنے مرگ ہماری تمھارے حق میں
کچھ فائدہ نہیں رکھتی اور حیات ہماری بھی دفع عذاب تم سے نہیں کرتی حاصل یہہ ہے کہ نجات دینے والا تمکو عذاب
الٰہی سے سوا ایمان اور کلمہ توحید کے نہیں پھر کسی کے موت کی انتظار کرنے میں کیا فائدہ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ
وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا کہہ ایمان لائے ہم جسکے نجات ہی وہ ہے خدا بڑی بخشش والا ایمان لائے ہم ساتھ اسکے اور اوپر
اسیکے توکل کیا ہمنے نہ اوپر غیر اسکے کے اور کار و بار اپنے سب اسکو سونپ دیئے فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ
پس شتاب جانوگے یعنے بعد عذاب دیکھنے کے معلوم کر لوگے کہ نفس الامر میں کون ہے ہم تم میں سے کہ وہ بیچ گمراہی
ظاہر کے ہے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا کہہ بتاؤ مجھکو کیا دیکھا تمنے اگر ہو جاوے پانی تمھارا یعنے آب چاہ زمزم یا آب بیر میمون
حضرمی فرو رفتہ بزمین کہ ہاتھ اور ڈول اسے نہ پہنچے یعنے خشک ہو جاوے فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ پس کون ہے کہ لاویگا
تمھارے پاس پانی جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھیں آثار میں وارد ہے کہ بعد تلاوت اس آیت کے کہے اللہ رب العالمین
تفسیر زاہدی میں ہے کہ ایک زندیق نے سنا کہ معلم شاگرد کو اپنے تلقین کرتا تھا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ اسنے جواب دیا

که بالمعول والمعین یعنے ساتھ کدالی اور مددگار کے پانی کھود کر نکالیں رات کو وہ اندھا ہو گیا ہاتف نے آواز کی کہ تیری
آنکھ کا پانی جو غائب ہو گیا ہے کہہ کہ ساتھ معول اور معین کے پھر لاوین مثنوی میں فلسفی ایک سو کے مکتب جو گیا نہ
سُننے میں یا تکلم اُسنے یوں کہا ہم نکالینگے بمعول آب خشک ناف آہو کو زمین سے لینگے مُشک رات کو سویا تو نابینا
اُٹھا ہاتف غیبی نے پھر یوں کی ندا اے شقی دیکھیں تجھے لا آب چشم چشمۂ آب اب تیرہی شکل شبنم رہ گیا اپنا سا
مُنہ لے منفعل اُس ندا سے ہو گیا کیا کیا خجل غرق دریائے ندامت ہو گیا تو وہ تیر ملامت ہو گیا آبرو بھی کھوئی
اور پایا نہ کچھ غیر نابینائی ہاتھ آیا نہ کچھ رہا تھا یہہ حال ہے زندیق کا منبع نور وسدا صدیق کا سورۂ نون یا دن آیتیں
ہیں مکی ہے تین سو کلمے ہیں اور دو ہزار دو سو چھے حرف ہیں اور دو رکوع ہیں نٓ والقلم اِنَّ للمتقین تو وصل اسکی نظم میں اور
ربط اِسکا ساتھ سورۂ ملک کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ قدرت خدائے کریم کے ہے اور افتتاح اسکا ساتھ صفت رسول رب العالمین کے ہے

سورۃ القلم مکیۃ وہی ثنتان وخمسون آیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

نٓ یہہ حرف حروف مقطعہ قرآن سے ہے اور معانی مقطعات قرآنی مفوض بعلم سبحانی ہیں نظم مخزن اسرار الٰہی ہیں یہہ
معدن انوار کماہی ہیں یہہ انکی حقیقت سے ہی آگاہ حق کب یہہ کھلے انکا ہے سرادق ہاں مگر اللہ نے چاہا جسے کر دیا آگہ اُسنے
اس راز سے پردہ اسرار اُٹھاتا ہے وہ دوستوں کو اپنے دکھاتا ہے وہ بعضے علما کہتے ہیں کہ حروف مقطعات مفاتیح اسمأ
حضرت ذات ہیں یہاں جو حرف نون ظاہر ہے مفتاح اسم نور اور ناصر ہے فرد نون کے حرف سے یہہ ظاہر ہے کہ وہی
نور اور ناصر ہے معالم میں لکھا ہے کہ نون اس سورت میں آخر رحمان کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام اس سورت
کا ہے یا نام نہر بہشت کا ہے یا لوح انوار درخشان ہے یا قسم نصرت حق بحق مومنان ہے اور اشہر یہہ ہے کہ ن اسم
ماہی ہے مراد اس سے جنس ماہی ہے یا وہ فرد ماہی ہے کہ زمین جسکی پشت پر ہے الیوثا اُسے کہتے ہیں حدیث میں ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے سب چیز سے حق تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو کہ دوات ہے قلم نے اُس دوات
سے لکھا ہے جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا اس تقدیر پر یہہ معنی ہوئی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے نٓ یعنے قسم ہے دوات کی
والقلم اور قسم ہے قلم اعلیٰ کی کہ نور کی بنی ہے طول اسکا بین السمأ والارض ہے نقل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو
پیدا کیا فرمایا اکتب قلم نے عرض کیا الٰہی کیا لکھوں فرمایا لا الہ الا اللہ چار ہزار برس میں قلم نے یہہ کلمہ طیبہ لکھا ہے پھر
حکم ہوا اکتب قلم نے عرض کیا کیا لکھوں ارشاد ہوا محمد رسول اللہ چار ہزار سال میں قلم نے یہہ اسم مبارک لکھا پھر نالان ہو کر
کہا الٰہی یہہ کون ہے جسکا نام نامی تیرے اسم گرامی کے پاس لکھا ہے خطاب آیا کہ یہہ اسم نبی آخر زمان ہے قلم کو
آپ پر ایک عشق لگ گیا بے اختیار بول اُٹھا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق تعالیٰ نے آپکی نہایت
کر کر جواب میں اُسکے امت کو آپکے داخل فرما کر کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین وہ سلام اور جواب امانت رکھا شب
معراج میں آپ کو پہنچایا اور جواب اپنا آپکے زبان سے کہلایا اسیواسطے سلام سنت ہے اور یہہ جواب فرض اور اسمیں اشارت ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ دانا ہے ساتھ راہ پانیوالونکے کمال عقل سے کہ مسلمان ہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ پس مت کہا
مان جھٹلانیوالونکا یعنے مشرکان مکے کا کہ دین آبا کی طرف تجھے بلاتے ہین وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ دوست رکھتے ہین
کافر اونکے سستی کرے تو اور سرزنش نکرے شرک پر پس سستی کرین وہ بھی زبانی اور تیرے دین پر طعنہ زن نہون وَلَا
تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ اور مت کہا مان ہر ایک جھوٹھی قسم کھانیوالے کا کہ ابو جہل یا اخنس بن شریق یا اسود بن عبد یغوث
اور اصح اور اشہر یہہ کہ ولید بن مغیرہ ہے کہ قسمین جھوٹھی بہت کھاتا تھا مَّهِيْنٍ سست رائے یا خوار اور بیمقدار کا هَمَّازٍ
غیبت کرنیوالے پس پشت مردم کا یا طعنہ مارنیوالے روبروے مردم کا مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ چلنے والے ساتھ چغلی کے کا درمیان
لوگون کے یا غمزہ کرنیوالے کا مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ باز رکھنے والے کا بھلائی سے یا منع کرنیوالے کا ایمان اور احسان سے مُعْتَدٍ ستم کرنے
والے کا اور حد سے نکل جانیوالے کا اَثِيْمٍ گنہگار یا زناکار کا عُتُلٍّ سخت رو اور زشت خو کا بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ پیچھے ان عیبون سے
حرامزادہ ہے باپ اسکا معلوم نہین لوگون کو لکھا ہے کہ ولید پلید اٹھارہ برس کا تھا کہ مغیرہ نے دعوا کیا کہ مین اسکا باپ ہون
اور اُسے اپنے پاس رکھا تفسیر زاہدی مین مذکور ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت نشر انجمن قریش مین
کہ ولید پلید بھی وہان موجود تھا پڑھی جو عیب آپ پڑھتے تھے وہ اپنے مین پاتا تھا مگر حرامزادگی پر اپنے حیران تھا کہ وہ شخص
سید قریش ہے باپ اسکا مغیرہ ہے مرد مشہور اور یہہ بھی جانتا ہے کہ محمد جھوٹھ نہین بولتے پھر یہہ بات کیونکر ثابت ہو
آخر تلوار کھینچ کر اپنی مان پاس جاکر بتہدید تمام پوچھا اُسنے اقرار کیا کہ پدر تیرا نامرد تھا اور اُسکے برادرزادے تھے وہ میراث پر
اُسکے نظر رکھتے تھے مجھے رشک آیا مین نے فلانے کے غلام کو بلا کر کچھہ دیکر اُسکے ساتھ بدفعلی کی تو بیٹا اُسکا ہے فرومانند
بعض اُس سے جو ذات گرامی ہے روشن ہے دلیل اسپر یعنے وہ حرامی ہے اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ اسواسطے کہ ہے صاحب
مال کا اور بیٹون کا یہہ قرات امام حفص کی ہے اور یہہ بطریق خبر ہے اور اور قاریون نے ءَاَنْ كَانَ پڑھا ہے یعنے آیا واسطے اِسکے کہ
صاحب مال کا اور بیٹونکا ایسے شخص کا کہا مانے گا تو اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ جب پڑھی جاتی ہین اوپر اُسکے
آیتین کلام ہماری کہا یہہ کہانیان ہین پہلون کی سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ شتاب داغ دیوینگے ہم اُسکو اوپر ناک کے یعنے رو
سیاہ کرینگے اُسکو یا عیب اُسکے ظاہر کردینگے ایسا کہ ہرگز چھپا نہ سکے انوار مین لکھا ہے کہ بدر کے لڑائی مین اُسکی ناک پر زخم
لگا اور نشانی اُسکی باقی رہی اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ تحقیق ہمنے آزمایا ہمنے اہل مکہ کو ساتھ قحط غلے کے اور
زوال نعمت کے جیسا آزمایا تھا ہمنے باغ والونکو ساتھ زوال میوے کے لکھا ہے کہ ولایت یمن مین بنواحی صنعان ایک مرد صالح تھا
اُسکا باغ تھا وہ اُس باغ مین فرش بچھا کر درویشونکو بلا کر وہان بیٹھاتا تھا اور اچھے اچھے میوے کھلاتا تھا اور سوا اُسکے دسوان حصہ
اُسکے آمدن سے بھی نکالکر فقرا کو تقسیم کرتا تھا جب وہ فوت ہوا تو بیٹے اُسکے نے کہا کہ مال تھوڑا ہے اور عیال بہت اگر ہم بھی
باپ کیطرح فقیرونکو دینگے معاش تنگ ہوجاویگی صبح ایسے وقت جو فقیرونکو خبر نہو جا کر میوہ کاٹ لین اور آپسمین تقسیم کرلین
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ یاد کر جسوقت قسم کھائی وارثون نے اُس باغ کے کہ چھپ کر فقیرون سے

الجنۃ ... میووں کو اُنکے اس حالت میں کہ داخل ہوں بیچ وقت صباح کے یعنے صبح ہوتے تیں ... ولا
یستثنون اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا رات کو یہہ نیت کرکے سو قضاے ازلی نازل ہوئی فطاف علیہا طائف من
ربک وہم نائمون پس طواف کیا اوپر اُسکے یعنے باغ کے بلاے طواف کنندہ نے امر پروردگار تیرے سے اور وارث اس باغ کے
سوتے تھے فاصبحت کالصریم پس فجر کو ہوا باغ انکا بسبب اُس بلا کے جیسے جڑ کٹے ہوئے یا مانند اس باغ کے کہ میوہ اُسکا
چیدہ و بریدہ ہو ایسا کہ کچھ باقی نہ رہے یا مثل ریگستان کے اور وہ اس حال سے غافل خواب میں تھے فتنادوا مصبحین
پس ایکدوسرے کو پکارنے لگے تڑکے والے بیچ صبح کے یعنے وقت صبح کے آواز کرنے لگے ایکدوسرے کو ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم
صارمین یہہ کہ سویرے ہی چلو اوپر کھیتی اپنے کے اگر ہو تم کاٹنے والے میوہ فانطلقوا وہم یتخافتون پس چلے طرف باغ کے اور
آہستہ آہستہ چپکے چپکے باتیں کرتے تھے تا اور کوئی نہ سنے ان لا یدخلنہا الیوم علیکم مسکین یہہ کہ نہ داخل ہوں آج اوپر
تمہارے باغ تمہارے میں کوئی فقیر کہ انکو کچھ دینا پڑے اور حصے ہمارے میں سے کم ہوجاویں وغدوا علی حرد قادرین اور سویرے گئے
اوپر بخیلی کے کہ فقیروں کو نہ دینا ازروے کر یا قدرت والے اوپر اٹھالینے کے ہانے اور توڑنے میووں کے فلما راوہا قالوا انا لضالون
پس جب دیکھا باغ کو بخلاف اُسکے جو چھوڑا تھا کہا انہوں نے البتہ ہم تحقیق ہم بھولنے والے ہیں راہ باغ اپنے کی کیونکہ باغ ہمارا
کل میوے بھرا تھا اور یہہ خالی ہے بعضوں نے تامل کرکر نشانیوں سے در و دیوار کے پہچانا کہ یہہ وہی باغ ہے کہا بل نحن محرومون
کہ ہم نے راہ گم نہیں کی بلکہ ہم محروم ہوئے میوے سے اور محصول اس باغ کے سے واسطے منع فقرا اور ترک استثنا کے قال اوسطہم
الم اقل لکم لولا تسبحون کہا بیچ والے اُنکے نے عقل سے کیا نہ کہا تھا میں نے تمکو کیوں نہیں یاد کرتے خدا کو ساتھ بزرگی کے
اور انشاء اللہ نہیں کہتے قالوا سبحان ربنا انا کنا ظالمین کہا انہوں نے پاکی ہے پروردگار ہمارے کو اس سے کہ نازل کرنے میں
اس بلا کے ہم پر ستم کیا ہو تحقیق تھے ہم ظلم کرنیوالے اپنے نفس پر ساتھ نہ دینے فقیروں کے فاقبل بعضہم علی بعض یتلاومون
پس منہہ کیا بعضوں اُنکے نے اوپر بعضوں کے ملامت کرتے ہوئے یہہ کہتے تھے کہ تم نے بخیلی اور خطا کی وہ کہتے تھے کہ تم بھی راضی
ہوتے تھے غرض گناہ پر اپنے قائل ہوئے اور عجز سے قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین کہا انہوں نے ای وائے ہمکو تحقیق ہم تھے
سرکش حد سے نکلے ہوئے گنہگار ہیں کہ انشاء اللہ نہ کہا اور درویشوں کو محروم رکھا عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیرا منہا انا الی ربنا
راغبون شاید کہ پروردگار ہمارا یعنے امیدوار ہیں ہم یہہ کہ بدلا دے ہمکو بہتر اس باغ سے تحقیق ہم طرف طاعت پروردگار اپنے
کے رغبت کرنیوالے ہیں بعد توبہ اور طلب عفو کے حق تعالیٰ نے اُنپر بخشش فرمائی اور باغ پر انگور حیوان نام انکو دیا نظم مال جسکا
تلف ہوا ہووے جاے گوہر صدف رہا ہو جاتی اسکو ہے یہہ بات ضرور کہ ہوا جسے ہی کچھ اسمیں قصور پہلے درہم تھے اب
حذف ہیں جو اپنے ذرے سے تھے ہم صدف ہیں جو بخل واقع کچھ اسمیں مجھ سے ہوا مستحق تمکا حق نہیں پہنچا کرکے اپنے گناہ پر اقرار
عذر لاوے بجانب مختار مہربان اپنے تا خدا ہووے بہتر اس سے دے جو لیا ہو جس طرح سے دیا عوض میں جہان باغ حیوان کے گلشن حیوان
سچ ہی الفت جو تو برنج و بلا شکر درگاہ حق میں لائے بجا تو وہ ایسا کریم ہے کہ تجھے عوض حبہ لاکھہ خرمن دے شیشہ سر گر ترا

توڑے

تو دے تو تم شہد اسکے بدلے دے كَذٰلِكَ الْعَذَابُ اسیطرح ہے عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ
عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اس عذاب سے فرد کہ اسکو فنا ہے اور اسکو بقا یہہ جاویگا اور وہ رہیگا سدا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے
آدمی جانتے البتہ موجبات عذاب سے پرہیز کرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ تحقیق واسطے پرہیزگارون کے نزدیک
پروردگار انکے کے یعنے آخرت مین یا جوار قدس مین بہشت ہین نعمتون کے کافرون نے کہا کہ یہہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین
کہان ہے اور اگر ہے بھی تو پہلے ہم جاوینگے جیسے یہان دنیا مین ہم مسلمانون سے خوش خورم ہین ویسے ہی وہان عقبی مین ہونگے
حق تعالی نے رد سخن انکا فرمایا کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ کیا پس کردینگے ہم مسلمانونکو مانند مشرکون کے حصول نجات اور
وصول درجات مین مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ کیا ہے تمکو ای کافرو کیونکر حکم کرتے ہو ساتھ برابری کے یا ساتھ فضیلت کے اہل
شرک کے اوپر اہل توحید کے صریح یہہ فرمایا تعجب سے خدا نے اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ کیا واسطے تمہارے کتاب ہی نازل ہوئی ہے
آسمان سے کہ تم بیچ اُسکے پڑھتے ہو یہہ بات کہ کفار جزا اور سزا مین مثل مسلمانون کے ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ تحقیق واسطے
تمہارے بیچ کتاب کے ہے جو کچھ چاہو اور پسند کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ کیا واسطے تمہارے ہین عہد
اور پیمان ہو کد اوپر ذمے ہمارے کے کہ خداوند مین ہم پہنچنے والے ساتھ نہایت تاکید کے اور ثابت ہو دن قیامت تلک یہہ کہ واسطے
تمہارے ہے جو کچھ حکم کرو تم بھلائی اور بہتری اس جہان کے سے سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ پوچھہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
مشرکون سے کہ کون اُنمین ساتھ اس حکم کے ضامن ہے کہ آخرت مین اس عہد سے باہر آوے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ
اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ کیا واسطے انکے شریک ہین اس قول مین یا بت ہین کہ شریک سیر کرتے ہین پس چاہیے کہ لے آوین
شریکون اپنون کو اپنی مدد پر اگر ہووین سچے اس بات مین کہ بہشت کی نعمتین انہین کو ملینگی يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ لاؤ بیچ اسدن کے
کہ اٹھایا جاویگا پردہ کار پر ہول اور امر صعب اور مہم سخت سے یا برہنہ کئے جاوینگے ساق عرش یا تجلی فرماویگا حق تعالی ساق پنڈلی کو کہتے
ہین پس ظاہر معنی یہہ ہوئی کہ جسدن کھولا جاویگا پنڈلی سے اور تجلی واقع ہوگی یہہ آیت آیات متشابہات قرانی سے ہے جیسے معیت
اور احاطہ اور استوا علی العرش ہے ایسے ہی یہہ کشف ساق ہے کہ اس جناب بیچون وبیچگون پر انکا اطلاق ہے علمانے تاویلات
انکی بہت کین ہین اور اذہان کو اپنی دور دور دوڑایا ہے لیکن کچھہ تاویل کی احتیاج نہین اسقدر سمجھنا کافی ہے کہ جیسا وہ بیچون
وبیچگون ہے ایسے ہی اسکی معیت اور احاطہ اور استوی اور ساق ہے کہ فہم ووہم ہمارے سے وراہے اور ان سب چیزون پر ایمان ہے ہمارا
جو جو قرآن شریف مین بیان فرمائین ہین اور اعتقاد ہے یہہ کہ جیسے اس جناب پاک کے لائق اور سزاوار ہین ویسے اسکو ثابت
ہین لیکن ادراک کو ہمارے وہان راہ نہین اور عقل ہماری اس سے آگاہ نہین مثنوی کمانسے پر وہم سے دور ہے ورا فکر سے فہم
دور ہے کرے درک اسے کس کا ادراک ہے کہ وہ پاک ہے پاک ہے پاک ہے وَيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ اور بلائے جاوینگے لوگ طرف
سجدہ کرنے خدا تعالی کے ابو موسی اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی اسدن نور
عظیم دکھاویگا اور خلق سجدے مین گر پڑے گی معالم مین ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ کشف کریگا پروردگار ہمارا ساق سے اپنے اور سجدہ کرینگے اسکو سب ایمان والے مرد اور زن اور باقی رہ جاوینگے وہ لوگ کہ جو تھے
دنیا مین سجدہ بریا و سمعہ کیا ہی پس جب ریا والے سجدہ کرنے لگینگے پشت انکی نہ جھک سکیگی اور حدیث مین ہی کہ پشت کافر اور
منافق کی مثل تباخ گاو کے ایک مہرہ ہو جاویگی فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس سجدہ نکر سکینگے خَاشِعَۃً اَبْصَارُھُمْ نیچے ہوئے آنکھین
انکی یعنے صاحب بینائیون کے سر جھکائے شرمندہ ہونگے تَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور خواری وَقَدْ کَانُوْا
یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَھُمْ سَالِمُوْنَ اور تحقیق تھے وہ دنیا مین بلائے جاتے طرف سجدہ کرنے خدا کے اور وہ سلامت اور تندرست
اور قادر تھے اسپر جب وقت فرصت کا فوت کیا پھر اسدن حسرت اور ندامت فائدہ نہین رکھتی فرو ماندہ سے فرصت نہ کھوا فرصت
کہ پھر حسرت و ارمان ہی سبب بے فائدہ فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ پس چھوڑ مجھکو اور اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہی اس بات
کو کہ قرآن ہی یا بابت بعث و حشر کی اس آیت مین تسلی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اور تہدید جھٹلانے والون کی ہی
سَنَسْتَدْرِجُھُمْ شتاب آہستہ آہستہ کھینچینگے ہم انکو یعنے عذاب انکے نزدیک کرینگے ہم درجہ بدرجہ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ اسطرح
نہین جانتے وہ یعنے ہر بار کہ خطا کرتے ہین یہہ عطا کرتے ہین ہم لذا یہہ اسکو تفضیل جانتے ہین وَاُمْلِیْ لَھُمْ اور مہلت
اور ڈھیل دینگے ہم انکو دنیا مین تا کہ مغرور ہون پھر پکڑینگے ہم اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ تحقیق عذاب میرا مضبوط اور محکم ہی کسی سے
دفع نہین ہوتا اور گرفت میری سخت ہی کسیکو اسکی تاب و طاقت نہین اَمْ تَسْئَلُھُمْ اَجْرًا فَھُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ کیا
مانگتا ہی تو اے حبیب میرے انسے کچھہ بدلا دعوت اور ارشاد کا پس وہ تاوان سے گران بار ہین یعنے بدلا دینے انکے سے بوجھل ہین
اس سبب سے مُنہہ تجھہ سے پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَھُمُ الْغَیْبُ فَھُمْ یَکْتُبُوْنَ کیا نزدیک انکے علم غیب ہی یا لوح محفوظ ہی کہ اسمین
غیب کی باتین لکھین مین پس وہ لکھہ لیتے ہین وہان سے جو حکم کرتے ہین برابری مین مومن اور کافر کے فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ
وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اوپر تبلیغ وحی کے اور تحمل آزار کفار کے اور مت ہو دلگیر اور
اور جلدی مین مثل مچھلی والے کے یعنے یونس علیہ السلام کے کہ ایذائے قوم پر صبر نکیا اور بیحکم نکلے تا شکم ماہی مین قید ہوئے اور یونس
علیہ السلام اولاد یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی ہین بعد سلیمان علیہ السلام کے مسند نبوت پر بیٹھے لاکھہ سوا لاکھہ آدمی پر زمین
موصل مین مبعوث ہوئے چالیس برس دعوت کی لوگ گرویدہ ہوے اور جفائین کرنے لگے انھون نے بددعا کی وہ قبول ہوئی آگ
آسمان سے آئی لوگ صحرا کو نکل گئے اور تین گروہ ہوے مرد جدا عورتین جدی بچے جدے سب فریاد وزاری بجناب باری کرنے لگے
اور سجدے مین گر پڑے اور توبہ کی توبہ انکی قبول ہوئی عذاب مرتفع ہوا اور قصہ انکے نکلنے کا قوم مین سے اور شکم ماہی مین
محبوس ہونیکا و ذو النون نام پانیکا مشہور ہی اور ذکر انکا سابق کلام اللہ مین مکرر گذرا ہی اِذْ نَادٰی یاد کر جس وقت
پکارا یونس نے پروردگار اپنے کو شکم حوت مین اور کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین وَھُوَ مَکْظُوْمٌ اور وہ غم
اور غصے سے بھرا تھا لَوْلَا اَنْ تَدٰرَکَہٗ نِعْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ مَذْمُوْمٌ اگر نہوتا یہہ کہ پالیا اسکو رحمت نے جو طرف پروردگار
اسکے سے تھی البتہ ڈالا جاتا بیچ صحرا کے گیا ہے اور وہ ملامت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَجَعَلَہٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ

پس برگزیدہ کیا اسکو پروردگار اُسکے نے پس کیا اسکو صالحون سے کہ یعنے پیغمبرون سے لکھا ہی کہ یہہ آیت اُسوقت
ہوئی ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا تھا کہ قبیلہ بنی ثقیف کو بددعا کرون حق تعالی نے ارشاد کیا کہ صبر کر اور دعا
توقف مین رکھہ کہ کام صبر سے اچھا ہوتا ہی نظم صبر کر رافت کہ کرتا ہی یہہ صبر سبز کشت مدعا کو مثل ابر جب تو آجاوے
بگرداب حرج صبر کر الصبر مفتاح الفرج لکھا ہی کہ گویا نظران قریش نے قبیلہ بنی اسد مین سے کئی شخصونکو جو نظر لگانے
مین مشہور تھے کچھہ دینا کہکر مقرر کیا کہ اس نور دیدہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم زخم پہنچاوین حق تعالی نے واسطے
عصمت آپکی کے چشم بد سے یہہ آیت نازل کی وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ اور تحقیق نزدیک
ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کہ ہرآئنہ لغزش دین اور ہلاک کرین تجھکو ساتھہ نظرون اپنی کے لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ
اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ جسوقت کہ سنتے ہین قرآن کو کہ پڑھتا ہی تو اور کہتے ہین کہ تحقیق یہہ مرد دیوانہ یا جن گرفتہ ہی یعنے اسکے
ساتھہ جن ہی وہ اسے تعلیم کرتا ہی وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ اور حال انکہ نہین ہی قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے
یا نہین ہین محمد صلے اللہ علیہ وسلم مگر شرف سب جہان کے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دواے چشم زخم نہین مگر یہہ آیت
سورۃ حاقہ مکی ہی باون آیتین ہین اور دو سو چھپن کلمے ہین اور ایکہزار چار سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین الحاقہ
فلا اقسم فواصل اسکی من ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ نون کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر منکران پیغمبر اور منکران قرآن
کے تھا آغاز اس سورت کا ساتھہ ذکر منکران قیامت کے ہوا کہ منکران پیغمبران ہین

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وھی — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — خمسون و اثنا ایۃ

اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ حق ہونیوالی کیا ہی حق ہونیوالی یعنے وہ حالت کہ حق ہی واقع ہونا اسکا یا وہ ساعت کہ لائق ہی
اس سے ڈرنا کیا ہی وہ حالت اور ساعت وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحَاقَّةُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہی حق ہونیوالی
حالت اور ساعت جسمین بدلا عملونکا لیا جاویگا مراد اس سے روز قیامت ہی کہ ایک نام اسکا حاقہ بھی ہی کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ جھٹھلایا تھا ثمود اور عاد نے یعنے قبیلہ ثمود اور قوم عاد نے قیامت کو کہ کھٹکنے والی اور ریزہ ریزہ
کرنیوالی آدمیون کی ہی فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِکُوْا بِالطَّاغِیَةِ اور جو تھی قوم ثمود کی پس ہلاک کئے گئے بسبب طغیانی
اپنی کے یا بجہت فرقہ طاغیہ کے کہ انمین تھا جیسے قدار بن سالف اور اصحاب اسکے کہ ناقے کے قدم کاٹتے تھے یا ساتھہ آواز حد سے
نکل جانیوالی کے کہ مثل اسکے نہین سنتے تھے وہ آواز جبرئیل علیہ السلام کی تھی سمجھہ لیجئے کہ صالح علیہ السلام جب قبیلہ ثمود
پر مبعوث ہوئے ناقے کو صخرہ سے بطریق معجزہ نکالا لوگون نے نسبت سحر کی کی آواز مہیب آئی سب مرگئے وَاَمَّا عَادٌ
فَاُهْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ اور جو تھے لوگ عاد کے پس ہلاک کئے گئے ساتھہ باد تند حد سے نکل جانیوالی کے سمجھہ لیجئے کہ ہود
علیہ السلام جب قوم عاد پر مبعوث ہوئے تو اٹھائیس سال دعوت کی وہ ایمان نہ لائے دعوی قوت اور مردانگی کا رکھتے تھے ہر چند
معجزے دیکھتے تھے گرویدہ نہین ہوتے تھے یہانتک کہ عذاب نازل ہوا باد سات راتین آٹھہ دن چلی اور ان بلند بالا و عظیم

جیسے والون کو مانند درختون کے بیخ و بن سے اکھیڑ کر زمین پر بیجان گر گرا دیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے سخرھا علیھم
سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما لگا دیا اُس باد کو اوپر اُنکے سات راتین اور آٹھ دن بدھ کے صبح سے دوسرے بدھ کے
شام تک دن رات متوالی فتری القوم فیھا صرعی پس دیکھا تو نے اُس قوم کو بیچ اُس اوقات کے مرے پڑے ہوے کانھم
اعجاز نخل خاویۃ گویا کہ وہ بڑے قدون کے سبب لکڑیان ہین کھجور کی کھوکلے زمین پر گرے ہوے فھل تری لھم
من باقیۃ پس کیا دیکھتا ہے اُنمین سے کوئی باقی رہا ہو یعنے سب مر گئے کوئی نہین رہا فقرو سب کو ہلاک کر دیا جیسے کہ بیخ
عاتیہ جان سے ہو جتی کرے صورت نخل خاویہ وجاء فرعون ومن قبلہ والمؤتفکات بالخاطئۃ اور آیا فرعون
اور جو پہلے اُس سے تھے اور الٹ جانیوالے ساتھ خطائون کے یعنے شرک کے فعصوا رسول ربھم فاخذھم اخذۃ رابیۃ
پس نافرمانی کی ہر قوم نے رسول پروردگار اپنے کی پس پکڑا خدا نے انکو پکڑنا سخت اور زیادہ اور اُسون کے عذاب سے
انا لما طغی الماء حملنٰکم فی الجاریۃ تحقیق ہمنے جسوقت کہ طغیان کیا پانی نے چڑھا لیا تمکو یعنے بیٹھایا تمھارے کو بیچ کشتی
کہ روندہ بررو آب تھی حاصل یہ ہے کہ جب پانی حد سے گذرا وقت طوفان کے تو سفینہ نوح مین تمکو بٹھا لیا لنجعلھا لکم
تذکرۃ وتعیھا اذن واعیۃ تو کہ کرین ہم اُس کشتی کو واسطے تمھارے یادگاری اور نصیحت اور عبرت بیچ نجات پانے
مسلمانون کے اور ہلاک ہونے کافرون کے اور یاد رکھے اس پند کو کان یاد رکھنے والا کہ نفع لے اُس چیز سے کہ سنے حدیث مین
ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ خدا سے چاہتا ہون مین کہ کرے کان تیرے کو اذن واعیہ
حضرت علی نے کہا کہ اُسدن سے کچھ چیز مجھکو فراموش نہوی مصرع وکہ خدا اسکو بھی اذن واعیہ فاذا نفخ فی الصور
نفخۃ واحدۃ پس جسوقت کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پھونکنا ایکبار کہ نفخہ صعقہ ہے وحملت الارض والجبال فدکتا
دکۃ واحدۃ اور اُٹھائے جاوینگی زمین اور پہاڑ مقامون اپنے سے محض قدرت کاملہ سے یا بواسطہ زلزلہ اور بخت
کہ پس توڑے جاوینگے زمین اور پہاڑ توڑنا ایکبار اور مانند ہبا ہو جاوینگے فیومئذ وقعت الواقعۃ پس اُسدن
واقع ہوگی واقع ہونیوالی یعنے قیامت قائم ہوگی وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ اور پھٹ جاویگا آسمان پس
وہ آسمان اُسدن سست اور ضعیف ہوگا پیچھے قوت اور مضبوطی کے والملک علی ارجائھا اور فرشتے ہونگے اوپر
کنارون آسمان کے یہان تک کہ امر الہی پہنچیگا اور اترا وینگے ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ اور اُٹھاوینگے
عرش پروردگار تیرے کو اوپر اپنے اُسدن آٹھ فرشتے اور آج حاملان عرش چار ہین معالم مین لکھا ہے کہ حملہ عرش آٹھ
ہونگے بزکوہی کی شکل سمو سے زانو تک اُنکے اسقدر مسافت ہوگی جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضون نے
کہا ہے کہ آٹھ صفین فرشتونکی ہونگی عرش اُٹھائے ہوے گنتی اُنکی سوا خدا سبحانہ کے کوئی نہین جانتا یومئذ
تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ اُسدن روبرو لائے جاؤگے تم جناب الہی کے واسطے محاسبے کے نہ چھپی رہیگی اللہ پر
کردار گفتار تمھارے سے کوئی بات چھپنے والی اور اب بھی وہ چھپی باتون سے تمھارے آگاہ ہے وہان بتلانا اور حساب

کرنا واسطے اطلاع کے نہین بلکہ واسطے عدل کے ہی اور افشائے احوال کے ہی خلقت پر فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ
فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ پس جو کوئی کہ دیا گیا عمل نامہ اپنا ساتھہ ہاتھہ داہنے اپنے کے پس کہیگا خوشی سے آؤ پڑھو عمل نامہ
میرا کوئی عمل اسمین ایسا نہین جس سے مین شرماؤن تبیان مین ہی کہ یہہ کتاب اور ہی سوا کتاب اعمال کے کہ
اسمین بشارت جنت کی ہی پس کیونکر کتاب حفظہ درمیان بندے اور خدا کے ہی اُسے کوئی نہ دیکھیگا نہ پڑھیگا پس وہ
عمل نامے والا کہیگا اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ تحقیق مین یقین جانتا تھا یہہ کہ مین ملنے والا اور دیکھنے والا
ہون حساب لینے کو یعنے مجھے معلوم تھا کہ میرا حساب ہوگا اُسکے واسطے مین تیار ہو رہا ہون فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ
رَّاضِیَةٍ پس وہ شخص بیچ زندگانی خوشی کے ہی صاف کدورت سے ملا ہوا حرمت اور حشمت سے فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ
قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ بیچ بہشت بلند کے کہ میوے اُسکے نزدیک ہین کہ ہاتھہ کھڑے کا بیٹھنے کا لیٹے کا اُنہین پہنچاہی
اور رضوان انکو کہیگا كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ کھاؤ تم میوؤن سے اور پیو تم شربتون سے
کھانا پینا گوارا سہتا بدلے اُسکے جو کر چکے تم عمل نیک بیچ دنون گذرے ہوؤن کے یعنے دنیا مین یا عوض اُسکے جو روزہ
رکھتے تھے تم بیچ دنون گرم کے وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اور جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اُسکا ساتھہ بائین ہاتھہ
اُسکے کے اعمال بد اپنے دیکھیگا اُسمین فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ پس کہیگا ندامت سے ای کاشکے مین
نہ دیا گیا ہوتا عمل نامہ اپنا اور نہ دیکھتا مین تا بر ملا فضیحت ہوتا وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ اور کاشکے نجانتا مین آج کے دن
کیا ہی حساب میرا کیونکہ حاصل نہین مجھکو سوا عذاب اور شدت کے یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ای کاشکے یہہ موت جس سے
دنیا مین مرا مین ہوتی تمام کرنیوالی یا حکم کرنیوالی ساتھہ فنا ابد کے تا کہ پھر زندہ نہوتا مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ دفع کیا مجھسے
عذاب کو مال میرے نے یا اُس چیز نے کہ واسطے میرے تھی مال اور تبع سے هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ جاتی رہی مجھسے
سلطنت میری یا گم ہوی مجھہ سے حجت میری کہ دنیا مین جسکا بھروسا تھا پس خطاب ہیگا زبانیہ دوزخ کو کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ
پکڑو اس شخص کو پس طوق پہناؤ اُسکو یعنے ہاتھہ اُسکے گردن مین باندھہ دو ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ پس دوزخ مین ڈال دو
اُسکو ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ پھر بیچ زنجیر آتشی کے کہ پیمایش اُسکی ستر گز ہی ہر ذراع ملک
ہر ذراع ستر باع ہی ہر باع مکے سے کوفہ تک پس داخل کرو اُسکو خوب محکم کہ حرکت نکرسکے اور ذرع کی معنے
یہان پیمایش کی ہین اور ذراع گز ہی یا ساق دست کعب احبار رضہ نے کہا کہ اگر تمام دنیا کا لوہا جمع کرین برابر ایک
حلقے اُس زنجیر کے نہو اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ تحقیق وہ شخص تھا نہین ایمان لایا ساتھہ اللہ بزرگ کے نہ
وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ اور نہین رغبت کرتا تھا اور کھلانے فقیر کے فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ پس نہین
واسطے اُسکے آج اس جگہہ دوست حمایت کرنیوالا وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ اور نہ کھانا مگر میل اور دھوون دوزخیون کے
سے یعنے پیپ اور لوہو جو بدنون سے دوزخیون کے بہتا ہی لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ نہ کھاوینگے اُسکو مگر گنہگار اور بُرے

بڑا گناہ شرک ہے فَلَآ پس نہیں ہے ایسا جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن شریف بنایا ہوا محمد کا ہے اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ
قسم کھاتا ہوں میں ساتھ اُس چیز کے کہ دیکھتے ہو تم مشہودات سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ اور ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دیکھتے تم
مغیبات سے یا قسم کھاتا ہوں میں اُس چیز کی کہ اوپر زمین کے ہے اور نیچے زمین کے یا اجسام اور ارواح کی یا انس اور جن کی
یا کعبے کی اور بیت المعمور کی یا بر اور بحر کی یا تبلیغ محمد کی اور نزول جبرئیل کی یا آثار رسالت کی اپنے حبیب کے اور انوار
ولایت کی اُسکے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ تحقیق قرآن شریف البتہ پڑھنا پیغام پہنچانیوالے
بزرگ کا ہے کہ محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جبرئیل علیہ السلام وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ اور نہیں
قرآن شریف کہا ہوا شاعر کا جیسے ابوجہل نا اہل کہتا ہے قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ تھوڑا سا ایمان لاتے ہو تم مراد اس سے
ایمان نہ لانا ہے وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن شریف کہا ہوا سیانے کا ہے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہے
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو تم یعنے پند پذیر نہیں ہوتے تم تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قرآن شریف اتارا
ہوا ہے پروردگار عالموں کی طرف سے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اور اگر افترا کرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
جیسے زعم تمہارا ہے اور جھوٹھ باندھ لیوے اوپر ہمارے بعضے باتیں لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ البتہ پکڑیں ہم اُسکا داہنا ہاتھ یعنے اُس کی
قوت اور توانائی سلب کر لیں ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ پھر کاٹ ڈالیں ہم اُس سے رگ دل اُسکے کی یعنے اُسے ہلاک
کریں ہم فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ پس نہیں ہو تم میں سے کوئی اُسے باز رکھنے والا اُس ہلاکت کو وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے کہ یہہ اُسپر یقین کرتے ہیں وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ
مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ جانتے ہیں یہہ کہ تم میں سے بعضے جھٹلانیوالے ہیں قرآن شریف کو وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ پچتانا ہے اوپر کافروں کے روز قیامت میں کہ ثواب اہل قرآن کا دیکھینگے نہ
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ اور تحقیق قرآن شریف البتہ درست ہے بے شک حق تعالی کی طرف سے نازل ہوا فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بڑے کے صفات ناسزا سے اُسکی کر تنزیہ ای رافت
رکھنا انبیاء کو نام حضرت حق کو بصد عظمت سورۃ معارج مکی ہے اور چوالیس آیتیں ہیں اور دو سو سترہ کلمے ہیں اور
آٹھ سو ایک سٹھ حرف ہیں اور دو رکوع ہیں اسال ۲ فال الذین فواصل اسکی جعلنا ہم ہیں اور نظم اور تطبیق اسکی
ساتھ سورۃ الحاقۃ کے یہہ ہے کہ افتتاح دونوں کی ساتھ ذکر قیامت کے واقع ہے فقط

سورۃ المعارج مکیۃ وھی — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اربعون واربع آیۃ

لکھا ہے کہ نضر بن حارث نے مسجد حرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ خدایا اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور جو کہتے
ہیں وہ تیری طرف سے ہے تو پتھر آسمان سے سر پر اُس شخص کے برسا اور عذاب الیم میں مبتلا فرما یہہ آیت نازل ہوئی
کہ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ پوچھا ایک پوچھنے والے نے عذاب کو کہ ہونے والا ہے لِّلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافروں کے

که قتل ہو رہے دنیا مین اور عذاب الیم ہے آخرت مین کہتے ہین یہہ سائل ابوجہل تہا کہ اسنے کہا فاسقط علینا
حجارۃ من السماء کسفا یعنے ڈال دے اوپر ہمارے پتھر آسمان سے ایک ٹکرا اور ایک قول ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے چاہا اور شتاب کی لئے عذاب کی اور ہر تقدیر لیس له دافع من الله ذی المعارج نہین کوئی اس عذاب کو
دفع کرنیوالا کہ اٹہا دے اسکو اللہ کی طرف سے کیونکہ ارادہ ازلیہ متعلق ہوا ہے ساتھ اسکے اور ارادہ الہی دفع نہین ہوتا اور
وہ اللہ کیسا ہے کہ صاحب درجون بلند کا ہے اور وہ درجے غرفے بہشت کے ہین جو واسطے اپنے دوستون کے مہیا کئے
ہین یا اصاعد ہین جو واسطے صعود کلمات طیبات کے مقرر فرمائے ہین تعرج الملئکة والروح الیه چڑہتے ہین فرشتے
اور جبرئیل یا قوم اعظم فرشتگان طرف امر الہی کے یعنے اس مقام پر کہ حق تعالی فرماتا ہے فی یوم کان مقداره
خمسین الف سنة بیچ اسدن کے کہ ہے اندازہ اسکا پچاس ہزار برس سالہاے دنیا سے یعنے اگر کوئی آدمی
سیر کرے دنیا سے وہان تک کہ محل امر ملائکہ ہے پچاس ہزار برس مین پہنچے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے
کہ مراد اس سے روز قیامت ہے کہ کافرون پر اسقدر بڑا ہوگا اور لکھا ہے کہ میدان قیامت مین پچاس موقف ہونگے
ہر موقف مین خلائق کو ہزار سال ٹھہراینگے فتوحات مکیہ مین ہے کہ ہر اسم کا اسماء الہی سے ایکدن ہے خاص کہ تعلق نظر
اسکے رکھتا ہے قرآن شریف مین دو دن انہین سے مذکور ہین ایک یوم الدین کہ ہزار سال کا ہے دوم یوم ذی المعارج کہ پچاس
ہزار برس کا ہے اور بیان ایام اسما اور سنین ابدیہ و سرمدیہ ان اوراق مین نہین سماتا فقط ذکر یا بیان یہہ ذات الہی
کام ہے نہ کلک شکستہ رقم نہ سیاہی کا کام ہے فاصبر صبرا جمیلا پس صبر کر اوپر جھٹلانے منکرون کے صبر کرنا اچھا
جسمین جزع اور قلق اور شکایت نہو انهم یرونه بعیدا تحقیق کافر دیکھتے ہین روز قیامت کو دور امکان سے یعنے گمان کرتے
ہین نہ ہوگا جیسے عرف مین کہتے ہین فلانا کام واقع ہونا دور ہے یعنے محال ہے ونریه قریبا اور ہم دیکھتے ہین
قیامت کو نزدیک بوقوع یوم تکون السماء کالمهل جسدن کہ ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل کے یعنے گل جائیگا وتکون
الجبال کالعهن اور ہوینگے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے ولا یسئل حمیم حمیما اور نہ پوچھیگا کوئی دوست کسی
دوست کو یا نہ پوچھا جاویگا کوئی دوست گناہ دوست اپنے سے غرض ہر ایک کو اپنے عمل سے سوال کرینگے کسی کو کسی کے
کامون سے نہ پوچھینگے یبصرونهم دکھلائے جاوینگے وہ دوستون اپنون کو یعنے ہر ایک اپنے دوست کو پہچانیگا
اور اسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے ہی عمل مین پکڑا گیا ہے یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ
ببنیه دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر کاش کہ بدلا دیوے عذاب اسدن کے سے ساتھ بیٹون اپنے کے یعنے فدا کرے اپنے
عوض اپنے بیٹون کو جو سب سے بڑے عزیز تھے دنیا مین اسکو کہ وہ عذاب کھینچین اور یہہ چھوٹ جائے وصاحبته واخیه
اور فدیہ دے زن اپنے کو کہ یار اور ہمراز اسکی تھی اور بھائی اپنے کو کہ ہم پشت اور مددگار اسکا تہا وفصیلته التی تؤویه
اور کنبے اپنے کو جو جگہہ دیتے ہین اسکو دنیا مین نزدیک اپنے یعنے دنیا مین اسکی جائے پناہ تھے ومن فی الارض جمیعا

جورؤن سے اور کنیزکون سے سترگاہ کی محافظت نہین کرتے فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پس جو
کوئی چاہے مکان خلوت کو سوا اسکے کہ بیان کئے پس یہہ لوگ وہی ہین حد سے نکل جانیوالے اور وطی ذکور اور بہائم
کی اور بقول بعضے استمناع بالید داخل اعتدا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ واسطے
امانتون اپنی کے رعایت کرنیوالے ہین خواہ امانت خلق ہو خواہ پیمان کردگار کہ ملاحظہ امانت گذاری اور وفاداری کا
سب مین درکار ہے شعر امان آتش دوزخ امانت سے ہے وابستہ وفائے عہد و پیمان کر اگر جلنے سے ڈرتا ہے نہ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ ساتھ شہادتون اپنی کے قائم رہنے والے ہین یہہ قرات حفص کی ہے
کہ شہادت بصیغہ جمع پڑھا ہے کیونکہ اسکی قسمین بہت ہین اور اور قاریون نے شہادت بصیغہ مفرد پڑھا وَالَّذِيْنَ هُمْ
عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ اوپر نماز اپنے کے محافظت کرنیوالے ہین کہ آداب اور شرائط بجا لاتے ہین
اور تکرار ذکر صلوٰۃ ابتدا اور انتہی ان آیات کے دلیل ہے شرف اور فضل اس عبادت کی اوپر تمام عبادات کے اور کہا ہے
کہ وہان دوام تعلق بفرائض رکھتا ہے اور یہان محافظت متعلق بنوافل ہے اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ یہہ لوگ
کہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہین بیچ بہشتون کے ہین دن قیامت کے تعظیم کئے گئے اور بزرگی دیئے گئے ساتھ ثواب
ابدی کے اور جزائے سرمدی کے بعد نزول اس آیت کے مشرک گرد اگرد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقہ زن ہو کر بطور
استہزا کہنے لگے کہ اگر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقبی کے باغون کی طمع رکھتے ہین تو ہم بھی امید رکھتے ہین کہ ان سے پہلے
پاوین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ پس کیا وجہ ہے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے اور
ان صفتون سے کہ مذکور ہوئین بے نصیب رہے سامنے تیرے دوڑتے عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ سیدھی طرف سے
اور بائین طرف سے گروہ گروہ حلقہ مارے ہوے اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک انمین سے
یہہ کہ داخل کیا جاوے ساتھ مومنون کے بہشت بانعمت مین یعنے مشرکون کو داعیہ ہے کہ وہ نقد ایمان چار بازار جہان مین
داخل ہونگے كَلَّا ہرگز یہہ بات نہین اور کافرون کو دخول نجات نہین اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے
انکو اس چیز سے کہ جانتے ہین یعنے نطفہ آلودہ سے کہ اسکے تئین نوع عالم قدسی سے مناسبت نہین پس جو کوئی لوث کدورات
سے صاف ہو کر متخلق باخلاق ملائکہ نہو دخول جنت دشوار ہے فَلَا پس نہین ایسا جو کافر کہتے ہین اُقْسِمُ بِرَبِّ
الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ قسم کھاتا ہون مین ساتھ پروردگار مشرقون آفتاب کے کہ ہر روز برس کے اور ہی نقطے سے طلوع کرتا ہے
اور قسم کھاتا ہون مین ساتھ پروردگار مغربون آفتاب کے کہ ہر دن اور ہی نقطے مین غروب کرتا ہے یا مراد مشارق اور
مغارب نجوم کے ہین کہ ہر ایک ستارہ کا محل نکلنے اور ڈوبنے کا دائرہ افق سے علاحدہ ہے غرض ہر تقدیر پر حق سبحانہ تعالی
قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ تحقیق ہم البتہ قادر ہین عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ
اوپر اسکے کہ بدل ڈالین ہم یعنے ان مشرکون کو ہلاک کر کر اور مخلوق انکی عوض پیدا کرین بہتر انسے اور فرمانبردار تر اور نہین

ع

ایمان اور طاعت سے وَاِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا
اور تحقیق مین نے جب پکارا انکو طرف توحید اور عبادت کے تو کہ بخشے تو انکو سبب قبول اسکے کے کین انھون نے انگلیان
اپنی بیچ کانون اپنون کے اور راہ سننے کا بند کرلیا اور اوڑھہ لئے کہ کپڑے اپنے تو کہ مجھے نہ دیکھین اور کھڑے ہوگئے کفر اور
معصیت پر اور تکبر کیا متابعت میری سے بڑا تکبر کرنا ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا پھر تحقیق مین نے دعوت کی انکو پکار کر مجلسون مین
انکے ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا پھر تحقیق مین نے ظاہر کیا واسطے بعضون انکے کے یعنے مکرر اشکارا دعوت کی
اور چھپا کر کہا مین نے واسطے بعضون انکے کے چھپانا کر یعنے جسطرح کہ ہو سکا مجھہ سے طریقہ دعوت کا نچھوڑا خلوت اور
جلوت مین سرًّا و علانیہ انکو طرف حق کے بلایا اور جب قہاری تیری نے منہہ انکا بند کیا اور عورتون کو انکے عقیم کیا
تو وہ میری طرف رجوع ہوے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ پس کہا مین نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے یعنے توبہ کرو
کفر سے اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا تحقیق خدا ہی بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا اور جو توبہ کروگے یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا بھیجیگا
ابر کو اوپر تمھارے برسنے والا وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور مدد دیوے گا تمکو ساتھ
مالون کے اور بیٹون کے یعنے مال اور اولاد تمھین بہت دیگا اور کریگا واسطے تمھارے باغ میوہ دار اور کریگا واسطے
تمھارے نہرین جاری سمجھہ لیجئے کہ یہہ اسوقت کہا تھا کہ سات برس سے مینہہ نہین برسا تھا نہرین سوکھہ گئین تھین
باغ خشک ہوگئے تھے میوہ نہین اترتا تھا عورتون کو حیض نہین آتا تھا اولاد ہونی موقوف ہوئی تھی امیدوار کیا
اور کہا کہ اگر تم ایمان لاؤ یہہ سب نعمتین تمکو ملین مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین
اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا اور عظمت کا کہ اس سے ڈرو اور نافرمانی سے بچو اور کیا ہی کہ عظمت اسکی سے
نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور حال انکہ تحقیق پیدا کیا تمکو طرح طرح سے خلق اور خلق مین یا نطفہ سے علقہ کیا
علقہ سے مضغہ مضغہ سے تا آخر اور یہہ دلیل قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ ہی اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہین دیکھا تمنے کہ کیونکر پیدا کیا ہی اللہ نے سات آسمانون کو اوپر نیچے وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ
نُوْرًا اور کیا چاند کو بیچ ایک کے انمین سے روشن بعضی تفسیرون مین ہی کہ جرم قمر کا آسمان دنیا مین ہی اور
نور اسکا چمکتا ہی سب آسمانون مین جیسے زمین مین چمکتا ہی اور انکو روشن کرتا ہی وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا
اور کیا سورج کو چراغ اہل زمین کا جیسے چراغ ظلمت کو گرد اگرد اپنے سے دور کرتا ہی ایسے ہی آفتاب تیرگی
شب کو عرصہ زمین سے محو کرتا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسیواسطے چراغ کہا ہی کہ نور آپ کا تاریکی
کفر اور نفاق کو عرصہ عالم سے زائل کرتا ہی نظم ظلمت کدہ جہا مین تونے روشن ہی کیا چراغ دین کا ہوتا جو نہ نور
شرع تیرا رستہ ملتا کسی یقین کا وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور اللہ تعالی نے اگایا تمکو یعنے شجر وجود پدر
تمھارے کو کہ آدم علیہ السلام ہین زمین سے پس اوگے آدم خاک سے اوگنا کر اور جو باپ ہمارے خاک سے پیدا ہوئے تو ہم سب

کافرون مین سے بسنے والا مراد اس سے ہلاک عالم ہے کہ کوئی کافر نہ رہے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا تحقیق تو اگر چھوڑیگا تو انکو گمراہ کرینگے بندون تیرے کو یعنے مومنون کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر
کرنیوالے یعنے جب بالغ ہونگے تو فاجر غادر ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور مان باپ میرے کو اور اُس کسی کو کہ داخل ہو گھر میرے مین ایمان لا کر
اور یا مسجد میرے مین دران حال کہ مومن ہو اور بخش سب ایمان والونکو اور ایمان والیونکو کہ ہووین قیامت
تک باپ حضرت نوح کے ملک بن متوسلخ تھے اور مان بقول نہ اشہر شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن
تھے اسواسطے آپنے انکے واسطے دعا مغفرت کی اور مومنین اور مومنات سے مراد یہہ امت مرحومہ ہے ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جیسی دعا حضرت نوح کی کافرون کے حق مین مقبول ہوئی ویسی ہی اہل ایمان کے حق مین
بھی مستجاب ہوی ہے پھر دعا حضرت نوح نے کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا اور مت زیادہ دے ظالمون کو مگر ہلاک
کرنا سابقہ شختی کے سمجھ لیجئے کہ نام حضرت نوح کا سکن تھا اور نوح اسواسطے انکو کہنے لگے کہ اپنے پر بہت رونے تھے اور
نوحہ کرتے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کی حیات مین یہہ پیدا ہوئے تھے آخر الف اول مین دنیا سے کہ سات ہزار
سال مقدر ہین اور صدر الف ثانی مین دو صد و پنجاہ سالہ تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ یکصد و ہشتاد سالہ تھے کہ انپر
وحی آئے اور ساتھ شریعت مجددہ کے خلق پر مبعوث ہوئے مشرق سے تا مغرب مانند پیغمبر ہمارے کے علیہ الصلوٰۃ
والسلام پھر نہصد و پنجاہ سال دعوت کی اور کہتے تھے کہ کہو لا الہ الا اللہ ایمان نلائے لوگ مگر تھوڑے سے چنانچہ
حق تعالی نے فرمایا ہے وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ اسی یا ستر آدمی ایمان لائے اور پہلے جسنے بت پرستی کی وہ انہین
کی قوم سے تھا اور اسی قوم کے سبب سے طوفان آیا تمام عالم غرق ہو گیا مگر اسی آدمی جو کشتی مین انکے ساتھ سوار تھے
بچ گئے دو صد و پنجاہ سال یا دو صد و ہفتاد سال بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام زندہ رہے اور عمر انکی ہزار
برس کی یا ایک ہزار چار سو پچاس کی یا ستر کی ہوئی کعب احبار نے کتب انبیا سے نہصد و پنجاہ سال نقل کی
ہے اور یہہ قول صحیح ہے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا
قصہ انکا قرآن شریف مین بارہ سورتون مین مذکور ہے اور درمیان آدم اور طوفان نوح کے دو ہزار دو سو چہل
دو سال کم و زیادہ کا فاصلہ ہے اور درمیان طوفان اور وفات انکی کے سیصد و پنجاہ سال ہین اور حضرت
ادریس علیہ السلام سے چار سو ستر برس پیچھے یہہ ہوئے اور بیت المقدس مین مدفون ہین بعد انکے تین سو برس
تک انکی شریعت پر لوگ رہے پھر اکثر کافر ہو گئے بعد اسکے حق تعالی نے حضرت ہود کو مبعوث کیا نقل ہے کہ بعد طوفان
کے حضرت نوح نے اپنے بیٹون اور دامادون کو سانون اقلیمون مین بھیج دیا ایک بیٹے کو اپنے کہ حام نام تھا ہندوستان
کو بھیجا اور وہ سیہ فام تھا اس سبب سے کہ ایک روز نوح علیہ السلام سوتے تھے باد سے پیراہن انکا اڑا آپ برہنہ

دینکے پس ایمان لائے ہم ساتھ اسکے وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم ساتھ پروردگار اپنے کے
کسیکو اصنام اور آلہہ وغیرہ سے جیسے پہلے شریک ٹھہراتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور تحقیق خدا تعالی بلند ہے
عزت پروردگار ہمارے کی مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا نہ پکڑی اسنے بی بی چنانچہ بعضے بنی ملیح سے کہتے ہین اور نہ فرزند
جیسے کہ یہود اور نصاری اعتقاد رکھتے ہین وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اور تحقیق تھے کہ کہا کرتے تھے
بے وقوف ہمارے اوپر اللہ سبحانہ کے زیادتی کہ نسبت بی بی اور ولد کی اس جناب مقدس کو کرتے تھے وَّاَنَّا
ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور تحقیق ہم گمان کرتے تھے کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن اوپر اللہ کے جھوٹھ
اسواسطے جو کچھ سفیہ ہمارے کہتے تھے ہم باور کرتے تھے جب قرآن شریف کو سنا ہمنے کھل گیا ہمپر کہ انھوننے محض جھوٹھ
جناب الہی پر باندھا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا اور تحقیق تھے
کتنے مرد آدمیون سے کہ بعضے مقاسون پر پناہ پکڑتے تھے ساتھ مردون کے جنون سے پس زیادہ کیا آدمیون نے
جنون کا اس پناہ پکڑنے کے سبب سے تکبر اور سرکشی اور جہل یہان تک کہ جن کہنے لگے ہماری بزرگی ایسی ہے کہ آدمی ہم سے
مدد چاہتے ہین اور پناہ ساتھ ہمارے پکڑتے ہین اور یہہ قصہ اسطرح ہے کہ جو کوئی بیابان ہولناک مین پہنچتا تھا
کہتا تھا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ سید اس وادی کے شر اور آفتون سے اور اعتقاد انکا یہہ ہوتا تھا کہ ہم اس استعاذہ کے
سبب سے رات کو امن مین رہینگے اور اہل مکہ جو جنگل وحشتناک مین جاتے تھے تو کہتے تھے اعوذ بجد لقیہ بن بدر من شر جن
ہذا الوادی وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا اور تحقیق آدمیون نے کہ کافر تھے گمان کیا جیسا گمان کیا
تھا تمنے اے جنو یہہ کہ نہ اٹھاویگا خدا کسی کو مردون سے واسطے حساب اور جزا کے وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ
حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا اور تحقیق ٹٹولا ہمنے آسمان کو اور باتین چورانے کو اوپر گئے ہم اور چاہا ہمنے کہ اسمین در آوے پس پایا
ہمنے آسمان کو بھرا ہوا چوکی دارون سخت سے یعنے فرشتون سے کہ جنون کے منع کرنے کو مقرر ہین اور ستارون درخشندہ
آتش فشان سے جو واسطے رجم شیاطین کے متعین ہین وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ اور تحقیق تھے ہم
کہ بیٹھا کرتے تھے آسمان مین سے نشستگا ہونمین واسطے سننے کے آسمان کی خبرین یعنے قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آسمان پر جاتے تھے ہم اور ان مقاعد مین جو خالی حرس اور شہب سے تھے بیٹھے تھے ہم فَمَنْ
يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا پس جو کوئی جن سے طلب سننے کی کرتا ہے اب پاتا ہے واسطے اپنے شعلے گھات
لگائے ہوئے واسطے جلانے اسکے کے وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا
اور تحقیق نہین جانتے ہم کہ بدی اور برائی ارادہ کی گئی ہے حراست آسمان سے ہمارے وہان سے بچانے دینے مین
ساتھ ان لوگون کے کہ بیچ زمین کے ہین آدمی یا ارادہ کیا ہے ساتھ انکے پروردگار انکے نے بھلائی اور خیر کا وَّاَنَّا مِنَّا
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور تحقیق بعضے ہم مین سے نیک کار ہین مسلمان اور بعضے ہم مین سے فروتر اس سے ہین

كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ہین ہم صاحب طریقون اور مذہبون متفرق اور مختلف کے معالم مین حسن بصری رضی اللہ عنہ سے
منقول ہے کہ جیسے آدمیون مین مذاہب مختلف ہین کوئی قدریہ ہے کوئی جبریہ ہے کوئی رافضی کوئی خارجی ایسے ہی جنون
مین بھی ہین وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نُعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَنْ نُعْجِزَهُ هَرَبًا اور تحقیق جانا ہمنے کہ ہرگز نہ عاجز کرینگے ہم خدا کو جہان
ہونگے ہم بیچ زمین کے اور نہ عاجز کرینگے ہم اسکو بھاگ کر اطراف آفاق مین یا حوالی کوہ قاف مین یعنے کسی کام مین جسکو
ایک مقام مین یا بھاگ کر جبال و آجام مین اُسے عاجز نہین کرسکتے وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَى آمَنَّا بِهِ اور تحقیق جس وقت
کہ سنی ہمنے ہدایت یعنے قرآن کہ سبب ہدایت جہان ہی ایمان لائے ہم ساتھ اسکے یعنے قرآن کے یا اس شخص کے کہ جس سے
سنا ہمنے قرآن شریف کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین نظم ہین رسول اللہ نبی جن و انس حق نے بھیجا ہے پھر یک
نوع و جنس باعث ایجاد عالم ہین وہی موجب بناء آدم ہین وہی وہ ہوتے گر تو ہوتا کون یہان ہے انہین کیواسطے کون
و مکان فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا پس جو کوئی ایمان لاوے ساتھ پروردگار اپنے کے پس نہین
ڈرتا وہ نقصان جزا سے اور نہ زیادتی ظلم سے وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ اور تحقیق بعضے ہم مین سے مسلمان
ہین ایمان لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور بعضے ہم مین سے ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسون پر کہ شرک لاتے ہین
فرمان الہی قبول نہین کرتے فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس جو کوئی اسلام لایا جیسے ہم اسلام لائے ہین پس اس
گروہ نے قصد کیا راہ راست کا اور وہ اس راہ مقصود کو پہنچ جاوینگے وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور جو ظالم
ہین پس ہین وہ واسطے دوزخ کے لکڑیان کہ اُنسے دوزخ دھکایا جاویگا جیسے کافر دوزخ کے ایندھن ہین وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا
عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ اور دوسری وحی کی گئی ہے طرف میرے یہہ کہ اگر قائم
ہووین اہل مکہ اوپر راہ راست کے یعنے ایمان لاوین البتہ پلاوین ہم انکو پانی وافر بعد قحط اور خشک سالی کے یعنے روزی انپر
فراخ کرین یا اگر جن اسلام پر استقامت کرین تو انپر ابواب نعمت کشادہ کرین یعنے وعید آخرت سے امن دین کہ اس سے بڑی
کوئی نعمت نہین ہے اور بعضون نے عام کہا ہے یعنے جن و انس اگر مستقیم ہون اسلام پر تو بوسعت معیشت انکو سرفراز کرین تا
تو کہ آزماوین ہم انکو بیچ اسکے کہ شکر ہمارا اسطرح کرتے ہین وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا اور جو
شخص اعراض کرتا ہے یاد کرنے نعمت پروردگار اپنے سے اور شکر گذاری نہین کرتا داخل کریگا اسکو اللہ تعالی عذاب سخت
مین کہ فرح اور راحت اسمین نہوگی وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا اور وحی کی گئی ہے طرف میرے یہہ کہ
مسجدین واسطے خدا کے ہین پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسیکو جیسے یہود اور نصاری کنیسون اور صومعون اپنون مین عزیر
اور مسیح کو ساتھ الوہیت کے یاد کرتے ہین اور جیسے مشرک کہ حوالی بیت الحرام مین کہتے ہین لبیک لبیک لا شریک لک
الا شریکا ہو لک اور ہر مسجد سے تمام روئے زمین ہے کہ مسجد کر دی ہے واسطے میرے پس تمام جہانین کسی جگہہ کسی مکان
مین یا دائرہ دستان مین کسی کو شریک مت ندو اور اسیکا خالص ذکر کرو پڑھو زبان و دل سے ذکر اور دھیان اسکا ہو ہر ملک جا

جو عادت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا اور تحقیق جس وقت
کہ کھڑا ہوا بندہ خدا کا یعنے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں پکارتا ہے خدا کو اور نماز پڑھتا ہے اور جب قرأت اسکی
سنتے ہیں نزدیک ہوتے کہ ہوں اوپر اسکے حلقہ حلقہ کثرت ازدحام سے سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو عبد فرمایا اسمیں بہت نکتے ہیں آثار میں وارد ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی نام اس سے خوشتر نہیں معلوم ہوتا
تھا اسواسطے کہ جیسے آپ قائم عبادت اور عبودیت پر تھے کسکو طاقت ہے کہ اقامت اسقدر کر سکے لہذا وقت عروج کے
منازل ملکی پر ساتھ اسی نام کے موسوم ہوئے کہ سبحان الذی اسرى بعبدہ اور ہنگام نزول قرآن مدارج فلکی سے بھی ساتھ
اسی نام کے ممتاز ہوئے کہ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ نظم بندگی ہے موجب سرخندگی بندگی کر بندگی کر
بندگی بندگی سے اور کچھ بہتر نہیں اس سے کھلتا ہے رہ سیر لقاین سربلندی ہے اسی پستی کے بیچ یہ نیستی ہے یہہ عجب ہستی
کے بیچ بند پندار و خودی سے جو چھٹا فی الحقیقت بس وہی بندہ ہوا بندہ حق ہوا اور اپنا بند بند بندگی میں صرف کر اے ہوشمند
غیر حق کے بند سے آزاد ہو دو جہان میں رافا پھر شاد ہو کفار مکے کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ یہہ کیا کام
تمنے اختیار کیا ہے اس سے اگر باز آؤ تو تمکو ہم پناہ دیں اور حمایت کریں یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ
وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا کہہ مشرکوں کو کہ بہرحال سوا اسکے نہیں کہ پکارتا ہوں میں پروردگار اپنے کو یعنے اسکی عبادت کرتا ہوں
اور نہیں شریک بناتا میں ساتھ اسکے کسیکو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کہہ کہ تحقیق میں نہیں مالک ہوں میں
واسطے تمھارے ضرر کو اور نہ بھلائی پہنچانے کو یعنے میں بندہ ہوں اور کام بندے کا بندگی ہے اپنے مولیٰ کی قُلْ اِنِّیْ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ
مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ کہہ کہ تحقیق مجھکو نہ پناہ دیگا مجھکو عذاب خدا سے کوئی یعنے اگر حق تعالیٰ چاہے عذاب کرنا تو کوئی حمایت
نہ کر سکیگا وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا اور ہرگز نہ پاؤنگا میں سوا اسکے جگہ پناہ کی کہ منہہ اسکی طرف لاؤں
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ مگر پہنچاتا ہوں میں تمکو پہنچانا کہ کفایت کرے تمھیں اللہ کیطرف سے اور پہنچاتا ہوں میں پیغام اسکے
بھیجے ہوئے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی بیچ عبادت اسکی کے
اور نافرمانی کرے رسول اسکے کی بیچ امر اور نہی کے پس تحقیق واسطے اسکے ہے آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ
بن چھٹکارے کے اس سے اور آج کافر تجھے ضعیف اور بے یار جانتے ہیں اور نافرمانی تیری کرتے ہیں حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا
يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یہاں تک کہ جب دیکھینگے جو کچھ کہ وعدہ دیئے جاتے ہیں دنیا میں
مثل واقعہ بدر کے یا آخرت میں پس شتاب جان لیوینگے جب عذاب موعود دیکھینگے کہ گروہ مومنوں اور کافروں سے کون ناتوان
تر ہے مددگاری کی جہت سے اور کون ہے کمتر عدد کی راہ سے کافر بعد نزول اس آیت کے کہنے لگے کہ یہہ موعود کب واقع ہوگا
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے دوست تیرے کہ جو وعدہ کیا گیا ہے وہ راست اور درست ہے لیکن وقت اسکا مجھے معلوم
نہیں اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا نہیں جانتا میں آیا نزدیک ہے جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم

عذاب سے یا مقرر کیا ہے واسطے اُسکے پروردگار میرے نے زمانہ دور عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا وہی ہے جاننے والا
غیب کا پس نہیں خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کہ مخصوص ساتھ علم اُسکے کے کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ
يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے پیغمبروں میں سے اُسکو بعضے غیب کی باتوں سے آگاہ کردیتا ہے
تا کہ معجزہ اُسکا ہو اور مراد یہاں رسول سے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس تحقیق حق سبحانہ چلاتا ہے آگے اُس
رسول کے سے اور پیچھے اُسکے سے نگہبان فرشتوں میں سے لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ تو کہ جانے یہہ
تحقیق پہنچا دئے جبرئیل نے اور اور فرشتوں نے جو وقت نزول وحی کے اُسکے ساتھ ہوتے ہیں پیغام پروردگار اپنے کے بغیر تغیر
تبدیل کے وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اور گھیر لیا ہے علم الٰہی نے اور شامل ہوا ہے ساتھ اُس چیز کے جو
نزدیک پیغمبر اور فرشتوں کے ہے اور گن لیا ہے ہر چیز کو از روے عدد یہاں تک کہ قطرے باران کے اور ریت بیابان کا
سب اُسکے شمار میں ہے مراد اس سے بیان کمال علم حق تعالیٰ ہے اور اظہار اُسکے احاطے کا ہے تمام معلومات پر کہ کوئی
معلوم مطلقاً دائرہ علم اُسکے سے خارج نہیں فرد فرد ذرہ ذرہ کا علم اُسکو ہے اُس سے مخفی نہیں ہے کوئی شے سورۃ
مزمل مکی ہے بیس آیتیں ہیں دو سو پچہتر کلمے آٹھ سو اٹھتر حرف ہیں دو رکوع ہیں ۱ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۲ اِنَّ رَبَّكَ یہہ
رکوع آخر کا ایک آیت کا ہے سارا فواصل اسکی لما ہیں اور تطبیق اُسکی ساتھ سورت جن کے ظاہر ہے کہ افتتاح
سورۃ المزمل مکیۃ — دونوں کے بخطاب پیغمبر ہے — وھی عشرون آیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نئی نئی وحی آئی تھی تو نماز پڑھا کرتے تھے اور اپنے اوپر کملی لپیٹے
رکھتے تھے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ مثل چادر پشمی کے تھی چودہ گز کی آدھی میں اور
تھی تھی اور آدھی آپ اوڑھے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکو فرمایا يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ زمل کی معنے حمل کی یہاں ہیں یعنے اے اُٹھانیوالے بار نبوت کے قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کھڑا رہا کر
رات کو نماز میں مگر تھوڑا سا سمجھ لیجئے کہ مبداء اسلام میں قیام شب آپ پر فرض تھا یعنے رات کو اُٹھنا اور نماز پڑھنا تمام
آدھی رات سے اُٹھنا یا تہائی رات سے زیادہ دو تہائیوں رات کے پچھلے سے ان تینوں مقداروں میں اختیار تھا چنانچہ حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ رات کو واسطے نماز کے اُٹھ تھوڑا کہ وہ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا آدھی رات ہے یا کم کرلے آدھی
رات میں سے تھوڑا کہ تہائی رات کو پہنچے اور اس سے کم نچاہیے کہ مرتبہ ادنی ہے اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کرلے اوپر آدھی
رات کے دو تہائیوں تک کہ مرتبہ نہایت اور اعلیٰ ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اور آہستہ آہستہ یعنے واضح پڑھ قرآن
شریف کو واضح پڑھنا کہ ہر ایک سننے والا سمجھے جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ سے منقول ہے کہ ترتیل حفظ وقوف اور
ادائے حروف ہے اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا تحقیق ہم شتاب وحی کرینگے اور ڈالینگے ہم اوپر تیرے بات

بھاری جسکے اُٹھانے مین مکلفون پر تکلیف شاقہ ہو یا بھاری ہو امر اور نہی وعدے اور وعید حلال اور حرام حدود اور احکام کے
سبب سے یا گران ہو سماع اسکا کافرون پر اور ثقل اسکا منافقون پر یا ثقیل ہو تو اب اسکا میزان مین اور بعضون نے
کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ ثقیل ہو اوپر تیرے القا اسکا اور یہہ سخت تر اقسام وحی سے تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
آواز گھنٹا لے کے سی سنتے تھے اسوقت ثقل تمام آپ پر واقع ہوتا تھا چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے منقول ہے کہ ایام سرما مین جب اس قسم کی وحی آپ پر آتی تھی تو جبین مبین سے قطرات عرق کے ٹپکنے لگتے تھے
اور اسوقت اگر اونٹ پر سوار ہوتے تو دست و پائے شتر خم ہو جاتے اور اگر تکیہ لگائے ران پر کسی اصحاب کے ہوتے تو اسکو خوف
ران ٹوٹنے کا ہوتا اور اس دم گل رخسار آپ کا افروختہ ہو جاتا تھا لیکن بعد آمد وحی سے ہوتے تھے وہ دندان ایسے غنچہ ہو باد
بہاری سے شگفتہ جیسے بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ قرآن شریف نفس الامر مین مفصل ہے چنانچہ خود خدا تعالی
فرماتا ہے کتاب فصلت آیاتہ اور یہہ نسبت بجمیع کتب منزلہ سماویہ مجمل ہے کیونکہ مصدق اور مطابق ان سب کا ہے بمصداق
مصدقا لما بین یدیہ پس ثقل قرآن سے اشارہ بجامعیت قرآن ہے بیان صورت اجمالیہ اور تفصیلیہ کیونکہ جامع البتہ
اثقل اور اشرف اور اکمل اور اعظم ہوتا ہے اور حامل بھی ایسے بار کا سوا اصحاب جامعیت کے متصور نہین **فرد** کسکی طاقت ہے
اُٹھاوے جو یہہ بار جز نبی عربی مختار اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا تحقیق اُٹھنا رات کا یا طاعت رات کی یا
عبادت جو ناخوشی ہے بیچ رات کے وہ بہت سخت ہے بسبب رنج اور کلفت کے کیونکہ ترک خواب و راحت نفس نفس پر نہایت
شاق ہے یا شدید تر ہے بجہہ فراغت دل کیونکہ دنکو دلکو تشویش معیشت ہوتی ہے رات کو فارغ البال ہو کر متوجہ عبادت
چاہیے ہو اور اُٹھنا رات کا بہت سیدھا کرنیوالا ہے بات کو یا راست تر ہے بجہت مقال یعنے اسمین پڑھنا بہت صواب
رکھتا ہے کیونکہ دل فارغ ہوتا ہے اور زبان دل کے ساتھہ موافق ہوتی ہے زبان سے پڑھتا ہے دل سے تفکر کرتا ہے اور
ناشئۃ اللیل مغرب اور عشا کے درمیان ہے یا بعد عشا کے تا صبح اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ
ناشیہ وہ ہے جو سو کر اٹھے **فرد** خواب کے بعد جو بیداری ہے وہ عجب کام کی ہوشیاری ہے اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا
طَوِيلًا تحقیق واسطے تیرے بیچ دن کے شغل ہے بڑا کہ لوگون کو دعوت طرف اسلام کے کرتا ہے پس رات کو توجہ باداے
تہجد کر وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کو اور اسمائے حسنی پڑھہ اور منقطع اور بریدہ ہو خلق سے
اور متوجہ ہو طرف اسکے بیچ عبادت کے منقطع ہونا کامل یعنے دلکو خطرات ماسوی اللہ سے صاف کر اور نفس کو آرزو ہائے غیر
اللہ سے پاک کر اور توجہ اور ہمت اسکی طرف رکھہ **فرد** دل اُسی سے باندھہ تو اور سب سے توڑ رافتا جو غیر حق ہے سبکو چھوڑ
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار ہے مشرق کا اور مغرب کا یہہ قرات حفص کی ہے اور سوا حفص کے اور کوفیون نے اور ابن عامر نے
اور یعقوب نے رب ساتھہ جر کے پڑھا ہے اور کہا ہے کہ یہہ بدل ہے ربک سے یعنے یاد کر نام پروردگار اپنے کو کہ خداوند مشرق اور مغرب ہے
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پس پکڑ اسیکو کارساز اور سب مہمات اپنی اسی پر چھوڑ

اور تہائی رات کے وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ اور کھڑے رہتے ہین اسیطرح سے ایک جماعت اُن لوگون سے کہ ساتھ
تیرے ہین اصحاب سے وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ اور اللہ تعالی اندازہ کرتا ہے رات کو اور دن کو اور جانتا ہے ساعت ساعت
گھڑی گھڑی پل پل اسکی اور علم اسکا محیط ہے تیرے قیام پر ہر رات کے جسقدر تو کھڑا رہتا ہے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ
عَلَیْکُمْ جانتا ہے خدا یہہ کہ ہرگز نہین نباہ سکوگے تم تقدیر اوقات کو پس پھیرا اوپر تمھارے ساتھہ عفو اور تخفیف کے
اور رخصت فرمائی ترک قیام مقدر مین فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑھو تم جو آسان ہو قرآن سے مراد یہہ ہے
کہ نماز شب سے جسقدر میسر ہو پڑھو عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی جانتا ہے خدا یہہ کہ البتہ ہونگے تم مین سے بیمار وَاٰخَرُوْنَ
یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ اور اور لوگ ہونگے کہ چلینگے بیچ زمین کے چاہتے ہونگے فضل
خدا کے سے یعنے تجارت کرینگے اور وجہ حلال سے کسب معاش کرینگے وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور اور لوگ
ہونگے کہ لڑتے ہونگے بیچ راہ خدا کے اور بیمارون اور مسافرون اور مجاہدون کو رنج ہوتا ہے نماز شب مین اور ضبط مقادیر
اسکی مین اسواسطے تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ پس پڑھو جو میسر ہو قرآن مین سے نماز مین یہہ امر بطریق
فریضہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قرآن پڑھو غیر نماز مین اور اس امر کو بسبیل ندب اور استحباب کہا ہے
اور اسمین اختلاف ہے کہ کسقدر کلام اللہ پڑھنا مستحب ہے تین آیتین ہین یا سو یا دو سو یا ختم کرنا ایک مہینے مین
حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ قرآن پڑھا کر ہر مہینے مین بارے انھون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوت مجھہ مین زیادہ ہے فرمایا بیس شب مین تمام کر عرض کیا کہ طاقت زیادہ پڑھنے کی رکھتا ہون
ارشاد کیا سات دن مین ختم کر اس سے جلد مت پڑھہ اور صاحب معالم نے ساتھہ اسناد اپنے کے انس رضی اللہ عنہ سے
نقل کیا ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھا کریگا اسے غافلون
سے نہین لکھینگے اور جو سو آیتین پڑھیگا اسے فرمان بردارون سے لکھینگے اور جو دو سو آیتین ورد رکھیگا قرآن خصومت
نکریگا اسکے ساتھہ دن قیامت کے اور جو قرأت پانچ سو آیت کی مقرر رکھیگا اسکے واسطے لکھی جاوینگے قنطار ثواب کے یعنے خزانے
ثواب کے اور قنطار بکسر اول اسقدر زر کو کہتے ہین کہ پوست گائی کا بھر جاے اور بعضون نے کہا ہے کہ مقدار ہزار دینار کے ہے
معاذ بن جبل سے منقول ہے کہ قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ ہین ہر اوقیہ ساڑھے سات مثقال کا اور بعضون نے
کہا ہے کہ ایکسو بیس رطل طلا اور نقرے کے اور مقدار چالیس اوقیہ طلا کے یا ایکہزار دو سو دینار یا ستر ہزار دینار یا
اسی ہزار درم ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا اور قائم کرو نماز مفروضہ کو اور دو زکوۃ لازمہ کو اور
قرض دو خدا کو قرض اچھا یعنے سوا زکوۃ کے اور مال راہ الہی خرچ کرو تا کہ ثواب بہت پاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ
تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور جو کچھہ کہ آگے بھیجوگے تم واسطے جانون اپنی کے بھلائی سے پاؤگے تم اسکو
نزدیک خدا کے وہ بہتر اور بڑا ثواب ہے ایک کے عوض دس اور سات سو اور زیادہ اس سے وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اور بخشش مانگو

سمجھے تو یا ممنون مت کر لوگون کو ساتھ ادائے رسالت کے تو کہ بہت شمار چاہے اُنسے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اور واسطے
رضائے پروردگار اپنے کے پس صبر کر یا تحت موارد قضا بر احکام خدا صابر ہو فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ پس جسوقت پھونکا
جاویگا بیچ صور کے یعنی نفخہ ثانیہ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ پس وہ پھونکنا اُسدن نشانہ دن بھاری کا ہے
عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ اوپر کافرون کے نہین آسان اگرچہ ہیبت شدت اُسدن کی عام ہوگی لیکن حق تعالی اپنے
فضل کرم سے دشوار مومنون سے اُٹھالیگا اور کافرون پر رکھیگا اور حساب مین اُنسے مناقشہ کریگا مُنہہ اُنکے سیاہ
کردیگا نامۂ اعمال بدست چپ دیگا لکھا ہے کہ مغیرہ کا بیٹا ولید پلید پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فواتح سورۂ
مومن کے سنکر اپنی قوم مین آکر قسم کھا کر کہنے لگا کذاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے ایک
کلام سُنا ہے کہ سخن جن وانس نہین ہے اُس جیسی حلاوت نہ کسی حدیث مین ہے نہ ویسی طراوت کسی بات
بات مین اعلا اُس نہال اقبال کا ثمرات سعادات سے لدھا ہے اور اسفل اُس شجرۂ طیبہ کا عروق فضائل
سے محکم ہوا ہے اور وہ کلام غالب آویگا مغلوب نہوگا بلندی سے پستی کی طرف نہین میل کرنے کا قریش نے یہہ
بات سُنکر گمان کیا کہ ولید ایمان لے آیا پھر ابو جہل نااہل نے اُسے طرح طرح کی باتین سمجھا کر جمعیت جاہلیت مین
ڈالا یہان تک کہ قرآن شریف کو سحر کہنے لگا یہہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نہایت ملول ہوئے
حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ پیدا کیا مین نے اُسکو
اکیلا بغیر مال اور اولاد اور انصار اور مددگار کے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُسے وحید القوم کہتے ہین وَجَعَلْتُ لَهُ
مَالًا مَمْدُودًا اور دیا مین نے اُسکو مال پھیلا ہوا یعنے بہت لکھا ہے کہ اُسکے پاس ہزار دینار تو نقد تھے
اور درمیان مکے اور طائف کے اونٹ گھوڑے دنبے بکریان پھیلی ہوئی بہت تھین اور باغ اور اسباب لونڈی
اور غلام بیشمار تھے وَبَنِينَ شُهُودًا اور دیئے مین نے اُسکو بیٹے حاضر ہونے والے ساتھ اُسکے مکے مین
یعنے واسطے کسب کرنے وجہ معاش کے محتاج سفر کے نہ تھے ہمیشہ اُسکے پاس حاضر تھے لکھا ہے کہ اُسکے دس
بیٹے تھے اُنمین سے خالد اور عمار اور ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے تھے وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا اور بچھایا
مین نے واسطے اُسکے بچھونا جاہ و ریاست کا یا سنوارے مین نے کام اُسکے سنوارنا کر ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ پھر طمع
رکھتا ہے یہہ کہ زیادہ کرون مین عطیات اپنی اُسکے حق مین كَلَّا ہرگز نکرونگا مین ایسا اور نعمتین اپنی اُسپر زیادہ
نہ پہنچاونگا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا تحقیق وہ ہے واسطے آیتون کلام ہمارے کے عناد کرنیوالا اور نسبت
سحر دینے والا لکھا ہے کہ بعد نزول آیت کے مال اُسکا جاتا رہا فرزند اُسکے اُس سے پھر گئے بعضے مرگئے وہ
محتاج ہوگیا سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا شتاب چڑھاؤنگا مین اُسکو صعود پر کہ وہ پہاڑ ہے آگ کا ستر برس مین
اُسکی چوٹی تک پہنچتے ہین اور وہان تک پہنچتے ہین نیچے گر پڑتے ہین تبیان مین لکھا ہے کہ تکلیف دونگا

روایت میں ہے کہ کہا میں تمہارے سامھنے پل صراط پر گذرونگا دس کو دست راست سے اور نو کو دست چپ سے دفع کر دونگا سلامت بہشت میں
چلا جاؤنگا یہہ آیت حق تعالی نے نازل کی کہ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً اور نہیں کیئے ہمنے داروغے دوزخ کے مگر فرشتے
کہ بہت قوی پیدایش ہے انکی معالم میں لکھا ہے کہ رئیس خزنہ دوزخ کا مالک ہے اسکے ساتھ اٹھارہ فرشتے ہیں آنکھیں انکی
بجلی کیطرح چمکتی ہیں دانت انکے حصار کی شکل بلند مستحکم ہیں شعلے آگ کے منہہ سے نکلتے ہیں درمیان دو دو شانونکے مسافت سیر یکسالہ
ہے ایک فرشتہ ستر ہزار کافرونکو جس کنارے سے چاہے دوزخ میں ڈالدے ذکر ان فرشتونکا ابو الاسد بن کلاہ الجمحی کی بات رد کرنے
کو ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں سب کو کفایت کر دونگا یہہ نہیں سمجھتا کہ وہ آدمی نہیں ہیں بلکہ فرشتے ہیں تمام آدمی انکے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے
مقاومت کا کیا دخل ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا اور نہیں کئی ہمنے گنتی انکی کہ انیس ہیں مگر عدد اندک کہ سبب
فتنہ اور گمراہی کا ہو واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے یعنی بعید سمجھیں اور ہنسیں کہ انیس تن کسطرح کروڑوں آدمیوں اور جنوں کو عذاب کرینگے
لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا تو کہ یقین کر لیویں وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں کتاب قرآن شریف سقر سچا کرنے
والا توریت کا ہے اور زیادہ ہوویں وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں بسبب اسبات کے یا تصدیق اہل کتاب کے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ اور نہ شک لاویں وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں کتاب توریت اور ایمان والے مسلمان اس عدد کے وَلِيَقُولَ الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور تو کہ کہیں وہ لوگ جو بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے شک اور نفاق کی اور کہیں کافر کیا
ارادہ کیا اللہ نے ساتھ اس عدد کے كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اسیطرح گمراہ کرتا ہے خدا جسے چاہے اور ہدایت کرتا ہے جسے چاہے
ابو جہل ملعون نے کہا ہے معشر قریش اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انیس یار اور مددگار سے زیادہ نہیں رکھتے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ
وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اور نہیں جانتا لشکر پروردگار تیرے کا کہ فرشتے ہیں مددگار پیغمبر دین اسکے مگر وہی کہ عالم جمیع معلومات کا ہے
وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ اور نہیں یہہ سقر یا عدد خزنہ دوزخ یا قیامت یا یہہ سورہ مگر نصیحت واسطے آدمی کے كَلَّا ہرگز نہیں یعنی کہ انکار سقر کا
کرے وَالْقَمَرِ قسم ہے چاند کی کہ شناخت اوقات کی اور مد کا موتی اوسپر مقرر رکھی ہے وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ اور قسم رات کی جب پیٹھ پھیرے یعنی جاوے
اور دن آوے یہہ قرات حفص کی ہے کہ ادبر بصیغہ ماضی کے پڑھا ہے ادبار سے اور اذ کو بغیر الف کے پڑھا ہے اور اوروں کی قرات اذا دبر ہے یعنی
رات جب آوے اور دن جاوے وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ اور قسم ہے صبح کی جب روشن ہووے یا روشن کرے عالم کو إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ
تحقیق درکہ سقر کا ملا ہوا ہے ساتھ ایک دربرے کے دوزخ سے نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ڈرانیوالا واسطے آدمیوں کے لباب میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ قم نذیر للبشر یعنی اٹھ ڈرانیوالا واسطے لوگوں کے کہ تیری نصیحت سنکر گناہ سے بچیں لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ
أَوْ يَتَأَخَّرَ لمن شاء بدل ہے بشر سے یعنی تو نذیر ہے اور بقول اول دوزخ نذیر ہے واسطے اُس شخص کے کہ چاہے تم میں سے یہہ کہ آگے
بڑھے نیکی اور طاعت میں یا پیچھے رہے شر اور معصیت سے یعنی سب گروہوں کو نصیحت دینے والا ہے كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ہر ایک جی ساتھ اُس چیز کے کہ کمایا ہے اعمال اپنے سے گرو میں ہے یعنی
دوزخ میں گرفتار ہے اور محبوس فی النار ہے مگر اصحاب دست راست کے کہ وہ قیدی نہیں ہیں بسبب گناہوں اپنے کے کہ گناہ ان

عبادت پر یا وہ نفس ہی کہ اپنے آپ کو ملامت کرتا رہتا ہی اپنی تقصیروں پر اگرچہ کوشش عبادتمین بہت کرتا ہی یا نفس مطمئنہ ہی کہ ہمیشہ
نفس امارہ کو ملامت کرتا ہی جواب قسم کا یہہ ہی کہ تم اٹھائے جاؤگے قیامت کو لکھا ہی کہ عدی بن ربیعہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
احوال قیامت کا پوچھا پھر سنکر کہا کہ اگر اُسدن کو معاینہ کرینگے ہم تو بھی باور نہین کرینگے کہ یہہ استخوانہا ہی متفرقہ باہم مجتمع ہون یہہ آیت
نازل ہوئی أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ کیا گمان کرتا ہی آدمی یعنے عدی یہہ کہ ہرگز نہ جمع کرین ہم استخوانہائے پراگندہ کو اُسکی ضمیر راجع ہی
نفس کیطرف ہی کہ عظام قالب اسکا ہی بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ یون نہین ہی بلکہ قدرت رکھنے ہین ہم اوپر اسکے کہ درست کرین ہم پوری اسکی
جب الیسی نازک لطیف چیز کو جمع کردینگے تو استخوانہائے بزرگ کا جمع کرنا کیا دشوار ہی بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ بلکہ ارادہ کرتا ہی عدی یا جنس آدمی تو
کہ جھوٹھہ کہے سامنے اُس چیز کے کہ اُسے درپیش ہی مرکر اُٹھنا اور قیامت آنی اور حساب ہونا يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ پوچھتا ہی کھلی سے کب ہوگا دن قیامت کا
فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ پس جسوقت پتھرا جاوینگی آنکھین اور بے نور ہوجاویگا چاند اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند
یعنے اُن دونون کو جمع کر کر دریامین پھینک دینگے يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ کہیگا آدمی یعنے قیامت کا جھٹلانیوالا اسدن
کہان ہی جگہہ بھاگنے کی كَلَّا ہرگز نہین یون کہ بھاگنے کی جگہہ انکو اسدن ملیگی لَا وَزَرَ نہین جائے پناہ کافرونکو إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ طرف
پروردگار تیرے کی ہی اُسدن جگہہ قرار کی سب خلق کے یعنے اُسکے حکم سے ہی اور وہی مقرر کریگا مقر ہر ایک کا کسی کا بہشت مین کسیکا دوزخ مین يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ
يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ خبر دیا جاویگا آدمی اُسدن ساتھہ اُس چیز کے کہ آگے بھیجا ہی اعمال سے اور پیچھے چھوڑا ہی اموال سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ گناہ آگے
بھیجی تو نے ساتھہ جرات کے اور مال پیچھے چھوڑا ساتھہ حسرت کے گناہ کو توبہ کرکر تمام کہ نیست ہو جاوے اور مال کو صدقہ دیکر آگے بھیج تاکہ وہان کام آوے
توبہ سے کر گناہ کو نابود کہ ہی جانا بدرگہ معبود اور کچھہ نذر کو بھی وہان لیجا یعنے یہان مال دے براہ خدا یہان جو دیگا سو وہان وہ پاویگا نہ رکھیگا تو ساتھہ جاویگا
اور جو رکھیگا تو رہیگا یہین نہ تو کہین ہوگا مال ہوگا کہین نہ ساتھہ لیجا جو مال ہی منظور نہ تو اسے اپنے پاس سے کردو دور صرف کر مصرف بجا مین یعنے دے تو رہ خدا مین جسے
راہ مین ہی سخن کہہ یاد یافت وہان کی ہی وہ یہان کی داد بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ بلکہ آدمی اوپر نفس اپنے کے دیکھنے والا ہی فرد ہر ایک ہی بصیر اپنے
احوال کا ہی گواہ اپنے افعال و اقوال کا وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ اور اگرچہ ڈالے عذر اپنے یعنے ہر چند اپنی گناہون پر عذر لاوے اور حیلے اٹھاوے لیکن اپنی گناہ کا گواہ ہی
اور عذر دروغ اور حیلہ فروغ اپنے آپ جانتا ہی فرد عبث ہی عذر اور عبث ہی حیلہ مین تجھہ سے کہتا ہہ برملا ہون نہ مین جانتا ہون تو جانتا ہی تو جانتا ہین کہ جانتا ہون
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جبرئیل عم جب جناب سید انام افضل الصلوٰۃ والسلام پر وحی پڑھتے تھے آپ انکے ساتھہ پڑھنے لگتے تھے کہ بھول نہ جاوین پس یہہ
آیت آئی کہ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ مت ہلا ساتھہ قرآن مجید کے زبان اپنی کو پہلے فارغ ہونے جبرئیل کے اور تمام ہونے وحی رب جلیل کے تو کہ جلدی کرے
ساتھہ حفظ کرنے اسکے کے إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تحقیق ہمارے ذمے پر ہی اکٹھا کرنا اسکا بیچ دل تیرے کے تو کہ یاد رکھے تو اور اوپر ذمے ہمارے کے ہی ثابت رکھنا قرات
اسکا اوپر زبان تیرے کے فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ پس جسوقت پڑھین ہم قرآن کو زبان جبرئیل سے اوپر تیرے یعنے جبرئیل ہمارے حکم سے پڑھے پس پیروی کر
پڑھنے ہمارے کی اور تامل کر اسمین ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ پھر تحقیق ہمپر ہی بیان کرنا اسکا یعنے جو مشکلین ہون اسمین اسکو تجھہ پر ظاہر کردینا كَلَّا ہرگز نہین یون
ای آدمیو گمان کرتے ہو اور جیسی ہین بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ بلکہ دوست رکھتے ہو تم دنیا جلد جانے والی کو وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ اور چھوڑ دیتے ہو تم آخرت رہنے والی کو
اور معاملہ برعکس چاہئے کہ چیز پائندہ کو اختیار کرو اور روندہ کو چھوڑ دو وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کتنے منہہ اُسدن قیامت کے تازے اور

کلمے ہین ایکہزار تین حرف ہین اور دو رکوع ہین اہل ابی ۲ ابا محن اور فواصل اسکی ابین اور نظم اسکی ساتھ سورۂ قیامت کے یہہ ہے کہ اختتام
اسکا ساتھ ذکر ابتدائے خلقت آدمی کے کہ نطفہ سے ہے واقع تھا سو اس سورۂ دھر کا بھی افتتاح اُس سے فرمایا

سورۃ الدھر مکیۃ وھی احدی وثلثون آیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا کیا آیا ہے یہہ استفہام تقریری ہے یعنے تحقیق آیا ہے اوپر آدم علیہ السلام کے
ایکوقت زمانے مین سے کہ اُسمین نتھی کچھ چیز یاد کیگئی یعنے چالیس سال درمیان مکے اور طائف کے پڑے تھے پہلے روح پھونکنے سے کوئی نہین
کہتا تھا کہ یہہ انسان ہین اور کوئی نہین سمجھتا تھا کہ نام انکا کیا ہے اور فائدہ انکے پیدا کرنے مین کیا ہے یہہ نہین جانتے تھے کہ اُنکو دست قدرت
آئنہ بناتا ہے کہ مظہر اشعہ مفاتیح غیب ہو اور اقصی مراتب ظہور کے اور مرتبہ خلافت کبریٰ کے سزاوار لاریب ہو نظم یہہ وہ آئنہ ہے جس سے
کہ نمایان ہے جمال نظم وہ جمال ایک نہین جس سے چھپا جگ مین کمال نظم خاک سے معجز افلاک ہی ہو ویگا نظم نکتہ راز کا ادراک ہی ہو ویگا علت
غائی عالم کا یہی حامل ہے نفس مت ہمین نکالو یہہ برا کامل ہے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمیون کو کہ اولاد
اُنکی ہین ایک بوند منی کی سے اور منی مرد زن کی جو مختلف الاجزاء ہے رقت مین قوام مین خاصیت مین اسواسطے نطفہ کو باوجودیکہ مفرد تھا
ساتھ جمع کے صفت فرمایا اَمْشَاجٍ ایسی منی کہ ملی ہوی ہے یا مراد اس سے رنگ ہین کہ منی مرد کی سفید ہوتی ہے اور زن کی زرد پھر
دونون مل جل کے سبز ہو جاتے ہین یا امشاج کی معنی اطوار کی ہین یعنے وہ نطفہ بہت طور بدلتا ہے علقہ ہوتا ہے پھر مضغہ ہوتا ہے پھر
عظام پھر لحم تا آخر خلقت حاصل یہہ ہے کہ ہر تقدیر پر انسان کو پیدا کیا ہے ہمنے اور ساتھ امر اور نہی کے نَّبْتَلِيْهِ آزمایش کیا چاہتے
ہین ہم اسکو فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا پس کیا ہمنے اسکو سننے والا دیکھنے والا تا کہ متمکن ہو مشاہد دلائل اور استماع آیات سے اِنَّا هَدَيْنٰهُ
السَّبِيْلَ تحقیق دکھلائی ہمنے اسکو راہ سیدھی دلائل قدرت قائم کر کر اور آیتین نازل کر کر تو کہ ہوا اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا یا شکر کرنے
والا یعنے مومن سعید اور یا کفر کرنیوالا یعنے کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا تحقیق تیار کی ہین ہمنے واسطے کافرون کے
زنجیرین کہ اُنسے باندھکر دوزخ کی طرف کھینچین اور طوق انکی گردنون مین ڈالین اور آگ جلانے والی کہ اُسمین ہمیشہ جلین اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ
مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا تحقیق نیک کار یعنے مومن فرمانبردار پینگے آخرت مین ایک پیالہ مے سے کہ ہے ملونی اُسکی کافور کی یعنے اسمین
کافور ملاوینگے تا کہ سرد اور خوشبو ہو جاوے اور یہہ بھی لکھا ہے مفسرین نے کہ بہشت مین ایک نہر ہے خوشبو اور سفید واسطے مشابہت کافور کے انکا یہہ نام
فرمایا ہے اور سوید ہی قول کا ہے کہ بدل کافور سے کہا ہے کہ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا کافور چشمہ ہے کہ پیتے ہین اسمین بندے
خدا کے جسیر لیجاتے ہین اُس چشمہ کو جس جگہہ کہ چاہتے ہین جسیر لیجا کر لکھا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مرتضی علی رضہ کے گھر تشریف لائے
حسنین بیمار تھے آپنے حضرت علی اور فاطمہ کو فرمایا کہ کچھ اللہ کی نذر مانو کہ انکو شفا ہو اُنھون نے تین روزے مانے حق تعالی نے شفا بخشی پھر انھون نے روزہ رکھا
اور جو قرض لیکر افطار کے واسطے روٹی پکائی شام کو چاہتے تھے کہ افطار کرین ایک مسکین نے دروازے پر آکے سوال کیا کہ ای اہل بیت نبوت مسکین مسلمان
ہون مجھے دو کہ حق تعالی تمھین اسکے عوض بہشت کی نعمتین دے اُنھون نے وہ روٹی اس مسکین کے حوالے کی پانی سے روزہ افطار کر کر دوسرے روز پھر روزہ رکھا وقت
شام کے پھر ایک یتیم نے آکر سوال کیا جو کچھ افطار کیواسطے رکھا تھا اُسکو دیا یہہ تیسرا روزہ بھی فقط پانی ہی پی کر رکھا جب آفتاب غروب ہوا اور افطار کرنے لگے ایک

قیدی نے آکر سوال کیا پھر وہ کھانا سب کا سب اُسکے حوالے کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا
پورا کرتے ہین نذر اور منت کو اور ڈرتے ہین اُسدن سے کہ ہے بُرائی اُسکی پھیل جانیوالی سب پر وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا
اور کھلاتے ہین کھانا اوپر محبت اللہ کے یا اوپر محبت طعام کے کہ خود بھوکھے ہین اور آپ نہین کھاتے اور کھلاتے ہین مسکین کو اور یتیمون کو اور قیدیون
کو کہ کفار سے پکڑے آئے ہین حدیث شریف مین ہے کہ جو قیدی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس لاتے اُسکو کسی مسلمان کے سپرد کردیتے تھے تاکہ
رائے مبارک جس بات پر قرار پکڑے وہ معاملہ فرماوین لیکن کہہ دیتے تھے کہ احسن الیہ نیکی کر نال اُس سے اور بعضے علما کہتے ہین کہ بندیوان فقیر حق
پر قیدی ہون چنانچہ لونڈی غلام اور اہل امراة بھی حکم اسار کا رکھتی ہی انسے بھی احسان کیا چاہیے اور یہہ کھلانیوالے لسان مقال یا زبان حال سے کہتے ہین
اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا سوا اِسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہہ طعام واسطے طلب رضا اور لقاء خدا کے
نہین چاہتے ہم تم سے بدلا اور نہ شکر گزاری کیونکہ احسان مین منت رکھنا اور توقع اجر کی کرنا ثواب گھٹاتا ہے اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا
تحقیق ڈرتے ہین ہم پروردگار اپنے سے عذاب اُسدن ترش سخت کے سے یعنے مُنہہ اُسدن ترش ہوجاوینگے شدت سے دہشت کے اور وہ دن سخت گرم ہوگا
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے فرمایا سبحان اللہ کیا سخت ہے نام روز قیامت کا اور وہ دن نام سے بھی اپنے سخت تر ہے
فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا پس بچالیا اُنکو اللہ تعالے نے برائی اُسدن کی سے اور ملائی اُنکو تازگی اور خوشی
وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا اور بدلا دیا اُنکو سبب اِسکے کہ صبر کرتے ہین طاعت پر اور اجتناب کرتے ہین معصیت سے یا اوپر ایثار طعام بہشت کہ
اُسکے میوے کھاوین اور کپڑے ریشمین پہنین مُتَّکِئِیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَآئِکِ درانحال کہ تکیہ کئے ہوئے بیچ بہشت کے اوپر تختون آراستہ کے لَا یَرَوْنَ
فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا نہ دیکھینگے بیچ بہشت کے دھوپ اور نہ جاڑہ غرض ہوا بہشت کی معتدل ہوگی نہ زمستان اور نہ تابستان اُسمین ہوگا کہ شدت
حر و برد کے سے ایذا پاوین وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا اور بدلا دینگے اُنکو اور باغ کہ نزدیک ہورہے ہونگے اوپر اُنکے سایے
درختون اُسکے اور تابع کئے جاوینگے میوے اُسکے تابع کرنا یعنے جب جی چاہیگا بہشتی کا توڑ کر کھالیگا کوئی منع نہ کریگا وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ
مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا اور پھرائے جاتے ہین اوپر اُنکے باسن چاندی کے اور آبخورے ہین شیشے کے قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا
تَقْدِیْرًا کہ بنائے ہوئے ہین چاندی سے صاف شفاف کہ وار پار نظر آتا ہے اندازہ کیا ہے ساقیون نے اُن ظرفون کو لائق سیرابی بہشتیون کے اندازہ کرنا یعنے
ہر ایک کے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اُسکو پی کر سیراب ہوجاوین اور جھک جائین نہ زیادہ ہو نہ کم وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُهَا
زَنْجَبِیْلًا اور پلائے جاوینگے بیچ بہشت کے پیالے یعنے شراب کہ ہے ملونی اُسکی سونٹھ کی بہشت کے کیونکہ زنجبیل طرب آرندہ اور لذت بخشندہ ہے عَیْنًا
فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا اور وہ زنجبیل چشمہ ہے بیچ بہشت کے نام رکھا جاتا ہے سلسبیل اور وہ جاری ہے اور جہان چاہین بہشتی لیجاوین وَ
یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور پھرینگے اوپر ابرار کے لڑکے گوشوارے رکھنے والے یا ہمیشہ رہنے والے اوپر حال طفولیت کے اِذَا رَاَیْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا جسوقت دیکھیگا تو اُنکو ای نظارے والے گمان کریگا تو صفائی لون اور درخشندگی چہرے اُنکے سے موتی بکھرے ہوئے
سبب سے یعنے تر و تازہ کہ ہاتھ کسیکا اُنکو نہین لگا اور رونق اور آبداری مین اُنکے کچھہ قصور نہین واقع ہوا وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا
اور جسوقت دیکھا تو نے اُس جگہہ کو یعنے بہشت کو دیکھا تو نے نعمتونکو کہ تعریف اُنکی بیان نہین ہوسکتی اور بادشاہی بڑی کہ نہ زوال ہے حدیث مین ہے کہ

ادنی بہشتی جو نگاہ کریگا ملک اپنا ہزار برس کی راہ دیکھیگا اور منتہا مملکت اپنی کا مشاہدہ کریگا جیسا کہ مبدا انکا ملاحظہ کرتا ہے ایک قول یہہ ہے
کہ ملک کبیر یہہ ہے کہ جو چاہتے میسر ہو بعضون نے لکھا ہے کہ نعیم راحت اشباح ہے اور ملک کبیر دیدار ارواح اور نعیم ملاحظہ دار ہے اور ملک کبیر مشاہدہ
دیدار نظم وار بیان بکارین دیدار ہے ۔ رافقا الجار ثم الدار ہے ۔ نہ گر ہو فردوس مین دیدار دوست ۔ نہ بنیست جنت فی الحقیقت دوزخ است ۔ عَالِيَهُمْ
ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ اور بہشتیوں کے ہونگے کپڑے لاہی کے سبز اور تافتے کے وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ اور پہنائے
جاوینگے کڑے چاندی سے سمجھ لیجیے اور مقام پر فرمایا ہے یحلون فیہا من اساور من ذہب اسمین خدشہ کچھ نہین جائز ہے اور طلائی اور نقرئی
دونون ہون وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا اور پلاوینگا انکو پروردگار انکا شراب پاکیزہ یا پاک کرنیوالی غل وغش سے مقاتل رض نے کہا ہے کہ طہور
چشمہ ہے بہشت کے دروازے پر جو کوئی اسمین سے پیگا حقد حسد اسکے دل سے دور ہوگا اور کوئی صفت بد اسمین نرہیگی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شراب پاک
کریگی دلکو ماسوی اللہ سے یہان تک کہ لذت دیدار پائیگا ساتھ لقائے الہی کے اور باقی رہیگا ساتھ لقا اسکی کے فرد لقا با خدا ہے تمام العطا تمام العطا
لقا با خدا لقائے خدا ہے صفا در صفا صفا در صفا ہے لقائے خدا نہ سمجھ لیجیے کہ کوثر بہشت مین خاص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے
چنانچہ سورہ کوثر مین مذکور ہے اور چار نہرین متقیون کے واسطے ہین آب کی شیر کی خمر کی عسل کی بیان انکا سورہ محمد مین ہے اور دو نہرین اہل
خشیت کے واسطے ہین فیہما عینان تجریان اور دو نہرین اصحاب یمین کے واسطے ہین فیہما عینان نضاختان یہہ چارون سورہ رحمان مین مذکور ہین
اور ایک شراب رحیق ہے ابرار کیواسطے اور چشمہ تسنیم مقربونکے واسطے یہہ دونون سورہ مطففین مین ہین اور دو نہرین اہل بہشت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل
جسے سلسبیل کہتے ہین اور شراب طہور بھی انہین کے واسطے ہے محققین اسکو شراب شہود کہتے ہین اسواسطے کہ پیتے ہی آئینہ دل لوامع انوار قدم سے
روشن ہو جاتا ہے اور عکوس نقوش ازل نظر آنے لگتا ہے فرد ایک قطرہ جسنے نوش کیا اس شراب کا چشمہ یعنیہ وہ بنا آفتاب کا إِنَّ هَٰذَا كَانَ
لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا تحقیق یہہ کرامتین ہین واسطے تمہارے بدلا تمہارے اعمال کا اور ہے سعی تمہاری نیک کامون مین قدر دانی
کی گئی اور پسند کی گئی اور لائق عوض دینے کے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا تحقیق ہمنے اتارا ہے اوپر تیرے قرآن اتارنا کر آہستہ آہستہ
سورہ سورہ آیتہ آیتہ بمقتضائے حکمت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے جو تبلیغ رسالت مین
فرمایا ہے یا جو حکم کیا ہے تیرے فتح کا اور دشمنونکے ہلاک ہونیکا اور مت کہا مان انمین سے گنہگار اور کفر کرنیوالے کا یعنے جو گناہ کیطرف بلاوے جیسے عتبہ کہتا
ہے تو اپنی دعوت موقوف کر مین بیٹی اپنی تجھے دونگا اور جو کفر کی جانب تجھے لاوے جیسے ولید بن مغیرہ کہ کہتا ہے تو دین اپنے آبا کا اختیار کر تجھے مین مال دیکر
تونگر دونگا انکا کہا مت مان وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا صبح اور شام فرد ذکر اسکا صبح سے تا شام یعنے
یاد ہی مین اسکی مدام وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا اور ہے بعضے حصے رات سے پس سجدہ کر واسطے اسکے یعنے نماز پڑھ اور تسبیح کر واسطے
خدا کے یعنے نماز پڑھ رات بڑی سے یعنے تہجد سمجھ لیجیے کہ بعضون نے لکھا ہے کہ مراد بکرہ سے نماز صبح ہے اور اصیلا سے نماز ظہر اور عصر اور من اللیل سے نماز مغرب
اور عشا یعنے ان پانچون نمازون کی مداومت کر اور سبحہ لیلا طویلا سے اشتغال بنماز تہجد ہے إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ
يَوْمًا ثَقِيلًا تحقیق یہہ لوگ یعنے کفار مکہ دوست رکھتے ہین جلدی کو یعنے دنیا کو کہ جلد جانیوالی ہے اور چھوڑ دیتے ہین پیچھے اپنے سے دن بھاری
کو کہ قیامت ہے اسکی طرف التفات نہین کرتے اور عمل نیک اسکے واسطے بجا نہین لاتے نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ہمنے پیدا کیا انکو

انکو اور بنتے اور مضبوط کیے ہین ہمنے بند انکے کہ رگ پٹھون سے اعضا باندھے ہین وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا اور جب چاہینگے
ہم بدل ڈالینگے مانند انکے پیدایش مین بدل ڈالنا حاصل یہہ ہی کہ ان کے فروتنکو مارینگے ہم اور پھر نشاۃ ثانیہ مین مانند اسی صورت اور
ہیئت کے جلاوینگے یا انکو جیسے گمراہ مارینگے ویسے گمراہ اُٹھاوینگے یہہ نہین کہ کافر مارین مسلمان اُٹھاوین جو حالت کفر پر مارینگے تو حالت
کفر ہی پر اُٹھاوینگے اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ نصیحت ہی یعنے یہہ سورہ عبرت ہی مسلمانون کو تاکہ اعمال نیک بجالاوین اور
جزا پاوین فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف پروردگار اپنے کے راہ طاعت عبادت کی وَمَا
تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اور نہین چاہتے تم کسی راہ کو مگر یہہ کہ چاہے خدا تعالی خواہش تمہاری کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہی جاننے والا استعداد اور استحقاق ہر ایک کے کو حکمت والا ہی جو کرتا ہی موافق حکمت کے کرتا ہی
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ داخل کرتا ہی جسے چاہے بیچ رحمت اپنی کے ساتھہ ہدایت اور توفیق کے یا بیچ بہشت کے ساتھہ فضل
اور کرم اپنے کے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور ظالمون مشرکون کو تیار کیا ہی واسطے انکے عذاب درد دینے والا قائم دائم
سورہ مرسلات مکی ہی پچاس آیتین ہین اور دو رکوع ہین والمرسلات سے ان المتقین تک اور فواصل اسکی غیر ملنا ہین اور
نظم اس سورہ کا ساتھہ سورہ دہر کے یہہ ہی کہ آخر اسکے مین ذکر قیامت تھا اول مین اسکے بھی ذکر قیامت آیا ہی

سورۃ المرسلات مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وہی خمسون آیۃ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہی ان فرشتونکی کہ بھیجے گئے ہین ساتھہ نیکی کے یعنے ساتھہ امر اور نہی کے یا قسم ہی آیات قرآن کی کہ بھیجی گئی ہین محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھہ نکوئی کے یا قسم ہی ان باؤن کی کہ چلتے ہین پے در پے فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پھر قسم ہی فرشتونکی کہ سخت
اُڑتے ہین سخت اُڑنا کر امتثال امر الہی مین یا قسم ہی آیات کلام اللہ کی کہ کاٹنے والے اور محو کرنیوالے احکام پہلوان کے ہین اور ناسخ شریعتون اور دینون
قدیمون کے یا قسم ہی باؤن سخت چلنے والی کی واسطے عذاب قوم کے وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور قسم ہی فرشتونکی منتشر کرنیوالے ہین شریعتون کے اور ظاہر
کرنیوالے ہین کتابون کے ظاہر کرنا کر یا قسم ہی آیات قرآنی کی کہ آثار ہدایت کی منتشر کرتے ہین واسطے خاص و عام کے یا قسم ہی باؤن کی کہ نرم
چلنے والے ہین واسطے راحت قوم کے فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا پھر قسم ہی فرشتونکی کہ جدا کرنیوالے ہین حق اور باطل کو ایک دوسرے سے جدا کرنا
یا قسم ہی آیات کلام ربانی کی کہ جدا کرنیوالے ہین خیر کو شر سے یا قسم ہی باؤن کی کہ پراگندہ کرنیوالے ہین ابر کو فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا پھر قسم ہی فرشتونکی
کہ ڈالنے والے ہین ساتھہ پیغمبرون کے وحی کو یا قسم ہی آیات کلام یزدانی کی کہ القائے ذکر حق کرتے ہین درمیان عالم کے یا قسم ہی
باؤن کی کہ سبب ذکر حق ہوتے ہین کیونکہ انکا چلنا دلالت قدرت الہی پر کرتا ہی اور موجب ذکر حق ہوتا ہی اور یہہ القا ذکر عُذْرًا اَوْ نُذْرًا واسطے عذر
مقبولون کے ہی اور ڈرانے باطلون کے اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ سوا اسکے نہین کہ جو کچھہ عدہ دیے جاتے ہو تم قیامت آنے
کا اور جو چیزین کہ تعلق رکھتی ہین قیامت سے البتہ ہونیوالا ہی فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ پس جسوقت کہ تارے مٹائے جاوینگے یعنے نور انکا
لیونگے وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ اور جسوقت کہ آسمان شگافتہ ہوگا وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ اور جسوقت پہاڑ اُٹھائے جاوینگے ساتھہ ہوا کے وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ اور جسوقت رسول جمع کیے جاوینگے اس میقات مین کہ مقرر کیا جاویگا جہان گواہی دینا امتون پر پھر کہینگے لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ

واسطے کس دن کے وعدہ دی گئی تھیں یہ چیزیں یعنے مٹنا ستاروں کا اور پھٹنا آسمان کا اور اُڑنا پہاڑوں کا پس جواب آویگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے دن
جدائی کے کہ آج ہی ہوگا اُسدن جدائی درمیان مومن اور کافر کے اور مطیع اور عاصی کے ہوگی یا واسطے دن حکم کرنیکے درمیان خلق کے وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو یعنے کیا جانے تو کیا ہے دن جدائی کا کیونکہ اُسکو کوئی نہیں جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ولے ہے اُسدن جھٹلانیوالوں کو کہ اُسدن کو جھٹلاتے ہیں اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہیں ہلاک کیا ہمنے پہلوں کو مثل قوم نوح
اور عاد اور ثمود کے ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ پھر پیچھے اُنکے چلاتے ہیں ہم پچھلوں کو جو مانند اُنکے ہیں جیسے کفار مکے کے كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح کرتے ہیں ہم ساتھ گنہگاروں کے (یعنے ہلاک کرینگے ہم پچھلوں کو) وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہے اُسدن واسطے جھٹلانیوالوں کے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ کیا نہیں پیدا کیا ہمنے تمکو پانی حقیر سے فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ پس لگا رکھا ہمنے اُس پانی کو بیچ ایک جگہہ مضبوط
کے کہ رحم ہے اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایک وقت معلوم تک کہ زمانہ دلالت کا ہے فَقَدَرْنَا پس اندازہ کیا ہمنے اور قادر تھے ہم اوپر پیدائش
تمہاری کے فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ پس اچھے ہیں ہم اندازہ کرنیوالے اور قدرت والے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی بلا ہے اُسدن واسطے
تکذیب کرنیوالوں کے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا کیا نہیں کیا ہمنے زمین کو سمیٹنیوالی زندونکو اور مردونکو کہ زندوں کو
اپنی پشت پر سوار رکھتی ہے اور مردونکو اپنی پشت میں جگہہ دیتی ہے وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا اور پیدا
کئے ہمنے بیچ زمین پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا پیاس بجھانیوالا ساتھ پیدا کر دینے چشموں کے زمین میں وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
وادی جہنم ہے اُسدن حشر کے واسطے جھٹلانیوالوں کے اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ چلو تم طرف اُس چیز کے کہ تھے تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے
یعنے دوزخ کی آگ کو اور اُسکے عذاب کو جھٹلاتے تھے تم سو چلو اودھر اور چلو اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ
چلو تم طرف سایے دھوئیں دوزخ کے تین شاخوں والی کے نہ سایہ دینے والا کہ اُسمیں ٹھنڈک راحت ہو اور نہ کفایت کرنیوالا شعلوں سے سمجھ لیجیے
کہ سایہ دود دوزخ بسبب بزرگی اور عظمت کے متفرق ہو جاویگا اور شعب شعبہ نظر آویگا ہر شعبہ اپنی طرف کو جاویگا معالم میں لکھا ہے کہ گرد
دوزخ سے اُٹھیگی اُس سے تین شعبے پیدا ہونگی ایک نور دار ہوگا کہ مقابل مومنین پر سایہ ڈالیگا دوسرا دخان دار ہوگا کہ سر
منافقین پر متوقف ہوگا تیسرا زبانہ خالص دار ہوگا کہ بالائے سر کافران ٹھہریگا انوار میں مذکور ہے کہ تینوں شعبے دخان جہنم کے
ہونگے ایک سر پر کافرون کے ایک جانب یمین اُنکے ایک طرف شمال ہوگا سر والا واسطے دینے عذاب قوت واہمہ اُنکے کے ہوگا
کہ دماغ میں ہے اور یمین والا واسطے عذاب قوت غضبیہ اُنکے کے اور شمال والا واسطے عذاب قوت شہویہ اُنکے کے جو کوئی چاہے
کہ وہاں قیامت کو اُس دخان سے کہ ظل من الیحموم اشارہ اُس سے ہے نجات پاوے یہاں دنیا میں اُن خصائل رذائل سے
بچے اور صفات بہیمی اور سبعی کو ترک کرے فہر و ترک غضب و شہوت کر آج تو ای راحت فردا قیامت کو نا ہو وے
تجھے سو راحت اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ تحقیق دوزخ پھینکتی ہے اُسدن چنگاریاں ہر چنگاری مانند محل بڑے کے كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ
گویا کہ وہ شتر قطار ہے اونٹوں زرد کی ساتھ رنگ آتش کے بعضوں نے کہا ہے کہ صفر بمعنی سواد ہے اگر آگ دوزخ کی
سیاہ ہے تو شرارہ اُسکا بھی سیاہ ہوگا اور تشبیہ شرارہ کو ساتھ قصر کے واسطے عظمت کے فرمایا ہے اور شتران زرد سے

یا سیاہ سے بہہ لون اور کثرت اور تتابع اور اختلاط اور سرعت حرکت کے فرمائی وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ بری شقت ہی
اُسدن واسطے جھٹھانیوالونکے کہ صفت دوزخ کو اور شرارون کو اُسکے باور نہین رکھتے هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ یہہ دن وہ ہی
کہ کافر نہ بولینگے یعنے کچھ حجت نکر سکینگے وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ اور نہ اذن دیا جاویگا اُنکو تا کہ عذر لاوین اور عذر بھی وہان
کارگر نہوگا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ وا ے ہی اُسدن واسطے جھٹھانے والون اُن چیزون کے هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ یہہ دن ہی
جدا کرنے کا درمیان محق اور مبطل کے جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ اکٹھا کیا ہی ہمنے تمکو ای جھٹھانے والو اس
امت کے اور پہلون کو جو جھٹھانے تھے پیغمبران گذشتگان کو فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ پس اگر ہی واسطے
تمھارے مکر اور حیلہ جیسے دنیا مین مومنون سے کرتے تھے پس مکر اور حیلہ کرلو مجھ سے سمجھ لیجئے کہ مکر اور حیلہ جناب
الٰہی کے آگے پیش نہین جاتا وہان عجز اور انکسار درکار ہی نظم مکر و حیلہ عذاب خدا جو دفع کرین محال بحیز دی ہین
اور بے ہنری خلوص فی العمل اور رافت اعتراف قصور یہان ضرور ہی اور آہ و گریہ سحری وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ
غم اور غصہ ہی اُسدن واسطے تکذیب کرنیوالون کے کہ حیلے کر کر عذاب خدا سے چھٹکارا چاہتے ہین اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ
فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ وَّفَوَاکِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ تحقیق بچنے والے شرک اور عصیان سے بیچ سایون درختون
بہشت کے ہین اور اوپر کنارے چشمون کے اور درمیان میوونکے اُس چیز سے کہ آرزو کرین اور فرشتے اُنکو کہتے ہین کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِیْٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کھاؤ تم اِن میوونمین سے اور پیو تم اِس پانی مین سے کھانا پینا پہنا گوارا بدلے اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے
دنیا مین اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق اسیطرح جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ جہل اور
قبح اور ذم کا ہی اُسدن جھٹھانے والون کو کہ نعمتون پر بہشت کے ایمان نہین لاتے اور باور نہین کرتے

کُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ کھاؤ تم ای جھٹھانے والو دین کے نعمتون فانی کو اور فائدہ
اُٹھاؤ تھوڑا تحقیق تم گنہگار ہو یعنے مشرک ہو اور عاقبت تمکو عذاب دو دو دینے
والا ہی وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ وا ے ہی اُسدن واسطے جھٹھانے والون کے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ
ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ اور جس وقت کہا جاتا ہی واسطے اُنکے کہ رکوع کرو نہین رکوع کرتے مراد رکوع سے نماز
ہی اور حاصل یہہ ہی کہ مسلمان نہین ہوتے کیونکہ برا رکن اسلام کا بعد شہادتین کے نماز ہی وَیْلٌ
یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ وا ے ہی اُسدن واسطے تکذیب کرنے والون کے کہ بشرف اسلام مشرف نہین
اور نماز ادا نہین کرتے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ پس ساتھ کون سی بات کے پیچھے اِس قرآن
شریف کے ایمان لاوینگے اگر قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ بڑا معجزہ ہی شامل حجج واضحہ
اور اللہ معانی لائحہ کو حدیث شریف مین وارد ہی کہ بعد اِس آیت پڑھنے کے یہہ کہہ لیا چاہیے کہ
آمنا باللہ سبحانہ وتعالے فرد ایمان مین لایا خداوند تعالے نے قرآن مبارک کا ہی جو نہ سمجھے والا ہ

سورۃ النبأ مکیۃ وھی اربعون آیۃ سورہ نبأ مکی ہے اور اسمین چالیس آیتین اور ایک سو بہتر کلمے اور سات سو ستر حرف ہین اور دو رکوع
ہین مکہ مین نازل ہوئی ہے فواصل اسکے ما این اور ربط اسکا سورہ مرسلات سے یہہ ہے کہ آخر مرسلات وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ مین ذکر تکذیب کافران بقیامت و نبوت پیغمبر و قرآن تھا اور اوائل سورۂ نبأ ذکر خبر عظیم فرمایا کہ متضمن ان معانی کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ کس چیز سے سوال کرتے ہین کافر سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعوت اسلام کی ظاہر فرمانے لگے اور قرآن
شریف پڑھ کر روز قیامت سے ڈرانے لگے کفار نبوت مین آپکے اور نزول قرآن مین اور وقوع بعثت مین اختلاف کرکر آپسمین پوچھنے لگے یا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مومنون سے سوال کرنے لگے حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ کس چیز سے پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ
خبر بڑی سے کہ قرآن شریف ہے الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ وہ خبر کہ یہہ بیچ اوسکے اختلاف کرنیوالے ہین کہ شعر یا سحر یا کہانت ٹھہراتے ہین اور
جھوٹی باتین اور پہلی کہانیان بتاتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ نبأ عظیم نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کافرونکو شبہ تھا کہ یہ پیغمبر
ہین یا ولی یا شاعر یا ساحر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہے کہ نبأ عظیم بعثت ہے کہ اسمین کافر اختلاف کرتے تھے کتنے کہتے تھے بعد مرنے کے نہ
جینگے نہ اٹھینگے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اور کتنے کہتے تھے قیامت کو اٹھینگے لیکن شفاعت ہماری ہمارے بت کرینگے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا
عِنْدَ اللّٰهِ اور کتنے شک مین تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا پس اللہ تعالی نے فرمایا كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ہرگز نہین یون البتہ
شتاب جانینگے وقت نزع کے کہ جسمین اختلاف کرتے ہین وہ حق ہے ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ پھر ہرگز نہین یون البتہ جلد جانینگے قیامت کے جھوٹے
قول پلید عقیدہ لینے کو اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا کیا ہمنے نہین کیا زمین کو بچھونا بچھا ہوا تا قرارگاہ تمہارا ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور پہاڑونکو میخین زمین کی تا
اُسنے محکم رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہم نے تمکو نر اور مادہ تا نسل تمہاری باقی رہے یا طرح طرح کے سیاہ اور سفید دراز اور کوتاہ
خوب اور زشت وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا اور کیا ہم نے نیند تمہاری کو آرام بدن کا تمہارے سمجھ لیجئے کہ نیند سے حس و حرکت جاتی ہے قوائے حیوانیہ
آسایش پاتے ہین ماندگی دور ہوتی ہے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا اور کیا ہم نے رات کو پردہ تا ظلمت سب چیزون کی چھپالے شیخ محی الدین عربی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے فتوحات مکیہ مین کہ رات لباس اصحاب لیل ہے نگاہ اغیار سے چھپ کر اسمین لذت مکالمہ کی یا محاضرہ کی یا
مشاہدہ کی موافق اپنے اپنے استعداد کے اٹھاتے ہین سلا کیون بھائین نہ عاشقون کو راتین ؛ محبوب سے کرتے ہین یہہ باتین ؛ پاتے ہین
حضور اسمین رافت ؛ چکھتے ہین شہود حق کی لذت ؛ شیخ الاسلام نے فرمایا ہے کہ شب پردہ روندگان راہ ہے روز بازار سیاران
سحرگاہ ہے سلا شب محرم راز عاشقان ہے ؛ شب خلوت خاص عارفان ہے وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے دنکو وقت طلب معاش
کا تا کہ تحصیل مین اسکے جستجو کرو وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنائے ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان سخت یعنی محکم اور استوار صاف شفاف
بنا سوراخ اور شگاف کے وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ آفتاب روشن وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا
اور اوتارا ہمنے نچوڑنے والون سے یعنے بادلون سے پانی گرنے والا بہت لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا تا کہ نکالین ہم ساتھ اس پانی کے اناج
کے دانے اور گھاس یا دریا سے دانہ دُر اور زمین سے گھاس وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا اور باغ لپٹے ہوئے گھنے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا

تحقیق دن جدائی کا کہ قیامت ہے حکم الہی مین ہے وقت مقرر محاسبہ کے واسطے خلائق کے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا
جسدن کہ پھونکا جاویگا یعنے اسرافیل علیہ السلام پھونکینگے بیچ صور کے دوسری پھونک مین آوگے تم فوج فوج لیے قبرون سے میدان محشر
مین امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ صحابہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر افواج کی پوچھی آپ نے فرمایا کہ قیامت کو ایک قسم میری
امت سے اٹھینگے انہین سے بعضے بندرون کی شکل ہونگے بعضے سورونکی بعضے اوندہے منہہ ہونگے انکو دوزخ کی طرف کہینچتے ہونگے بعضے
اندہے بعضے بہرے گونگے بعضونکی زبانین سینہ پر لٹکتے ہونگے اور زبانون کو اپنے دانتون سے کاٹتے ہونگے پیپ لہو انسے بہتا ہوگا
اہل محشر کو اُس حال سے کراہت آئے گی بعضون کے ہاتھ پانو کٹے ہونگے بعضے سولیون پر آگ کے لٹکتے ہونگے بعضون مین بدبو ہوگی مردار سے
بدتر بعضون کو جبہ پہنا ہوگا قطران کے چپکے ہوئے انکے جسمون سے وہ بندر سخن چین ہونگے اور سور حرام خور اور اوندہے منہہ سود کہانیوالے
اور اندہے چوری کرنیوالے حکم مین اور گونگے بہرے گہمنڈ کرنیوالے اپنی عبادت پر اور زبان کاٹنیوالے عالم کہ کہتے ہین عمل نہین کرتے
اور ہاتھ پانو کٹے ہمسایون کے آزردہ کرنیوالے اور سولیون پر لٹکتے ہوئے راز فاش کرنیوالے بادشاہون سے اور بدبووالے تابع شہوتون کے
اور لباس سیاہ قطران پہنے ہوئے اہل تکبر اور غرور ہونگے معاذ اللہ فرو ہمین امن دے اس سے یارب تمام ببحق محمد علیہ السلام وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ
فَکَانَتْ اَبْوَابًا اور کہولا جاویگا یعنے پہاڑ آجاویگا آسمان اسدن پس ہوجاوینگے سبب شگافون کے دروازے یعنے آسمان شگاف شگاف ہوکر جابجا
دروازونکا معلوم ہوگا وَسُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَکَانَتْ سَرَابًا اور چلائے جاوینگے پہاڑ ہوا پر پس ہونگے مثل ریت کے یعنے دہوکا سا نظر آوینگے
حقیقت پر نہ رہینگے اِنَّ جَہَنَّمَ کَانَتْ مِرْصَادًا تحقیق دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی کہ سبکو اُسپر سے گذرنا ہوگا یا گہات کرنیوالے کہ شعلے اس سے نکلتے
ہونگے تعذیب کو کافرون کے اور اُس سے بھاگ نہ سکینگے یا موضع رصد کہ خزنہ دوزخ کفار کا انتظار کرینگے اور خزنہ بہشت [illegible] مومنون
کی کرینگے کہ پل صراط سے گذرنے کے وقت آگ سے بچین اور یہہ دوزخ ہوگی لِّلطَّاغِیْنَ مَاٰبًا واسطے کافرون کے سرکشی مین جگہہ پہر
جانیکی اور رہنے کی لّٰبِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے قرنون بیشمار معالم مین لکھا ہے کہ مجاہد نے کہا کہ احقاب جو اللہ
تعالے نے فرمایا ہے تینتالیس حقبہ مین ہر حقبہ ستر خریف کا ہر خریف سات سو برس کے ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار سال کا ہے
اور موضع مین مذکور ہے کہ مراد اس سے تعین مدت نہین بلکہ یہہ معنے ہین کہ جو حقبہ گذریگا اُسکے پیچھے اور حقبہ آویگا ابدالآباد تک لَا یَذُوْقُوْنَ
فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا نہ چکینگے یعنے نہ پاوینگے کافر بیچ دوزخ کے ٹھنڈک ہوا کی کہ اُس سے راحت پاوین اور حرارت دوزخکی دفع ہو یا برد بمعنے خواب ہے یعنے نیند نہین آویگی نا آرام
پاوینگے اور نہ پینگے شراب اِلَّا حَمِیْمًا مگر پانی گرم اور حمیم اس پانی کو کہتے ہین جو منہہ تک لیجانے مین گوشت منہہ کا اتارے اور پیتے ہی کلیجہ گردہ
جلاوے وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا اور پیپ داڑہون سے انکے بہیگی یا آنسو حسرت سے ٹپکینگے یا زمہریر کہ اُس سے عذاب دیے
جاوینگے موافق اپنے سب کیے کے اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا تحقیق وہ تھے نہین ڈرتے تھے حساب آخرت سے
یا امید نہین رکھتے تھے ثواب کی اس جہان کے وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا اور جھٹلاتے تھے نشانیون ہمارے کو جو انکو
دکھلاتے تھین جھٹلانا اگر وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا اور ہر چیز کو بندونکے اچھے برے عملون سے گن لیا ہمنے اسکو یعنے نگاہ رکھا اور انکو
لیا ہمنے لکھکر اور کہینگے ہم مشرکون کو فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا پس چکہو تم عذاب دوزخکا پس ہرگز نہ زیادہ کرینگے ہم تمکو ہمیشہ مگر عذاب اوپر عذاب

حدیث مین وارد ہے کہ یہہ آیت سخت ترین آیات قرآن ہے دوزخیون پر اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا تحقیق واسطے پرہیزگارون کے ہے چھٹکارا
عذاب سے یا جاے فلاح ہے کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا باغ ہین میوہ دار درختونکے اور انگور ہین تخصیص انگورونکے واسطے فضیلت اُسکی ہے
وَّکَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور عورتین نوجوان انار پستان ہین سب ہم عمر تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ عورتین سولہ برس کی ہونگی اور مرد تینتیس
برس کے اور اغلب تفاسیر مین ہے کہ سب اہل بہشت کیا مرد کیا عورتین تینتیس برس کے ہوینگے وَّکَاْسًا دِهَاقًا اور پیالے مین بھرے ہوئے
شراب سے یا جام مین پیالے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا نہ سنینگے شتی بیچ بہشت کے باتین بیہودہ اور نہ جھوٹی بعضون نے کہا ہے کہ شراب پینے
کے وقت بہشت مین سخن عبث اور دروغ نہ سنینگے جیسے دنیا مین مجلس خمر مین بیہودہ بکتے ہین اور بیہوشی مین جو منہہ مین آتا ہے وہ کہتے
ہین جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا بدلا ہے پروردگار تیرے سے مقتضاء وعدہ لینے کے بخشش ہے انکو فضل اُسکے سے بخشش وافی کافی
یا موافق اُنکے کامون کی رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا پیدا کرنے والا آسمانونکا اور زمین کا اور اُس چیز کا جو درمیان آسمان
و زمین کے ہے بخشش کرنیوالا نہ مالک ہونگے اہل آسمان اور نہ زمین خدا تعالے سے ایک بات کرنیکی یعنے انکو قدرت ہوگی ایک بات
کرنیکی اللہ سے مگر اُسکے اجازت سے یا یہہ کہ طاقت ہوگی انکو خطاب کرین ساتھہ خدا تعالی کے اور پھر جائین اسکے ثواب اور عقاب سے
کیونکہ یہہ مملوک ہین مملوک مالک نہین ہوتا يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اُسدن کہ کھڑی ہوگی روح اور فرشتے صف باندھکر
روح فرشتہ ہے موکل ارواح پر اور ایسا بڑا ہے کہ کوئی مخلوق اُس سے بڑی نہین قیامت کے دن اسکی اکیلی کی ایک صف ہوگی اور
ایک صف سب فرشتون کی چنانچہ معالم مین لکھا ہے اور ابن مسعود سے عین المعانی مین روایت ہے کہ مقام روح آسمان چارم پر ہے
ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتا ہے ہر تسبیح سے اُسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے بعضون نے کہا ہے روح جبرئیل علیہ السلام ہین کہ
ساتھہ فرشتونکے صف باندھینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ روح ایک طائفہ ہے آدمیون کی شکل لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ نہ بولینگے شفاعت مین
اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر جسکو حکم دیا لَهُ الرَّحْمٰنُ واسطے اسکے خدا تعالی کہ شفاعت کریا شفاعت نکرینگے مگر اُس شخص کی کہ اذن کرے خدا
جسکو شفاعت کا وَقَالَ صَوَابًا اور کہا ہوگا اُسنے کلمہ توحید کا دنیا مین حاصل یہہ ہے کہ سوا مومن کے شفاعت کسیکی نکرینگے ذٰلِكَ الْيَوْمُ
الْحَقُّ یہہ دن ہے ہونیوالا البتہ ہوگا برحق فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف ثواب پروردگار اپنے کے جگہہ
پھر جانیکی ساتھہ ایمان اور طاعت کے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک سے کہ عذاب آخرت ہے نزدیک اسواسطے
ہے کہ تحقیق ہونیوالا ہے يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اُس دن کہ دیکھہ لیگا ہر آدمی جو کچھ بھیجا تھا ہاتھون اُسکے نے یعنے اچھے
برے جو کام کئے ہین وہان پاویگا وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا اور کہیگا کافر اُسدن اے کاش کے ہوتا مین مٹی یعنے پیدا ہی ہوتا
آج مٹی ہوتا مجھے نہ جلاتے بعضون نے کہا ہے کہ اُسدن وحوش خاک ہونگے کافر آرزو کرینگے کہ ہم بھی خاک ہوتے اور ایک قول
یہہ بھی ہے کہ مراد اس کافر سے شیطان ہے حضرت آدم علیہ السلام کو حقیر جانتا تھا کہ یہہ خاک سے پیدا ہوئے ہین اور اپنے تئین
کو بڑا جانتا تھا کہ مین آتش سے مخلوق ہون وہان بزرگی آدم اور آدمیون کی دیکھہ کر اور اپنی ذلت اور خواری ملاحظہ کر کر تمنا کریگا کہ کاش مینے
بھی مٹی سے ہوتا اور نسبت آدم سے رکھتا سچ ہے کہ جو دبدبہ طنطنہ شان شوکت عظمت بڑائی خاکیون کے ہے کسی طبقہ کو

طبقات مخلوقات سے ہیں یعنی جو کہ آدم کی شان و شوکت ہے عزت و حرمت و سعادت ہے یعنی خاک کی لی پری کی ہے خوبی انتخاب کسی کی ہے
خاک ہے اور پاک ہے سب سے پست ہے اور بلند کو کب سے ہے زمین پر پری فلک سے یہ شرف کیے کیوں ملک سے یہ خاک نے پایا ہے عجب پایا گل ہے کیا
رنگ رنگ دکھلایا خاک ہوا اور کہیں ہزاروں گل خاک کے چھپت ہے کون مظہر کل ہے اسمیں تجلی سوا راقت اس سے ہے کون پھر اولی سورۃ
النازعات مکیۃ وھی ستۃ و اربعون آیۃ یہ سورہ مکی ہے اسمیں چھیالیس آیتیں ہیں اور ایکسو نواسی کلمہ اور سات سو ترپن حرف ہیں اور دو
رکوع ہیں خواص اسکی اہم ہیں اور ربط اسکا ساتھ نبأ کے یہ ہے کہ ختم سورہ نبأ بذکر روز قیامت تھا آغاز سورہ نازعات بھی بذکر یوم حشر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والنّٰزعٰت غرقا قسم ہے ان فرشتوں کی کہ زور سے کھینچنے والے ہیں جان ڈوبے ہوئے کو کھینچ کر یعنی جان کافروں کی ساتھ سختی کے نکالتے ہیں والنّٰشطٰت نشطا
اور قسم ہے ان فرشتوں کی کہ بند کھول دینے والے ہیں جان کا بدن سے بند کھولنا کر یعنی روح مسلمانوں کی ساتھ نرمی کے قبض کرتے ہیں
والسّٰبحٰت سبحا اور قسم ہے ان فرشتوں کی کہ تیرنے والے ہیں ہوا میں تیرنا کر تسبیح کہتے ہوئے فالسّٰبقٰت سبقا پھر قسم ہے
ان فرشتوں کی کہ لپک کے نکل جانیوالے ہیں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کر فرمان برداری خدا میں فالمدبّرٰت امرا پس قسم ہے
ان فرشتوں کی کہ تدبیر کرنیوالے ہیں کام کو دنیا کے جیسے جبریل موکل ہوا پر ہے میکائیل مینہ پر اسرافیل صور پر عزرائیل قبض
ارواح پر بعضوں نے کہا ہے کہ سب قسمیں ستاروں کے کہلئے ہیں کہ دوڑنیوالے مشرق سے مغرب تک ہیں اور جانیوالے ایک
برج سے دوسرے میں ہیں اور تیرنیوالے ہیں فلک میں اور سب سے آگے نکل جانے والے ہیں سیر میں اور تدبیر کرنیوالے ہیں کاموں کے
جو اللہ تعالے نے انپر مقرر رکھے ہیں مانند اختلاف فصل کے یا قسم کھائے گئے گھوڑے غزا کے ہیں کہ باگ کھنچے ہوئے جاتے ہیں دار
اسلام سے اور تیرتے ہیں دوڑنے میں اور آگے نکل جاتے ہیں صف جہاد میں اور تدبیر پایا ہے انسے کام فتح کا یا قسم کھائے گئے
یہ نفوس قدسیہ مردان خدا ہیں کہ کھینچ کر شہوتوں سے نشاط کرتے ہوئے عالم قدس کو جا کر بحر مراتب قرب الٰہی میں تیرتے ہیں
اور حصول کمالات میں سبقت کرتے ہیں یہاں تک کہ مدبر امور ارشاد ہوتے ہیں اور بر تقدیر پر جواب قسم کا یہ ہے کہ تم قبروں سے
اٹھائے جاؤگے اور حساب لیا جائیگا یوم ترجف الراجفۃ یاد کر اس دن کو کہ کانپنے گے کانپنے والے یعنی زمین اور پہاڑ ہیبت
اسکی سے جیسا کہ اور جگہ فرمایا ہے یوم ترجف الارض والجبال وہ پہلے نفخہ کا وقت ہے کہ سب کانپینگے اور جاندار ہول سے
مرجائینگے تتبعہا الرادفۃ آوینگے پیچھے اسکے آنے والے یعنی دوسری پھونک صور کی جسے نفخہ ثانیہ کہتے ہیں اس سے خلق
زندہ ہوگی قلوب یومئذ واجفۃ کتنے دل اسدن دھڑکنے والے ہیں ابصارہا خاشعۃ آنکھیں ان دلوالوں کی نیچی ہیں
دہشت سے یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ کہتے ہیں منکر بعث کے آج کیا ہم البتہ پھر جاوینگے بیچ حالت پہلی کے یعنی ہمیں
بعد مرنے کے کیا پھر زندہ کرینگے ءاذا کنا عظاما نخرۃ کیا جب ہوجاوینگے ہم ہڈیاں گلی ہوئی اور نزدیک خاک ہونے کے
ہمیں پھر اٹھاوینگے قالوا کہتے ہیں کافر ٹھٹھے بازی سے کہ اگر یوں ہی ہو تلک اذا کرۃ خاسرۃ یہہ پھرنا اسوقت ہم
کا ہے تو ہوگا حاصل یہہ ہے کہ اگر رجوع ہوے ہمیں قیامت کو تو ہم تو زیان کار ہیں ہمیشہ جھوٹاتے رہے ہیں حق کو ہمیں سوا

ہین اور کام کئے اچھے پس واسطے انکے اجر اور ثواب ہے نہ کاٹا گیا اور نہ کم ہوا جیسے جوانی مین اور صحت بدنی مین اجر عبادت کا ملتا تھا ویسا ہی پیری اور ضعف مین بھی انکے اجر ہے کیا ہوا جو عمل نہین کرتے ثواب انکو بدستور ثابت اور قایم ہے فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ پس کیا چیز جھٹلاتی ہے تجھکو ای منکر بعث کے پیچھے ظاہر ہونے دلیلونکے کہ اقرار نہین کرتا تو ساتھ دن جزا اور حساب کے أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ کیا نہین اللہ خوب حکم کرنیوالا حاکمون کا یعنی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی یہہ آیت پڑھی چاہئے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاهدين سورۃ العلق مکیۃ وهی تسعۃ عشر آیۃ سورۃ علق مکی ہے اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور ایکسو اسی حرف فواصل اسکے قم ہا ہین اور ربط اسکا ساتھ حمد الٰہی کے یہہ ہے کہ اسکا اختتام بہ ثنائے الٰہی تھا کہ احکم الحاکمین ہے اسکا ابتداء بھی ساتھ حمد الٰہی کے ہوا کہ احسن الخالقین ہے اور اسمین بیان تکذیب کفار تھا یہہ قیامت کہ فما یکذبک بعد بالدین اسمین مذمت ابوجہل اکفر اور مراجعت اسکی الی اللہ ماجرت بجہت ذلت بیان فرمائی ان الی ربك الرجعی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مذہب جمہور علما کا یہہ ہے کہ سب قرآن شریف سے پہلے پانچ آیتین اس سورت کی اول کے نازل ہوئی ہین اور بیان حال انکا بسبیل اجمال یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے بیٹھے تھے یا پہاڑ پر کھڑے تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور کہا ای محمد مجھے حقتعالی نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ رسول خدا ہو اس امت پر پھر کہا پڑھو آپ نے فرمایا ما انا بقارئ مین نہین ہون پڑھنے والا جبرئیل نے آپ کو گلے لگا کر مس کا ایسا کہ بے طاقت ہو گئے پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ آپ نے وہی جواب دیا پھر گلے لگا کر مس کا یا اور چھوڑ کر پڑھا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ اور ایک قول یہہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نامہ حریر بہشتی کا کہ زر اور یاقوت سے بنا تھا لکر آپ کے سامنے ڈال دیا اور کہا پڑھ آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین اور اس نامہ مین کچھہ چیز لکھی بھی نہین دیکھتا مین جبرئیل نے آپ کو گلے لگا کر مس کا ایسا کہ نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین تین بار یہی صورت واقع ہوئی پھر آپ کو چھوڑ کر یہہ آیتین پڑھین کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑھ قرآن ساتھ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا سب چیز کو یا پیدا کیا آدم کو خاک سے خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیون کو جمے ہوئے لہو سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ پڑھ یہہ تکرار واسطے مبالغہ کے ہے اور پروردگار تیرا بزرگتر سب بزرگون کا ہے اور کرم اسکا زیادہ تر سب کریمون کے کرم سے ہے الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھلایا لکھنا ساتھ قلم کے تاکہ علم کو قید کتابت مین لاوین اور دور رہنے والون کو بسبب نامہ اور خط کے آگاہی دین تبیان مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھلایا تھا اور اشہر یہہ ہے کہ اول جسنے کہ خط لکھا ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ سکھلایا خدا نے آدم کو جو نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت سکھلا دئے جو وہ نہین جانتے تھے كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى ہرگز نہین یون تحقیق آدمی یعنے ابوجہل البتہ سرکشی کرتا ہے أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئین غنی اور کسو واسطے بسبب مال کے کوئی سرکش ہو اور عبادت حق کو چھوڑے إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى تحقیق طرف پروردگار تیرے کے بازگشت سب کی ہے آخرت مین وہان اعمال کام آوینگے نہ اموال فرد ہے کمال اسمین کہ رکھین نہ یہان مال سے کام نہ کیجئے اعمال کہ وہان بڑھتا ہے

اعمال سے کام نہ لکھا ہے کہ ابوجہل ناامل کہتا تھا کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین پاؤن تو سر اسکا اپنے قدم پر ڈالون ایکدن حضرت نماز
پڑھتے تھے وہ خبر ہوکر دوڑ آپکے پاس پہنچا ہی کانپتا ہوا تھا رنگ چہرہ کا اور لرزہ اندامون پر پڑا لوگون نے اسکو کہا کہ تجھکو کیا
ہوا کہا کہ مین نے درمیان اپنے اور محمد کے ایک خندق آگ کی دیکھی اور اژدہا منہہ کھولے ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپنے فرمایا اگر میرے
پاس آتا فرشتے عضو عضو اسکا لیجاتے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ کیا دیکھا تونے اس شخص کو
کہ منع کرتا ہے بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب نماز پڑھتا ہے أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ کیا دیکھا تونے اگر
ہووہ شخص نماز سے منع کرنیوالا اوپر راہ سیدھے کے أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ یا حکم کرے خلق کو ساتھہ پرہیزگاری کے تو اس سے بہتر ہے
اُسے نہ پھیرا اسکین أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ کیا دیکھا تونے اگر جھٹلاوے ابوجہل تجھکو یا سخن حق کو مطلقا اور منہہ پھیرا
وے ایمان سے اور پھر جاوے فرمان برداری سے تو مستحق عذاب کا ہوگا أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ آیا نہین جانا ابوجہل ناامل
نے یہہ کہ تحقیق اللہ دیکھتا ہے قصد اسکا بزرگون نے کہا ہے کہ کلمہ بان اللہ یری مین وعدہ اور وعید دونون مندرج ہین ای
زاہد عبادت کرتا ہے تو بے ریا کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہے اور خلوت مین قصد گناہ کا کرتا ہے تو ہشیار ہو کہ تجھے خدا دیکھتا ہے ای فاسق
توبہ کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہے ای منافق اخلاص لا کہ تجھے خدا دیکھتا ہے نقل ہے کہ ایک درویش توبہ گناہ سے کی پھر مدت روتا
رہا کسی نے اسے پوچھا کہ خدا تعالے عفو کرنیوالا ہے تو اسقدر کیون روتا ہے اسنے کہا کہ سچ ہے اللہ تعالی عفو کرتا ہے لیکن اسنے
جو دیکھا ہے اس شرمندگی سے کیونکر دفع کرون فرد خطا اپنی سے خاطر عفو رافت کب مین روتا ہون نہ دیکھتا اسنے کہہ جی میرا
اس خجلت مین ہوتا ہون ؛ لکھا ہے کہ پھر دوسرے بار رسول پروردگار علیہ الصلوٰۃ الملک الغفار نماز مین مشغول تھے ابوجہل ناامل
نے آکر کہا کہ ای محمد مین نے منع نہین کیا تھا تجھکو نماز سے آپ نے بعد نماز کے اسکو بہت تہدید کی اور وعید دی یہ فرمائی اسنے
کہا کہ مجھے ڈراتا ہے تو اور حال یہہ ہے کہ مجلس میری سب اہل وادی سے بزرگتر ہے اور اہل مجلس میری بیشتر حق تعالے
نے یہہ آیت نازل فرمائی كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ہرگز نہین یون اگر ابوجہل ناامل نہ باز رہیگا ایذای محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ گھسیٹینگے ہم اسکو ساتھہ موے پیشانی کے طرف دوزخ کے نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ وہ پیشانی
کہ جھوٹی ہے خطا کار وصف پیشانی کا ساتھہ جھوٹ اور خطا کے بطریق اسناد مجازی ہے اور مراد صاحب پیشانی ہے
فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ پس چاہیے کہ بلاوے ابوجہل اہل مجلس اپنے کو شتاب بلاوینگے ہم زبانیہ دوزخ کو یعنے فرشتون
کو دوزخ کے دوزخ مین لیجانے کو اسکے كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہے لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب مت کہا مان اسکا
ترک نماز مین یعنے ابوجہل کی مخالفت مین ثابت رہ اور سجدہ کر پروردگار اپنے کو اور نزدیک ہو اس جناب مبارک کی حدیث
مین آیا ہے کہ اسوقت بندہ پروردگار اپنے سے اقرب ہوتا ہے کہ سجدہ مین ہوتا ہے سمجھہ لیجئے کہ یہہ سجدہ چودھوان ہے اور
فتوحات مکی مین اس سجدہ کو سجدہ طلب قرب لکھا ہے سورۃ القدر مکیۃ قیل مدنیۃ وھی خمس آیات سورۃ قدر مکی ہے
اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور ایکسو بارہ حرف ہین فواصل اسکے دو ہین اور ربط اسکا ساتھہ علق کے یہہ ہے کہ اسمین امر

سجدہ

بقرات قرآن تھا اسمین | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ذکر نزول قرآن ہے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابوں کو خبر دی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے تھا ہزار مہینے اسنے صلاح پہن کر دنکو راہ خدا مین جہاد
کفار سے کیا اور راتون کو نماز پڑھی صحابہ نے حیران ہوکر کہا کہ ہم اِس عمر کوتاہ مین اس دولت دراز کو کیونکر پہنچین حق تعالی نے
یہ سورت نازل فرمائی اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تحقیق ہمنے اُتارا ہے قرآن کو بیچ شب قدر کی ضمیر انزلناہ کی راجع طرف قرآن
شریف کے ہے اور وہ غیر مذکور ہے یہہ دلالت اوپر کمال شہرت کے اسکے کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ بسبب بزرگی اور شرف کے
مستغنی ہے تصریح سے اور دوسری اسکے اُتارنے کی نسبت طرف اپنے فرمائی ہے وقت تبرک مین کہ لیلۃ القدر ہے یعنے
ابتدای نزول اسکا اسی رات مین ہے یا تمام قرآن اسی شب مین لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اوتارا ہے پھر حضرت جبرئیل تئیس
برس آیۃ آیۃ اور سورت سورت موافق مصالح کے دنیا مین لائے وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کروا دیا تجکو
کہ کیا ہے شب قدر قدر کی معنی عزت اور شرف کی ہین یعنے شب باعزت اور شرف کہ جو کوئی اسمین طاعت کرے عزیز اور مشرف ہو
یا جو عمل کہ اسمین واقع ہو نزدیک خدا کے باقدر ہو بعضون نے کہا ہے کہ قدر بمعنے حکمت ہے جو کام اُسمین ہوتا ہے بحکمت ہوتا ہے
نقصان کا اُسمین دخل نہین ہوتا یا قدر بمعنی تنگی ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے اُس شب ملائکہ پر اتنی بہت زمین پر اوترتے ہین
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ غازی بنی اسرائیل نے اُمین جہاد کیا تھا اُس شخص کے واسطے
کہ اسکو پاوے اور عبادت مین گذارے اور شب قدر بقول امام اعظم دایر ہے تمام سال مین اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مین
لکھا ہے کہ مین نے اسکو اکثر ماہ رمضان مین دیکھا ہے اور گاہے گاہے شعبان اور ربیع الاول مین پایا ہے اور اکثر علما کہتے ہین
کہ ماہ رمضان مین آخر کی عشرہ کے شب طاق مین اوتارا ہے اس نعمت کو اوتارا ہے اور حکمت اخفائے شب قدر مین یہہ ہے کہ تعظیم
ہر شب کی کرین اور عبادت مین مشغول رہین ؏ زندہ عبادت مین نوجوان بدر ہو رافت ؛ ہر شب ہے شب قدر اگر قدر ہو رافت
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اُترتے ہین فرشتے زمین پر آسمان دنیا سے اور جبرئیل بیچ اس رات کے یا روح نام ایک
ملک عظیم کا ہے یا ایک قسم کو فرشتون کی روح کہتے ہین یا روح آدم کی یا حضرت عیسے فرشتون کے ساتھ اترتے ہین تفسیر مین
حضرت خواجہ پارسا کے مذکور ہے کہ روح پیغمبر ہمارے کی اترتی ہی تصابیر مین لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اُن فرشتون کو لیکر جنکو
زمین والون سے علاقہ آشنائی ہے اُترتے ہین اور مومنون کے گھرون مین آکر اُنسے مصافحہ کرتے ہین اور علامت مصافحہ
جبرئیل کی یہہ ہے کہ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین دلمین رقت آتی ہے آنسو بہنے لگتے ہین اور بزرگی اس شب کی ہے
کہ فرشتے اور روح زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ واسطے درستی ہر کام کے کہ
حق تعالی نے قضا فرمایا ہے خیر اور برکت سے سَلٰمٌ سلامتی ہے سب آفتون سے یہان مبالغہ ہے هِيَ حَتّٰى
مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب قدر یہان تک ہے کہ طلوع ہووے صبح صادق سمجھہ لیجئے کہ شب قدر خاصہ اس امت کا ہے اور بیچ سبب
نزول اس سورت کے شب قدر کی شان مین موطائے امام مالک مین یون روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر

عمرین تمام بنی آدم کی مکشوف کردین آپ نے سب سے کوتاہ اپنے امت کی عمر دیکھے تو خاطر مبارک مین گذرا کہ اعمال انکے برابر اعمال امم
سابقہ کے کیونکر ہونگے حق تعالے نے شب قدر عنایت فرمائی اور یہہ سورت بھجوائی اور ابن حاتم نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل
مین ایک شخص شب خیزی کرتا تھا صبح تک اور دن کو جہاد کفار سے کرتا تھا شام تک اصحاب کو اسکے احوال سے تعجب تھا
حق تعالے نے فرمایا کہ احیاے شب قدر بہتر ہے اُس سے اور دوسری روایت مین ابن ابی حاتم نے لکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے چار شخص کا انبیا سے ذکر کیا کہ ہشتاد سال مین گناہ یک طرفۃ العین نہین کیا وہ چارون ایوب اور ذکریا اور حزقیل اور
یوشع تھے صلی اللہ علیہم و علی نبینا والسلام اصحابون نے تعجب کیا جبرئیل آئے اور یہہ سورت لائے اور کہا کہ تعجب کیا تونے اور
امت تیری نے یا رسول اللہ عمل اس شب کے افضل ہین اعمال انکے سے پس خوش ہوئے آپ اور اصحاب آپکے اس مژدہ
سے احتمال رکھتا ہے کہ یہہ تین واقعے اوقات مختلف مین ہون اور نزول سورت کا بھی تین بار ہوا ہو لیکن کتابت مین جو تکرار
نہین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وقایع ثلثہ ایک دن مین تقریبا مذکور ہوئی ہون پھر جواب مین سب کے یہہ سورت
نازل ہوئی ہو اور یہی قریب بصواب ہے اور اس سورت مین تعریف اس شب کی خیر من الف شہر نازل ہوئی
ہے یعنے یہہ شب بہتر ہے ہزار ماہ سے اور ہزار ماہ کے تراسی برس چار مہینے ہوتے ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام
شب مذکور کرے بخشے اللہ تعالی گناہ ما تقدم اسکی رواہ البخاری ومسلم اور ما تأخر بھی رواہ النسائی اور احمد اور اسناد اول صحیح
ہے اور ثانی حسن امام نووی نے کہا ہے کہ علما کا اختلاف ہے کہ کس قدر قیام معتبر ہے ایک جماعت نے ایک ساعت کہا ہے اور
ظاہر یہہ ہے کہ اکثر شب چاہیئے کہ للاکثر حکم الکل واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے قضیہ مقررہ اہل علم ہے اور حافظ ابو موسی مدنی نے کہا ہے
جو کوئی بعض شب قائم ہو یعنے نماز عشا بجماعت ادا کرے وہ ثواب شب قدر پاوے اسواسطے کہ بیچ حدیث کے ابوہریرہ سے روایت ہے مرفوعا
من صلی العشاء الاخرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر کذا فی العمل الیوم واللیلۃ اور غنیۃ الطالبین مین حدیث مرفوع نقل
کی ہے کہ من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقد اخذ بلیلۃ القدر انتہی اور اصل اُن دونو روایتون کا یہہ ہے کہ حدیث صحیح مسلم مین
وارد ہے کہ جو کوئی نماز عشا کی بجماعت ادا کرے قیام نصف شب ادا کرے اور جو کوئی نماز صبح بجماعت پڑھے قیام تمام شب ادا کرے
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ عشا بجماعت قائم مقام نیم شب کے قیام کی ہے پس بالفرض اگر وہ شب شب قدر ہو تو قائم مقام احیاے تمام شب
ہو جاوے اور جو صبح کی بھی نماز بجماعت ادا کی ہے تو قائم مقام تمام شب کی قیام ہو جاویگا اور اس شب مین اختلاف علما کا بہت ہے
مذہب شیعہ کا تو یہہ ہے کہ اُٹھہ گئی پیغمبر خدا کے زمانے مین تھی پھر نہین ہوئی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہہ ہے کہ باقی ہے
قیامت تک لیکن بر تقدیر بقا اختلاف کیا ہے کہ کونسی شب ہے مذہب ایک جماعت علما کا اور ایک روایت امام اعظم سے بھی یہہ
ہے کہ تمام سال مین دایر ہے چنانچہ فتح القدیر مین فتاوی قاضی خان سے نقل کی ہے کہ والمشہور عن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ انہا تدور فی
السنۃ کلہا اور روایت صحیح امام اعظم سے یہہ ہے کہ تمام ماہ رمضان مین دایرہ ہے اس روایت کو فتح القدیر مین مقدم کیا ہے اور
اور کتابون مین بھی امام اعظم سے یہی روایت کی ہے اور امام محمد یوسف سے روایت ہے کہ شب بیست وہفتم ہے یہی مختار اکثر مشائخ

سے کیا ملیگا حق تعالی فرماتا ہے کہ دشوار نہ جانو قیامت کے امر کو فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ پس سوا اسکے نہین ہے کہ وہ
ڈانٹنا ہے ایکبار یعنے ایک پھونکنا ہے اسرافیل کا کہ سب خلائق اسسے جی جاونگی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پس اسوقت وے بیچ
روے زمین سفید ہموار کے ہونگے یعنی زمین محشر مین آئینگی زمین کے نیچے سے نکل کر بعضون نے کہا ہے ساہرہ نام زمین
کا ہے جو بیت المقدس کے نزدیک گرد جبل اریحا کے ہے وہان محشر ہوگا خدا اسکو کشادہ کر دیگا جسقدر چاہیگا بعضے کہتے ہین
کہ حق تعالی چاندی کی زمین چالیس حصے زمین دنیا سے بڑی طول عرض مین پیدا کریگا ساہرہ اسیکا نام ہے وہین حشر ہوگا
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى کیا نہین آئی تیرے پاس یعنی آئی ہے بات موسی کلیم اللہ کی تو کہ تسلی دے اپنے دلکو جھٹلانے پر اور
نافرمانی پر قوم کے اور صبر کرے مسلمانون کے وعدہ پر کافرون کے وعید پر اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى یاد کر جب
پکارا موسی کو پروردگار اسکے نے بیچ میدان پاک طوی کے طوی نام وادی کا ہے یا بمعنے مرتین ہے یعنے دوبار پاکیزہ ہوے یا دوبار
آواز کیا کہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى جا تو ساتھ رسالت کے طرف فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہے فَقُلْ هَلْ لَّكَ
اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى پس کہہ اسکو کہ ای سرکش کچھ ہے تجھکو میل اور رغبت طرف اسکے کہ پاک ہو تو کفر اور عصیان سے وَاَهْدِيَكَ اِلٰى
رَبِّكَ فَتَخْشٰى اور کچھ چاہتا ہے تو کہ راہ دکھاؤں مین تجھکو طرف پہچاننے پروردگار تیرے کی پس ڈرے تو عقاب الہی سے اور چھوڑے
سرکشی اور نافرمانی موسی علی نبینا وعلیہ السلام اللہ تعالی کے حکم سے جو فرعون کے پاس گئے اور اپنی پیغمبری جتائے فرعون نے
معجزہ طلب کیا فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى پس دکھایا اسکو موسی علیہ السلام نے معجزہ بڑا وہ کیا تھا کہ عصا سے سانپ بن گیا فَكَذَّبَ
وَعَصٰى پس جھٹلایا فرعون نے موسی علیہ السلام کو اور بڑا نافرمانی خستہ اسکے یعنے جب عصا اژدہا ہوگیا فرعون نے کہا کہ یہہ خدا کی طرف
سے نہین ہے بلکہ جادو موسی کا ہے ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى پھر پیٹھ پھیرے موسی سے سعی کرتے ہوئے جھٹلانے کو انکے
معجزہ کے یا ڈرا فرعون اژدہا سے اور پیٹھ پھیر کر سعی کی بھاگنے مین فَحَشَرَ پس اکٹھا کیا فرعون نے اپنے قوم کو یہان وقف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہے فَنَادٰى پس پکارا اپنے لشکر کو آپ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى پس کہا کہ مین ہون پروردگار تمہارا بڑا یعنے بت
جو میری صورت پر تراشے ہین ان سب سے مین بڑا ہون امام قشیری نے رحمت ہو جو اللہ کی انپر لطائف مین لکھا ہے کہ ابلیس نے
یہہ بات سنکر کہا کہ مین نے انا خیر کہا تھا یہہ بلا مجھہ پر نازل ہوئی جسنے یہہ لاف مارا ہے کیا جانئے اسکا کیا حال ہو فَاَخَذَهُ اللّٰهُ
نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى پس پکڑا فرعون کو خدا نے عذاب آخرت مین کہ جلنا ہے اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہے یا عذاب مین
دو کلمون کے مواخذہ کیا کلمہ اولی یہی اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ہے اور کلمہ آخری مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ہے ان دو کلمونمین چالیس برس
رہا شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایکدن مین منصور حلاج کی زیارت پر مراقبہ کرتا تھا روح کو انکے مقام
عالی درمیان علیین کے دیکھا جناب الہی مین مناجات کی مین نے کہ خدایا یہہ کیا ماجرا ہے کہ فرعون نے انا ربکم الاعلی کہا اور منصور
نے انا الحق دونون نے ایک دعوی کیا روح حسین منصور علیین مین ہے اور روح فرعون سجین مین آواز آیا کہ فرعون نے
خود بینی مین پڑکر اپنے آپ کو دیکھا مجھے گمایا اور حسین نے مجھے دیکھا اور اپنے آپ کو گمایا اسلئے یہہ انا الحق ہے صرف حق ہے حق

ہون خدا کی رحمت ہے :: اس اثنا مین اسنے حق کہوا اکیا ثابت :: اسنے خود گم کیا خدا ثابت :: ضلالت مشتق :: وہ انا الرب
نفس کی شناست :: اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً :: وہ انا الرب ہے :: حق سے اے رافت :: یہ انا الحق ہے :: اہرمن خدا کی لعنت ہے
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ کیا تم :: بحقیق بیچ عذاب پکرنے فرعون کے البتہ نصیحت ہے واسطے اسکے جو ڈرتا ہے لِّمَنْ یَّخْشٰی
اے منکرو بعث کے سخت تر ہو پیدایش مین یا آسمان باوجود اس عظمت کے بَنٰىهَا :: بنایا اسکو اور سب ہون تمہارے
کے رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا :: بلند کیا چہت اسکے کو پس برابر کیا اسکو بے قصور فتور وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا اور
ڈہانک دیا اور اندھیر کیا رات اسکے کو اور نکالا دہوپ اسکے کو اضافت دن رات کی طرف آسمان کے اسواسطے ہے کہ انکے ہونگا
وہ سب ہے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰىهَا اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے بچھا دیا اسکو جمہور علما کہتے ہین کہ پیدایش
زمین کی آسمان سے پہلے ہے اور بچھانا زمین کا پیچہے پیدایش آسمان کے اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا نکالا زمین
بیچ مین سے پانی اسکا اور چارا اسکا وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا اور پہاڑون کو گاڑ دیا اور بچھانا زمین کا اور کہڑا کرنا پہاڑون کا اور بہانا
پانی کا اور اوگانا گہاس کا مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِاَنْعَامِکُمْ فائدہ ہے واسطے تمہارے اور واسطے جانورون تمہارے کے
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی پس جسوقت آویگی آفت بڑی اور وہ وقت وہ ساعت ہوگی کہ دوزخی دوزخ کو اور بہشتی
بہشت کو جاوینگے جواب اذا کا محذوف ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ واقع ہوگا جو کچہ واقع ہوگا یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰی
اسدن یاد کریگا آدمی جو کچہ سعی کی تہی عمل مین یعنی سب لکہہ کر اسکے ہاتہہ مین دینگے لوگ کہ پڑہہ لے وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی
اور ظاہر کیا جاویگا دوزخ واسطے اس شخص کے کہ دیکہتا ہے یعنی الف ظاہر ہو جاویگا کہ جو دیکہنے والا ہوگا دیکہیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰی
پس جس کسی نے کہ سرکشی کی اور ایمان نہ لایا وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو اور آخرت کو بہلایا فَاِنَّ
الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی پس تحقیق دوزخ وہی ہے جگہہ رہنے کی اسکے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی اور جو کوئی
کہ ڈرے کہڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا اور پہیر رکہا جی اپنے کو آرزو وںسے اسکے فَاِنَّ الْجَنَّۃَ هِیَ الْمَاْوٰی
پس تحقیق بہشت ہے وہ جگہہ رہنے کی اسکے فصول مین لکہا ہے کہ یہہ آیت اسکی شان مین ہے جو خلوت مین گناہ پر قائم
ہوا اور محض خوف الٰہی سے ہیچ جسنے اور نکرے سا نفس تابع جو یک نفس ہووے :: وہان کے غم سے نجات بس ہووے
یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا پوچہتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت سے کہ کب ہے وقت
کہڑے ہونے اسکے کا اور کسی زمانہ مین آویگا فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰىهَا بیچ کس بات کے ہے تو یاد اسکے سے کسی زمانہ مین
آیگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اللہ تعالی سے وہ وقت پوچہون
حق سبحانہ نے فرمایا کہ تو قیامت کے جاننے مین بیچ کس چیز کے ہے یعنی علم اسکا تیرا حق نہین تو کیون پوچہتا ہے اِلٰی
رَبِّکَ مُنْتَهٰىهَا طرف پروردگار تیرے کے ہے انتہی اسکا یعنی کسیکو خبر نہین قیامت کے آنیکا وقت جاننا خاصہ خدا
کا ہے اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَا سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانے والا اس شخص کا جو قیامت سے ڈرتا ہے :: ::

کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا گویا کہ کفار مکہ کے جسدن دیکھینگے قیامت کو کہ اُسکے آنے سے پوچھتے ہین لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا
نہ رہے تھے دُنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام یا دن چڑھے اُسکے یعنے دہشت سے اُس دن کے مدت زندگانی کی اپنے معول
جانینگے یہہ سمجھینگے کہ دنیا مین ایک شام کی تھی ہمنے یا کچھہ دن چڑھے تک رہے تھے سورہ عبس مکیہ وہی اثنان و اربعون آیۃ
یہہ سورہ عبس مکی ہے اسمین بیالیس ۴۲ آیتین اور ایکسو تیس کلمے ۱۳۰ اور پانچسو تینتیس ۵۳۳ حرف ہین اور ایک رکوع ہے فواصل اسکے اہم ہین
اور ربط اِسکا بسورہ نازعات یہہ ہے کہ اختتام نازعات بسوال کفار ہے کہ وقوع ساعت سے کرتے تھے اور اختتام اسکا بھی
اولٰئک ہم الکفرۃ الفجرۃ متضمن نکوہش کفار ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرداروں سے قریش کے کچھہ باتین کرتے تھے کہ عبد اللہ
بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہ نابینا تھے آکر آپسے بات کاٹ کر کچھہ کلام کیا حضرت نے ترش رو ہوکر انسے منہہ پھیر لیا جبرئیل علیہ
السلام یہہ آیت لائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی تیوری چڑھائے اور منہہ پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی یہہ کہ آیا اُسکے پاس اندھا یعنے عبد اللہ ذکر نابینائی کا
اُسکے اسواسطے کیا کہ اُسنے جو قطع کلام حضرت سید انام علیہ السلام کا کیا معذور تھا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰٓی اور کس چیز نے
معلوم کر دیا تجھکو شاید کہ عبد اللہ پاک ہوجاتا گناہوں سے اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی یا نصیحت سنتا پس فائدہ دیتی اسکو
نصیحت تیری اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی اے پر جو شخص کہ بے پرواہی کرتا ہے ایمان لانے سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی پس تو واسطے
اُسکے متوجہ ہوتا ہے کہ ایمان لائے وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی اور نہین ہے اوپر تیرے وبال یہہ کہ نہ پاک ہووے وہ ساتھہ اسلام
کے یعنی تجھہ پر کچھہ وبال نہین اسکے اسلام نہ لانے سے بلکہ رسول پر نہین ہے بلاغ ہے بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی اور جو کوئی آتا
تیرے پاس دوڑتا ہوا واسطے تعلیم کے یعنے عبد اللہ ابن ام مکتوم وَهُوَ یَخْشٰی اور وہ ڈرتا ہے خدا سے یا کفار کے آزار دینے سے تیرے
ملنے کے جہت سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی پس تو اُس سے تغافل کرتا ہے منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے جو یہہ آیت
پڑھی چہرہ مبارک آپ کا متغیر ہوگیا لباب مین ہے کہ اسی حال مین نرگس چشم اس سرو چمن رسالت کے الٰہی بے آب و تاب
ہوتی کہ چلتے تھے اور راہ نہین نظر آتا تھا نزدیک تھا کہ گل رخسار پر غبار دیوار رکہ کو شرف کرے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے
لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ کے پیچھے گئے اور اسکو پھیر لاکر مسجد مین رداے مبارک اپنی بچھا کر بٹھایا پھر
جب اسکو دیکھتے تھے عزت کرتے تھے اور فرماتے تھے مرحبا ہے اُس شخص کو کہ جسکے خاطر عتاب کیا مجھے پروردگار میرے نے
اور دو بار مدینہ مین خلیفہ کیا اُسکو جب غزا کو جاتے تھے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آپ سے خطا نہ تھی کیونکہ بحکم اجتہاد عمل فرمایا تھا اور کراہت
آپ کی بے ادبی سے عبد اللہ کے تھی کہ آپ کی بات اُسنے قطع کی تھی لیکن وہ معذور تھا بسبب نابینائی کے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ
ہرگز نہین یون تحقیق یہہ نصیحت ہے واسطے خلق کے فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ پس جو کوئی چاہے یاد کرلے اُسکو اور اُس سے
پند پذیر ہوا اور یہہ آیتین لکھی گئی ہین فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ بیچ صحیفون تعظیم کئے گیون کے نزدیک خدا کے مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ
بلند کئے گئے مرتبہ مین پاک کئے گئے سب عیبون سے بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ بیچ ہاتھون لکھنے والون فرشتون کِرَامٍ بَرَرَةٍ

اور مکے مین نازل ہوئی ہے فواصل اسکی ت ن م ہین اور ربط اسکا بسورہ عبس یہہ ہے کہ ختم اسکا بذکر قیامت تھا آغاز اسکا بھی بذکر قیامت ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے قیامت کے دن کا احوال دیکھے وہ پڑھے یہہ سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جسوقت کہ سورج لپٹا جاویگا یعنے روشنی اسکی عالم سے لپیٹ لینگی سیاہ رہ جاویگا وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ اور جسوقت کہ ستارے تیرہ ہوکر تلے گرینگے وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جسوقت پہار اپنے مقامون سے چلائے جاوینگے ہوا پر وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جسوقت دس مہینے کی گابھن اونٹنی کہ جننے کے نزدیک ہو بیکار چھوڑے جاوینگی یعنے یہہ جو بڑا مال نفیس ہے عرب والون کے نزدیک اسکی قدر خواہش نرہیگی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جسوقت جانوران وحشی جمع کئے جاوینگے ساتھ آدمیون کے اور مجال ضرر دینے کی ایک دوسرے کو نرہیگی وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جسوقت دریا ملائے جاوینگے کھارے میٹھے سب ایک ہونگے یا خشک کئے جاوینگے کہ پانی انمین مطلق نرہیگا یا جھونکے جاوینگے یعنے اوٹائے جاوینگے دوزخیون کے پینیکو وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جسوقت جانین قسم قسم کی ملائے جاوینگے نیک نیک سے بد بد سے یا نفوس مومنون کے ساتھ حور عین کی اور کافرون کے ساتھ شیاطین کے یا ملائے جاوینگے روحین بدنون سے وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ اور جسوقت لڑکی جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جائیگی بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ساتھ کس گناہ کے ماری گئی عادت عرب والون کی تھی کہ لڑکیون کو مفلسی کے سبب یا عار کے لئے کہ کسی سے انکو بیاہینگے جیتیان گار دیتے تھے اللہ تعالے نے فرمایا کہ انکے مارنے والون سے پوچھینگے یا انہین سے پوچھینگے کہ تم کیون ماری گئین اور فائدہ اس سوال مین یہہ ہے کہ لڑکی آپ بتاوے کہ مجھے بیگناہ مارا ہے تو قاتل اسکا شرمندہ ہو وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جسوقت اعمال نامے جو دم مرگ لپیٹ لئے ہونگے کھولے جاوینگے وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ اور جسوقت آسمان کھال اتارے جاوینگے وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ اور جسوقت دوزخ دھکایا جاویگا غضب الٰہی سے زیادہ تر پہلے سے وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ اور جسوقت بہشت نزدیک کی جاویگی خدا کے دوستونکے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ جانے کا ہر جی جو کچھ حاضر کیا ہے اچھے برے کامون سے جبتک آدمی یہہ بارہ حال خود کر ہوئے ہین جیسے زمین دنیا مین جیسے زمین محشر مین نہین دیکھیگا نہین جانیگا کہ کیا کیا ہے اور جب دیکھ لیگا تو معلوم کریگا کہ ہر نیکی مین کرامت اور عطا ہے اور ہر بدی مین ملامت اور عتاب ہر نیکی پر حسرت کھائیگا کہ زیادہ کیون نہ کی اور ہر بدی پر اندوہ کھینچیگا کہ کیون کی اور وہ حسرت اور اندوہ کچھ فائدہ نکریگی سو آج کی فرصت تو اے رافت غنیمت ہے سمجھ کیونکہ فردا کی ندامت کام آنے کی نہین فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سو نہین قسم کھاتا ہون مین ساتھ ستارون پھر جانے والون سیدھا چلنے والون تھم رہنے والون کے کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ مراد یہہ پانچون ہین زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور خنوس انکی رجوع ہے اور کنوس استقامت اور بعضون نے کہا ہے کہ خنس گاو کوہی ہے اور کنس ہرن وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ اور قسم رات کی جب آنے لگی اور ہوا کو تاریک کرے یا جانے لگی اور ظلمت دور کرے یہہ کلمہ اضداد سے ہے وَالصُّبْحِ

قبرین زیر و زبر کی جاوینگی یعنے خاک کو تلے اوپر کرینگے تو کہ جو اُسمین گڑا ہے مردے وغیرہ ظاہر ہو جاوین اور مردے زندے ہو جاوین عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ جان لیگا ہر جی جو کچھ کہ آگے بھیجا عمل اچھے یا برے سے اور جو پیچھے چھوڑا اثر عمل یا تو بہ سے یا جان لیگا ہر تن کہ کیا ہے اول عمر اور آخر عمر مین پھر خطاب کافرونکو ہوگا کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ای آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو کہ کافر ہوا تو ساتھ پروردگار اپنے کرم کرنیوالے کے لکھا ہے کہ فریب دینے والا اُسکا شیطان تھا یا جہل یا متابعت ہوا یا محبت دنیا نزول اس آیت کا ابی الاسدین کے شان مین ہے اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور اُسکو کچھ ایذا نہین پہنچی تھی وہ مغرور ہو گیا تھا کہ مجھے عذاب الہی نہ آیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ کسی چیز نے تجھے مغرور کیا کہ عذاب الہی سے بے غم ہوا تو بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ خطاب عام ہے سب آدمیون کو کہ ای آدمی کس چیز نے تجھے مغرور کیا کہ عاصی ہوا تو حکم خدا مین اور دلیر ہوا تو نافرمانی کبریا مین شیخ ابو منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر حق تعالے مجھ سے پوچھیگا تو کہونگا مین کہ مغرور کیا مجھے کرم تیرے نے اور معالم التنزیل مین ہے کہ اہل اشارت نے کہا ہے کہ اسم کریم یہان لا ما سب اسماء مین سے چھانٹ کر واسطے تلقین کے ہے بندہ کو تا کہ کہے کہ فریفتہ ہوتے ہوا مین کرمی پر تیرے بیتا عاجز ہے کیا نفس کے کو مجھکو ستم نے :: مغرور کیا ہے مجھے پر تیرے کرم نے اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ وہ خدا جسنے پیدا کیا تجھکو عدم سے پس تندرست کیا تجھکو اعضا اجزا درست کئے پس برابر کیا تجھکو اور جدا کیا اور خلق سے جو سوا انسان کے ہے فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ بیچ جس صورت کے کہ چاہا ترکیب دیا تجھکو كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ہرگز نہین یون جیسے گمان کرتے ہو تم کہ قیامت نہین ہوگی بلکہ جھٹلاتے ہو تم قیامت کو عناد سے وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ اور تحقیق اوپر تمھارے یعنے کردار گفتار تمھارے پر نگہبان ہین فرشتون سے كِرَامًا كَاتِبِیْنَ بزرگ نزدیک خدا کے لکھنے والے روزنامہ اعمال اقوال تمھارے کا یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچھ کہ کرتے ہو تم اچھا برا اور سمجھ کر ٹھیک لکھتے ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ تحقیق نیک کام والے اور فرمان بردار بیچ بہشت کے ہین وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اور تحقیق بدکار جھوٹ بولنے والے منکر حشر کے البتہ بیچ دوزخ کے ہین یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ داخل ہونگے دوزخ مین دن حساب کے یعنے قیامت کے وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ اور نہین بدکار دوزخ سے غائب ہونے والے یعنی دوزخ سے نکلنے کے ہی نہین ہمیشہ رہینگے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کہ کیا ہے دن حساب کا اور جزا کا ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ پھر کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کیا ہے دن جزا کا دوبارہ لانا واسطے تعظیم شان اُسدن کے ہے کہ حقیقت اُسکی ہر کوئی نہین جانتا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا اُسدن نہ مالک ہوگا کوئی جی واسطے کسی جی کے کچھ چیز کا منفعت سے یعنے کوئی نہ پہنچا سکیگا اپنی قوت قدرت سے کسی کو نفع وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ٭ اور حکم اُسدن واسطے اللہ کے ہے جسکو جسکے حق مین چاہے حکم شفاعت کا دے سورۃ التطفیف مکیۃ و ہی ست و ثلثون اٰیۃ سورۃ المطففین مکی ہے اسمین چھتیس ۳۶ آیتین اور ایکسو اٹھتر ۱۷۹ کلمے اور سات سو تیس ۷۳۰ حرف ہین اور ایک رکوع

تو اصل اسکی غم مین اور ربط اسکا ساتھ الانفطار کے یہہ ہے کہ اسمین جملہ علمت نفس ما قدمت واخرت مین ذکر اعمال بر
سبیل عموم تھا اور ذکر روز جزا تھا اس سورت مین ذکر بعضے اعمال کا جیسے خیانت کیل اور وزن مین ہے بطریق ذکر

خاص بعد عام فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھا ہے کہ اہل مدینہ ناپنے تولنے مین چیزون کی خیانت بہت کرتے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت
کرکے مدینہ منورہ کو چلے راہ مین یہہ سورہ نازل ہوئی وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ وای ہے واسطے کم دینے والون کے کیل اور وزن
مین مدینہ منورہ مین ایک شخص تھا ابو جہینہ نام دو صاع رکھتا تھا وہ ایک بڑا ایک چھوٹا بڑے سے خریدتا تھا چھوٹے سے
بیچتا تھا حق تعالے نے اسکے حق مین کہا کہ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وہ جو ناپ لیوین پیمانہ لوگون سے
واسطے اپنے پورا لیوین وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ اور جب ناپ دیوین پیمانہ انکو یا تول دین انکو کم دیوین زیان
الکاکرین فصول سبعین مین لکھا ہے کہ جو کوئی کیل وزن مین خیانت کریگا قیامت کو دوزخ مین اسکو درمیان آگ کے دو پہاڑ
کے تحاویونگے اور کہینگے کہ یہہ دونون وزن ہین ان دونون مین تھا تول اور جل بہت کیونکہ دوزخ مین وہ سوزان وہان نہار
لیل ہون ؛ ہو کہ دینے مین یہان خاین لوزن وکیل ہون أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ کیا نہین
جانتے یہہ لوگ زیادہ لینے والے اور کم دینے والے یہہ کہ وہ اٹھائے جاوینگے واسطے دن بڑے کے يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ جس دن کہ کھڑے رہینگے لوگ واسطے پروردگار عالمون کے یعنی جب تک کہ فرمان ہوگا نہ بیٹھینگے وہ
مقام ہیبت ہوگا کہ اہل عرصات تین سو برس کھڑے رہینگے پھر وہان سے موقف محاسبہ مین لاوینگے کہ شفاعت
کبری ہے كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ہر گز نہین یون تحقیق عمل نامہ بدکارونکا البتہ بیچ سجین کے ہے کہ وہ ایک
سل ہے خالی بیت کی روی دوزخ پر پہنچی ہوئی جان کافرون کے اور اعمال نامے انکے وہان ہوتے کعب احبار رضی سے مروی
ہے کہ اعمال نامے فاجرون کے آسمان لیجاتے ہین وہان قبول نہین ہوتے تو زمین پر لاتے ہین پھر یہان بھی رد ہوتے ہین تو
زیر زمین ہفتم لیجاکر سجین مین کہ ابلیس اور ابلیسون کی جگہہ ہے رکھتے ہین وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ اور کس چیز نے جتایا
تجھکو کہ کیا ہے سجین ہول اور ہیبت کی جگہہ ہے اور کتاب فجار کی كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ایک دفتر ہے لکھا ہوا اور نشانی
کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمین نیکی نہین ہے وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ وای ہے اسدن واسطے جھٹلانیوالون کے
ویل کلمہ جامع سب برائیون کو ہے عذاب عقاب شدت محنت درد و دکھ سے الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ
وہ لوگ جو جھٹلاتے ہین دن جزا کو اور باور نہین کرتے وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ اور نہین جھٹلاتا اسدن کو
مگر ہر ایک حد سے گذرنے والا گنہگار إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ جس وقت پڑھی جاتی
ہے آیتین اور کلام ہمارا کہتا ہے ابو جہل عناد اور اعراض حق سے کہانیان ہین پہلون کی كَلَّا ہر گز نہین یون جیسا کہتے
ہین بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ بلکہ زنگ غرور اور غفلت کا باندھا ہے اوپر دلون انکے کے یا زنگار انکاری کی تجی

اُس چیز نے کہ تھے وہ کرتے گناہ اور معاصی سے یعنے گناہونکی شامت سے دل اُنکے زنگ کھا گئے حاصل ہوئے حدیث
مین ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے نقطہ سیاہ اُسکے دلمین پیدا ہوتا ہے رفتہ رفتہ تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ہرگز نہین یون تحقیق وہ دیدار پروردگار اپنے سے اُسدن حجاب مین رہینگے یعنی ممنوع مہجور محجوب محروم ہونگے
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے معنی اس آیت کی پوچھی انہون نے کہا کہ حق تعالی محجوب کریگا اعدا اپنون کو تا دیدار اُسکا نہ دیکھین اور
تجلی فرماویگا اولیا اپنون پر تا لقا اُسکے سے مشرف ہون امام شافعی نے کہا کہ محجوب ہون کفار کی شان مین وارد ہو کر دلالت کرتا ہے
کہ مومنون کو دولت دیدار ہوگی دوستون اپنون کو محجوب نہ کریگا تا فرق درمیان دوست دشمن کے ظاہر ہو سہ رافت اُسنے اولیا سے
کیا ہے واجب ؛ دیدار سے محروم سدا اعدا ہے ؛ جب دوست کو بھی وہ اپنے رکھے محجوب ؛ پھر فرق میان دوست دشمن کیا ہے ثُمَّ إِنَّهُمْ
لَصَالُوا الْجَحِيمِ پھر تحقیق وہ تکذیب کرنیوالے البتہ داخل ہونیوالے مین دوزخ کے ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ پھر کہا
جاویگا یہہ ہے وہ عذاب جو تھے تم اُسکو جھٹلاتے كَلَّآ إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ہرگز نہین یون تحقیق عمل نامہ نیک کام والونکا
البتہ بیچ علیین کے ہے آسمان ہفتم پر زیر عرش بعضون نے کہا ہے یہین عرش ہے و بعضون نے کہا ہے وہ سدرۃ المنتہی ہے
وَمَآ أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کہ کیا ہے علیون یعنے محل بلند ہے اور مکان عمل نامہ ابرار كِتَابٌ مَّرْقُومٌ
دفتر ہے لکھا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمین سب چیز ہے يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ حاضر ہوتے ہین اس کتاب پر
فرشتے مقرب اللہ کے جو ساکنان علیین ہین یعنے استقبال کو اُسکے جاتے ہین اور نگاہ رکھتے ہین اسکو اور روز قیامت گواہی دینگے اسپر
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ تحقیق نیک کام والے البتہ بیچ بہشت کے ہین اوپر چھپر کھٹون کے دیکھتے ہونگے طرح طرح کے عجیب چیزونکو
جنسے دل خوش ہو یا دیکھتے ہونگے کفار کو جو دوزخ مین عذاب کئے جاتے ہونگے تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ پہچانے
گا تو اے دیکھنے والے بیچ مونہون اُنکے کے تازگی بہشت کی نعمتون کی اور طراوت جنت کی لذتون کی يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ
خِتَامُهُ مِسْكٌ پلائے جاوینگے شراب خالص سفید خوشبو مہر کی ہوئے مین سے کہ مہر کرنے کی چیز اُسکے مشک ہے اور مہر اسواسطے
کی ہوگی کہ کوئی اور نکھولے ابرار آپ اپنے ہاتھ سے کھولین وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ اور بیچ اس شراب پینے کے
کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے یعنے ایسے کام کرین جسسے مستحق اس شراب پینے کے ہون وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ اور ملونی اس شراب
کی آب چشمہ تسنیم سے ہے تبیان مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ تسنیم اس نہر کا نام ہے جو عرش کے نیچے سے بہشت کو گئی ہے اور
وہ اشرف انہر بہشت ہے عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ تسنیم چشمہ ہے کہ پیتے ہین اسمین سے مقرب اللہ کے یعنے یہہ تو ہین صرف وہی
سے پینگے اور ملا ملا ابرارون کو دینگے صاحب انوار نے کہا ہے کہ مقربون نے جو ماسوا سے ہاتھ اُٹھا کر صرف توجہ حق رکھی ہے اور
اُسکی محبت مین کسی اور کو نہین ملایا ہے شراب بھی اُنکی صرف ہے اور جنہون نے محبت الہی مین اور کو بھی مزج کیا ہے شراب اُنکی
ممزوج ہے سہ صرف اُسکی لوگ پیتے ہین تسنیم صرف ؛ جو میلے چلے اُنہین تسنیم نم ہے ؛ بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ رحیق اشارہ
ہے شراب جو نہانہ ہے خمارات کونین سے اور ظروف اُسکی قلوب اولیا اور اصفیا ہین اور ختام اُسکے مشک محبت ہے

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ پس جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا بیچ داہنے ہاتھہ اسکے کے فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا
پس جلد ہوگا حساب کیا جاویگا حساب آسان بے مناقشہ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا اور پھر اویگا طرف لوگون اپنے کے
گروہ مسلمانون کے ہین یا قبیلہ اسکا یا عورتین اسکی حورین خوش خرام بسبب پانے خیر اور کرامت کے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ
وَرَآءَ ظَهْرِهٖ اور جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا پس پیٹ اسکے سے دست چپ مین اسکے اور یہہ صورت یون ہوگی کہ دست
راست اسکا گردن مین اسکے باندھہ دینگے اور دست چپ اسکا پس پشت سے اسکے کھینچینگے پھر اس طرف سے عمل نامہ اسکے
ہاتھہ مین دیوینگے اور ایسا شخص فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا پس شتاب ہوگا کہ پکاریگا یعنے آرزو کریگا ہلاک کو یا کہیگا واثبورا
یہہ کلمے بھی طلب ہلاکت ہے اور داخل ہوگا دوزخ مین اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا تحقیق وہ شخص ہوگا درمیان اہل اپنے کے دنیا مین
خوش اپنے مال فانی پر اور شادان نازان اپنے جاہ ناپائدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ تحقیق اسنے گمان کیا تھا یہہ
کہ نہ پھر اویگا طرف خدا کے یعنے اسکو بعث اور حشر نہوگا بَلٰۤی یون نہین بلکہ اسکو بازگشت ہوگی اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا
تحقیق پروردگار اسکا ہے ساتھہ اعمال اسکے کے دیکھنے والا پس اسے یون ہی نچھوڑیگا بلکہ محشر مین لاکر جزا اسکی اسے دیگا
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پس قسم کھاتا ہون مین ساتھہ شفق کے سمجھہ لیجئے کہ شفق نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام
احمد حنبل اور صاحبین کے سرخی ہے جو بعد غروب شمس کے طرف مغرب آسمان کے کنارے مین ظاہر ہوتی ہے اسکے
غائب ہونے کے بعد وقت نماز عشا کا ہے اور امام اعظم رح نے کہا ہے کہ شفق سفیدی ہے جو بعد سرخی کے نمود ہوتی ہے
بعد غیوبت اسکے عشا ہے اور بعضے کہتے ہین بیاض یعنے سفیدی ہرگز غائب نہین ہوتی ایک افق سے دوسرے افق مین پھرتی
رہے وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہے رات کی اور اس چیز کی کہ جسکو اکٹھا کرے اور چھپاوے یعنے جیسے تاریکی شب کی
چھپالے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ اور قسم چاند کی جب کامل ہوکر بدر ہو جاوے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ البتہ تم اور ملوگی
ایک حال کو بعد ایک حال سے کہ مطابق اسکے ہوگا شدت مین مراد اس سے مرگ ہے اور شدتین قیامت کی ایک
دوسرے کے بعد ہوگی تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ مراد یہان تحویل تبدیل بنی آدم کی ہے ایک حالت سے دوسری حالت پر
کہ پھرتے بدلتے جاتی ہے نطفہ سے علقہ سے ہوا علقہ مضغہ سے مضغہ عظم عظم سے لحم لحم سے خلق آخر کہ جنین اور لیدا اور رضیع اور
صبی اور غلام اور شاب اور کہل اور شیخ ہے تا آخر احوال فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ پس کیا ہے واسطے آدمیون کے کہ باوجود
ان حالونکے نہین ایمان لاتے خدا پر اور روز جزا پر وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ اور جب پڑھا جاتا ہے اوپر انکے قرآن
نہین سجدہ کرتے واسطے تلاوت اسکی کے بعضے علما یہان سجدہ کرتے ہین اور بعضے آخر سورت مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
یہان سجدہ کرتے تھے کہ پیچھے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان سجدہ کیا تھا مین نے یہہ تیروان سجدہ ہے سجدات
قرآن سے صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو سجدہ جمع لکھا ہے کیونکہ بعد استماع قرآن ہے اور قرآن جامع ہے صفات تنزیہ
اور تقدیس کو اور سجدہ نکرنا کفار کا بجہت قصور دلیل اور انقطاع حجت نہین بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ بلکہ وہ

لوگ جو کافر ہوئے جھٹلاتے ہین قرآن کو اور فکر نہین کرتے آیتون مین قرآن کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ اور
خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اُس چیز کو کہ دلمین رکھتے ہین کفر اور چھپا کینہ مومنون کا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ پس
خوشخبری دے اُنکو ساتھ عذاب دردناک کے ایراد بشارت واسطے تہکم کے ہے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے انکے ہے اجر نہ کم کیا گیا اور نہ منت رکھا گیا سورۃ البروج مکیۃ وهی
اثنان وعشرون آیۃ سورۃ البروج مکی ہے اسمین بائیس آیتین اور ایکسو نو کلمے اور چار سو تیس حروف ہین فواصل اسکی
ظ ر ج د ط ب مین اور ربط اسکا ساتھ سورہ انشقاق کے ہے دن قیامت سے اور یہہ بھی ہے کہ ختم انشقاق بوعید کافران
اور وعدہ مومنان تھا سورہ بروج بھی مشتمل وعد وعید ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم ہے آسمان برجون والے کی مراد اس سے بارہ برج ہین یا منازل قمر یا دروازے آسمانون کے وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝
اور دن وعدہ دیئے گئے کی یعنے قسم ہے قیامت کی وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم ہے گواہ کی کہ اللہ تعالیٰ ہے سب کو دیکھتا
اور جانتا ہے اور قسم ہے گواہی دئیے گئے کی کہ بندہ ہے ایک قول مین ہے کہ شاہد پیغمبر ہمارے ہین اور مشہود امت آپکے
یا شاہد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مشہود امتین پہلی یا شاہد حفظہ ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا اور مشہود آدمی
یا شاہد حجر اسود اور مشہود حجاج یا شاہد عرفہ اور مشہود حضار وہان کے یا شاہد روز نحر اور مشہود ذبح کرنیوالے یا شاہد جمعہ اور مشہود
نماز پڑھنے والے یا شاہد حضرت آدم علیہ السلام اور مشہود ذریۃ انکی یا شاہد عیسی علیہ السلام اور مشہود امت انکی یا شاہد دن رات
اور مشہود عمل کرنیوالے انہین غرض ہر تقدیر پر جواب قسم کا یہہ ہے کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ تحقیق مارے گئے اور ملعون ہوئے کہائیون
والے اور وے بت پرست تھے اصحاب ذونواس یمنی سے قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ ذونواس ایک بادشاہ تھا وہ اور اصحاب اسکے بتون کی
پرستش کرتے تھے اور اس زمانے مین ایک ساحر تھا مدار تمام ملک کا اس پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا بادشاہ کو کہا اسنے کہ مین پیر
ناتوان ہوا نظم نہ میرے قوی مین ہے قوت رہی ۔ نہ اعضا مین میرے ہے طاقت رہی ۔ سماعت مین میرے خلل آگیا ۔ نہ بصارت کے آگے ہے پردہ کہا
رہا ہے نہ یارا کہ کیجے کلام ۔ تو اب ضعف بیان کر چکا اپنا کام ۔ اب صلاح یہی ہے کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کرو کہ علم اپنا اسے
سکھا دون تاکہ امور ملک مین تمہارے کام آوے بادشاہ نے یہہ بات پسند کر کر لڑکا ذہین فہیم اسکے حوالہ کیا وہ سحر اس سے سیکھنے لگا
روز جاتا تھا کچھ سیکھ آتا تھا ایک دن وہ لڑکا ایک عابد کے دروازے پر گذرا طور ذہب اس عابد کا دیکھ کر خوش ہوا اور التزام
اسکی صحبت کا کرنے لگا جب ساحر پاس جاتا تو اس عابد کی خدمت مین بھی حاضر ہوتا تو اور دین کے باتین سیکھا چند مدت مین
مرد عاقل عامل متدین خدا پرست مستجاب الدعوات ہوا ایکدن ایک اژدہا نے راہ بند کیا تھا لوگ ڈرتے ہوئے کھڑے تھے کوئی گذر
نہ کر سکتا تھا اس جوان نے اگر ایک اسم پڑھ کر اژدہا کے پشت پر ہاتھ پھیرا یا وہ اژدہا اپنے مقام پر چلا گیا راہ کشادہ ہوگئی لوگ آنے
جانے لگے یہہ خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایک دن شیر نے راہ گھیرا اس جوان نے اسکو بھی کچھ کلام پڑھ دیا وہ بھی چلا گیا

پھر تمام حاجتوں والے اسکے پاس آنے لگے دعا سے اسکے مقاصد پانے لگے ایک چوبدار اندھا ہوگیا تھا اُسنے آکر عرض کیا
اسنے کلمۂ شہادت تلقین کیا بعد دعا کی آنکھیں اسکے بینا ہوگئیں بادشاہ نے اس چوبدار سے پوچھا کہ تو نابینا تھا بینا کیونکر ہوا اُسنے
کہا کہ خدا نے میرے تئیں بصارت بخشی بادشاہ نے تعجب سے کہا کہ خدا تیرا کون ہے اُسنے کہا لا اِلٰہ الا ہو بادشاہ نے حیلہ سے کہا یہہ
تجھے کسنے تلقین کیا بتا دے کہ ہم بھی اس سے تعلیم ہوں حاجب نے قصہ اس جوان کا بیان کیا بادشاہ نے اس جوان کو طلب
کیا اور ہر چند اُس جوان کو دین سے پھرایا وہ نہ پھرا آخر حکم کیا کہ دریا میں ڈبا دو لوگ دریا پر لیگئے اس جوان نے دعا کی حق تعالی نے
اسکو بچا لیا اُن سب کو ڈبو دیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ نے اور لوگ متعین کئے کہ پہاڑ پر لیجا کر گرا دیں وہ لوگ سب گر
مر گئے یہہ جوان سلامت پھر آیا بادشاہ سنکر اور غضبناک ہوا اور ایک گروہ کو مقرر کیا کہ اسکو آگ میں جلا دیں وہ بھی سب
جل گئے اور اسکو کچھ صدمہ نہ پہنچا القصہ بادشاہ نے ایک دار کھڑی کی اور اس جوان کو اُسمیں لٹکایا اور تیر باران کیا کوئی
تیر اسپر کارگر نہوا جوان نے کہا اے بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ وہ قادر مطلق ہے یہہ سب آثار اُسکے قدرت کے ہیں جو تو نے
مشاہدہ کئے نظم قادر مطلق ہے وہ ہر شان میں ؛ مالک برحق ہے ہر ایک آن میں ؛ اُسکے ارادے سے ہیں سب اپنے کام
دم میں دو عالم کا کرے انتظام ؛ کوئی کسی جا نہیں اُسکا شریک ؛ ذات و صفات اپنے میں ہے لاشریک ؛ ایک پرستش کے ہے قابل وہی
اُسمیں ہے جو وصف ہے کامل وہی ؛ پیدا کیا سب یہہ اُسینے جہان ؛ اُسکی ہے مخلوق زمین و زمان ؛ دو نو جہاں کا ہے وہ ایک کارساز
سب کو نیاز اُس سے وہ ہے بے نیاز ؛ اُسکا ہی محتاج ہے سارا جہان ؛ وہ نہیں محتاج کسیکا میان ؛ اُسکا نہ مثل اور نکوئی نظیر ؛
نے شریک اُسکا نکوئی نصیر ؛ نے ہے ولد اُسکا نہ والد کوئی ؛ ضد نکوئی اُسکا ہے ند کوئی ؛ کھانے سے اور پینے سے وہ پاک ہے
پہنچے نہ فہم اُسکو نہ ادراک ہے ؛ ہنسی سے عالی ہے وہ رونے سے پاک ؛ اونگھنے سے خالی ہے سونے سے پاک ؛ نے ہے جہت اُسکو نہ اُسکا مکان
نے بدن و جسم نہ جوہر نہ جان ؛ نے ہے وہ حادث نہ اُسے ہے فنا ؛ سارے جہان کی ہے اُسی سے بقا ؛ ظلم نہیں اُسکے کسی کام میں ؛
عدل ہے آغاز میں انجام میں ؛ بادشاہ نے بکمال خشمناک ہو کر کہا کہ میں بغیر قتل کے تجھکو نچھوڑونگا جوان نے کہا کہ اگر مراد تیری
یہی ہے تو تیر کمان میں لگا اور کہہ بنام خدا اس جوان کے کارگر ہو بادشاہ نے یونہیں کیا جوان شہید ہوا حاضران مجلس سب
یکبار بولے کہ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار اس جوان کے بادشاہ نے غضب میں آکر کہا کہ کھائیاں کھودوا اور اُنمیں آگ جلاؤ
اور ان سب کو کناروں پر کھائیوں کے بٹھا کر پوچھو جو ایمان بیزار رکھتا ہو اُسے کھائی میں گرا کر آگ میں جلا دو اسیطرح کرنے لگے
حق تعالی اُنکو فرماتا ہے اصحاب الاخدود یعنے اصحاب کھائیوں کے النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ کہ آگ تھی بہت ایندھن والی
اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ اُپر کنارے آگ کے بیٹھے تھے وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ اور بادشاہ
اور اصحاب اُسکے اوپر اُس چیز کے کہ کرتے تھے ساتھ مسلمانوں کے حاضر تھے اور مشاہدہ کرنے والے اُسکے وَمَا
نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نہیں انکار کیا تھا اصحاب اخدود نے مومنوں
میں سے کسی چیز کا مگر یہہ کہ ایمان لاویں ساتھ خدا غالب کے کہ عقاب سے اُسکے ڈرا چاہئے تعریف کئے گئے کہ رحمت سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھا ہے کہ ایک رات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے ایک ستارا آسمان پر تو تا شعلہ عظیم اُس سے نکلا ابوطالب نے ڈر کر کہا کہ یہہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ ستارا ہے اِس سے شیطان کو آسمان سے بھگاتے ہین نشانہ قدرت الٰہی ہے اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورت لیکر نازل ہوئے وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ قسم ہے آسمان کی اور رات کے آنیوالی کی اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو تا کہ جانے تو کہ کیا ہے رات کو آنیوالا ستارا چمکتا ہوا روشن شعلہ آتش کے طرح اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ نہین کوئی جی مگر اوپر اوسکے نگہبان ہے کہ قول اور عمل کو اُسکے نگاہ رکھتا ہے اور گھیرتا ہے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی یعنے جو منکر بعث اور حشر کا ہے اُسے چاہیے نگاہ کرے کہ اصل ایجاد مین کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ پیدا کیا گیا ہے پانی اوچھلنے والے سے کہ نکلتا ہے درمیان پشت مردان اور استخوان ہائے سینہ زنان سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ تحقیق اللہ تعالیٰ اوپر پھیرلانے اُس پانی کے کہ رحم ہی میں یا ہے البتہ قادر ہے یا اوپر اوٹھانے بعد موت کے قدرت والا ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ جسدن کہ ظاہر کی جاوینگی چھپی باتین تا کہ اچھی اور بری تمیز ہون یا فرائض اعمال عرض کرینگے جیسے روزہ اور غسل جنابت اور وضو کہ آدمی اُسکے عمل پر قادر تھا اور نہین کیا یا پردہ اُٹھاوینگے چھپے کامون سے اور بہت رسوائی ہوگی فرد

عمل ناسزا جو پیدا ہونگے الیسی مجمع مین کیون نہ رسوا ہونگے اور جب چھپے عمل ظاہر ہونگے فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ پس ہوگا واسطے انسان کے کچھ زور اپنے مین کہ اپنا عذاب دور کر سکے اور نہ مدد دینے والا اور کوئی کہ بلا کو ٹھالے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ قسم ہے آسمان چکر مارنیوالے کی اور زمین پھٹنے والی کی کہ اُس سے آب و گیاہ نکلتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ تحقیق قرآن شریف البتہ بات ہے جدا کرنے والی درمیان حق اور باطل کے یا سخن درست اور راست ہے وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین وہ بیفائدہ اور کھیل اور جھوٹ اور ہنسی اور ٹھٹھہ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا تحقیق معاندان قریش مکر کرتے ہین ایک مکر اور مین بھی مکر کرتا ہون ایک مکر یعنے جزا دیتا ہون اُنکے مکر کی مناسب اُسکے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پس ڈھیل دے کافرون کو یعنے شتابی مت کر طلب ہلاکت مین اُنکے ڈھیل دے اُنکو ایک مدت تک کہ جلدی ہلاک ہو جاوینگے حکم امہال کا منسوخ ہے ساتھہ قتال کے آیت کے:

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وھی تسع عشر آیۃ سورۃ اعلیٰ مکی ہے اُسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور دو سو اکیانوے حرف ہے واصل اُسکے آمین اور ربط اُسکا ساتھہ طارق کے یہہ ہے کہ دونون مین ذکر آفرینش کا اور حیات کا دنیا و آخرت کے اور مذکور قرآن کا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی کہ برتر ہے الحاد سے یا ساتھہ پاکی کے تعریف کر آفریدگار اپنے کو

اور صفات ناشائستہ سے اسکی تنزیہ کر یا کہ سبحان ربی الاعلی حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوہا فی سجودکم یعنی کرو اسکو سجدون مین اپنے الذی خلق فسوی ﴿ وہ خدا
کہ پیدا کیا سب چیز کو پس راست کی خلقت ہر ایک کی یا عطا فرمایا جو کچھ مخلوق کو درکار تھا یا پیدا کیا سب چیزونکو تو می کئے اقدار ات
کئے اعضا اور اجزا اسکے ساتھ قانون حکمت کے والذی قدر فہدی ﴿ اور وہ خدا جسنے اندازہ کیا روزیون کو پس راہ
دکھائی اسکے کسب کی یا مقدر کیا منافع کو اور ہدایت فرمائی ساتھ استخراج انکے کے یا مقدر کی مدت رحم مین رہنے کی اور راہ
دکھائی وہان سے نکلنے کی والذی اخرج المرعی ﴿ اور وہ خدا جسنے نکالا زمین سے گھانس چارہ چارپایونکی خوراک فجعلہ
غثاء احوی ﴿ پس کر دیا اس گھانس روئیدہ کو بعد سبزی کے خشک پژمردہ سیاہ محققون نے بیان کیا ہے کہ گھانس نفع
دنیاوی ہین کہ پہلے تروتازہ معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑی مدت مین بادان خزان حوادث سے سیاہ بے طراوت ہو جاتے ہین سلا غرور مال
دنیا الٰہی ہے سخت انکی رافت پر کہ بیدکت تروتازہ و شتابی خشک ہوتی ہے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جو کوئی آیت یا سورۃ لاتے تھے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو اول سے آخر تک پڑھتے تھے تاکہ فراموش نہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ سنقرئک
فلا تنسی ﴿ شتاب پڑھاوینگے ہم تجھکو پس نہ بھولیگا تو اسکو یا جلد ہوگا کہ تجھہ پر پڑھینگے ہم قرآن یعنی جبرئیل ہمارے امر سے تجھہ پر پڑھیگا
پس فراموش نکریگا تو اسکو سبب قوت حافظہ کے کہ تجھے دی ہے یہہ بشارت ہے حق تعالی کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو ہم تجھپر نازل کرینگے وہ نہ بھولیگا تو الا ماشاء اللہ ﴿ مگر جو چاہے اللہ انہ یعلم الجہر وما یخفی تحقیق خدا جانتا ہے
ظاہر کو احوال خلق سے اور اس چیز کو کہ پنہان ہے اطوار انکے سے ونیسرک للیسری ﴿ اور آسان کرینگے ہم اور توفیق دینگے
ہم تجھکو واسطے شریعت لینے کے فذکر ان نفعت الذکری ﴿ پس نصیحت کر ساتھ قرآن کے اگر نفع کرے نصیحت مسلمانونکو
مفسرون نے لکھا ہے کہ اگر نفع کرے یا زیان یعنی تو پند دینا مت چھوڑ لوگ اس سے نفع لینے والے ہون یا ہون یا اسکے رافت یعنی
آیات کو پس صرف امر حق کو کر اوقات کو کہ تکا شرط بلاغت کو اداء ہان یا مت مان میری بات کو سیذکر من یخشی ﴿ شتاب نصیحت
پکڑیگا جو کوئی کہ ڈرتا ہے خدا سے ویتجنبہا الاشقی ﴿ اور پہلو تہی کریگا نصیحت سے بدبخت تر یعنی کافر کہ فاسق اتقی ہے
الذی یصلی النار الکبری ﴿ وہ جو داخل ہوگا آگ بڑی مین دوزخ کے کہ اور آگون سے تیزتر اور سوزندہ تر ہے حدیث مین ہے کہ آگ
تمہاری یعنی دنیا کی ایک جزو ہے ستر جزون آتش جہنم سے اور لکھا ہے کہ نار کبری طبقہ سفلی مین ہے کہ آل فرعون اور منافق اور منکر مائدہ عیسی
علیہ السلام کے وہان رہینگے اور نار صغری طبقہ علیا مین ہے کہ مقام گنہگاران امت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہے ثم لا یموت فیہا ولا
یحیی ﴿ پھر بعد دخول کے نہ مریگا بیچ آگ بڑی کے تا آرام پاوے اور نہ جئیگا ایسی زندگی سے کہ راحت ہو قد افلح من تزکی ﴿ تحقیق چھٹکارا پایا اور
بامراد ہوا وہ شخص جو پاک ہوا کفر اور معصیت سے وذکر اسم ربہ فصلی ﴿ اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کو ساتھ دل اور زبان کے پڑھا
پڑھکر ثنائی اسلام کی ہے یا رستگار ہوا جسنے کہ طہارت کی اور تکبیر احرام کی اور نماز پنجگانہ ادا کی یا جسنے صدقہ فطر کا دیا
اور تکبیرین عید کی کہین اور نماز عید پڑھی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا ﴿ بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کی یہہ خطاب اہل شقاوت

کو چاہیے کہ دنیا میں مشغول ہیں کام آخرت کے نہیں کرتے وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ اور آخرت بہتر ہے اور بہت باقی اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ تحقیق یہہ سخن البتہ بیچ صحفون پہلون کے ہے جو قبل قرآن کے نازل ہوئی ہیں صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ صحیفے ابراہیم کے کہ دس ہیں اور موسیٰ کے جو الواح ہیں سورة الغاشية مكية وهي ست وعشرون آية سورہ غاشیہ مکی ہے اسمین چھبیس آیتین ہیں اور بانوے کلمے اور تین سو اکیاسی حرف۔ اسمین نو اصل اسکی ترجمہ میں اور ربط اسکا ساتھ سورہ اعلیٰ کے یہہ ہے کہ دونون میں ذکر مومنون اور کافرون کا اور وعدہ اور وعید کا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ کیا آئی ہے تیرے پاس بات ڈھانکنے والی کہ قیامت ہے اور وہ چھپائی کی خلایق کو اپنی دہشت سے کہ ہیبت اسکی گھیر لیگی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ منہہ اسدن ذلیل ہونیوالے ہیں یعنے منہہ والے خوار بمقدار ہونگے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ کام کرنیوالے رنج کھینچنے والے ان کامون یعنے دوزخی وہان ایسے کام کرینگے کہ ان سے رنج انکو پہنچیگا جیسے سلاسل آتشین کھینچینگے اور حوض کھودینگے آگ میں اور اوپر نیچے ہونگے عقبات دوزخ میں تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً داخل ہونگے آگ جلتی میں یہہ قرات حفص کی ہے بفتح تا اور بضم تا اور وں کی قرات ہے یعنے داخل کئے جاوینگے آگ نہایت گرم رسیدہ میں تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ پلائے جاوینگے چشمہ کھولتے میں سے وقت غلبہ پیاس کے لکھا ہے کہ جس روز سے آگ پیدا کی ہے اس پانی کو اوٹاتے ہیں لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ نہیں واسطے انکے کھانا مگر ضریع سے ضریع گھاس ہے خاردار چارا چارپایونکا اسوقت کہ تر ہو اور جب خشک ہوتی ہے تو کوئی دابہ اسکے گرد نہیں پھرتا تر کو شبرق کہتے ہیں اور خشک کو ضریع اور بعضون نے کہا ہے کہ نام زقوم ہے جسے تھوہر کہتے ہیں غرض دوزخ میں آگ کا درخت ہوگا ضریع کے شکل ابو جہل نے جو یہہ آیت سنی کہنے لگا کہ کیا مضائقہ ہے ضریع ہمین وہان فربہ کریگا جیسے یہان ہمارے اونٹون کو کرتا ہے یہہ آیت اتری کہ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ نہ موٹا کرتا ہے ضریع دوزخ کا کسیکو اور نہ کفایت کرتا ہے بھوک سے یعنے مقصود کھانے سے یہہ دو چیزین ہیں سو اسمین ایک نہیں وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ منہہ اسدن تازہ ہونگے اثر نعمت سے یعنے صاحب منہہ کے متنعم اور فربہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ واسطے سعی اپنے کے راضی ہونگے یعنے عمل جو کر چکے ہونگے انکا ثواب دیکھ کر راضی ہونگے فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ بیچ بہشت بلند قدر کے لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً نہ سنینگے بیچ بہشت کے کلام بیہودہ کیونکہ کلام وہانکا ذکر خدا ہے یا نہ سنیگا تو اے مخاطب وہان کلام بیہودہ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ بیچ بہشت کے چشمہ جاری ہوگا کہ پانی اسکا منقطع نہوگا فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ بیچ جنت کے تخت ہین بلند اونچے ہوئے سونے کے مرصع موتی اور یاقوت سے معالم التنزیل میں ہے کہ مرفوع ہونگے پر جب صاحب انکے چاہینگے کہ بیٹھین اپر وہ تلے اتر آوینگے اور جب وہ بیٹھ جاوینگے پھر بلند اپنے مقام پر ہو جاوینگے وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ اور بیچ بہشت کے آبخورے ہونگے دھرے آگے بہشتیونکے وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ اور تکیہ صف باندھے ہوئے یعنے رکھے ہوئے اوپر تلے ؛؛ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ اور مسندین بچھی ہوئین امام زاہد رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب کفار نے لفظ سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ کا سنا آپسمین کہا کہ یہہ کہان ہے اور ہوہی تو بلال اور خباب اور مثل انکے جو ہیں انکو مدت چاہیئے کہ ان تختون پر چڑہین اور فرصت درکار ہے جو اس بلندی سے اتریں حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ کیا پس نہیں دیکھتے کفار طرف اونٹونکے کہ کس طرح پیدا کئے گئے

راتون دس کی یعنے ذی الحجہ کی کہ عرفہ اسمین ہے یا عشرہ محرم کی کہ عاشورہ اسمین ہے یا عشرہ آخر رمضان کی کہ شب قدر اسمین ہے یا عشرہ میانہ شعبان کی کہ شب برات اسمین ہے وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ اور قسم جفت کی اور طاق کی مراد جفت سے تضاد اوصاف مخلوقات ہے جیسے عزت اور ذلت اور عجز اور قدرت اور علم اور جہل اور ضعف اور قوت اور حیات اور موت اور مراد وتر سے انفراد صفات الٰہی ہے جیسے عزت بے ذل اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہے چنانچہ فرمایا ہے ومن کل شئی خلقنا کا زوجین اور وتر خالق ہے کہ قل ہو اللہ احد اور بعضے کہتے ہین جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا بروج اور سیارات یا نماز صبح اور شام یا درجات جنان اور درکات نیران یا روز نحر اور عرفہ یا دو نو مسجدین مکے اور مدینے کے اور مسجد اقصی یا جبلین کوہ صفا اور مروہ اور بیت الحرام وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ اور قسم رات کی جب چلنے لگے یعنے شب قدر عین المعانی مین ہے کہ شب مزدلفہ ہے اور اصح یہہ ہے کہ عام ہے هَلۡ فِيۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيۡ حِجۡرٍ کیا بیچ اسکے کہ یاد کیا مین نے قسم ہے واسطے صاحبون عقل وافی کے کہ تا اعتبار کرین اور جانین کہ یہہ قسم ہے تحقیق اور موکد اور جواب اسکا یہہ ہے کہ عذاب کرینگے ہم جھٹلانیوالون کو اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ قوم عاد کے اِرَمَ یعنے عاد بن ارم کے ارم نام عاد کے دادا کا ہے اسطرح سے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام اور بعضون نے کہا ہے کہ ارم نام شہر کا ہے اس تقدیر پر مراد اہل ارم ہین پس عادیونکا وصف کرتا ہے حق تعالی کہ ذَاتِ الۡعِمَادِ الَّتِيۡ لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِي الۡبِلَادِ صاحب قامتون بڑے کے یا صاحب خیمون کے وہ جو نہین پیدا کیا گیا مثل انکے کوئی قبیلہ بیچ دراز ے قد اور بزرگی جسکے بیچ شہرون کے اور اشہر یہہ ہے کہ ارم نام عادیونکے شہر کا ہے اور ذات العماد صفت اسکی ہے یعنے شہر ارم صاحب ستونونکا ہے ایسے کہ کوئی مانند اسکے بیچ شہرون کے نہین قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ عبد اللہ بن قلابہ اپنا اونٹ ڈھونڈھنے صحراے عدن مین پھرتے تھے ایک شہر کے فصیل نظر آئی وہان شتر تلاش کرنے کو گئے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ کوئی آدمی نہین کواڑ اسکے مکلل بجواہر قیمتی ہین حیران ہوکر اندر گئے محل دیکھے ستونون پر زبرجد اور یاقوت کے بنا کئے ہوئے ایک خشت سونے کی ایک چاندی کی لگی ہوئی فرش اسکا اسیطرح کا اور سنگریزونکی جگہہ مروارید آبدار پڑے ہوئے اور گرد ہر محل کے نہرین جاری تہ آب مین لولو و مرجان بچھے ہوئے اور درخت بہت تھی انکے زر کی بنی برگ زبرجد کی شگوفہ سیم کے دلمین اپنے کہنے لگے کہ ہذہ الجنۃ اللتی وعدہا المتقون سلہ وہی شاید ہے یہہ فردوس اعلی جسکے دینے کا کیا پرہیزگارون کو ہے وعدہ حق تعالی نے پھر کچھ جواہر وہان سے اٹھا اپنے پشت پر رکھہ مین کو آئے لوگون نے وہ گوہر انکے پاس دیکھکر سمجھا کہ خزانہ انکے ہاتھہ آیا ہے بات مشہور ہوئی حضرت معاویہ اسوقت حاکم شام تھے انھون نے سنکر انکو بلایا انھون نے سب حکایت بیان کی پھر معاویہ نے کعب احبار کو طلب کرکر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہے کہ بنا اوسکی زر و نقرہ کے ہو اور درخت اسکے مکلل بجواہر ہون کعب نے کہا کہ ہان ایک شہر ہے کہ حق تعالی نے اسکو قرآن شریف مین یاد فرمایا ہے کہ لم یخلق مثلہا فی البلاد اسے شداد عاد نے بنایا ہے وہ بادشاہ عظیم القدرت نوسو برس کی عمر تھی جو عالم مین زر اور جواہر تھا سب جمع کرکر سو امیرونکو

کہ ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر تھے شہر ارم بنانے کو بھیجا تین سو سال مین وہ اتمام کو پہنچا دس برس اسنے تیاری وہان کی جانے کی کی سب امرا اور ملوک عالم کو جمع کیا پھر دار السلطنت اپنے سے اس شہر کو چلا ایک منزل وہ شہر رہا کہ حق تعالی نے ایک فرشتے کو وہان بھیجا اسنے آواز اونپر کی یہہ سب مرگئے اور وہ شہر نظر مردم سے چھپالیا اور مین نے کتاب مین پڑہا ہے کہ تیری حکومت مین ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز چشم منہہ پر خال وا گردن پر علامت والا ہوگا وہ اونٹ ڈھونڈتا ہوا وہان جا نکلیگا اور اس شہر کو دیکھیگا پھر کعب نے یہہ کہکر منہہ پھیرا کر جو دیکھا ابن قلابہ نظر پڑا کہا ہو واللہ ذالک الرجل وہ قسم حق تعالی کی یہی رجل ہے وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور دوسرے کیا کیا خدا نے ساتھ قوم ثمود کے جنھون نے تراشا تھا پتھرون کو واسطے ماوا اپنے کے بیچ وادی قریٰ کی وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور دوسری کیا کیا ساتھ فرعون صاحب میخون کے کہ نزدیک اسکے انسے بازی کرتے تھے یا بطریق تعذیب کرتے تھے یا صاحب ملک قوی اور لشکر بڑی کے الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ یہہ سب جنھون نے ساتھ جہل اور غوایت کے سرکشی کی بیچ شہرون کے جہاں حاکم تھے فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ پس بہت کیا بیچ شہرون کے فساد کہ وہ مخالفت حق کے تھی اور ظلم خلق پر فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ پس ڈالا اوپر انکے پروردگار تیرے نے کوڑا عذاب کا سوط کوڑے مارنے کو کہتے ہین یہان حق تعالی نے انکے عذاب کو سوط ارشاد کیا اسمین اشارہ ہے کہ عذاب دنیا کا انکے نسبت بعذاب آخرت ضرب تازیانہ ہے بہ نسبت ضرب شمشیر اور سوط ہر طرح کے عذاب کو بھی کہتے ہین إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ تحقیق پروردگار تیرا البتہ بیچ کہات کے ہے یعنے جیسے کوئی کسی کے کہات مین ہوتا ہے اور اس سے وہ چیز فوت نہین ہوتی اسیطرح حق تعالی سے کچھہ چیز فوت نہین ہوتی سب کو دیکھتا ہے اور سب کچھہ سنتا ہے اس سے کوئی شی چھپی نہین سلاہر بنا کا اسے تم اعلی مطلق سمجھو یعلم السر واخفی صفت حق سمجھو فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ پس جو انسان ہے یعنے ابی ابن خلف جب آزماتا ہے اسکو پروردگار اسکا ساتھ تونگری اور نیک حالی کے پس عزت دیتا ہے اسکو بجاہ اور نعمت دیتا ہے اسکو بفراخی رزق یا کشود کار اس کا کرتا ہے فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ پس کہتا ہے پروردگار میرے نے بزرگ کیا مجھکو اور مجھے یہہ نعمتین دین وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ اور جب آزماتا ہے اسکو ساتھ درویشی اور سختی کے پس تنگ کرتا ہے اوپر اسکے رزق اسکا فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ پس کہتا ہے پروردگار میرے نے ذلیل کیا مجھکو سمجھہ لیجئے کہ کافر کرامت اپنی تونگری مین جانتے تھے اور اہانت اپنی درویشی مین یہہ سب قصور انکے فہم کا تھا کیونکہ درویشی مین آسایش بجد ہے اور درویشونکو آرام بے عدد لا ایدل تونگری یہ کراب فقر اختیار راحت سمجھہ فقیری مین گرہے تو ہوشیار كَلَّا ہرگز نہین یون کہ گمان کرتے ہو تم ای کافر بلکہ کرامت ساتھہ طاعت کے ہے اور مذلت ساتھہ معصیت کے اِنَّ اکرمکم عند اللہ اتقکم اور سمجھو کہ مین تمکو ساتھہ فقر اور تنگدستی کے اہانت نہین کرتا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ بلکہ اہانت تمھاری اس سبب سے ہے کہ نہین حرمت کرتے تم یتیم کی اور نفقہ نہین دیتے وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ اور نہین رغبت دلاتے تم ایک دوسرے کو اوپر کہانا کہلانے مسکین کے وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا اور کہاتے ہو تم مال

میراث کو کھاتا ہی دریغ یعنے حلال حرام مین فرق نہین کرتے اور عورتون کو اور لڑکون کو میراث نہین دیتے اور عہد کھاجاتے ہو وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوست رکھتے ہو مال کو دوست رکھنا بہت كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ہرگز نہین یون جب توڑی جاویگی زمین ریزہ ریزہ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آویگا آیات قدرت اور آثار ہیبت پروردگار تیرے کا یعنے ظاہر ہوگا اور آوینگے فرشتے میدان محشر مین صف پیچھے صف کے باندھکر موافق رتبہ اور منزل اپنے کے تفسیر امام ابو اللیث مین لکھا ہے کہ ہر آسمان کے فرشتون کی علاحدہ صف ہوگی وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو حدیث شریف مین وارد ہے کہ دوزخ کے ستر ہزار باگ ہوگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہونگے اور دوزخ جوش و خروش مین ہوگا کہ عرصات مین لاوینگے عرش کے پہلو پر رکھہ دینگے اُسوقت تمام فرشتے اور پیغمبر ہیبت سے سرنگون ہونگے اور کہینگے یارب نفسی نفسی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کہینگے یارب امتی امتی دوزخ کہیگا مالی ولک یا محمد تجھے مجھہ سے اور مجھے تجھہ سے کیا کام ہے اللہ تعالے نے مجھے تجھہ پر حرام کیا ہے يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى اسدن نصیحت پکڑیگا انسان اور آگاہ ہوگا قباحت اعمال اپنے سے یا یاد کریگا آدمی گناہون کو اپنے اور کہان ہے اسکو فائدہ نصیحت پکڑنیکا یا نفع یاد کرنیکا کیونکہ محل نصیحت پکڑنیکا دنیا ہے نہ عقبی اور بندہ جب دیکھیگا کہ نصیحت پکڑنا کچھہ سود نہین رکھتا حیران ہوکر يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي کہیگا ای کاشکے مین پہلے بھیجتا مین اچھے عمل واسطے زندگانی اپنے کے اس عالم مین فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ پس اُسدن نہ عذاب کریگا کسیکو مثل عذاب خدا کے کوئی وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ اور نہ قید کریگا بطوق و سلاسل کسیکو مانند قید کرنے خدا کے کوئی یعنے کوئی قادر نہوگا عذاب کرنے اور قید کرنے پر کسیکے اسدن کیونکہ حکم اسدن اللہ ہی کا ہوگا اور کہیگا حق تعالے دنیا مین دم مرگ مومن کو يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے جان آرام پکڑنیوالے ساتھہ ذکر میرے کے کہ شاکر تھے تو نعمت مین اور صابر تھے محنت مین ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً پھر جا تو دنیا سے طرف جگہہ وعدہ پروردگار اپنے کے درانحال کہ خوش ہے تو اُسپر جو تجھے دیا ہے پسند کیا گیا ہے تو نزدیک خدا کے اور جب دن قیامت کا آئیگا تو کہیگا خدا فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي پس داخل ہو بیچ گروہ بندون اچھون میری کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے ساتھہ گروہ مقربون کے سورۃ البلد مکیۃ وھی عشرون آیۃ سورہ البلد مکی ہے اسمین بیس آیتین اور بیاسی کلمہ اور تین سو ایک بیس حرف ہین فواصل اسکے ہدنا ہین اور ربط اسکا ساتھہ فجر کے یہہ ہے کہ دونون مین احوال کافرونکا اور وعید انکا اور صفت مومنون کی اور وعدہ انکا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر مکہ کی وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ اور حال اینکہ تو رہنے والا ہے بیچ اس شہر کے سمجھہ لیجئے کہ شہر مکہ کا موضع امن اور مورد خلق اور محل حج اور مکان بیت الحرام ہے اسواسطے اسکی قسم کھائی اور جگہہ رہنے کی آپکے بنائی تاکہ معلوم ہو کہ شرف مکان کا ساتھہ مکین کے ہے رباعی کعبہ کو شرف ہوا کرم سے تیرے ؛ مروہ نے صفا پائی قدم سے تیرے مکہ مین جھمکا ہے تیرے جلوہ کا ؛ پردین ہے مدینہ ہوا دم سے تیرے ؛ اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ تو حل ہوگا ساتھہ اس شہر

مکہ کے یعنے تجھکو حلال ہوگا بیان کا قتل یہہ وعدہ بفتح مکہ ہے اور اشارہ بقتل بعضے کفرہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ اور قسم کھاتا ہون مین
باپ کی یعنے آدم یا ابراہیم علیہم السلام کی اور اُسکی جو اولاد ہے یعنے ذریتہ یا ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے
کہا ہے کہ والد سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ما ولد سے امت آپ کی حق تعالی نے اپنے حبیب کا اور امت حبیب کی قسم کھائی ہے اور
جواب قسم کا یہہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو بیچ سختی اور رنج کے کہ بوقت ولادت اور رضاع
اور فطام اور معاش اور حیات اور موت کے پہنچتا ہے یا پیدا کیا ابو الاسدین کو بیچ نہایت قوت کے احوال اُسکا یہہ تھا کہ چمڑا
پانوٴ تلے دباتا اور دس جوان اُسے کھینچتے چمڑا پھٹ جاتا اور نہ سرکتا اُسنے دعوی اپنی قوت کا تھا کہ میرے برابر کوئی نہین ہمیشہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرتا تھا حق تعالی نے فرمایا أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ کیا گمان کرتا ہے
ابو الاسدین یہہ کہ ہرگز قادر ہوگا اوپر اُسکے کوئی کہ اُس سے بدلا ہمارے پیغمبر کا لے يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا کہتا ہے ضائع
کیا مین عداوت پیغمبر مین مال بہت وہ کہ رشوت مین لوگون کو دیا تاکہ پیغمبر کو ایذا دین أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ کیا گمان
کرتا ہے یہہ کہ نہین دیکھا اُسکو کسینے مال خرچ کرنیکے وقت کہ اُس سے پوچھتا کیون خرچ کرتا ہے یعنے خدا تعالی نے دیکھا ہے اور اُس
مال دینے کی سزا دیگا أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ کیا نہین کی ہمنے واسطے اُسکے دو آنکھین کہ اُن سے دیکھے اور زبان
کہ اُس سے بات کرے اور دو لب کہ دہن اُسکا چھپا دین اور کھانے پینے مین بولنے مین اُسکے مددگار ہون وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ
اور دکھلائے ہمنے اُسکو دو نور اپنے پستان کی تاکہ بعد ولادت کے اپنے چوس کر دودھ پیئے یا دکھلائے ہمنے اُسکو راہ حق اور باطل کی
ساتھ نازل کرنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ پس نہ گذرا بیچ گھاٹی کے یعنے رنج نکھینچا مخالفت نفس ہوا مین حاصل
سخن یہہ ہے کہ کیون مال عداوت پیغمبر مین دیا اور رنج مخالفت مین نفس اور ہوا کی نہ کھینچا وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ اور کیا جانا
تونے کہ کیا ہے عقبہ فَكُّ رَقَبَةٍ چھڑا دینا گردن کا غلامی کے قید سے یعنے نفس مکاتب مین مددگاری کی یعنے کوئی کسیکا غلام ہوا
اور میان اُسکا کہے کہ تو اتنے روپے لاوے پھر آزاد ہے وہ روپے دیکے اُسے آزاد کروانا مراد کھانے سے ہے أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ
ذِي مَسْغَبَةٍ یا کھانا کھلانا بیچ دن بھوک والے کے یعنے جب طعام بدشواری میسر ہو اُسوقت کھلانا يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ یتیم
قرابت والے کو أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ یا مسکین خاک مین پڑنے والے کو یا کہا یہہ ہے کمال تنگدستی اور درماندگی سے یہہ شخص
بہت کنبہ رکھنے والا ہے یا قرض دار ہے یا بیمار ہے یا مسافر دور از دیار ہے ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا
بِالْمَرْحَمَةِ پھر ہوا یہہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا اُن لوگون سے کہ ایمان لائے کیونکہ قبول ہونے نیکیون کے شرط ایمان ہے اور
وصیت کرتے ہین آپس مین ساتھ صبر کے اوپر طاعت کے یا معصیت سے یا نصرت دین الہی مین اور انواع مشقت مین اور وصیت
کرتے ہین ساتھ رحم کرنے کے اوپر بندون خدا کے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ یہہ لوگ مسلمان صابر اور مہربان اصحاب دست
راست کے ہین کہ جانب یمین عرش سے بہشت مین جاوینگے یا صاحب یمن اور برکت کے ہین وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ
أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیون ہمارے کے کہ کتاب اور حجت ہے وہ ہین اصحاب دست چپ کے

کہ اُنکو جانب چپ سے عرش کے دوزخ کو پہنچاوینگے یا وُہ اہل شامت اور نکبت ہین عَلَیۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ اوپر اُنکے دوزخ مین آگ ہے دروازے بند کئے ہوئے کہ اُسمین معذب ہونگے نہ ہوا وہان پہنچیگی نہ دہوان وہان سے نکلیگا سورة الشمس مکیۃ وھی خمس عشر آیۃ سورہ شمس مکی ہے اسمین پندرہ آیتین چوّن کلمہ ایک سو چھیالیس حرف مین فواصل اسکے ہین اور ربط اسکا ساتھ بلاکے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ ذکر مومنون اور کافرون کے تھا اس سورہ مین آیت قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا متضمن انہین دونون کے ذکر کا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا قسم ہے سورج کی اور دھوپ اسکے کی جب بلند ہو موضع چاشت کو پہنچے وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور چاندکی جب پیچھے آوے سورج کے یعنے طلوع اسکا پیچھے غروب شمس کے ہو لیلۃ البدر مین یا پیچھے جاوے آفتاب کے یعنے غروب ہو بعد غروب شمس لیلۃ الہلال مین وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا اور قسم ہے دن کی جب روشن کرے زمین کو یا دور کرے تاریکی کو وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا اور قسم ہے رات کی جب ڈہانک لیوے آفاق کو یا آفتاب کو یعنے روشنی آفتاب کی وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ پیدا کیا ہے اسکو وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہے زمین کی اور اس ذات مبارک کی کہ بچھایا ہے اسکو وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰهَا اور قسم ہے جان آدم علیہ السلام کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر کیا اُسکو یعنے تسویہ اسکے اعضا کا فرمایا فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰهَا پس جی مین ڈالی اس نفس کی بدکاری اُسکی اور پرہیزگاری اُسکی یعنے بیان کی جواب قسم کا یہہ ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا تحقیق مراد کو پہنچا جسنے کہ پاک کیا نفس کو اپنے بُری خصلتون سے وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰهَا اور تحقیق نامراد ہوا جسنے کہ چھپایا ساتھ کفر کے اور گم کر کر گاڑ دیا نفس اپنے کو ساتھ فسق اور جہالت کے یا گم کیا قدر اور مرتبہ اُسکا ساتھ معصیت کے اور ضلالت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے تلاوت کے وقت یہہ دعا پڑھتے تھے اللھم آت نفسی تقویھا وزکھا انت خیر من زکیھا انت ولیھا ومولیھا سمجھ لیجے کہ تزکیہ نفس موجب تصفیہ دل ہے جب نفس شہوت اور ہوا سے مزکی ہو تب دل لوث تعلق ماسوا سے مصفا ہو یا نفس اپنے سے دور کل مناہی جب ہو دل آئینہ نور الٰہی تب ہو كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰهَا جھٹلایا ثمود یعنی قبیلہ ثمود نے بسبب سرکشی اپنے کی حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کو اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰهَا جب اُٹھا بڑا بدبخت قبیلہ ثمود کا کہ قدار بن سالف تھا اور لوگون کو لیکر واسطے پانو کاٹنے ناقہ کے فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا پس کہا واسطے اُنکے صالح پیغمبر اللہ کے سے اوپر اُنکے اور پیغمبر ہمارے کے صلواۃ اور سلام ہو چھوڑو محافظت کرو اونٹنی اللہ کی کو اور اسکے ایذا دینے سے ہاتھ اوٹھاؤ اور گردمت جاؤ اسکے پینے کے یعنے اپنے وقت پر جو وہ پانی پیئے تو اسکو پینے دو تاکہ عذاب الٰہی تمپر نہ آوے فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا پس جھٹلایا صالح علیہ السلام کو نزول عذاب مین پس پانو کاٹے اونٹنی کے فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰهَا پس ہلاکت یکبارگی بھیجی اوپر اُنکے پروردگار اُنکے نے بسبب گناہ اُنکے کے پس برابر کردیا خاک کے اُنکو یا برابر کردیا دمدمہ کو یعنے ہلاکت ڈالنے کو کہ وُہ سب چھوٹے بڑے مرگئے وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا اور نہین ڈرتا خدا اُجہاڑی ہلاکت سے یعنے

سب کو ہلاک کر دیا اور نہ ڈراتا ہے عون انکے سے کیونکہ اس جناب عالی پر کسی کا دست رس نہین سا کس کی طاقت کہ اسکے بدلا لے
جسکو چاہے ہلاک ادمین کرے سورۃ اللیل مکیۃ وھی احدی وعشرون آیۃ سورہ لیل مکی ہے اسمین اکیس آیتین اور یکسو اکہتر کلمے تین
سو دس حرف ہین فواصل اسکے ایی اور ربط اسکا ساتھہ شمس کے یہہ ہے کہ دونون سورتین مومنون کے وعدہ مین اور کافرون کے
کے وعید مین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واللیل اذا یغشیٰ قسم ہے رات کی جب ڈھانکے عالم کو ساتھہ ظلمت اپنے کے والنھار اذا تجلیٰ اور قسم ہے دن کی جب
روشن ہوا اور ظلمت شب زائل کی وما خلق الذکر والانثیٰ اور قسم ہے اس ذات مبارک کی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنے آدم
اور حوا کو یا مذکر اور مونث کو جمیع حیوانات سے اور جواب قسم کا یہہ ہے ان سعیکم لشتیٰ تحقیق سعی تمہاری بیچ کامون کے
البتہ پراگندہ ہے یعنے مختلف ہے مناسب عمل کے بعضون کو ثواب اور کرامت ہے اور بعضون کو عقاب اور ملامت پس اعمال
مختلفہ اور جزا اسکی بیان فرماتا ہے فاما من اعطیٰ واتقیٰ پس جس کسی نے کہ دیا مال براہ خدا اور پرہیز کیا شرک اور کبائر سے
وصدق بالحسنیٰ اور سچ مانا کلمہ نیک تر کو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یا وعدہ عوض کو کہ وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ اغلب
مفسرین اسپر ہین کہ یہہ سورت کچھہ سیرت ابوبکر صدیق رض مین نازل ہوئی ہے اور کچھہ صفت امیہ بن خلف یا ابوجہل مین اتری ہے
کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ یہہ سورت دو شخصونکی شان مین آئی ہے ایک اتقیٰ کہ امام صدیقونکا ہے اس امت کے وہ کون
ہے ابوبکر صدیق رض عنہ اور ایک اشقیٰ کہ پیشوا زندیقونکا ہے اہل ضلالت کے وہ ابوجہل ہے اور اول سورت مین کہ قسم رات دن کی
کھائی ہے اشارہ ہے ایک کی ظلمت ایک کی نورانیت پر یعنے شب ضلالت مین کسیکو ایسی گمراہی نہ تھی جیسی ابوجہل شقی کو اور روز
دعوت مین کسیکا ایسا نور ہدایت نہ تھا جیسا ابوبکر تقی کا سا صدیق تقی امام اصدق ۔ روشن ہوا جسسے کلمہ حق ۔ لکھا ہے کہ
امیہ بن خلف حضرت بلال غلام تھے وہ طرح طرح کے انکو آزار دیتا تھا کہ دین سے پھر جاوین لیکن یہہ محبت الٰہی مین اور مضبوط ہوتے تھے
سچ ہے کہ شعر جس جا کہ منتہای کمال ارادہ ہے ۔ جتنا ہی جور اتنی محبت زیادہ ہے ۔ ایک دن امیہ نے بلال کو خاک گرم پر لٹایا
اور ایک سل سینہ پر دھری اور یہہ اس حال مین احد احد کہتے تھے حضرت ابوبکر صدیق اوپر سے گذرے یہہ احوال مشاہدہ کر کر دل انکا
جل گیا کہا ای امیہ وای تجھہ پر کہ دوست خدا کو ایسا عذاب دیتا ہے امیہ نے کہا ای ابوبکر اگر تمہارا دل بہت کڑھتا ہے تو اسے مجھہ
سے خرید لو ابوبکر نے کہا کس قیمت پر بیچتا ہے کہا بدل نسطاس رومی جو تمہارا غلام ہے وہ مجھے دو اور اسکو مجھہ سے لو اور نسطاس کا
یہہ حال تھا کہ دس ہزار دینار اسکے پاس تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدام اس سے کہتے تھے کہ اگر تو ایمان لاوے تو یہہ مال تیرا تجھے
بخشون وہ ایمان نہ لاتا تھا بہ اس سے بیزار تھے جب امیہ سے یہہ بات سنی حضرت ابوبکر نے غنیمت جان کر بلال کو لیا اور
نسطاس کو دس ہزار دینار سمیت دیا پھر اسی دم بامید ثواب اخروی بلال کو آزاد کیا حضرت حق سبحانہ نے یہہ سورت نازل فرمائی
اور سیرت صدیق سب کو جتائی اور فرمایا کہ جس کسی نے مال براہ خدا نفقہ کیا اور بدل اسکے تصدیق کی فسنیسرہ للیسریٰ
پس شتاب آسان کرینگے ہم اسکو واسطے طریقہ نیک کے کہ سبب آسانی اور راحت کا ہے یعنے واسطے عمل نیک کے کہ اسے بہشت مین

پہنچا دے کہ یسر اور راحت اسمین ہے وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی اور جس شخص نے کہ بخیلی کی ساتھ مال دینے کے یا کلمہ
توحید کہنے کے اور بے پروائی کی ثواب خدا کے سے اور اس سبب سے ثواب کے اسباب پر رغبت نکی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی
اور جھٹلایا اچھی بات کو کہ کلمہ دین اسلام ہے یا وعدہ حق کو یا ورنہ رکھا فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی پس شتاب مہیا کرینگے ہم اسکو واسطے
کمر شکل کے یعنے لیسے بینگے کہ اسکو دوزخ میں لیجاوین وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗٓ اِذَا تَرَدّٰی اور نہ دفع کریگا اس سے عذاب
کو مال اسکا کہ ساتھ اس مال کے بخل کیا ہے جب مریگا گریگا نیچے قبر میں یا قعر دوزخ میں اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی تحقیق اوپر ہمارے
ہے بیان کرنا حق اور باطل کا اور وعدہ اور وعید کا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی اور تحقیق واسطے ہمارے ہے آخرت
اور دنیا اور جب ہم مالک دونوں ملک کے ہیں تو جسے چاہیں دین فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی پس ڈرلاتے ہیں تمکو ای اہل
مکہ آگ سے کہ شعلے مارتی ہے لَا یَصْلٰھَآ اِلَّا الْاَشْقَی الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی نہ داخل ہوگا اسمیں بطریق لزوم اور دوام مگر بڑا
بدبخت یعنے امیہ و ابوجہل کہ جنے جھٹلایا پیغمبر کو اور منہہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی اور البتہ ایک طرف کیا
جاوے اس آتش سے بڑا پرہیزگار کہ ابو بکر صدیق ہے الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی وہ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے
یعنے چاہتا ہے بسبب اس مال دینے کے پاکی اپنی سبحہ لیتے کہ کافروں نے کہا کہ بلال کا کچھ حق تھا ابو بکر کے اوپر جو اسنے خرید کر آزاد کیا
حق تعالے نے رد سخن الکا فرمایا کہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی اور نہیں ہے واسطے کسیکے نزدیک ابو بکر کے
نعمت سے کہ بدلا دیا جاوے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی مگر یہہ کام کیا واسطے طلب رضامندی پروردگار اپنے کے کہ برتر ہے وَلَسَوْفَ
یَرْضٰی اور البتہ راضی ہوگا اللہ اور پہنچاویگا ساتھ ثواب کے کہ وعدہ کیا ہے سورة الضحی مکیة وھی احدی عشر آیة سورة
ضحی مکی ہے اسمین گیارہ آیتیں چالیس کلمہ اور ایک سو بہتر حرف ہیں تو اصل اسکی رنا بھا اور ربط اسکا ساتھ واللیل کے
یہہ ہے کہ وہ بیچ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہہ نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھا ہے کہ چند روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر وحی نہوئی کافر طعن کرنے لگے کہ خدا اسنے محمد کو چھوڑ دیا اور دشمن
کیا حق تعالے نے رد سخن الکا بھیجا کہ وَالضُّحٰی قسم ہے چاشت کی کہ آفتاب اسوقت بلند ہوتا ہے اور نوروں کا ترقی کرتا
ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ضحی وہ وقت ہے کہ جسمین خدا تعالے نے ساتھ موسی علی نبینا وعلیہ السلام کی بات کی اور ساحروں نے
فرعون کے حق تعالے کو سجدہ کیا اور بعضے کہتے ہیں مراد رب ضحی ہے یا صلواة ضحی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی اور قسم ہے رات کی
جب تاریک ہوا اور عالم کو اپنے اندھیرے میں ڈھانکے امام قشیری رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے کہ قسم ہے شب معراج
کی صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ مراد دن رات سے کشف اور حجاب ہے کہ نشانی نسیم لطف اور سموم قہر کی ہے اور علامت انوار
جمال اور آثار جلال کی یا اشارہ ہے روشنی دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور کنایہ ہے سیاہی موی محبوب کبریا سے
فرد رافت ضحی اشارہ ہے وہ روی مصطفے سے اور لیل ہے کنایہ گیسوی مصطفے سے پس قسم کھا کر حق تعالے نے رد کیا کافروں کے سخن کو

کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہین چھوڑا تجھکو پروردگار تیرے نے اور دشمن پکڑا دونون جگہہ یا پر وقف ہے کہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے کہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی تھی کہ فتح بری آپ کے امت کو دنیا مین ہوگی اکثر بلاد تحت تصرف مین آوینگے آپ
اس بشارت سے خوش ہوے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى اور البتہ سرای آخرت بہتر ہے واسطے تیرے
سرای دنیا سے یعنے جو کرامت کہ حق تعالی تجھکو سرای عقبی مین دیگا کہ ہزار قصر مروارید ہونگے بہشت مین اور خاک وہان کی مشک اور
جام اور حورین اور نعمتین طرح طرح کی اور اسباب رنگ برنگ کا وہ بہتر ہے متاع بلا وفائی سے یا نہایت امر تیرا بہتر ہے بدایت سے
کیونکہ دم بدم لحظہ بلحظہ درجات قرب مین ترقی ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور البتہ شتاب دیگا تجھکو پروردگار تیرا مرتبہ
شفاعت کا گنہگاران امت کے حق مین پس تو خشنود ہوگا یعنے تیری شفاعت سے اسقدر گنہگارون کو آتش دوزخ سے نکالیگا کہ تو
کہیگا بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین فرمایا کہ ای اہل عراق تم کہتے ہو کہ بری امید کی آیۃ قرآن شریف مین لَا تَقْنَطُوا
مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہے اور ہم اہل بیت یہہ کہتے ہین کہ یہہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم راضی نہونگے جب تک کہ ایک شخص بھی آپ کی امت سے دوزخ مین رہیگا شعر نکالے سب کو دوزخ سے جو رہبر ہو تو ایسا ہو
شفاعت ہو تو ایسی ہو پیغمبر ہو تو ایسا ہو معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مین نے حق تعالی سے پوچھا اور دوست رکھتا ہون نہین کہ نہ پوچھا عرض کیا مین نے الہی سلیمان کو ملک عظیم دیا اور فلانے فلانے کو یہہ
یہہ عنایت کیا ہے حق تعالی نے فرمایا ای محمد أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوٰى کیا نہ پایا پروردگار تیرے نے تجھکو یتیم پس جگہہ دی تجھکو گود مین
دادا اور چچا تیرے کے بحر الحقائق مین ہے کہ تجھے در یتیم پایا اور صدف نبوت مین جگہہ دی [illegible] الحق ہے کہ ایسا ہی تھا وہ دریتیم
کہ نبوت کے صدف جہت نگین ہوے مقیم ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور پایا تجھکو خدا تیرے نے راہ بہولا پس راہ دکھائی تجھکو یہہ اشارہ
ہے طرف اس قصہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن مین حلیمہ سعدیہ دودھ پلانے کے واسطے لگئین تھین جب چھ برس کے
آپ ہوے تو آپ کے دادا اور مان کے پاس لاتی تھین جب مکہ کے پہنچین تو آپ گم گئے بہت ڈھونڈھا آپ کو نہ پایا یہہ خبر آپکے دادا کو پہنچی
وہ سوار ہو کر ڈھونڈھنے کو نکلے حق تعالی نے انکو اسی درخت کے نیچے جہان آپ بیٹھے تھے پہنچا دیا یا جب آپ شام کو میسرہ کو لیکر
تجارت کو گئے تھے اور اونٹ آپ کا راہ سے پھر گیا تھا تو جبرئیل کو حق تعالی نے بھیج کر راہ لگا دیا تھا یا راہ بھولا تھا ساتھہ علم احکام کے
تجھکو راہ دکھائی حقائق سلمی مین مذکور ہے کہ پایا تجھکو تحیر محبت مین غرق پس مقام قرب مین پہنچایا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى
اور پایا تجھکو درویش اور عیال دار پس غنی کیا تجھکو مال خدیجہ سے یا مال تجارت سے یا غنیمتون سے جو کفار سے لی جاتی تھین حقائق
القرآن مین ہے کہ فقیر تھا تو ساتھہ مشاہدہ کے غنی کیا تجھکو ساتھہ مکاشفہ انوار جمال اپنے کے فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ سو یتیم پر
ہو پس مت قہر کر اور قدر اسکی پہچان کہ شہرت یتیمی کا چکھا ہے تو نے وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو مانگنے والا ہو پس مت دہشت کر
اور مت محروم چھوڑ کہ دنیا مین بینوائی اور تنگدستی کھینچی ہے تو نے وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور جو نعمت ہے پروردگار تیرے کی پس بیان
کہ بیان کرنا نعمت کا شکر منعم کا ہے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے نعمت ایک خبر ہے بالذات اور منعم غائب کو رہوا ہے حقیقت حبیب الہی کو فرمایا ہے

کہ نعمت میری بیان کر کہ خلق محتاج ہے اور محتاج جب ذکر منعم کا سنتا ہے تو میل کرتا ہے طرف اسکے اور اسے دوست رکھتا ہے پس ذکر میرا بسبب نعمت میری کے کر کر خلق کو دوست میرا کر تاکہ میں اسکو دوست رکھوں سورۃ الانشراح مکیۃ وھی ثمان آیات سورۃ انشراح مکی ہے اسمین آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے اور ایکسو تین حرف ہیں اور فواصل اسکے کا ہیں اور ربط اسکا سورہ ضحیٰ سے یہہ ہے کہ دونوں مین بیان نعمت اور منت اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا نہ کھول دیا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا تو کہ مناجات حق اور دعوت خلق اور غم امت اسمین سما یا سروحی اسمین در آوے بعضوں نے کہا ہے کہ شرح صدر اشارہ بشق صدر ہے جو حدیث مین وارد ہے اور وہ چار بار واقع ہوا ہے اول بار آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھی وہ والی آپ کے تہین دودھ پلانے کو لے گئین تھین ایام رضاعت پوری ہو چکی تھی وہ پرورش مین آپ کے مشغول تھین جو یہہ قصہ واقع ہوا اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ایکدن وہ سید انس وجن ہمراہ ضمرلڑکے کہ دودھ شریک آپکا تھا گوسفند چرانی مین مشغول تھے کہ ناگاہ جبرئیل میکائیل اسرافیل تینو فرشتے حکم خداوند جلیل سے طشت زرین بھرا ہوا برف سے مرصع ساتھ جواہر کے اور جام سیمی منقش ساتھ لعل اور مروارید نادر کے ہاتھون مین لئے ہوئے آپکے خدمت مین حاضر ہوئے اور ہاتھون ہاتھ آپکو وہان سے اٹھا پہاڑ کی چوٹی پر لیا سینہ بے کینہ کو شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اسمین سے دور کر برف سے دہو حکمت اور ایمان سے پر کر مکان اصلی مین رکھ دیا اور کہا کہ نصیب شیطان کا بہی نقطہ سیاہ کہ تم مین سے دور کیا پھر ہاتھ سینہ پر پھیرا زخم کھویا کٹ صاف بنا کر تینون فرشتون نے آسمان کی راہ لیا دوسری بار دس برس کی عمر مین تیسری بار نزدیک وحی آنے کے چوتھی بار شب معراج مین شق صدر واقع ہوا فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل نے سینہ میرا شق کیا میکائیل طشت آب زمزم سے بھر لایا دل اور سینہ اور عروق اسمین دھوئے جبرئیل نے دل پھر نکال کر شگاف کر کر دھویا اور طشت طلائی مملو حکمت اور ایمان سے لا کر اسمین بھر کر مقام اصلی مین رکھ دیا پھر خاتم نور سے مہر کی اثر راحت اور لذت اسکی کا اپنے عروق و مفاصل مین اب تک پاتا ہون فرد دل انکا خزینہ تھا انوار الہی کا سینہ تھا وہ گنجینہ اسرار الہی کا وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ اور اوتار رکھا ہمنے تجھ سے بوجھ تیرا الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ بوجھ جسنے توڑے تھے پشت تیری کہ کفار کا کفر پر رہنا اور غم اسکا کھانا اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ غم گناہ ہو نکا امت تیرے کے تھا کہ بارگران تھا سو اسے دور کیا ہمنے شفاعت تیری انکے حق مین قبول فرمائی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور بلند کیا ہمنے واسطے اظہار قدر تیرے کے ذکر تیرا ساتھ نبوت اور رسالت و خاتمیت کے یا یہہ کہ نام تیرا اپنے نام کے پاس رکھا ہمنے اذان مین اقامت مین تشہد مین خطبہ مین تاکہ جو کوئی ہمین یاد کرے تجھے بھی یاد کرے یا آپ ہمنے تجھ پر درود بھیجا اور امر فرمایا اورون کو کہ درود تجھ پر بھیجین ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ رفعت ذکر کی اشارہ ہے اسپر کہ سب انبیا حوالے عرش حرامان میں اور طائر ہمت آپ کا بالائے عرش پرواز کر گیا قطعہ سیمرغ ہمت ایک ملک کا کہانہ وہان پہنچیں جا بترا یہ پائے کرامت مقام حق تبھ بر کا کہ ایک جا ہے کہ پہنچا ہے وہ وہان تو وہان کیا کہ جا کا بھی جس جا نہ نام ہے فرمایا اے محمد صبر کر فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا پس تحقیق ساتھ سختی کے کہ دنیا مین ہے آسانی ہے بیچ آخرت کے إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تحقیق ساتھ دشواری کے کہ مین تجلی

تھی اور یہ مدینہ کی تفسیر موضع میں ہے کہ ساتھ عسر کے کہ مدینہ میں ہے یسر ہے بہشت میں فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ
پس جب فارغ ہو تبلیغ رسالت سے پس رنج کھینچ بیچ عبادت کے یعنی جب نماز سے فارغ ہو تو کوشش کر دعا میں یا جب کہ ادائے احکام
سے فراغت پاؤ تو استغفار جرائم امت میں مصروف ہو فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ شیخ ہمارے ابو مدین مغربی قدس سرہ نے
تاویل میں اس آیت کے فرمایا ہے کہ جو فارغ ہو تو مشاہدہ اکوان سے تو نصب کر اپنے دل کو واسطے مشاہدہ جمال رحمان کے وَإِلَىٰ
رَبِّكَ فَارْغَبْ اور طرف دعا پروردگار اپنے کے پس رغبت کر دل اپنے سے ہر دم اور جو چاہے اس سے چاہ کہ قادر ہے
دینے پر اور حاجتیں بر لانے پر سوائے جناب کے نہیں اور عرض تیری اسکے درگاہ میں مقبول ہے اور دعائیں تیری قبول
فرد مدعا خلق سے بیزار ہے وجود با جود [illegible] تو حق سے کہ دیکھا وہ تیرا سب مقصود سورۃ التین مکیۃ وھی ثمان آیات
سورۃ تین مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں چونتیس کلمے اور ایک سو پچاس حرف ہیں فواصل اسکی م ن ہیں اور ربط اسکا ساتھ الشرح
کے یہ ہے کہ اس میں منت نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی اس میں منت نعمت تمامہ بشر پر ہے بطریق ذکر عام بعد خاص اور تعمیم بعد تخصیص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی انوار میں لکھا ہے کہ تخصیص ان دونوں کی میووں میں سے اسواسطے ہے کہ انجیر
میوہ پاک ہے فضلہ اور غذا ہے لطیف سریع الہضم دوا ہے شریف کثیر النفع [illegible]
[illegible] جگر اور سپرز [illegible] بدن حدیث میں وارد ہے کہ بواسیر کو دفع کرتا ہے اور نقرس کو فائدہ بخشتا ہے اور زیتون میوہ ہے اور
سالن اور دوا اور روغن بہت نافع اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد انجیر اور زیتون سے منبت انکا ہے کہ دو پہاڑ ہیں ارض مقدسہ میں
طور زیتا اور طور سینا کہ ہر ایک ایک پیغمبر کا معبد تھا یا مسجد دمشق اور بیت المقدس ہے معالم میں لکھا ہے کہ تین اصحاب کہف
اور زیتون مسجد ایلیا ہے اور تبیان میں کہا ہے کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہے کہ حق تعالی نے ساتھ قسم کے یاد فرمایا ہے
وَطُورِ سِينِينَ قسم ہے طور سینا کی کہ محل مناجات کلیم اللہ ہے علی نبینا وعلیہ السلام وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ اور قسم
ہے اس شہر [illegible] کہ مولد مبارک سید الانبیاء [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ہے بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ زبان
اشارت سے قسم ہے حضرت کی شجرہ تینیہ قلبیہ کے کہ مثمر ثمرہ علوم دینیہ ہے اور شجرہ زیتونیہ مبارکہ سریہ کے کہ روشنی بخش مصباح
دل ہے اور طور سینین روح علی کے کہ تجلی التجلی محلی و مجلی ہے اور بلد امین خفی کے کہ محل امن و امان ہے ہجوم آفات و تعلقات
اکوان سے اور جواب قسم کا یہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہے آدمی کو بیچ بہت اچھی ترکیب کے تمام
حیوانات میں کہ راست قامت نیک صورت معتدل مزاج مستجمع خواص مکونات ہے یا مخلوق کیا ہے اسکو مظہر اتم اور اکمل اور محل
اعم اور اشرف تاکہ حامل امانت اور قابل محبت ہو فرد بوجہ امانت [illegible] حامل اس بار کا ایک حضرت انسان ہے ثُمَّ
رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ پھر پھیر دیا ہے اسکو نیچے سب نیچوں کے ساتھ سن ترابیہ کے کہ ارذل عمر ہے اس میں کچھ کام نہیں
ہو سکتا اور کسی کو اس میں اجر نہیں إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ مگر جو لوگ کہ ایمان لائے

ہین اور کام کئے اچھے پس واسطے اُنکے اجر اور ثواب ہے نہ کاٹا گیا اور نہ کم ہوا جیسے جوانی مین اور صحت بدنی مین اجر عبادت کا ملتا
تھا ویسا ہی پیری اور ضعف مین بھی اُنکے اجر ہے کیا ہوا جو عمل نہین کرتے تو ثواب اُنکو بدستور ثابت اور قایم ہے فَمَا يُكَذِّبُكَ
بَعْدُ بِالدِّيْنِ پس کیا چیز جھٹلاتی ہے تجھکو اے منکر بعث کے پیچھے ظاہر ہونے دلیلونکے کہ اقرار نہین کرتا تو ساتھہ دن جزا اور حساب
کے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کیا نہین اللہ خوب حکم کرنیوالا حاکمون کا یعنے ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی یہہ آیت پڑھی
جاوے کہے بلی وانا علی ذلک من الشاهدین سورۃ العلق مکیۃ وهی تسعۃ عشر آیۃ سورۂ علق مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آتین اور بہتر ۷۲ کلمے
اور ایکسو اسی حرف فواصل اسکے غم ہا ہین اور ربط اسکا ساتھہ حمد الٰہی کے یہہ ہے کہ اسکا اختتام بہ ثنائے الٰہی تھا کہ احکم الحاکمین ہے
اسکا ابتداء بھی ساتھہ حمد الٰہی کے ہوا کہ احسن الخالقین ہے اور اسمین بیان تکذیب کفار تھا یہہ قیامت کہ فما یکذبک بعد بالدین
اسمین مذمت ابو جہل الکفر اور مراجعت اسکی الی اللہ ما جرت بجہت ذلت بیان فرمائی ان الی ربک الرجعی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مذہب جمہور علما کا یہہ ہے کہ سب قرآن شریف سے پہلے پانچ آیتین اس سورت کی اول کے نازل ہوئی ہین اور بیان حال اُنکا بسبیل
اجمال یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے بیٹھے تھے یا پہاڑ پر کھڑے تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوئے
اور کہا اے محمد مجھے حقتعالی نے آپکے پاس بھیجا ہے اور آپ رسول خدا ہو اس امت پر پھر کہا پڑھو آپنے فرمایا ما انا بقاری مین نہین ہون
پڑھنے والا جبرئیل نے آپ کو گلے لگا کر ایسا کسا کہ بے طاقت ہو گئے پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ آپنے وہی جواب دیا پھر گلے لگا کر کسا
اور چھوڑ کر پڑھا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور ایک قول یہہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نامہ حریر بہشتی کا کہ زر اور یاقوت سے
بنا تھا نکالکر آپکے سامھنے ڈال دیا اور کہا پڑھ آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین اور اس نامہ مین کچھہ چیز لکھی بھی نہین دیکھتا مین
جبرئیل نے آپ کو گلے لگا کر ایسا کسا کہ نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین تین بار یہی صورت واقع ہوئی پھر آپ کو چھوڑ کر یہہ آیتین
پڑھین کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ پڑھہ قرآن ساتھہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا سب چیز کو یا پیدا کیا آدم کو خاک سے
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیون کو جمے ہوئے لہو سے اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھہ یہہ تکرار واسطے مبالغہ کے ہے
اور پروردگار تیرا بزرگتر سب بزرگون کا ہے اور کرم اسکا زیادہ تر سب کریمون کے کرم سے ہے الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے
سکھلایا لکھنا ساتھہ قلم کے تا کہ علم کو قید کتابت مین لاوین اور دور رہنے والون کو بسبب نامہ اور خط کے آگاہی دین بیان مین لکھا ہے
کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھلایا تھا اور اشہر یہہ ہے کہ اول جسنے کہ خط لکھا ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ
سکھلایا خدا نے آدم کو جو نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت سکھلا دیئے جو وہ نہین جانتے تھے كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَيَطْغٰى ہرگز نہین یون تحقیق آدمی یعنے ابو جہل البتہ سرکشی کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئین غنی اور کسو واسطے
بسبب مال کے کوئی سرکش ہو اور عبادت حق کو چھوڑ دے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق طرف پروردگار تیرے کے بازگشت سب کی
ہے آخرت مین وہان اعمال کام آوینگے نہ اموال **فرد** ہے کامل اسمین کہ رکھین نہ یہان مال سے کام نہ کیجئے اعمال کہ وہان پڑھتا ہے

بقرات قرآن تھا اسمین | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | ذکر نزول قرآن ہے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابون کو خبر دی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے تھا ہزار مہینے اسنے سلاح پہن کر ونکو راہ خدا مین جہاد
کفار سے کیا اور راتون کو نماز پڑھی صحابہ نے حیران ہو کر کہا کہ ہم اس عمر کوتاہ مین اس دولت دراز کو کیونکر پہنچین حق تعالی نے
یہ سورت نازل فرمائی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ تحقیق ہمنے اُتارا ہے قرآن کو بیچ شب قدر کی ضمیر انزلناہ کی راجع طرف قرآن
شریف کے ہے اور وہ غیر مذکور ہے یہہ دلالت اوپر کمال شہرت کے اسکے کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ بسبب بزرگی اور شرف کے
مستغنی ہے تصریح سے اور دوسری اسکے اُتارنے کی نسبت طرف اپنے فرمائی ہے وقت تبرک مین کہ لیلۃ القدر ہے یعنے
ابتدای نزول اسکا اسی رات مین ہے یا تمام قرآن اسی شب مین لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اوتارا ہے پھر حضرت جبرئیل تیئیس
برس آیۃ آیۃ اور سورت سورت موافق مصالح کے دنیا مین لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کروا دیا تجھکو
کہ کیا ہے شب قدر قدر کی معنی عزت اور شرف کی ہین یعنے شب باعزت اور شرف کہ جو کوئی اسمین طاعت کرے عزیز اور مشرف ہو
یا جو عمل کہ اسمین واقع ہو نزدیک خدا کے با قدر ہو بعضون نے کہا ہے کہ قدر بمعنے حکمت ہے جو کام اسمین ہوتا ہے بحکمت ہوتا ہے
نقصان کا اسمین دخل نہین ہوتا یا قدر بمعنی تنگی ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے اس شب ملائکہ پر اتنی بہت زمین پر اوترتے ہین
لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ غازی بنی اسرائیل نے اونمین جہاد کیا تھا اس شخص کے واسطے
کہ اسکو پاوے اور عبادت مین گذارے اور شب قدر بقول امام اعظم دایر ہے تمام سال مین اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مین
لکھا ہے کہ مین نے اسکو اکثر ماہ رمضان مین دیکھا ہے اور گاہے گاہے شعبان اور ربیع الاول مین پایا ہے اور اکثر علما کہتے ہین
کہ ماہ رمضان مین آخر کی عشرہ کے شب ہاے اوتار مین اس نعمت کو اوتارا ہے اور حکمت اخفائے شب قدر مین یہہ ہے کہ تعظیم
ہر شب کی کرین اور عبادت مین مشغول رہین ؎ ہر شب عبادت مین تو جوان بدر ہو رافت ؛ ہر شب ہے شب قدر اگر قدر ہو رافت
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا اوترتے ہین فرشتے زمین پر آسمان دنیا سے اور جبرئیل بیچ اس رات کے یا روح نام ایک
ملک عظیم کا ہے یا ایک قسم کو فرشتون کی روح کہتے ہین یا روح آدم کی یا حضرت عیسی فرشتون کے ساتھ اترتے ہین تفسیر مین
حضرت خواجہ پارسا کے مذکور ہے کہ روح پیغمبر ہمارے کی اترتی ہی بصایر مین لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اُن فرشتون کو لیکر جنکو
زمین والون سے علاقہ آشنائی ہے اترتے ہین اور مومنون کے گھرون مین آکر انسے مصافحہ کرتے ہین اور علامت مصافحہ
جبرئیل کی یہہ ہے کہ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین دلین رقت آتی ہے آنسو بہنے لگتے ہین اور بزرگی اس شب کی ہے
کہ فرشتے اور روح زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ واسطے درستی ہر کام کے کہ
حق تعالی نے قضا فرمایا ہے خیر اور برکت سے سَلٰمٌ سلامتی ہے سب آفتون سے یہان مبالغہ ہے هِیَ حَتّٰی
مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب قدر یہان تک ہے کہ طلوع ہووے صبح صادق سمجھ لیجئے کہ شب قدر خاصہ اس امت کا ہے اور بیچ سبب
نزول اس سورت کے شب قدر کی شان مین موطائے امام مالک مین یون روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے

عمرین تمام بنی آدم کی مشغول کرین آپ نے سب سے کوتاہ اپنے امت کی عمر دیکھے تو خاطر مبارک مین گذرا کہ اعمال انکے برابر اعمال امم
سابقہ کے کیونکر ہونگے سو حق تعالے نے شب قدر عنایت فرمائی اور یہہ سورت بھیجوائی اور ابن حاتم نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل
مین ایک شخص شب بیداری کرتا تھا صبح تک اور دن کو جہاد کفار سے کرتا تھا شام تک اصحاب کو اسکے احوال سے تعجب تھا
حق تعالے نے فرمایا کہ احیاے شب قدر بہتر ہے اس شخص سے [illegible] اور دوسری روایت مین ابن ابی حاتم نے لکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار شخصون کا انبیا سے ذکر کیا کہ ہشتاد سال مین گناہ ایک طرفۃ العین نہین کیا وہ چارون ایوب اور ذکریا اور حزقیل اور
یوشع تھے صلی اللہ علیہم وعلی نبینا والسلام اصحابون نے تعجب کیا جبرئیل آئے اور یہہ سورت لائے اور کہا کہ تعجب کیا تو نے اور
امت تیری نے یا رسول اللہ عمل اس شب کے افضل مین اعمال انکے سے پس خوش ہوئے آپ اور اصحاب آپ کے اس مژدہ
سے احتمال رکھتا ہے کہ یہہ تین واقعے اوقات مختلف مین ہون اور نزول سورت کا بھی تین بار ہوا ہو لیکن کتابت مین جو تکرار
نہین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وقایع ثلثہ ایک دن مین تقریبا مذکور ہوئی ہون پھر جواب مین سب کے یہہ سورت
نازل ہوئی ہو اور یہی قریب بصواب ہے اور اس سورت مین تعریف اس شب کی خیر من الف شہر نازل ہوئی
ہے یعنی یہہ شب بہتر ہزار ماہ سے اور ہزار ماہ کے تراسی برس چار مہینے ہوتے ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام
شب مذکور کرے بخشے اللہ تعالی گناہ ماتقدم اسکے رواہ البخاری ومسلم اور ما تاخر بھی رواہ النسائی اور احمد اور اسناد اول صحیح
ہے اور ثانی حسن امام نووی نے کہا ہے کہ علما کا اختلاف کہ کس قدر قیام معتبر ہے ایک جماعت نے ایک ساعت کہا ہے اور
ظاہر یہہ ہے کہ اکثر شب چاہیے کہ للاکثر حکم الکل واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے قضیہ مقررہ اہل علم ہے اور حافظ ابو موسی مدنی نے کہا ہے
جو کوئی بعض شب قائم ہو یعنی نماز عشا بجماعت ادا کرے وہ ثواب شب قدر پاوے اسواسطے کہ یہہ حدیث کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مرفوعا
من صلی العشاء الاخرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر کذا فی عمل الیوم واللیلۃ اور غنیۃ الطالبین مین حدیث مرفوع نقل
کی ہے کہ من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقد اخذ بحظہ من لیلۃ القدر انتہی اور اصل ان دونو روایتون کا یہہ ہے کہ حدیث صحیح مسلم مین
وارد ہے کہ جو کوئی نماز عشا کی بجماعت ادا کرے قیام نصف شب ادا کرے اور جو کوئی نماز صبح بجماعت پڑھے قیام تمام شب ادا کرے
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ عشا بجماعت قائم مقام نیم شب کے قیام کی ہے پس بالفرض اگر وہ شب شب قدر ہو تو قائم مقام احیاے نیم شب
ہو جاوے اور جو صبح کی بھی نماز بجماعت ادا کی ہے تو قائم مقام تمام شب کی قیام ہو جاویگا اور اس شب مین اختلاف علما کا بہت ہے
مذہب شیعہ کا تو یہہ ہے کہ اٹھہ گئی پیغمبر خدا کے زمانے مین بھی پھر نہین ہوتی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہہ ہے کہ باقی ہے
قیامت تک لیکن بر تقدیر بقا اختلاف کیا ہے کہ کونسی شب ہے مذہب ایک جماعت علما کا اور ایک روایت امام اعظم سے بھی یہہ
ہے کہ تمام سال مین دایر ہے چنانچہ فتح القدیر مین فتاوی قاضی خان سے نقل کی ہے کہ والمشہور عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ انہا تدور فی
السنۃ کلہا اور روایت صحیح امام اعظم سے یہہ ہے کہ تمام ماہ رمضان مین دایرہ ہے اس روایت کو فتح القدیر مین مقدم کیا ہے اور
اور کتابون مین بھی امام اعظم سے یہی روایت کی ہے اور امام محمد یوسف سے روایت ہے کہ شب بیست وہفتم ہے یہی مختار اکثر مشائخ

سے یہہ سورت نازل کی کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہہ اے محمد اس شخص کو پوچھتا ہے وہ ہے اللہ ایک ذات اور صفات مین
اَللّٰہُ الصَّمَدُ اللہ ہے بے احتیاج سب سے اور وہی ہے پناہ محتاجون کی نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا
اُسے فنا نہین جو چاہئے سو کرے اُسکا کوئی منع کرنیوالا نہین رباعی بتون کی جلوہ پہ کیا ہے مائل تو یہان رکھہ رافت
اس خدا کا : زمین بوسی سے جسکے روشن ہے قرص مہر و مہ سما کا : مریگا اُسپر تو توجئیگا جو زخمی ہوگا تو وہ بسیگا : فنا کا
گر جام تو پئیگا تو جرعہ دیکہائیگا بقا کا : نہ آپ کہاوے تجھے کہلاوے نہ خود پئے اور تجھے پلاوے : غضب ہے یہہ عیش
جو دکہاوے کرے خلاف اسکے تو رضا کا : عیون المعانی مین امام علی موسے رضا سے نقل کی ہے کہ صمد وہ ہے کہ عقلین
اطلاع کیفیت اسکے سے نا امید ہون رباعی کرے درک اُسے کسکا ادراک ہے : کہ وہ پاک ہے پاک ہے پاک ہے :
گمان سے پرے وہم سے دور ہے : ورا فکر سے فہم سے دور ہے : کہون کیا وہ کیا ہے لب اہے کہان : خیال رسا نارسا
ہے وہان : لَمْ یَلِدْ نہ جنا اُسنے کسیکو یہہ رد ہے یہود کا کہ عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین وَلَمْ یُوْلَدْ اور نہ جنا گیا کسی سے یہہ رد
نصاری کا ہے کہ عیسے کو خدا کہتے ہین وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور نہین اور نہ تھا واسطے اسکے برابری کرنیوالا کوئی یہہ
رد مجوس کا اور مشرکون عرب کا ہے کہ کہتے تھے اسکا کفو ہے شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ نے کہا ہے کہ شرکت
دائر ہے عدد اور تغلب اور علت و معلول اور شکل اور ضد مین یہان حق تعالی نے نفی عدد اور کثرت کی فرمائی ذات اپنے
سے کہ ہو اللہ احد اور نفی تغلب اور تنقص کی فرمائی ساتھہ اللہ الصمد کے اور علت اور معلول کو منتفی کیا ساتھہ لم یلد
ولم یولد کے اور اشکال اور اضداد کو مرتفع کیا ساتھہ ولم یکن لہ کفوا احد کے اسیواسطے اسکو سورہ اخلاص کہتے ہین
محققون نے کہا ہے کہ توحید بمعنی وجود ثابت ہے لیکن متماثل جاہیت اور متکافی بقوہ متصور ہو سکتا تھا پھر متماثل بماہیت
اور متکافی بقوت یا متاخر ہو تا رتبہ مین بمقام معلول جیسے ولد یا متقدم بمنزلہ علت جیسے والد یا معیت رکہتا بمثابہ مقارن جیسی
کفوا پس بمہید قاعدہ توحید نے کہ ساتھہ قل ھو اللہ احد کے تقدیم پائی لم یلد سے رد صفت اول کا کیا اور ولم یولد سے
نفی صفت دوم کی اور ولم یکن لہ کفوا احد سے نفی صفت سیوم کی امام جلال الدین وساجی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ معطلہ صانع عالم کی قایل نہین اور فلاسفہ کہتے ہین صانع ہے لیکن نام اور صفت نہین رکہتا اور ثنویہ کا مذہب یہہ ہے
کہ شریک رکہتا ہے اور مشبہہ کا اعتقاد ہے کہ خلق کے مانند ہے اور یہود اور ترسا کہتے ہین زن و فرزند رکہتا ہے اور
مغان کا معتقد ہے کہ کفو اُسکا ہے پس جب بندہ مومن نے ہو کہا تعطیل سے بیزار ہوا جب اللہ کہا کفار فلاسفہ سے
بیزار جب احد کہا روش ثنویہ سے نکلا جب اللہ الصمد کہا مذہب مشبہہ سے دور ہوا جب لم یلد ولم یولد کہا یہود اور ترسا سے دور
ہوگا جب ولم یکن لہ کفوا احد پڑہا کیش مغان سے نکل گیا فرد مؤمنِ خالص ہوا جسنے یہہ سورت پڑہی :
جہوٹے تہے مذاہب تمام رد کئے یکبار گی : راحت پاتی ہین دل نور احد سے محفوظ ہوتے ہین عقول سر اللہ الصمد سے بہرہ پاتے
ہین نفس تعقل لم یلد ولم یولد سے منتفع ہوتا ہے شخص یعنی ولم یکن لہ کفوا احد سے اور مراد کو پہنچتا ہے لکہا ہے کہ کلمۂ ہو

قسمت والیان ہی لفظ اللہ بہر دو سوران ہی نام احد خط صاحبان ہی کفار اللہ الصمد نصیب عارفان ہی الفاظ لم یلد ولم
یولد قسط عاقلان ہی کلمات ولم یکن لہ کفوا احد برائے عامۂ مومنان ہی جو کوئی سر ہو کو پہنچا وہ الہ ہی جسنے اللہ کو جانا عالم
ہی جسنے احدیت کو پایا محب ہی جسنے صمدیت پہچانی عارف ہی جسنے لم یلد ولم یولد کا اعتقاد کیا عاقل ہی جسنے ولم
یکن لہ کفوا احد کے تصدیق کی مؤمن ہی جسنے ان سب معانی کو جمع کیا موحد خالص ہی فضائل مین اس سورت کے
حدیثین صحیحین مین اور کتب حدیث مین بہت وارد ہین یہان نام راویون کا اور کتب کا ترک کر کر حاصل معنے حدیث بطور اختصار
لکھا جاتا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ برابری کرتی ہی تہائے قرآن کی جو کوئی اسے پڑہیگا حرام
کریگا خدا تعالی گوشت اسکا آتش دوزخ پر اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گورستان مین گذرے اور گیارہ بار قل ہو اللہ
پڑھ کر ثواب مردون کو بخشے خدا تعالی اسکو ثواب دیگا بعدد اموات سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ قل ہو اللہ پڑھتا ہی فرمایا واجب ہوئی صحابہ نے کہا کیا واجب ہوئی اسکو فرمایا جنت اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا گرد اسکے رحمت آویگی اور خدا تعالی نظر رحمت فرمائیگا اسپر جو یہہ سورہ پڑھیگا اور جو چیز وہ چاہیگا
حق تعالی اسے دیگا اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی یہہ سورہ پڑہے جسوقت کہ گھر مین جاوے افلاس اسکے
گھر سے اور ہمسایون سے دور ہووے اور فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ایکبار پڑہے اس سورت کو حق تعالی برکت کرے
اسپر اور اسکے گھر پر اور جو کوئی تین بار پڑہے برکت کرے اسپر اور اسکے گھر پر اور اسکے ہمسایون پر اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جسکے آنکھ مین درد ہووے پچاس بار اس سورہ کو پڑھ کر دم کرے شفا پاوے لیکن بسم اللہ ہر بار دو مرتبہ پڑہے ایک شخص نے
آپ پاس آکر ناداری کی شکایت کی آپنے فرمایا جب گھر مین جاوے تو سلام کر اگر کوئی ہو تو مجھ پر سلام بھیج اور ایک بار قل ہو اللہ
پڑھ اسنے یونہین کیا روزی اسکی فراخ ہو گئی ایسی کہ ہمسایون کو بھی پہنچی ایک شخص تھا جب نماز پڑہتا تو ہر رکعت مین
قل ہو اللہ پڑہتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسکا سبب پوچھا اسنے عرض کیا کہ اس سورت کو مین دوست
رکہتا ہون فرمایا کہ دوستی اسکی تجھے بہشت مین لیجاویگی امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ جو کوئی قید ہو ہزار بار اس سورت کو
پڑہے چھٹ جاویگا اور ایسے ہی جو مہم سخت پیش آویگی طلب مین ہزار بار اس سورت کو پڑہے آسان ہو جاوے سورۃ
الفلق مکیۃ وھی خمس آیات سورۂ فلق مکی ہی اسمین پانچ آیتین اور تیئس کلمے اور تہتر حرف ہین فواصل اسکی
دیق ہین اور ربط اسکا ساتھ اخلاص کے یہہ ہی کہ اخلاص متضمن ثناء الہی ہی اور یہہ مشتمل استعاذہ پس وہ ذات کہ موصوف

ہاین صفات ہو پناہ پکڑنے | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اسکے ساتھ سزاوار ہی

لکھا ہی کہ ایک لڑکا یہود کا آپ کی خدمت مین آتا تھا لبید بن عاصم کے بیٹون نے لیے بہت کہہ کر چند دندانے شانے کے اور
بال آپ کے منگوا کر بنام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رسن پر جادو کر کر چاہ ذی اروان مین ایک پتھر کے تلے رکھہ دیا جبرئیل نے
آکر آپکو خبر کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر وہ رسن نکلوا منگوائی گیارہ گرہ اسمین لگین تہین

حق تعالے نے معوذتین نازل کین انمین گیارہ آیتین ہین جبرئیل پڑھتے گئے ہر ہر آیت پر ایک ایک مہرہ کہلتے گئے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار صبح کے بعضون نے کہا ہے فلق وہ چیز ہے جو شگافتہ ہووے جیسے دانے اور گٹھلی کہ پھٹ جاتے ہین روئیدہ ہونے کو اور پتھر اور زمین کہ ترق جاتے ہین پانی نکلنے لگے پھر تقدیر ساتھہ پروردگار لنکے کے چاہئے پناہ پکڑتا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ برے اس چیز کے سے کہ پیدا کیا ہے ایزا دہندون آدمیون جنون درندون گزندون سے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور برے اندھیرا کرنیوالے کے سے کہ شب تاریک ہے جب چھپ جاوے اور ظلمت اسکی سب چیز کو گھیر لے یا شر آفتاب سے جو غروب ہو یا شر ماہ سے جو چرخ ہے یا شر ثریا سے جو کرے کہ وہ محل کثرت اسقام ہے اور طلوع اسکا وقت قلت امراض و آلام وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ اور برے پھونکنے والیون کے سے یعنے جو عورتین کہ بول جادو کے پڑھکر پھونکتے ہین پیچ گرہون کے مراد اس سے بیٹیان لبید ملید کی ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنیوالون کے سے جب ظاہر کرین حسد اپنے کو اور انکے خواہش پر عمل کرین کیونکہ حسد کو اگر چھپا رکھین تو ضرر اسکا نہین ہے مراد اس سے یہود ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسد رکھتے ہین اور ختم کیا حق تعالے نے اس سورہ کو ساتھہ حسد کے کہ بدترین صفت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر جہان مین بدتر حسد سے کوئی چیز اور ہوتی تو حق تعالی اسی پر اس سورہ کو تمام کرتا اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا حسد ابلیس تھا حضرت آدم پر اور پہلا گناہ کہ زمین مین صادر ہوا حسد قابیل تھا ہابیل پر **رباعی** حسد شغلہ آتش ہے جب یہہ دل مین لگا حسود لعین بس اسیدم جلا ✤ سمجھہ لے کہ جب تک حسد دل مین ہو ✤ نہ بودین کے تا ابد دل مین ہو ✤ حسد سے جب ایسا خالی ہو گر ✤ بھرے نور ایمان سے تا دل جگر ✤ سورۃ الناس مکیۃ وھی ست آیات سورۃ الناس مکی ہے اسمین چھہ آیتین اور بیس کلمے اور اسی حرف ہین فواصل اسکی س ہین اور ربط اسکا ساتھہ فلق کے ظاہر ہے کہ دونو واسطے استعاذہ اور دفع کید ساحر کے ہین ✤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار آدمیون کے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ آدمیون کے اِلٰهِ النَّاسِ معبود آدمیون کے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ برے اور وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے سے شیطان کی عادت ہے کہ جب بندہ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو یہہ وسوسے ڈالتا ہے اور جب یاد الٰہی کرتا ہے بھاگ جاتا ہے **فرد** یاد مین تیرے کب آتا ہے پاس ✤ دل کے غفلت مین ہے شیطان وسواس ✤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینون آدمیون کے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ جنون سے اور آدمیون سے یعنے شیاطین جن اور انس لباب مین لکھا ہے کہ اس سورہ مین پانچ جگہہ لفظ ناس کا واقع ہے اور تکرار معنون کا نہین ہے کیونکہ اول ناس سے طفل مراد ہین اور معنے ربوبیت کی اسپر دلالت کرتے ہین کہ پرورش مناسب حال انکے ہے اور ثانی سے جوان مراد ہین اور لفظ ملک کا دلیل ہے اسپر کہ قہر و سیاست بادشاہ جوانون پر ہوتا ہے اور ثالث سے پیر مراد ہین اور لفظ الٰہ کا اسپر مشعر ہے کہ اللہ کی معنے مستحق عبادت کے ہین اور عبادت طاعت بوڑہون کی شان سے زیبا تر ہے **رباعی** شرع مین کہتے ہین الٰہ اسے ✤ مستحق جو ہو عبادت کے ✤ اور عبادت کے مستحق ہے وہ ✤ فی الحقیقت مین جو سو تر ہو ✤ اور سو تر جو فی الحقیقت ہے ✤ اسکی تعظیم بس عبادت ہے ✤ اور عبادت مین کر شریک خدا ✤ اور کو کردیا

تو شرک ہوگا یہاں سے معنے آلہ اور [illegible]ت اور شرک کی کہ انمین اختلاف علما کا ہو رہا ہے ظاہر ہو گئی اور رابع سے مراد صالح ہین اور لفظ وسواس اس
کا اسپر مبنی ہے کہ شیطان صالحون کے بہت درپے رہتا ہے اور وسواس ڈالتا ہے اور خامس سے مراد مفسد ہین اور عطف اسکا معود منہ پر اسلیے
ہے اسپر کہ یہہ فساد کرنیوالے ہین پس لفظ ناس کا پانچون جگہہ جدے جدے معنے پر دال ہے تکرار لفظاً ہے نہ معنے اور یہہ کمال خوبی عبارت کی
ہے اور ان پانچ عدد پر کلام اللہ تمام ہوا اسواسطے کہ مراتب کلیہ منحصر انمین ہین جنہین حضرات خمسہ اور تعینات خمسہ اور منزلات خمسہ کہتے ہین تعین
اول وحدت ہے کہ حقیقت محمدی عبارت اسی سے ہے اور تعین دوم واحدیت ہے کہ حقائق تمام ممکنات کے ہے اسی سے حقائق کو اعیان
ثابتہ کہتے ہین اور یہہ دونون تعین مرتبہ وجوب مین ہین اور تعین سیوم تعین روحی ہے اور تعین چہارم تعین مثالی ہے اور تعین پنجم تعین
جسدی ہے یہہ تینون تعینات خارجیہ ہین مرتبہ امکان مین اور یہہ پانچ عدد دائر ہین دوران الکا یہہ ہے کہ ہرچند انکو انکے نفس مین ضرب
کرین اور حاصل ضرب کو پھر انمین ضرب کرین غیر نہایت تک تو وہی پانچ اپنے اصل کے شکل پھر اوینگے اور نہایت مین اس عدد
اپنے اپکو دکھاوینگے جیسے پچیس اور ایک سو پچیس علی ہذا القیاس اور نکتہ عجیبہ پانچ تکرار مین لفظ ناس کی اس سورة مین کہ سورة قرآن
اسپر تمام ہوئی ہین یہہ ہے کہ زبدہ جمیع ممکنات کا اور خلاصہ تمام مخلوقات کا جو انسان ہے قامت باستقامت اسکی بھی پانچ ہی چیز پر
تمام ہے عناصر اربعہ اور ایک لطیفہ نفس کہ رب ولب ان چارونکا ہے اور پانچ ہے جوہر نفیسہ انمین عالم امر کے متمکن فرماتے ہین قلب روح سر خفی
اخفی انہین کو لطائف خمسہ کہتے ہین انکے تصفیہ سے باطن مصفا ہوتا ہے اور بدرجہ ولایت پہنچتا ہے اور پانچ ہے اسکے سلام کے بنا ہین رکن ہین
کلمہ نماز روزہ حج زکوة انسے ظاہر پاک ہوتا ہے اور بمرتبہ [illegible] کر لائق دخول جنت ہوتا ہے اور پانچ ہی وقت اسکا معراج مقرر فرمایا ہے
کہ الصلوٰة معراج المومن اور پیکر خوش منظر اسکے بھی پانچ عضو پر منتہی ہے سر اور دونون ہاتھ اور دونون پانون پھر ہر ایک عضو پانچ پر تمام ہے
اور کامل ہے دونون ہاتھ اور پانو پانچ پانچ انگلیان رکھتے ہین اور سر پانچ حواس ظاہری رکھتا ہے باصرہ شامہ ذائقہ لامسہ سامعہ ادراک امور تمام
کا انہین سے ہے اور پانچ حواس باطنی اول حس مشترک کہ محل اسکا بطن اول اور دماغ دوم خیال کہ مکان اسکا اس بطن کے موخر ہے سیوم متخیلہ کہ
صور محسوسہ جو خیال مین موجود ہین انمین تصرف کرے اسیواسطے اسے متصرفہ کہتے ہین چہارم متوہمہ ادراک معانی جزئیہ جس سے کرتے ہین
اسکی جگہہ بطن اوسط دماغ ہے پنجم حافظہ جسکے سبب سے یاد داشت ہے مقام اسکا بطن موخر دماغ ہے **رباعی** ہائے آدمی کی جو تن مین
جو پانچ حواس :: انہین سے کرتا ہے ہر شے کا درک اور شناس :: تمام خلقت انسان بھی پانچ عضو یہ ہے :: دو دست اور ہین دو پانو اور ایک ہے :: راس مین تمام ہو
پھر ناس ختم سے پر رافت :: کلام حق کا سراسر ہے جو ہدی للناس :: اور ابتداء کلام الہی کے بحرف با اور اختتام بحرف سین ہے اسمین سر عظیم ہے کہ ترکیب
اسکی بس ہے اور بصیرت والے کہتے ہین لبس ای حسبک لبس یہہ معنے ہوئے کہ حسبک من الکونین یا اعطیناک بین الحرفین اور نادر اتفاقات سے ہے یہہ
کہ فارسی مین بھی بس کے معنے حسب کی ہین یعنے قرآن بس ہے اور کافی ہے دونون جہان کے واسطے **قطعہ** با و سین اول و آخر ہے بقرآن زانست یہہ اشارت
ہے کہ بس ہے تجھے قرآن مجید :: جب تلک بس چلے بس چھوڑ نہ اسکو ہرگز :: ہی بر لایگا کونین مین تیری امید :: اور بس بال مفتوح اور ثانی مشدد بمعنے فرستادن
ہے یعنے بھیجا قرآن شریف کا واسطے ہدایت کونین کے ہے باء و سین دال اوپر دونون عالم کے ہین اور ایک لطیفہ عجیبہ وقت تحریر کے سوجھا ہے
وہ یہہ ہے کہ ب کے دو عدد ہین اور سین ساٹھ کا ہے اسمین کنایہ یہہ ہے کہ قرآن شریف واسطے حصول مقاصد دوسرا کے بس ہے **فرد**

اور جانب کیون پھیرے ہے مدعا کے واسطے ؛ بس یہی کافی ہے تجکو دوسرا کے واسطے **فضائل معوذتین کے** صحیح مسلم اور ترمذی اور
نسائی مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین دیکھا تونے کئی آیتونکو جو نازل ہوئی ہین شب کو
نہین دیکھین گئین مثل اُنکے باب استعاذہ مین ہر گز قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین اور صحیح ابو داؤد مین عقبہ بن عامر سے
روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عقبہ پناہ پکڑ ساتھہ معوذتین کے نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھہ مثل
ان دونون کے اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین ہے بروایت سعید رض کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہلے اور دعائین پڑھا کرتے تھے واسطے دفع شر جن
اور چشم بد کے جب یہہ معوذتین نازل ہوئین تو اختیار کیا انکو اور ترک کیا انکو اور نسائی نے اور صحیح ابن حبان مین ہے بروایت جابر رض کہ پڑھہ ان
دونو سورتون کو اور ہر گز نہ پڑھیگا ساتھہ مثل اُن دونون سورتون کے یعنے استعاذہ مین اور روایت ہے کہ فرمایا آپنے جسنے معوذتین پڑھی
گویا سب کتابون کی جو اللہ تعالی نے اُتاری ہین تلاوت کی اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھیگا عمر اسکی
دراز ہوگی اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو سورتین مجھہ پر ایسی نازل ہوئی ہین کہ کسی نبی پر مثل انکے نہین نازل ہوئین اور ہر گز محبوب تر
اور مرضی تر نزدیک اللہ کے اُن دو سورت سے نہین یعنے باب استعاذہ مین وہ معوذتین ہین اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تمھین کسیکو
درد سر ہو یا اور درد ہو تو دونون ہاتھون کو اُٹھا کر فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین پڑھہ کر ہاتھون پر پھونک کر منہہ پر اور مقام درد پر پھیرا دے
دور ہوگا اور شفا پاویگا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو کوئی معوذتین صبح و شام تین تین بار پڑھا کرے وسواس اور
شر جن انس کے سے بچے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قل اعوذ برب الناس چودہوین تاریخ ایک ظرف پر لکھہ با وضو اسمین
پانی پیا کرے تو وسواس سے امین ہو اور کوئی مکروہ اُسے نہ پہنچے سچ ہے کہ اسمین پناہ پکڑا ہے ساتھہ رب ناس کے شر وسواس خناس سے
اور شر اور وسواس اور وسوسون سے خناس کے **مثنوی** قادر مطلق کی جو پکڑے پناہ ؛ وسوسون سے کیون کہ وہ ہووے تباہ ؛ خط فرمان ملک
مین جو گیا ؛ اسکو کیا پھر چور کا خطرہ رہا ؛ نام مولیٰ گر ترے دلمین بسے ؛ تو نہ شیطان کا نشان ڈھونڈھے ملے ؛ در غفلت مین وہ رکہتا ہے قدم ؛ راہ تقوی پر
نہ تو رکھا قدم ؛ یاد حق سے آئے کر غفلت سبھی ؛ جسم تک ہووےگی پھر حسرت تجھی ؛ دہیان مین اللہ کے ہو تو مدام ؛ دم بدم لمحہ بلمحہ صبح و شام ؛ جان ہے
طاعت عبادت کے حضور ؛ سو وہ دلمین ہے پیدا کر ضرور ؛ قلب مین یعنے خیال حق سمائے ؛ اور خطرہ غیر کا ہر گز نہ آئے ؛ دہیان اُسیکا ہو اُٹھتے بیٹھتے
جی مین ہر ساعت کہا ہے وہ رہے ؛ کچھہ تمنا ہو نہ کچھہ ہو آرزو ؛ یک ہے اللہ کی بس جستجو ؛ بس یہی کافی ہے کل عالم کو بند ؛ اور زرافت کچھہ نکہہ کر لب
کو بند ؛ مانگ دعا اللہ کی درگہہ مین کر ؛ تا بمقصود تا ہو جلوہ گر ؛ یا الٰہ و بادشاہ و رب ناس ؛ بہر قرآن و رسول حق شناس ؛ وسوسہ سے مجھکو
شیطان کے بچا ؛ اور سب ایمان والون کو بچا ؛ عشق دے اپنا مجھے کونین مین ؛ رکھہ غم کونین سے جی چین مین ؛ شوق تیرا ہی ہمیشہ سر مین ہو ؛
زندگی مین گور مین محشر مین ہو ؛ تیری الفت مین جیون اور مرون ؛ پھر اُٹھون تو شوق مین تیرے اُٹھون ؛ تیرا شیدا تیرا والہ تیرا مست ؛ حشر مین اُٹھون
مین دل داد و زدست ؛ گور سے جب مین بہ تنہائی اُٹھون ؛ تیرا عاشق تیرا شیدائے اُٹھون ؛ ڈھونڈھتا تجکو پھرون وہان سو بسو ؛ سو بسو
تیری کرون وہان جستجو ؛ جستجو تیری ہو اور ہو اضطراب ؛ اضطراب ایسا کہ پھر آوے نہ تاب ؛ تاب بن دیکھے ترے ہر گز نہ آئے ؛
آستے چین اُس دم کہ تو جلوہ دکھائے ؛ دیکھکر تجکو کرون جی کو نثار ؛ تجھہ پہ قربان جاؤن مین پھر لاکھہ بار ؛ رافتا بیہوش اب اتنا نہو ؛ ہوش مین

تب ادب اتنا ہو ۔ کہہ کے محبوب خدا پر ورتہ کام ۔ کر کلام عاشقانہ کو تمام ۔ یا الٰہی صد صلوٰۃ وصد سلام ۔ بھیج روح پاک پر انکے مدام ۔ جو کہ ہین آخر
زمانیکے نبی ۔ ہین ہدایت کے سبب اپنے وہی ۔ مہبط آیات قرآنی ہین وہ ۔ مورد لمعات فرقانی ہین وہ ۔ سید اولاد آدم ہین وہی ۔ باعث بنیاد
عالم ہین وہی ۔ پیشوائے مرسلین وانبیا ۔ رہنمائے سالکین واتقیا ۔ مصدر اسرار سبحانی ہین وہ ۔ مظہر انوار رحمانی ہین وہ ۔ جتنے آل اور
جتنے اصحاب انکے ہین ۔ جتنے ازواج اور احباب انکے ہین ۔ اور جو جو امتی ہین حق شناس ۔ سب پہ نازل کر درود اے رب ناس ۔ تمام شد
کرچکی ختم رافت نے تفسیر جب ۔ کہ جسمین سلامت سے مطلب بیان ہے ۔ کلام الٰہی کا اردو زبان مین ۔ کھلا ترجمہ صاف آئینہ سان ہے
بتاریخ آئی ندا غیب سے یون ۔ کہ تفسیر قرآن بہندی زبان ہے ۔ تفسیر کتاب آسمانی ۔ ایسی کہ ہر ایک کے دل نشین ہے ۔ اردو مین یا این
بیان رفاس ۔ قبل اسکے کوئی ہوئی نہین ہے ۔ جو اہل زبان اسے سنیگا ۔ آویگی پسند اسے یقین ہے ۔ تاریخ مین اسکے دل
یہہ بولا ۔ شاباش رؤف آفرین ہے ۔ جب بافضل ایزد منان ۔ لکھہ چکا مین معانی قرآن ۔ سال اتمام مین کیا جو غور ۔ دل نے
مطلع یہہ پڑھہ دیا بالفور ۔ کچھہ بیان عجب ہے یہہ واہ ۔ رافتا مرحبا جزاک اللہ ۔ ہوئی ختم اب جو اللہ کی مدد سے ۔ کہی تب سال
ہجرت جہد وکد سے ۔ عجیبہ جان بخش سو عام و وافی ۔ یہی اب خیر جاری سے ہے کافی ۔ بدانکہ تالیف این کتاب کہ مسمی بہ تفسیر
مجددی ست اتفاق شروع در سن ہزار و دوصد و سی و نہ افتادہ بعد ازان چند سال بعوارضات شتی معطل ماندہ آخر الامر حلیہ اتمام
واختتام بافضال ملک العلام بروز چہار شنبہ وقت صبح یازدہم شہر ذی قعدہ در سنہ یکہزار و دوصد و چہل و ہشت ہجری در بلدہ دار
الاقبال بہوپال پوشید الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا کافیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی تاریخ شروع عش از کلمات دعائیہ
رب یسرہ کا تفسیر روشن وظاہر ست وتاریخ اتمام از عبارت تم الکتاب بعون العلیم الوہاب ہم برین وباہر و نیز شمار
تاریخ ختم مطابق سال ہجری حضرت سید انبیا علیہ وعلی آلہ صلوٰۃ اللہ الملک الاعلی از زبر حروف سرہای ابیات عشرہ اوائل کتاب
بصفت توشیح مبراست وازبیات انہا موافق لسن تجدید جناب مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی سرہ السامی کہ از الف ثانی
شروع ست باسقاط تعداد اعداد ہمین اشعار کہ عشرہ اند ہویدا و ایضا از اعداد عدد دوم یعنی دم شروع ودم ختم
ثمان وثمانین ست تاریخش بطرز دلنشین ست وہم اگر در اعداد اسماء حروف
باوسین کہ مفتح ومتمم کلام رب العالمین اند بجای احاد عشرات
ومقام عشرات مات بگیرند واین ہر دو را از دائرہ الجد
شمار کردہ بران افزایند ہمین تاریخ
اتمام لبس ست باقی
ہو